Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فہرست

تفسیر راھنما جلد 8
سورہ هود
آیت1
آیت2
آیت3
آیت4
آیت5
آیت6
آیت7
آیت8
آیت9
آیت10
آیت11
آیت12
آیت13
آیت14
آیت15
آیت16
آیت17
آیت18
آیت19
آیت20
آیت21
آیت22
آیت23
آیت24
آیت25
آیت26
آیت27
آیت28
آیت29
آیت30
آیت31
آیت32
آیت33
آیت34
آیت35
آیت36

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آیت37
آیت38
آیت39
آیت40
آیت52
آیت42
آیت43
آیت44
آیت45
آیت46
آیت47
آیت48
آیت49
آیت50
آیت51
آیت52
آیت53
آیت54
آیت55
آیت56
آیت57
آیت58
آیت59
آیت60
آیت61
آیت62
آیت63
آیت64
آیت65
آیت66
آیت67
آیت68
آیت69
آیت70
آیت71
آیت72
آیت73
آیت74
آیت75
آیت76

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آیت77
آیت78
آیت79
آیت80
آیت81
آیت82
آیت83
آیت84
آیت85
آیت86
آیت87
آیت88
آیت89
آیت90
آیت91
آیت92
آیت93
آیت94
آیت95
آیت96
آیت97
آیت98
آیت99
آیت100
آیت101
آیت102
آیت103
آیت104
آیت105
آیت106
آیت107
آیت108
آیت109
آیت110
آیت111
آیت112
آیت113
آیت114
آیت115
آیت116

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آیت117
آیت118
آیت119
آیت120
آیت121
آیت122
آیت123

سورہ یوسف

آیت1
آیت2
آیت3
آیت4
آیت5
آیت6
آیت7
آیت8
آیت9
آیت10
آیت11
آیت12
آیت13
آیت14
آیت15
آیت16
آیت17
آیت18
آیت19
آیت20
آیت21
آیت22
آیت23
آیت24
آیت25
آیت26
آیت27
آیت28
آیت29
آیت30

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آیت31
آیت32
آیت33
آیت34
آیت35
آیت36
آیت37
آیت38
آیت39
آیت40
آیت41
آیت42
آیت43
آیت44
آیت45
آیت46
آیت47
آیت48
آیت49
آیت50
آیت51
آیت52
آیت53
آیت54
آیت55
آیت56
آیت57
آیت58
آیت59
آیت60
آیت61
آیت62
آیت63
آیت64
آیت65
آیت66
آیت67
آیت68
آیت69
آیت70

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آیت71
آیت72
آیت73
آیت74
آیت75
آیت76
آیت77
آیت78
آیت79
آیت80
آیت81
آیت82
آیت83
آیت84
آیت85
آیت86
آیت87
آیت88
آیت89
آیت90
آیت91
آیت92
آیت93
آیت94
آیت95
آیت96
آیت97
آیت98
آیت99
آیت100
آیت101
آیت102
آیت103
آیت104
آیت105
آیت106
آیت107
آیت108
آیت109
آیت110

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آیت111

سورہ رعد

آیت1
آیت2
آیت3
آیت4
آیت5
آیت6
آیت7
آیت8
آیت9
آیت10
آیت11
آیت12
آیت13
آیت14
آیت15
آیت16
آیت17
آیت18
آیت19
آیت20
آیت21
آیت22
آیت23
آیت24
آیت25
آیت26
آیت27
آیت28
آیت29
آیت30
آیت31
آیت32
آیت33
آیت34
آیت35
آیت36
آیت37

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اشاریوں سے استفادہ کی روش
اشاریے (1)
اشاریے (2)
اشاریے (3)
اشاریے (4)
اشاریے (5)

تفسیر راهنما جلد 8
قرآنی موضوعات اور مفاہیم کے بارے میں ایك جدید روش
مؤلف: آیت الله ہاشمی رفسنجاني اور
مرکز فرہنگ و معارف قرآن کے محققین کی ایك جماعت

الَر كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ (١)
9
الر_یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتیں محکم بنائي گئي ہیناور ایك صاحب علم و حکمت کی طرف سے تفصیل کے ساتھ بیان کی گئي ہیں(1)

1_قرآن، ایك ایسی باعظمت کتاب ہے _ جسکی آیات کی صورت میں تقسیم بندی کی گئي ہے _
کتبٌ أُحکمت ایتہ

"کتاب" مبتداء محذوف (ذلك) کے لیے خبر ہے اور لفظ (کتاب) کو نکرہ اس لیئے لایا گیا ہے تاکہ اسکی عظمت بیان کی جائے ، اصل میں عبارت اس طرح ہے _ "ذلك الکتاب" وہ کتاب جو عظیم الشان ہے _
2_ تمام قرآنی آیات اور اسکی تعلیمات متقن اور ہر قسم کے خلل و بطلان سے منزہ ہیں_
کتب احکمت أی تہ
لفظ احکام (حکمت) کا مصدر ہے جو " اتقان" کے معنی میں ہے_ " احکمت آیاتہ" کا معنی یوں ہوگا ، کہ قرآن کی آیات کو اس طرح مہارت اور مضبوطی کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے کہ اسمیں کسی قسم کے خلل و نقص کی گنجائشے نہیں ہے _
3 _ تمام قرآنی آیات کو ایسے مترتب کیا گیا ہے کہ وہ واضح و روشن ہیں اور ان میں کسی قسم کا ابہام و اجمال نہیں ہے_
کتب احکمت ء ای تہ ثم فضیلت
لفظ تفصیل فصلت کا مصدر ہے_ جوواضح و روشن کے معنی میں ہے _ لہذا "فصلّت " سے مراد یہ ہے کہ آیات قرآن واضح و روشن ہیناور اپنا مقصود پہنچانے میں مجمل اور گنجلك نہیں ہیں_
4_مطالب کا واضح و روشن ہونا ہر کتاب کی دو مناسب خصوصیات ہیں_لفظ و معنی میناپائیداری _
کتب احکمت ء ای تہ ثم فصلت
5_ قرآن مجید کی نظر میں ایك کتاب کے مطالب کا روشن و واضح ہونا ،خاص اہمیت کا حامل ہے _
کتب احکمت ء ای تہ ثم فصّلت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ظاہراً آیت کریمہ میں جو لفظ (ثم) ذکر ہوا ہے _ ترتیب اور رتبۃً متأخر ہونے کے معنی میں ہے تأخر زمانی کے معنی میں نہیں ہے _ تب (ثم فصّلت) کا معنی یہ ہوگا آیات قرآنی جو اپنے مطالب و معانی میں روشن و واضح ہیں وہ اپنے معانی میں استحکام و پائیداری کے سبب سے خاص خصوصیت رکھتے ہیں_

6 _ پیغمبر اسلام (ص) پر قرآن مجید نازل ہونے کے بعد اسکی کتابت کا کام _

كتبٌ أحكمت ء ای تہ

قرآن مجید کو کتاب (یعنی مکتووب) یا تو اسوجہ سے کہا گیا ہے کہ آیات کے نازل ہونے کے بعد انہیں لکھا گیا ہے یا اس کے بارے میں خداوند عالم کی جانب سے تاکید کی گئي ہے کہ اسکو لکھا جائے _ بہر حال دونوں دو صورتوں میں مذکورہ مفہوم کا استفادہ ہوتاہے_

7_ قرآن کریم ،خداوند متعال کی طرف سے کتاب ہے

كتبٌ ... من لدن حكيم خبير

" من لدن ..." ممکن ہے ، لفظ " فصلت " اور "أحكمت" کے لیئے اور "کتاب" کے لیئے بعی قید ہو اس بناء پر آیت کریمہ یہ دلالت کررہی ہے_ کہ قرآن مجید خداوند حکیم اور خبیر کی طرف سے اور اس کی آیات کا مستحکم اور واضح ہونا بھی اسی کی طرف سے ہے _

8_ خداوند متعال حکیم ایسا منتظم اعلی جو کاموں کو مستحکم طریقے سے انجام دیتاہے (اور خبیر (جاننے والا) ہے _

من لدن حكيم خبير

9 _ قرآن کا مستحکم اور اسکی آیات کا واضح ہونا ، خداوند متعال کے حکیم اور خبیر ہونے کا ایك جلوہ ہے _

كتب احكمت ء ايتہ ثم فصلت من لدن حكيم خبير

10_ خود قرآنی آیات ، اس بات پرمستحکم اور روشن دلیل ہیں کہ قرآن کتاب الہی اور اسکے حقائق پر صحیح ہیں_

كتبٌ احكمت ء ايتہ ثم فضلت من لدن حكيم خبير

لفظ آیات کا لغوی معنی "علامات اور نشانیاں" ہیں_ قرآنی جملات کو آیات کا نام دینا یہ صفت لانا کہ یہ خدائے حکیم و دانا کی طرف سے ہیں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آیات قرآنی ، الہی حکیمانہ اور عالمانہ ہیں_ لہذامذکورہ آیت کا اس طرح معنی کیا جاسکتاہے کہ قرآن مجید خدا ئے حکیم و خبیر کی طرف سے ہے اور اسکی ایك ایك آیت اس مدعی پر دلیل ہے_ اور یہ دلالت مستحکم بھی ہے اور روشن بھی ہے_

11_" عن سفيان بن سعيد الثورى قال: قلت لجعفر بن محمد(ع) ... يابن رسول الله م

معنى قول الله عزوجل "الر ..." قال: ... الر فمعناه أنا الله الرؤوف (1)_

سفیان بن سعید ثوری نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے عرض کی :یابن رسول اللہ ; خداوند عزوجّل کے قول " ...الر ..." کا کیا معنی ہے _ فرمایا ... الر ... کا معنی أنا الله الرؤوف ، میں اللہ رؤوف و مہربان ہوں (یعنی الف سے ا نا اور لام سے اللہ اور راء سے رؤوف مراد ہے)_

12 _ " عن ابى جعفر (ع) قال: إن حُيى بن أخطب و أخاه أبا ياسر بن أخطب و نفراً من اليهود من أہل نجران أتوا رسول الله (ص) : فقالوا لہ : أليس فيما تذكر فيما أنزل اليك " الم" ؟ قال: بلى ... ثم قال (حيي) لرسول الله (ص): ہل مع ہذا غيره ؟ قال: نعم قال: ہات قال: "الر"قا ل: ...الألف واحد واللام ثلاثون و الراء مأتان ... فقال أبوجعفر(ع) : ان ہذه الايات أنزلت منہن ّ آيات محكمات ہنّ ام الكتاب و اخر متشابہات و ہى تجرى فى وجوه اخر على غير ما تأول بہ حيى و ابو ياسر و اصحابہ(1) امام باقر (ع) سے روایت ہے _ حیی بن اخطب اور اس کے بھائي ابویاسر اور نجران کے چند یہودی رسالت مآب (ص) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی جو آپ نزول آیات کا دعوی کرتے ہیں_ کیا ان میں "الم" نہیں ہے _پھر حیی نے کہا: کیا الم کے علاوہ اور بھی کچھ ہے ؟ فرمایا :ہاں تو اس نے کہا کہ بیان کریں آپ(ص) نے فرمایا"الر"_ الف (ایك) لام (تیئس) را (دو سو) ...امام باقر (ع) فرماتے ہیں : آیات قرآنی میں کچھ آیات محکمات ہیں جو قرآن کی اساس ہیں _ اور کچھ متشابہات ہیں جن کی تاویل ہوسکتی ہے _ لیکن اس تاویل کے علاوہ جو حیی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وابویاسر اور ان کے دوستوں نے کی ہے_

اسماء اور صفات :

حکیم 8 ، 9 ; خبیر 8 ، 9

حروف مقطعہ :

حروف مقطعہ سے مراد 11 ،اور 12 ہیں

خداوند متعال:

خداوند متعال کی حکمت کی نشانیاں 9 ، خداوند متعال کے خبیر ہونے کی علامتیں 9

روایت : 11 ، 12

قرآن کریم :

آیات قرآنی آیات کا نقص و عیب سے پاك ہونا 2; آیات کا مستحکم ہونا9،2; عظمت قرآن کریم 1 ;

....

1) معانی الاخبار ص 22، ح1;نورالثقلین ج2ص290 ح2_
2)تفسیر قمی ج1ص223;بحار الانوار ج89;ص375 ح2_

12

قرآن اوردلائل وحی 2;قرآنی آیات کی خصوصیات 3،2;قرآن کریم کا مکتوب ہونا6 ; قرآن کی خصوصیات 7،1;قرآن کریم کی حقانیت کے دلائل 10; قرآن کریم میں محکمات کا ہونا 12 ;قرآن کریم میں متشابہات کا ہونا 12 ; قرآنی آیات1; قرآنی آیات کی حقانیت2 ; آیات کا واضح اور روشن ہونا9،3;قرآنی آیات کے اثرات 10;قرآنی تعلیمات کی حقانیت 2; نزول قرآن کریم 6; قرآن کریم کا جملات میں

کتاب:

کتاب الہی کا مستحکم ہونا 4 ، 5 ; کتاب الہی کا واضح ہونا5،4 ; کتاب الہی کی خصوصیات 4

آسمانی کتابیں:7

أَلاَّ تَعْبُدُواْ إِلاَّ اللّهَ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ (۲)

کہ اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو_ میں اسی کی طرف سے ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں(2)

1_خداوند عالم کی عبارت کرنا ضروری ہے اور غیر اللہ کی عبارت سے بچنا بھی ضروری ہے_

الا تعبدوا الاّ اللہ

2 _ توحید اور وحدہ لا شریك کی عبادت ،قرآن کریم کی روشن و مستحکم اوربنیادی تعلیم ہے _

کتب أحکمت ء ای تہ ثم فصلت ... ا لا تعبدوا الاّ اللہ

"ا لاّ" کا لفظ "ا ن" تفسیریہ اور " لا" ناہیہ سے مرکب ہے اورجملہ_ (لا تعبدوا ...) "کتاب احکمت آیاتہ ثم فصّلت " کی تفسیر ہے یعنی غیر خدا کی عبادت سے منع کرنا ، قرآن کریم کی مستحکم اور واضح تعلیم ہے_

تقسیم ہونا 1 ; قرآنی آیات وحی الہی سے 7،

3_ غیر خدا کی عبادت، برے انجام اور عذاب الہی کا سبب ہے _

الاّ تعبدوا الاّ اللہ اننی لکم منہ نذیر

جملہ" الاّ تعبدوا الا اللہ " کے دو معنی ہیں_ 1_ غیر خدا کی عبادت سے منع کرنا _2_خدا کی عبادت کو ضروری قرار دینا (انذار) جو کہ برے انجام سے ڈرانے کے معنی میں ہے وہ پہلے معنی سے مربوط ہے اور بشارت جو کہ خوشخبری کے معنی میں ہے وہ دوسرے معنی سے مربوط ہے_"لکم" میں جو لام ہے وہ تقویت کے لیے ہے اور "نذیرو بشیر" کے متعلق ہے _

4 _خداوند وحدہ لا شریك کی عبادت کا انجام نیك اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

13
اچھاہے_
اننی لکم منہ ... بشیر
5 _مشرکین کو ان کے برے انجام سے ڈرانا ،پیغمبر(ص) کی ذمہ داری ہے _
الاّ تعبدوا الا اللہ اننی لکم منہ نذیر
6 _ موحدین کو اچھے انجام کی خوشخبری دینا ،پیغمبر (ص) کی ذمہ داری ہے _
الا تعبدوا الا اللہ اننی لکم منہ ...بشیر
7_ حضرت محمد مصطفی (ص) ، خداوند متعال کی طرف سے پیغمبر ہیں _
8_ پیغمبر اکرم(ص) کی رسالت ،قرآن کا مستحکم ، واضح ا ور بنیادی پیغام ہے_
کتب ا حکمت ء ایتہ ثم فصلت ... اننی لکم منہ نذیر و بشیر
جملہ"انّنی لکم منہ" " لا تعبدوا ..." کی طرح " کتاب احکمت" کی تفسیر ہے ، یعنی اس کتاب الہی کے پیغامات میں سے ایک پیغام ، پیغمبر اکرم(ص) کی رسالت و نبوت ہے _

انبیاء الہی (ع) : 7
بشارت :
نیک انجام کی بشارت 6
توحید :
توحید کا مستحکم عبادت ہونا 2 ; توحید عبادی 2 ; توحید کا وضاحت سے ذکر ہونا 2; عبادت میں توحید کا ہونا خوشخبری ہے 4 ;عبادت میں توحید کی اہمیت 1 ، 2 :
شرک:
عبادت میں شرک سے پرہیز 1; عبادت میں شرک کا انجام 3
عبادت:
خدا کے نزدیک عبادت کی اہمیت 1 ; غیر خدا کی عبادت کرنے والے کی عاقبت 3
عاقبت :
اچھے کاموں کی عاقبت 4 ;بری عاقبت سے ڈرانا 5 ; برے کاموں کی عاقبت 3
قرآن:
قرآن کی اہم ترین تعلیمات 2،8
محمد (ص) :
حضرت محمد (ص) اور مشرکین 5 ;حضرت محمد (ص) اور موحدین 6 ;پیغمبر اکرم(ص) کی نبوت کی اہمیت 8 ; حضرت محمد (ص) اور نبوت 7 ;قرآن میں حضرت محمد (ص) کا ذکر 8 ; حضرت محمد (ص) کی ذمہ داریاں5 ، 6 ; حضرت محمد (ص) کی

14
نبوت کی وضاحت 8; حضرت محمد مصطفی (ص) کی خوشخبریاں 6 ;حضرت محمد (ص) کے مقامات 8; رسالت مآب (ص) کا ڈرانا 5
مشرکین :
مشرکین کو ڈرانا 5
موحدین :
موحدین کو خوشخبری دینا 6

وَأَنِ اسْتَغْفِرُواْ رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُواْ إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَاعاً حَسَناً إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ وَإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنِّيَ أَخَافُ عَلَيْكُمْ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ (٣)
اور اپنے رب سے استغفار كرو پھر اس كى طرف متوجہ ہوجائووہ تم كو مقررہ مدت ميں بہترين فائدہ عطا كرے گا اور صاحب فضل كو اس كے فضل كا حق دے گا اور ميں تمھارے بارے ميں ايك بڑے دن كے عذاب سے خوفزدہ ہوں(3)

1 _ خدا كى بارگاہ ميں اپنے گناہوں كى توبہ اور استغفار كرنا ضرورى ہے_
و ان استغفروا ربكم
2_گناہوں(غير خدا كى عبادت و ...) سے توبہ و استغفار كرنا ضرورى ہے_ يہ قرآن مجيد كا مستحكم، روشن اور بنيادى پيغام ہے_
و ان استغفروا ربكم
مذكورہ جملہ ميں"ا ن" تفسير يہ ہے لہذا "ا ستغفروا ربكم" " و لا تعبدوا ..." كى طرح "كتاب احكمت ..." كى تفسير ہے_
3 _ گناہوں كا معاف كرنا ،خداوندعالم كى ربوبيت كا پرتو ہے_
استغفروا ربكم ...
4 _ خداوند عالم كى طرف توجہ اور قرب الہى حاصل كرنا ضرورى ہے_
استغفروا ربكم ثم توبوا ...
مفسرين نے " توبوا اليہ" كو " استغفروا ربكم" پر عطف كيا ہے ظاہرى طور پر اسى پر متفق ہيناوراس كى چندتوجيہيں بيان كيں ہيں ان ميں سے جو ہمارے نزديك بہتر ہے وہ يہ

ہے كہ يہاں توبہ سے مراد خدا كى طرف رجوع اور اس كے راستے گامزن ہوناہے _ نہ يہ كہ گناہوں سے توبہ كرنا ،خدا كى راہ پر گامزن كا معنى يہ ہے كہ اسكے اوامر كى اطاعت اور اسكے نواہى سے اجتناب كياجائے_
5 _ خداوند عالم كى عبادت، شرك سے بيزارى ، حضرت محمد مصطفى كى رسالت كا اعتقاد اور گناہوں سے استغفار ، يہ سب خدا كى طرف متوجہ ہونے اور تقرب الہى كے ليے پيش خيمہ ہيں_
الا تعبدوا الا الله ... و ان استغفروا ربكم ثم توبوا اليہ
ظاہرى اعتبارى سے " توبوا اليہ "كا مذكورہ جملوں "الا تعبدوا ..." ، " انّنى لكم منہ ..." اور "اناستغفروا " پر عطف ہے_
6_خداوندعالم، انسانوں كو بہترين متاع زندگى عطا كرنے والا ہے_
ليمتعكم متعاً حسن
" تمتيع " (مصدر يمتع) ہے _ جو بہرہ مند كرنے كے معنى ميں ہے اور متاع اس شے كو كہتے ہيں جس سے فائدہ اٹھايا جاتاہے جيسے (وسائل زندگي)_
7_ وحدہ لا شريك ذات كى پرستش، حضرت محمد(ص) كى رسالت پر ايمان ، شرك اور گناہوں سے استغفار اور خداوند عزوجل كى طرف توجہ كرنا ، يہ سب خدا كى عنايت اور دنيا ميں اچھى زندگى حاصل كرنے كا ذريعہ ہيں _
الا تعبدوا الا الله ... و ان استغفروا ربكم ثم توبوا اليہ يمتتعكم متاعاً حسن
8_انسان كو دنيا ميں اچھى زندگى عطا كرنا ، قرآن كريم اور اديان الہى كے اہداف ميں سے ہے_
الا تعبدوا الا الله ... و ان استغفروا ربكم ثم توبوا اليہ يمتعكم متعاً حسن
9_ دنيا ميں انسان كى زندگى محدود اورمقررہ مدت تك ہے _
ليمتعكم متعاً حسناً الى اجل مسمي
يہاں (مسمّي) سے مراد معين اور محدود ہے _
10 _ انسان،زندگانى بشر كے خاتمے اور اپنى موت كے وقت كو معلوم كرنے سے عاجز ہے_
يمتعكم متعاً حسناً الى أجل مسمّي
لفظ اجل كو نكرہ لايا گياہے جو اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ انسان كى زندگى كا وقت معين اور مقرر ہے ليكن وہ معينہ وقت ان كے ليے نامعلوم ہى رہيگا اور اسے جاننے كا كوئي راستہ بھى نہيں ہے قابل ذكر ہے كہ اجل سے مراد ہر انسان كى زندگى كا اختتام اگر چہ يہ بھى احتمال پايا جاتاہے كہ اس سے مراد دينا ميں تمام انسانوں كى زندگى كا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خاتمہ ہو _
11_ جس کے نيك اعمال زيادہ ہوں گے _ تو وہ خدا سے زيادہ اجر پائے گا _

16
يہا ں (فضل) سے مراد دوسروں سے عمل خير كا زيادہ ہونا ہے (فضلہ) كى ضمير "كل" كى طرف لوٹتى ہے_
12_ آخرت ميں اجر الہى كا استحقاق، خداوند وحدہ لاشريك كى پرستش ، شرك سے دورى ، حضرت محمد مصطفى (ص) - كى رسالت پر ايمان اور گناہوں سے استغفار پر موقوف ہے_
ا لا تعبدوا الاّ الله ...وٴت كل ذى فضل فضلہ
آيت سے مذكورہ مطلب كا استفادہ اس احتمال كى بنياد پر ہے كہ جملہ "يوت ..."اخروى اجر كو بيان كررہا ہو اور جملہ ما قبل ميں" الى اجل" كا ہونا اور اس جملے ميں "ا لى اجل " كا نہ ہونا بھى اسى مطلب كى تائيد كرتاہے_
13_ پاداش اخروى عدالت خدا كے مطابق ہوگى _
و يؤت كل ذى فضلٌ فضل
14 _ غير خدا كى پرستش اور عبادت ميں شرك كرنا ، قيامت كے عذاب كا سبب ہے _
الا تعبدوا الا الله ... و ان تولوا فانى أخاف عليكم عذاب يوم كبير
"تولّوا" فعل مضارع ہے _ اصل ميں (تتولّوا) تھا _ تولّى اعراض كرنے كے معنى ميں ہے اس كا متعلق گذشتہ احكام سے سمجھا جاسكتاہے اس بناپر "ان تولوا ..." يعنى اگر وحدہ لا شريك كى عبارت و غيرہ ... سے اعراض كيا ...
15 _گناہوں كو استغفار كے ذريعہ محو نہ كرنا اور خدا كى طرف متوجہ نہ ہونا، عذاب قيامت ميں گرفتار ہونے كا سبب ہے_
و ا ن استغفروا ربكم ثم توبوا اليہ ... و ان تولوا فانى أخاف عليكم عذاب يوم كبير
16_ قيامت كا دن، بڑا دن ، اوراس كاعذاب خوفناك ہے _
فانى أخاف عليكم عذاب يوم كبير
ظاہرى طور پر كلہ "كبير " يوم كے ليے صفت ليكن حقيقت ميں اس دن كے عذاب كى بندگى كو بيان كررہاہے اسى ليے اسے خوفناك عذاب سے تعبير كيا گياہے_
17_ حضرت محمد مصطفى ،(ص) لوگوں كے خير خواہ پيغمبر اور مشركين و گناہگار لوگوں پر آنے والے عذاب سے پريشان تھے _
فانى أخاف عليكم عذاب يوم كبير

اجل:
اجل مسمى (وقت معين) 9; موت كے وقت سے لاعلمى 10
اديان :
اہداف اديان الہى 8;مختلف اديان اور اچھى زندگى 8

17
استغفار:
استغفار كى اہميت 1 ; استغفار كى اہميت كى وضاحت 2; استغفار كے آثار 5 ، 7 ، 12 ; ترك استغفار كے آثار 15 ;
شرك سے ا ستغفار 2 ، 7 ; غير خدا كى عبادت سے استغفار 2 ; گناہوں سے استغفار 1 ، 2 ، 5، 7 ، 12 ، 15 ;
انسان :
انسانوں كا عاجز ہونا 10
ايمان :
ايمان كے آثار 5،7،12; حضرت محمد مصطفى (ص) پر ايمان كے آثار 5 ، 7 ، 12
اجر:
اجر كے شرائط 12 ; اخروى اجر 12;اجر دينے ميں عدالت 13 ; اجر كثرت كے عوامل 11

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تبرّی :
شرک سے تبری کے آثار 5
تقرب :
تقرب الہی کی اہمیت 4;تقرب الہی کے آثار 7; تقرب الہی کے اسباب 5
توحید :
توحید عبادی 7 ، 12;توحید کے آثار 7 ، 12
خدا :
خداکی ربوبیت کی نشانیاں 3; خدا کی نعمتوں کا پیش خیمہ 7 ; خداوند متعال کی نعمتیں 6; عدالت الہی 13
خدا کی طرف لوٹنا : 15
خدا کی طرف پلٹنے کی آمادگي50; خدا کی طرف پلٹنے کے آثار 7 ; خدا کی طرف لوٹ جانے کی اہمیت 4
زندگی :
دنیاوی زندگی کا محدود ہونا 9
شرک :
شرک سے اجتناب کے آثار 12 ،شرک کے آثار 12;عبادت میں شرک 14
صالحین:
نیک لوگوں کا اجر زیادہ ہونا 11
عبادت :
خدا کی عبادت کے آثار 5;خدا کی عبادت 5; عبادت کے آثار 14; غیر خدا کی عبادت 14
عذاب:
آخرت کا عذاب 15،14; آخرت کے عذاب کی خصوصیات 16;عذا ب کے اسباب 14 ، 15
عمل صالح :
نیک اعمال کے آثار 11
قرآن :

قرآن اور اچھی زندگی 8 ; قرآن کی اہم ترین تعلیمات 2;قرآن مجید کے اہداف 8
قیامت :
قیامت کی خصوصیات 16 ;قیامت کی سختیاں 16 ; قیامت کی عظمت 16
گناہ :
گناہ کی بخشش3
محمد مصطفی (ص) :
پیغمبر اکرم (ص) اور مشرکین 17 ; پیغمبر اسلام (ص) کا مہربان ہونا 17 ;رسالت مآب اور گناہگار افراد 17 ; رسالت مآب (ص) کی پریشاني
معاش:
اچھی زندگی کی اہمیت 8 ;اچھی زندگی کے اسباب 7; اچھی زندگی کے حصول کا سبب 6

إِلَى اللّهِ مَرْجِعُكُمْ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (٤)
تم سب کی بازگشت خدا ہی کی طرف ہے اور وہ ہرشے پر قدرت رکھنے والا ہے (4)

1 _ تمام انسان خدا کی طرف سے ہیں_ اور اس کی طرف لوٹ کر جاناہے _
الی اللہ مرجعکم
رجوع اسی چیز کی طرف لوٹنے کو کہتے ہیں جہاں سے آغاز ہوا ہو(مفردات راغب)_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

2 _ قیامت کا دن انسانوں کا خداوند عالم کی بارگاہ پلٹنے میندن ہے _
فانی ا خاف علیکم عذاب یوم کبیر _ الی اللہ مرجعکم
3 _ اگرانسان اس طرف متوجہ ہوجائے کہ یقینا اسے خدا ہی کی طرف پلٹنا ہے تو وہ وحدہ لا شریك کی عبادت کرے گا اور غیر خدا کی عبادت سے خوفزدہ بھی ہوگا_
فانّی أخاف علیکم عذاب یوم کبیر ، الی اللہ مرجعکم
"الی اللہ مرجعکم" کا جملہ "و ان تولوا فانی أخاف ..." کی تعلیل کے قائم مقام یعنی پیغمبر اکرم (ص) مشرکین کے لیے اس وجہ سے پریشان ہیں کہ وہ لوگ خدا ہی کی طرف پلٹیں گے

اور شرك کیوجہ سے عذاب میں گرفتار ہوں گے لہذا جو بھی اس حقیقت کو قبول کرے کہ بازگشت خدا ہی کی طرف ہے تو وہ اللہ کے علاوہ نہ کسی کی بندگی کریگا اور نہ ہی کسی کو اس کا شریك ٹھہرائے گا_
4 _ خداوند، عالم ہر کام کے انجام دینے پر قدرت رکھتاہے_
و ہو علی کل شيء قدیر
5 _ معاد کا وجو د اور قیامت کا بر پا ہونا، خداوند عالم کے قادرمطلق ہونے کی بنیا دپر ہے _
فانی اخاف علیکم عذاب یوم کبیر ، الی اللہ مرجعکم و ہو علی کل شيء قدیر
6 _ خداوند عزوجل کی قدرت مطلق پر یقین اور اسکی طرف متوجہ ہونا، معاد اور روز قیامت کے بارے میں ہرقسم کے شك و شبہہ کو دور کردیتاہے_
الی اللہ مرجعکم و ہو علی کل شی ء قدیر
مسئلہ معاد اور روز قیامت کو بیان کرنے کے بعد خدا کی قدرت کا تذکرہ اس لیے کیا گیا ہے کہ لوگوں کو خدا کی قدرت مطلق کی طرف متوجہ کیاجائے تا کہ وہ روز قیامت (جس پر نوع بشر کا عقیدہ رکھنا مشکل ہے)کے بارے میں شك نہ کریں_
7_ خداوند متعال ،موحدین کو اجر اور مشرکین و غیر خدا کی پرستش کرنے والوں کو عذاب دینے پر قادر ہے_
یمتعکم متعاً حسناً ... و ان تولّوا فانی أخاف علیکم عذاب یوم کبیر ... و ہو علی کل شيء قدیر
مذکورہ مطلب میں جملہ "و ہو ..."کے معني"یمتعکم متاعاً ..."و" اخاف علیکم ..." کے ذیل میں بیان ہوچکے ہیں_

ا سما ء و صفات:
قدیر4
انسان:
انسانوں کا انجام 1 ; انسانوں کا آغاز1
ایمان :
ایمان کے آثار 3 ، 6 ، خداوند عزوجل کی طرف لوٹنے پر ایمان رکھنا 3 ; قدرت خدا پر ایمان رکھنا 6 ; قیامت پر ایمان کے اسباب 6 ; معاد پر ایمان کے اسباب 6
توحید :
توحید کی آمادگی 3;توحید عبادی 3
خدا:
خداوند عزوجل کی خصوصیات 1 ; خداوند متعال کی قدرت 4 ، 7 ;خداوند عزوجل کی قدرت کے آثار5

خداوند عزوجل کی طرف لوٹنا : 1
خداوند متعال کی طرف لوٹنے کا وقت 2
ذکر:
آثار ذکر 6 ; قدرت خداوندی کا ذکر6

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

شبہہ:
شبہہ کو دور کرنے کے عوامل 6
شرك :
شرك عبادى كے موانع3
قيامت :
قيامت كا حتمى طور پر واقع ہونا 5 ; قيامت كى خصوصيات 2
مشركين :
مشركين كا عذاب 7
معاد:
معاد كا حتماً واقع ہونا5
موحدين :
موحدين كى دنيا ميں اچھى زندگى 7

أَلا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُواْ مِنْهُ أَلا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (٥)

آگاہ ہوجائو كہ يہ لوگ اپنے سينوں كو دہرائے لے رہے ہيں كہ اس طرح پيغمبر سے چھپ جائيں تو آگاہ رہيں كہ يہ جب اپنے كپڑوں كو خوب لپيٹ ليتے ہيں تو اس وقت بھى وہ ان كے ظاہر و باطن دونوں كو جانتا ہے كہ وہ تمام سينوں كے رازوں كا جاننے والا ہے (5)

1 _زمانہ بعثت كے مشركين، پروردگار سے اپنى بات چھپانے كے ليے اپنا سرگريبان ميں ڈال ليتے تھے اور پيغمبر(ص) كے خلاف كى گئي سازشوں كے بارے ميں كانا پھوسى كے ذريعہ تبادلہ خيال كيا كرتے تھے_

الا انہم يثنون صدورہم ليستخفوا منہ

ثنّي (مصدر يثنون ہے) اس كے معانى ميں ايك معنى لپٹنا اور جھكاناہے"استخفائ" كا معنى اپنے آپكو مخفى كرنا ہے اور " منہ"كى ضمير

"اللہ " كى طرف لوٹ رہى ہے _ كيونكہ مشركين كا سينوں كو خم كرنے (سركو گريبان ميں ڈالنے) كا مقصد اپنے آپكو خدا سے مخفى ركھنا تھا (اس سے پتہ چلتاہے كہ اس انداز سے وہ پيغمبر(ص) كے خلاف باتيں كرتے اور كى گئي سازشوں كے بارے ميں تبادلہ خيال كرتے تھے_

2 _عصر بعثت كے مشركين كى يہ خام خيالى تھى كہ خداوند عالم ہمارى باتوں اور مخفى امور سے آگاہ نہيں ہے_

الا انہم يثنون صدورہم يستغفوا منہ

3 _ بعثت كے زمانہ ميں مشركين مكہ ،پيغمبر اكرم(ص) اور اسلام كے خلاف مخفى ميٹنگوں كے ذريعہ سازشيں بناتے تھے_

الا حين يستغشون ثيابہم يعلم ما يسرون و ما يعلنون

" استغشى ثيابہ" يعنى اپنے لباس سے اپنے كو مخفى كرنا تا كہ ديكھا ئي نہ دے(لسان العرب) "حين "، " يعلم " كے متعلق ہے _ لہذا جملہ " الا حين يستغشون ثيابہم يعلم ..." كا معنى يوں ہوگا _ كہ جب مشركين اپنے آپ كو چھپا تے تھے تو وہ مسائل كو بھى اپنے درميان بيان كرتے تھے_ ان ميں سے بعض كو چھپاتے تھے (ما يسرون) اور بعض كو ظاہر كرتے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تھے (و ما يعلنون) گويا اس آيت كا معنى يہ ہوا كہ مشركين فقط اپنے آپ كو مخفى نہيں كرتے تھے _ بلكہ اپنے مخفى پروگراموں ميں پيغمبر اسلام (ص) كے خلاف سازش كرتے تھے_
4 _ مشركين مكہ كى پيغمبر اسلام(ص) كى على الاعلان مخالفت اور خفيہ سازشيں_
الا حين يستغشون ثيابہم يعلم ما يسرون و ما يعلنون
5 _پروردگار عالم كى مشركين كى مخفى سازشوں اور ظاہرى محاذ آرائي سے آگاہي_
الا حين يستغشون ثيابہم يعلم ما يسرون و ما يعلنون
6_ خداوند متعال،تمام افكار اور خيالات سے آگاہ ہے_
انہ عليم بذات الصدور
7_ عن ابى جعفر (ع) قال: أخبرنى جابر بن عبدالله ان المشركين كانوا اذا مروا برسو ل الله (ص) حول البيت طأطأ أحدہم ظہرہ و رأسہ ہكذا و غطى راسہ بثوبہ لا يراہ رسول الله (ص) فأنزل الله عزوجل : "ألا انہم يثنون صدورہم ليستخفوا منہ ا لا حين يستغشون ثيابہم يعلم ما يسرون و ما يعلنون" (1) امام باقر (ع) سے روايت ہے كہ جابر ابن عبداللہ نے مجھے بتايا جب كعبہ كے اطراف مينمشركين، رسالت مآب كے قريب سے گذرتے تھے_ توكچھ ان ميں سے اپنے سر اور پيٹھ كو خم كرليتے تھے (خود جابر نے بھى ايسا كركے دكھايا)_
....

1)كافى ج/8 ، ص 144 ، ح 115 ; نورالثقلين ج/2 ص 335 ، ح 6_

22
اور اپنے سركولباس ميں چھپاليتے تھے تا كہ آنحضرت(ص) ان كو نہ ديكھ سكيں ، تب خداوند متعال نے اس آيت كو نازل فرمايا : " الا انہم يثنون صدورہم يستخفط منہ الا حين يستغثون ثيابہم ..."

اسلام :
صدر اسلام كى تاريخ 1 ، 4
اسماء و صفات :
صفات جلال 2 ; عليم 6
انسان :
افكار انسانى 6
خدا:
خداوند متعال او رجہل 2 : خداوند متعال و علم غيب 5 ، 6
روايت : 7
مشركين :
صدر اسلام كے مشركين اور حضرت محمد (ص) مصطفى (ص) 1 ; صدر اسلام كے مشركين كى غلط فكر2 صدر اسلام مينمشركين كى سازش 1 ; مشركين اور رسالت مآب (ص) 7 ; مشركين كا محاذ بنانا 5 ;مشركين كى سازش 5 ;مشركين كى صد ر اسلام ميں كانا پھوسى مشركين كے پيش آنے كا طريقہ 7
مشركين مكہ :
مشركين مكہ اور حضرت محمد (ص) مصطفى (ص) 3 ، 4 ;مشركين مكہ كى سازش 3 ، 4 ; مشركين مكہ كى محاذ آرائي 4; مشركين كى مخفى ميٹنگيں3

وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الأَرْضِ إِلاَّ عَلَى اللّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ (٦)
اور زمين پر چلنے والى كوئي مخلوق ايسى نہيں ہے جس كا رزق خدا كے ذمہ نہ ہو _ وہ ہر ايك كے سونپے جانے كى جگہ اور اس كے قرار كى منزل كو جانتا ہے اور سب كچھ كتاب مبين ميں محفوظ ہے (6)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

1 _خداوند عالم ،زمین پر چلنے والی ہر مخلوق کے رزق کا ذمہ دار ہے_

و ما من دابة فی الارض الاّ علی الله رزقہ
2 _ ہر جاندار شے اپنی زندگی کے دوران ، غذا کے حصول کا حق رکھتی ہے _
و ما من دابة فی الارض الا علی الله رزقہ
3 _ ہر زندہ شے کو روزی دینا ،خدا کے ذمہ ہے_
و ما من دابة فی الارض الاّ علی الله رزقہ
4 _ خداوند متعال ہر جاندار شے کی دائمی اور عارضی رہنے والی جگہ سے واقف ہے _
یعلم مستقرہا و مستودہ
" مستقر " استقرار کا اسم مکان ہے _جو قرار پانے کی جگہ کے معنی میں ہے _پس (مستقرہا) اس جگہ کو کہتے ہیں جسے جاندار شے نے اپنے لیئے قرار دیا ہو اب وہ چاہے دائمی منزل ہو یا غالبی (مستودع) اسم مکان ہے استیداع سے (یعنی امانت رکھنا یا امانت لینا) اور چونکہ امانت دائمی طور سے کہیننہیں رکھی جاتی بلکہ عارضی طور پر رکھی جاتی ہے لہذا یہ کہا جاسکتاہے کہ (مستودعہا) سے مراد وہ جگہ ہے جہاں جاندار شے عارضی طور پر رہتی ہے_
5 _ خداوند عالم کاتمام اشیاء سے متعلق کامل علم، موجودات کو روزی پہنچانا اور ان کے امور کی تدبیر کی بنیاد ہے_
و ما من دآبة فی الارض الاّ علی الله رزقہا و یعلم مستقرہاو مستودعہ
(علی الله رزقہا) کے بعد موجودات کے بارے میں علم خدا کا تذکرہ اس لیے کیا گیا ہے تا کہ اس نکتہ کی طرف متوجہ کیا جائے کہ موجودات کو روزی پہنچانے اور ان کے امور کی تدبیر کے لیے وسیع علم کی ضرورت ہے جو خدا کے پاس موجود ہے_
6_ ہر جاندار کا نام و پتہ،کتنی اور کونسی روزی کس جگہ اسے دینی چاہیے یہ سب کچھ کتاب میں لکھا ہوا ہے_
و ما من دآبة ... کل فی کتب
لفظ " کل" کا مضاف الیہ محذوف ہے _ اور گذشتہ جملات سے گویا یوں ظاہر ہوتاہے کہ آیت کا معنی اس طرح ہے " کل دابة و ما یتعلق بہا فی کتاب مبین " ہر زمین پر چلنے والی شے اور اس سے متعلق امور کتاب روشن میں موجود ہیں_
7_ وہ کتاب جسمیں خداوند متعال نے موجودات کے احوال کو درج کیا ہے " وہ روشن کتا ب ہے اور اس میں کچھ جو لکھا گیا ہے اسمیں کوئي ابہا م نہیں ہے _
کل فی کتب مبین
8_" قال رسول الله (ص) ... لا تہتم للرزق فان الله تعالی یقول: (و ما من دابة فی الارض الا علی الله رزقہا ..."(1)
رسول الله (ص) سے روایت نقل ہوئي ہے کہ رزق و روزی کے لیے پریشان نہ ہوں کیونکہ خداوند عالم کا ارشاد ہے کہ زمین پر کوئي بھی جاندار ایسا نہیں ہے کہ جس کی روزی خدا کے ذمہ نہ ہو_
....

1)مکارم الاخلاق ص 455; بحارالانوار ج74 ص 106 ، ح1_

امور:
امور کی تدبیر کا سرچشمہ 5
جاندار:
جانداروں کی روزی روشن کتاب میں 6; جانداروں کی روزی کا بند و بست 3 ، 5 ; جانداروں کی روزی کاسبب 1;جانداروں کی روزی کا لکھا جانا 6 ; جانداروں کی روزی کی جگہ 6 ; جانداروں کی عارضی جگہ 4 ; جانداروں کی مادی ضروریات

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

2; جانداروں کی ہمیشہ والی جگہ 4 ; جاندارونکے حقوق 2 ، 3
حقوق:
خداوند متعال پر حق رکھنا 3
خدا:
خدا کا علم 5 ; خدا کا علم غیب 4 ;خدا کی رزاقیت 1 ، 3 ; خدا کی قدرت کا سہارا 5
روایت : 8
روزی :
روزی کا حتمی ہونا 8 ; روزی کا سبب8
کتاب مبین :
روشن کتاب کی خصوصیات 7

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاء لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً وَلَئِن قُلْتَ إِنَّكُم مَّبْعُوثُونَ مِن بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ إِنْ هَـذَا إِلاَّ سِحْرٌ مُّبِينٌ (٧)
اور وہی وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دونوں میں پیدا کیا ہے اور اس کا تخت اقتدار پانی پر تھاتا کہ تمھیں آزمائے کہ تم میں سب سے بہتر عمل کرنے والا کون ہے اور اگر آپ کہیں گے کہ تم لوگ موت کے بعد پھر اٹھائے جانے والے ہوتو یہ کافر کہیں گے کہ یہ تو صرف ایك کھلا ہوا جادو ہے (7)

1 _ خداوند متعال ، زمین اور آسمانوں کو خلق کرنے والا ہے _
25
ہو الذی خلق السموات والا'رض
2 _ زمین اور آسمانوں کی خلقت ،تدریجی طور پر انجام پائي اور چھ دنوں (چھ ادوار) میں انجام پائي ہے_
خلق السموات والا رض فی ستة ا یام
آیت شریفہ میں (ایام) سے مراد معمولا جو معنی لیا جاتاہے وہ نہیں ہے-(یعنی ون یا دن و رات)بلکہ اس سے مراد ،ادوار او ر مراحل ہیں اس لیے کہ دن اپنے رائج اور متعارف معنی میں زمین کی خلقت کے بعد ہی قابل فرض ہے_
3 _ کائنات کی خلقت، اپنے اندر متعدد آسمانوں کو رکھتی ہے _
4 _ زمین و آسمانوں کی خلقت سے قبل کائنات کا وجود پانی میں منحصر تھا_
و کا ن عرشہ علی المائ
" عرش" بادشاہ کے تخت کو کہتے ہیں لیکن آیت کریمہ میں اس سے مراد سلطنت اور حکومت ہے او ر جملہ " و کان عرش علی المائ" "کان" کی وجہ سے اس معنی میں ہے کہ قبل اس کے کہ خداوند عالم زمین و آسمان کو خلق کرتا اسکی حکومت و سلطنت پانی پر تھی اور یہ معنی بھی سمجھتا جاسکتاہے کہ زمین و آسمان کی خلقت سے پہلے کائنات کی تشکیل پانی سے تھي_
5 _ زمین اور آسمانوں کی پیدائشے کا اصلی مواد پانی ہے _
خلق السموات والارض فی ستة ایام و کان عرشہ علی المائ
مندرجہ بالا معنی و جملوں یعنی " خلق السموات ..." (و کان عرشہ علی السماء) کے ارتباط سے حاصل کیا گیا ہے _ یعنی زمین و آسمانوں کی خلقت سے پہلے ہستی کا وجود پانی میں منحصرتھا_اور خداوند متعال اس پر حکومت اور تسلط رکھتا تھا یہ اس کی طرف بھی اشارہ ہوسکتا ہے کہ خداوند عالم نے گذشتہ تمام پانی کو یا اس کے بعض حصہ کو زمین و آسمان میں تبدیل کردیا_
6_ خداوند عالم کائنات کا حاکم اور فرمان دینے والا ہے_
وکان عرشہ علی المائ
7_ خداوند متعال انسانوں کو آزماتاہے_
لیبلوکم ایکم احسن عمل
8_ خداوند متعال کے آزمانے کا مقصد نیك عمل کرنے والوں(کامل انسانوں) کو وجود میں لاناہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ليبلوكم ايّكم احسن عمل
بلاء (يبلوا) كا مصدر ہے _ جوآزمانے كے معنى ميں ہے _ لوگوں كو خداوند متعال كا آزمانا اسوجہ سے نہيں ہے كہ ان پر اطلاع حاصل كرے لہذا امتحان سے مراد در حقيقت اس چيز كو ظاہر كرتاہے جو امتحان كا مقصد ہے پس ليبلوكم ... كے يہ معنى ہوں گے كہ تمہيں آزمائے اور آزمائشے كا مقصد يہ ہے كہ نيك اور اچھے افراد ظاہر اور آشكار ہوں _

26

9_ زمين و آسمانوں كى خلقت كا مقصد ،نيك ترين افراد (كامل انسانوں) كو وجود ميں لاناہے_
خلق السموات والارض ... ليبلوكم ايكم ا حسن عمل
" ليبلوكم" ، " خلق السموات " كے متعلق ہے _ اور خلقت كائنات كے مقصد كو بيان كرتاہے_
10_ تمام انسان مرنے كے بعد قيامت كے ميدان ميں حاضر ہونے كے ليے زندہ اور اٹھائے جائينگے_
و لئن قلت انكم مبعوثون من بعد الموت
11_ پيغمبر اسلام (ص) كى رسالت كا ايك مقصد يہ تھا كہ لوگوں كو مرنے كے بعد كى زندگى اور قيامت كے برپا ہونے كى طرف توجہ دلائي جائے_
و لئن قلت انكم مبعوثون من بعد الموت
12_ گذشتہ دور كے كافر ،قيامت كو بے معنى اور پيغمبر (ص) كى طرف سے اس كے بيان كو واضح دھوكہ اور جادو سمجھتے تھے_
ان ہذا الا سحرٌ مبين
"ہذا" كا ارشاد پيغمبر اكرم(ص) كے اس قول كى طرف ہے جسميں آپ فرماتے تھے كہ مردوں كو زندہ كيا جائيگا اور قيامت برپا ہوگى اور لفظ سحر كا اطلاق اس گفتار اور دعوى پر تشبيہ كے عنوان سے ہے اور اسميں وجہ شباہت باطل ہونا اور دھوكہ دينا ہے_ يعنى يہ ظاہرى باتيں فريب دينے والى ہيں _ اور حقيقت سے خالى اور بے بنياد يہ باتيں باطل اور دھوكہ بازى ميں جادو كى مانند ہيں_
13 _ خداوند متعال كى طرف سے انسانوں كى آزمائشے ، معاد اور روز قيامت كى روشنى ميں قابل توجيہ ہے_
خلق السموات والارض ... ليبلوكم ايّكم احسن عملاً و لئن قلت انكم مبعوثون
انسانوں كى آزمائشے كے بعد مسئلہ قيامت كا تذكرہ اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ قيامت كے برپا كرنے كے بغيرانسانوں كى آزمائشے كے بعد مسئلہ قيامت كا تذكرہ اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ قيامت كے برپا كرنے كے بغير انسانوں كى آزمائشے اور نيك لوگوں كے برے لوگوں سے جدا كرنا نتيجہ خيز ثابت نہيں ہوسكتا _
14 _ " عن الرضا (ع) قال: ان الله تبارك و تعالى ... خلق السموات والارض فى ستة ايام ... ليظہر للملائكة ما يخلقہ منہا شيئا بعد شيء فيستدل بحدوث ما يحدث على الله تعالى مرّة بعد مرّة ...و اما قولہ عزوجل : "ليبلوكم ايّكم ا حسن عملاً" فانہ خلقہم ليبلوہم بتكليف طاعتہ و عبادتہ ، لا على سبيل الامتحان و التجربة لانہ لم يزل عليماً بكل شيئ ..."(1) امام رضا عليہ السلام سے روايت

....

1) عيون اخبار الرضا ج/1 ، ص 134 ، ح 33 ، نورالثقلين ج/ 2 ص 336 ، ح/ 10_

27

ہے كہ آپ (ع) نے فرمايا :بے شك خداوند متعال نے آسمانوں اور زمين كو چھ دنوں ميں خلق كيا ...جس شے كو بھى خلق فرماتا ملائكہ كے سامنے ايك كے بعد دوسرے كو ظاہر فرماتا تا كہ خداند متعال كى نئي خلقت سے اس كے وجود ہونے پر استدلال كيا جاسكے ...قول خداوند متعال " ليبلوكم ايّكم احسن عملاً" يعنى خداوند متعال نے انسانوں كوخلق فرمايا تا كہ اپنى عبادت اور طاعت كے ذريعے ان كا امتحان لے ، نہ اسوجہ سے كہ وہ ان كے حالات سے آگاہى حاصل كرے كيونكہ وہ ازل سے تمام موجودات كے حالات سے واقف تھا اور ہے ...
15_ قال رسول الله (ص) ان الله قدّر مقادير الخلايق قبل ا ن يخلق السموات والارض بخمسين ا لف سنة و كان عرشہ على المائ(1) رسول اكرم(ص) سے حديث ہے كہ آنحضرت (ص) نے فرمايا خداوند متعال نے آسمانوں اور زمين كى خلقت سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پچاس ہزار سال پہلے مخلوقات کے مقدرات کو معین کیا جبکہ اسوقت خداتعالی کا عرش پانی پر تھا_
16_عن محمد بن مسلم قال : قال لی ا بوجعفر (ع) : کان کل شيء ماء اً و کان عرشہ علی الماء ، فأمر اللہ عزّ ذکرہ الماء فاضطرم ناراً ثم ا مر النار فخمدت فارتفعت من خمودہا دخان فخلق اللہ عزوجل السموات من ذلك الدخان و خلق اللہ عزوجل الارض من الرّماد ...(2) محمد بن مسلم نقل کرتے ہیں کہ امام باقر (ع) نے فرمایا: تمام چیزیں پانی تھیں ، اور خداوند عزوجل کا عرش پانی پر مستقر تھا پھر خدا عزوّجل کے حکم سے وہ پانی آگ میں تبدیل ہوگیا پھر آگ کو حکم دیا ك بجھ جا وہ و بجھ گئي پھر اس آگ کے بجھنے سے دھواں اٹھا تو خداوند عالم نے آسمانوں کو اس دھواں سے خلق کیا اور اس کی خاکستر سے زمین کو خلق کیا_
17_ " عن علی ابن الحسین (ع) قال : ان اللہ عزوجل خلق العرش ... من ا نوار مختلفة فمن ذلك النور نور ا خضر ... و نور ا صفر ... و نور ا حمر ...و نور ا بیض ... " (3) امام سجاد (ع) سے روایت ہے : حضرت (ع) نے فرمایا : بے شك خداوند عزوجل نے عرش کو مختلف انوار سے خلق فرمایا ان انوار میں سبز، زرد، سرخ ... اور سفید نور تھا_
18_ عن علی (ع) ... خلق اللہ عرشہ من نورہ و

....

1) الدرالمنثور ج/4 ص 403_
2) کافی ج/8 ص 153 ، ج/ 142 ، تفسیر برہان ج/ 2 ص 207 ، ح 4_
3) توحید صدوق ص 326 ح 1 ، ب 51 ; تفسیر برہان ج/ 2 ص 208 ح 7_

جعلہ علی المائ ... و ذلك قولہ : " و کان عرشہ علی الماء ..."(1) امام علی (ع) سے روایت ہے کہ حضرت (ع) نے فرمایا: (خداوند متعال) نے عرش کو اپنے نور سے خلق فرمایا، اور اسکو پانی پر قرار دیا ...اسی بارے میں خداوند عزوجل فرماتاہے: " و کان عرشہ علی المائ ..."
19_ " عن ابی عبداللہ (ع) " قال: العرش فی وجہ ہو جملہ الخلق ... و فی وجہ آخر العرش ہو العلم الذی اطلع اللہ علیہ انبیاء ہ و رسولہ و حججہ ...(2)
امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے حضرت (ع) نے فرمایا: عرش ایك لحاظ سے پوری مخلوق ہے _ دوسرے اعتبار سے عرش ایك ایسا علم ہے کہ جس سے خداوند متعال نے اپنے پیغمبروں ، رسولوں اور اپنی حجتوں کو آگاہ فرمایاہے_
20_ رسالت مآب (ص) سے روایت ہے کہ آنحضرت (ص) نے فرمایا: اللہ تبارك و تعالی کا قول ... "لیبلوکم ا یکم ا حسن عملاً" یعنی انکم ا زہد فی الدنیا(3) اللہ تبارك و تعالی کا یہ قول کہ تمھیںآزمانا چاہتاہے کہ تم میں سے کس کا عمل اچھا ہے یعنی دنیا میں زہد کے اعتبار سے تم میں سب سے بہتر کون ہے_
21_ عن النبی (ص) انّہ تلاہذہ الآیة " لیبلوکم ایّکم ا حسن عملاً" قال: ایّکم ا حسن عقلاً و ا ورع عن محارم اللہ و ا سرع فی طاعة اللہ ; (4)
رسالت مآب (ص) سے روایت ہے کہ آنحضرت (ص) نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائي"لیبلوکم ایّکم احسن عملاً" پھر فرمایا خداوند عزوجل تمہیں آزمانا چاہتاہے کہ تم میں عقل اور محرمات الہی سے اجتناب کرنے میں سب سے بہتر کون ہے نیز اطاعت خدا میں سب سے زیادہ سبقت کرنے والا کون ہے_
22_ " عن ا بی عبداللہ (ع) فی قول اللہ عزوجل "لیبلوکم ایّکم ا حسن عملاً" قال : لیس یعنی ا کثر عملاً و لکن ا صوبکم عملاً ... (5) امام جعفر صادق علیہ السلام سے قول عزوجل "لیبلوکم ایّکم ا حسن عملاً" کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت (ع) نے فرمایا کہ اس سے مراد زیادہ عمل کرنا نہیں بلکہ تمہارا صحیح عمل کرنا مراد ہے_
23_ امیر المؤمنین (ع) سے روایت نقل ہوئي ہے_ حضرت (ع)

....

1) بحار الانوار ج/ 40 ص 195 ح 80_
2) معانی الاخبار ص 29 ح 1 ، بحار الانوا ر ج/55، ص 28 ح 47_
3) مکارم الاخلاق ص 447 ; بحار الانوار ج/ 74 ص 93 ، ح/1_
4) تفسیر طبری جزء 12 ، ص 5 ; مجمع البیان ج/ 10 ، ص 484_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

5) كافی ج/ 2ص 16 ، ح4 ; نورالثقلین ج/ 2 ص _34 ، ح22_

نے فرمایا: " ... ان الله تعالی قد كشف الخلق كشفة لا انہ جہل ما اخفوه من مصون اسرارہم و مكنون ضمائرہم و لكن لیبلوہم ایّھم احسن عملاً فیكون الثواب والعقاب بوائ(1)

بے شك خداوند متعال اپنی مخلوقات كی تمام تر تبدیلوں كے حالات سے آگاہ ہوا یہ اس معنی میننہیں ہے كہ اس كی مخلوقات جو اسرار و رموز كو مخفی كرتی تھی خداوند عالم اس سے جاہل تھا بلكہ یہ اس معنی میں ہے كہ انہیںآزمائے تا كہ ان كی جزا و سزا اعمال كے مطابق ہو _

آسمان :

آسمانوں كا خالق 10; آسمانوں كا متعدد ہونا ; آسمانوں كی خلقت 16 ; آسمانوں كی خلقت كا تدریجی ہونا 2 ، 14 ; آسمانوں كی خلقت كا عنصر 5; آسمانوں كی خلقت كا فلسفہ 9 ; آسمانوں كی خلقت كی مدت 2

اعداد :

چھ كا عدد 2

امتحان :

امتحان كا وسیلہ 14 ; امتحان كا فلسفہ 20 ، 23

انسان:

انسان مرنے كے بعد 10 ; انسانوں كا آخرت میں محشور ہونا 10; انسانوں كا امتحان 7، 13 ; انسانوں كی خلقت كا فلسفہ 14; انسانوں كے امتحان كا فلسفہ 8 ، 14 ; كامل انسان كی پیدائشے كا سبب 8 ، 9

پانی :

پانی كی خلقت كا وقت 20 ; پانی كے فوائد 5

خدا:

خداوند متعال كی حاكمیت6 ; خداوند متعال كی خالقیت 1; خداوند متعال كے امتحانات 7،8،13; خداوند متعال كے مقدرات 15

خلقت :

عالم خلقت كا حاكم 6

یاد دہانی:

آخرت كی زندگی كی یاد آوری 11 ; قیامت كی یاد دہانی 11

خلق فرمایا:

آسمانوں سے پہلے كی خلقت 4; زمین سے پہلے كی خلقت 4

روایت: 14 ، 15 ، 16 ، 17 ، 18 ، 19 ، 20 ، 21 ، 22 ، 23

زمین :

زمین كا خالق 1 ; زمین كی خلقت 16 ; زمین كی خلقت تدریجاً ہے 2 ، 14 ; زمین كی خلقت كا عنصر 5 ; زمین كی خلقت كا فلسفہ 9 ; زمین كی خلقت كی مدت 2

....

1) نہج البلاغہ خطبہ 144 ; نورالثقلین ج/ 2 ص 340 ، ح 23_

عرش:

عرش خدا اور پانی15 ، 18 ; عرش سے مراد 19;عرش كی خلقت 17 ، 18

قیامت :

قیامت كا كردار13;قیامت كو جھٹلانے والے 12

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کفار:
کفار اور قیامت 12;کفار کی تہمتیں 12 ;کفار کی فکر12
محسنین:
نیکی کرنے والوں سے مراد 20 ، 1 2 ، 22 ;نیکی کرنے والونکے وجود کا سبب 8 ، 9
محمد مصطفی (ص) :
آنحضرت (ص) پر جادوگری کی تہمت 12 ، آنحضرت(ص) کی رسالت 11
مردہ :
مردوں کو آخرت میں زندہ کرنا 10

وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ أَلاَ يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفاً عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُواْ بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (٨)
اور اگر ہم ان کے عذاب کو ایك معینہ مدت کیلئے ٹال دیں تو طنز کریں گے کہ عذاب کو کس چیز نے روك لیا ہے _آگاہ ہوجائو کہ جس دن عذاب آجائے گا تو پھر پلٹنے والا نہیں ہے اور پھر وہ عذاب ان کو ہر طرف سے گھیر لے گا جس کا یہ مذاق اڑارہے تھے(8)

1_ وہ لوگ جو قرآن ، رسالت مآب (ص) اور قیامت کے منکر ہیں وہ دنیوی عذاب کے مستحق ہیں اور انہیناس عذاب سے ڈرایا بھی گیا ہے_
و لئن ا خرنا عنہم العذاب
جملہ (مایحسبہ) (کونسی چیز نزول عذاب سے مانع ہے؟) یہ بتاتاہے کہ یہاں عذاب سے مراد دنیا کا عذاب ہے اوریہ جملہ یہ بھی بتاتاہے کہ گذشتہ کفار کو اس عذاب سے ڈرایا گیاتھا_
2_ خدا کے عذاب اور وعید کا معین وقت تاخیر اور ٹلنے کے قابل ہے_
کلمہ تاخیر "اخرنا" کا مصدر ہے جو کبھی کسی چیزکو بعد والے زمانہ میں قرار دینے کے معنی میں آتاہے اور کبھی ٹالنے اور معینہ مدت سے تاخیر

میں ڈالنے کے معنی میں آتاہے مذکورہ عبارت دوسرے معنی کی بنیاد پر ہے _ اور جملہ " ما یحسبہ" اس معنی کی تایید کرتاہے_
3_ کفار کے عذاب میں تاخیر اور اسکا روکنا تھوڑی مدت کے لیے ہوتاہے _
لئن ا خرنا عنہم العذاب الی امة معدودة
آیت میں لفظ "امة" کے معنی زمانہ اور وقت کے ہیں_
4_گذشتہ کفار، عذاب کی تاخیر سے پیغمبر (ص) کے ڈرانے کو بے بنیاد سمجھتے اور ان کا مذاق اڑاتے تھے_
لئن ا خرنا ... لیقولن مایحسبہ
"جملہ ما کانوا بہ یستہزؤن" قرینہ ہے کہ جملہ "ما یحسبہ" میں استفہام تمسخر اور مذاق اڑانے کے لیے ہے لہذا"لیقولن" سے مراد یہ ہے کہ وہ تمسخر وا ستہزا سے پوچھتے ہیں کہ کس چیز نے آنے والے عذاب کو روك دیا ہے؟
5_ کفار ،عنقریب عذاب الہی میں گرفتار ہوں گے_
الی امة معدودة الا یوم یأتیہم لیس مصروفاً عنہم
(یأتیہم) میں فاعل کی ضمیر عذاب کی طرف لوٹتی ہے_ اور لفظ " یوم " مصروفاً کے لیے ظرف ہے_
6_کفار پر عذاب نازل ہونے کے بعد اٹھایا نہیں جائے گا_
الا یوم یاتیہم لیس مصروفاًعنہم
7_ اللہ کا عذاب کفار کو گھیرلے گا_
الا یوم یاتیہم ... و حاق بہم ما کانوا بہ یستھزون
(حاق بہم) کا جملہ (لیس مصروفا) کے جملے پر عطف ہے اور جملہ "یاتیہم" کے قرینہ کی بنا (حاق) کا لفظ جو فعل ماضی ہے _ مضارع (یحیق) کے معنی میں ہے (یعنی گھیر لے گا) اور (ماکانوا ...) سے مراد عذاب الہی ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

8_ کفا ر،جب عذاب الہی کے روبرو ہونگے تو اس سے اپنے آپ کو نجات نہیں دے سکیں گے _
و حاق بہم ما کانوا بہ یستھزؤن
" لیس مصروفاً عنہم" کا جملہ یہ بتاتاہے کہ کفار سے عذاب کو اٹھایا نہیں جائے گا اور (حاق بہم ...) کا جملہ اس معنی کو بتاتاہے کہ وہ خود بھی اس عذاب سے فرار نہیں کرسکتے ہیں_
9_ پیغمبروں کی طرف سے کیے گئے عذاب کے وعدوں کا کفار ہمیشہ مذاق اڑایا کرتے تھے_
و حاق بہم ما کانوا بہ یستھزء ون

انبیاء :
انبیاء علیہم السلام کا مذاق اڑانے والے 9; پیغمبروں کے عذاب سے ڈرانے کا مذاق9

خدا:
خداوند متعال کا عذاب گھیرلینے والا ہے 7; خداوند متعال کے عذاب 5 ،6; خداوند عالم کے عذاب کے وعدوں کا مذاق 9; خداوند متعال کے وعدہ عذاب میں تاخیر2 ; عذاب الہی میں تأخیر 2
عذاب:
اہل عذاب 1; دنیا کے عذاب سے ڈرانا 1
قرآن:
قرآن مجید کے منکرین 1
قیامت :
قیامت کے منکرین 1
کفار:
کافروں کا عذاب حتمی ہونا 5 ، 8; کافروں کا عذاب 7 ;کافروں کا مذاق اڑانا4 ، 9;کافروں کو دھمکی 1 ; کفار اور حضرت محمد مصطفی (ص) 4 ; کفار عذاب الہی کے وقت 80 ;کفار کا عاجز ہونا 8 ; کفار کی خصوصیات 9; کفار کی فکر4 ; کفار کے عذاب کا ہمیشہ ہونا 6 ; کفار کے عذاب میں تأخیر 3
محمد مصطفی (ص) :
آنحضرت (ص) کا مذاق اڑانے والے 4; آنحضرت(ص) کی دھمکیوں کا مسخرہ کرنے والے4 ; حضرت محمد (ص) کی رسالت کے ;منکر

وَلَئِنْ أَذَقْنَا الإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَؤُوسٌ كَفُورٌ (۹)
اور اگر ہم انسان کو رحمت دے کرچھین لیتے ہیں تو مایوس ہوجاتا ہے اور کفر کرنے لگتا ہے (9)
1_ انسانوں کو نعمتیں عطا کرنا اور ان کا واپس لے لینا یہ خداوند متعال کے ہاتھ اور اختیار میں ہے _
و لئن ا ذقنا الانسن منا رحمة ثم نزعنہا منہ
2 _ انسان جب دنیا کی آسائشےوں اور خدا کی نعمتونکو اپنے ہاتھوں سے گنوا دیتاہے _ تو خداوند متعال کی رحمتوں سے نا امید اور کائنات میں خداوندعالم کی تدبیر کا منکر ہوجاتاہے_
و لئن ا ذقنا الانسان ... انہ لیؤس کفور
ممکن ہے کہ لفظ"کفور" کفر سے نکلا ہو جو انکار کے معنی میں ہے_ اس صورت میں جملہ (انّہ ...کفوراً ...)اس بات کی طرف اشارہ کررہاہے کہ نعمتیں ملنے اور ان کے سلب ہوجانے کے بعدتو انسان یہ خیال کرتاہے کہ عالم کائنات میں جو تغیر و تبدیلی رونما ہوتی ہے وہ خداوند متعال کے ہاتھ میں نہیں ہے بلکہ اس کے اختیار سے

خارج ہے _
3 _ خداوند عالم، انسانوں کو نعمتیں دے کر اور کبھی نعمتوں کو چھین کر ان کا امتحان لیتاہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ليبلوكم ايّكم ا حسن عملاً ... و لئن ا ذقنا الانسن منا رحمة ثم نزّعنہا منہ
4_ خداوند متعال كی نعمتيں ،لوگوں كے ليے اسكی رحمت كا جلوه ہيں_
و لئن اذقنا الانسان منا رحمة
اس آيت ميں (رحمت) كے لفظ سے نعمت كا معنی استخراج كيا گيا ہے_
5_ انسان جن نعمتوں كا حامل ہے ان سے شديد محبت كرتاہے_
ثم نزعنہا منہ
"نزع" كا معنی اكھاڑنا كے ہيں اس لفظ كا سلب نعمت ميں استعمال،اس بات كو سمجھا تاہے كہ انسان دنياوی نعمتوں سے بہت محبت كرتاہے _
6_ انسان اپنی جان و روح كے لحاظ ايك ضعيف اور عاجز مخلوق ہے_
و لئن ا ذقنا الانسان منا رحمة ثم نزعناہا منہ انہ ليئوس كفور
(ا ذقنا) كا لفظ لغوی اعتبار سے (ذوق) سے ہے جو ذائقہ كو سمجھنے كے ليے غذا كے چكھنے كے معنی ميں ہے _قرآن مجيد نے نعمت كی عطا كو غذا كا مزه چكھنے سے تشبيہ دی ہے تا كہ اس نكتہ كی طرف اشاره كرے كہ انسان ،روح و جان كے اعتبار سے ايك ضعيف مخلوق ہے _ اتنا ضعيف ہے كہ دنيا كی معمولی سی نعمت كو جب پالينے كے بعد ہاتھ سے دے بيٹھتاہے تو خود كو سنبھال نہيں سكتا آخر كار كفر اور ناشكری طرف چلا جاتاہے_
7_ انسان كو چاہيے كہ ہميشہ خواه محتاج ہو يا بے نياز خداوند عزوجل كا شكر گزار رہے_
و لئن اذقنا الانسان منا رحمة ... انہ ليئوس كفور
8_ مشكلات ميں گھرنے اور وسائل وامكانات كو ہاتھ سے دے دينے كے بعد بھی انسان ،رحمت الہی كا اميدوار ہونا چاہيئے
ثم نزعنھا منہ انہ ليئوس كفور

امتحان :
امتحان كا آلۃ 3 ; سلب نعمت كے ذريعہ امتحان 3; نعمت دے كر امتحان لينا3
اميد ركھنا :
خداوند متعال كی رحمت پر اميد ركھنا 8 ; پريشانيوں ميں اميد ركھنا 8 ; غربت و تنگدستی ميں اميد ركھنا 8; خداوند متعال سے اميدوار رہنے كی اہميت 9_
انسان:
انسان كا امتحان 3 ; انسان نعمت كے سلب ہونے

كے وقت 2 ; انسان كا اثر قبول كرنا 20 ; انسان كے وظائف7 ; انسان كی صفات 2 ، 5 ، 6 ; انسان كی كمزوری 6 ; انسان كی دلبستگی 5
خدا:
خداوند غزوجل كے اختيارات 1 ; خداوند متعال كی آزمائشے 3 ; خدا كی ربوبيت كا جھٹلانا 2 ; خداوند متعال كی رحمت كی نشانياں 4 ; خداوند متعال كی نعمتيں 4
شكر:
بے نيازی ميں شكر 7; ;دائمی شكر 7; شكر كرنے كي
اہميت 7 ;غربت و تنگدستی ميں شكر 7
لو لگانا :
دنياوی آسائشےوں سے دل لگانا5 ; نعمت الہی سے دل لگانا5
نعمت:
نعمت كا سبب 1;نعمت كے چھن جانے كا سبب 1
نااميدي:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خداوند متعال کی رحمت سے ناامیدی 2;نااُمیدی کے اسباب 2

وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاء بَعْدَ ضَرَّاء مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّي إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ (١٠)
اور اگر تکلیف پہنچنے کے بعد نعمت اور آرام کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو کہتا ہے کہ اب تو ہماری ساری برائیاں چلی گئیں اور وہ خوش ہوکر اکڑنے لگتا ہے (10)

1_ خداوند متعال ، انسانوں کو دنیا کی نعمتیں عطا کرنے والا ہے _
و لئن ا ذقنہ نعمائ
(نعما) نعمت کے معنی میں ہے _ اس لفظ کو اسوجہ سے یہاں لایا گیا ہے کیونکہ لفظ (ضرائ) کے ہم وزن ہے _
2 _ انسان جب عیش و آرام کے عالم میں ہوتاہے تو اپنے کو سختیوں اور پریشانیوں سے محفوظ سمجھتاہے_
و لئن ا ذقنہ نعماء بعد ضرّاء مستہ لیقولنّ ذہب السیئات عني
(لئن ا ذقنہ) کا جملہ مشکلات کے برطرف ہونے پر دلالت کرتاہے اس بناء پر جملہ "ذہب

السیئات عني" (رنج و الم مجھ سے دور ہوگئے) جن کے کہنے اور اس پر اعتقاد رکھنے کی وجہ سے انسان کی مذمت کی گئي ہے کا مفہوم کچھ اور ہے اور وہ یہ ہے کہ مشکلات و پریشانیوں میں دوبارہ گرفتار نہ ہونے کا خیال ہے_
3 _ انسان مشکلات کے برطرف ہونے کے بعد اور دنیاوی نعمتوں کے ملنے پر بہت ہی خوشی کا اظہار کرتاہے جس سے وہ تکبر اور فخر کرنے لگتاہے _
و لئن اذقنہ نعماء بعد ضرّاء مستہ لیقولن ذہب السیئات عني
جملہ " انہ لفرح فخور " جملہ مستا نفہ ہے_ یہ اس معنی کو منعکس کرتاہے_ جو (لیقولنَّ ...) کے جملے سے حاصل ہوتاہے _ یعنی انسان خیال کرتاہے کہ وہ مشکلات میں دوبارہ مبتلا نہیں ہو گا _ لہذاوہ بہت ہی خوشحال اور فخر کرنے لگتاہے_
4 _عیش و آرام پانے کے بعد غرور ، تکبر، زیادہ خوش ہونا برے صفات میں سے اور اس کی مذمت کی گئي ہے_
و لئن اذقنہ نعماء بعد ضرّاء مستہ لیقولن ذہب السیئات عني
بعد کی آیت (الا الذین ...)اس معنی کو سمجھا رہی ہے کہ قرآن کا مقصد ،انسان کی اس صفت کو بیان کرنے کا فقط خبر دینا نہیں ہے بلکہ در حقیقت اس انسان کی مذمت کرنامقصود ہے جس میں یہ صفت پائي جاتی ہو_
5 _ انسان کی زندگی میں کبھی مشکلات و پریشانیاں اور کبھی آرام و آسائشے ہے _
و لطن اذقنہ ، نعماً بعد فتراء ستہ
" ضرائ" مشکل اور دکھ کے معنی میں ہے اور مشکلات و پریشانیوں میں گرفتارہونے والے کے لیے لفظ (مس) کو استعمال کیا گیا ہے _ اس سے یہ اشارہ ملتاہے کہ معمولاً مشکلات و پریشانیاں ہمیشہ نہیں رہتی اور نعمتوں کے عطا کو چھکنے سے تعبیر کیا گیا ہے اس سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ دنیاوی نعمتیں جلدی ختم ہونے والی ہیں _
6_ انسان کے روحی اورنفسیاتی جسمانی حالات (ناامید ہونا ، بہت زیادہ خوشحال ہونا ، تکبر) و غیرہ تھوڑی سی ہی پریشانی اور آسائشے سے تبدیل ہوجاتے ہیں_
و لئن ا ذقنا الانسن ... انّہ لیئوس کفور و لئن ا ذقنہ نعما ... انہ لفرح فخور

آسائش :
آسائش ہمیشہ کے لیے نہیں 5
اخلاق :
اخلاقی برائیاں4
انسان:
انسان آسائشے کے وقت 2 ; انسان خوش گذرانی کے وقت 2 ; انسان کا اثر قبول کرنا 6 انسان کا تکبر 6 ; انسان کے حالات 3، 2

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پریشانی :

پریشانی کے دور ہونے کے آثار 3 ; پریشانیوں سے اپنے کو محفوظ خیال کرنا 2 ; مشکلات اور پریشانیوں کا ناپائیدار ہون

تکبر:

تکبر کی مذمت 4 ; تکبر کے اسباب 3

خدا :

خداوند متعال کی بخشش 1 ; خداوند متعال کی نعمتیں 1

خوشي:

خوشی میں افراط; خوشی میں افراط کی مدمت 4;

رفاه:

رفاہ کے آثار 3; رفاہ کی ناپائیداري

فخر و مباہات :

فخر کرنے کی مذمت 4 ; فخر کرنے کے اسباب 3

مادی سہولیات:

مادی سہولیات کا سرچشمہ

نعمت :

نعمت کا سبب 1

إِلاَّ الَّذِينَ صَبَرُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ أُوْلَـئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ (١١)

علاوہ ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور انھوں نے نیك اعمال کئے ہیں کہ انکے لئے مغفرت ہے اور بہت بڑا اجر بھی ہے (11)

1_ صابرین اور اعمال صالح بجالانے والے نعمتونکے چھن جانے اور تنگدستی میں مبتلاء ہوجانے کے بعد رحمت خدا سے مایوس ہوتے ہیں اور نہ اس کی تدبیر کا انکار کرتے ہیں _

انہ لیؤس کفور ... الا الذین صبروا و عملوا لصلحات

2 _ صابر لوگ ہمیشہ نیك اعمال کرنے والے ، اور ہر حال میں خداوند متعال کو فراموش نہ کرنے والے اور شکر گزار ہیں _

لئن ا ذقنا الانسان منا رحمة ... انہ لیئوس کفور الا الذین صبروا ...

مذکورہ مطلب اس احتمال کی بناء پر ہے کہ کفور اس کفران سے ہے جو ناشکر ے کے معنی میں ہے _

3_ صابرین جو نیك اعمال انجام دینے والے ہیں دنیاوی نعمتوں اور عیش و آرام پاجانے کے بعد بھی تکبر اور غرور کرتے ہیں اور نہ خوشحال ہوتے ہیں_

انہ لفرح فخور ، الا الذین صبروا و عملو ا الصلحات

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

4 _ مشکلات اورپریشانیوں میں صبر و شکیبائي کی ضرورت ہے اسی طرح کبھی عیش و آرام میں بھی ہے_
لئن ا ذقنا الانسان منا رحمة ... الا الذین صبروا ...
5_ جس طرح عیش و آرام میں نیك کاموں کو انجام دینے کی ضرورت ہے _ اسی طرح مشکلات و پریشانیوں اور رنج و الم میں گرفتار ہوجانے کے بعدبھی _
لئن اذقنا الانسان منا رحمة ثم نزعنها منہ انہ لیؤس کفور ... الا الذین صبروا و عملوا الصالحات
6_ اچھے کاموں کو بجالانا اور صبر کرنا انسان کی روح کو تقویت بخشتاہے اور روحی و نفسیاتی لغزشوں سے نجات دیتاہے _
انہ لیئوس کفور ... انہ لفرح فخور ، الا الذین صبروا و عملوا لاصالحات
آیت 9 ، 10 میں ارشاد ہوتاہے کہ انسان تھوڑی سی آسائشے اور سختی میں لڑکھڑا جاتاہے_ اور خود کو کھو دیتاہے
مذکورہ آیت میں اس خصلت سے ان کو استثناء کیا گیا ہے جولوگ صبر کرتے ہیں اور اچھے کام بجا لاتے ہیں _
7_ خداوند متعال کی آزمائشے میں کامیابی ، نیك کاموں کو انجام دینے اور صبر کرنے میں ہے _
لیبلوکم اتکم احسن عملاً ... لئن ا ذقنا الانسان الا الذین صبروا و عملو الصالحات
8_ صبر پیشہ ہونا بھی نیك کاموں کے سبب ہے _
الا الذین صبروا و عملوا الصالحات
9_ صابر لوگ جو نیك اعمال کرتے ہیں وہ خداوند متعال کی مغفرت سے بہرہ مند ہوتے ہیں _ اور ان کے گناہ بخشے جاتے ہیں _
اولئك لہم مغفرة
10_ وہ لوگ جو صبر کرتے ہیں اور نیك اعمال انجام دیتے ہیں بڑے اجر الہی (جنت) کے مستحق ہیں_
اولئك لہم مغفرة و ا جر کبیر
11 _ بڑا اجر الہی (جنّت) گناہوں کی بخشش کے سبب سے حاصل ہوتاہے_
اولئك لهم مغفرة و اجر کبیر
لفظ"مغفرت" کو"ا جرکبیر" پر مقدم کرنے کا مقصد یہ ہوسکتاہے کہ عظیم اجر خداوندی کا حصول

38

اورجنت میں داخل ہونا گناہوں کی بخشش کے مرہون منت ہے _

آسائش :
آسائش میں صبر کی اہمیت 4
اجر :
آخرت کا اجر 11 ; اجر کے مرتبے 10 ، 11 ; اجر کے اسباب 11
استقامت :
استقامت کے اسباب 6
اطمینان :
اطمینان کے عوامل 6
امتحان :
امتحان میں کامیابی کے عوامل 7
اہل ذکر :
بخشش:
بخشش کے آثار 11 ; بخشش کے مستحقین 9
پریشانی :
پریشانی سے نجات کے اسباب 6
جنّت :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اجر جنت : 10؛ اجر جنت کے اسباب 11؛ اہل بہشت : 10
خدا:
خداوند متعال کے امتحان 7 ; خداوند متعال کے اجر 10 ، 11
سہولتیں :
سہولتوں میں صبر کی اہمیت 4
شکر کرنے والے : 2
صالحین :
صالحین کی بخشش 9 ; صالحین کا ایمان 1 ; صالحین کا اجر اخروی 10 ; صالحین ہمیشہ ذکر الہی میں 2 ; صالحین ہمیشہ شکر گزاری میں 2
صبر:
صبر کے آثار 6،7 ; صبر کے اثرا نداز ہونے کا سبب 8
نیك اعمال :
نیك عمل کرنے والے دنیا کی نعمتوں میں 5 ; نیك عمل کرنےوالے سہولت میں 5 ; نیك عمل کرنے والے مشکل میں 5; نیك اعمال کے آثار 6 ، 7 ; نیك عمل کی اہمیت 5 ;
صبر کرنے والے :

صابرین آسائشے کے وقت 3 ;صابرین اور اظہار فکر ;صابرین اور تکبر ; صابرین اور خوشی 3 ; صابرین اور غربت1; صابرین سہولت کے وقت 3 ;صابرین کی خصوصیات 1 ، 2 ،3; صابرین نعمت کے چلے جانے پر 1 ; صبر کرنے والوں کی بخشش 9 ; صبر کرنے والے ہمیشہ شکر الہی میں 2 ; صبر کرنے والے ہمیشہ ذکر الہی میں 2
فکری تقویت:
فکریتقویت کے اسبا ب6
مشکل :
مشکل میں صبر کی اہمیت 4

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَى إِلَيْكَ وَضَآئِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَن يَقُولُواْ لَوْلاَ أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنزٌ أَوْ جَاء مَعَهُ مَلَكٌ إِنَّمَا أَنتَ نَذِيرٌ وَاللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ (۱۲)
پس کیا تم ہماری وحی کے بعض حصوں کو اس لئے ترك کرنے والے ہو یا اس سے تمہارا سینہ اس لئے تنگ ہوا ہے کہ یہ لوگ کہیں گے کہ ان کے اوپر خزانہ کیوں نہیں نازل ہوایا ان کے ساتھ ملك کیوں نہیں آیا _ تو آپ صرف عذاب الہی سے ڈرانے والے ہیں اور اللہ ہر شے کا نگراں اور ذمہ دار ہے(12)

1 _ قیامت کے ذکر کے سبب مشرکین جناب رسول خدا(ص) کی تکذیب کرتے تھے اور اپنے غیر معقول مشورہ سے پیغمبر کو بعض آیات کے ترك کرنے اور ابلاغنہ کرنے کے خطراتمیں ڈال دیتے تھے_
فلعلك تارك بعض ما یوحی الیك و ضائق بہ صدرك ان یقولوا لو لا انزل علیہ کنز
یہ بات واضح ہے کہ وہ خوف و شك جو لفظ (لعلّ) سے ظاہر ہورہاہے _وہ متکلم (خداوند) نہیں

ہے _ بلکہ وہ مخاطب (جناب رسالت مآب) کے شك و تردید کو بیان کرتاہے _ یا اس خاص مورد کی طرف اشارہ ہے کہ جہاں ہو انسان بعض آیات کے ترك کرنے کو بعید نہیں سمجھتا لہذا " لعلك تارك ..." اس معنی کو سمجھا رہاہے کہ پیغمبر خدا(ص) کچھ ایسے ہی حادث سے دوچار تھے کہ جس میں یہ احتمال اور خوف تھا کہ جہاں پیغمبر بعض آیات کے ابلاغ میں شك و تردید میں پڑجائیں اور عارضی طورسے مصلحت یہ سمجھیں کہ ان آیات کو نہیں ہوتی کہ کچھ آیات کو ابلاغ نہ کرے (لعلك تارك ...) یہ بتاتاہے کہ پیغمبر اس وقت تك ابلاغ نہ کریں جب تك حالات سازگار نہ ہو جائیں جملہ (ا ن یقولوا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

...) میں لام تاكيد اور لا نافيہ مقدر ہيں_ يعنى اصل ميں (لان لا يقولوا ...) ہے_ يہ جملہ ان اسباب كى طرف اشارہ كرتاہے جو خوف و خطر كا سبب بنے ہيں_لعلك تارك كو ساتويں آيت پر تفريع كرنا اس بات كو سمجھاتاہے كہ قيامت كا جھٹلانا بھى ان خوف و خطر كے اسباب كو مہيا كرنے ميں موثر ہو_

2_ پيغمبر اسلام كى يہ ذمہ دارى تھى _ كہ جن احكام اور معارف الہى كى خداوند متعال كى طرف سے وحى كى گئي ہے_ ان كو لوگوں تك پہنچائے _ اگر چہ بعض احكام كے بيان سے لوگوں كى مخالفت اور محاذ آرائي كا سامنا بھى كيوں نہ كرنا پڑے _

ان ہذا الا سحر مبين ... فعلك تارك بعض ما يوحى اليك

3_ قرآن مجيد كى كچھ آيات كے ابلاغ كو ترك كرنے كا خيال پيغمبر اسلام (ص) كے ليے اور پريشانى اور غم كا سبب بنتا تھا_

فعلك تارك بعض ما يوحى اليك و ضائق بہ صدرك

مذكورہ معنى اسوقت ليا جاسكتاہے_ كہ جب جملہ (وضائق بہ صدرك) كو حاليہ قرار ديں _ اور(بہ) ميں ضمير كا مرجع (ترك ابلاغ) ہو جو جملہ (لعلّك تارك ...) سے حاصل ہوتاہے _ اور اس كى طرف اس ضمير كو لوٹا يا گيا ہے _ يعنى اگر اس طر ح كے حالات پيدا ہوجائيں كہ (اے رسول (ص)) تم كچھ آيات الہى كو ابلاغ كرنے ميں شك و ترديد ميں پڑجاو اور اس ترك ابلاغ كے خيار كو ذہن ميں دھراتے رہو تو يہ خيال آپ ہى كو پريشان ميں ڈال دے گا_

4 _ مبلغ دين كى ذمہ دارى ہے كہ تمام قوانين اسلام اور معارف دين لوگوں كے ليے بيان كريں اور ان ميں سے كچھ بھى پنہان نہ كريں_

فلعلّك تارك بعض ما يوحى اليك

5 _ بعض معارف اسلام اور احكام دين سے لوگوں كا وحشت زدہ اور اپنى قبول كرنے كے مواقع كا فراہم نہ ہونا يہ ديل نہيں بنتا كہ ان كا تبليغ نہ كى جائے_

ان ہذا الا سحر مبين ... فعلك تارك بعض ما يوحى اليك

6_ قرآنى آيات وہ حقائق ہيں جو وحى كے ذريعہ پيغمبر(ص) پر

41

نازل ہوتى تھيں_

فلعلك تارك بعض ما يوحى اليك

7_ مشركين كے ليے پيغمبر اسلام (ص) كى رسالت كے برحق ہونے كى دليل يہ تھى _ كہ معجزہ كے طور پر(خداوند متعال كى طرف سے) كوئي خزانہ اور مال كثير ان پرنازل ہو_

ان يقولوا لو لا انزل عليہ كنزٌ

8_ مشركين كاآنحضرت كے برحق ہونے پر اطمينان حاصل كرنے كے ليے يہ مطالبہ تھا كہ پيغمبر اسلام كے ساتھ فرشتہ نازل ہو جو ہميشہ ان كے ساتھ رہے_

ان يقولوا لو لا ... جاء معہ ملك

9_ مشركين كے بے جا مطالبات اور معجزات دكھانے كى خواہشات آنحضرت (ص) كى پريشانى و غم كا سبب بنتى تھيں_

و ضائق بہ صدرك ان يقولوا لو لا ا نزل عليہ كنز ا و جاء معہ ملك

مذكورہ مطلب اس صورت ميں آيت سے حاصل كيا جاسكتاہے جب (بہ) كى ضمير (ا ن يقولوا ...) كى طرف پلٹے ، دوسرے الفاظ ميں (ان يقولوا ...) كا جملہ ضمير (بہ) كا بدل ہو _ يعنى اس طرح جملہ ہوگا "و ضائق صدرك بان يقولوا ..."

10_ پيغمبر اسلام (ص) كى ذمہ دارى يہ ہے كہ احكام الہى اور معارف دين كو لوگوں تك پہنچائے اور ان كو (عذاب الہى) سے ڈرائے نہ يہ كہ ان كى بے تكى خواہشات كو پورا كرے _

انما انت نذير

11_ پيغمبر اسلام (ص) تبليغ اور خوف خدا دلانے كے بعد لوگوں كے اعمال اور انكے كفر كے ذمہ دار نہيں ہيں_

انما ا نت نذير

جملہ (انّما ا نت نذير) ميں جو لفظ انما سے حصر كيا گيا ہے_يہ حصر اضافى ہے _ پيغمبر اسلام (ص) كى ذمہ دارى كو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بتاتاہے _
12_ خداوند متعال تمام چیزوں کا نگہبان اور مدبر ہے_
واللہ علی کل شيء وكيل
(وکیل) اسکو کہتے ہیں جو دوسرونکے کام کو اپنے ذمہ لیے ہوئے ہو _ اور چونکہ آیت کریمہ میں لفظ(علی) کے ذریعے سے متعدی ہواہے_ اس وجہ سے حفاظت اور نگہبانی کا معنی اس میں مضمر ہے _ اسی وجہ سے جملہ (واللہ علي ...) کا اشارہ اس معنی کی طرف ہے _ کہ خداوند متعال لوگوں کے تمام امور میں ان کا حافظ اور نگہبان ہے_
13 _ معجزہ دکھانا اور لوگوں کے مطالبات اور ان کے تقاضوں کو پورا کرنا خداوند عالم کے اختیار میں ہے نہ کے پیغمبر اکرم(ص) کے ہاتھ میں ہے_
انّما ا نت نذير واللہ علی کل شيء وكيل

اسلام :
صدر اسلام کی تاریخ 9
اسماء و صفات :
وکیل 12
امور:
مدبر الامور12
ایمان :
حضرت محمد مصطفی پر ایمان 7
تبلیغ :
تبلیغ نقض کی پہچان 4 ، 5 ; تبلیغ اور لوگوں کا خوف 5; تبلیغ کے شرائط 4 ، 5
خدا:
افعال خداوند 12 ; خداوند متعال کا پالنے والا ہونا 12 ; خداوند متعال کی شان و شوکت 13 ; خداوند متعال کا محافظ ہونا 12
دین :
تبلیغ دین کی اہمیت 12 ; دین کی تبلیغ 4 ، 5 ،10
قرآن :
قرآن مجید کا وحی ہونا 6
مبلغین :
مبلغین کا فریضہ 4
محمد مصطفی (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم):
رسالت مآب (ص) کا ڈرانا 10 ، رسالت مآب کی تبلیغ 10 ; رسالت مآب کے غم زدہ ہونے کے اسباب 3 ، 9 ، رسالت مآب (ص) کا دائرہ اختیار 13 ; رسالت مآب کی ذمہ داری کا دائرہ 11 ; رسالت مآب اور وحی کا پہنچانا 1 ، 2 8 3 ; رسالت مآب (ص) کی ذمہ داریاں 2 ، 10 ، رسالت مآب پر خزانے کا نازل ہونا 7 ; رسالت مآب پر وحی ننازل ہونا6
مشرکین :
مشرکین کی بے تکی خواہشات 1 ، 8 ، 9 ; مشرکین اور قیامت کا جھٹلانا 1 ; مشرکین اور رسالت مآب(ص) 1 ، 7 ، 8 ،9 ; مشرکین اور معجزہ 7 ; مشرکین کا خواہشات معجزہ 7 ، 9
معجزہ :
خواہشاتی معجزہ 8 ، 13 ; معجزے کا سبب 13
ملائکہ :
ملائکہ کے نازل ہونے کی درخواست 8

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُواْ بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُواْ مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (١٣)
کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ قرآن بند ے نے گڑھ لیا ہے تو کہہ دیجئے کہ اس کے جیسے دس سورہ گڑھ کر تم بھی لے آئو اور اللہ کے علاوہ جس کو چاہو اپنی مدد کے لئے بلالواگر تم اپنی بات میں سچے ہو(13)

1_بعثت کے زمانے کے مشرکین قرآن مجید کو بنایا ہوا جھوٹ اور پیغمبر اسلام (ص) کی اپنی گھڑی ہوئي بات سمجھتے تھے_
ام یقولون ا فترىہ
(ا فترائ) جھوٹ گھڑنے کے معنی میں ہے_ اسکے فاعل کی ضمیر پیغمبر اسلام (ص) کی طرف لوٹتی ہے_
2 _ قرآن مجید نے مشرکین کو چیلخ کرتے ہوئے ان سے قرآن جیسے دس سورہ لانے کا مطالبہ کیا اور اپنی مقابلہ کی دعوت دی _
ام یقولون افترى ہ قل فاتوا بعشر سور مثلہ
3_ پروردگار عالم نے انسان کے لیے قرآن مجید جیسے سورہ لانے کے لیے کوئي قید و شرط بن لگائي ہے_
فاتوا بعشر سور مثلہ مفترى ت و ادعوا من استعطم
جملہ (من استطعتم ...) میں لفظ "من "تمام جن و انس عرب و عجم کو شامل ہے _ اور اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن کی مثل لانے ہیں کسی محدودیت کو تصور نہیں کیا گیا _
4 _ خداوند متعال نے (قرآن کی مثل لانے میں) انسانوں کے یہ شرط نہیں لگائي کہ ان مطالب کو ان سورتوں میں لایا جاتے _ جو حقائق اور واقعیت پر مبنی ہوں_
فاتوا بعشر سور مثلہ مفترى ت ...
آیت میں " عشر سورة کی صفت مفتریات (گڑھی ہوئي باتیں) لانے کا مقصد یہ تھا_ کہ قرآن کے مقابلے میں جو آیات تم لاؤگے _ اس کے لیے ضروری نہیں ہے _ کہ ان کے مطالب حقائق اور

واقعیت پر مبنی ہوں _ بلکہ فصاحت و بلاغت اور کلام کی ترتیب میں ہم مثل ہوں _ تو بھی کافی ہے_
5_مشرکین کو قرآن مجید جیسے سورہ بنانے میں ہر ایك سے مدد طلب کرنے کی اجازت دی گئي تھی _
و ادعوا من استطعتم
6 _ خداوند متعال نے پیغمبر اسلام(ص) کو مشرکین کے خلاف استدلال کرنا اور ان کے نامناسب دعوؤں کا جواب تعلیم فرمایا _
ام یقولون افترى ہ قل فاتوا ...
مذکورہ معنی کو لفظ (قُل) سے استفادہ کیا گیا ہے_ جو پیغمبر سے خطاب ہے_
7_ قرآن کی مثل لانا بھی صرف خدا کے اختیار میں ہے_
وادعوا من استطعتم من دون اللہ
" من دون اللہ " کے جملے کا معنی یہ نہیں کہ خداوند متعال سے مدد طلب نہ کرو بلکہ وہ "من استطعتم" سے عموم کی تاکید سے ساتھ اس حقیقت کو بیان کررہاہے کہ قرآن جیسالانا صرف خدا کے اختیار میں ہے _
8_ رسالت مآب کے زمانے میں ہی قرآن مجید کو "سورة" کے نام سے مختلف حصوں میں تقسیم کردیا گیا تھا_
فاتوا بعشر سو مثل
9_مدعا کا سچ او ر صحیح ثابت کرنا دلیل و برہان کا محتاج ہے_
قل فاتوا بعشر سور مثلہ ... ان کنتم صادقین
" فاتوا بعشر سور" حقیقت میں " ان کنتم ..." کا جواب شرط ہے معنی یہ ہے _ اگر تم اپنے دعوى میں سچے ہو تو اسی کی مثل دس سورتوں کو لاکر دکھاو_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ادعا:

دعوی میں دلیل کی اہمیت 9 ; دعوی کو ثابت کرنے کے شرائط 9

اعداد:

دس کا عدد2

خدا:

خداوند متعال کی خصوصیات 7; خداوند متعال کی تعلیمات 6

قرآن :

تاریخ قرآن مجید 8 ; قرآن مجید کا چیلنج 2 ;قرآن مجید کا عمومی چیلنج 3، 4 ، 5 ; قرآن مجید کی سورہ بندی 8 ; قرآن مجید کا صدر اسلام میں ہونا8 ; قرآن مجید اور مشرکین 2 ; قرآن مجید کی مثل لانا 2 ، 3 ، 4 ، 5، 7

محمد (ص) :

حضرت محمد مصطفی (ع) کا دلیل لانا 6 ; رسالت مآب پر بہتان 1 ; رسالت مآب اور مشرکین 6 ; حضرت

مشرکین :

مشرکین کے بے جادعوے 6 ; صدر اسلام میں مشرکین کی بہتان بازی 1 ; صدر اسلام کے مشرکین اور قرآن 1; مشرکین اور قرآن 5

فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُواْ لَكُمْ فَاعْلَمُواْ أَنَّمَا أُنزِلِ بِعِلْمِ اللّهِ وَأَن لاَّ إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ (١٤)

پھر اگر یہ آپ کی بات قبول نہ کریں تو تم سب سمجھ لو کہ جو کچھ نازل کیا گیا ہے سب خدا کے علم سے ہے اور اس کے علاوہ کوئي خدا نہیں ہے تو کیا اب تم اسلام لانے والے ہو(14)

1_ تمام انسان اور ان کے جھوٹے خدا قرآن مجید کی مثل دس سورہ لانے سے عاجز ہیں_

قل فاتوا بعشر سور مثلہ ... فالم یستجیوا لکم

" فہل انتم مسلمون" کے قرینہ کی وجہ سے لکم اور اعلموا کے مخاطب مشرکین ہیں_ اس بناپر (یستجیبوا ...) کے فاعل کی ضمیر (من استطعتم) کی طرف لوٹتی ہے _ اس سے یہ معنی حاصل ہوگا _ کہ اے رسول (ص) مشرکین سے کہہ دو کہ اگر کوئي حتی تمہارے معبود بھی اپنی ناتوانی کی وجہ سے قرآن کے مثل لانے کے تمہارے تقاضے کو پورا نہیں کرسکے تو ...

2 _ قرآن خداوند متعال کی طرف سے کتاب ہے اور اس کے علم کا ایك جلوہ ہے_

فاعلموا انّما انزل بعلم الله

3 _قرآن کا مثل لانے ہیں ہیں مشرکین کا عاجز اور ناتوان ہوجانا واضح اور روشن دلیل ہے کہ قرآن خداوند متعال کی طرف سے ہے _ اور اس کا سرچشمہ علم خداوند ی ہے _

فالّم یستجیبوا لکم فاعلموا ا نما انزل بعلم الله ...

4_ قرآن کے لیے علم الہی کا سرچشمہ ہونا دلیل ہے کہ غیر خدا اس کے مثل لانے سے عاجز ہے_

فان لم یستجیبوا لکم فاعلموا انما انزل بعلم الله

(فالم یستجیوا لکم فاعلموا ...) کا جملہ جہاں علت اثباتی یعنی (قرآن کا خدا کی طرف سے ہونے پر دلیل قائم کرنا) کو بیان کررہاہے وہاں علت ثبوتی (یعنی بشر،قرں کی مثل لانے سے عاجزی کے راز و سبب) کی بھی حقانیت کررہاہے_

5 _ خداوند متعال کے سواء کوئي معبود یکتا نہیں ہے _

فاعلموا ... ا ن لا الہ الا ہو

6_ قرآن کی مثل لانے پر عاجز ہونا یہ دلیل ہے کہ خدائے لایزا ل یکتاہے _ اور کوئي معبود سوائے اس کے لائق عبادت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نہيں ہے _
فالم يستجيبوا لكم فاعلموا ... ا ن لا الہ الا ہو
(ان لا الہ الا ہو) كا جملہ خداوند ذو الجلال كى وحدانيت كو بتانے كے ساتھ ساتھ توحيد عبادى كى ضرورت كو بتاتاہے_ اور "انما انزل ..." پر عطف ہے لہذا يہ "فان لم يستجيبوا" كے ليے جزائے شرط ہوگا اور يہ اس بات كى طرف اشارہ كرتاہے كہ قرآن كى مثل لانے پر بشر عاجز ہے _ يہ دليل ہے كہ خداوند متعال وحدہ لا شريك ہے _
7_ قرآن معجزہ اور رسالت ماب (ص) كى حقانيت پر دليل ہے _
ام يقولون افترىہ ... فالم يستجيبوا لكم فاعلموا انّما انزل بعلم الله
8_خداوند متعال كے سامنے سر تسليم خم ہونا اسلام و توحيد الہى اور قرآن كا خداوند كى طرف سے ہونااس پر اعتقاد ركھنا ضرورى ہے_
فالّم يستجيبوا لكم ... فہل ا نتم مسلمون
جملہ "فهل ا نتم ..." ميں استفہام امر اور رغبت دلانے كے ليے بيان كيا گيا ہے يعنى فاسلموا ..._
يعنى فاسلموا ...
9_تمام مخلوق كا قرآن كى مثل لانے پر عاجز ہونا يہ دليل ہے _ كہ اسلام كو قبول كريں اور خداوند متعال كے سامنے سر تسليم خم ہوجائيں_
فالّم يستجيبوا لكم ... فہل ا نتم مسلمون ...
مذكورہ معنى اس حرف (فائ) سے ليا گيا ہے _ جس نے جملہ " ہل انتم ..." كو جملہ " فالّم يستجيبوا" پر تفريع كيا ہے_
10_ خداوند متعال نے مشركين كو قرآن كے خدا كى طرف سے نازل ہونے پر توجہ دلاكر اسلام اور قرآن مجيد پر ايمان لانے كى دعوت دى _
فالّم يستجيبوا لكم فاعلموا ... فہل ا نتم مسلمون

اسلام :
اسلام كے قبول كرنے كى اہميت 8; اسلام كى دعوت 10 ; قبول اسلام كے دلائل 9
اعداد:
دس كا عدد 1
انسان :
انسانوں كا عاجز ہونا 1 ، 6 ، 9
ايمان :
اسلام پر ايمان 10 ; قرآن پر ايمان 10
تسليم :
خداوند متعال كو تسليم كرنے كى اہميت 8 ; خداوند متعال كو تسليم كرنے كے دلائل 9
توحيد :
توحيد كو قبول كرنے كى اہميت 8 ; توحيد عبادى 5 ; توحيد عبادى كى علامتيں6
جھوٹے خدا:
جھوٹے خداؤں كا عاجز ہونا1
خدا:
خداوند متعال كى خصوصيات 5 ; خداوند متعال كا متوجہ كرنا10 ; علم الہى كى نشانياں 2 ، 3 ، 4
قرآن مجيد :
قرآن مجيد كے بے مثل و مثال ہونے كے آثار 6 ، 9 قرآن مجيد كے وحى خدا ہونے كے آثار 10 ، قرآن كا اعجاز 1 ; قرآن مجيد كا بے مثل ہونا1، 3 ، قرآن مجيد كے بے مثال ہونے پر دلائل 4 ; قرآن مجيد كا وحى ہونے پر دلائل 3 ; 4 قرآن مجيد كا معجزہ ہونا 7 ; قرآن مجيد كا سرچشمہ 3 ،4 ; قرآن مجيد كا وحى ہونا 2 ، 8; قرآن مجيد كى خصوصيات 2 ; قرآن مجيد

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کے لیے ہم مثل بنانا 1
محمد(ص) :
محمد مصطفی (ص) کی حقانیت پر دلائل 7 ; حضرت محمد (ص) کا معجزہ 7
مشرکین:
مشرکین کو دعوت دینا 10 ; مشرکین اور قرآن مجید 10
نظریہ کائنات:
کائنات کے بارے میں توحیدی نظریہ

48

مَن كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لاَ يُبْخَسُونَ (١٥)
جو شخص زندگانی دنیا اور اس کی زینت ہی چاہتا ہے ہم اسکے اعمال کا پورا پورا حساب یہیں کردیتے ہیں اور کسی طرح کی کمی نہیں کرتے ہیں(15)

1 _ دنیا کی نعمتیں اور اس کی زینت کو حاصل کرنے کیلئے کوشش کرنا اسی دنیا میں نتیجہ بخش ہے اور اس کا فائدہ بغیر کسی کمی کے انسان کو پہنچتاہے_
من کان یرید الحیاۃ الدنیا و زینتہا نؤف الیہم اعمالہم فیہا و ہم فیہا لا یبخسون
توفیة (نوف) کا مصدر ہے _جو مکمل طور سے ادا کرنے کے معنی میں ہے _ (اعمال) سے مراد اعمال کا نتیجہ اور اسکا ثمرہ ہے_(بخس) نقص کے معنی میں ہے -(لا یبخسون) کا معنی یہ ہے کہ اس کے حق کی ادائیگی میں کوئي کمی واقع نہ ہوگی_
2_ دنیاوی نعمتوں کے حصول کے لیے ضروری نہیں ہے_ کہ انسان خداوند متعال کی نسبت صحیح عقیدہ رکھتا ہو اور دین حق کو صحیح طریقے پر قبول کرتاہو_
من یرید الحیوۃ الدنیا و زینتہا نوف الیہم اعمالہم
گذشتہ آیت اور بعد کی آیت سے یہی معلوم ہوتاہے کہ (من کان ...) کا مصداق کفار اور مشرکین ہیں _
3_ دنیاوی نعمتوں کا حصول انسان کی اپنی کوششوں پرمنحصر ہے_ نہ وہ امیدیں جو وہ امیدیں نہ زن امیدوں پر جو وہ اپنے دل میں لیے ہوئے ہیں_
من کان یرید ... نوفّ الیہم ا عمالہم
قرآن نے یہ نہیں کہا (کہ ہر کوئي جو دنیا کی تمنا رکھتاہے _ اسکو ہم عطا کریں گے) بلکہ لفظ (اعمالہم) صراحت سے یہ بتاتاہے کہ خداوند دنیا کے طالب کو اسکی اپنی کوشش کا ثمرہ عطا کرتاہے_ اس سے معلوم ہوتاہے کہ دنیا کے حصول کے لیے جو چیز کار ساز ہے وہ اس کی اپنی کوشش ہے_
4 _ کائنات پر خداوند متعال کی حاکمیت اور اسکے عوامل

49
اور اسباب _
نوفّ الیہم اعمالہم فیہ
یہ واضح بات ہے کہ دنیا کے مادی اسباب انسان کی کوشش کو ثمر آور کرنے میں مؤثر ہوتے ہیں _ لیکن خداوند متعال اس آیت (نوف الیہم اعمالہم) کہ ان کی کوشش کا ثمرہ ان کو دوں گا_ اور ثمرہ دینے کی نسبت اپنی طرف دینا یہ دلیل ہے کہ کائنات پراسکی حاکمیت ہے_
5 _ حق داروں کو ان کا حق عدل الہی کے مطابق دیا جائیگا_
نوف الیہم اعمالہم و ہم فیہا لاییخسون
6_ کوششوں کا نتیجہ اور ثمرہ انسان کے اعمال کا پرتو ہے_
نوف الیہم ا عمالہم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(اعمال) كے لفظ كا ذكر كرنا اور اس سے نتيجے اور ثمره كا اراده كرنا_ يہ در حقيقت وہى عمل و كوشش ہے _ جو خود انسان بجالاتاہے_

7_ انسانوں كى كوشش كو ثمر آور كرنا _ يہ سنت الہى ميں سے ہے _

نوفّ اليہم اعمالہم فيہا و ہم فيہا لا يبخسون

8_ بعثت كے زمانے كے مشركين اپنى دنيا پرستى اور اسكى ظاہرى رونق كے سبب قرآن پر ايمان نہيں لائے اور اسكو پيغمبر اسلام كى طرف سے گھڑا ہوا كلام سمجھا_

ام يقولون افتريہ _ من كا ن يديد الحياة الدنيا و زينتہ

مشركين كو توحيد كى دعوت دينے اور واضح دليليں قائم كرنے كے بعد ان كى دنيا پرستى اور ظاہرى چمك دھمك كى طرف انكے ميلان كو بيان كرنا ان اسباب كى طرف اشاره ہے جن كى وجہ سے مشركين كفر اختيار كرنے پر مصر تھے يعنى قرآن كى حقانيت پر واضح و روشن دليلوں كے موجود ہونے كے باوجود بھى قرآنى حقائق كو مشركين كا قبول نہ كرنا ان كى دنياپرستى پر دليل ہے _

9_دنياپرستى اور اس كے تجملات توحيد اور رسول (ص) كى رسالت اور قرآن پر ايمان لانے سے مانع ہيں_

فاعلموا انما انزل بعلم الله و ا ن لا الہ الا ہو فہل ا نتم مسلمون ، من كان يريد الحى وة الدنيا و زينتہ

10_ لوگوں كے كام كى اجرت بغير كسى كمى كے دينا ضرورى ہے_

نوف اليہم اعمالہم و ہم فيہا لا يبخسون

(و ہم فيہا لا يبخسون ...) جملہحاليہ اس علت كو بيان كررہا ہے كہ خداوند عالم نے اپنے ليے ضرورى قرار ديا ہے كہ وه محنت و كوشش كا مكمل اجر عطا كرےگا يعنى كيونكہ يہ مناسب نہيں ہے كہ كسى كے حق كى ادائيگى ميں كمى كى جائے لہذا خداوند عالم انسان كے اعمال كا پورا پورا بدلہ دے گا _

50

11 _ دنيا ميں نيك اور پسنديده اعمال كا ثمر آور ہونا يہ سنت الہى ہے_

نوفّ اليہم اعمالہم و ہم فيہا لا يبخسون

جملہ (نوف اليہم اعمالہم ...) ميں اعمال سے مراد ممكن ہے كہ نيك اعمال ہوں _ مثلاً غريبوں كى سرپرستى كرنا ، مظلوموں كى مدد كرنا ، اور يہ بھى احتمال ہے كہ روزمره زندگى كى روزى كى تلاش مراد ہو_ مثلاً تجارت ، صنعت و ... يہ بھى ممكن ہے _ كہ تمام كام مراد ہوں خوره وه نيك اعمال ہوں_ يا متعارف اور رائج اعمال ہوں _ قابل دكر ہے كہ آنے والى آيت (حبط ما ضعوا فيہا و باطل ما كانوا يعملون) تيسرے معنى كى تاييد كرتى ہے _

12 _ نيك اعمال كا اگر مقصد يہ ہو كہ اسكا پھل دنيا ميں ملے _ تو اسكا نتيجہ بھى فقط دنيا ہى ميں پائے گا _

من كان يريد الحياة الدنيا و زينتہا نوف اليہم اعمالہم فيہ

آرزو:
آرزو كا اثر 3
افتراء:
حضرت محمد(ص) پر بہتان 8
امكانات مادي:
دنياوى آسائشےوں كا حصول 2; دنيا كى آسائشےوں كے حصول كش كوشش ; امكانات ہادى كے حصول كے اسباب
ايمان :
قرآن مجيد پر ايمان لانے كے موانع 9 : رسالت مآب (ص) پر ايمان لانے كے موانع 9
پيدائشے مخلوقات كا حاكم :4
توحيد:
توحيد كو قبول كرنے ميں موانع 9
تجمل پسندى :
تجمل پسندى كے آثار 8 ، 9

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حقوق :
حقوق دینے میں عدالت 5
خدا:
خداوند متعال کی حاکمیت 4 : خدامتعال کی سنتیں 7، 11; خداوند متعال کی عدالت 5
دنیا کا حصول :
دنیا کے حصول کے آثار 8 ، 9
دین :
دین میں نقصان کی پہچان 9
زینت:
دنیاوی زینتیں 1

51

عقیدہ :
عقیدہ کے آثار 2
عمل :
عملکے آثار 1 ، 3 ، 6 ، 7 ; پسندیدہ عمل کے آثار11 ; پسندیدہ عمل کا دنیامیں پھل 12 ;عمل کامجسم ہونا 6
قرآن :
قرآن مجید کو جھٹلانے کے اسباب 8
کام :
کام کی اجرت کی اہمیت 10
مادی اسباب :
مادی اسباب کا حاکم4
مزدور:
مزدور کی مزدوری کا ادا کرنا 10
مزدوری :
مزدوری دینے میں عدالت 10
مشرکین :
صدر اسلام کے مشرکین کی بہتان تراشی 8 ; صدر اسلام کے مشرکین کی تجمل پسندیدی 8 ; صدر اسلام کے مشرکین کا دنیاوی حصول8 ; صدر اسلام کے مشرکین اور قرآن 8 ; صدر اسلام کے مشرکین اور رسالت مآب (ص) 8

تفسیر راھنما جلد 8

أُوْلَـئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الآخِرَةِ إِلاَّ النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُواْ فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُواْ يَعْمَلُونَ (١٦)
اور یہی وہ ہیں جن کے لئے آخرت میں جہنم کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور ان کے سارے کاروبار برباد ہوگئي ہیں اور سارے اعمال باطل و بے اثر ہوگئے ہیں(16)

1 _ دنیا کے طالب کافر جو دنیا کی رونق سے دل لگائے ہوئے ہیں _ آخرت میں ان کو جہنم کی آگ کے سوا کچھ نہیں ملے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

گا_
من كان يريد الحياة الدنيا و زينتہا ... اولئك الذين ليس لہم فى الآخرة الا النار
2 _ آخرت ميں سعادت ، دنيا پرستى اور اسكى رونق سے منہ موڑنے ميں ہے_
من كان يريد الحياة الدنيا ... اولئك الذين ليس لہم فى الآخرة الا النار
3 _ دنيا پسند اور اسكى ظاہرى رونق سے دل لگائے ہوئے

52
لوگوں كے اعمال آخرت ميں ضبط ہوجائيں گے اور خداوند متعال كے نزديك انكى كوئي قيمت نہيں ہے_
اولئك ...و حبط ما صنعوا فيہ
(فيہا) كى ضمير (الحياة الدنيا) كى طرف لوٹتى ہے _ لفظ (حبط) كا ظرف (فى الآخرة) ہے _ جو اس سے پہلے ذكر ہوا ہے _ اصل ميں عبارت يوں ہے _(و حبط فى الآخرة ما ضعوا فى الدنيا) كيونكہ لفظ (ضيعة) كا معنى نيك عمل ہے _اس وجہ سے (ما ضعوا) كا معنى بھى نيك اعمال ہوں گے_ يعنى محتاجوں كا ہاتھ پكڑنا و غيرہ ... اور (ماكانوا) سے مراد وہ كام ہيں جو روزمرہ كى زندگى كے ليے انسان انجام ديتاہے _ مثلاً تجارت و غيرہ كرنا _
4 _ اگر دنيا ميں انسان كے اعمال ميں الہى پہلو نہ پايا جاتا ہيں تو آخرت ميں اسكى كوئي قيمت ہوگى اور نہ ثمر آور ہوگا_
اولئك ... باطل ما كانوا يعملون
5 _ عن امير المؤمنين (ع) انہ قرا " ... اولئك الذين ليس لہم فى الآخرة الا النار ... ثم قال: كيف ا ستطيع الصبر على نار لو قذفت بشررة الى الارض لاحرقت نبتها؟ ... (1)
مولا ئے كائنات امير المؤمنين على ابن ابى طالب سے روايت ہے كہ جب حضرت (ع) نے اس آيت (اولئك الذين ليس لہم فى الآخرة الاالنار ...) كى تلاوت فرمائي تو حضرت نے يہ جملہ فرمايا كہ مينكس طرح اس آگ كو برداشت كرسكتاہوں جسكى ايك چنگارى اگر زمين پر گر جائے _ تو جو بھى روئے زمين پر اگنے والى چيزيں ہينان سب كو جلا دے گي ...

اہميتيں:
اہميت كا معيار 4
جہنم:
آتش جہنم كا ہولناك ہونا5
دنيا كے طالب :
دنيا كے طالب كے پسنديدہ عمل كا بے قيمتى ہونا 3
دنيا كى طلب:
دنيا كى طلب كے آثار 1 ، 3
روايت: 5
زہد:
زہد كے آثار2
سعادت:
اخروى سعادت كا پيش خيمہ 2
عمل :
آخرت كے ليے عمل كى قيمت 4 ; عمل كے ضبط ہونے كے اسباب 3
....

1) امالى صدوق ص 496 ح 7 ، مجلس 90 ، بحار الانوار ج/40 ص 346 ح 29_

53
قيامت :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قیامت میں اعمال کا ضبط ہونا 3
کفار :
کافروں کے لیے جہنم 1 ; کافر دنیا کے طالب 1
نیت:
نیت کے آثار 4

أَفَمَن كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَى إَمَاماً وَرَحْمَةً أُوْلَـئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ فَلاَ تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلَـكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يُؤْمِنُونَ (١٧)
کیا جو شخص اپنے رب کی طرف سے کھلے دلیل رکھتا ہے اور اس کے پیچھے اس کا گواہ بھی ہے اور اس کے پہلے موسی کی کتاب گواہی دے رہی ہے جو قوم کے لئے پیشوا اور رحمت تھی _ وہ افترا کرے گا بیشك صاحبان ایمان اسی پر ایمان رکھتے ہیں اور جو لوگ اس کا انکار کرتے ہیں ان کا ٹھکانا جہنم ہے تو خبردار تم اس قرآن کی طرف سے شك میں مبتلا نہ ہونا_ یہ خدا کی طرف سے برحق ہے اگر چہ اکثر لوگ اس پر ایمان نہیں لاتے ہیں (-17)
1_ انسانوں کے بعض گروہ کا بصیرت الہی سے سرفراز ہونا قرآن مجید کی حقانیت اور خدا کی طرف سے نازل ہونے کی واضع اور روشن دلیل ہے_
افمن کان علی بینة من ربة
(بینہ) کا معنی روشن دلیل ہے _ اس پر دلیل وہ مربوط آیات ہیں جو پہلے ذکر ہوئي ہیں اور جو جملات بعد میں ذکر ہوئے ہیں _ مثلاً(انہ الحق من ربك) یہ قرآن مجید کے برحق اور خدا کی طرف سے ہونے کو ثابت کرتے ہیں_ لفظ (من) جملہ (أفمن کان ...) میں مبتداء ہے اور اسکی خبر (کمن لیس کذلك ...) کی مانند شبہ جملہ ہے _ تو معنی یوں ہوگا (فمن کان ...) تو کیا جو شخص بصیرت الہی سے مالامال ہے وہ قرآن کی حقانیت پر واضح دلیل رکھتاہے کیا یہ

اس کی مانند ہے جو اس طرح نہیں ہے_
2 _ خود قرآن مجید، اپنے صحیح اور سچے ہونے پر دلیل ہے_
و یتلوہ شاہد منہ
(شاہد) سے مراد کیا ہے_ اسمیں چند نظریے ہیں ممکن ہے_ جملہ (و من قبلہ کتاب موسی) اسکی تائیدکرے کہ شاہد سے مراد خو د قرآن مجید ہو کیونکہ قرآن مجید حق اور الہی ہے _ اس آیت کی روشنی میں کہ (انہ الحق من ربك) (تُلُوّا) مصدر یتلو ہے _ جو پیچھے آنے کے معنی میں ہے یعنی شاہد کا پیچھے پیچھے آنا _ یہ کنایة ہے کہ شاہد تائید اور مدد کرنے والا ہے _ اور (یتلوہ) کی ضمیر " من " کی طرف لوٹتی ہے اور " منہ" کی ضمیر "ربّ" کی طرف لوٹتی ہے _ اسی بناپر جملہ (أفمن ... یتلوہ شاہد منہ) یعنی وہ جو (بيّنہ) کے علاوہ قرآن کی گواہی سے بہرہ مند ہے کیا وہ اس کے مانند ہے جو ایسا نہیں رہے _
3 _ خداوند متعال کی طرف بصیرت حاصل کرنے والے ، قرآن کی حقانیت اور اسکی راہنمائي اور اس کے گواہ ہونے کو درك کرتے ہیں اور وہ اس بات آگاہ بھی ہیں_
أفمن کان علی بيّنة من ربہ و یتلوہ شاہد منہ
یہ بات واضح ہے کہ ایمان والے اور بے ایمان مساوی نہیں ہیں _ قرآن مجید کی روشنی میں کہ ارشاد ہوتاہے _ (أفمن ... یتلوہ شاہد منہ) کَمَنْ لیس کذلك تنہا وجود قرآن گواہ نہیں بلکہ قرآن کو سمجھنا اور نہ سمجھنا بھی ان دو گروہ میں تفریق کا سبب ہے _
4_ انسان کا بابصیرت اور روشن دل ہونا_ خدا کی ربوبیت کا پرتو ہے _
أفمن کان علی بینة من ربہ
5_ توریت، قرآن مجید کی حقانیت پر دلیل ہے_
و یتلوہ ... من قبلہ کتاب موسی
(کتاب) کا لفظ (شاہد) کے لفظ پر عطف ہے_ اور (قبلہ) کی ضمیر شاہد کی طرف لوٹتی ہے _
6_ توریت نزول قرآن کی بشارت دیتی ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

و من قبلہ كتاب موسى
7_خداوند متعال كى طرف سے جن كو بصيرت عطا كى گئي ہے وہ توريت كا حقانيت قرآن پر دليل ہونے كو بآسانى سمجھ ليتے ہيں _
أفمن كان على بينہ من ربہ ... و من قبلہ كتاب موسى ...
8_ توريت وہ كتاب ہے_ جو حضرت موسى عليہ السلام پر نازل ہوئي _
و من قبلہ كتاب موسى ...
9_ توريت پيشوا ، لوگوں كى راہنمائي كرنے والى اور لوگوں پر رحمت ك

سبب ہے _
و من قبلہ كتاب موسى اماماً و رحمةً
10_ انسانوں كو چاہيئے كہ آسمانى كتابوں كو اپنا رہبر و راہنما قرار ديں_
و من قبلہ كتاب موسى اماماً و رحمةً
11 _ پيغمبر اسلام (ص) حقانيت قرآن پر خدا كى طرف سے بصيرت ركھتے تھے_ اور خدا كى طرف سے كتاب الہى ہونے پر گواہ اور توريت كے حقائق سے بھى باخبرتھے_
أفمن كان على بينة من ربہ ... و من قبلہ كتاب موسي
بعض مفسرين نے(من كان على بينة) كا واضح مصداق رسالت مآب كو قرا ر ديا ہے اور اسكى تائيد كے ليے جملہ (فلا تك ...) كولاتے ہيں _
12 _ وہ لوگ جو خدا كى طرف سے بصيرت ركھتے ہيں_ وہ قرآن پر ايمان لاتے ہيں _
أفمن كان على بينة ... اولئك يؤمنون بہ
(بہ) ضمير كا مرجع گذشتہ آيت كى روشنى سے(ا م يقولون افترائ) اور بعد والى آيات سے قرآن مجيد ہے_
13 _ قرآن كے منكر خواہ كسى بھى فرقے - (يہود ، نصارى ، مشركين) سے ہونجہنم كى آگ ميں ڈالے جائيں گے_
و من يكفر بہ من الاحزاب فالنار موعده
اگر (الا حزاب) ميں الف لام كو عہدى مانيں تو يہ مشركين ، يہود ، اور نصارى كى طرف اشارہ ہوگا_ اور اگر (الف لام) كو استغراقى بھى مانيں تو مذكورہ فرقے اسكا واضع مصداق ہوں گے _
14 _ ہر فرقے كے لوگوں (يہود، نصارى ، مشركين) پر واجب ہے _كہ قرآن پر ايمان لائيں
و من يكفر بہ من الا حزاب فالنار موعده
15_ قرآن كے صحيح اور سچے ہونے كے بارے ميں كوئي بھى شك و شبہہ ہو تو اسے دل سے نكالنا ضرورى ہے _
فلا تك فى مرية منہ
(منہ) كى ضمير سے مراد (قرآن مجيد) ہے _ اور (فلا تك ...) جو فعل مخاطب كا جملہ ہے اس سے ہو ايك انسان مراد ہے_
16_جو بھى قرآن كى صداقت ميں شك و شبہہ كرے گا جہنم كى آگ ميں گرفتار ہوگا _
فالنار موعده فلا تك فى مرية منہ
17_خداوند عالم سے بصيرت كى دعاّ قرآن مجيد اور اسميں بيان كيے گئے حقائق پر توجہ اور توريت كا مطالعہ قرآن كى حقانيت كے بارے ميں شك و شبہ است دور كرتے كے اسباب ہيں_
يہ مسلم بات ہے كہ شك و شبہہ ،يقين اور علم كى

طرح اسكا تعلق دل سے ہے _ يہ كسى كے امر يا نہى كرنے سے وجود ميں آتے ہيں اور نہ ہى معدوم ہوتے ہيں _پس جملہ (فلا تك فى مرية منہ) يعنى قرآن كى حقانيت ميں شك نہ كرو يہ جملہ ارشادى ہے _ يعنى ان چيزوں كو بيان كرتا ہے كہ جس سے شك و شبہہ دور ہوجاتاہے اور وہ وہى حقائق ہيں جو صدر آيات ميں بيان كيے گئے ہيں_
18_ قرآن مكمل طور سے حق ہے اور باطل كےليے اسميں كوئي راستہ نہيں ہے_
انہ الحق

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

الف لام جو (الحق) میں ہے تمام صفات کو اپنے اندر لیے ہوئے ہے_ یعنی استغراقی ہے یہ قرآن کے کمال پر دلالت کرتاہے_
19_جب قرآن مجید خدا کی طرف سے ہے اور باطل کی اس میں جگہ کوئي نہیں ہے تو اس کے صحیح اور سچا ہونے کے بارے میں شك و شبھہ کرنا مناسب نہیں ہے_
فلا تك فی مرية عندإنہ الحق من ربك
جملہ (إنہ الحق من ربك) یہ -(فلا تك) کے لیے دلیل کی مثل ہے _
20_ قرآن مجید خداوند متعال کی طرف سے کتاب اور اسکی ربوبیت کا ایك جلوہ ہے _
إنّہ الحق من ربك
21 _ اکثر لوگ قرآن پر ایمان نہیں لائیں گے_
و لكن أكثر الناس لا يؤمنون
مذکورہ معنی اسوقت لیا جاسکتاہے کہ لفظ (الناس) کے الف لام کو استغراق فرض کریں_
22_ اکثر لوگ اس بصیرت سے جو حقانیت قرآن کے بارے میں راہنمائي کرتی ہے بے بہرہ ہیں_
أفمن كان على بيّنة من ربہ و لكن اكثرالناس لايؤمنون
23 _ بعثت کے زمانے میں اکثر لوگوں نے قرآن پر ایمان لانے سے انکار کیا _
و لكن اكثر الناس لا يؤمنون
مذکورہ معنی اس صورت میں لیا جاسکتاہے _ جب (النّاس) کے الف لام کو عہد حضوری مانیں _ تو اس سے ان لوگوں کی طرف اشارہ ہوگا جو سورہ ہود کی آیات کے نزول کے وقت زندگی بسر کررہے تھے_
24_ سئل ابوالحسن الرضا (ع) عن قول الله عزوجل: (أفمن كان على بيّنة من ربّہ و يتلوہ شاہد منہ" فقال امير المؤمنين صلوات الله عليہ الشاہد على رسول الله (ص) و رسول الله (ص) على بيّنة من ربّہ (1)
امام رضا علیہ السلام سے اس قول خدا عزوجل کے بارے میں سوال ہوا (أفمن كان على بيّنة من ربة ...) توحضرت نے فرمایا امیر المؤمنین علی
....

1) کافی ج8 ; ص 26 ح 4 ; نورالثقلین ج/ 2 ص 347 ; ح 47_

ابن ابی طالب (ع) خدا کادرود و سلام ان پر ہو _ یہ رسول خدا (ص) پر شاہد ہیں اور خود رسول اللہ (ص) خدا کی طرف سے روشن دلیل ہیں_
25_عن الحسين بن على (ع) فی قولہ : (و يتلوہ شاہد منہ) قال : الشاہد ہو محمد (ص) (2)
امام حسین علیہ السلام سے جب اس آیت (و یتلوہ شاہد منہ) کے بارے میں سوال ہوا _ تو فرمایا شاہد سے مراد محمد رسول اللہ (ص) ہیں_
26_"عن ا مير المومنين (ع) فی قولہ تعالى : و من يكفر بہ من الا حزاب فالنّار موعدہ" يعنى الحجود بہ والعصيان لہ"
(1)حضرت امیر المؤمنین (ع) سے روایت ہے _ آیت شریفہ میں کفر سے مراد انکار اور نافرمانی ہے_

آسمانی کتابیں:
آسمانی کتابوں کی اہمیت 10 ; آسمانی کتابوں کی راہنمائي 10
اکثریت :
جہلا کی اکثریت 22; صدر اسلام میں لوگوں کی اکثریت کا کفر 23
امام علی (ع) :
امام علی (ع) کا مقام و منزلت 24
اہل جہنم: 13
ایمان :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حقانیت قرآن پر ایمان 15 ; قرن پر ایمان 14 ; قرآن پر ایمان کے اسباب 17
بشارت :
نزول قرآن کی بشارت 6
بصیرت:
بصیرت کے آثار 12 ; اہل بصیرت کا ادراك 7 ; اہل بصیرت 11 ; اہل بصیرت اور توریت 7 ; اہل بصیرت اور قرآن 1،3 ، 12 ; بصیرت کی طرف توجہ کی اہمیت 17 ; اہل بصیرت اور ایمان 12 ; بصیرت سے بے بہرہ لوگوں کی اکثریت 22 ; بصیرت کا سبب 4
توریت:
تورات کے مطالعہ کے آثار 17 ; توریت کی بشارتیں 6; توریت اور قرآن 5 ، 6 ; تو ریت کا رحمت ہونا 9 ; رہبری اور توریت 9 ; توریت کی گواہی کو سمجھنا 7; توریت کی گواہی 5 ; نزول تورات 8 ; توریت کی خصوصیات 8 ، 9 توریت کی ہدایت کرنا 9
....

1) کافی ج8 ; ص 26 ح 4 ; نورالثقلین ج/ 2 ص 347 ; ح 47_

58

جھنم :
جہنم کے اسباب 16
خدا:
ربوبیت خدا کی نشانیاں 4 ، 20
دعا :
دعا کے آثار 17
ذکر :
ذکر قرآن کے آثار 17; قرآن میں ذکر کی اہمیت17
رحمت:
رحمت کے اسباب 9
قرآن:
حقانیت قرآن پر گواہی 7 ;حقانیت قرآن کی شناخت ; حقانیت قرآن کے گواہ 2 ، 5 ، 11 ; حقانیت قرآن میں شبھہ کو دو ر کرنا 15 ، 17، 22 ; قرآن پر ایمان لانے والے 12 ; قرآن کا (باطل سے) مبرا و پاك ہونا 18 ; قرآن کا سبب 20 ;قرآن کا کردار 2 ،3;قرآن کا وحی ہونا 20 ; قرآن کی اہمیت 14 ، 16 ; قرآن کی حقانیت 18 ; قرآن کی حقانیت کے آثار19 ; قرآن کی خصوصیات 18 ; قرآن کی گواہی 2 ، 3 ;قرآن کے منکر 13 ، 23 ; قرآن میں شك کرنے والوں کا انجام 16 ;قرآن میں شك کے بطلان پر دلائل 19; قرآن میں وحی کے آثار 19
کفار:
کفار کا جہنم میں جان13
کفر :
قرآن کا انکار 21 ;قرآن کے منکر کی سزا 13 ; قرآن کے انکارسے مراد 26
لوگ:
لوگ اورقرآن 21 ، 22
محمد(ص) :
رسالت مآب کی بصیرت 11 ; رسالت مآب کے فضائل 11 ; حقانیت رسول خدا پر گواہ 24 ; رسول خدا کی گواہی 11 ،25; رسول خدا(ص) اور توریت 11 ; رسول خدا اور قرآن کی حقانیت 11
مسیح :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مسیحونکے وظائف14; عیسائي جہنم میں 13
مشکرین :
مشرکین کے وظائف 14 ; مشرکین جہنم میں 13
موسی (ع) :
کتاب موسی 8
یہود:
یہودیوں کی ذمہ داریاں14 ; یہودی جہنم میں 13

59

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللّهِ كَذِباً أُوْلَـئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَى رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الأَشْهَادُ هَـؤُلاء الَّذِينَ كَذَبُواْ عَلَى رَبِّهِمْ أَلاَ لَعْنَةُ اللّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ (١٨)

اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹا الزام لگاتاہے _ یہی وہ لوگ ہیں جو خدا کے سامنے پیش کئے جائیں گے تو سارے گواہ گواہی دیں گے کہ ان لوگوں نے خدا کے بارے میں غلط بیانی سے کام لیا ہے تو آگاہ ہوجائو کہ ظالمین پر خدا کی لعنت ہے (18)

1 _ خداوند عالم پر جھوٹ باندھا بہت بڑا ظلم ہے_
و من اظلم من افتری علی الله کذب
2 _ دین میں بدعت ایجاد کرنا، اپنے خود ساختہ کام کو خدا کے ساتھ نسبت دینا اور اس پر جھوٹ باندھنا، حرام ہے _
و من اظلم ممن اظلم علی الله کذب
3 _ ظلم و ستم کے مراتب ہیں _
و من أظلم ممن افتری علی الله کذب
4_خداوند عالم کی طرف جھوٹی نسبت دینے والوں کو قیامت کے دن بارگاہ الہی میں پیش کیا جائے گا_
اولئك یعرضون علی ربہم
5_ خداوند متعال، مخلوقات کا پالنے والا اور ان کے امور کو نظم دینے والا ہے _
... علی ربّہم
6_ظالم افراد کو کیفر کردار تك پہنچانا خداوند عالم کی ربوبیت کا ایك جلوہ ہے_
اولئك یعرضون علی ربہم

60

7_ قیامت کے دن ظالموں کی ستمگری اور افتراء باندھنے والوں کے جھوٹ پر متعدد گواہ شہادت دینگے_
و یقول الاشہاد ہؤلاء الذین کذبوا علی ربہم
(أشہاد) شاہد کی جمع ہے جسکا معنی گواہی میں دینے والے ہیں_
8_دنیا میں انسانوں کے اعمال، خداوند متعال کی طرف سے مقرر کیئے گئے گواہوں کی زیر نگرانی ہیں_
یقول الا شہاد ہؤلاء الذین کذبوا علی ربہم
9_ اعمال کے گواہ، خدا کے حضور پروردگار عالم پر جھوٹ باندھنے والوں، کے خلاف گواہی دیں گے _
اولئك یعرضون علی ربّہم و یقول الا شہاد ہؤلاء الذین کذبوا علی ربّہم
10_ قیامت کے دن، ظالم لوگ رحمت الہی سے دور اور لعنت الہی میں گرفتارہوں گے_
الا لعنة علی الظالمین
11 _ خدا پر بہتان باندھنے والے افراد، رحمت الہی سے محروم اور لعنت خدامیں گرفتار ہوں گے_
ہؤلاء الذین کذبوا علی ربہم الا لعنة الله علی الظالمین
12 _ اعمال کے گواہ، قیامت کے دن ظالموں کی رحمت الہی سے دوری کا اعلان کریں گے_
ا لا لعنة الله علی الظالمین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

13 _ اعمال کے گواہ، قیامت کے دن امور پر مامور ہوں گے _
و یقول الاشاہد ...ا لا لعنۃ اللہ علی الظالمین
14_ عن رسول اللہ (ص) : ...و ا ما الکافر فیقراء ذنوبہ علی رؤوس الا شہاد ، "ہؤلاء الذین کذبوا علی ربہم الا لعنۃ اللہ علی الظالمین" (1)
رسالت مآب (ص) سے روایت ہے کہ آنحضرت(ص) نے فرمایا : قیامت کے دن کافروں کے گناہوں کو گواہوں کے سامنے مجمع عام میں بیان کیا جائے گا_یہی وہ لوگ ہینجو پروردگارپر جھوٹ باندھتے ہیں خبردار ظالموں پر خدا کی لعنت ہے _

انسان:
انسانونکا مدبر5
احکام : 2
بہتان:
بہتان باندھنا خدا پر ظلم ہے 1 ; بہتان کے احکام 2 ; خدا پر بہتان باندھنے کی حرمت 2
....

1) الدرالمنثور ج4 ص 413_

بدعت:
بدعت حرام ہے 2; بدعت کے احکام 2
خدا:
پالنے والے کی نشانیاں 6 ; خداوند متعال کی ربوبیت 5
خدا پربہتان باندھنے والے: 14
بہتان باندھنے والوں پر لعنت 11;بہتان باندھنے والوں کی محرومیت11; بہتان باندھنے والوں کے خلاف گواہی 7،9 ; قیامت میں بہتان باندھنے والے 4
دین :
دینی آفات کی پہچان 2
رحمت :
رحمت سے محروم لوگ 10 ، 11 ، 12
روایت :14
ظالمین :
ظالموں پر آخرت میں لعنت 10 ;ظالموں پر لعنت 14 ;ظالموں کا آخرت میں محروم ہونا 10 ، 12;
ظالموں کی سزا 6 ; ظالموں کے خلاف گواہی 7
ظلم :
سب سے بڑأظلم 1 ; ظلم کے درجات 1 ، 3
عمل:
عمل کے گواہ 8،9،12 ، 13 ; عمل کے گواہ اور ظالم لوگ 12 ; گواہوں کا آخرت میں کردار 13
قیامت :
قیامت میں کام کرنے والے 13 ; قیامت میں گواہ 7 ، 12 ، 13
کفار:
کفار کا افشا ہونا 14 ; کفار پر لعنت 14
گواہي:
خدا کے حضور گواہی 9

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لعنت :
لعنت کے مستحقین 10 ، 11 ،14
محرمات : 2

62

الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجاً وَهُم بِالآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ (١٩)
جو راہ خدا سے روکتے ہیں اور اس میں کجی پیدا کرنا چاہتے ہیں اور آخرت کے بارے میں کفر اور انکار کرنے والے ہیں (19)

1_ جو لوگوں کو خدا کے راستے(دین اور معارف الہی) سے روکتے ہیں ، وہ ظالموں میں سے ہیں _
ألا لعنة الله علی الظالمین ، الذین یصدون عن سبیل الله
فعل (یصدّون) روکنے کے معنی میں ہے_ اور منہ پھیرنے کے معنی میں بھی آتاہے_ مذکورہ مطلب پہلے معنی کی بناء پر ہے_
2 _ خدا کے راستے سے منہ پھیرنے والے ستمگر ہیں _
ألا لعنة الله علی الظالمین ، الذین یصدون عن سبیل الله
3 _ جو لوگ دین اور معارف الہی کو قبول نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی انہیں قبول کرنے سے روکتے ہیں_ وہ آخرت میں رحمت الہی سے محروم اور لعنت خدا میں گرفتار ہوں گے _
ألا لعنة الله علی الظالمین الذین یصدون عن سبیل الله
4 _ وہ لوگ جو خدا کے راستے کو "کجراہ"پیش کرنے کی کوشش کرتے ہینوہ ظالم ہیں_
ألا لعنة الله علی الظالمین، الذین ... یبغونہا عوج
"یبغونہا عوجا" یعنی خدا کے راستہ میں انحراف کی جستجو میں ہیں_ راہ خدا میں انحراف کی جستجو کبھی خود اس راستہ میں انحراف ایجاد کرکے اور کبھی اس راستہ کو منحرف ظاہر کرنے کے ذریعہ ہوتی ہے _
مذکورہ مطلب انحراف کی دوسری قسم پر ناظر ہے_
5_ خداوند عزوجل کا راستہ (احکام و معارف الہی)ہر قسم کے انحراف اور کجروی سے پاك ہے_
و یبغونہا عوج

63
6_ وہ لوگ جو دین کو منحرف اور معارف الہی کو غلط بیان کرنے کے در پے ہیں " وہ ظالم ہیں اور آخرت میں لعنت الہی میں گرفتار ہوں گے _
ألا لعنة الله علی الظالمین ، الذین ... یبغونہا عوج
7_ آخرت کے منکر ستم گر، روزقیامت رحمت خداوندی سے محروم ہوں گے_
ألا لعنة الله علی الظالمین الذین یصدون عن سبیل الله ... و ہم بالاخرة ہم کافرون
8_ آخرت میں رحمت الہی سے بہرہ مند ہونا، راہ خدا اور اس کے دین پر گامزن ہونے اور اسکے دین کی پیروی نیز آخرت پر ایمان لانے پر موقوف ہے_
ألا لعنة الله علی الظالمین الّذین یصدون عن سبیل الله ... و ہم بالاخرة ہم الکفرون
9_ خداوند عالم پر جھوٹ باندھنا، لوگوں کو راہ خدا سے روکنے اور دین الہی میں کجروی پیدا کرنے کا سبب اور آخرت کے انکار کی علامت ہے_
و ہم بالا خرة ہم کافرون
10 _ دین و معارف الہی کا انکار ، لوگوں کو دین الہی سے روکنا اور اسے کجراہ ظاہر کرنا، آخرت کے انکار کی وجہ سے ہے_
الذین یصدون عن سبیل الله و یبغونہا عوجاً و ہم بالآخرة ہم کافرون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

" وہم بالآخرة ..." کو جملہ حالیہ اور ماقبل جملات میں امور کی علت بیان کرنے والا قرار دیا جاسکتاہے_

آخرت:
آخرت کے جھٹلانے کے آثار 7 ،10; آخرت کے منکرین کاظلم 7 ; آخرت کے منکرین کی محرومیت 7
احکام :
احکام کا (انحرافات) سے منزہ ہونا 5
افتراء :
خداوند متعال پر بہتان کے آثار 9
ایمان :
آخرت پر ایمان کے آثار 8
دین :
دین سے انحراف کے اسباب 9 ;دین سے روکنے والوں پر آخرت میں لعنت 3 ; دین سے منحرف کرنے والوں کاظلم 6 ;دین سے منع کرنے والوں کا آخرت میں محروم ہونا 3 ;دین سے منع کرنے والوں کاظلم 1 ;دین سے منع کرنے والے 1 ;دین سے ممانعت کے آثار 3 ; دین کا منزہ ہونا 5 ; دین کو بدنما پیش کرنے کے عوامل 10 ; دین کو جھٹلانے کے اسباب 10 ;دین کو جھٹلانے کے آثار 3 ; دین کی پیروی کے آثار8;دین قبول کرنے میں موانع 10; دینی آفات کی پہچان9

رحمت :
آخرت کی رحمت سے محروم لوگ 3 ، 7: اخروی رحمت کے اسباب 8 ; رحمت سے محرومیت کے اسباب 3
سبیل اللہ :
اللہ سے اعراض کرنے والوں کاظلم2; اللہ کے راستے سے روکنے والوں کاظلم 1 ;اللہ کے راستے کا انحراف سے پاك ہونا 5 ; اللہ کے راستے کا بدنما جلوہ دکھانے کاظلم 4; سبیل اللہ کے موانع 9
ظالمین : 1 ، 2 ، 4 ، 6 ،7
کفار:
کافروں پر آخرت میں لعنت 3 ; کافروں کا آخرت میں محروم ہونا 3
کفر :
اخروی علامات کا کفر 9
لعنت:
لعنت اخروی کے مستحقین 3،6

أُولَـئِكَ لَمْ يَكُونُواْ مُعْجِزِينَ فِي الأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُم مِّن دُونِ اللّهِ مِنْ أَوْلِيَاء يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ مَا كَانُواْ يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُواْ يُبْصِرُونَ (٢٠)
یہ لوگ نہ روئے زمین میں خدا کو عاجز کرسکتے ہیں اور نہ خدا کے علاوہ ان کا کوئي ناصر و مددگار ہے ان کا عذاب دگنا کردیا جائے گا کہ یہ نہ حق بات سن سکتے تھے اور نہ اس کے منظر عام کو دیکھ سکتے تھے (20)

1_اہل کفر، کرہ ارض کے کی بھی مقام پر اپنے آپ کو خداوند عالم کی حاکمیت سے خارج نہیں کرسکتے ہیں
اولئك لم یکونوا معجزین فی الارض
اعجاز (معجزین کا مصدر ہے) اسکا معنی قدرت سے خارج ہوناہے اور اسوجہ سے کہ معجزین کا مفعول لفظ (اللہ) ہے، اسکو مدنظر رکھتے ہوئے ، جملہ (اولئك لم یکونوا ...) کا معنی یہ ہوگا _ وہ لوگ (منکرین) کبھی بھی خداوند متعال کی حاکمیت اور دسترس سے خارج نہیں ہوئے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

2 _ کفار کا کفر اختیار کرنا اور ان کے کرتوت (خداوند متعال پر بہتان باندھنا اور اس کے راستے سے منحرف کرناو غیرہ ...)یہ سب خداوند عالم کی حاکمیت سے خارج نہیں ہیں_
و من أظلم ممن افترى على الله كذباً ... اولئك لم يكونوا معجزين
(اولئك لم يكونوا)کا جملہ ماضی کے معنی میں ہونا)کہ وہ کبھی بھی حاکمیت خدا سے خارج نہیں تھے) اس مطلب کو بیان کر رہا ہے کہ کافروں کا کفر کی طرف رجحان بھی حاکمیت خدا کے تحت تھا_
3_ تمام کائنات پر خداوند عالم حاکمیت مطلق رکھتاہے_
اولئك لم يكونوا معجزين فى الارض
4 _ جولوگ قیامت کے منکر ہیں اور وہ جو راہ خداکو انحرافی پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کا دنیاوی عذاب میں گرفتار ہونے کا خطرہ ہے _
الذين ... يبغونها عوجاً و هم بالاخرة هم كافرون اولئك لم يكونوا معجزين فى الارض
5 _ راہ خدا پر چلنے سے منع کرنے اور خدا پر جھوٹ باندھنے والونکے لیے عذاب دنیاوی میں گرفتار ہونے کا خطرہ ہے_
و من أظلم ممّن افترى على الله كذباً ... اولئك لم يكونوا معجزين فى الارض
(اولئك لم يكونوا ...) کا جملہ، عذاب کی تہدید کے لیے کنایہ ہے اور(فى الارض) کا جملہ عذاب کے دنیاوی ہونے پر دلیل بن سکتاہے_
6_ فقط اللہ تعالی ہی انسانوں کا ولی اور سرپرست ہے_
و ما كان لہم من دون الله من ا ولياءً
7_ اہل شرک کے کسی خدا میں بھی یہ طاقت نہیں کہ وہ عذاب الہی میں گرفتار ہونے والوں کی مدد کرسکے_
و ما كان لہم من دون الله من ا ولياءً
8_ جو لوگ خدا کو ولی نہیں مانتے وہ اپنے آپ کو بے بنیاد اور متعدد اولیاء کی ولایت میں گرفتار کرلینگے_
و ماكان لہم من دون الله من اولياءً
مذکورہ آیت میں لفظ "ولي" کا ذکر ممکن ہونے کے باوجود "اولیائ" جمع کا صیغہ لانا، اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ اگر انسان اللہ کی ولایت کو قبول نہیں کرے گا تو متعدد اولیاء کی ولایت میں گرفتار ہوکر اسے ان اولیاء کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑیگا_
9_ انسانوں کا کفر و شرك کی طرف میلان نہ تو اس بات پردلالت کررہاہے کہ وہ خداوند عالم کی حاکمیت سے مستغنی ہےں اور نہ ہی ان کے لیے غیر خدا کی ولایت کو ثابت کررہاہے_
اولئك لم يكونوا معجزين فى الارض ...

ماكانوا يستطيعون السمع و كانوا يبصرون
خداوند عالم کا کفار پر اپنی ولایت کے اعلان کے بعد ان کی کفرپرستی کے سبب (ماكانوا ...) کو بیان کرنا، اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ کفار کا دین الہی کی مخالفت کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ خدا کی حاکمیت سے خارج ہیں بلکہ یہ معارف الہی کو درك نہ کرنے کا نتیجہ ہے_
10_ لوگوں کو راہ خدا سے روکنے والے کفار ،خدا کے دوگنے عذاب سے دوچار ہوں گے_
الذين يصدون ... يضاعف لہم عذاب
11_ کافر، مشرکین اور خدا پر جھوٹ باندھنے والے ، آیات الہی کو سننے اور دیکھنے کی قدرت نہیں رکھتے ہیں_
و من أظلم ممن افترى ...اولئك ... ما كانوا يستطيعون السمع و ما كانوا يبصرون
12 _ معار ف الہی اور حقائق دین کو درك نہ کرنا ، کفر و شرك کی طرف میلان کا سبب ہے _
اولئك ...ما كانوا يستطيعون السمع و ما كانوا يبصرون
(ما كانوا ...) کا جملہ کافروں کی کفر پرستی کی بنیاد اور اسکی دلیل کو بتارہاہے_
13_ (عن ابی عبدالله (ع) (فى قولہ تعالى) " ما كانوا يستطيعون السمع و ما كانوا يبصرون" ... قال: لم يعتبهم بما صنع قلوبہم و لكن يعاتبہم بما صنعوا ...;(1)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے : کہ آپ (ع) نے اس آیت "ما کانوا یستطیعون السمع و ما کانوا یبصرون" کے بارے میں فرمایا کہ خداوند عالم نے مشرکین کی اعمال قلبی کی بناء پر مذمت نہیں کی بلکہ ان کے ظاہری کرتوتوں پرسرزنش کی ہے_

آخرت:

آخرت کے جھٹلانے والوں کا عذاب4

افتراء :

خدا پر بہتان 2

انسان :

انسان کے اولیائ6

باطل خدا:

باطل خداؤں کا عاجز ہونا 7

خدا:

خداوند متعال کا ڈرانا 13 ; خداوند متعال کی حاکمیت 1 ،2 ، 3 ، 9 ;خداوند متعال کی خصوصیات 6 ; خدا کی ولایت 6;

ولایت الہی کو ردّ کرنے کے آثار 8

....

1) تفسیر عیاشی ج2 ص 352، ج88 ; بحار الانوار ج 5 ص 306 ح 28

67

خدا پر بہتان باندھتے والے:

خدا پر بہتان باندھنے والوں کا اندھا ہونا 11 ; 13 ; 11 ، 13 ;بہتان باندھنے والوں کا بہرا ہونا 11 ، 13 ;خدا پر بہتان باندھنے والوں کا دنیا میں عذاب 5 ; خدا پر بہتان باندھنے والوں کی سرزنش 13 ; خدا پر بہتان باندھنے والے اور آیات الہی 11

خلق کرنا :

حاکم کا خلق کرن

دین:

دین کو نہ سمجھنے کے آثار 12 ;دینی آفت کی شناخت 12

روایت :13

سبیل اللہ :

سبیل اللہ سے روکنا 2; سبیل اللہ سے منحرف کرنےوالوں کا عذاب دنیوی 4 ; سبیل اللہ سے منع کرنے والوں کا دنیا میں عذاب5 ;سبیل اللہ سے منع کرنے والوں کا دوگنا عذاب10

شرک:

شرک کا سبب 12

عذاب:

اہل عذاب 4 ،10،5 ;اہل عذاب کابے یارو مدد گار ہونا 7; اہل عذاب کی امداد7

کائنات کی شناخت :

کائنات کی توحیدی شناخت 6،3

کفار :

کافر اور آیات الہی 11 ; کافروں پر دنیا کا عذاب 4 ; کافروں پر دوگنا عذاب 10 ; کافروں کا اندھا ہونا 11;کافروں کا بہتان 2 ; کافروں کا بہرا ہونا 11 ; کافروں کا عجز 1 ; کافروں کا ناپسند یدہ عمل 2 کافروں کے رذائل 2

کفر:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کفر کا سبب 12
مشرکین :
مشرکین اور آیات الہی 11;مشرکین کا اندھا ہونا 11; مشرکین کا بہرا ہونا 11
ولایت:
غیر خدا کی ولایت قبول کرنا8; غیر خدا کی ولایت 9

أُوْلَـئِكَ الَّذِينَ خَسِرُواْ أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُواْ يَفْتَرُونَ (٢١)
یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے خود اپنے نفس کو خسارہ میں مبتلا کیا اور ان سے وہ بھی گم ہوگئے جن کا افترا کیا کرتے تھے (21)

1 _ خداوند متعال پر جھوٹ باندھنا، اور لوگوں کو اس کے راستے سے روکنا ، اپنے سرمایہ حیات کو نقصان اور تباہ کرنے کا موجب ہے _
و من اظلم ممن افتری علی الله کذباً ... اولئك الذین خسروا ا نفسہم
2_ خداوند متعال کے راستے کو انحرافی پیش کرنے کی کوشش اور آخرت کا انکار کرنا ،اپنی خسارت اور زندگی کی تباہی ہے_
الذین ... یبغونہا عوجاًو ہم بالاخرة ہم کافرون اولئك الذین خسروا ا نفسہم
3_ کافروں کے عقائد اور نظریات خود ساختہ اور جھوٹ کا پلندہ ہیں_
و ضلّ عنہم ما کانوا یفترون
4_ خداوند وحدہ لا شریك کے علاوہ دوسرے خداؤں
پر اعتقاد، ایك باطل عقیدہ اور تباہی و بربادی کا سرچشمہ ہے_
اولئك الذین خسرو ا نفسہم و ضلّ عنہم ما کانوا یفترون
5_ کفار کو اپنے باطل اور خود ساختہ بے بنیاد عقائد کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا_
و ضلّ عنہم ما کانوا یفترون

آخرت :
آخرت کے جھٹلانے کے آثار 2
افتراء:
خداوند متعال پر افتراء کے آثار_ 1
ایمان:

باطل خداؤں پر ایمان کے آثار 4
خود :
اپنے باطل عقیدے سے آگاہی 5 ; اپنے نفس کو نقصان دینا 1 ، 2 ، 4
زیاں:
زیاں کے عوامل 1 ، 2 ، 4
سبیل اللہ :
سبیل اللہ سے روکنے کے آثار _1; سبیل اللہ کو
بدنما دکھا نے کے آثار 2
عمر:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

زندگی کو تباہ کرنے کے عوامل 1 ، 2 ، 4
کفار:
کفار اور باطل عقیدہ5 ; کفار کا بے بنیاد عقیدہ 3 ، 5
کفر :
بے بنیادکفر 3 ، 5 ; کفر کا بطلان3 ، 5

لاَ جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الآخِرَةِ هُمُ الأَخْسَرُونَ (٢٢)
یقینا یہ لوگ آخرت میں بہت بڑا گھاٹااٹھانے والے ہیں (22)

1_ اہل کفر، دنیا و آخرت میں خسارت اور تباہی کا شکار ہیں_
لا جرم أنہم فی الآخرة ہم الأخسرون
2_ اہل کفر کو دنیا کی نسبت آخرت مینبہت زیادہ خسارت اور تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا_
لا جرم أنہم فی الآخرة ہم الاخسرون
(أخسر) "یعنی بہت زیادہ نقصان اٹھانے والا" یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے لہذا اس کا تقاضا یہ ہے کہ دوسرے نقصانات کے ساتھ پر کھاجائے_ یہ بھی کہہ سکتے ہیں اس خسارت سے مراد دنیا وی گھاٹا ہے_ اس بناء پرجملہ (لا جرم أنہم ...) یہ بتارہاہے کہ کافروں کا دنیا سے زیادہ گھاٹا آخرت میں ہے اور وہ اس سے سنگین و سخت بھی ہے_
3_ جو کافر خداوند متعال پر جھوٹ باندھتے ہیں اور لوگوں کو راہ راست سے ہٹاتے نیز قیامت کا انکار کرتے ہیں انہیں قیامت کے دن دوسرے کفار و

گنہگاروں کی نسبت زیادہ تباہی و خسارت کا سامنا کرنا پڑے گا_
و من أظلم ... الذین یصدون ... لا جرم انہم فی الآخرة ہم الاخسرون
مذکورہ بالا تفسیر اس بنیاد پر ہے کہ جب یہ احتمال دیا جائے کہ نقصان کے کم و زیاد کا میزان خود کفر کے مراتب و درجات ہوں _ پس آیت کا معنی یوں ہوگا کہ قیامت کے دن تمام کفار زیاں میں ہیں لیکن وہ کفار جو خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں و غیرہ_ دوسرے کفار کی نسبت زیادہ گھاٹے میں ہیں_
4 _ کفر اور اس کے نتائج، مختلف مراتب کے حامل ہیں _
لا جرم انہم فی الآخرة ہم الأ خسرون

آخرت :
آخرت کے جھٹلانے والوں کا نقصان 3
خدا پر افترا باندھنے والے:
ان کا اخروی نقصان 3
سبیل اللہ :
سبیل اللہ سے روکنے والوں کا آخرت میں گھاٹا3
قیامت :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قیامت کے دن بہت زیادہ تباہی کا شکار ہونے والے3
کافر لوگ:
ان کا اخروی نقصان 1،2،3 ; ان کا دنیوی نقصان 1،2;ان کی اخروی تباہی 1،2،3; ان کی دنیوی تباہی 1،2
کفر:
کفر کے مراتب 4
گناہ گار لوگ:
ان کی اخروی تباہی 3
نقصان:
نقصان کے مراتب 2; اخروی نقصان کی شدت 2
نقصان اٹھانے والے1،2،3

71

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُواْ إِلَى رَبِّهِمْ أُوْلَـئِكَ أَصْحَابُ الجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (٢٣)
بیشك جو لوگ ایمان لے آئے اور انھوں نے نیك اعمال انجام دئے اور اپنے رب کی بارگاہ میں عاجزی سے پیش آئے وہی اہل جنت ہیں اور اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں (23)

1 _ بہشت ان مؤمنین کیلئے ہے جو اعمال صالح انجام دیں اور خدا کے مقابل خاضع اور منکسر ہوں_
ان الذین آمنوا ... اولئك اصحاب الجنة
"اخبات" ("اخبتوا" کا مصدر) خضوع و خشوع کے معنی میں ہے نیز اطمینان کے معنی میں ہے_ مندرجہ بالا مطلب پہلے معنی کی بنیاد پر ہے_ قابل ذکر ہے کہ اس صورت میں"الی " لام کے معنی میں ہے یعنی "اخبتوا لربّہم" وہ خدا کے سامنے خاضع ہیں_
2_ خدا تعالی کی ربوبیت پر اطمینان اور دل کو اس کے بارے میں تردید سے دور کردینا ، بہشت میں داخل ہونے کی شرائط میں سے ہے_
ان الذین ... اخبتوا الی ربّہم اولئك اصحاب الجنّة
مندرجہ بالا مطلب اس بات پر موقوف ہے کہ "اخبات" اطمینان کے معنی میں ہو_ بناء براین "اخبتوا الی ربّہم" یعنی وہ ربوبیت خدا پر اطمینان رکھتے ہیں_
3 _ خدا تعالی کی ربوبیت کی طرف توجہ،انسان کو خدا تعالی کے سامنے خضوع و خشوع کی طرف مائل کرتی ہے_
و اخبتوا الی ربہم
4 _ ایمان اور ربوبیت خدا پر اطمینان کے بغیر اعمال صالح کارساز نہیں ہیں_
ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات و اخبتوا الی ربّہم اولئك اصحاب الجنّة

72
5 _ انسان کی عمر و جان کے سرمایہ کے مقابلہ میں بہشت کا حصول شائستہ اور کسی نقصان کے بغیر نتیجہ ہے_
اولئك الذین خسروا انفسہم ... انّ الذین آمنوا ... اولئك اصحاب الجنة
کفر پیشہ لوگوں کو نقصان اٹھانے والا شمار کرنے کے مقابلہ میں مؤمنین کی پاداش کے عنوان سے بہشت کو موضوع بناکر پیش کرنا، مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہے_
6_شائستہ اعمال کے حامل مومنین ہی صرف وہ انسان ہیں جنہوں نے اپنی عمر کے سرمایہ کو تباہ نہیں کیا اور دنیا و آخرت کے نقصان سے محفوظ ہیں_
اولئك الذین خسروا انفسہم ... انّ الذین آمنوا ... اولئك اصحاب الجنة
7_ بہشت ایك جاودانہ اور ناقابل زوال مقام ہے_
ہم فیہا خالدون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

8_ بہشتی لوگ ، ہمیشہ کیلئے بہشت میں رہنے والے ہوں گے_
اولئك اصحاب الجنة ہم فيہا خالدون
9_ انسان ايك ناقابل فنا اور ہميشہ باقى رہنے كى لياقت ركھنے والا موجود ہے_
ہم فيہا خالدون
10_ عن ابى عبدالله (ع) ... قال: ...: ا تدرون ما التسليم؟ ... ہو والله الإخبات قول الله عزوجل; "الذين آمنوا و عملوا الصالحات وا خبتوا إلى ربّہم"امام صادق (ع) سے روايت كى گئي ہے كہ آپ(ع) نے فرمايا: كيا جانتے ہو كہ تسليم كيا ہے؟ ...خدا كى قسم تسليم وہى اخبات ہے اور وہى فرمان خداوندى ہے جس مينوہ ارشاد فرماتاہے ... و اخبتوا الى ربّہم(1)

اخبات:
اخبات سے مراد 10
انسان:
انسان كى حيات جاويدانى 9;انسان كى صلاحيتيں 9 ;انسان كى عمر كا حاصل5; انسان كى عمر كى اہميت 5
ايمان:
ايمان كى اہميت 4;ربوبيت خدا پر ايمان 4; ربوبيت خدا پر ايمان كے آثار 2
بہشت:
بہشت كى اہميت 5; بہشت كى جاويدانى 7; بہشت كے موجبات 1،2; بہشت ميں جاويدانى 8 ; بہشت ميں داخل ہونا 5
بہشتى لوگ:
ان كى جاويدانى 8
تسليم:
تسليم كى حقيقت 10
....

1) كافى ، ج1 ،ص391، ح3; نورالثقلين ج2 ص 347،ح53.

73
حيات:
جاويدانى حيات كا امكان 9
خشوع:
خشوع كا پيش خيمہ 3
خضوع:
خضوع كا پيش خيمہ 3; خضوع كے آثار 1
ذكر:
ربوبيت خدا كے ذكر كے آثار 3
روايت : 10
عمل صالح:
بے ايمان كا عمل صالح 4; عمل صالح كے آثار 1
مؤمنين:
صالح مؤمنين كا محفوظ ہونا 6; صالح مؤمنين كے فضائل6; مؤمنين اور نقصان 6
نقصان:
اخروى نقصان سے محفوظ ہونا 6; دنيوى نقصان سے محفوظ ہونا6

مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالأَعْمَى وَالأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلاً أَفَلاَ تَذَكَّرُونَ (٢٤)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

كافر اور مسلمان كى مثال اندھے بہرے اور ديكھنے سننے والے كى ہے تو كيا يہ دونوں مثال كے اعتبار سے برابر ہوسكتے ہيں تمھيں ہوش كيوں نہيں آتا ہے (24)

1_قرآن كے بارے ميں كفر كرنے والوں اور مشركوں كى حالت، اندھے اور بہرے انسان جيسى ہے_
مثل الفريقين كالاعمى والاصمّ
2 _ قرآن پر ايمان لانے والوں اور موحّد لوگوں كى حالت بينا اور شنوا انسانوں جيسى ہے_
مثل الفريقين كالاعمى والاصمّ والبصير والسميع
3_شرك آلود رجحانات اور قرآن كريم كى حقانيت كا انكار، ضمير كے ناشنوا اور دل كے نابينا ہونے كى علامت ہے_
مثل الفريقين كالاعمى والاصمّ والبصير والسميع
4 _ انسان كى باطنى بينائي اور شنوائي (حقائق كو سمجھنے اور درك كرنے كى توانائي) اسے توحيد، ايمان بقرآن

اور اعمال صالح كى انجام دہى كى طرف مائل كرتى ہے_
مثل الفريقين كالاعمى والاصمّ والبصير و السميع
5 _ مؤمنين اور موحّدين ہرگز كافروں اور مشركوں كے مانند نہيں ہوں گے، جس طرح كہ بينا اور شنوا لوگ اندھے اور بہرے كى مانند اور ان كے برابر نہيں ہوتے ہيں_
ہل يستويان مثل
6_ خداوند عالم كا لوگوں كو معارف و حقائق كے فہم اور ان كى طرف خاطر خواہ توجہ دينے كى دعوت دينا_
(تذكرون) كے جملے كا متعلق ممكن ہے تمام حقائق اور معارف الہى ہوں اور يہ بھى ممكن ہے _ وہ مخصوص حقائق ہوں جو آيت كريمہ ميں مورد بحث ہيں _ ليكن مذكورہ تفسير معنى اول كى بناء پر ہے_ يہ بات قابل ذكر ہے كہ جملہ (أفلا تذكرون ...) ميں جو استفہام ہے وہ امر كے انگيزہ اور اس كام كو انجام دينے كى طرف ترغيب كے ليے ہے پس معنى يوں ہوگا: حقائق كو سمجھو اور ان كى طرف توجہ دو_
7_ خداوند عالم كا لوگوں كو مؤمنين كى كفار پر برترى كو سمجھنے اور اسے مورد توجہ قرار دينے كے ليے دعوت دينا_
ہل يستويان مثلاً أفلا تذكرون

ايمان :
قرآن مجيد پر ايمان لانے كے عوامل 4
بصيرت :
اہل بصيرت 2 ; بصيرت كے آثار 4
بہرا پن :
بہرے پن كى علامتيں 3
حقائق :
حقائق درك كرنے كى دعوت 6 ; حقائق درك كرنے كے آثار 4
خدا:
خداوند متعال كى دعوت6 ، 7
دل كا اندھا پن :
دل كے اندھاپن كى علامتيں 3
ذكر :
مؤمنين كے فضائل كا ذكر 7
قوت سماعت:
قوت سماعت كے آثار 4
عمل صالح :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عمل صالح کے اسباب 4

75
قرآن :
قرآن مجید کو جھٹلانے کے آثار 3 ; قرآنی تمثیلات1 ، 2
قرآنی تمثیلات:
اندھے کی مثال 1 ; اہل سماعت کی مثال دینا 2 ; بہرے کی مثال 1 ; صاحبان بصیرت کی مثال دینا 2 ;کافروں کی مثل 1 ; مشرکین کی مثل 1 ; موحدین کی مثل 2; مؤمنین کی مثل 2
کفار:
کفار کی سرزنش 1 ، 5
لوگ:
لوگوں کو دعوت 7
مشرکین :
مشرکین کی سرزنش 1 ،5
میلان:
باطل کی طرف میلان رکھنے کے آثار 3 ; توحید کی طرف میلان کے آثار 4 ; کفر کی طرف میلان رکھنا3
موحدین:
موحدین کی کافروں پر فضیلت 5; موحدین کی مشرکین پر فضیلت 5 ; موحدین کے فضائل 2 ، 5
مؤمنین:
کافروں پر مؤمنین کی فضیلت 5 ; مشرکین پر مؤمنین کی فضیلت 5 ;مؤمنین کو سمجھنے کی دعوت 7 ; مؤمنین کی فضیلت کو درك کرنا 7 ; مؤمنین کے فضائل 2 ، 5

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحاً إِلَى قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ (٢٥)
اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف اس پیغام کے ساتھ بھیجا کہ میں تمھارے لئے کھلے ہوئے عذاب الہی سے ڈرانے والا ہوں (25)

1_ حضرت نوح، (ع) انبیاء اور رسولوں میں سے ہیں_
و لقد ارسلنا نوح
2 _ حضرت نوح (ع) کی رسالت ان کی قوم تك ہی محدود تھي_

76
و لقد ارسلنا نوحاً الی قومہ
3_ حضرت نوح (ع) نے رسول منتخب ہونے کے بعد لوگوں میں اپنی رسالت کااعلا ن کیا _
انی لکم نذیر مبین
4_ حضرت نوح (ع) نے لوگوں کو بتایا کہ میں ڈرانے اور متنبہ کرنے والا نبی ہوں_
انّی لکم نذیرٌ
5_ حضرت نوح (ع) کی ذمہ داری تھی کہ وہ لوگوں تك واضح و روشن انداز میںپیغام الہی پہنچائیں_
انی لکم نذیر مبین
6_ لوگوں کو انکی بری عاقبت اور ناخوشگوار نتائج سے ڈرانا، پیغمبروں کی ذمہ داری ہے_
انی لکم نذیر مبین
7_ عن ابی عبداللہ (ع) انہ قال : کان اسم نوح عبدالغفار و انّما سميّ نوحاً لانہ کان ینوح علی نفسہ (1)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں : حضرت نوح (ع) کا نام عبدالغفار تھا اور اپنے نفس پر بہت زیادہ گریہ و زاری کرنے کیوجہ سے ان کا نام نوح پڑگیا_

انبیاء (ع) :
انبیا ء (ع) علیہم السلام کا ڈرانا 6; انبیاء (ع) کی رسالت 6
تبلیغ:
تبلیغ کا طریقہ 5 ; تبلیغ میں صراحت 5
خدا کے رسول: 1
روایت :7
نتیجہ :
برے انجام سے ڈرانا 6
نوح:
حضرت نوح (ع) اور انکی قوم 4; حضرت نوح کا ڈرانا 4 ;حضرت نوح(ع) کا منتخب کیاجانا3; حضرت نوح (ع) کی تبلیغ 3 ;حضرت نوح (ع) کی تبلیغ رسالت 3 ; حضرت نوح (ع) کی تبلیغ کا طریقہ 5; حضرت نوح(ع) کی رسالت 5; حضرت نوح (ع) کی رسالت کا محدود ہونا 2; حضرت نوح(ع) کی وجہ تسمیہ 7; حضرت نوح (ع) کے مراتب 1 ; نبوت حضرت نوح 1

....

1) علل الشرائع ص 28 ، ح 1 ، ب 20 ، بحارالانوا ج/ 11، ص 286 ، ح 4_

أَن لاَّ تَعْبُدُواْ إِلاَّ اللّهَ إِنِّيَ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ (٢٦)
اور یہ کہ خبردار تم اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرنا کہ میں تمھارے بارے میں دردناك دن کے عذاب کا خوف رکھتا ہوں (26)

1_عبادت کے سزاوار فقط ذات الہی ہے اور اس کے علاوہ کوئي بھی لائق عبادت نہیں_
أن لا تعبدوألا الله
2_وحدہ لا شريك کی عبادت کی دعوت، حضرت نوح(ع) کے تبلیغی مشن میں سرفہرست تھا_
انّی لکم نديرٌ مبین ، ا ن لا تعبدوألا الله
3_ توحید کا پر چار اور شرك کے خلاف جہاد، انبیاء الہی کی رسالت کا اہم جز تھا_
أن لا تعبدوألا الله
4_ حضرت نوح (ع) کی قوم مشرك تھي_
أن لا تعبدوألا الله
(ا ن لا تعبدوألا الله)کا جملہ جوغیر اللہ کی عبادت سے منع کرتاہے اور وحدہ لا شريك کی عبادت کا حکم دے رہاہے اس سے یہ معلوم ہوتاہے کہ حضرت نوح (ع) کی قوم نے خدا کے علاوہ كئي ايك معبود دبنا رکھے تھے جن کی وہ عبادت کرتے تھے_
5_حضرت نوح (ع) کی قوم ،حضرت نوح (ع) کے پیغمبر مبعوث ہونے سے پہلے خداوند متعال کے وجود پر اعتقاد رکھتی تھي_
ان لا تعبدوألا الله
اگر حضرت نوح (ع) کی قوم کاوجود خدا پر اعتقاد نہ ہوتا تو حضرت نوح (ع) کے لیے ضروری تھا کہ وہ پہلے کائنات کے خالق کے وجود کو ثابت کرتے پھر لوگوں کو اس کی عبادت کی دعوت دیتے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

6_ خداوند عالم کے وجود کا عقیدہ، تاریخ بشر کے عمیق ترین بنیادی عقائد میں سے ہے_
أن لا تعبدوألا الله
7_ قیامت اور اس کے دردناك عذاب کی خبر دینا، حضرت نوح (ع) کی رسالت کا حصہ تھا_
انی اخاف علیکم عذاب یوم أليم
ممکن ہے (یوم) سے مراد ، روز قیامت ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد طوفان نوح کا دن مراد ہو لیکن مذکورہ بالا تفسیر احتمال اول کی بناء پر

78

ہے قابل ذکر ہے کہ(یوم) کے لیے (الیم) کی صفت لانا، اس دن کے عذاب کی طرف اشارہ ہے_
8_ خداوند متعال کی عبادت کو ترك اور غیر خدا کی عبادت کرنا، روز قیامت دردناك عذاب میں گرفتار ہونے کا سبب ہے_
ان لا تعبدوألا الله انی اخاف علیکم عذاب یوم ا لیم
9 _ حضرت نوح (ع) نے اپنی کافر قوم کو دردناك اخروی عذاب سے خبردار کیا_
ان لا تعبدوألا الله انی اخاف علیکم عذاب یوم الیم
10_ حضرت نوح (ع) نے اپنی کافر قوم کو دیناوی دردناك عذاب سے متنبہ کیا_
ان لا تعبدوألا اللّہانی اخاف علیکم عذاب یوم الیم
11_ کفارکے لیے دنیا کے دردناك عذابوں میں گرفتار ہونے کا خدشہ _
أن لا تعبدوألا الله انی ا خاف علیکم عذاب یوم ا لیم
12_ حضرت نوح (ع) ، لوگوں کے لیے دلسوز پیغمبر تھے اور مشرکین اور اپنی کافر قوم کے تلخ مستقبل کے لیے پریشان تھے _
أنّی ا خاف علیکم

انبیا(ع) :
انبیا (ع) کا شرك کے خلاف جہاد_ 3 ; انبیا (ع) کی رسالت 3;
ایمان :
خدا پر ایمان 6
توحید:
توحید عبادی کی دعوت 2; توحید عبادی کی اہمیت 1 ، 2; دعوت توحید کی اہمیت 3
خدا:
خداشناسی کی تاریخ 5 ، 6
شرك:
شرك عبادی سے اجتناب 1 ; مخالفت شرك کی اہمیت 3
عبادت:
عبادت خدا کے ترك کرنے کے آثار 8 ; غیر خدا کی عبادت کو ترك کرنا 1 ; غیر خدا کی عبادت کے آثار 8
عذاب:
آخرت کا دردناك عذاب 8،7 ;اہل عذاب 11 ; دنیا کا دردناك عذاب 10 ، 11 ;عذاب آخرت سے ڈرانا 9 ;عذاب آخرت کے اسباب 8; عذاب

79

دنیاوی سے ڈرانا 10 ; عذاب کے اسباب 11 ; عذاب کے درجات 7 ، 8 ، 9 ، 10، 11
عقیدہ :
خدا پر عقیدہ 5; عقیدہ کی تاریخ 5 ، 6

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قیامت :
قیامت کا برپا ہونا 7
کفار :
کافروں کا عذاب دنیاوی 11 ; کافروں کے برے انجام کی پریشاني12
مشرکین :
مشرکین کے برے انجام کی پریشاني12
نوح (ع) کی قوم :
قوم نوح کا شرك 4 ;قوم نوح کا عقیدہ 5; قوم نوح کو ڈرانا 9، 10; قوم نوح کی خداشناسي5
نوح (ع) :
حضرت نوح (ع) اور ان کی قوم 12; حضرت نوح (ع) کا دعوت حق دینا2 ; حضرت نوح (ع) کا ڈرانا9 ، 10 ; حضرت نوح (ع) کی تبلیغ 2 ، 7 ; حضرت نوح کی پریشاني12 ;حضرت نوح (ع) کی رسالت 7 ; حضرت نوح (ع) کی مہربانی 12

فَقَالَ الْمَلأُ الَّذِينَ كَفَرُواْ مِن قِوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلاَّ بَشَراً مِّثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلاَّ الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ وَمَا نَرَى لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ (٢٧)
تو ان کی قوم کے بڑے لوگ جنھوں نے کفر اختیار کرلیا تھا _ انھوں نے کہا کہ ہم تو تم کو اپنا ہی جیسا ایك انسان سمجھ رہے ہیں اور تمھارے اتباع کرنے والوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ ہمارے پست طبقہ کے سادہ لوح افراد ہیں _ ہم تم میں اپنے اوپر کوئي فضیلت نہیں دیکھتے ہیں بلکہ تمھیں جھوٹا خیال کرتے ہیں (27)

1_ قوم نوح (ع) کے سردار اور رؤسائ، حضرت نوح (ع) کی پیغمبري سے منکر ہوئے اور انہوں لانے قیامت کے برپ

ہونے اورتوحید الہی کا انکار کردیا_
فقال الملاء الذین کفروا من قومہ
اس سے پہلے والی آیت کے قرینہ کی بناء پر (کفروا) کا متعلق توحید، نبوت ، حضرت نوح (ع) اور روز قیامت کا دن ہے اسوجہ سے کہ پہلے والی آیت اس معنی پر قرینہ ہے_
2 _ قوم نوح (ع) کے کافر سردار، انسان کو رسالت الہی کا منصب دار نہیں سمجھتے تھے_
فقال الملاء ... ما نریك الا بشراً مثلن
3 _ حضرت نوح (ع) کا بشر ہونا، کافروں کے لیے پیغمبری اور رسالت نوح کے انکار کا بہانہ تھا_
قال الملاء ... ما نریك الا بشراً مثلن
4_ قوم نوح (ع) کی ایك جماعت نے حضرت(ع) پر ایمان لایا اور ان کی اطاعت کی _
و ما نریك اتبعك الا الذین ہم أراذل ن
5_ حضرت نوح (ع) پر ایمان لانے اور انکی پیروی کرنے والے افراد، معاشرہ کے دولتمند لوگ نہیں تھے_
ما نریك اتبعك الا الذین ہم ارذلن
(أراذل) کو لفظ (ملاء) کے مقابلے میں ذکر کیا گیا ہے _ یعنی وہ لوگ جو معاشرے کے مستضعف لوگوں میں سے تھے_
6_ قوم نوح (ع) کے رووؤساکی نظروں میں مستضعفین، پست لوگ تھے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ما نريك اتبعك الا الذين ہم أراذلن
أرذل (أراذل) كا مفرد ہے _ اسكا معنى پست اور حقير ہے _
7_ حضرت نوح (ع) كے پيروكاروں كا مستضعف اور محتاج لوگوں ميں منحصر ہونا، انكى قوم كے اشراف لوگوں كے ليے ايمان نہ لانے اور انكار رسالت كا بہانہ تھا_
فقال الملاء ...ما نريك اتبعك الا الذين ہم أراذل نا بادى الراي
8_ قوم نوح (ع) كے سردار اور رؤسا، متكبر اور خودپسندى ميں گرفتار تھے_
فقال الملاء ... ما نريك اتبعك الا الذين ہم أراذل ن
9_ اشراف اور دنياوى زندگى كى خوشحالي، انسان كو دوسروں سے بڑا خيال كرنے اور تكبرانہ صفت ميں مبتلا كرنے كا سبب ہے_
فقال الملاء ... ما نريك اتبعك الا الذين ہم اراذلن
10_ سردار لوگ اور قوم كے اشراف،انبياء الہى كا انكار كرنے ميں پيشقدم ہوتے ہيں_
فقال الملاء الذين كفرو
11_ قوم نوح (ع) كے اشراف ، مستضعفين كے ايمان كو ابتدائي اور خوش فہمى و عدم تفكر كا نتيجہ سمجھتے تھے_

81

ما نريك اتبعك الا الذين ہم أراذل نا بادى الراي
(بادي) "بدو"سے ظاہر كے معنى ميں ہے_ (ظاہر الرأي) ظاہر كو ديكھنا اور گہرى فكر و انديشہ سے خالى ہونا (بادى الرأي) كا جملہ ممكن ہے_(اتبعك) كے ليے ظرف ہو_ لہذا جملہ (ما نريك ...) كا معنى كچھ يوں ہوگا_ كہ ہم ديكھ رہے ہيں كہ پست لوگوں نے تيرى پيروى كى ہے اور ان كى پيروى عميق نہيں بلكہ بغير كسى غور و فكر كے ہے كہ تيرے دعوى كو انہوں نے قبول كرليا ہے_
12_ قوم نوح كے اشراف لوگوں كى نظر ميں حضرت نوح (ع) پر ايمان لانے والوں كى حقارت اور پستى كا واضح و آشكار ہونا_
ما نريك اتبعك الا الذين ہم أراذل نا بادى الرأي
مذكورہ بالاتفسير اسوقت ہوسكتى ہے جب ہم (بادى الراي) كو جملہ(ہم أراذل نا) كے ليے ظرف خيال كريں يعنى يوں معنى ہوگا كہ ايك ہى نظر ميں يہ سمجھا جاسكتا ہے كہ تيرے پيروكار پست اور حقير لوگ ہيں_
13 _ قوم نوح (ع) كے سردار اور اشراف اس خيال ميں تھے كہ حضرت نوح (ع) كے پيروكار ہم پر كوئي فضيلت اور برترى نہيں ركھتے ان كے دعوؤں كو قبول كرنے كے قابل نہيں سمجھتے تھے_
و ما نرى لكم علينا من فضل
14 _ قوم نوح كے روؤسا، حضرت (ع) كو پيغمبرى كا جھوٹا دعوى كرنے والے سمجھتے تھے _
بل نظنكم كاذبين
حضرت نوح (ع) اورانكے پيروكاروں پر جھوٹ كى تہمت لگانا، ان كے حسب معمول دعوؤں ميں سے تھا _ حضرت نوح (ع) كى نسبت تہمت، نبوت كے دعوى كے لحاظ سے اور ان كے پيروكاروں پر تہمت ايمان لانے كے دعوى ميں تھي_
15_ قوم نوح كے سردار اور اشراف، حضرت(ع) كے پيروكاروں كو ايمان كے دعوى ميں جھوٹ سے متہم كرتے تھے_
بل نظنكم كاذبين

آسائش:
ظاہرى آسائشے كے آثار 9
اخلاق :
اخلاقى كى آفات كى پہچان9
اشراف :
اشراف كا كفر 10
اشرافيت :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اشرافیت کے آثار 9
انبیاء (ع) :

انبیاء (ع) کو جھٹلانے والے 10
ایمان :
حضرت نوح (ع) پر ایمان 13
تکبر :
تکبر کا سبب 9
قوم نوح :
اشراف کا تفکر 2 ، 6 ، 11 ، 12 ،13 ;بہانہ گیری اور قوم نوح (ع) 3 ; اشراف قوم نوح اور بشر کی نبوت 3 ; اشراف قوم نوح کا تکبر 8 ، 13 ;اشراف قوم نوح کا شرك 1 ; اشراف قوم نوح کا کفر 1 ; اشراف قوم نوح کی تہمتیں 14 ،15; اشراف قوم نوح کی خباثتیں8 ; اشراف قوم نوح (ع) کے کفر کرنے کے اسباب 7 ; قوم نوح (ع) کے اشراف اور بشر کی نبوت 2 ;قوم نوح کے اشراف اور حضرت نوح (ع) کے پیروکار 7 ،11 ، 12 ، 13 ، 15 ; قوم نوح (ع) کے اشراف اور خود حضرت نوح (ع) 13 ، 14 ; قوم نوح (ع) کے اشراف اور قیامت 1 ; قوم نوح (ع) کے اشراف اور لوگ 6 ; قوم نوح کے اشراف اور مستضعفین 11 ;قوم نوح(ع) کے اشراف کی بہانہ گیری 7; قوم نوح (ع) کی مومنین کی تحقیر6; قوم نوح (ع) کے کافر 11 ; قوم نوح کے مستضعفین اور
حضرت نوح (ع) 7; قوم نوح (ع) کے مومنین 4;
قیامت :
قیامت کو جھٹلانے والے
کافر : 10
کفر:
کفر میں سبقت لینے والے 10
متکبرین : 8
نبوت:
بشر کی نبوت کو جھٹلانے والے 2
نوح (ع) :
حضرت نوح (ع) کا بشر ہونا 3 ; حضرت نوح (ع) کے پیروکار اور انکی حقارت 12 ; پیروکار حضرت نوح (ع) پر جھوٹ بولنے کی تہمت 14 ; پیروکار حضرت نوح (ع) پر ظاہری عمل کرنے کی تہمت11 ; حضرت نوح (ع) کو جھٹلانے کے اسباب 3 ، 7 ; قصہ حضرت نوح (ع) 14; حضرت نوح (ع) کو جھٹلانے والے 1 ; حضرت نوح (ع) کے پیروکاروں کی خصوصیات 5

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّيَ وَآتَانِي رَحْمَةً مِّنْ عِندِهِ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنتُمْ لَهَا كَارِهُونَ (٢٨)
انھوں نے جواب دیا کہ اے قوم تمھارا کیا خیال ہے کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل رکھتا ہوں اور وہ مجھے اپنی طرف سے وہ رحمت عطا کردے جو تمھیں دکھائي نہ دے تو کیا میں ناگواری کے با وجود زبردستی تمھارے اوپر لادسکتا ہوں(28)

1_ حضرت نوح (ع) ، اپنی پیغمبری پر معجزہ اور روشن دلیل رکھتے تھے_
قال یا قوم ا ریتم ان کنت علی بینة

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یہ قابل ذکر ہے کہ (ا ر ء یتم) (ا خبروني) کے معنی مینہے اور اس جملہ کا مفعول (ا نلزمکوہا) ہے _ اور یہ دونوں جواب شرط (ان کنت) کے مقام پر ہیں _ اصل میں جملہ اس طرح ہے _(أن کنت علی بینة ... فاخبرونی ا نلزمکموہا)_
2 _ خداوند متعال، اپنے پیغمبروں کو روشن دلیلیں اور معجزہ عطا کرتاہے_
ان کنت علی بینة من ربي
3_خداوند متعال، پیغمبروں کی تربیت اور ان کے امور کو منظم کرنے والا ہے _
أن کنت علی بینة من ربي
مذکورہ بالا تفسیر لفظ "رب" کہ جس کا معنی مدبر و مربی کا ہے کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہے_
4 _انبیاء کرام کو روشن دلیلیں اور معجزہ عطا کرنے کا مقصد نبوت کے کام کو منظم طریقے سے انجام دینا اور رسالت کے مقاصد کی تکمیل ہے
ان کنت علی بینة من ربي
5_ خداوند متعال نے حضرت نوح (ع) کو اپنی رحمت خاصہ سے بہرہ مند فرمایا اورانہیں مقام نبوت دی _
أتنی رحمة من عنده
(رحمة) سے مراد، اس مخصوص مورد میں مقام

نبوت اور پیغمبری مراد ہے _
6_ خداوند متعال اپنے پیغمبروں کو رحمت خاصہ اور نبوت کے مقام سے نوازتاہے_
و ء اتانی رحمة من عنده
(رحمة) کے لفظ کا نکرہ لانا، اس کی عظمت پر دلالت کرتاہے اور (من عنده) کے ساتھ اسکی صفت لانا، اس کے بلند مقام سے حکایت ہے_
7_ حضرت نوح علیہ السلام کا سرداروں اور اشراف قوم سے برتاؤ مہربانہ اور مشفقانہ تھا_
یا قوم أراءیتم
(یا قوم) اے میرے لوگو یہ جملہ شفقت اور عطوفت کو بتاتاہے_
8_ حضرت نوح (ع) کی قوم کے سردار اور روؤسا ایسے دل کے اندھے تھے کہ وہ معارف الہی اور دلائل نبوت کو سمجھنے سے قاصر تھے_
أرأیتم أن ... ء اتانی رحمةً من عنده فعمیّت علیکم
(تعمية) "عمیّت" کا مصدر ہے جو اندھا کرنے کے معنی میں ہے _ اور جب یہ "علي" کے ساتھ متعدی ہوتاہے تو مخفی کرنے کے معنی میں ہوتاہے لہذا (فعمت علیکم) کا معنی کچھ یوں ہوگا کہ وہ روشن دلیل اور رحمت جو خداوند متعال نے مجھے عطا کی ہے وہ تم پر مخفی اور اسکو تم درك کرنے سے قاصر ہو_
9_ قوم نوح (ع) کے سرداروں کی اشرافیت، تکبر اور احساس برتری ان کے اندھا دل اور دلائل نبوت و فہم معارف الہی کو درك کرنے سے عاجزی کا سبب تھے_
أرأیتم أن ... اتنی رحمة من عنده فعمیت علیکم
(عمیت) فعل مجہول ہے اور اس کا فاعل جو کہ ذکر نہیں ہوا وہ چیز تھی جو کفار کے اندھا دل اور ان پر حضرت نوح(ع) کی نبوت کے دلائل کے مخفی ہونے کا سبب تھی _حضرت نوح(ع) کی کافر قوم کے لیے جو صفات بیان ہوئي ہیں اس قرینہ کی بناپر کہا جاسکتاہے کہ سرداروں کی اشرافیتّ، تکبر اور احساس برتری و غیرہ ایسی صفات تھیں جو ان کے اندھا دل اور معارف الہی کو درك کرنے سے ان کی عاجزی کاسبب بنیں_
10_ پیغمبروں پر ایمان اور معارف الہی پر اعتقاد ، قابل اجبار و اکراہ نہیں ہے_
أنلزمکموہا و أنتم کارہون
11_ حضرت نوح (ع) کے پیروکار ، ابلاغ رسالت اور لوگوں کو ایمان کی دعوت دینے کے سلسلہ میں ان کے مددگار تھے_
ا نلزمکموہ
مذکورہ بالا تفسیرکا (نلزم) کے صیغہ جمع سے استفادہ کیا گیا ہے _ جو حضرت نوح (ع) اور انکے پیروکاروں کو شامل

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہے_

12_ قوم نوح (ع) كے سردار اور رؤسا، معارف الہى كى طرف اپنى رغبت كا اظہار نہيں كرتے تھے بلكہ اس سے

85

بيزارى اور نفرت كرتے تھے_

و أنتم لہا كارہون

13_ معارف دينى كى طرف رغبت كے ليے ضرورى ہے كہ پہلے اسكى معرفت ہو_

فعميت عليكم ... و انتم لہا كارہون

14_ انبياء (ع) كا لوگوں كو ہدايت كرنے كى شرط يہ ہے كہ لوگ معارف الہى سے بيزار نہ ہوں_

أنلزمكموہا و أنتم لہا كارہون

اشرافيت:

اشرافيت كے آثار 9

انبياء:

انبياء (ع) پر رحمت 6 ; انبياء (ع) كا مدبر 3; انبياء (ع) كا مربى 3 ; انبياء كى روشن دليليں 2 ; انبياء (ع) كى روشن دليلوں كا فلسفہ 4 ; انبياء (ع) كى نبوت 6; انبياء (ع) كے معجزے كا فلسفہ 4 ; انبياء (ع) كے مقامات 6 ; اہداف انبياء (ع) كے متحقق ہونے كے اسباب4 ; رسالت انبياء كى اہميت 4 ; نبوت انبياء (ع) كے دلائل 2 ; ہدايت انبياء كى شرائط 14

ايمان :

انبياء (ع) پر ايمان 10 ; دين پر ايمان 10

تكبر :

تكبر كے آثار 9

خدا:

افعال خداوندى 3 ; ربوبيت خدا 3 ; رحمت خاصہ الہى 5 ،6 ; خداوند عالم كى عنايات ،2

دل كا اندھا ہونا :

دل كے اندھا پن كے اسباب 9

دين:

دين سے بيزارى 12 ;دين كى شناخت كے آثار 13; دين ميں اكراہ نہيں 10

رغبت :

دين كى طرف رغبت كا سبب 13

معجزہ :

معجزہ كا سرچشمہ2

نبوت :

نبوت كى اہميت 4

نوح (ع) :

حضرت نوح (ع) اور اشراف 7 ; حضرت نوح (ع) اور ان كى قوم 7 ; حضرت نوح (ع) پر رحمت 5 ; حضرت نوح (ع) كا برتاؤ7 ; حضرت نوح (ع) كا معجزہ 1 ; حضرت نوح (ع) كى پيروكاروں كو تبليغ 1 ; حضرت نوح (ع) كى پيروكاروں كو دعوت 11 ;حضرت نوح (ع) كى روشن دليليں 1 ; حضرت نوح (ع) كى مہربانى 7 ; حضرت نوح (ع) كى نبوت كے دلائل 1 ; حضرت نوح (ع) كے مددگار 11; مقامات حضرت نوح 5 ; نبوت حضرت نوح (ع) 5

ہدايت:

ہدايت كے شرائط14

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَيَا قَوْمِ لا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالاً إِنْ أَجْرِيَ إِلاَّ عَلَى اللّهِ وَمَا أَنَاْ بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُواْ إِنَّهُم مُّلاَقُو رَبِّهِمْ وَلَـكِنِّيَ أَرَاكُمْ قَوْماً تَجْهَلُونَ (٢٩)
اے قوم میں تم سے كوئي مال تو نہيں چاہتا ہوں _ ميرا اجر تو الله كے ذمہ ہے اور ميں صاحبان ايمان كو نكال بھی نہيں سكتا ہوں كہ وہ لوگ اپنے پروردگار سے ملاقات كرنے والے ہيں البتہ ميں تم كو ايك جاہل قوم تصور كررہا ہوں (29)

1_حضرت نوح (ع) نے لوگوں كو بتايا كہ مينتبليغ رسالت كے بدلے ميں تم سے تھوڑے سے مال كا بھی مطالبہ نہيں كروں گا_
يا قوم لا اسئلكم عليہ مال
(عليہ) كی ضمير سے مراد پيغمبری اور تبليغ رسالت ہے _ اور (مالاً) كا لفظ نكرہ ہے جو دلالت كرتاہے كہ اجر رسالت ميں ذرہ برابر مال بھی نہيں لوں گا_ كيونكہ نكرہ نفی (لاا سئلكم) كے بعد ذكر ہوا ہو_
2_ انبياء كرام، لوگوں كو تبليغ رسالت اور معارف دين كی تبليغ كے بدلے ميں كم ترين مال كی درخواست كرنے سے منزہ ہيں_
و يا قوم لا اسئلكم عليہ مال
3_ قوم نوح (ع) كے رؤسا اور سردار بے جا خيال كرتے تھے كہ حضرت نوح (ع) كا نبوت و رسالت كا دعوی اس وجہ سے ہے كہ وہ ہمارے مال و متاع كے حصول كا بہانہ بنائيں_
و يا قوم لا اسئلكم عليہ مال
حضرت نوح (ع) كا اپنی قوم كے جواب ميں اس بات كو بيان كرنا كہ مينتم سے كم ترين مال كا بھی مطالبہ نہيں كرتاہوں_ يہ بتاتاہے كہ كافر لوگ ايسی تہمت حضرت نوح (ع) پر لگاتے تھے_
4 _ حضرت نوح (ع) نے اپنی قوم ميں اعلان كيا كہ اجر رسالت فقط خداوند متعال كے ذمہ ہے_

ان ا جری الا علی الله
5_ انبياء (ع) دنيا كے مال و متاع اور مادی چيزوں پر فريفتہ ہونے سے منزہ ہيں_
لا ا سئلكم عليہ مالاً أن اجری الا علی الله
(مال) كے مقابلے ميں (ا جر) كا لفظ استعمال كرنا، يہ بتاتاہے كہ خداوند عالم سے حضرت نوح(ع) كا اجر رسالت كی درخواست دنياوی مال و متاع كے ليے نہيں تھی اور نہ ہی وہ اس پر فريفتہ تھے_
6_ لوگوں كے مال و متاع اور اموال پر نظر نہ ركھنا ، معاشرہ كو نجات دينے والوں اور دين حق كے مبلغين كی صداقت كی نشانی ہے_
و يا قوم لا ا سئلكم عليہ مالاً ان اجری الا علی الله
7_ معارف دين كی تبليغ كرنے والے اجر كے مستحق ہيں اور ان كو يہ پاداش فقط ذات خدا دے سكتی ہے_
ان اجری الا علی الله
8_قوم نوح كے سرداروں اور رؤسا كے ايمان لانے كی شرائط ميں ايك يہ تھا كہ حضرت نوح فقراء مؤمنين كو چھوڑ ديں_
و ما ا نا بطارد الذين اء منو
9_ حضرت نوح (ع) نے سرداروں اور رؤسا كی اس شرط (كہ فقراء مؤمنين كو چھوڑ دے) كی شديد مخالفت كی _
و ما أنا بطارد: الذين ا منو
جملہ اسميہ كو (با) زائدہ سے ذكر كرنا ، بہت زيادہ تاكيد پر دلالت كرتاہے_
10_رؤسا كو توحيد اور معارف الہی كی طرف ترغيب دلانے كا ہرگز يہ مطلب نہيں كہ فقير و غريب مؤمنين كو چھوڑ ديا جائے _
و ما أنا بطارد: الذين ء امنو
11 _ قوم نوح (ع) كے مؤمنين ،خداوند متعال كی بارگاہ ميں مقرب اور مقام لقاء پروردگار كے حامل ہيں_
انہم ملاقوا ربہم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ممکن ہے جملہ(انہم ملاقوا ربہم) حضرت نوح(ع) کے پیروکاروں کی موجودہ حالت کو بیان کررہا ہو یعنی وہ (اسی دنیا) میں لقاء اللہ کی منزل پر فائز ہوچکے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کی اخروی عاقبت کے بارے میں خبر دی جارہی ہو مذکورہ مطلب پہلے احتمال کی بناء پر ہے_

12 _ا نبیاء اور ان کے پیروکاروں کے باہمی ارتباط کا سبب ،خدا پر ایمان اور تقرب الہی ہے_

و ما أنا بطارد الذین امنوأنہم ملاقوا ربہم

13 _ دنیا میں لقاء اللہ کی منزل پر فائز ہونا ممکن ہے_

انہم ملاقوا ربہم

14_ لوگوں کے صحیح اور سچے ایمان کی تشخیص اور ایمان کے دعوی داروں کو پرکھنا خدا کی شان ہے_

بل نظنکم کاذبین _ ما ا نا بطارد الذین ء امنوأنہم ملاقوا ربہم

کفار حضرت نوح (ع) کے پیروکاروں کے ایمان کو نہ صرف معمولی بلکہ ان کے دعوی ایمان کو جھوٹا قرار دیتے تھے (بل نظنکنم کازبین) حضرت نوح(ع) ن کے جواب میں یہ جملہ فرماتے ہیں (انہم ملاقوا ربہم) یعنی انسانوں کے لیے آخرت کا دن ہے _ اس دن خداوند سچے اور جھوٹے ایمان کو مشخص کرے گا_

15_ قیامت کا دن، انسانوں کی خداوند عزوجل سے ملاقات کا دن ہے_

انہم ملاقوا ربہم

16_ قیامت، جھوٹے دعوی داروں اور سچے مؤمنین کے درمیان تفریق کا دن ہے_

بل نظنکم کاذبین _ انّہم ملاقوا ربہم

17_انبیاء کرام کا وظیفہ ہے کہ وہ اظہار ایمان کرنے والوں کو قبول کریںلیکن سچے اور جھوٹے مومنین کے در میان تفریق ان کی ذمہ داری نہیں ہے_

ما انا بطارد الذین ا منوأنہم ملاقوا ربہم

18_ قوم نوح (ع) کے سردار اورروؤسا، مومنین اور حضرت نوح (ع) کے پیروکاروں کے بلند درجات سے بے خبر تھے_

و لکن اری کم قوماً تجہلون

جملہ "انّہم ملاقوا ربّہم " کے قرینہ کی بناء پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ" تجہلون" کا مفعول حضرت نوح(ع) کے مومنین کا بلند و با عظمت مقام ہے اس پر(ا راکم ...) یعنی میں جانتا ہوں کہ تم مومنین کے بلند درجات (جو خداوند متعال کی لقاء ہے) سے آگاہ نہیں ہو_

19_قوم نوح (ع) کے رؤسا کی بلند مرتبہ (جو لقاء اللہ ہے) اور تقرب الہیسے نا واقفیت_

انہم ملاقوا ربہم و لکنی اری کم قوماً تجہلون

20_ وحدہ لا شریك کی عبادت اورانبیاء پر ایمان، قدر و قیمت کا معیار اور علم و آگاہی کی نشانی ہے_

و ما أنا بطارد الذین آمنوا ... و لکنّی اری کم قوماً تجہلون

مذکورہ بالا تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے جب (تجہلون) کو فعل لازم مانیں اور اس کے لیے مفعول کسی کو نہ بنایا جائے_ تو اس صورت میں (ا راکم ...) کا معنی یہ ہوگا کہ تم کافر نادان اور ناواقف لوگ ہو_

21_ شرك و کفر، نادانی اور بے عقلی کی نشانی ہے_

و لکنّی اری کم قوماً تجہلون

22_طبقہ رؤسا سے ہونا، دانائي اور بااہمیت ہونے کا معیار نہیں ہے اور نہ ہی محتاج و فقیر ہونا، جہالت اور بے اہمیت ہونے کی نشانی ہے_

و ما انا بطارد الذین امنوا ... و لکن اری کم قوماً تجہلون

اقدار:

اقدارکا معیار 20 ،22

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

انبیاء (ع) :
انبیاء اوراجر تبلیغ 2 ; انبیاء اواجر رسالت 2 ; انبیاء (ع) اور دنیا کی طلب 5 ; انبیاء اور مادیات 5 ;انبیاء اور مؤمنین 17 ;انبیاء سے دوستی کے اسباب 12 ; انبیاء کامنزہ ہونا 2 ، 5 ; انبیاء کی مسؤلیت کا دائرہ کار 17
ایمان:
انبیاء اور ایمان 20 ;ایمان کے آثار 12 ، 20 ;ایمان میں صداقت کی تعیین کا سبب14 ; خدا پر ایمان 12 ; قبول ایمان کے شرائط 17 ;
تبلیغ:
بغیر اجرت کے تبلیغ 1
تقرب:
تقرب کے آثار 12
توحید:
توحید کی دعوت 10;توحید عبادی کے آثار 20
جزاء:
جزاء کے مستحقین7 ; جزاکا سرچشمہ7
جہالت:
جہالت کا معیار 22 ; جہالت کی نشانیاں 21
جھوٹ بولنے والے:
قیامت کے دن جھوٹ بولنے 16
خدا:
خداوند عالم کا اجر 7 ; خداوند متعال کاحساب و کتاب14 ; خداوند متعال کی خصوصیات14
دین:
دین کی دعوت 10
رؤسا:
رؤسا کو دعوت دین
شرك :
شرك کے آثار 21
عقل:
بے عقلی کی نشانیاں 21
علم :
علم کا معیار22 ; علم کی نشانیاں 20
قوم نوح :
رؤسا قوم نوح(ع) اور لقا اللہ 19 ;رؤسا قوم نوح(ع) اور مؤمنین 8 ; رؤسا قوم نوح(ع) کی تہمتیں 3 ; رؤسا قوم نوح(ع) کی جہالت 18 ،19 ; رؤسا قوم نوح (ع) کے ایمان لانے کے شرائط 8 ; قوم نوح(ع) کے رؤسا اور تقرب 19 ; قوم نوح(ع) کے ر ؤسا اور حضرت نوح (ع) کے پیروکار 18 ; قوم نوح(ع) کے رؤسا اور فقراء 9 ; قوم نوح(ع) کے رؤسا کی سوچ 3 ; قوم نوح(ع) کے رؤسا کے

مطالبات 8 ; قوم نوح(ع) کے معاشرہ کا طبقاتی نظام8; قوم نوح(ع) کے مؤمنین کا تقرب 11 ; کفار قوم نوح(ع) 18
مؤمنین قوم نوح(ع) کے درجات 11 ، 18
قیامت :
قیامت کی خصوصیات 15 ، 16;قیامت میں حقائق کا ظاہر ہونا 16

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

كفر:
كفر كے آثار 21
لقاء الله :
دنيا ميں لقاء الله 13 ; قيامت ميں لقاء الله 15 ; لقاء الله كا مقام 1 1، 19 ;لقاء الله كا وقت 15
مؤمنين :
قيامت ميں مؤمنين 16; مؤمن فقير كو چھوڑنا 8،9 ; مؤمن فقير كوچھوڑنے كى مذمت 16 ;مؤمنين كي شخصيت كى اہميت 10
مبلغين:
مبلغين كا اجر 7 ; مبلغين كا زہد6 ; مبلغين كى صداقت كى علامتيں 6
مصلحين :
نجات دينے والوں كا زہد 6 ; نجات دينے والوں كى صداقت كى نشانياں6
مقربين :11
نوح : (ع)
اجر رسالت1 ، 4 ; حضرت نوح(ع) اور اشراف قوم كے مطالبات 9 ; حضرت نوح (ع) اور فقير مؤمنين 9; حضرت نوح(ع) پر دنياطلبى كى تہمت 3 ; حضرت نوح(ع) كا عقيده 4 ; حضرت نوح (ع) كا قصہ 9 ; حضرت نوح(ع) كى تبليغ 1 ، 4 نوح (ع) اور قوم نوح(ع) 4

وَيَا قَوْمِ مَن يَنصُرُنِي مِنَ اللّهِ إِن طَرَدتُّهُمْ أَفَلاَ تَذَكَّرُونَ (٣٠)
اے قوم ميں ان لوگوں كو نكال باہر كردوں تو الله كى طرف سے ميرا مددگار كون ہوگا كيا تمھيں ہوش نہيں آتا ہے (30)

1_ خداوند متعال موحدين اور پيغمبروں كى رسالت پر ايمان لانے والوں كا حامى و مددگار ہے _

من ينصر نى من الله ان طردتہم
2_ مومنين كو چھوڑ دينا (اہل ايمان كے مجمع سے نكال دينا) گناه اور عذاب الہى كا موجب ہے_
من ينصر نى من الله ان طردتہم
يہاں (من الله) كا معنى (من عذاب الله) ہے_
3_ تمام لوگ حتى انبياء بھى اگر مؤمنين كو چھوڑ ديں اور گناه كا ارتكاب كريں تو الہى سزا و مجازات كے مستحق ٹھريں گئے_
من ينصر فى من الله ان طردهم
4_ خداوند متعال كے عذاب كو ٹالنا اور عذاب الہى ميں گرفتارافراد كى مدد كسى كے بس كى بات نہيں ہے_
من ينصر نى من الله
جملہ (من ينصرني ...) ميں استفہام ، استفہام انكارى ہے _ (نصر) كا معنى مدد كرنا ہے _ كيونكہ آيت مينيہ (من) سے متعدى ہوا ہے لہذا نجات اورچھٹكارا كا معنى اس ميں متضمن ہے اس بنا ء پر (من ينصرني ...) كا معنى كچھ يوں ہوگا_ كوئي بھى مجھے عذاب الہى سے نجات نہيں دلواسكتا اگر ميں انہيں باہر نكال دوں _
5_حضرت نوح (ع) نے مؤمنين كو ترك كرنے كے نتائج و مشكلات كى طرف توجہ نہ كرنے پر اپنى قوم كے رؤسا و اشراف كى سرزنش كي_
أفلا تذكرون
(أفلا تذكرون) ميں استفہام توبيخى ہے_
6_ مومنين كو چھوڑنے كى خاطر عذاب الہى كا استحقاق، ايك ايسى حقيقت ہے جو سب كے ليے قابل در ك و فہم ہے_
من ينصرنى من الله ان طردتہم أفلا تذكرون
7_ تمام موجودات كا عذاب الہى كو ٹالنے سے عاجز ہونا، ايك ايسى حقيقت ہے جو سب كے ليے قابل درك و فہم ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

من ينصرنی من الله ... أفلا تذكرون

انبيا (ع) :

انبيا(ع) ء اور سزا 3 ; انبيا(ص) ء كے پيروكاروں كے حامی 1

انسان:

انسانوں كا عجز 4

خدا:

خداوند عزّوجل متعال كی حمايتيں1;خداوند عزوجل كی سزائيں 4; خداوند عزوجل كے عذاب 7

سزا:

سزا كے اسباب 3

عذاب:

اہل عذاب كی مدد4 ; دفع عذاب سے عاجز ہونا 4،

92

7 ;عذاب كے اسباب 2;عذاب كے اسباب كو درك كرنا 6

قوم نوح (ع) :

قوم نوح (ع) كے اشراف كی سرزنش 5

گناہ:

گناہ كی سزا 3 ; گناہ كے موارد 2

مؤمنين:

مؤمنين كو چھوڑنے كا گناہ 2;مؤمنين كو چھوڑ نے كے آثار 2 ،5; مؤمنين كو نكالنے كی سزا 3 ، 6 ; مؤمنين كی شخصيت كی اہميت 2 ، 3

موجودات:

تمام موجودات كا عاجز ہونا 7

موحدين:

موحدين كا حامی 1

نوح (ع) :

حضرت نوح (ع) كا ڈانٹنا5

وَلاَ أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَآئِنُ اللّهِ وَلاَ أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلاَ أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ وَلاَ أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ لَن يُؤْتِيَهُمُ اللّهُ خَيْراً اللّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنفُسِهِمْ إِنِّي إِذاً لَّمِنَ الظَّالِمِينَ (٣١)

اور ميں تم سے يہ بھی نہيں كہتا ہوں كہ ميرے پاس تمام خدائي خزانے موجود ہيں اور نہ ہر غيب كے جاننے كا دعوى كرتا ہوں اور نہ يہ كہتا ہوں كہ ميں فرشتہ ہوں اور نہ جو لوگ تمھاری نگاہوں ميں ذليل ہيں ان كے بارے ميں يہ كہتا ہوں كہ خدا انھيں خير نہ دے گا _ الله ان كے دلوں سے خوب باخبر ہے _ ميں ايسا كہہ دوں گا تو ظالموں ميں شمار ہوجائوں گا (31)

1_ حضرت نوح (ع) نہ توكائنات كے خزانوں كے مالك اور نہہی غيب علم جانتے تھے اور نہ وہ فرشتوں ميں سے

93

تھے_

لا أقول لكم عندی خزائن الله ... و لا أقول انی ملك

2_ قوم نوح كے رؤساءاور سردار حضرت نوح (ع) كو فرشتہ ،كائنات كے خزانوں پر اختيار اورعلم غيب نہ جاننے كی وجہ سے مقام پيغمبری كے لائق نہيں سمجھتے تھے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ولا أقول لكم عندی خزائن الله ... و لا أقول انّی ملك
(لا أقول لكم ...) كا جملہ ممكن ہے _" ما نری لكم علینا من فضل:" پر ناظر ہو_ لہذا یہ اسكی طرف اشارہ ہے جو قوم نوح (ع) مدعیان نبوت سے بے جا خواہشات ركھتی تھي_
3_ تمام نعمات الہی اور كائنات كے خزانوں پر تسلط اور علم غیب كا جاننا پیغمبری كے شرائط اور خصائص میں سے نہیں ہے_
و لا أقول لكم عندی خزائن الله و لا ا علم الغیب
4_ فرشتہ ہونا ، مقام نبوت اورپیغمبری كو ثابت كرنے كے شرائط میں سے نہیں ہے_
لا أقول انی ملك
5_ بشر، مقام رسالت اور پیغمبری كی صلاحیت ركھتاہے_
و لا أقول انّی ملك
6_ كائنات ہستی میں خداوند متعال كی ہر نعمت اور عطا اپنے لیے ایك مخصوص خزانہ و مخزن ركھتی ہے _
(خزائن الله)
مذكورہ بالا تفسیر كلمہ (خزائن) كے جمع لانے كی بناء پرہے _
7_كائنات كی تمام نعمتیں اور اس كےخزانے، خدا كی طرف سے اور اس كے اختیار میں ہیں_
خزائن الله
8_ كائنات ہستی میں خدا كی نعمتیں قیمتی اورقابل قدرہیں _
خزائن الله
(خزائن) جمع خزانہ اور مخازن كے معنی میں ہے كائنات كی نعمتوں اورعطا كی جگہ كے لیے خزانہ كا لفظ استعمال كرنا، اس مطلب كو سمجھا رہا ہے كہ كائنات كی نعمتیں اور عطیّات قابل قدر اور قیمتی ہیں كیونكہ عموماً قیمتی اشیاء كی حفاظت كسی خزانے میں كی جاتی ہے_
9_قوم نوح(ع) كے رؤساء كی نظر میں معاشرہ كے مستضعف اور غریب لوگوں كی ظاہری پستی اور حقارت_
ولا أقول للذین تزدری أعینكم یؤتیہم الله خیر
از دراء (تزدری كا مصدر ہے) جو حقیر ، ناقص اور معیوب سمجھنے كے معنی میں ہے (لسان العرب)
(تزدري) كامفعول ضمیرمحذوف ہے جو الذین كی طرف لوٹتی ہے اور اس سے مراد حضرت نوح (ع) كے

پیروكار ہیں _ یعنی (الذین تزدریہم أعینكم) یعنی وہ لوگ جنہیں تمہار ی آنكھیں حقیر ، ناقص اور معیوب دیكھ رہی ہیں (تزدري) كا (أعینكم) كی طرف اسناد، رؤساء اور سردار وں كی ظاہری نگاہ كی طرف اشارہ ہے_
10_ قوم نوح (ع) كے سردار اوررؤسائ، غریبوں اور محتاجوں كو خیر و نیكی تك پہنچنے سے قاصر سمجھتے تھے_
لا أقول للذین تزدری أعینكم لن یؤتیہم الله خیر
جملہ (لن یؤتیہم الله خیراً) قوم نوح (ع) كے سرداروں اوررؤساء كی معاشرہ كے غریبوں اور فقراء كے بارے میں سوچ كو بیان كر رہا ہے_اور كلمہ "لن" كو مد نظر ركھے ہوئے یہ جملہ اس بات كی حكایت كررہا ہے كہ رؤسائ، محروم و غریب افراد كے خیر و نیكی تك پہنچے كو ناقابل تحمل خیال كرتے تھے_
11_انسان كا دنیا كے مال و متاع سے محروم ہونا اسكی علامت ہے كہ وہ معنوی و الہی خیرات كو حاصل كرنے كے لائق نہیں ہے _
لا أقول للذین تزدری أعینكم لن یؤتیہم الله خیر
12_مكتب انبیاء میں انسانوں كی كسوٹی كامحور، اسكا باطنی اور نفسانی پہلوہے _ نہ كہ ظاہری و مادی خصوصیات
و لا أقول للذین تزدری أعینكم ...الله ا علم بما فی أنفسہم
حضرت نوح (ع) نے كفاركی انسانوں كے بارے میں فكر كو (أعینكم) كے لفظ سے تعبیر كیا ہے _ لیكن اپنی فكر كے لیے لفظ (أنفسہم) كو محور قرار دینا اس بات كی طرف اشارہ ہے كہ جو انسان خدا كو مدنظر نہیں ركھتااس كے نزدیك قدر و قیمت كا معیارانسان كے ظاہری و مادی حالات ہوتے ہیں جبكہ پیغمبر وں كا مطمع نظران كی روح و نفسیات ہے_
13_خداوند متعال، انسانوں كو خیر و نیكی عطا كرنے اور ان كو روحانی و معنوی مقامات تك پہنچانے والا ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لا أقول ...لن يؤتيہم الله خير

14_ خداوندمتعال، انسان کے روحانی اور نفسانی امور سے آگاہ ہے _

الله ا علم بما فی ا نفسم

15_ قوم نوح کے رؤساء اور سرداروں کا غریب اور محتاج لوگوں پر ظلم کرنا_

لا أقول للذين تزدری أعينكم ... انّی إذاً لمن الظالمين

جملہ (انّی اذاً لمن الظالمين ...) تعريضی جملہ ہے _ يعنی رؤساء قوم اور سرداروں کی سرزنش کی جارہی ہے کہ تم اپنی اس خام خيالی ميں کہ غريب اور نادار لوگ خير ونيکی کے مستحق نہيں ہيںان کے حق ميں ظلم کرتے ہو_

95

16_ غريب و نادار لوگوں کو خير اور مقام معنوی سے دور خيال کرنا، گناہ اور ايسا تصوّر ہے جس کا حقيقت سے کوتی تعلق نہيں ہے _

لا أقول للذين تزدری أعينكم ... إنی اذاً لمن الظالمين

17_ کسی دليل و برہان کے بغير لوگونکے بارے ميں حق بات کہنا اور ان کونا اہل سمجھنا، ان پر ظلم ہے_

لا أقول ... الله ا علم بما فی أنفسہم إنی إذاً لمن الظالمين

اقدار:

اقدار کا ملاك 11،12

افتراء:

بہتان باندھناأظلم ہے17

امکانات مادی :

مادی و سائلکا کردار 11،12

انبياء:

انبياء کا بشرہونا4

انسان :

انسان کی استعداد 5

برہان:

برہان کی اہميت17

تحقيق :

اديان ميں تحقيق 12،تحقيق کا ملاك 11،12

خدا :

خدا کا علم غيب 14 ; خداوند متعال کی نعمتوں کی اہميت 8;خداوند متعال کی نعمتيں6،7;خداوند متعال کے اختيارات 7;خداوند متعال کے مختصات 7; عطايای خداوندی 13

خير :

خير کاسرچشمہ13

ظالمين :15

ظلم :

ظلم کے موارد 17

فقراء:

فقراء اور خير10،11،16; فقراء اور معنوی درجات 16

فکر :

غلط فکر 9،16

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قوم نوح(ع) :
اشراف قوم نوح(ع) اور حضرت نوح (ع) 2;اشراف قوم نوح(ع) كأظلم 15; اشراف قوم نوح(ع) كى فكر 2،9،10;قوم نوح(ع) كے اشراف اور فقراء 9،10;قوم نوح(ع) كى تاريخ 15; قوم نوح (ع) كے فقراء پر ظلم15; قوم نوح(ع) كے معاشرتى طبقات 9،10،15

گناہ :
گناہ كے موارد 16
معنويات:
معنويات پائي جانے كى علامات11
معنوى درجات :
معنوى درجات كا سرچشمہ 11
ملائكہ :
ملائكہ اور نبوت 4
نبوت :
بشر اور مادى امكانات 3;شرائط نبوت 3،4; مقام نبوت 5;نبوت اور علم غيب 3
نعمت :
نعمت كا سبب 6،7;نعمت كے خزائن كا مالك 7;نعمت كے ذخيرے6
نوح (ع) :
حضرت نوح(ع) اور عقائد كے اختيارات كا دائرہ كار 1; حضرت نوح(ع) كا بشر ہونا1; حضرت نوح(ع) كے علم كا دائرہ 1

قَالُواْ يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتَنِا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ (٣٢)
ان لوگوں نے كہا كہ نوح آپ نے ہم سے جھگڑا كيا اور بہت جھگڑا كيا تو اب جس چيز كا وعدہ كررہے تھے اسے لے آئو اگر تم اپنے دعوا ميں سچے ہو(32)
1_حضرت نوح(ع) ، اپنى قوم كى ہدايت كے سلسلہ ميں ہميشہ كوشاں رہے_
قالوا يا نوح قد جادلنا فا كثرت جدالن
إكثار (أكثرت) كا مصدر ہے_ اسكا معنى كام كو كثرت سے انجام دينا ہے_ پس(ا كثرت جدالنا) كا معنى يہ ہوا كہ تونے بہت مناظرہ اور كثرت سے ادلّة كو ذكر كيا ہے _ يہ اس معنى كو بتاتا ہے كہ حضرت نوح (ع) نے تبليغ رسالت كے سلسلہ ميںانتھك كوشش كى ہے _
2_لوگوں كو شرك سے روكنے اور توحيد كى طرف ترغيب دلانے كے ليے حضرت نوح(ع) نے گفتگو و بحث اور دليل و برہان پيش كرنے كى روش اختيار كي_
قالوا يا نوح قد جادلنا فا كثرت جدالن
(جدال) كا معنى مناظرہ كرنا اور مدّ مقابل كے دعوى فكر اور عقائد كے خلاف دليل و برہان كو لانا ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

3_حضرت نوح (ع) ، ہميشہ كافروں كو عذاب الہى كے نزول سے ڈراتے تھے_
فأتنا بما تعدن
فعل مضارع(تعد) كو فعل ماضى (وعدت) كى جگہ پر لانا، عذاب سے ڈرانے اور حضرت نوح(ع) كى توبيخ كے تكرار كى طرف اشارہ ہے
4_كفارنے حضرت نوح (ع) سے يہ خواہش كى كہ وہ ان كے ساتھ اپنے مناظرے اور گفتگو كو ختم كركے وعدہ عذاب كو عملى شكل دے_
قالوا يا نوح قد جادلنا فا كثرت جادلنا فأتنا بما تعدن
جملہ (فا كثرت جدالنا)(كہ تم نے ہمارے ساتھ بہت زيادہ مناظرہ كيا) پر جملہ "فائتنابما تعدنا"كا متفرع ہونا اس بات سے كنايہ ہے كہ دليل و برہان لانا كا فى ہے لہذا اس بات كو ختم كيا جائے_
5_ قوم نوح كے كفار، حضرت نوح (ع) كے عذاب كو غير يقينى اور ان كے وعدہ عذاب اورخوف دلانے كو قابل عمل نہيں سمجھتے تھے_
فأتنا بما تعدنا ان كنت من الصادقين
6_حضرت نوح(ع) كى كوشش اور براہين و دلائل، رؤسا كفار پر بے اثر ثابت ہوئے_
قد جادلنا فا كثرت جادلنا فأتنا بما تعدن
7_قوم نوح(ع) كے رؤساء اور سرداروں كى ہميشہ يہ كوشش رہى كہ وہ حضرت نوح(ع) كو توحيدى دعوت قبول كرنے كے سلسلہ ميں مايوس كريں_
قد جادلتنا فا كثرت جادلنا فأتنا بما تعدن
8_ كا فر قوم كے خام خيال ميں حضرت نوح(ع) ايك جھوٹے اور ناروا مطالب پيش كرنے والے شخص تھے_
ان كنت من الصادقين

عذاب:
عذاب كى درخواست كرنا4;نزول عذاب سے ڈرانا 3
فكر :
غلط فكر 8
قوم نوح (ع) :
اشراف قوم اور نوح (ع) 7;اشراف قوم نوح(ع) كا ہدايت كو قبول نہ كرنا 6; اشراف قوم نوح(ع) كى سازش 7; قوم نوح(ع) اور حضرت نوح (ع) 4; قوم نوح(ع) اور حضرت نوح (ع) كے عذاب كے وعدے 5; قوم نوح(ع) كا كفر 5;قوم نوح(ع) كو ڈرانا 3; قوم نوح(ع) كى فكر 8; قوم نوح(ع) كى ہدايت 1; قوم نوح(ع) كے تقاضے 4
نوح (ع) :
حضرت نوح (ع) پر جھوٹ بولنے كى تہمت 8; حضرت نوح (ع) كا شرك كے خلاف جہاد 2; حضرت نوح(ع) كا قصہ 1،2،3،4،7; حضرت نوح (ع) كا ہدايت كرنا1 ; نوح (ع) كا احتجاج2،6; حضرت نوح (ع) كا ڈرانا 3; حضرت نوح (ع) كى تبليغ كا طريقہ 2،3; حضرت نوح (ع) كى نااميدى كا سبب 7

قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُم بِهِ اللّهُ إِن شَاء وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ (٣٣)
نوح نے كہا كہ وہ تو خدا لے آئے گا اگر چاہے گا اور تم اسے عاجز بھى نہيں كرسكتے ہو(33)

1_اہل كفر پر عذاب كا نزول خدا كے اختيار اور اسكى مشيت سے ہے_
انما ياتيكم بہ الله
2_ كافروں پر عذاب نازل كرنا، پيغمبروں كے اختيار ميں نہيں ہے_
فأتنا بما تعدنا ...قال انما ياتيكم بہ الله ان شائ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کافروں نے حضرت نوح (ع) کو مخاطب کرکے کہا کہ جس عذاب کے بارے میں ڈراتے ہووہ لے آؤ پھر حضرت نوح (ع) کا اپنی کلام میں (انما) کا لفظ لے آناجو کے حصر کے لیے ہے اس بات کی دلیل ہے کہ عذاب نازل کرنا، خداوند متعال کا کام ہے اور یہ انسان کے اختیار کی بات نہیںہے_
3_ حضرت نوح کفار کے عذاب طلب کرنے کے جواب میں فرماتے ہیں کہ عذاب کا نازل کرنا، خدا کی مشیت کے ساتھ ہے اور اس عذاب سے بچنا ممکن نہیں ہے_
قال انما یاتیکم بہ الله ان شاء و ما انتم بمعجزین
4_ خداوند متعال کی مشیت ناقابل تخلّف ہے_
قال انما یاتیکم بہ الله ان شائ
5_ مشیت الہی کے مقابلے میں استقامت کسی کے بس کاروگ نہیں ہے_
انما یاتیکم بہ الله ان شاء وما انتم بمعجزین
6_ کوئي شخص اور کوئي شے خداوند متعال پر حاکمیت نہیں رکھتی ہے_
فأتنا بما تعدنا ... قال انما یاتیکم بہ الله ان شاء
7_ خداوند عالم کا وعدہ عذاب اور اس سے خوف دلانا اگر چہ لوگوں پر اس کا ابلاغ ہی کیوں نہ کردیا گیا ہو خدا کو مجبورنہیں کرسکتاکہ وہ اس کو عملی جامہ پہنائے_

فأتنا بما تعدنا ... قال انما یاتیکم بہ الله ان شاء
حضرت نوح (ع) (انشا الله) کے جملے سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ عذاب الهي، مشیت خداوندی کے ساتھ مختص ہے_ یہ عذاب کاوعدہ اور خوف دلوانا بھی اگر چہ خدا کی طرف سے ہے لیکن اسکو عملی جامہ پہننانے پراسے مجبور نہیں کیا جاسکتا، خداوند عالم مختار ہے اگر وہ چاہے گا تو ان عذاب کے وعدوں کو پورا اور اگر نہیں چاہے گا تو پورا نہیں کرے گا_
8_کفار، عذاب الہی کے نزول کو نہیں روك سکتے اورنہ ہی خود کو اس میں گرفتار ہونے سے بچاسکتے ہیں_
انمایاتیکم بہ الله ... و ما انتم بمعجزین
اعجاز (معجزین) کا مصدر جو فرار کرنے اور دسترس سے خارج ہونے کے معنی میں ہے اس بناء پر "وما انتم بمعجزین"کا معنی ہوں ہوگا (عذاب کے نازل ہونے کے بعد) تم عذاب سے فرار اور اس سے چھٹکارا نہیں پا سکتے ہو_
9_ کفار کے عذاب طلب کرنے کے سلسلہ میں حضرت نوح (ع) کا جو جواب تھا وہ درس توحید اور شناخت خدا پر مبنی تھا_
فأتنا بما تعدنا ... قال انما یاتیکم بہ الله ان شاء و ما انتم بمعجزین

انبیاء:
انبیاء کے دائرہ اختیارات 2
انسان :
انسانوں کا عجز 5
خدا :
اختیار خداوندی 7; خدا پر حاکمیت 6; خداوند متعال کی خصوصیات 6;خداوند متعال کے عذاب کے وعدوں کا پورا ہونا7;خدا کی حاکمیت 6; خدا کی مشیت کا حتمی ہونا 4،5;خدا کے عذاب سے نجات 8;مشیت الہی 1،3
عذاب:
عذاب کا سبب1،2،3; عذاب کی درخواست 3،9
قوم نوح:
قوم نوح پر عذاب کا حتمی ہونا 3; قوم نوح کی خواہشات 3،9
کائنات کی شناخت :
کائنات کی توحیدی شناخت 6

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کفار :
کفار کا عجز 8; کفار کا عذاب 1،2;کفار کے عذاب حتمی ہونا 3
موجودات :
موجودات کا عاجز ہونا 6
حضرت نوح (ع) :
حضرت نوح (ع) اور قوم نوح کی خواہشات 9; حضرت نوح (ع) کا قصہ 9;حضرت نوح (ع) کا خدا کی معرفت رکھنا 9;
حضرت نوح(ع) کی تعلیمات 9; حضرت نوح (ع) کی توحید 9

100

وَلاَ يَنفَعُكُمْ نُصْحِي إِنْ أَرَدتُّ أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ إِن كَانَ اللّهُ يُرِيدُ أَن يُغْوِيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (٣٤)
اور میں تمھیں نصیحت بھی کرنا چاہوں تو میری نصیحت تمھارے کام نہیں آئے گی اگر خدا ہی تم کو گمراہی میں چھوڑ دینا چاہے _ وہی تمھارا پروردگار ہے اور اسی کی طرف تم پلٹ کرجانے والے ہو(34)

1_ حضرت نوح (ع) اپنی قوم کے ایمان لانے مینمتردد ہوگئے جب انہوں نے عذاب موعود کے متحقق ہونے کے بارے میں درخواست کی _
فأتنا بما تعدنا ... قال ... لا ینفعکم نصحی ان ادرت ان انصح لکم
2_حضرت نوح(ع) کی کوششیں جب ثمر آورنہ ہوئیں تو انہوں نے یہ احتمال دیا کہ خدا کی مشیت یہ ہے کہ ان کے قوم کے رؤساء و سردار ورطہ گمراہی و ضلالت میں پڑے رہیں_
ولاینفعکم نصحي ...ان کان الله یرید ان یغویکم
(ان)ان کان الله ... میں شرطیہ ہے اور جملہ (لا ینفعکم ...) اس شرط کے جواب کے قائم مقام ہے_ یہ احتمال بھی بعید نہیں ہے کہ یہ (ان) مثقلہ سے مخففہ ہو گیا ہو_اس بناء پر جملہ "و ان کان الله " یہ بتاتاہے کہ حضرت نوح (ع) نے اپنی قوم پر یقین کرلیا تھا کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے_ اور یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ یہ (ان) کی خبر میں لام کو نہ لانا اس وجہ سے ہے کہ یہ(ان نافیہ) کے ساتھ مشتبہ نہ ہوجائے_
3_ خدا کی طرف سے اہل کفر کی ضلالت و گمراہی ان کی ہٹ دھرمی اور حق قبول نہ کرنے کی سزا ہے_
یا نوح قد جادلتنا ... فأتنا بما تعدنا ... ان کان الله یرید ان یغویکم
اہل کفر کی ہٹ دھرمی اور حق قبول نہ کرنے (قد جادلتنا)کے بیان کے بعد جملہ "ان کان الله " کا واقع ہونا اس بات کی حکایت کررہا ہے کہ اہل کفار کو گمراہ کرنے کا خدائي ارادہ خود ان کی ہٹ دھرمی اور عناد کا نتیجہ ہے_
4_جن کی گمراہی اور ضلالت کا خدا وند عالم نے ارادہ کر لیا ہے تو انہیں انبیاء کی تعلیمات اور نصیحتیں کچھ فائدہ نہیں دیتی ہیں_
و لا ینفعکم نصحی ... ان کان الله یرید ان یغویکم
"ان کان اللّه ..." جملہ " لا ینفعکم نصحي" کےلیے بہ منزلہ علت ہے _یعنی خداوند متعال نے تمہاری گمراہی کا ارادہ کیا ہے تو میری نصیحت تم پر کچھ اثر انداز نہیں ہو گئي_

101
5_انبیاء اور مبلغین دین کے لیئے ضروری نہیں ہے کہ جو لوگ ہدایت کو قبول نہیں کرتے وہ انہیں معارف الہی کی تبلیغ کریں_
ان اردت ان انصح لکم
حضرت نوح(ع) پرجب یہ حقیقت ظاہر ہوگی کہ خداوند متعال قوم نوح کی لجاجت کی وجہ سے ان کو گمراہ دیکھنا چاہتا ہے تو نصیحت اور دین کی تبلیغ کرنے کو جملہ شرطیہ "ان اردت ..."کے ذریعہ بیان کیا تا کہ اس مطلب کی طرف اشارہ کیا جائے کہ دین کی تبلیغ اس مرحلہ کے بعد مجھ پر لازم و ضروری نہیں ہے_
6_ جب یہ احتمال ہوکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مؤثر نہینتو تبلیغ کرنا واجب نہیں ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

و لا ينفعكم نصحى ان اردت ان انصح لكم ان كان الله يريد ان يغويكم
7_ انسانوں كى ہدايت اور گمراہي، ارادہ خداوند اور اسكى مرضى سے خارج نہيں ہے_
و لا ينفعكم نصحي ... ان كان الله يريد ان يغويكم
8_ حضرت نوح (ع) لوگونكے ہمدرد اور دلسوز پيغمبر تھے_
لا ينفعكم نصحى ان اردت ان انصح لكم
9_ كفارقوم نوح حضرت نوح (ع) كواپنا خير خواہ اور ان كى تعليمات كو اپنے ليے فائدہ مند نہيں سمجھتے تھے_
يا نوح قد جادلتنا ... ان اردت ان انصح لكم
قوم نوح(ع) كے رؤساء حضرت نوح (ع) كى مسلسل جدوجہد كو مناظرہ كا نام ديتے تھے ليكن حضرت نوح(ع) ان كى فكرى خطا كو خطا قرار دينے كے ليے ان كے مقابلہ ميں لفظ نصيحت سے تعبير كرتے تھے_
10_ انسان پر نصيحت كا مؤثر ہونا، خداوند متعال كى توفيق اور اسكى مشيّتكا مرہون منت ہے_
و لا ينفعكم نصحى ... ان كان الله يريد ان يغويكم
11_خداوند متعال، انسانوں كا پروردگار اور انكے امور كا مدبّر ہے_
ہو ربكم
12_اتمام حجت اور ان كى كينہ توزى كے بعد اہل كفار كو گمراہ كرنا، خداوند عالم كى ربوبيت كا ايك جلوہ ہے_
ان كان الله يريد ان يغويكم ہو ربكم
13_ انسانوں كى بازگشت ،خداوند متعال كى طرف ہے_
و اليہ ترجعون
14_ انسانوں كى خدا كى طرف بازگشت، اسكى ربوبيت كى ايك جھلك ہے_
ہو ربكم و اليہ ترجعون
15_انسانوں كا خداوند متعال كى طرف لوٹنا حتمى اور اس سے راہ فرار ممكن نہيں ہے_
و اليہ ترجعون
مذكورہ بالا تفسير كا سبب فعل " ترجعون" كا مجہول ہونا ہے_

16_پيغمبروں كى نصيحتوں كو قبول نہ كرنا، آخرت كے عذاب ميں گرفتار ہونے كا سبب ہے_
و لا ينفعكم نصحى ان اردت ان انصح لكم ... ہو ربكم و اليہ ترجعون
نصيحت كو قبول نہ كرنے والوں كى خدا كى طرف بازگشت كى حقيقت كو بيان كرنے كا مقصد انہيں اخروى عذاب سے خبردار كرنا ہے_
17_ عن ابى الحسن الرضا (ع) قال: قال الله فى قوم نوح "ولا ينفعكم نصحى ان اردت ان انصح لكم ان كان الله يريد ان يغويكم ، قال : الامر الى الله يہدى و يضل(1)امام رضا (ع) سے روايت ہے كہ خداوند عالم نے حضرت نوح(ع) كا ان كى قوم كے بارے ميں قول نقل كرتے ہوئے فرمايا كہ اگر خداوند عالم تمہيں گمراہ كرنا چاہے اور ميں تمہيں نصيحت كرنا چاہوں تو ميرى نصيحت تمہارے ليے سودمند ثابت نہيں ہو سكتى _ امام(ع) نے فرمايا كہ ہدايت و گمراہى كا اختيار خدا كے ہاتھ ميں ہے_

انسان :
انسانوں كى تدبير كرنے والا :11;انسانوں كى تربيت كرنے والا 11; انسانوں كى عاقبت 13،15
احكام :6
امر بالمعروف:
امر بالمعروف كے احكام 6; امر بالمعروف كے شرائط6
انبياء:
انبياء كى ذمہ دارى كا دائرہ 5; انبياء كے موعظہ كے شرائط كى تاثير 4; موعظہ انبياء كے رد كرنے كے آثار 16
حق :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حق قبول نہ کرنے کا انجام 3

خدا :

توفیقات خدا کا اثر 10; ربوبیت خدا 11; خدا کا اتمام حجت کرنا 12; خدا کا ارادہ2،4،7; خدا کی ربوبیت کی نشانیاں12،14;
خدا کی گمراہی 2،3، 4، 12 ، 17; خدا کی مشیت کا اثر 7; خداوند متعال کی ہدایتیں17; خدا کے ارادہ کا اثر10; خدا کے افعال 11; مشیت خدا 7

خدا کی طرف لوٹنا:13،14

خدا کی طرف حتماً لوٹنا 15

روایت :17

سزا:

آخرت کی سزا کا سبب16

عذاب :

عذاب کی درخواست 1

قوم نوح:

اشراف قوم نوح کی گمراہی 2; قوم نوح اور حضرت نوح (ع) 9;قوم نوح کی خواہشات 1; قوم نوح کی فکر 9;قوم نوح کے ایمان کی ناامیدی 1

....

1)تفسیر عیاشی ج2،ص143،ح16; نور الثقلین ج2ص349،ح62_

گمراہ لوگ:

گمراہوں کا حق قبول نہ کرنا3; گمراہوں کا ہدایت قبول نہ کرنا4;گمراہوں کی دشمنی 12; گمراہوں کی لجاجت 3;گمراہوں کے لیے اتمام حجت 12

گمراہی :

گمراہی کا سبب3; گمراہی کی ابتداء 7

لجاجت :

لجاجت کی جزاء 3

مبلغین :

مبلغین کی ذمہ داری کا دائرہ 5

موعظہ :

موعظہ کی شرائط کا اثر 10

نوح (ع) :

حضرت نوح (ع) کا عقیدہ 2; حضرت نوح (ع) کا قصہ 1; حضرت نوح (ع) کی خیرخواہی 8; حضرت نوح (ع) کی مہربانی 8;حضرت نوح (ع) کی ناامیدی کا سبب1 ; حضرت نوح (ع) کے فضائل 8

نہی عن المنکر :

نہی عن المنکر کے احکام 6; نہی عن المنکر کے شرائط6

ہدایت :

ہدایت کا سبب 7

ہدایت قبول نہ کرنے والے:

معارف الہی کا ہدایت قبول نہ کرنے والوں کو ابلاغ 5

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ إِجْرَامِي وَأَنَاْ بَرِيءٌ مِّمَّا تُجْرَمُونَ (٣٥)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنے پاس سے گڑھ لیا ہے تو آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں نے گڑھاہے تو اس کا جرم میرے ذمہ ہے اور میں تمھارے جرائم سے بری اور بیزار ہوں (35)
1_ عصر بعثت کے مشرکین، قرآن کو پیغمبر اسلام کا منگھڑت کلام سمجھتے تھے_
ام یقولون افتراہ
" یقولون" کی ضمیر سے کون افراد مراد ہیں؟ اس

بارے میندو نظریے ہیں بعض نے عصر پیغمبر(ص) کے مشرکین مراد لیے ہیں اور بعض مفسرین نے قوم نوح(ع) کے کفار قرار دیے ہیں مذکورہ بالا تفسیر پہلے نظر یے کی بناء پر ہے_ قابل ذکر ہے کہ اس بناء پر کلمة "قل " کا مخاطب پیغمبر اکرم(ص) اور "اقترئہ" میں ضمیر مفعول قرآن کی طرف یا حضرت نوح(ع) کے مخصوص واقعہ کی طرف لوٹ رہی ہے_
2_ مکہ کے مشرکین ،حضرت نوح (ع) اور انکی قوم کے واقعہ کو خودپیغمبر(ص) اسلام کی طرف سے بنایا ہوا قصہ خیال کرتے تھے_
و لقد ارسلنا نوحاً ... ام یقولون افتریہ
مذکورہ بالا تفسیر اس صورت میں ہے کہ جب "افتراۂ" کے مفعول کی ضمیر،ما قبل آیات میں ذکر حضرت نوح(ع) اور ان کی قوم کے واقعہ کی طرف لوٹے_
3_خود ساختہ مطالب کو خداوند متعال کی طرف نسبت دینا جرم اور گناہ ہے_
قل ان افتریتہ فعلّی اجرامي
" افتراء" کا معنی جھوٹ باندھنا ہے_ اگر چہ اسکی کسی دوسرے کی طرف نسبت دینا اسمیں ذکر نہیں ہوا ہے_ لیکن آیت کریمہ میں جو قرائن و اشارات ملتے ہیں _ مثلاً " افتراہ " اور "افتریتہ" یہ بتاتے ہیں کہ معنی یوں ہے اگر اسکو میں نے بنایا ہوا اور اسکی نسبت خدا کی طرف دی ہوتي ...
4_ خداوند متعال نے پیغمبر اسلام کو مشرکین کا جواب دینے، اور ان سے پیش آنے کا طریقہ تعلیم دیا ہے_
ام یقولون افتریہ قل ان افتریتہ فعلی اجرامی و انا بريّ مما تجرمون
مذکورہ بالا تفسیر کا (قل) کے لفظ سے استفادہ کیا گیا ہے_
5_ ہرکوئي اپنے اعمال کا ذمہ دارہے اور اپنے گناہوں کی سزا بھی خود ہی بھگتے گا_
ان افتریتہ فعلی اجرامي
"اجرام" کا معنی ارتکاب اور گناہ کرنا ہے" فعليّ" کے لفظ کا " اجرامي" پر مقدم ہونا حصر پر دلیل ہے یعنی افتراء کا گناہ (اگر افتراء ہو) مجھ پرہے نہ کہ کسی اور پر_
6_ شرك اور غیر خدا کی عبادت جرم اور گناہ ہے_
و انا بريئٌ مما تجرمون
کیونکہ "تجرمون" کے مخاطب مشرکین اور غیر خدا کی عبادت کرنے والے ہیں _ لہذاجملہ "تجرمون" میں گناہ سے مرادممکن ہے شرك کرنا اور غیر خدا کی عبادت کرنا ہو ،یہ بات قابل ذکر ہے کہ (لفظ مما) میں"ما" مصدریہ ہے یعنی معنی یہ ہوگا " انا بريئٌ من اجرامکم"_
7_ پیغمبر اسلام کا مشرکین مکہ کی شرك پرستی اور ان کے

گناہوں سے بیزاری کا اعلان _
و انا بريئٌ مما تجرمون
8_ اپنے نظریے کی حفاظت اور عقائد کی پابندی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے مخالفین دین سے نبردآزما ہونا چاہیے_
ان افتریتہ فعلی اجرامی و انا بريئٌ مما تجرمون

افتراء:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خدا پرافتراء کا گناه 3;قرآن مجيد پر افتراء1; محمد(ص) پر افتراء 1
انسان :
انسانوں کی ذمہ دارياں5
تبري:
شرك سے تبری کرنا 7; گناه سے تبری کرنا 7
جرم :
جرم کے موارد6
خدا :
تعليمات خداوندی 4
دين :
دشمنان دين سے برتاؤ کا طريقہ 8
ديندار ی :
ديندار ی کی اہميت 8; دين داری ميں استقامت 8
شرك :
شرك عبادی گناه ہے6
عقيده :
عقيده ميں استقامت 8
عمل :
عمل کے آثار 5
گناه :
گناه کيسزا5; گناه کے موارد 3،6
مجازات:
سزاؤں کا شخصی ہونا5; سزاؤں کی خصوصيات 5
محمد (ص) :
حضرت محمد (ص) اور مشرکين 4;رسالت مآب(ص) پر جھوٹ کی تہمت2; رسالت مآب(ص) کا اعلان تبری کرنا 7;معلم حضرت محمد (ص) 4
مشرکين :
صدراسلام کے مشرکين اور قرآن مجيد 1; صدر اسلام کے مشرکين کی فکر 1; مشرکين سے برتاؤ کرنے کی روش4
مشرکين مکہ :
مشرکين مکہ اورحضرت نوح (ع) کا قصہ 2; مشرکين مکہ کی تہمتيں2;مشرکين مکہ کی فکر 2

106

وَأُوحِيَ إِلَى نُوحٍ أَنَّهُ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ إِلاَّ مَن قَدْ آمَنَ فَلاَ تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُواْ يَفْعَلُونَ (٣٦)

اور نوح کی طرف يہ وحی کی گئي کہ تمھاری قوم ميں سے اب کوئي ايمان نہ لائے گا علاوه انکے جو ايمان لا چکے لہذا تم ان کے افعال سے رنجيده نہ ہو(36)

1_ قوم نوح کے کچھ افراد ان پر ايمان لائے اور کچھ اسی طرح اپنے کفر اور انکار رسالت پر مصر رہے_

انہ لن يؤمن من قومك الا من قد ء امن

2_حضرت نوح(ع) کی مسلسل اور بے ثمر کو ششوں کے نتيجہ ميں خداوند عالم نے انہيں ان کی قوم کے ايمان لانے کے سلسلہ ميں مايوس کرديا_

و اوحی الی نوح انہ لن يؤمن من قومك الا من قد ء امن

"لن يؤمن " کا فاعل کلمہ " احد" ہے_ يعنی " لن يؤمن احد من قومك" "الّا" کا لفظ غير کے معنی ميں ہے_ اور " احد من

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قومك" کےلیے صفت ہے نہ یہ کہ " لن یؤمن ..." سے استثناء ہے_ کیونکہ مومنین کو جملہ سابق سے استثناء کرنا مناسب بلکہ صحیح نہیں ہے_ اس صورت میں " لن یؤمن ..." کے جملہ کا معنی یوں ہوگا_
یوں ہوگا_ آپکی قوم میں سے کوئي بھی غیر مومن (کافر) ایمان نہیں لائے گا_
3_ کفر پر اصرار، پیغمبروں کا انکاراور معارف دین کا منکر ہونا، ایمان اور ہدایت کی شائستگی اور اہلیت کو ہاتھ سے دھو دینے کا سبب بنتا ہے _
یا نوح قد جادلتنا فا کثرت جادلنا فأتنا بما تعدنا ... لن یؤمن من قومك ...
4_ وحی اور الہی اطلاعات کے ذریعہ پیغمبروں کو امور غیب اورانسانوں کی سرنوشت سے آگا ہ کیا جاتا ہے_
اوحی الی نوح انہ لن یؤمن من قومك الا من قد ء امن
5_وحی ،خدا اور انبیا(ص) کے در میان رابطہ اور انہیں پروگرام

اور احکام سے مطلع کرنے کا ذریعہ ہے_
و اوحی الی نوح انہ لن یؤمن ... فلا تبتئس بما کانوا یفعلون
6_حضرت نوح (ع) ہمیشہ اپنی قوم کی نامناسب رفتار سے پریشان حال اور ان کے انکار رسالت و کفر کے اصرار پر غم زدہ تھے_
فلا تبتئس بما کانوا یفعلون
ابتا س "تبتئس " کا مصدر ہے_ اسکا معنی غم زدہ اور پریشان ہونا ہے_ اور جملہ " ما کانوا یفعلون "سے مراد شرك اور انکار رسالت پر اصرار کرنا اور دوسرے نامناسب کام ہیں_
7_ حضرت نوح (ع) کا اپنی قوم کی ہدایت سے ناامید ہونا اور ان کا ایمان لانے کے لائق نہ ہونے سے آگاہي، ان کے غم و اندوہ کے دور کرنے کا سبب بنا_
لن یؤمن من قومك ... فلا تبتئس بما کانوا یفعلون
مذکور بالا تفسیر کا کفار کے ایمان نہ لانے کی خبر دینے پر متفرع جملہ "لا تبتئس" سے استفادہ کیا گیا ہے یعنی ابھی جب تم کافروں کے اس حال سے واقف ہوگئے ہو کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے_ لہذا اپنی ذمہ داری کو محسوس نہیں کر رہے_ لیکن یہ کوئي پریشانی کی بات نہیں ہے لہذا آپکو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے_
8_ہٹ دھرم اور معاندین کے کفر اختیار کرنے اور ہدایت قبول نہ کرنے پر افسوس کرنا، بے جا اور نامناسب ہے_
لن یؤمن من قومك الا من قد ء امن فلا تبتئس بما کانوا یفعلون
9_ دین کے مبلغین جب لوگوں کی ہدایت سے ناامید ہوجائیں تو معارف دین کاابلاغ ان کی ذمہ داری نہیں ہے_
فلا تبتئس بما کانوا یفعلون
10_ انسان میں کفر کا راسخ ہوجانا اور ایمان کے نفوذ کے راستوں کا بند ہونا، عذاب کے استحقاق کا سبب بنتا ہے_
لن یؤمن من قومك الا من قد ء امن فلا تبتئس بما کانوا یفعلون
ان کے ایمان نہ لانے پر خداوند عالم کی طرف سے" اصنع الفلك" کا حکم دینا جو کہ قوم نوح (ع) پر عذاب کے نزول کو بتا رہا ہے اس مطلب کو بیان کررہا ہے کہ کیونکہ یہ ایمان کی صلاحیت سے عاری ہیں لہذا یہ عذاب سے دوچار ہوں گے _

انبیاء:
انبیاء اور انسانوں کی سرنوشت 4; انبیاء پر وحی 4، 5; انبیاء کی تکذیب کے آثار 3; انبیاء کے علم غیبکا سرچشمہ 4
انسان :
انسانوں کا ہدایت قبول نہ کرنے پر غم زدہ ہونا 8; انسانوں کی ہدایت سے ناامیدي9; انسا نو ں

کے کفر پر پریشان ہونا 8
ایمان :
ایمان کے موانع 3

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پريشانى :
ناپسنديده پريشانى 8
خدا :
افعال خدا 2; خدا كا انبياء سے ارتباط كا طريقہ 5
دين :
دين كو جھٹلانے كے آثار 3
عذاب :
عذاب كے نازل ہونے كے اسباب 10
قوم نوح 2:
ايمان قوم نوح سے نااميدي2;قوم نوح كا ناپسند عمل 6; قوم نوح كا نا اہل ہونا 7;قوم نوح كا ہدايت قبول نہ كرنا 7; قوم نوح كى تاريخ 1; قوم نوح كى ہدايت سے نا اميدي7 ; قوم نوح كے ايمان لانے سے نااميد ہونا 2; قوم نوح كے كافر1;
قوم نوح كے كفر كے آثار 6;قوم نوح كے معاشرتى گروه 1; قوم نوح كے مؤمنين 1
كفر:
كفر پر اصرار كرنے كے آثار 3; كفر كے آثار 10
مبلغين :
مبلغين اور ہدايت قبول نہ كرنے والے9; مبلغين كى ذمہ دارى كا دائره 9
نوح (ع) :
حضرت نوح (ع) اور قوم نوح كا كفر 6; حضرت نوح (ع) پر وحى 2;حضرت نوح (ع) كا قصہ 7; حضرت نوح (ع) كا نااميد ہونا 2،7;حضرت نوح (ع) كو جھٹلانے كے آثار 6; حضرت نوح(ع) كو جھٹلانے والے 1;حضرت نوح(ع) كے پريشان ہونے كے اسباب6;حضرت نوح (ع) كے غم دور ہونے كا سبب 7
وحى :
وحى كا كردار 4،5
ہدايت :
ہدايت كے موانع 3

109

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلاَ تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُواْ إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ (٣٧)
اور ہمارى نگاہوں كے سامنے ہمارى وحى كى نگرانى ميں كشتى تيار كرو اور ظالموں كے بارے ميں مجھ سے بات نہ كرو كہ يہ سب غرق ہوجانے والے ہيں(37)

1_ خداوند متعال نے حضرت نوح (ع) كو يہ خبر دينے كے ساتھ كہ ان كى قوم ايمان لانے والى نہيں ہے كشتى بنانے كا حكم ديا_
اوحى الى نوح انہ لن يؤمن من قومك ... واصنع الفلك
2_ حضرت نوح(ع) كشتى بنانے كا حكم ملنے سے پہلے اس كى كيفيت (اندازے و شكل و غيره) سے آگاه تھے_
و اصنع الفلك
ظاہراً " الفلك" پر" الف لام" عہد ذہنى ہے_ اور خاص كشتى كى طرف اشاره ہے جس سے حضرت نوح(ع) آگاه تھے اس بناء پر خداوند عالم نے انہيں كشتى بنانے سے پہلے اس كى وضع و قطع سے آگاه كرديا تھا_ كہا جاتا ہے كہ حضرت نوح(ع) نے اس كشتى كو عالم خواب ميں ديكھا تھا_
3_كشتى بنانے كے سلسلہ ميں حضرت نوح(ع) كو خداوند عالم كى طرف سے مكمل نگرانى و حفاظت حاصل تھي_
و اصنع الفلك بأعنين
"عين "كا معنى آنكھ ہے ليكن آيت شريفہ ميں يہ مراقبت اور محافظت سے كناية ہے_(اعين) كا جمع لانا، مبالغہ اور كمال

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

محافظت كے ليے ہے_ اور " بأعيننا " فاعل اصنع كے ليے حال ہے لہذا"اصنع الفلك بأعيننا" كا معنى يوں ہوگا _ كشتى بناؤ درحاليكہ آپ كو خداوند متعال كى مكمل مراقبت اور محافظت حاصل ہے_

4_ حضرت نوح (ع) كشتى بنانے ميں وحى كے ذريعہ تعليمات الہى اور خدائي راہنمائي سے بہرہ مند ہوتے تھے_

و اصنع الفلك بأعيننا و وحين

5_ تاريخ بشر ميں" كشتي" بنانا قديم الا يام سے چلا آرہا ہے_

و اصنع الفلك بأعيننا و وحين

6_ حضرت نوح (ع) كى كشتى خاص خصوصيات كى حامل اور صنعتى اعتبار سے بے مثال اور جديد ماڈل كى تھى _

و اصنع الفلك بأعيننا و وحين

اس كى وضاحت كرنا كہ كشتى نوح(ع) بنانے كا پروگرام خداوند عالم كى طرف سے تھا اور اس سلسلہ كے تمام امور ہر لحاظ سے اس كى زير نظر انجام پائے ہيں مذكورہ بالا تفسيركو بيان كررہا ہے_

7_ مشيت الہي، طبيعى اور عادى اسباب كے ذريعہ جارى ہوتى ہے_

و اصنع الفلك بأعيننا و و حين

يہ بات واضح ہے كہ خداوند متعال كشتى جيسے سبب كے بغير بھى حضرت نوح(ع) اور ان كے ساتھيوں كو نجات دے سكتا تھا_ پس كشتى بنانے كے حكم ميں دوراز تھے_ ايك يہ كہ خداوند متعال كائنات كے امور كوعام طور پر عادى علل و اسباب سے انجام ديتا ہے اوردوسرا مومنين كے ليے درس ہے كہ وہ اپنے ايمانى مقاصد كى ترقى كے ليے ظاہرى علل و اسباب كو بروئے كا ر لائيں اور ہميشہ غيبى مدد كے منتظر نہ رہيں_

8_ مومنين اور حضرت نوح (ع) كى نجات ،كشتى بنانے پرموقوف تھى _

و اصنع الفلك ... انہم مغرقون

9_كفار قوم نوح(ع) كى ہلاكت اور ان كا غرق ہونا، ان كى حتمى سرنوشت تھي_

انہم مغرقون

" انہم مغرقون " كے جملہكى لفظ انّ كے ذريعہ تاكيد، حضرت نوح(ع) كى كافر قوم كى ہلاكت اور ان پر نزول عذاب كے حتمى ہونے كو بيان كر رہى ہے_

10_ خداوند عالم نے حضرت نوح(ع) كى كافر قوم كى عاقبت (پانى كے طوفان ميں غرق ہونا) سے حضرت نوح(ع) كو خبر داركيا_

انہم مغرقون

11_ خداوند متعال نے حضرت نوح (ع) كو كفاركى شفاعت اور ان كى عذاب سے رہائي كى درخواست كرنے سے منع كرديا تھا_

و لا تخاطبنى فى الذين ظلموأنہم مغرقون

" لا تخاطبنى ..."(كہ ستمگر لوگوں كے بارے ميں مجھ سے بات نہ كرو) سے مراد عذاب كو بر طرف كرنے اور پانى كے طوفان سے نجات كى در خواست ہے كيونكہ اس پر دليل بعد والا جملہ (كيونكہ ان كو غرق كرنا حتمى ہے) ہے_

12_ خداوندتعالى كى حتمى قضاميں حتى پيغمبروں كى دعا و شفاعت اثر نہيں ركھتى _

و لا تخاطبنى فى الذين ظلموأنہم مغرقون

13_ غير خدا كى عبادت ، پيغمبروں كى رسالت سے انكار

اور ان كے الہى پيغام كى مخالفت كرنأظلم ہے_

و لا تخاطبنى فى الذين ظلموا ...

" الذين ظلموا" سے مراد وہى مشركين اور منكرين رسالت حضرت نوح (ع) ہيں_

14_ كفار اور ستمگر لوگوں كا دنياوى عذاب ميں گرفتار ہونے كا خطرہ ہے_

و لا تخاطبنى فى الذين ظلموأنہم مغرقون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

15_(عن المفضل بن عمر قال : قلت (لابی عبدالله) : جعلت فداك فی کم عمل نوح سفینہ حتی فرغ منہا؟ قال : فی دورین ؟ قلت : و کم الدورین ؟ قال ثمانین سنة ...(1)مفضل بن عمر کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق(ع) سے عرض کی میںآپ پر قربان ہو جاؤںحضرت نوح (ع) نے کتنی مدت میں اپنی کشتی کو بنایا اور کب بنا کر فارغ ہوئے؟آپ (ع) نے فرمایا دوا دوار میں_ میں نے پھر عرض کی دو دور کتنی مدت ہے؟ فرمایا 80 سال ..."

اعداد :

80 کا عدد 15

انبیاء :

انبیاء سے مخالفت ظلم ہے 13;انبیاء کی تکذیب ظلم ہے13

خدا :

اوامر الہی 1; تائیدات الہی 3; تعلیمات الہی 4; خداوند متعال کی سنتیں7; قضاء الہی کا حتمی ہونا 12; مشیت الہی کے جاری ہونے کے مقامات7; نواھی الہی 11

دعا :

دعا اور قضا الہی 12; دعا کی تاثیر کے شرائط 12

روایت 15

شرك:

عبادت میں شرك ظلم ہے13

شفاعت :

شفاعت اور قضا ء الہی 12;شفاعت کی تاثیر کے شرائط12

صنعت :

صنعت کی تاریخ 5

ظالمین :

ظالمین اور دنیاوی عذاب 14

ظلم :

ظلم کے موارد 13

عبادت :

....

1) کافی ج 8ص 280ح 421_ تفسیر البرہان ج 2ص 217ح 8_

غیر خدا کی عبادت ظلم ہے 13

عذاب :

اہل عذاب 14

عوامل طبیعی :

عوامل طبیعی کا کردار 7

قوم نوح :

قوم نوح کا حتما غرق ہونا 9; قوم نوح کا غرق ہونا 10; قوم نوح کی شفاعت سے ممانعت 11

کافرین:

کفار اور دنیاوی عذاب 14; کافروں کی شفاعت سے منع کرنا 11

کشتی سازي:

کشتی سازی کی تاریخ 5

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نظام علیت :7
نوح (ع) :
حضرت نوح (ع) اور قوم نوح کا کفر 1;حضرت نوح (ع) اور نجات قوم نوح 11; حضرت نوح (ع) کا علم 2; حضرت نوح(ع) کاقصہ1،2،3،9;حضرت نوح کا معلم ہونا 4; حضرت نوح کو منع کرنا 11; حضرت نوح کو وحی کرنا 4،10;حضرت نوح(ع) کی تائید 3; حضرت نوح(ع) کی کشتی کی اہمیت 8; حضرت نوح (ع) کی کشتی سازی 1،3،4; حضرت نوح (ع) کی کشتی 2; حضرت نوح (ع) کی کشتی بنانے کی مدت 15; حضرت نوح(ع) کے پیرو کاروں کی نجات کا ذریعہ کشتی 2،3;حضرت نوح (ع) کی خصوصیات 6

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلأٌ مِّن قَوْمِهِ سَخِرُواْ مِنْهُ قَالَ إِن تَسْخَرُواْ مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ (٣٨)
اور نوح کشتی بنا رہے تھے اور جب بھی قوم کی کسی جماعت کا گذر ہوتا تھا تو ان کا مذاق اڑاتے تھے _ نوح نے کہا کہ اگر تم ہمارا مذاق اڑائو گے توکل ہم اسی طرح تمھارا بھی مذاق اڑائیں گے (38)

1_ حضرت نوح (ع) نے خداوند متعال کے حکم سے کشتی بنانا شروع کي_
و اصنع الفلك ... و يصنع الفلك
کلام عرب میں کبھی فعل مضارع کو فعل ماضی کی

جگہ پر استعمال کیا جاتا ہے یعنی گذشتہ واقعات کی اس طرح تصویر کشی کرنا کہ گویا وہ مخاطب کے سامنے ابھی رو نما ہوئے ہونیہی وجہ ہے کہ آیت شریفہ میں "یصنع" کا فعل " صنع " کی جگہ پر استعمال ہوا ہے_
2_حضرت نوح (ع) کی کشتی بنانے کی جگہ عمومی راستہ کے قریب اور منظر عام پر تھی _
و يصنع الفلك و كلما مر عليہ ملأ من قومہ
3_ کفار جب حضرت نوح (ع) کے سامنے آتے تو کشتی بنانے کی وجہ سے ان کا مذاق اڑاتے اور مسخرہ کرتے تھے_
و يصنع الفلك و كلما مر عليہ ملا من قومہ سخروا منہ
4_ کفارجب گروہ در گروہ اور اجتماعی صورتمیں حضرت نوح (ع) کے سامنے آتے تو کشتی بنانے کی وجہ سے ان کا مذاق اڑاتے تھے_
كلما مر عليہ ملا من قومہ
مذکورہ بالا مطلب کا کلمہ "ملأ" سے استفادہ کیا گیا ہے جس کے معنی گروہ اور جماعت کے ہیں_
5_ حضرت نوح (ع) کشتی بنانے کے حکم کو خدا سے دریافت کرنے کے بعد ہر وقت اس فرمان کو عملی جامہ پہنانے میں معروف عمل رہے_
و يصنع الفلك و كلما مر عليہ ملا من قومہ سخروا منہ
واضح ہے کہ کفار کا مسخرہ پن،فقط اسوقت نہیں تھا کہ جب حضرت نوح (ع) کو کشتی بنانے کی جگہ دیکھتے ، بلکہ جہاں بھی دیکھتے مسخرہ کرتے لیکن یہ جملہ بتاتا ہے کہ کفار، حضرت کو اس کشتی سازی کے مکان کے علاوہ کہیننہیں پاتے تھے یہ اس بات سے حکایت ہے کہ وہ تمام وقت وہانمصروف عمل رہتے تھے_
6_ خدا ئي راستے پر چلنے والے اور انبیاء کے پیرو کار ہمیشہکفار اور دشمنان دین کے تمسخر کا نشانہ بنتے رہے ہیں_
كلما مر عليہ ملأ من قومہ سخروا منہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

7_ کفار کا مسخرہ پن اور مذاق اڑانا ہرگز حضرت نوح (ع) اور ان کے پیرو کاروں کو فرمان الہی کے جاری کرنے میں مانع نہیں ہوا _
ویصنع الفلك و کلما مر علیہ ملا من قومہ سخروا منہ
8_ حق پرستوں کودشمنوں کی اذیت اور مسخرے پن پر صبرو استقامت کی ضرورت تھي_
و یصنع الفلك و کلما مر علیہ ملأ من قومہ سخروا منہ
جملہ (و یصنع الفلك و کلما مر ...) حضرت نوح (ع) اور ان کے پیرو کاروں کے صبر اور استقامت کو بتاتا ہے _ اور یہاں ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ حق پرستوں کے استقامت کے

انگیزہ کو مستحکم اور انہیں صبرو استقلال کا درس دینا ہے_
9_ حضرت نوح (ع) نے مسخرہ کرنے والوں کے جواب میں ان کے عنقریب مسخرہ پن میں مبتلاہونے کی خبر دی ہے _
ان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون
10_ مسخرہ کرنے والوں کا استہزاء ،ان کے مسخرہ کرنے کی حد تك جائز ہے_
ان تسخروا منا فانا نسخر منکم تسخرون
11_ دشمنان دین کے جواب میں مقابلہ بمثل کرنا جائز ہے_
ان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون
12_ حضرت نوح (ع) کے پیرو کار بھی حضرت کے ساتھ کشتی بنانے میں مشغول تھے_
ان تسخروا منا فانا نسخر منکم
مذکورہ تفسیر"منّا" و "انّا" اور "نسخر" میں جمع کی ضمیر لانے کی بناء پر ہے_
13_ انبیاء کے کاموں کو ہرگز لغو و فضول خیال نہیں کرنا چاہیے اگر چہ ان کے کاموں کی دلیل و توجیہ معلوم نہ ہو_
و یصنع الفلك و کلما مر علیہ ملا من قومہ سخروا منہ
حضرت نوح علیہ السلام کی داستان میں (کشتی بنانے پر کافروں کا مذاق اڑانے) کا حصّہ چند نکات کو متضمن ہے _ ان میں سے ایك یہ ہے کہ پیغمبروں کے کاموں اور فرامین الہی کو عام لوگوں کے کام سے مقایسہ اور ان پر تنقیدنہیں کرنا چاہیے جسطرح اشراف قوم نوح نے یہ دیکھا کہ ہمارے نزدیك تو کوئي دریا نہیں ہے اور انکا اپنی زندگی میں کشتی بنانا ایك لغو اور بے ہودہ کام ہے اور اسکا مذاق اڑاتے تھے_
14_ عن ابی عبداللہ (ع) فلما ا تی علیہم تسعماہ سنۃ ہَمَّ ا ن یدعو علیہم ...فا مرہ اللہ عزوجل ان یغرس النخل ... فلما ا تی لذلك خمسون سنۃ و بلغ النخل و استحکم ا مر بقطعہ ...فا مرہ اللہ ا ن ینحت السفینۃ و ا مر جبرئیل (ع) ا ن ینزل علیہ و یعلمہ کیف یتخذہا فقدر طولہا فی الا رض ا لفاً و ما تی ذراع و عرضہا ثمانمأۃ ذراع و طولہا فی السماء ثمانون ذراعاً ...(1)
امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے جب 900 نوسو سال قوم نوح کے گزر گئے (اور حضرت نوح کی تبلیغ کا کوئي اثر نہ ہوا) تب حضرت (ع) نے ان پر نفرین کی تو انہیں حکم الہی ہوا _ کجھور کا درخت لگاؤ_ اس کے بعد (50) پچاس سال گزر گئے درخت کامل اور محکم ہوگیا حضرت (ع) کو اس کے

....

1) تفسیر قمی ج 1، ص325; نور الثقلین 2;ص350_ ح67_

کاٹنے کا حکم ہواتب یہ حکم ہوا کہ کشتی بناؤ_ جبرائیل (ع) ، حضرت نوح (ع) پر نازل ہوئے تا کہ حضرت(ع) کو کشتی بنانا سکھائیں اسوقت جناب جبرائیل(ع) نے کشتی کی لمبائي ایك ہزار دوسو ذراع اور چوڑائي آٹھ سو ذراع اور اونچائي اسّی راع معیّن فرماتي_
15_ عن ابی عبداللہ (ع) فی حدیث قال بعد ما قرا قولہ تعالی کلما مرّا علیہ ملأمن قومہ سخروا منہ ..." کانوا یسخرون منہ و یقولون ینحت سفینۃ فی البر سخروا منہ ... (1)
امام صادق (ع) نے اس مذکورہ آیت ... کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا: حضرت نوح (ع) کا ان کی قوم مذاق اڑاتی اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کہتی تھی کہ خشکی پر کشتی بنارہا ہے_

16_ عن ابی عبدالله (ع) قال: بقی نوح فی قومہ ثلاثماۃ سنة یدعوہم الی الله فلم یجیبوہ ... فا مرہ الله ا ن ینحت السفینة ... فقال: یا ربّ من یعیننی علی اتخاذہا؟ فا وحی الله الیہ ناد فی قومك من ا عاننی علیہا و نجرَ منہا شي اً صار ما ینجرہ ذہباً و فضة فنادی نوح (ع) فیہم بذلك فا نوہ علیہا ...(2)

امام صادق(ع) فرماتے ہیں کہ حضرت نوح (ع) نے اپنی قوم میں (300) تین سو سال تبلیغ کی لیکن وہ ایمان نہ لائے تب خداوند متعال نے کشتی بنانے کا حکم دیا پھر حضرت نوح (ع) نے عرض کی پروردگا ر کشتی بنانے میں کون میری مدد کرے گا ؟ حکم ہوا اپنی قوم کو بلاؤ اور کہو کشتی بنانے میں میری کون مدد کون کر ے گا؟ لکڑی کاجو تراشہ بچے گا وہ تراشہ سونا و چاندی بن جائے گا نوح (ع) نے لوگوں کو جب یہ بتایا تو انہوں نے کشتی بنانے میں حضرت (ع) کی مدد کی

_

17_ عن ابی عبدالله (ع) (فی حدیث) ... فعمل نوح سفینة فی مسجدالکوفة بیدہ ...(3)

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں حضرت نوح (ع) نے کشتی کو اپنے ہاتھ سے مسجد کوفہ میں بنایا_

احکام :

10،11

استہزاء :

استہزاء کے احکام ، 10; جائز استہزاء ،10

....

1) تفسیر قمی ج1، ص 326; نور الثقلین ج 2،ص 350 ح 67_
2) تفسیر قمي، ج1 ص 325; نورالثقلین ج2، ص 350 ح 67_
3) کافی جلد8، ص280، ح 431، نورالثقلین ج2، ص 354، ح 74

116

استہزاء کرنے والے :

استہزاء کرنے والوں کامذاق اڑانا 10; مذاق اڑانے والوں کا برا انجام ،9; مذاق اڑانے والوں کے ساتھ مقابلہ بمثل کرنا ،10

انبیا(ص) :

انبیا(ص) کا منزّا ہونا ،13; انبیاء(ص) کی تعلیمات کی اہمیت13; انبیا(ص) ء کے پیروکاروں کا استہزاء ،6; انبیاء(ص) کے کاموں کی اہمیت ،13

حق کے طالب :

طالبان حق کی استقامت کی اہمیت ،8

خدا:

اوامر الہی ،1،5،14

دشمنوں :

دشمنوں کی اذیتوں پر استقامت ،8; دشمنوں کے ساتھ مقابلہ بالمثل کرنا ،11; دشمنوں کے مذاق اڑانے پر استقامت ،8

دین :

دشمنان دین کا مذاق اڑانا 6; دشمنان دین کے ساتھ پیش آنے کا طریقہ 11

روایت :14، 15، 16، 17

سالکان:

سالکان کا مذاق اڑانا 6

قوم نوح :

قوم نوح کا برا انجام 9; قوم نوح (ع) کا مذاق اڑانا 3،4،15

کافرین:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کافروں کا مذاق اڑانا6
مسجد کوفہ :17
مقابلہ بہ مثل:
مقابلہ بہ مثلکا جائز ہونا11
نوح(ع) :
حضرت نوح (ع) اور مذاق اڑانے والے 9; حضرت نوح(ع) اور قوم نوح کا مذاق اڑانے والے 7; حضرت نوح(ع) کا اپنی ذمہ داری کونبھانا7،5; حضرت نوح (ع) کا قصّہ:1،2،3،4،5،7،12،14،15، 16;حضرت نوح (ع) کا کشتی بنانا 1،3،4،5، 12، 14، 15، 16;حضرت نوح(ع) کا مذاق اڑایا جانا 3،4،15 ; حضرت نوح(ع) کی پیش گوئي 9;حضرت نوح (ع) کی ذمہ داری 14; حضرت نوح(ع) کی کشتی بنانے کی جگہ 2، 17; حضرت نوح (ع) کے پیرو کار اور قوم نوح کا مذاق اڑانا 7;حضرت نوح (ع) کے پیروکاروں کا کشتی بنانا12

117

فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ (٣٩)
پھر عنقریب تمھیں معلوم ہوجائے گا کہ جس کے پاس عذاب آتا ہے اسے رسوا کردیا جاتا ہے اور پھر وہ عذاب دائمی ہی ہوجاتا ہے (39)
1_ حضرت نوح (ع) نے اپنی قوم کے کفار کو دنیا اور آخرت کے عذاب میں گرفتار ہونے کی خبر دي_
فسوف تعلمون من يا تيہ عذاب يخزيہ و يحّل عليہ عذاب مقيم
اس پر توجہ کرتے ہوئے کہ کلمہ (عذاب) کا تکرار اور دوسرے عذاب میں ہمیشگی کی صفت کا ذکر ہوا ہے اس سے یہ معلوم ہے کہ (عذاب يخزيہ) سے دنیا وی عذاب مراد ہے اور "عذاب مقيم" سے جہنم کی آگ مراد ہے_
2_قوم نوح کے کفار کا دنیاوی عذاب ان کو ذلیل و خوار اور ہلاك کرنے والا تھا _
من يا تيہ عذاب يخزيہ
(اخزاء) (يخزيہ) کا مصدر ہےجو ذلیل و خوار اور ہلاك کرنے کے معنی میں آتا ہے _
3_کفار کااخروی عذاب، دائمی اور ہمیشہ رہنے والا ہے_
حلول (يحلّ) کا مصدر ہے جو نیچے آنے کے معنی میں ہے _ (مقيم) (اقام بالمكان)سے لیا گیا ہے جسکا معنی آیا اور ہمیشہ کے لیے رہ گیا ہے پس عذاب مقیم کا معنی باقی رہنے والا اور زوال ناپذیر عذاب ہے_
4_ کفار لوگ، حضرت نوح (ع) اوران کے پیروکارونکے کشتی بنانے کو بے جااور تحمیل شدہ عذاب اور باعث شرمساری سمجھتے تھے _
يصنع الفلك ...فسوف تعلمون من يا تيہ عذاب يخزيہ

عذاب:
آخرت کے عذاب کی خصوصیات 3 ; ذلت آمیز عذاب 2; عذاب آخرت کا دائمی ہونا 3; عذاب کا وعدہ 1; عذاب کے درجات2
قوم نوح(ع) :
118
قوم نوح اور کشتی نوح (ع) 4; عذاب قوم نوح کی خصوصیات 2; قوم نوح کا اخروی عذاب 1; قوم نوح کا دنیاوی عذاب 1،2; قوم نوح کی ہلاکت 2
کافر:
کافروں کا اُخروی عذاب 3
حضرت نوح (ع) :
حضرت نوح (ع) کی پیشگوئي 1

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حَتَّى إِذَا جَاء أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلاَّ مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلاَّ قَلِيلٌ (٤٠)

يہاں تك كہ جب ہمارا حكم آگيا اور تنور سے پانى ابلنے لگا تو ہم نے كہا كہ نوح اپنے ساتھ ہر جوڑے ميں سے دو كولے لو اور اپنے اہل كو بھى لے لو علاوہ ان كے جن كے بارے ميں ہلاكت كا فيصلہ ہوچكا ہے اور صاحبان ايمان كو بھى لے لو اور ان كے ساتھ ايمان والے بہت ہى كم تھے _(40)

1_ طوفان كے آنے تك كشتى نوح(ع) كى بناوٹ اور كفار سے لفظى جنگ جارى رہى _

يصنع الفلك و كلّما مرّ عليہ ... حتى اذا جاء امرن

(حتى) كا لفظ گزارشات اور حقائق كى غايت كے لئے استعمال ہوا ہے لہذا اس سے پہلے والى آيت ميں (كشتى كابنانا، كافروں كا مسخرہ كرنا، اور حضرت نوح (ع) كا جواب دينا يہ سلسلہ جارى و سارى رہا كہ يہاں تك ...

2_ طوفان نوح (ع) كا واقعہ بہتہى عظيم اور حكم خداوندى سے وجود ميں آيا تھا_

حتى اذا جاء ا مرن

(أمر) سے مراد عذاب ہے _ اور ا س كا (نا) كى طرف اضافہ اس عذاب (طوفان) كى عظمت كو بيان كررہا ہے لفظ (امر) كا عذاب كى جگہ پر لانا يہ بتاتا ہے كہ يہ عذاب، فرمان الہى كے سبب تھا _

3_ خداوند متعال نے كشتى ميں سوار ہونے اور مال كو

لادنے كا وقت معين فرمايا_

حتى اذا جاء امرنا و فار التّنور قلنا احمل فيہ

4_ حكم خدا سے نزول عذاب كے وقت پانى كا شدت كے ساتھ مخصوص تنور سے جوش مارنا _

حتى اذا جاء ا مرنا و فار التّنور

فارسى زبان ميں (تنور) كا لفظ بغير شد كے تلفظ ہوتا ہے _ تنور اس جگہ كو كہتے ہيں جہاں روٹى پكائي جاتى ہے _(فوران) فار كا مصدر ہے _ اسكا معنى باہر آنا اور پھوٹنا ہے _ تولفظ تنور كو (پھوٹنے) كے ساتھ نسبت مثل (جرى الميزاب) كے ہےيہ شدت سے پانى كے نكلنے كو بتاتا ہے(التّنور) كا الف لام عہد ذہنى ہے اور اس سے ايك مخصوص تنور كا ارادہ كياگيا ہے _

5_ تنور سے پانى كاجوش مارنا ،طوفان نوح(ع) كے حادثہ كى علامات اور ابتداء تھي_

حتى إذا جاء ا مرنا و فار التّنور قلنا احمل

6_ مختلف حيوانات كو كشتى ميں سوار كركے انہيں غرق ہونے سے نجات دينا ، عذاب طوفان كى ابتداء ميں ہى حضرت نوح(ع) كا وظيفہ تھا_

قلنا احمل فيہا من كل زوجين اثنين

7_ حضرت نوح (ع) كى ذمہ دارى تھى كہ ہر قسم كے حيوانات ميں سے ايك جوڑا (نر و مادہ) كو كشتى ميں سوار كريں_

قلنا احمل فيہا من كل زوجين اثنين

لفظ" كل" كا مضاف اليہ كلمہ" حيوان "ہے يعنى كلمہ (اثنين) زوجين كے ليے تاكيد ہے اس معنى كى طرف اشارہ كرتا ہے كہ ہر كشتى مينحيوانات ميں سے ايك جوڑے سے زيادہ سوارنہ كيا جائے _

8_ حيوانات كو نابود ى اور ختم ہونے سے بچانا ضرورى ہے _

قلنا احمل فيہا من كل زوجين اثنين

مذكورہ معنى اس بات كى تصريح ہے كہ حضرت نوح (ع) كے ليے ضرورى تھا كہ حيوان كا ايك جوڑا (نر و مادہ) اپنے ساتھ لے چليں، ظاہراً اس كے علاوہ اس كا كوئي مقصد نہيں تھاكہ نسل حيوانات باقى اور نابود نہ ہو _

9_ حضرت نوح (ع) كى كشتى غير معمولى طور پر عظيم اور بڑى تھى _

قلنا احمل فيہا من كل زوجين اثنين

كشتى پر ہر حيوان كے ايك جوڑ ے كے سوار ہونے كى گنجائشے سے معلوم ہوتا ہے كہ وہ كشتى غيرمعمولى طور پر عظيم اور بڑى تھي_

10_ حضرت نوح (ع) كے زمانے كا طوفان، بہت وسيع اور عالمگير تھا _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قلنا احمل فيہا من كل زوجين اثنين
اگر حضرت نوح (ع) كا طوفان ايك مخصوص علاقہ كے ليے ہوتا تو ضرورى نہيں تھا كہ ہر قسم كے حيوان كو

120

كشتى ميں سوار كيا جاتا تا كہ ان كى نسل منقرض اور نابودى سے بچ جائے كيونكہ اكثر حيوانات مختلف علاقوں ميں پائے جاتے ہيں_ اس بناء پر كم از كم طوفان نوح(ع) بر اعظم ايشاء كے بہت بڑے حصّہ كو گھيرے ہوئے تھا_
11_حضرت نوح (ع) خدا كى طرف سے اپنےخاندان كو نجات دينے اور ان كو كشتى پر سوار كرنے كے پابند تھے_
قلنا احمل فيہا ... اہلك
(أہل) كا لفظ (أہلك) ميں (زوجين) پر عطف ہے اور حقيقت ميں (احمل) كا مفعول ہے _
12_ حضرت نوح (ع) كے گھر كے كچھ افراد (زوجہ اور بيٹا) كافر اور رسالت كو جھٹلانے والے تھے _
و ا ہلك الاّ من سبق عليہ القول
(القول)ميں الف لام ،عہد ذكرى يا عہد ذہنى ہے اور يہ جملہ (لاتخاطبنى فى الذين ظلموأنہم مغرقون /37) كى طرف اشارہ كرتا ہے اس بناء پر(الّا من ...) (مگر وہ لوگ كہ جن كے كفر و ظلم كے وجہ سے ہم نے انكو غرق كرنے كا حكم جارى كيا) كے بارے ميں مفسرين قائل ہيں كہ "من سبق" سے مراد حضرت نوح(ع) كى زوجہ (واعلہ) اور ان كا بيٹاكنعان تھا_
13_ خداوند متعال نے حضرت نوح (ع) كو اپنے كافر اہل و عيال كو كشتى نجات پر سوار كرنے سے منع فرمايا _
احمل فيہا ... اہلك الا من سبق عليہ القول
14_ حضرت نوح(ع) كے خاندان كے بعض افراد كى ہلاكت اور ان كاغرق ہونا تقديرالہى تھا_
و اہلك الا من سبق عليہ القول
15_ انبياء كے ساتھ خاندانى رشتہ دارى (نسبى يا سببى) عذاب الہى سے نجات ميں مؤثر نہيں ہوتى ہے_
و اہلك الا من سبق عليہ القول
16_ دين اسلام ميں مقرّر شدہ حدود اور سزاؤں كے سلسلہ ميں انسانوں كے حسب و نسب كا لحاظ كرنے سے اجتناب كرنا ضرورى ہے_
و اہلك الا من سبق عليہ القول
جملہ "احمل فيہا ... اہلك الا من سبق عليہ القول " حضرت نوح (ع) كى داستان كا يہ حصّہ اس پيغام كا حامل ہے كہ صاحب منصب حتى انبياء كواپنےقريبى داشتہ داروں كو سزا دينے سے چشم پوشى نہيں كرنى چاہے_
17_ حضرت نوح، (ع) مومنين كو كشتى پر سوار كرنے اور ان كو طوفان سے نجات دينے پر مامور تھے_
و ما امن معہ الا قليل
لفظ " قليل" مؤمنين كى كم تعدا د ہونے كو بتاتا ہے قرآن ميں لفظ " منہم " سے مؤمنين كو مشخصنہ كرنا اس نكتہ كى طرف اشارہ ہے كہ مومنين كى ذاتى اعتبار سے تعداد كم تھى نہ كہ كفار سے نسبت ديتے ہوئے اسى وجہ سے لفظبہت(زيادہ) كے ذريعہ

121

مومنين كى قلت پر تاكيد بيان ہوئي ہے_
18_قوم نوح (ع) ميں سے بہت ہى كم تعداد خدا كى وحدانيت پر ايمان لائي اور اس نے رسالت نوح (ع) كو قبول كيا_
واہلك الا من سبق عليہ القول
19_عن ابى عبداللہ (ع) قال : لما اراد اللہ عزوجل ہلاك قوم نوح عقم ارحام النساء اربعين سنة فلم يولد فيہم مولود فلما فرغ نوح من اتخاذ السفينة امرہ اللہ ان ينادى بالسريانيہ لا يبقى بہيمة و لا حيوان الا حضر(الى ان قال) فصاحت امراتہ لما فارالتنور فجاء نوح الى التنور فوضع عليہا طينا و ختمہ حتى ادخل جميع الحيوان السفينہ ثم جاء الى التنور ففضّ الخاتم و رفع الطين ...(1)
امام جعفر صادق(ع) سے روايت ہے جب خداوند متعال نے قوم نوح(ع) كو ہلاك كرنے كا ارادہ كيا تو چاليس سال تك ان كى عورتوں كو عقيم ركھاجس كے نتيجہ ميناں سے كوئي اولاد نہ ہوئي_ جب حضرت نوح (ع) كشتى بناچكے تو حكم خدا ہوا كہ سريانى زبان ميں يہ آواز ديں كہ كوئي چوپائے حيوان ميں سے باقى نہ رہے_مگر ہر چوپايا حاضر ہوجائے ... جب تنور سے پانى پھوٹنے لگا تو نوح(ع) كى زوجہ نے فرياد بلند كى تب حضرت نوح (ع) تنور كے قريب آئے اور تنور كو مٹى

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سے سر بمہر کردیا تا کہحیوانات کو کشتی میں سوار کر سکیں پھرتنور کی طرف آئے اور مہر کو ختم کرنے کے بعد اس سے مٹی کو اٹھالیا_

20_عن الی جعفر (ع) قال (فی وصف مسجد الکوفہ) ... و منہ فار التنور ...(2)

جب امام باقر (ع) سے مسجد کوفہ کے اوصاف کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا ... کہ مسجد کوفہ کی ایك فضیلت یہ بھی ہے کہ تنور اس مسجد سے پھوٹا_

21_ عن ابی عبداللہ (ع) فقال جائت امرئۃ نوح الیہ و ہو یعمل السفینۃ فقالت لہ : ان التنور قد خرج منہ ماء فقام الیہ مسرعاً حتی جعل الطبق علیہ فختمہ بخاتمہ فقالم الماء ،فلمافرغ نوح من السفینۃ جاء الی خاتمہ ففضّہ و کشف الطبق ففار الماء (3)

امام صادق (ع) سے روایت ہے جب حضرت نوح (ع) کشتی بنانے میں مشغول تھے تو ان کی بیوی ان کے پاس آئي اور کہا تنور سے تو پانی نکل رہا ہے_ تو حضرت نوح(ع) جلدی سے تنور کے سرے پر تشریف لے گئے اور اس کے اوپر ڈھکنا رکھا اور اپنی مخصوص مہر سے اس پر مہر لگا دی اس وقت پانی رك گیا _ جب کشتی بناچکے تو اپنی مہر کوتوڑ د یا اور ....

1) تفسیر قمی ج1ص326، بحار الانوار ج 11ص 312ح6_
2) کافی ج 3ص 493ح9، تفسیر عیاشی ج2ص 147ح23
3) تفسیر عیاشی ج2 ص 147،ح 22_ نور الثقلین ج2ص 356ح83_

تنور کے سرسے ڈھکنے کو ہٹادیا پھر پانی جوش مارنے لگا _

22_ عن الی عبداللہ (ع) قال : حمل نوح (ع) فی السفینہ الا زواج الثمانیہ التی قال اللہ عزوجل :(ثمانیۃ ازواج من الضان اثنین و من المعز اثنین و من الابل اثنین و من البقر اثنین) فکان من الضان اثنین زوج داجنۃ یربیہا الناس و الزوج الاخر الضان التی تکون فی الجبال الوحشیۃ ... و من المعز اثنین زوج داجنۃ ... و الزوج الا الظبی التی تکون فی المفاوز و من الابل اثنین البخاتی و العراب و من البقر اثنین زوج داجنۃ للناس والزوج الاخر البقر الوحشیۃ(2)

امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ حضرت نوح (ع) نے آٹھ جوڑوں کو خد ا کے حکم کے مطابق کشتی میں سوار کیا "ثمانیہ ازواج من الضان اثنین ..." پھینس کا جوڑا ، اور ایك وحشی جوڑا تھا جو پہاڑوں میں ہوتے ہیں بکری کے بھی دو جوڑے تھے_ ایك پالتو جوڑا اور ایك جنگلی جوڑا ، اور ایك جوڑا ہرن کا جو بیابان میں زندگی گزارتا ہے_ اور اونٹ کے بھی دو جوڑے ایك بخاتی نسل کا(خراسانی اونٹ جو عربی اونٹ اور فالج اونٹ سے وجود میں آئے)ہے اور ایك عربی اونٹ کا جوڑا اور گائے کے بھی دو جوڑے ایك پالتو اور دوسرا وحشی جوڑا_(1)

23_ عن ابی عبداللہ (ع) لما اراد اللہ عزّوجل ہلاك قوم نوح ... کان الذین آمنوا بہ من جمیع الدنیا ثمانین رجلاً فقال اللہ عزوجل (... و ما آمن معہ الا قلیل ...)(2)

امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کے جب خداوند عزوجل نے قوم نوح کو ہلاك کرنے کا ارادہ کیا تو پوری دنیا میں ان پر ایمان لانے والے (80) مرد تھے_ پس خداوند عزوجل نے فرمایا(... و ما آمن معہ الا قلیل ...)

24_ عن ابی عبداللہ (ع) ... و کانت لنوح ابنۃ رکبت معہ فی السفینہ (3)

امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ حضرت نوح (ع) کی ایك لڑکی تھی جو حضرت کے ساتھ کشتی میں سوار ہوئي _

اعداد :

آٹھ کا عدد22; اسی کا عدد 23

انبیاء :

....

1) کافی ج 8ص 284ح427_ نور الثقلین ج 2ص 358ح91_
2) تفسیر قمی ج 1ص 327_ نور الثقلین ج 2 ص 357ح 85_
3) تفسیر قمی ج 1 ص328_ نور الثقلین ج 2ص370 ح143_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

انبیاء کے ساتھ رشتہ داری 15
پانی :
پانی کا تنور سے پھوٹنا 4،5
جزاء :
جزا ء میں عدالت کرنا 16
حیوانات :
حیوانوں کا جوڑا 7; حیوانات کی حفاظت کرنے کی اہمیت8; حیوانات کی نسل کی بقائ8
خدا :
اوامرالہی 2،3،4;مقدرات الہی 14; نواہی پروردگار 13
دین :
دین کی تعلیمات 16
رشتہ داری :
رشتہ داری اورسزا 16; رشتہ داری اورمجازات 16
روایت :19،20،22،23،24
سزا:
سزا کا قانون 16; سزا میں عدالت کرنا 16
عذاب :
عذاب سے نجات کے اسباب 15
قوم نوح :
قوم نوح کا عذاب 4،19;قوم نوح کے ساتھ مجادلہ 1; قوم نوح کے مؤمنین کی نجات 17; قوم نوح میں موحدین کی کمی 18
کفار : 12
مسجد کوفہ :20
نوح (ع) :
تنور نوح (ع) کا قصہ 4،5،20،21;حضرت نوح(ع) پر ایمان لانے والوں کی کمی 18 ، 23; حضرت نوح(ع) کا قصہ 1،3،7،11 ،13، 14 ، 17 ،19، 21، 22، 23; حضرت نوح(ع) کا مناظرہ 1;حضرت نوح(ع) کو جھٹلانے والے 12; حضرت نوح(ع) کو منع کرنا 13; حضرت نوح(ع) کی کشتی میں حیوانات 6،7،22 ; حضرت نوح(ع) کی لڑکی 24;حضرت نوح(ع) کی ذمہ داری 6،7،11،17; حضرت نوح(ع) کی زوجہ کا کفر 12; حضرت نوح(ع) کی عمومیت 10; حضرت نوح(ع) کی کشتی میں سوار ہونے کا وقت 3; حضرت نوح(ع) کے بیٹے کا کفر 12 ; حضرت نوح(ع) پیروکاروں کی کمی 18; حضرت نوح(ع) کے خاندان کی نجات11،13; حضرت نوح(ع) کے طوفان کا عظیم ہونا 2; نوح(ع) کے لڑکے غرق ہونا 14; زوجہ نوح(ع) اور حضرت نوح(ع) 21; طوفان حضرت نوح(ع) 19; طوفان نوح(ع) کی خصوصیات 2 ،10; طوفان نوح(ع) کی نشانیاں 5،6; کشتی نوح (ع) کا عظیم ہونا9; کشتی نوح(ع) کی خصوصیات 9; کشتی میں حضرت نوح (ع) کے گھر والے 11; نوح(ع) اور حیوانات 6; نوح(ع) اور قوم نوح(ع) 1; نوح(ع) اور کافروں کی نجات 13; نوح(ع) کی بیوی کی ہلاکت 14; نوح(ع) کے بیٹے کی ہلاکت14; ہمسر حضرت نوح(ع) کا کا غرق ہونا 14

وَقَالَ ارْكَبُواْ فِيهَا بِسْمِ اللّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ (٤١)
نوح نے کہا کہ اب تم سب کشتی میں سوار ہوجائو خدا کے نام کے سہارے اس کا بہائو بھی ہے اور ٹھہرائو بھی اوربیشك میرا پروردگار بڑا بخشنے والا مہربان ہے (41)
1_ حضرت نوح (ع) نے طوفان کے شروع ہونے اور حرکت کرنے کے ابتدائي مراحل انجام دینے کے بعداپنے پیروکاروں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اور گھر والوں سے چاہا کہ وہ کشتی پر سوار ہوجائیں_
و قال ارکبوا فیہ
ایسا لگتا ہےکہ جملہ " قال ارکبوا ..." کا کچھ ایسے جملات پر عطف ہے جو مقدر ہیں اور جملات کا اس نقل قصہ کے مقصود سے مربوط نہ ہونے کی وجہ سے ان کو بیان نہیں کیا گیا _ یعنی : "قلنا احمل فیہا ... ففعل کذا و کذا و قال ارکبوا فیہا ... لہذا مذکورہ مطلب میں (حرکت کرنے کے ابتدائي مراحل کے انجام) کو بیان کیا گیا ہے_
2_ حضرت نوح(ع) کی کشتی ،نام خدا کے ساتھ حرکت اور نام خدا ہی سے ٹھہرتی تھي_
بسم اللہ مجری ہا و مرسی ہ
لفظ " مجری " اور " مرسی " مصدر میمی ہیں اور کلام میں مبتداء واقع ہوئے ہیں _ اسی ترتیب کے ساتھ لفظ " جری " کا معنی (حرکت کرنا) اور " ارساء " کا معنی (حرکت سے روك دینا ہے) بسم اللہ میں جوباء ہے وہ استعانت ومدد کے لیے ہے_ اور "بسم اللہ " لفظ "مجری ہا" کے لیے خبر ہے_ اس صورت میں جملہ " بسم اللہ مجری ہا ..." کایوں معنی ہوگا کہ (حضرت نوح (ع) نے فرمایا) اس کشتی کا چلنا اور اس کشتی کا چلنے سے رکنا بھی ، خدا کے نام سے متحقق ہوتا ہے_
3_ خداوند متعال غفور (بہت بخشنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے_
ان ربی لغفور رحیم

4_ حضرت نوح (ع) کی اپنے پیروکاروں کو تاکید تھی کہ طوفان کے حادثے سے نجات کے لیے انہوں نے خدا کی مغفرت اور رحمت پر بھروسہ کرنا ہے_
قال ارکبوا فیہا ... ان ربی لغفور رحیم
حضرت نوح (ع) کاکشتی پر سوار ہونے کے حکم کے بعد خداوند متعال کی مغفرت اور رحمت کی یاد آوری کرنے کا مقصد اس حقیقت کو بیان کرنا تھا کہ کشتی تو فقط ایك وسیلہ ہے در حقیقتنجات مہیا کرنے کا سبب مغفرت و رحمت الہی کا شامل حال ہونا ہے_
5_ حضرت نوح (ع) کے پیروکار، کشتی نجات پرسوار ہونے کے وقت اپنے گناہوں اور وعدہ خلافیوں کی وجہ سے پریشان تھے_
قال ارکبوا فیہا ... ان ربی لغفور رحیم
6_ حضرت نوح (ع) کے پیروکاروں کی حادثہ طوفان سے نجات، مغفرت اور رحمت الہیکا ایك جلوہ تھا_
قال ارکبوا فیہا ... ان ربی لغفور رحیم
7_ حضرت نوح (ع) ،مؤمنین اور اپنے پیروکاروں کے لیے مغفرت و رحمت الہی کے شامل حال ہونے کا وسیلہ تھے_
ان ربی لغفور رحیم
اس دلیل کی بناء پر کہ " ارکبوا" نوح (ع) کے پیروکاروں کو خطاب ہے _ اور "غفور" "رحیم" کا متعلق بھی حضرت(ع) کے پیروکار ہیں، یعنی یوں ہوگا " ان ربی لغفورٌ لکم رحیم بکم ..." (خداوند متعال تم کوبخشنے والا اور تم پر رحمت نازل کرنے والا ہے) اس کلام کالازمہ یہ تھا کہ حضرت نوح(ع) فرما رہے تھے" ربکم" یعنی تمہارے پروردگار یہ نہیں کہا " ربي" یہ اس نکتہ کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ خداوند متعال نے حضرت نوح (ع) کے پیروکاروں کو جو اپنی مغفرت اور رحمت کے سائے میں رکھا ہے وہ حضرت نوح(ع) کے وسیلہ کے سبب تھا_
8_ بندگان الہی کی بخشش اور ان پر رحمت الہی کا سایہ ہونا، ربوبیت خداوندی کا جلوہ ہے_
ان ربی لغفور رحیم
9_ عن ابی عبداللہ (ع) : ان نوحاً (ع) رکب السفینہ اقل یوم من رجب ... (1)
امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ حضرت نوح (ع) یکم رجب المرجب کو کشتی پر سوار ہوئے_
10_ عن ابی عبداللہ (ع) قال : جاء رجلٌ الی امیر المؤمنین (ع) و ہو فی مسجد الکوفة فقال(ع) ... صل فی ہذا المسجد ... منہ سارت سفینة نوح ...(2)
امام جعفر صادق(ع) سے روایت ہے کہ امیرالمؤمنین (ع) مسجد کوفہ میں تشریف فرما تھے کہ ایك شخص حضرت
....

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

1) خصال صدوق ،ج 2ص503ح6ب15_ نور الثقلين ج2ص360ح 101_
2) کافی ج 3ص292ح2_ نور الثقلين ج 2 ص 361 ح 106_

126

کے پاس آیا تو حضرت (ع) نے اسے حکم دیا کہ اس مسجد میں نماز ادا کرو کیونکہ کشتی نوح(ع) نے اپنی حرکت کی ابتداء یہاں سے کی تھی _

اسماء و صفات :

رحیم 3; غفور 3

بخشش:

بخشش کے وسیلے7

بسم اللہ :

بسم اللہ کے آثار 2

توکل :

خداوند متعال کی بخشش پر توکل کرنا 4; رحمت الہی پر توکل کرنا4

خدا :

بخشش الہی کی نشانیاں 6; ربوبیت الہی کی نشانیاں 8; رحمت الہی کی نشانیاں 6

رحمت :

رحمت کے وسیلے7

روایت :9،10

گناہ :

گناہ کی بخشش8

ما ہ رجب:9

مؤمنین :

مؤمنین پر رحمت 7،8;مؤمنین کی بخشش 7

مسجد کوفہ :10

نوح (ع) :

حضرت نوح (ع) کا اپنے پیرو کارو ں کو دعوت دینا 1; حضرت نوح (ع) کا اپنے گھر والوں کو دعوت دینا 1; حضرت نوح (ع) کا قصہ 1،2،5;حضرت نوح(ع) کاکردار 7; حضرت نوح (ع) کی دعوتیں 1; حضرت نوح (ع) کی کشتی کے چلنے کی جگہ 10; حضرت نوح (ع) کی نصیحتیں 4;حضرت نوح (ع) کے پیروکاروں کی بخشش 7;حضرت نوح (ع) کے پیروکاروں پر خدا کی رحمت 7;حضرت نوح (ع) کے فضائل7; حضرت نوح(ع) کے پیروکاروں کے گناہ 5; حضرت نوح (ع) پیروکاروں کی پریشانی 5;کشتی حضرت نوح (ع) کے چلنے کا وقت 9; کشتی نوح (ع) کے رکنے کے اسباب 2; کشتی نوح(ع) کے چلنے کے اسباب 2;طوفان نوح(ع) سے نجات 4،6; نوح(ع) کے پیروکاروں کی نجات 6; نوح (ع) اور ان کے پیروکاروں کی نجات 1; نوح (ع) اوران کے گھر والوں کی نجات 1

127

وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادَى نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَب مَّعَنَا وَلاَ تَكُن مَّعَ الْكَافِرِينَ (٤٢)

اور وہ کشتی انہیں لے کر پہاڑوں جیسی موجوں کے درمیان چلی جارہی تھی کہ نوح نے اپنے فرزند کو آواز دی جو الگ جگہ پر تھا کہ فرزند ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہوجا اور کافروں میں نہ ہوجا(42)

1_ حضرت نوح (ع) کے پیروکار، طوفان کے شروع ہونے اور ان کے حکم کے بعد کشتی پر سوار ہوگئے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

و قال اركبوا فيہا ... و ہی تجری فیہم
جملہ " ہی تجري" کا جملہ مقدر پر عطف ہے جسے وضاحت اور اختصار کی بناء پر کلام میںذکر نہیں کیا گیاہے _ یعنی "فرکبوا فیہا ہی تجری بہم ..."
2_ زمین سے پانی کے جوش مارکر نکلنے اور بارش کے برسنے نے حادثہ طوفان نوح میں ایك پرتلاطم اور عظیم سمندر تشکیل دیا_
و ہی تجری بہم فی موج کالجبال
پہاڑوں کی طرح موجوں کا ہونا،اس بات سے حکایت ہے کہ پانی کا بہت بڑا سمندروجود میں آیا تھا_
3_ کشتی نوح(ع) ، حضرت نوح(ع) اور ان کے ساتھیونکو پہاڑونجیسی عظیم امواج کے در میان لیکر آگے بڑھ رہی تھي_
و ہی تجری بہم فی موج کالجبال
"موج" اسم جنس ہے_ جس کا ایك اور کئي متعدد امواج پراطلاق ہو تا ہے اور آیت شریفہ میں کلمہ موج کو پہاڑوں سے تشبیہ دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مرادمتعدد اور کثیر امواج تھیں_
4_حضرت نوح(ع) کی کشتی بہت زیادہ محکم اور بہترین فنی اور ٹیکنیکل اصولوں کی بناء پر تیار کی گئي تھي_
و ہی تجری بہم فی موج کالجبال
5_ حضرت نوح (ع) کا بیٹاکشتی چلنے وقت کشتی سے کچھ

128

فاصلےپرتھا_
و نادی نوح ابنہ و کان فی معزل
" معزل" کا متعلق "ابیہ" یا "الفلك" ہو تو اس صورت میں جملہ " و کان ..." کا معنی یہ ہوگا کہ نوح (ع) کا بیٹا اطراف میں اور کشتی یا باپ سے دوررہتا تھا_
6_حضرت نوح(ع) کے بیٹے نے پانی سے موجیں مارتے ہوئے سمندرکا مشاہدہ کرنے کے باوجود حضرت نوح (ع) کی ہمراہی اور کشتی نجات پر سوار ہونے سے کنارہ کشی اختیار کرلي_
و ہی تجری بہم فی موج کالجبال و نادی نوح ابنہ و کان فی معزل
جملہ " و نادی نوح " کا " ہی تجری بہم ..." کے بعدواقع ہونا گویا یہ بتا تا ہے کہ حضرت نوح کی اپنے بیٹے سے گفتگو اس وقت ہوئي جب پانی بلند ہو گیا اور کشتی چلنے لگی تھی اور بعد والی آیت میں جملہ " حال بینہما الموج" اس مذکورہ معنی کامؤید ہے_ یہ بات قابل ذکر ہے کہ بعض مفسرین نے " نادی نوح ..." کا عطف "قال ارکبوا ..." پر کیا ہے_ اور کہاہے کہ (باپ وبیٹے) کی گفتگو طوفان کے حادثے کے رونما ہونے سے پہلےاور پانی کے بلند ہونے کے بعد ہوئي ہے_
7_ حضرت نوح (ع) نے بلند آواز (جو اس تك پہنچنے والی تھي) سے اپنے بیٹے کو کشتی پر سوار ہونے کے لیے بلایا _
نادی نوح ابنہ و کان فی معزل یا بنی ارکب معن
" نداء" آواز کو بلنداور ظاہر کرنے کو کہتے ہیں_(مفردات راغب)
8_حضرت نوح (ع) نے بیٹے کو غرق ہوتا دیکھ کر ایمان لانے اور وحدہ لاشریك کی پرستش کرنے کی دعوت دی _
یا بنی ارکب معنا و لا تکن مع الکافرین
یہاں" معنا" سے مراد ہم عقیدہ ہونا ہے نہ کہ جسمانی طور پرہمراہی مراد ہے _ کیونکہ "ارکب" کا جملہ جسمانی ہمراہی کے معنی کے لیے کافی تھا_ اسوجہ سے اگر حضرت نوح (ع) اور ان کے پیروکاروں کی جسمانی ہمراہی مراد تھی تو کلمہ " معنا " کا اضافہ کرنا ضروری نہیں ہے_جملہ " و لا تکن ..."اس بات کا مؤید ہے_
9_ حضرت نوح (ع) کو یہ احتمال اور امید تھی کہ ان کا بیٹا ایمان لے آئیگا_
یا بنی ارکب معنا و لا تکن مع الکافرین
10_کشتی نوح (ع) پر سوار ہونا ، ایمان لانے کی نشانی اور اس سے منہ موڑنا، کفر کی علامت تھی _
ارکب معنا و لا تکن مع الکافرین
11_ نوح (ع) کا بیٹا، حادثہ طوفان کے وقت تك نہ تو مؤمنین کی صف میں اورنہ ہی کافرین کے زمرہ میں تھا_
نادی نوح ابنہ و کان فی معزل یا بنی ارکب معنا و لا تکن مع الکافرین
بعض مفسرین اس بات کے قائل ہیں کہ فرزند نوح(ع)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کی کنارہ کشی جملہ " و کان فی معزل ..." سے مراد یہ ہے کہ وہ مومنین کی صف اور کفار کے محاز سے کنارہ کشی اختیار کیئے ہوئے تھا یعنی نہ ایمان لایا تھا اور نہ اظہار تکذیب کرتا تھا_

ایمان :

دعوت ایمان 8

توحید :

توحید عبادی کی دعوت 8

قوم نوح :

قوم نوح(ع) کے ایمان کی نشانیاں10; قوم نوح(ع) کے کفر کی نشانیاں10

نوح (ع) :

اوامر نوح (ع) 1;حضرت نوح (ع) کی دعوت 8،7; حضرت نوح (ع) کے پیروکار کشتی میں 1; طوفان کے وقت فرزند نوح(ع) 6; طوفان نوح(ع) کی عظمت 2;فرزند نوح (ع) اور ایمان 9; فرزند نوح(ع) اور کشتی 6،5; فرزند نوح (ع) طوفان سے پہلے11; فرزند نوح(ع) کو ایمان کی دعوت 8،7;قصہ نوح (ع) 1،2،3،5،6، 7 ،8،9; کشتی نوح (ع) کا سمندر میںہوتا 3;کشتی نوح(ع) کا مستحکم ہونا 4;کشتی نوح(ع) کی حرکت 3; کشتی نوح(ع) کی خصوصیات 4نوح(ع) کا امید رکھنا 9

تفسیر راھنما جلد 8

قَالَ سَآوِي إِلَى جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاء قَالَ لاَ عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللّهِ إِلاَّ مَن رَّحِمَ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ (٤٣)

اس نے کہا کہ میں عنقریب پہاڑ پر پناہ لے لوں گا وہ مجھے پانی سے بچالے گا_ نوح نے کہا کہ آج حکم خدا سے کوئي بچانے والا نہیں ہے سوائے اس کے جس پر خود خدا رحم کرے اور پھر دونوں کے در میان موج حائل ہوگئي اور وہ ڈوبنے والوں میں شامل ہوگیا(43)

1_ نوح (ع) کے بیٹے نے ان کی دعوت (توحید کی طرف آنے) کو قبول نہ کیا اور کشتی پر سوار نہ ہوا _

یا بنی ارکب معنا و لا تکن مع الکافرین قال ساوی الی جبل یعصمنی من الماء

2_ نوح (ع) کا بیٹا، پہاڑ پر پناہ لینے کو حادثہ طوفان سے نجات کا ذریعہ خیال کرتا تھا _

قال سأوی الی جبل یعصمنی من المائ

"أُويّ" "اوی " کا مصدر ہے جو رجوع کرنا ، ضمّ ہونا اور سہارا لینا کے معنی میں آتا ہے اورعصّمة " یعصم" کا مصدر ہے جومنع کرنے اور روکنے کے معنی میں آتا ہے_ " ساوي ..." کا معنی یہ ہواکہ میں جلد ہی ایك پہاڑ کی طرف جاؤں گا جو مجھے پانی کے (خطرے) سے بچالے گا _

3_ جہاں حضرت نوح (ع) اور انکی قوم زندگی بسرکرتے تھے وہ پہاڑی علاقہ تھا _

قال ساوی الی جبل یعصمنی من المائ

" جبل " کا نکرہ ذکر کرنا یہ بتاتا ہے کہ فرزند نوح(ع) کے مد نظرکوئي مخصوص پہاڑ نہیں تھا بلکہ اسکا ارادہ یہ تھا کہ کسی مناسب پہاڑ کاانتخاب کرے_ لہذا اس کے اطراف میں متعدد پہاڑ موجود تھے یہ اس بات پر دلیل ہے کہ وہ پہاڑی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

علاقہ تھا_
4_ حضرت نوح (ع) نے اپنے بیٹے کو خبردار کیا کہ پہاڑ پر چڑھنا بے فائدہ اور نجات کا راستہفقط الہی امداد سے بہر مندی ہے_
لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم
5_خداوند رحمان کے سوا کوئي چیز اور شخص لوگوں کو طوفان نوح سے نجات دینے پر قدرت نہیں رکھتا تھا_
قال لاعاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم
" لاعاصم ..." کا جملہ اسمیں ظہور رکھتا ہے_ کہ جملہ "من رحم ..." کو "لاعاصم ..." سے استثناء کیا گیا ہے اس صورت میں " من رحم" سے مراد رحم کرنے والا یعنی خداوند متعال ہے نہ وہ شخص کہ جس پر رحمت کی گئي ہو _ یعنی عبارت یوں ہوگی _ "لاعاصم ... الا الراحم و ہو اللہ "
6_حادثہ طوفان نوح ایسا عذاب تھا جو حکم الہی سے رونما ہوا _
لاعاصم الیوم من امر اللہ
" امر اللہ "سے مراد وہ حادثہ طوفان اور عذاب ہے جو قوم نوح پر نازل ہوا ، عذاب کو " امر اللہ " سے تعبیر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ عذاب امر اور فرمان الہی سے متحقق ہوا ہے_
7_تمام موجودات ، ارادہ اورمشیت خداوندی کے سامنے سرتسلیم خم ہیں_
لا عاصم الیوم من امر اللہ
8_طوفان نوح(ع) جیسے حوادث سے نجات، رحمت الہی کے زیر سایہ ہی ممکن ہے_
لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم
9_حضرت نوح (ع) اور ان کے ساتھي، کشتی میں رحمت خداوندی سے بہرہ مند تھے_
لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم

131

10_ حضرت نوح (ع) اور ان کے بیٹے کے درمیان پہاڑ کی مانند موجیں حائل ہوگئیں جنہوننے ان کی باہمی گفتگو کا سلسلہ منقطع کردیا _
لا عاصم الیوم من امر اللہ ... و حال بینہما الموج
" الموج" میں"الف و لام" عہد ذکری ہے اور پہاڑوں کی مانند امواج کی طرف اشارہ ہے (موج کا لجبال)
11_خوف ناك موجوں نے فرزند نوح(ع) کو پہاڑ پر پناہ لینے سے پہلے اپنی لپیٹ میں لے کر اسے ہلاك كرديا _
و حال بینہما الموج فکان من المغرقین
12_قوم نوح کے کفار، پانی کے طوفان میں غرق ہو کر ہلاك ہوگئے_
فکان من المغرقین
13_ صفوان بن مہران الجمّال عن الصادق جعفر بن محمد (ع) قال : سارو انا معہ فی القادسیہ حتی اشرف علی النجف فقال :ہو الجبل الذی اعتصم بہ ابن جدّی نوح (ع) فقال: (سا وی الی جبل یعصمنی من المائ) ... فغار فی الارض ...(1)
صفوان بن مہران جمال امام جعفر صادق (ع) سے نقل کرتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق (ع) کے ساتھ قادسیہ کی سرزمین پر تھا یہاں تك کہ ہم نجف اشرف کے قریب ہوئے تو حضرت فرمایا : نجف ، اس پہاڑ کی جگہ ہے جہاں پر میرے جد حضرت نوح(ع) کے بیٹے نے پناہ لی تھی اور کہا تھا "سا وی الی جبل یعصمنی من المائ" یہ جملہ کہنا تھاکہ پہاڑ کو زمین نے اپنے اندر نگل لیا_
14_قال ابو عبداللہ (ع) ... غرق جمی الدنیألا موضع البیت ...(2)
امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں سوائے خانہ خدا کے تمام دنیا طوفان نوح میں غرق ہوگئي تھی _

خدا :
آثار رحمت خدا 8; ارادہ خدا کی حاکمیت 7; اوامر الہی 6; رحمت الہی 5; خدا کا نجات عطا کرنا 5،8; خدا کی مدد کی اہمیت 4; خدا کے ساتھ مختص احکام 4،5،8; خدا کے عذاب 6; عذاب الہی سے نجات 8; مشیت الہی کی حاکمیت 7; نجات الہی کی اہمیت 4

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

رحمت :
رحمت پانے والے 9
روايت; 13،14
عذاب :
طوفان كے ساتھ عذاب6،12
....

1) من لا يحضره الفقيہ ج2 ص 351ح1ب218_ نور الثقلين ج 2ص 363ح 117_
2) تفسيرقمى ج1ص 328_ نور الثقلين ج 2 ص 364ح118_

قوم نوح (ع) :
سرزمين نوح(ع) جغرافيائي اعتبار سے 3; قوم نوح(ع) كا عذاب 6،12; قوم نوح (ع) كا غرق ہونا 12; قوم نوح(ع) كا ہلاك ہونا 12; قوم نوح(ع) كى پہاڑ ى سرزمين 3
كعبہ :
كعبہ طوفان نوح ميں14
موجودات :
موجودات كا سر تسليم خم ہونا 7
نجف اشرف:13
نافرمان:
نوح (ع) نافرمانى 1
نوح(ع) :
طوفان كا پورى دنيا كے ليے ہونا14; طوفان نوح (ع) سے نجات 2،5،8; طوفان نوح (ع) كى ابتداء 6; طوفان نوح (ع) كى خصوصيات 10; نوح (ع) اور اسكا بيٹا 4،10 ; نوح (ع) پر خدا كى رحمت 9; نوح (ع) كا بيٹا طوفان كے وقت 11; نوح (ع) كا حق كى طرف بلانا 1; نوح(ع) كے بيٹے كا پناہ لينا 2،4; نوح (ع) كے بيٹے كا غرق ہونا 13; نوح(ع) كے بيٹے كى پناہ گاہ 13; نوح(ع) كے بيٹے كى فكر 2;نوح (ع) كے بيٹے كى نافرمانى 1;نوح (ع) كے بيٹے كى ہلاكت 11; نوح (ع) كے ہمسفر ساتھى پر رحمت 9

وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءكِ وَيَا سَمَاء أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاء وَقُضِيَ الأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْداً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (٤٤)
اور قدرت كا حكم ہوا كہ اے زمين اپنے پانى كو نگل لے اور اے آسمان اپنے اپنے پانى كو روك لے _ اور پھر پانى گھٹ گيا اور كام تمام كرديا گيا اور كشتى كوہ جودى پر ٹھہرگئي اور آواز آئي كہ ہلاكت قوم ظالمين كے لئے ہے (44)

1_ خداوند متعال نے قوم كے كافروں كے غرق ہونے كے بعد زمين كو حكم دياكہ اپنے پانى (زيرزمين والے پانى) كو اپنے اندر جذب كرلے_
فكان من المغرقين و قيل يا ارض ابلعى ماءك

"ماءك" سے مراد وہ پانى ہے جو طوفان سے پہلے زمين كے نيچے موجود تھا _ يہ خدا كے حكم سے سطح زمين پر ظاہر ہوگيا تھا _ كيونكہ " ماء " كا لفظ"ك"كى ضمير كى طرف مضاف ہو كر اسى معنى كو بتا رہا ہے_
2_ حادثہ طوفان نوح اور كفار كے غرق ہونے كے بعد خداوند متعال كى طرف سے آسمان كو حكم ہوا كہ اپنى بارش كو روك دے_
فكان من المغرقين و قيل ... يا سما ء اقلعي

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اقلاع" اقلعی " کا مصدر ہے _ جو روکنے کے معنی میں ہے_ آسمان کا رکنا قرینہ مقامیہ کی بناء پر بارش کارکنا ہے_
3_ حادثہ طوفان نوح (ع) ، زمین کے نیچے سے پانی کے شدت سے پھوٹنے اور آسمان سے با رش کے برسنے سے وجود میں آیا_
یاا رض ابلعی ماءك و یا سماء اقلعي
4_ آسمان و زمین کو خدا کا حکم ملنے سے پانی کم ہوگیا اور طوفان نوح کا جریان ختم ہوگیا اور کشتی نجات سلامتی کے ساتھ کوہ جودی پر مستقر ہوگئي_
و غیض الماء و قضی الامر و استوت علی الجودي
5_ زمین و آسمان اور کائنات ہستی کے تمام اسباب، خدا کے اختیار میں ہیں اور اس کے حکم کو بجالانے کے لیے ہمیشہ مستعد ہیں _
یا ارض ابلعی ماءك و یا سماء اقلعی و غیض الماۂ
6_ آخرت کے میدان میں خدا کی رحمت سے دوری ، کفار اور ستم گر قوم نوح کے مقدر مینلکھی جاچکی ہے_
فکان من المغرقین ... و قیل بعدا للقوم الظالمین
" بعداً" کا لفظ مفعول مطلق ہے فعل محذوف " لیعبد" کے لیئے_ اصل میں جملہ اس طرح ہے "وقیل لیعبد بعداً القوم الظالمون " یعنی کہا گیا ہے کہ قوم نوح کے ستمگر حتمی طور پر خدا کی رحمت سے دور ہوں اور اس لیے کہ دنیا میں ان پر عذاب نازل ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جملہ " و قیل ..." سے مراد آخرت میں رحمت الہی سے دوری ہے_
7_ کفار اور ستمگروں کا دنیا میں عذاب سے دوچار ہونا ، دلیل نہیں ہے کہ وہ آخرت کے عذاب سےجات پاگئے ہیں_
فکان من المغرقین ... وقیل بعدا ً للقوم الظالمین
آخرت کے عذاب کو بیان کرنا، دنیاوی عذاب میں گرفتار ہونے کے بعد اس نکتہ کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ گمان نہ ہو کہ کافروں کو دنیا کا عذاب ملنے سے وہ آخرت کے عذاب سے بچ گئے ہیں_
8_ کفر ، ستم اور کفار ستمگر ہیں _

134

و قیل بعداً للقوم الظالمین
9_ (عن ابی عبداللہ (ع) ... امر الہ الارض ان تبلع مائہا و ہو قولہ (و قیل یا ارض ابلعی مائك ...) ... فبلعت الارض مائہا فاراد ماء السماء ان یدخل فی الارض فامتنعت الارض من قبولہا و قالت : انمّا امرنی اللہ عزوجل ان ابلع مائي فبقی ماء السماء علی وجہ الارض و استوت السفینہ علی جبل الجودی و ہو بالموصل جبل عظیم ، فبعث اللہ جبرئیل فساق الماء الی البحار حول الدنیا ...(1)
(طوفان نوح کے بارے میں) امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ خداوند متعال نے زمین کو حکم دیا کہ اپنے پانی کو نگل لے اور یہ فرمان خداوند ہے : (یا ا رض ابلغی مائك) پس زمین نے اپنے پانی کو نگل لیا_ پانی جو آسمان سے آیا تھا وہ زمین میں جانا چاہتا تھا لیکن زمین نے اسے قبول کرنے سے انکار کردیا اور کہا: مجھے خداوند عالم نے یہ حکم دیا ہے کہ میں فقط اپنے پانی کو جذب کروں لہذا آسمان کا پانی زمین پر باقی رہا اور کشتی کوہ جو دی پر جاکر کی وہ موصل میں ایك بہت بڑا پہاڑ ہے پھر خدواند متعال نے جبرائیل کو حکم دیا کہ اس پانی کو دنیا کے اطراف میں جو دریا ہیں ان کی طرف دھکیلدے _
10_ 'عن المفضل قال: قلت لا بی عبداللہ (ع) ... کم لبث نوح و من معہ فی السفینة حتی نضب الماء و خرجوا منہا ؟ فقال: لبثوا فیہا سبعة ا یام و لیا لیہا و طافت با لبیت ثم استوت علی الجودي ...'(2)
مفضل کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا ... کہ کتنی مدت تك حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھی کشتی میں رہے تا کہ پانی نیچے چلاجائے اور وہ کشتی سے باہر آئیں ؟ فرمایا سات دن اور رات وہ کشتی میں تھے اور کشتی نے خانہ خدا کا طواف کیا پھر اسکے بعد کوہ جودی پر مستقر ہوگئي _
11_ ' عن ا بی عبداللہ (ع) ... قال اللہ تعالی للا رض (ابلعی ماءك) فبلعت ماء ہا من مسجد الکوفہ کما بدا الماء منہ و تفرّق الجمع الذی کان مع نوح فی السفینة ...'(3)
امام جعفر صادق(ع) سے روایت ہے کہ خداوند متعال نے (طوفان نوح میں) کشتی کو حکم دیا (اپنے پانی کو اندر جذب کرلے) زمین نے مسجد کوفہ سے اپنے پانی کو اپنے اندر جذب کرلیا جہاں سے جسطرح پانی باہر آیا تھا اور وہ لوگ جو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت نوح(ع) كے ساتھ كشتى ميں تھے ، متفرق ہوگئے_

....

1) تفسير قمى ج1ص328_نور الثقلين ج2ص 364ح 188_
2) تفسير عياشى ج2 ، ص146، ح21، بحار الانوار ج11، ص333، ح56_
3) تہذيب الاحكام ج6، ص23، ح 8 ب 7، نور الثقلين ج2، ص364، ح119_

12_ (عن الصادق (ع) انہ قال: يوم النيروز ہو اليوم الذى استوت فيہ سفينة نوح (ع) على الجودي) (1)
امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہيں كہ نوروز كا دن وہ دن ہے كہ جب كشتى نوح (ع) كوہ جود ى پر ٹھہري_

آسمان :
آسمان كى فرمانبرداري2،4،5; تسخير آسمان 5
اعداد :
سات كا عدد 10
خدا:
اوامر الہى 1،2،4،11; حاكميت الہى 5; مقدرات الہى 6
رحمت :
رحمت آخرت سے محرومين 6
روايت : 9، 10، 11، 12
زمين:
زمين كى فرمانبرداري1، 4، 5، 11; تسخير زمين 5
ظالمين :8
عذاب اخروى ظالمين 7; عذاب دنيوى ظالمين 7
ظلم :
موارد ظلم 8
عذاب :
اہل عذاب 7; عذاب اخروى سے نجات 7
عوامل طبيعى :
طبيعى عوامل كى اطاعت5; عوامل طبيعى كى تسخير 5
عيد نوروز :12
قوم نوح :
ظالمين قوم نوح كى آخرت ميں محروميت 6; قوم نوح كا غرق ہونا 1، 2; قوم نوح كى آخرت ميں محروميت 6
كافرين:
كافروں كا دنياوى عذاب 7; كافروں كاظلم 8; كافروں كو آخرت كا عذاب 7
كفر :
حقيقت كفر 8
كوہ جودى :12
نوح (ع) :
طوفان نوح كا اختتام 2،4، 9، 11، 12; طوفان نوح كا سرچشمہ 3; طوفان نوح كى ابتداء 11; كشتى نوح كا ٹھہرنا 9; كشتى نوح كى حركت كى مدت 10; كشتى نوح كے ٹھہرنے كى جگہ 4; كوہ جودى ميں كشتى نوح 4; قصہ نوح 1، 2، 4

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

....

1) بحار الانوار ج11، ص342، ح80; بحار الانوار ج56، ص92، ح1_

136

وَنَادَى نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابُنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ (٤٥)
اور نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار میرا فرزند میرے اہل میں سے ہے اور تیرا وعدہ اہل کو بچانے کا برحق ہے اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے (45)

1_جب حضرت نوح (ع) اور ان کے بیٹے کے در میان پانی کی موجیں حائل ہوئیں تو انہوں نے خداوند متعال کی درگاہ میں اسکی نجات کے لیے شفاعت کی _
و حال بینہما الموج ... ونادی نوح ربہ فقال ربّ ان ابنی من ا ہلي
(فلا تسئلن) کا جملہ آیت (46) میں یہ بتاتا ہے کہ حضرت نوح (ع) یہ چاہتے تھے کہ ان کا بیٹا غرق ہونے سے بچ جائے اسی وجہ سے اس کے غرق ہونے سے پہلے حضرت نے دعاء اور التجا کی اسی وجہ سے بعض مفسرین نے جملہ (نادی نوحہ ربّہ ...) کو جملہ (حال بینہما الموج) پر عطف کیا ہے _
2_ مقام ربوبیت میں التجا کرنا، دعا کرنے کے آداب میں سے ہے_
و نادی نوح ربّہ فقال ربّ
3_ خداوند متعال نے حضرت نوح (ع) کو ان کے گھر
والوں کی نجات کی خوشخبری دی تھي_
إن ابنی من ا ہلی و إن وعدك الحق
(وعدك) کے لفظ کا مصداق حادثہ طوفان سے خاندان نوح (ع) کی نجات مقصود ہے کہ جملہ (قلنا احمل ... و ا ہلك) اس خوشخبری کو بیان کرتا ہے_
4_ خداوند متعال، اپنے تمام و عدوں کو پورا کرتا ہے_
و ان وعدك الحق
وعدہ کے حق ہونے کا معنی یہ ہے کہ جو شے مورد وعدہ ٹھہری ہو وہ صحیح ہواور وعدہ کرنے والا اس کی پابند ی اور وفا کرے _
5_کیونکہ خداوند عالم نے حضرت نوح(ع) سے ان کے خاندان کی نجات کا وعدہ کیا تھا اور خدا اپنے وعدوں کو پورا کرنے والا ہے اس لیے حضرت نوح(ع) نے اپنے بیٹے کی نجات کی درخواست کی تھي_
إن ابنی من ا ہلی و إن وعدك الحق

137

6_خداوند متعال کا حکم اور اسکا فیصلہ ،مستحکم اور عادل ترین حکم اور فیصلہ ہے _
و أنت أحكم الحاكمين
7_ حضرت نوح (ع) نے اپنے بیٹے کی حتمی نجات کے لیے اپنا استدلال بیان کرنے کے بعد حکم اور فیصلہ کو خدا پر چھوڑدي
إن ابنی من ا ہلي ... و ا نت ا حكم الحاكمين
8_ حضرت نوح(ع) ، خدا اور اس کے فیصلے کے سامنے سر تسلیم خم کرنے والے انسان تھے _
إنّ ابنی من ا ہلي ... و ا نت ا حكم الحاكمين
اگر چہ حضرت نوح(ع) کا استدلال اس نتیجےکو مستلزم تھا کہ میرے بیٹے کی نجات، خداوند متعال کے وعدے کے مطابق ضروری ہے لیکن اپنے کلام میںانہوں نے اس نتیجہ کی تصریح نہیں کی بلکہ اس کےبجائے حکم اور قضاوت الہی کو اپنی اور دوسروں کی قضاوت پر ترجیح دی اور اسکو محکم اور عادل ترین قرار دیاتا کہ خداوند متعال کی قضاوت اور اس کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سامنے سر تسلیم خم ہونے کا اعتراف کریں_

اسما و صفات:

احکم الحاکمین 6

احساسات:

پدری احساسات1

خدا:

خدا کا اپنے وعدے سے وفا کرنا 4;خدا کی خوشخبریاں 3;خدا کی قضاوت کا محکم ہونا 6; خدا کے وعدوں کی حتمی وفا 4; عدالت الہی 6; قضاوت الہی 7; قضاوت الہی کی خصوصیات 6

دعا:

آداب دعا2; دعامیں التجا2

قضاوت:

عادلانہ ترین قضاوت 6

نوح (ع) :

حضرت نوح(ع) اور اپنے بیٹے کی نجات 1، 5 ،7; حضرت نوح (ع) اور خاندان کی نجات5; حضرت نوح (ع) اور خدا کے وعدے 5; حضرت نوح (ع) کا استدلال 7; حضرت نوح(ع) کا قصہ 1،7 ; حضرت نوح(ع) کو بشارت 3; حضرت نوح (ع) ان کے خاندان کے نجات کی بشارت 3; حضرت نوح (ع) کی بیٹے کی شفاعت 1; حضرت نوح (ع) کی دعا 1، 5; حضرت نوح(ع) کی فرمانبرداري7، 8; حضرت نوح (ع) کی شفاعت 1; حضرت نوح (ع) کے خاندان کی نجات کاوعدہ 5

138

قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلاَ تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنِّي أَعِظُكَ أَن تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ (٤٦)

ارشاد ہوا کہ نوح یہ تمھارے اہل سے نہیں ہے یہ عمل غیر صالح ہے لہٰذا مجھ سے اس چیز کے بارے میں سوال نہ کرو جس کا تمھیں علم نہیں ہے _ میں تمھیں نصیحت کرتا ہوں کہ تمھارا شمار جاہلوں میں نہ ہوجائے (46)

1_ حضرت نوح(ع) کاناخلف بیٹا، بد عمل اور فسادی انسان تھا_

إنّہ عمل غیر صالح

2_ حضرت نوح(ع) کابد عملبیٹا، اللہ تعالی کے نزدیك ان کے خاندان اور گھروالوں مینشمار نہینہوتاتھا_

و انّہ لیس من اہلك

3_ حضرت نوح (ع) کے بیٹے کا پہلے سے فسادی ہونا سبب بنا کہ وہ خداوند متعال کے نزدیك حضرت نوح علیہ السلام کے اہلبیت میں شمار نہ ہو_

إنّہ لیس من اہلك إنہ عمل غیر صالح

جملہ (إنہ عمل ...)جملہ (إنّہ لیس من ا ہلك) کےلیے علت ہے یعنی چونکہ تیرا بیٹا فساد کرنے والا ہے ہم اسے تیرے خاندان میں شمار نہیں ہیں_

4_ حضرت نوح (ع) کے بیٹے کا فسادی ہونا، حادثہ طوفان میں اسکی ہلاکت کاسبب بن

فکان من المغرقین ... إنہ لیس من ا ہلك إنہ عمل غیر صالح

5_ حضرت نوح علیہ السلام اپنے ناخلف بیٹےکی بے حد تباہی اور فسادسے بے خبر تھے_

إنہ عمل غیر صالح

6_حضرت نوح(ع) اپنے بیٹے کنعان کے ناشائستہ اعمال کی وجہ سے اس سے رشتہ فرزند ی جوڑنے سے نا آگاہ تھے_

إن ابنی من ا ہلي ... إنہ لیس من ا ہلك

7_ حضرت نوح (ع) اپنے مفسد بیٹے کی حادثہ طوفان سے نجات کی حکمت سے آگاہنہینتھے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فلا تسئلن ما ليس لك بہ علم

8_ حضرت نوح (ع) كا علم (خدا كى نسبت) محدود تھا _

إن ابنى من ا ہلى ... إنہ ليس من ا ہلك ... فلا تسئلن ما ليس لك بہ علم

9_ خداوند متعال نے حضرت نوح (ع) كو اپنے بيٹے كى نجات كى درخواست كرنے سے منع فرمايا _

فلا تسئلن ما ليس لك بہ علم

چونكہ(فلا تسئلن) كا دوسرا مفعول يعنى (ما ليس ...) بغير حرف (عن) كے ذكر ہوا ہے لہذا سوال كرنے كا مقصد، در خواست و مطالبہ ہے نہ كہ اس كے بارے ميں جستجوو سوال كرنا_ پس (فلا تسئلن ...) كا معنى يہ ہے كہ مجھ سے يہ نہ چاہو اور مجھ سے در خواست نہ كرو (ماليس ...) كا مصداق جومورد نظر تھا وہ فرزند نوح (ع) كى نجات ہے_

10_ خداوند متعال كے نزديك نوح (ع) كے مفسد بيٹے كى حادثہ طوفان سے نجات، حكمت اور مصلحت كے خلاف كام تھا _

فلا تسئلن ما ليس لك بہ علم

"بہ " كى ضمير (علم) كے متعلق ہے_ اس سے مراد " بمصلحتہ و حكمتہ و صوابہ " ہے پس "فلا تسئلن ما ليس ..."كا معنى يہ ہوا كہ وہ خواہش جو تم نہيں جانتے ہو كہ صحيح ہے يا مصلحت و حكمت كے مطابق ہے مجھ سے نہچاہو_

11_مكاتب الہى ميں ناشائستہ اعمال، قطع تعلق و رشتہ دارى كا موجب بنتے ہيں_

انہ ليس من اہلك انہ عمل غير صالح

12_پيغمبروں اور انسانوں كے ارتباط كا بنيادى محور، ايمان اور عمل صالح ہے_

انہ ليس من اہلك انہ عمل غير صالح

13_خاندان نوح(ع) كے نيك اعمال (خدا كى عبادت و ...)حادثہ طوفان سے نجات كا سبب بنے نہ يہ كہ حضرت نوح (ع) كے ساتھ انكى رشتہ داري_

انہ ليس من اہلك انہ عمل غير صالح

خداوند متعال كا يہ وضاحت كرنا كہ فرزند نوح (ع) كى ہلاكت اس كے برے اعمال كى وجہ سے تھى يہ اسكى طرف اشارہ ہے كہخاندان كے دوسرے افراد كى نجات بھى رشتہ دارى كى وجہ سے نہيں ہوئي بلكہ برے اعمال سے پاك ہونا، انكى نجات كا سبب بنى ہے_

14_خداوند متعال، انبياء كى حفاظت اور ان كى خطاؤں اور لغزشوں پر انہيں متوجہ كرنے والا ہے_

ان ابنى من اہلي ... انہ ليس من اہلك ... فلا تسئلن ما ليس لك بہ علم

15_ خداوند عالم كى حضرت نوح(ع) كو نصيحت كرناكہ وہ جاہلانہ اعمال سے پرہيز كريں_

"موعظہ" كا معنى پند ونصيحت كرنا ہے اگر ان كا متعلق پسنديدہ افعال ہوں تو ان كو انجام دينے كى

ترغيب مراد ہوتى ہے اور اگر ان كا متعلق غير شائستہ افعال ہوں تووہاں ان كو ترك كرنے كى وصيت ہوتى ہے_

16_خداوند متعال سے ايسے امور كا تقاضا كرنا جس كے با حكمت ہونے پراطمينان نہ ہو شان پيغمبرى سے بعيد ہے_

فلا تسئلن ما ليس لك بہ علم انى اعظك ان تكون من الجاہلين

17_خداوند متعال كے حضور ايسے كام كى دعا كرنا جس كے با حكمت ہونے پر اطمينان نہ ہو جاہلانہ كام ہے_

فلا تسئلن ماليس لك بہ علم انى اعظك ان تكون من الجاہلين

18_خداوند متعال كا اپنے پيغمبروں كو نصيحت كرنا _

ان اعظك ان تكون من الجاہلين

19_جہل اور ناداني، خداوند متعال كے نزديك ناپسند دو خصلت اور قابل مذمت چيزہے_

انى اعظك ان تكون من الجاہلين

20_عن ابى عبداللہ (ع) : ان اللہ عزوجل قال لنوح: يا نوح انہ ليس من اہلك ... ہو ابنہ و لكن اللہ عزوجل نفاہ عنہ حين خالفہ فى دينہ (1)

امام جعفر صادق (ع) سے روايت ہے كہ خداوند عزوجل نے نوح (ع) سے كہا(اے نوح : يہ بيٹا تيرے اہل خانہ سے نہيں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہے) حالانکہ وہ حضرت نوح (ع) کا بیٹا تھالیکن خدا نے اسکی نفی کی ہے کیونکہ وہ باپ کے دین کی مخالفت کرتا تھا_

امور :

خلاف مصلحت امور 10

انبیاء:

انبیاء اور خدا سے درخواست کرنا16;انبیاء اور خطا 14 ;انبیاء سے روابط کے شرائط 12;انبیاء کا وعظ 18;انبیاء کی دعا 16;انبیاء کے ساتھ رشتہ داری 13 ; انبیاء کے شایان شان ہونا 16; محافظ انبیاء 14

ایمان :

ایمان کے آثار 12

توجہ دلانا :

انبیاء کومتوجہ کرنا 14

جہل:

جہل کی مذمت 19; جہل کے موارد 17

....

1)عیون اخبار الرضاج2ص75ح3_ نور الثقلین ج2ص368ح139_

خدا :

افعال خدا 14; خدا اور انبیاء 14،18; سرزنش الهي19; مواعظ الہیہ15،18; نواہی الہیہ 9

دعا :

بے جا دعا 17;شرائط دعا 17

رشتہ داري:

آثار رشتہ داری 13; ادیان الہی میں رشتہ داری کا رابطہ 11

روایت :20

صفات :

ناپسند صفات 9

صلہ رحم:

ادیان الہی میں قطع رحم 11;قطع رحم کے عوامل11

عمل :

ناپسند یدہ عمل سے اجتناب 15; ناپسندیدہ عمل کے آثار 11

عمل صالح :

عمل صالح کے آثار 12،13

فساد :

فساد کے آثار 3،4،6

کنعان بن نوح :

کنعان بن نوح اور نوح (ع) 6

مفسدین :1

نوح (ع) :

پسر نوح(ع) کا فساد کرنا 1،3،4،5،6; پسر نوح(ع) کی ہلاکت کے اسباب 4;پسر نوح(ع) کی مخالفت 20; پسر نوح(ع) کی محرومیت 2; پسر نوح(ع) کے محرومیت کے عوامل 3; پسر نوح(ع) کی نجات 7، 9 ، 10; حضرت نوح (ع) کا خاندان 2،3،6; خاندان نوح(ع) کا عمل صالح13 ; طوفان نوح (ع) 4; طوفان نوح(ع) سے نجات 10 ; طوفان نوح(ع) سے نجات

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کے اسباب 13; عصمت نوح (ع) 8 ; علم نوح(ع) کا محدود ہونا 5،6، 7،8; قصہ نوح(ع) 4،5،6،7،13; نوح (ع) اور خطا8; نوح (ع) کو منع کرنا 9; نوح (ع) کو نصیحت 15; نوح(ع) کے خاندان کی نجات 13

142

قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَإِلاَّ تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُن مِّنَ الْخَاسِرِينَ (٤٧)

نوح نے کہا کہ خدایا میں اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ اس چیز کا سوال کروں جس کا علم نہ ہوا اور اگر تو مجھے معاف نہ کرے گا اور مجھ پر رحم نہ کرے گا تو میں خسارہ والوں میں ہوجائوں گا(47)

1_ حضرت نوح (ع) اپنے بد عمل بیٹے کی نجات کے تقاضے سے منصرف ہوگئے اورانہوں نے اس تقاضا کو بے جا سمجھا_

فقال رب ان ابنی من اہلي ... قال رب انی اعوذبك ان اسئلك ما ليس لی بہ علم

2_انبياء كرام بغير كسی چون و چرا كے فرمان الہی كے سامنے سر تسليم خم ہوتے ہيں_

فلا تسئلن ماليس لك بہ علم ... قال رب انی اعوذبك ان اسئلك ماليس لی بہ علم

3_ربوبيت الہی سے توسل اور تمسك كرنا، آداب دعا ميں سے ہے_

قال رب ... الا تغفر لی و ترحمنی اكن من الخاسرين

14_ خداوند متعال سے بے حكمت اور بے جا درخواست كرنا ،لغزش اور خطا ہے _

قال رب انی اعوذبك ان اسئلك ما ليس لی بہ علم

خداوند متعال كی پناہلينااس صورت ميں ہے جبپناه كا متعلق شر آفرين اور ناپسند عمل ہو_

5_ خداوند متعال سے بے جا درخواست كرنے سے محفوظ رہنے كے ليے خدا كی پناه لينا ضروری ہے_

قال رب انی اعوذ بك ان اسئلك ما ليس لی بہ علم

6_خداوند متعال سے اگر غير حكيمانہ در خواست كا احتمال ہوتو اس كا تقاضا كرنے سے اجتناب ضروری ہے_

انّی اعوذبك ان اسئلك ما ليس لی بہ علم

" ماليس لی بہ علم " درخواست كے حكيمانہ ہونے كا علم نہ ہونا ہے يہ اس مورد كو بھی شامل ہے

143

جب انسان كو مصلحت كا گمان ہو ليكن ابھی وه يقين و علم كی منزل تك نہ پہنچا ہو _

7_ حضرت نوح (ع) كو جب علم ہوا كہ ان كا تقاضا (اپنے بيٹے كی نجات)بے جا تھا تو خداوند متعال سے اپنی بخشش اور رحمت كے طلبگار ہوئے _

الا تغفر لی و ترحمنی اكن من الخاسرين

8_ حضرت نوح (ع) ،نقصان وزياں كاری سے اپنے چھٹكاره كو مغفرت و رحمت الہی كا مرہون منت سمجھتے تھے _

الا تغفرلی و ترحمنی اكن من الخاسرين

9_ تمام لوگ حتی انبياء الہی بھی سعادت كے مقام تك پہنچنے كے ليے مغفرت و رحمت الہی كے محتاج ہيں_

الا تغفرلی و ترحمنی اكن من الخاسرين

10_ انسان كا حقيقی نقصان اٹھانا، اس صورت ميں ہے كہ خداوند عزوجل كی بخشش اور رحمت اس كے شامل حال نہ ہو _

و الا تغفرلی و ترحمنی اكن من الخاسرين

11_ مغفرت اور رحمت خداوند ي، ربوبيت الہی كا جلوه ہے_

قال رب ... و الا تغفرلی و ترحمني

12_ گناہوں كا بخشا جانا ، رحمت الہی كے شامل ہونے كا پيش خيمہ ہے_

الا تغفرلی و ترحمني

مذكوره بالا تفسير لفظ مغفرت كو كلمہ رحمت پر مقدم كرنے سے سمجھی گئي ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

احتیاج:
خدا کی بخشش کی احتیاج 9; خدا کی رحمت کی احتیاج9
استعاذہ:
خدا سے پناہ طلب کرنے کی اہمیت 5
انبیاء:
انبیاء کی فرمانبرداری 2
انسان :
انسان کی معنوی ضرورتیں9
بخشش:
بخشش کے آثار 12
توسل:
ربوبیت الہی سے توسل 3
خدا :
بخشش الہی 11; بخشش الہی سے محروم ہونے کے آثار 10;خدا کی بخشش کے آثار 8; خدا کی رحمت کے آثار 8;رحمت الہی 11; ربوبیت الہی کی نشانیاں 11
خطا:

144
خطا کے موارد 4
دعا :
آداب دعا 3; بے جا دعاکو ترک کرنا 5،6;بے جا دعا 4; دعا میں توسل 3; شرائط دعا 6
رحمت:
رحمت سے محرومیت کے آثار 10; رحمت کا سبب 12
سعادت :
سعادت کے عوامل 9
عمل :
ناپسند عمل 1
نقصان :
نقصان سے بچنے کے اسباب 8; نقصان سے بچنے کے موارد 10
نوح(ع) :
حضرت نوح(ع) کا استغفار، حضرت نوح (ع) کی پشیمانی 7; حضرت نوح (ع) کی دعا 7; نوح (ع) اور بیٹے کی نجات 1،7; نوح (ع) اور رحمت کی درخواست 7; نوح (ع) اور نقصان سے نجات 8; نوح (ع) کا عقیدہ 8; نوح (ع) کا قصہ 1،7

قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلاَمٍ مِّنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَمٍ مِّمَّن مَّعَكَ وَأُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ (٤٨)
ارشاد ہوا کہ نوح ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ کشتی سے اتر و یہ سلامتی اور برکت تمہارے ساتھ کی قوم پر ہے اور کچھ قومیں ہیں جنھیں ہم پہلے راحت دیں گے اس کے بعد ہماری طرف سے دردناک عذاب ملے گا (48)

1_ جب کشتي، کوہ جودی پر رکی تو خداوند متعال نے حضرت نوح(ع) اور ان کے ساتھیوں کو حکم دیا کہ کشتی سے نیچے اترکر پہاڑ پرچلے جائیں_
و استوت علی الجودی ... قیل یا نوح اہبط
" ہبوط" نیچے آنے کے معنی میں ہے_ قرینہ " استوت علی الجودي"کی وجہ سے "اہبط" کا متعلق کشتی اور کو ہ جودی ہے یعنی "انزل من الفلك و من الجودی ... " متعلق کا ذکر نہ کرنا ،اس کے شامل ہونے پر دلیل

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

145

ہے_ " منّا" کے قرینہ کی وجہ سے " قیل" کا فاعل محذوف ہے جو کہ خداوند عالم ہے_

2_ خداوند عزوجل نے حضرت نوح(ع) اور ان کے ساتھیوں کو سلامتی اور بابرکت نعمتیں نازل کرنے کی خوشخبری دی _

قیل یا نوح اہبط بسلام منا و برکات علیك

اگرچہ (لفظی طور) پر حضرت نوح (ع) کو مخاطب قرار دیا گیا ہے اور نیچے اترنے کا حکم انہیں کے لیے ہے لیکن قرینہ مقامی کی وجہ سے یہ کہا جاسکتا ہے " اہبط" کا خطاب ان کے ساتھیوں کو بھیشامل ہے اور " بسلام " میں باء مصاحبت کے معنی میں ہے _ اسی وجہ سے آیت شریفہ کا معنی یوں ہوگا " یا نوح اہبط انت و من معك ..." تو اور تیرے پیرو کار نیچے اتریں اور تم سلامتی ، برکت اور امن و امان میں ہوں گے_

3_ خداوند متعال نے حضرت نوح (ع) اور ان کے ساتھیوں کو دنیا و آخرت کے عذاب سے امان اور نعمتوں کی سعادت سے بہرہ مند ہونے کی خوشخبری دی _

ہبط بسلام منا ... وامم سنمتعہم ثم یمسہم منا عذا ب الیم

(سلام) کے مقابلے مین " عذاب الیم " کاذکر بتاتا ہے کہ "سلام " سے مراد دنیاوی و اخروی عذاب سے امان ہے _مومنین کے لیے دنیاوی عطا و نعمت کو " برکت " سے یاد کرنا اور کافرونکے لیے کلمہ " متاع" کہنا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو نعمتیں مؤمنین کو دی گئي ہیں وہ ان کے لیے سعادت لانے والی ہیں اور جو عطا کفار کو دی گئي ہے وہ اس خصوصیت کی حامل نہیں ہیں_

4_ خداوند عالم کی طرف سے حضرت نوح (ع) اور ان کے ساتھیوں کوان کی نسل سے مؤمن و موحد امت کے وجود میں آنے کی خوشخبری دینا _

علی امم ممن معك

" ممن " میں (من) ابتدائیہ ہے _ اس صورت میں "امم ممن معك" وہ امتیں جو تیرے ساتھیوں سے وجود میں آئیں گی اور کیونکہ ان کے ساتھ ان کی کچھ اولاد تھی _ لہذا "نسل نوح(ع) " بھی اسی سے سمجھا جارہا ہے_

5_ مؤمنین و موحدین کے معاشرہ کا خداوند متعال کی سلامتی اور نعمتوں سے مستفید ہونا، خداوند متعال کی حضرت نوح (ع) کو بشارت تھی _

اہبط بسلام منا و برکات علیك و علی امم من معك

" علی امم" کا عطف " علیك " پر ہے _ یعنی "سلام "و برکات منا علی امم "اور " امم ممن معك" کا معنی قرینہ مقابل " امم سنمتعہم " سے مومن وموحد معاشرہ اور امتیں ہیں_

6_انسانی معاشرے کے لیے امن و امان اور سلامتی کو برقرار رکھنا اور ان کے لیے نعمتوں کو ایجاد کرنا، خدا کے ہاتھ اور اس کے اختیار میں ہے_

اہبط بسلام منا و برکات علیك و علی امم مّمن معك و اممسنمتعم

146

مذکورہ بالا تفسیر لفظ " منا " سےحاصل ہوتی ہے اور "منا"کا لفظ(برکات) کے ساتھ مقدر ہے _ اسی طرح "علیك " کا لفظ " بسلام " کے ساتھ مقدر ہے لہذا عبارت یونہوگی _" بسلام منا علیك و برکات منا علیك"

7_خداوند متعال نے حضرت نوح (ع) کو ان کی اور ان کے ساتھیوں کی نسل سے کافرامت اور معاشرہ کے وجود میں آنے کی اطلاع دي_

و امم سنمتعہم ثم یمسہم منا عذاب الیم

8_ خداوند متعال، دنیاوی متاع کافروں کو دینے سے دریغ نہیں کرتا_

و امم سنمتعہم

9_ کافروں کی عاقبت اور انجام، دردناك عذاب ہے_

ثم یمسّہم منا عذاب الیم

10_مومن اور کافر انسانوں کی تدبیر اور انسانی معاشروں کے انقلاب اور ان کا انجام، خدا کے ہاتھ اور اختیار میں ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اہبط بسلام منا ... و امم سنمتعہم ثم یمسّہم منا عذاب الیم
11_(عن ابی عبدللہ (ع) قال : ...فنزل نوح بالموصل من السفینة مع الثمانین ... (1)
امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ حضرت نوح(ع) کے ساتھ 80 افراد مقام موصل میں کشتی سے اترے_

بشارت :
سعادت مندی کی بشارت 3;نسل موحد کی بشارت 4; نسل مؤمن کی بشارت 4; نعمت کی بشارت 2،3،5
توحید:
توحید افعالي6; توحید ربوبی 10
خدا :
اختیارات خداوند ی 6،10; اوامر الہی 1;تعلیمات خداوند ي7;خدا کی بشارتیں 2، 3 ، 4 ،5; خدا کی سنتیں 5; خدا کی نعمتیں8
روایت :11
سعادتمند لوگ 3
عذاب :
اہل عذاب 9; دردناك عذاب 9; عذاب سے امان 3;عذاب کے مدارج 9
علاقہ جات :
موصل کی سرزمین; 11
....

1) تفسیر قمی ج1ص328_ نور الثقلین ج2 ص370 ح143_

کافرین :
کافروں کا بدانجام 9; کافروں کا عذاب 9; کافروں کا مدبر 10;کافروں کے مادی امکانات 8
مؤمنین:
مؤمنین کا مدبر 10; مومنین کی نعمتیں5
کوہ جودي; 1
معاشرہ :
معاشرتی تبدیلوں کا سبب 10;معاشرہ کے امن و امان کا سبب 6
نعمت :
جنکو نعمت شامل حال ہوئي 5،8; نعمت کا سبب 6
نوح (ع) :
حضرت نوح(ع) پر نعمتیں2; حضرت نوح(ع) کا قصہ 1،11;حضرت نوح(ع) کو بشارت 2،3،4،5;حضرت نوح(ع) کی ذمہ داری 1; حضرت نوح(ع) کی سلامتی 2;حضرت نوح(ع) کی کشتی ٹھہرنے کی جگہ 11 ; حضرت نوح(ع) کے پیروکاروں کو بشارت 2،3،4; حضرت نوح(ع) کے پیروکاروں کا نیچے اترنا 1; حضرت نوح(ع) کے پیرو کاروں کی ذمہ داري1;نسل نوح(ع) کے کافر7;نوح(ع) کی آگاہی کا سبب 7; نوح(ع) کے پیروکاروں پر نعمتیں 3

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تِلْكَ مِنْ أَنبَاء الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ مَا كُنتَ تَعْلَمُهَا أَنتَ وَلاَ قَوْمُكَ مِن قَبْلِ هَـذَا فَاصْبِرْ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ (٤٩)
پيغمبر يہ غيب كى خبريں ہيں جنكى ہم آپ كى طرف وحى كررہے ہيں جن كا علم نہ آپ كو تھا اور نہ آپ كى قوم كو لہذا آپ صبر كريں كہ انجام صاحبان تقوى كے ہاتھ ميں ہے (49)

1_ پرانے لوگوں كے اہم تاريخى واقعات اور داستانيں انسانوں پر مخفى رہ گئي ہيں_
تلك من انباء الغيب
" انباء "نباء كى جمع ہے_ مفردات راغب ميں اس طرح بيان ہوا ہے _ نباء ايسى خبر كو كہا جاتا ہے جو بڑا فائدہ ركھتى ہے_" غيب" اس شے كو كہا جاتا ہے جو لوگوں كى نظروں اور حواس سے پوشيدہ ہو _ اوروہ اس كى اطلاع نہ ركھتے ہوں_

2_حادثہ طوفان اور حضرت نوح(ع) كا واقعہ، تاريخ بشريت كا ايك ايسا اہم واقعہ ہے جو لوگوں پر عياں نہيں

ہوا_
تلك من انباء الغيب
"تلك" حضرت نوح (ع) كى داستان كى طرف اشارہ ہے اور ان واقعات كى طرف اشارہ ہے جو حضرت كى زندگى ميں رونما ہوئے_"يعنى تلك انباء من انباء الغيب_"

3_ خداوند متعال نے حضرت نوح(ع) كى داستان كى وحى كے ذريعے پيغمبر اسلام پر وضاحت فرمائي _
تلك من انباء الغيب نوحيہا اليك
ظاہر يہ ہے كہ" نوحيہا" كى ضمير " ہا" سے مراد وہى " تلك" كا مشار اليہ ہے_

4_تاريخ بشر كے اہم واقعات كا بيان، پيغمبر اسلام(ص) كے ليے خداوند متعال كى طرف سے خوشخبرى تھے_
تلك من انباء الغيب نوحيہا اليك
مذكورہ بالا تفسير اس صورت ميں ہو سكتى ہے جب " نوحيہا" كى ضمير " انباء الغيب" كى طرف لوٹے اور " نوحى " كا فعل مضارع ہونا اسكا مؤيد ہے_

5_عصر بعثت كے لوگ اور رسالت (ص) مآب، قرآن مجيد كے نازل ہونے سے پہلے حضرت نوح(ع) كے واقعہ سے اطلاع نہيں ركھتے تھے_
ما كنت تعلمہا انت و لا قومك من قبل ہذ
" ہذا" كے لفظ كا مشار اليہ (لفظ قرآن) ہے جو جملہ " نوحيہا اليك" سے معلوم ہوتا ہے_

6_عصر بعثت كے لوگوں اور پيغمبر اسلام(ص) كے ليے وحى كے علاوہ حادثہ طوفان اور حضرت نوح (ع) كے واقعہ پر صحيح آگائي ليے كوئي راستہ نہيں تھا_
ما كنت تعلمہا انت و لا قومك من قبل ہذ

7_قرآن مجيد، تاريخ بشريت سے واقفيتاور اہم تاريخى واقعات كى پہچان كا منبع ہے_
نوحيہا اليك ما كنت نعلمہا انت و لا قومك من قبل ہذ

8_ خداوند متعال، پيغمبر اسلام(ص) كو رسالت كے پہنچانے ميں صبر و بردبارى كى تلقين اور مشركين كے مقابلے ميں سينہ سپر رہنے اور ان كى اذيتوں پر صبر كرنے كا حكم ديتا ہے_
فاصبر ...
حضرت نوح(ع) كى داستان كا ذكر كرنا اور پھر رسالت مآب(ص) كو صبر واستقامت كى دعوت دينا گويا اسكى طرف اشارہ ہے كہ (صبر)كا مور د نظر مصداق، تبليغ رسالت كے سلسلہ ميں مشكلات و تكاليف كو برداشت كرنا اور مخالفين كى تكليفوں اور اذيتوں كے مقابلہ ميں استقامت كا مظاہرہ كرناہے_

9_ حضرت نوح(ع) كى داستان كو قرآن مجيد ميں ذكر كرنے كا مقصد، پيغمبر اسلام(ص) اور اہل ايمان كو صبر و استقامت كا درس دينا ہے_
تلك من انباء الغيب نوحيہا اليك ... فاصبر ان العاقبة للمتقين

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت نوح(ع) کی نقل داستان خداوند عالم کی طرف سے حرف "فا" کے ذریعہ جملہ "اصبر" کو متفرع

149

کرنا، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت نوح(ع) کی داستان صرف قصّہ سرائي نہيں ہے بلکہ اس سے مقصود قرآن کے مخاطبين کی تربيت اور ہدايت ہے_

10_ ايمان کا کفر پر غالب آنا اور رسالت مآب(ص) کا تبليغ رسالت ميں کامياب ہونا، آنحضرت(ص) کے ليے خداوند متعال کی طرف سے بشارت اور خوشخبری تھی _

فاصبر ان العاقبة للمتقين

حضرت نوح (ع) کی شرح داستان ميں اہل ايمان کی کافروں پر کاميابی اور کفار کی تباہی کا بيان، اسکی طرف اشارہ ہے کہ "العاقبة" (نيك لوگوں کا انجام) کا مصداق ايمان کا کفر پر کامياب ہونا ہے اور اس اعتبار سے کہ خطاب چونکہ پيغمبر اسلام(ص) کی طرف ہے_ لہٰذا مذکورہ جملے سے مراد اسلام کا کفر پر غلبہ اور پيغمبر اسلام کا تبليغ رسالت ميں کا مياب ہونا ہے_

11_ حضرت نوح(ع) اور ان کے ساتھيوں کی مخالفين پر کاميابی دليل اور علامت ہے کہ آخری کاميابی ان متقی لوگوں کی ہے جو کافروں کے مقابلے ميں استقامت اور صبر کرنے والے ہوتے ہيں_

تلك من انباء الغيب ... فاصبر ان العاقبة للمتقين

12_کافروں پر آخری کاميابی اور انجام نيكتك رسائي کی دو بنيادی شرطيں ، صبر اور تقوا ہيں_

فاصبر ان العاقبة للمتقين

13_ اہل تقوی کا کاميابی پر يقين اور توجہ کرنا، تقوی اور ايمان کی راہ ميں پيش آنے والی مشکلات پر استقامت اور صبر کرنے کا پيش خيمہ ہيں_

فاصبر ان العاقبة للمتقين

14_ حضرت نوح(ع) اور ان کے پيروکاروں نے ايمان کے راستے ميں در پيشپريشانيوں کے مقابلے ميں صبر و استقامت کا مظاہرہ کيا_

تلك من انباء الغيب ... فاصبر

حضرت نوح(ع) اور ان کے پيروکاروں کی داستان کے بيان کے بعد صبرواستقامت کی دعوت، اس حقيقت کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت نوح(ع) اور ان کے پيروکار مشکلات کے مقابلے ميں صابر اور بردبار تھے_

15_حضرت نوح(ع) اور ان کے پيروکار، تقوی اختيار کرنے والے اورنيك عاقبت سے بہرہ مند تھے_

تلك من انباء الغيب ... فاصبر ان العاقبة للمتقين

16_نيك عاقبت، تقوی اختيار کرنے والوں کے ليے ہے_

ان العاقبة للمتقين

17_ پيغمبر اسلام(ص) اور ان کے پيروکار، تقوی اختيار کرنے والے اور نيك عاقبت رکھنے والوں ميں سے ہيں_

150

فاصبر ان العاقبة للمتقين

استقامت :

استقامت کا سبب13استقامت کی تشويق کرنا 9; استقامت کی دعوت 8

انجام:

نيك انجام کی شرائط12

ايمان :

ايمان اور کفر 10; ايمان کے آثار 13; متقی لوگوں کی کاميابی پر ايمان 13

بشارت :

کاميابی کی بشارت 10

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تاریخ :
تاریخ کے پوشیدہ پہلو1; تاریخ کے منابع 7
تقوی :
تقوی کے آثار 12
خدا :
تعلیمات خداوند ی 3; خدا کا دعوت دینا8;خدا کی خوشخبریاں10،4
ذکر :
ذکر کے آثار 13; متقی لوگوں کی کامیابی کا ذکر 13
سختی :
سختی پر صبر 13
شکست :
شکست کا سبب 12
صابرین :14
صابروں کی عاقبت 11
صبر:
صبر کا سرچشمہ 13;صبر کرنے کی تشویق 9; صبر کی اہمیت 9;صبر کی دعوت8; صبر کے آثار 12
قرآن:
قرن کا کردار7،5;قرآن کی تشویق 9; قصص قرآن کا فلسفہ9
کافرین :
کافروں کی شکست 12،10; کافروں کی شکست کی علامتیں11
کامیابی :
کامیابی کے شرائط 12
مؤمنین :
مومنین کی تشویق9;مومنین کی کامیابی 10
متقین :15
متقین کی اچھی عاقبت 17،16; متقین کیعاقبت 11; متقین کے فضائل 16; متقی لوگوں کی کامیابی کی نشانیاں11

محمد (ص) :
حضرت محمد(ص) اور تاریخ 4; حضرت محمد(ص) اور قصہ نوح (ع) 3،5،6;حضرت محمد(ص) پر وحی 3 حضرت محمد(ص) کو بشارت 4،10;حضرت محمد (ص) کو دعوت 8; حضرت محمد(ص) کی استقامت 8; حضرت محمد(ص) کی تشویق 9; حضرت محمد(ص) کی حسن عاقبت 7; حضرت محمد(ص) کے علم کی حد 5; حضرت محمد(ص) متقین میں سے 17
مسلمین :
صدر اسلام کے مسلمان اور قصہ نوح(ع) 5،6; متقین میں سے مسلمان17; مسلمانوں کا حسن عاقبت 17
مشرکین :
مشرکین کی اذیتیں8
نوح (ع) :
حضرت نوح(ع) کا صبر 14; قصہ نوح(ع) کا فلسفہ 9; حضرت نوح(ع) کامتقین میں سے ہونا15;حضرت نوح(ع) کی اچھی عاقبت 15;حضرت نوح(ع) کی کامیابی 11;حضرت نوح(ع) کے پیروکار کا صبر 14; حضرت نوح(ع) کے مخالفین کی شکست 11; حضرت نوح(ع) کے پیروکاروں کی حسن عاقبت 15;نا حضرت نوح(ع) کے پیروکاروں کی کامیابی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

11;حضرت نوح(ع) کے پیروکاروں کا متقین میں سے ہونا 2;15; طوفان نوح(ع) کی اہمیت 2;قصہ نو ح(ع) پوشیدہ کرنا 2;
کاقصہ نوح(ع) کی اہمیت 2
وحی :
وحی کا کردار 6

وَإِلَى عَادٍ أَخَاهُمْ هُوداً قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُواْ اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَـهٍ غَيْرُهُ إِنْ أَنتُمْ إِلاَّ مُفْتَرُونَ (٥٠)
اور ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائي ہو دکو بھیجا تو انھوں نے کہا قوم والو اللہ کی عبادت کرو _ اس کے علاوہ تمھارا کوئي معبود نہیں ہے _ تم صرف افترا کرنے والے ہو(50)

1_ حضرت ہود (ع) ، خدا کے پیغمبروں اور رسولوں میں سے ہے _
و لقد ا رسلنا ...و إلى عاد أخاہم ہود
(إلى عاد) کا عطف (إلى قومہ) پر ہے اور (أخاہم) کا عطف (نوحاً) پر ہے جو آیت "25" میں ہے یعنی جملہ اس طرح ہے _

و لقد ارسلنا إلى عاد أخاہم ہود
2_ حضرت ہود(ع) کی رسالت، قوم عاد تك محدود تھی _
و إلى عاد: أخاہم ہود
3_ حضرت ہود (ع) اور قوم عاد کے در میان رشتہ داری اور نسب کا رابطہ موجود تھا_
و إلى عاد أخاہم ہود
اس بات کی تصریح کہ ہود، (ع) قوم عاد کے بھائي تھے ممکن ہے حضرت ہود(ع) کی قوم عاد سے رشتہ داری کی طرف اشارہ ہو_
4_ حضرت ہود، (ع) پیغمبر مبعوث ہونے سے پہلے بھی قوم کا در د رکھنے اور محبت کرنے والے انسان تھے_
و إلى عاد أخاہم ہوداً قال یا قوم
بعض مفسرین قائل ہیں کہ (اخوت) یہاںمحبت اور دلسوزی سے کنایہ ہے اس بناء پر_ (إلى عاد أخاہم ہوداً) کا جملہ اس بات سے حکایت ہے کہ حضرت ہود (ع) اپنی رسالت سے پہلے بھی اپنی قوم سے محبت اور دلسوزی رکھتے تھے_ اور (یا قوم) سے حضرت (ع) کا تعبیر کرنا بھی (اے میرے لوگو) ان کی مہربانی اور عطوفت سے حکایت ہے_
5_خدائے "وحدہ لا شريك" کی عبادت کی دعوت دینا، حضرت ہود(ع) کا سب سے پہلا اور اہم پیغام تھا_
قال یا قوم اعبدو اللہ مالکم من إلہ غیرہ
6_ قوم عاد، خداوند متعال کی وجود کے معتقد تھي_
قال یا قوم اعبدو اللہ ما لکم من إلہ غیرہ
7_ خدا متعال کے وجودپر یقین رکھنا ، تاریخ بشری کا بنیادی اعتقادہے _
قال یا قوم اعبدوا اللہ
8_ قوم عاد کے لوگ، مشرك اور اپنے بنائے ہوئے خداؤں کی پرستش کرتے تھے_
ما لکم من إلہ غیرہ إن ا نتم إلّا مفترون
9_ انسان قدیم الايّام سے ہی معبود کی طرف میلان رکھنے اور اسکی عبادت کرنے کاجذبہ رکھتا ہے _
اعبدوا اللہ ما لکم من إلہ غیرہ
10_ خدا وندمتعال کا شريك خیال کرنا، ايك خام اور خود ساختہ تصوّر ہے_
ما لکم من إلہ غیرہ إن انتم الّا مفترون
(مفترون) کا لفظ (إفتراء) سے اسم فاعل ہے _اور اسکا معنی جھوٹگھڑناہے _ جملہ (ما لکم من إلہ غیرہ ...) اسکو بیان کر رہا ہے کہ افتراء سے مراد، شريك خداوند متعال کے وجود پر اعتقاد رکھنا ہے_
11_ خداوند متعال، اپنا شريك رکھنے سے منزہ و پاك ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ما لكم من إلہہ غيره إن انتم الّا مفترون
12_ شرك سے مقابلہ، حضرت ہود (ع) كى اصلى ذمہ دارى

153
تھى _
يا قوم اعبدوا ما لكم من إلہ غيره
13_ توحيد عملى كى بنياد ،توحيد نظرى پر ہے _
اعبدوا الله ما لكم من إلہ غيره
توحيد نظرى كو بيان كرنے والا جملہ " ما لكم ..." توحيد عبا دى اور عملى پر استدلال كے ليے بيان كيا گيا ہے جسے جملہ "اعبدوا الله "بيان كررہا ہے_
14_ خداوند متعال ہى وہ حقيقت ہے جو لائق پرستش ہے_
اعبدوا الله ما لكم من إلہ غيره
15_ عن الصادق (ع) لما حضرت نوحاً (ع) الوفاة دعا الشيعة فقال لہم : إعلموا ا نہ ستكون من بعدى غيبة تظہر فيہ الطواغيت و ا ن الله عزوجل يفرّج عنكم بالقائم من ولدى اسمہ ہود ...(1)
امام جعفر صادق عليہ السلام سے روايت ہے كہ جب حضرت نوح (ع) كى وفات كا وقت آيا تو انہوں نے اپنے پيروكاروں كوبلا كر فرمايايہ جان لو ميرے بعد عنقريب غيبت كا زمانہ آئے گا كہ اسميں طاغوت وجود ميں آئيں گے تو ميرى نسل سے ايك شخص قيام كرے گا جسكا نام (ہود) ہوگا خداوند عالم اس كے ذريعہ تمہارى مشكلات دور كرے گا_

انبيا:
انبيا كے ساتھ رشتہ داري3
انسان :
انسان كا ميلان9
ايمان:
خدا پر ايمان 7
توحيد :
توحيد ذاتى 11; توحيد عبادى كى اہميت 5; توحيد عبادى 14;توحيد عبادى كى طرف دعوت5; توحيد عملى كا پيش خيمہ13;توحيد نظرى كى اہميت 13
جھكاؤ :
عبادت كى طرف جھكاؤ 9; معبود كى طرف جھكاؤ 9
خدا:
خدا كا بے مثل ہونا 11;خدا كى خصوصيات 14; خداوند متعال كا منزه ہونا 11;معرفت الہى كى تاريخ 6،7;
خدا كے رسول: 1
روايت :15
....

1)اكمال الدين ج1 ص135، ح4، ب2 ،نوارالثقلين ج2، ص43، ح170_

154
شرك :
شرك كا حقيقت سے خالى ہونا 10
عبادت:
عبادت خدا 14

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عقیدہ :
خدا پر عقیدہ 6; عقیدہ کی تاریخ 6،7
قوم عاد:
قوم عاد کا شرک 8; قوم عاد کا عقیدہ 6; قوم عاد کا بنی 2;قوم عاد کو دعوت دینا 5;قوم عاد کی بت پرستی 8; قوم عاد کی خدا کی معرفت رکھنا 6; قوم عاد کے باطل خدا 8
مشرکین :8
نوح (ع) :
حضرت نوح (ع) کی پیش گوئي 15; حضرت نوح (ع) موت کے قریب 15
ہود:
بعثت ہود (ع) 15; تعلیمات ہود (ع) 5; حضرت ہود اور قوم عاد 2،3،4;حضرت ہود(ع) کا شرک کے خلاف مقابلہ 12;حضرت ہود (ع) کی رسالت 12;حضرت ہود (ع) کی رسالت کا دائرہ 2; حضرت ہود (ع) کی رشتہ داری 3;حضرت ہود (ع) کی مہربانی 4; حضرت ہود کی نبوت 1;حضرت ہود کے درجات 2; حضرت ہود(ع) کے فضائل4;ہود (ع) کی دعوت 5

يَا قَوْمِ لا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِنْ أَجْرِيَ إِلاَّ عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي أَفَلاَ تَعْقِلُونَ (٥١)
قوم والو میں تم سے کسی اجرت کا سوال نہیں کرتا میرا اجر تو اس پروردگار کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے کیا تم عقل استعمال نہیں کرتے ہو(51)

1_ حضرت ہود (ع) نے اپنے لوگوں میں اعلان کیا کہ میں تبلیغ (رسالت) کے بدلے تم سے ذرہ برابر اجر رسالت نہیں چاہتا _
يا قوم لا اسئلكم عليہ أجر
2_انبیاء گرامی ، ابلاغ رسالت اور معارف دین کی تبلیغ کی خاطر لوگوں سے اسکی مزدوری اوراجر کو طلب کرنے سے منزہ و مبرہ ہیں _
يا قوم لا أسئلكم عليہ أجر

3_ حضرت ہود(ع) ، لوگوں سے اجر رسالت کے طلب نہ کرنے کواپنے نبوت کے دعوی کے سچے ہونے کی نشانی سمجھتے تھے_
لا ا سئلكم عليہ ا جراً إن ا جرى الّا على الذى فطرنى أفلا تعقلون
مذکورہ بالا معنی میں (أفلا تعقلون) کا جملہ (لا أسئلكم ...) کے ساتھ ارتباط پیدا کرکے معنی دے رہا ہے _لہذا معنی یوں ہوگا حضرت ہود(ع) نے لوگوں سے کہا اگر تم اس بات پر غور کرو کہ میں تم سے کچھ بھی مزدوری کی درخواستنہیںکرتا ہوں تو سمجھ لو گے کہ میں اپنے نبوت کے دعوی میں سچا ہوں_
4_ لوگوں سے تبلیغ دین اور معارف الہی کے بدلے اجرت کا مطالبہ نہ کرنا ، مبلغین اور مصلحین کی صداقت کی نشانی ہے _
يا قوم لا أسئلكم عليہ ا جراً ... أفلا تعقلون
کیونکہ جھوٹے دعوی داروں کا مقصد دنیاوی مال و متاع اور مادی منافع تکپہنچناہے لہذایہ کہا جاسکتا ہے کہ حضرت ہود علیہ السلام جملہ (لا أسئلكم ...) سے اپنی صداقت کی دلیل کی طرف اشارہ کر رہے ہیں_
5_ حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو بتایاکہ ا جر رسالت فقط خداوند متعال کے ذمہ ہے _
قال يا قوم ... إن ا جرى الّا على الذى فطرني
6_ خداوند متعال اپنے پیغمبروں کو رسالت کا ا جر دینے والا ہے _
إن ا جرى الّا على الّذى فطرني
7_ لوگوں کو خدا کا پیغام پہنچانا اور معارف دین کی تبلیغ کرنا، خداوند متعال کی طرف سے پاداش کا استحقاق رکھتا ہے _
إن ا جرى الّا على الذى فطرني

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

8_ خداوند متعال، انسانوں کو پیدا کرنے والا اور ان کا خالق ہے_
إن ا جری الّا علی الذی فطرني
(فطرني) کا مصدر (فطر) ہے یعنی جو شے پہلے نہ تھی اس کو پیدا کرنا _
9_ خدا کے خالق ہونے کی طرف توجہ، تبلیغ دین میں خلوص کا سبباور لوگوں کی پاداش و اجرت سے بے نیاز کردیتی ہے_
إن أجری اَلّا علی الذی فطرني
10_ خداوند متعال کا وحدہ لا شريك ہونا اور اسکا شريك سے منزہ ہونا اورصرف اسی کالا ئق پرستش ہونا، ایسے حقائق ہیں جو تمام لوگوں کے لیے قابل درك اور قابل فہم ہیں_
یا قوم اعبدوا الله ما لكم من إلہ غیرہ ...أفلا تعقلون
(تعقلون)کامفعول وہ حقائق ہیںجو اس آیت اور اس سے پہلے والی آیت میں زبان حضرت ہود (ع)

سے نقل ہوئے ہیںجیسے خدا کی پرستش کی ضرورت، اسکا شريك سے منزہ ہونا گویا عبارت اس طرح ہے_
أفلا تعقلون انّہ ما لكم من إلہ غیرہ و إن عبادتہ واجب علیکم و ...
11_حضرت ہود (ع) نے اپنی قوم کو فکر کرنے ، حقائق اور معارف دین کو سمجھنے کی دعوت دی _
افلاتعقلون
12_شرك اورپیغمبروں کی رسالت کا انکار کرنا، بے عقلی کی نشانی ہے_
یا قوم اعبدوا الہ ... افلا تعقلون

اخلاص:
اخلاص کا سبب 9
انبیاء:
انبیاء اور اجر رسالت 2; انبیاء اور تبلیغ کی مزدوری 2;انبیاء کا منزہ ومبرۃ ہونا 2;انبیاء کی رسالت کا اجر 6;انبیاء کے جھٹلانے کے آثار 12
انسان :
انسانوں کا خالق 8
تبلیغ:
تبلیغ میں اخلاص 9;مفتتبلیغ 9
توحید :
توحید ذاتی کو سمجھنا 10; توحید عبادی کو سمجھنا 10; توحید کی وضاحت 10
تعقل:
تفکر کرنے کی اہمیت 11
جزاء:
جزاء کے اسباب 7
خدا :
خدا کی اجرتیں7،6; خدا کی خالقیت 8
دین :
تبلیغ دین کا اجر 7; دین کو سمجھنےکی اہمیت 11
ذکر :
خدا کی خالقیت کا ذکر 9; ذکر کے آثار 9
شرک :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

شرك كے آثار 12
عبادت:
خدا كى عبادت كى وضاحت 10
عقل:
بے عقلى كى علامتيں 12
قوم عاد :
قوم عاد كو دعوت دينا 11

157
مبلغين :
مبلغين اور تبليغ كى مزدورى 4; مبلغين كى صداقت كى نشانياں4
مصلحين :
مصلحين اور تبليغ كى مزدورى 4; مصلحين كي
صداقت كى نشانياں 4
ہود(ع) :
حضرت ہود(ع) اور اجر رسالت 1،3،5;حضرت ہود(ع) اور تبليغ كى اجرت 1;حضرت ہود(ع) كا اجر 5;حضرت ہود(ع) كا حق كى طرف دعوت دينا 11; حضرت ہود(ع) كا قصہ 5،11; صداقت حضرت ہود(ع) كى علامتيں 3

وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُواْ رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُواْ إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاء عَلَيْكُم مِّدْرَاراً وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ وَلاَ تَتَوَلَّوْاْ مُجْرِمِينَ (٥٢)
اے قوم خدا سے استغفار كرو اس كے بعد اس كى طرف ہمہ تن متوجہ ہوجائو وہ آسمان سے موسلادھار پانى برسائے گا اور تمھارى موجودہ قوت ميں قوت كا اضافہ كردے گا اور خبردار مجرموں كى طرح منھ نہ پھير لينا(52)

1_ خدا كے حضور استغفار كى ضرورت اور اس سے گناہوں كى بخشش كا طلب كرنا _
و يا قوم استغفروا ربكم
2_ خداوند متعال سے بخشش طلب كرنا اور اسكى طرف توجہ اور اس كے شرك سے استغفار كرنا،سب حضرت ہود (ع) كى اپنى قوم كو نصيحتيں اور پيغام تھا_
و يا قوم استغفروا ربكم ثم توبوا اليہ
3_ گناہوں كى بخشش، خداوند متعال كى ربوبيت كے سائے ميں ہے_
استغفروا ربكم
4_ ربوبيت كا خداوند متعال كى ذات ميں منحصر كرنا ، اور تمام مخلوق كے امور كا اسكو مدبر سمجھنا ،يہ حضرت ہود (ع) كى اپنى قوم كے ليے تعليمات تھيں_
استغفروا ربكم
5_خداوند متعال كى طرف جانا اور اس كا تقرّب حاصل كرنا ضرورى ہے_

158
ثم توبوا اليہ
لفظ (توبہ) كا كلمہ (استغفار) پر عطف كرنا ، بتاتا ہے كہ ان دونوں مينمغايرت ہے _ (توبہ) كا معنى رجوع كرنا ہے_لہذا(توبوا اليہ) يعنى (اطاعت خداوندى كے ساتھ) اپنا رخ خدا كى طرف موڑديں_
6_ گناہوں سے استغفار ، توحيد كى طرف رغبت اور خدائے لايزال كى پرستش ،يہ تمام چيزيں تقرب الہى اور خدا كى طرف حركت كرنے كا پيش خيمہ ہيں_
و يا قوم استغفروا ربكم ثم توبوا اليہ
مذكورہ بالا معنى اسوجہ سے حاصل ہوا ہے كہ جملہ (توبوا اليہ) كو جملہ (استغفروا ربكم) پر حرف "ثم" كے ذريعے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عطف کیا ہے_
7_خداوند متعال ،بادلوں کو حرکت دینے اور بارش کو نازل کرنے والا ہے_
یرسل السماء علیکم مدرار
(سمائ) سے قرینہ مقامی کی مناسبت سے مراد (بادل)ہیں اور (مدرارا) کا صیغہ مبالغہ کا ہے _ جس کا معنی بہت زیادہ برسنے والا ہے _
8_ حضرت ہود(ع) نے اپنی قوم کو جو خوشخبریاں دیں ان میں سے ایك یہ بھی تھی کہ شرك سے اجتناب ،توحید کو اپنا نے اور خدائے وحدہ لا شریك کی عبادت کی صورت مینبہت زیادہ بارشوں کا نزول ہوگا_
و یا قوم استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یرسل السماء علیکم مدرار
(یرسل) فعل مضارع ہے اصطلاح میں فعل امر (استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ) کے جواب میں واقع ہوا ہے اور (ان) شرطیہ جو مقدر ہے اسکی وجہ سے مجزوم ہے_ یعنی اصل میں عبارت اس طرح تھی (ان تستغفروا و تتوبوا یرسل ...) اگر تم استغفار کرواور خدا کی طرفمتوجہ ہو جاؤ تووہ فراواں بارش سے بھرے ہوئے بادلوں کو آپکی طرف بھیجے گا_
9_ قوم عاد، شرك اور ارتکاب گناہ کی وجہ سے بارش کی کمیسے دوچار ہوگئے تھے_
ثم توبوا الیہ یرسل السماء علیکم مدرار
فراواں بارش کے نزول کی خوشخبری اس وقت موثر ثابت اور لوگوں کو حضرت ہود(ع) کی تعلیمات و دستور کی طرف جذب کرسکتی ہے جب وہ لوگ قحط باران کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کررہے ہوں_
10_شرك ، گناہوں کا مرتکب ہونا ،اور انبیاء الہی کی مخالفت کرنا، دنیاوی نعمتوں میں کمی کے اسباب میں سے ہیں_
استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یرسل السماء علیکم مدرارا و یزدکم قوّة
11_توحید، خدا وحدہ لا شریك کی پرستش اور گناہوں سے استغفار،انسانی معاشرے کے لیے دنیاوی برکات اور نعمتونسے بہرہ مند ہونے کا سبب ہیں_

159

استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یرسل السماء ... و یزدکم قوّة
12_ قوم عاد کے لوگ قوی اور طاقتور تھے_
و یزدکم قوّة الی قوتّکم
13_ حضرت ہود (ع) نے اپنے لوگونکو گناہوں سے استغفار، توحید کی طرف رغبت اور خدا کی عبادت کرنے کی صورت میں ان کی قوت و طاقت میں اضافہ کی بشارت دی _
و یا قوم استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ ... یزدکم قوّة الی قوتّکم
(یزدکم) کا عطف (یرسل) پر ہے اور یہ شرط مقدر کا جواب ہے_ یعنی (ان تستغفروا ... یزدکم) اگر استغفار کرو گے ... خداوند متعال تمہاری قوت میں اضافہ فرمائے گا _
14_ معاشرہ کو باصلاحیت اور طاقت و ر بنانا، انبیاء اور ادیان الہی کے مقاصد میں سے ہے_
و یزدکم قوّة الی قوتّکم
15_انسانی معاشروں کی آبادی اور دنیا وی آسائشے و نعمتوں سے انہیں بہرہ مند کرنا، انبیاء اور ادیان الہی کے مقاصد میں سے ہے _
یرسل السماء علیکم مدرارا و یزدکم قوة الی قوتّکم
16_انسانی معاشروں کو آباد اور انہیں اقتصادی لحاظ سے بارونق بنانا ،ان کے لیے قدرت مند اور با صلاحیت ہونے کا پیش خیمہ ہیں_
یرسل السماء علیکم مدرارا و یزدکم قوة الی قوتّکم
17_کائنات کے طبیعی اسباب اور اسمیں رونما ہونے والے تمام تحولات و امور، خداوند عالم کے قبضہ قدرت میں ہیں_
و یرسل السماء علیکم مدرارا و یزدکم قوة
18_کائنات ہستی پر خداوند عالم کا تسلط اور حاکمیت ، حضرت ہود (ع) کی اپنی قوم کے لیے تعلیمات میں سے تھیں_
یرسل السماء علیکم مدرارا و یزدکم قوة الی قوتّکم
19_ معاشرے کے اعمال اور عقائد، طبیعی واقعات پر مؤثر ہوتے ہیں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

و يا قوم استغفروا ربكم ... يرسل السماء عليكم مدرار
20_حضرت ہود (ع) نےقوم عاد سے یہ تقاضا کیا کہ وہ ان کی دعوت (توحید قبول کرنا ، خداوند عالم کی پرستش ، شرك کو ترك کرنا اور گناہوں سے استغفار) سے اعراض نہ کریں اور اپنے گناہوں پر اصرار نہ کریں_
و لا تتولوا مجرمين

(لا تتولوا) کا مصدر (تولّي) ہے جو منہ پھیرنے اور قبول نہ کرنے کے معنی میں ہے_
21_ پیغمبروں کی تعلیمات اور معارف دین سے منہ پھیرنے والے، مجرم اور گنہگار ہیں_
و لا تتولوا مجرمين

ادیان :
ادیان اور دنیا کی آبادي15; ادیان اور قدرتمند معاشرہ 14; ادیان کے اہداف 14،15
استغفار :
استغفار کرنے کی تلقین 2; استغفار کی اہمیت 1، 6 ; استغفار کی دعوت 20; استغفار کے آثار 11، 13 ; شرك سے استغفار 2
اقتصاد :
اقتصادی ترقی کے آثار 16
امور:
امور کے منظم ہونے کا سبب 17
انبیاء:
انبیاء اور دنیا کی رونقیں15; انبیاء اور قدرتمند معاشرہ 14; انبیاء اور نعمتیں 15; انبیاء سے منہ پھیرنے والوں کا گناہ 21 ; انبیاء کی مخالفت کے آثار 10;اہداف انبیاء 14،15
بخشش:
بخشش کا سبب 3
بادل :
بادلوں کی حرکت کا سبب 7
بشارت :
بارش ہونے کی بشارت 8;قدرتمند ہونے کی بشارت 13
بارش :
نزول بارش کا سبب 7
تقرب:
تقرب الہی کا سبب 6;تقرب الہی کی اہمیت 5
توحید :
توحید ربوبی 4; توحید عبادی کی دعوت 20;توحید عبادی کے آثار 11
خلقت :
خلقت کا حاکم 17،18;خلقت کے تحولات کا سبب 17;خلقت کے تحولات میں مؤثر عوامل 19
خدا کی طرف لوٹنا :2
خدا کی طرف لوٹنے کا سبب 6;خدا کی طرف لوٹنے کی اہمیت 5
خدا :
افعال خداوندی 7; خدا کی حاکمیت 17، 18;

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خداوند متعال كى ربوبيت كى نشانياں3;خداوند متعال كے اختيارات 17;خداوند متعال كے مختصات 4;
دين :
دين سے منہ پھيرنا گناہ ہے21
دنياوى آسائشےيں:
دنياوى آسائشےوں كى كمى كے اسباب 10; دنياوى آسائشےوں كے اسباب 11
رغبت :
توحيد كى طرف رغبت كى اہميت6;توحيد كى طرف رغبت كے آثار 8،13
شرك:
شرك سے اجتناب كى دعوت 20;شرك سے اجتناب كے آثار 8;شرك سے استغفار 2;شرك كے آثار 9،10
عبادت:
خدا كى عبادت كى اہميت 6;خدا كى عبادت كے آثار 8،13
عقيدہ :
عقيد ے كے آثار 19
عمل :
عمل كے آثار 19
عوامل طبيعى :
عوامل طبيعى كا اثر 17
قوم عاد :
قوم عاد اور بارش ميں كمى 9; قوم عاد كا شرك 9; قوم عاد كا مبتلا ہونا 9; قوم عاد كو بشارت 8،13;قوم عاد كو تلقين كرنا 2;قوم عاد كو دعوت دينا 20; قوم عاد كى تاريخ 9;قوم عاد كى صفات 12; قوم عاد كى قدرت 12;قوم عاد كے گناہ 9
گناہ :
گناہ كى بخشش 3;گناہ كے آثار 9،10
گناہ كرنے والے:21
ہود(ع) :
حضرت ہود (ع) اور قوم عاد 4،8،13،18 ، 20 ;حضرت ہود كا حق كى طرف بلانا 20; حضرت ہود (ع) كا قصہ 2، 0 2;حضرت ہود (ع) كى تعليمات 2،4،18; حضرت ہود (ع) كى خوشخبرياں 8،13

قَالُواْ يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَن قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ (٥٣)

ان لوكوں نے كہا كہ اے ہودتم كوئي معجزہ تو لائے نہيں اور ہم صرف تمھارے كہنے پر اپنے خدائوں كو چھوڑنے والے اور تمھارى بات پر ايمان لانے والے نہيں ہيں (53)

1_ توحيد اور وحدہ لا شريك كى پرستش،واضح دلائل كى حامل اور قابل درك ہے نيز اس كو ثابت كرنے كے ليے انبياء كے معجزات كى ضرورت نہيں_

قالوا يا ہود ما جئتنا ببينة

حضرت ہود، (ع) توحيد كے بيان اور شرك كى مخالفت كرنے سے پہلے نہ ہى معجزہ لائے اور نہ ہى اس كے دعوى

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

داربنے تا کہ لوگوں پر واضح کرسکیں کہ توحید کی حقانیت اور شرك کے باطل ہونے میں تفکر اور دقت کی ضرورت ہے ان کو ثابت ہونے کے لیے معجزہ دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے_

2_قوم عاد نے حضرت ہود (ع) پر نبوت کی حقانیت پر واضح دلیل اور معجزہ نہ رکھنےکی تہمت لگائي_

قالوا یا ہود ما جئتنا ببینة

3_ نبوت اور رسالت کا دعوی ، واضح دلیل اور معجزہ دکھانےکے ساتھ ہونا چاہیئے_

قالوا یا ہود ما جئتنا ببینة

(بیّنہ) دلیل اور روشن حجت کے معنی میں ہے_ آیت شریفہ میں اس سے مراد، معجزہ ہے قوم ہود اسکی مدعی تھی کہ انہوں نے معجزہ نہیں دکھایا_ لیکن (حضرت ہود) سے یہ بات رد نہیں ہوئي کہ پیغمبری کو ثابت کرنے کے لیے معجزہ کی ضرورت نہیں ہے گویا اس سے یہ معنی سمجھا جاتا ہے کہ پیغمبروں کے لیے ضروری ہے کہ معجزہ رکھتے ہوں تا کہ مورد تائید قرار پائیں_

4_ غیر خدا کی پرستش اور شرك کرنے پر قوم ہود(ع) کا متعصبانہ اصرار اور تاکید _

و ما نحن بتارکی الہتنا عن قولك

(ما نحن ...) کو جملہ اسمیہ اور(تارکی الہتنا) جو خبر ہے اسکو با زائدہ کے ساتھ لانا ، اس

بات کی حکایتہے کہ قوم عاد ، بتوں کی پرستش پر تاکید اور اصرار کرتی تھی _

5_ قوم عاد، مشرك لوگ اور کئي معبودوں کی عبادت کرتے تھے_

و ما نحن بتارکی ألہتنا عن قولك

(آلھہ) (الاہ) کی جمع ہے جوکئي معبودوں کے معنی میں ہے_

6_حضرت ہود (ع) کی باتیں اور الہی دعوت، اپنی قوم کو شرك اور جھوٹے خداؤں کی عبادت کرنے سے نہ روك سکیں_

و ما نحن بتارکی الہتنا عن قولك

(عن قولك) میں "عن" تعلیل کے لیے بیان ہوا ہے_ تو اس صورت میں (ما نحن ...) کامعنی کچھ یوں ہوگا کہ تمہاری بات اور تمہارا دعوی کرنا، ہمیں اپنے خداؤں کی عبادت سے نہیں روك سکتا_

7_قوم عاد کی یہہٹ دھرمی تھی کہ حضرت ہود (ع) پر ایمان نہیں لانا اور ان کی باتوں اوررسالت کی تصدیق نہیں کرنی ہے_

و ما نحن لك بمؤمنین

انبیاء:

انبیاء کی دلیلیں3

بت پرستی کرنے والے :6

توحید:

توحید عبای کا واضح ہونا1

قوم عاد:

قوم عاد اور حضرت ہود (ع) 7،6; قوم عاد کا تعصب 4;قوم عاد کا شرك 6،5;قوم عاد کا شرك پر اصرار4;قوم عاد کا عقیدہ 5;قوم عاد کا کفر 7; قوم عاد کی بت پرستی 6،5; قوم عاد کی تاریخ 7،4،2; قوم عاد کی تہمتیں 2;قوم عاد کی لجاجت 7،6،4

کافرین :7

مشرکین :7،6،4

معجزہ :

معجزہ کا کردار3

نبوت :

نبوت کے دعوی کی شرائط 3

ہود (ع) :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت ہود (ع) پر تہمت 2; حضرت ہود(ع) کا جھٹلانا 7;حضرت ہود (ع) کا حق کی طرف بلانا 6; حضرت ہود(ع) کا قصہ 6;حضرت ہود (ع) کی دلیلوں کی تکذیب 2; معجزہ حضرت ہود (ع) کا جھٹلانا 2

إِن نَّقُولُ إِلاَّ اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوَءٍ قَالَ إِنِّي أُشْهِدُ اللّهِ وَاشْهَدُواْ أَنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ (٥٤)
ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہمارے خدائوں میں سے کسی نے آپ کو دیوانہ بنادیا ہے _ہود نے کہا کہ میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں اور تم بھی گواہ رہنا کہ میں تمھارے شرک سے بیزار ہوں (54)

1_قوم عاد، متعدد معبودوں کی پوجا کرنے والی اور ان کو دنیا کے مسائل میں مؤثر ہونے پر اعتقاد رکھتی تھي_
ان نقول الا اعترى ك بعض الہتنا بسوء
لفظ(آلھہ) جو (الا ہ) کی جمع ہے یہ متعدد معبودوں کا معنی دیتا ہے_
2_ قوم عاد نے حضرت ہود(ع) پر ذہنی کمزوری کی تہمت لگائي اور ان کی باتوں کو مجنوں کی باتوں سے تعبیر کیا_
ان نقول الا اعترى ك بعض الہتنا بسوء
(سوء) کا معنی ،دکھ، سختی ، مرض، مصیبت اور اسکی مانند معانی ہیں_ اور آیت میں قرینہ مقامی کی وجہ سے جنون کی بیماری اور اسکی مثل مراد ہے_
3_ قوم عاد، اپنے خداؤں میں سے بعض کو حضرت ہود(ع) میں جنون اور ذہنی کمزوری کا عامل خیال کرتے تھے_
ان نقول الا اعترى ك بعض الہتنا بسوء
(اعتراء)(شامل ہونا) اور (لگ جانے) کے معنی میں ہے(لسان العرب)_
آیت شریفہ میں لفظ (اعتراء) جو حرف (باء) کے ذریعے سے مفعول دوم (بسوء)کی طرف متعدی ہوا ہے لہذا (پہنچانے اور شامل کرنے) کے معنی میں آیا ہے _ اس صورت میں جملہ (ان نقول ...) کا معنی کچھ یوں ہوگا کہ ہم صرف یہی کہیں گے کہ ہمارے خداؤں میں سے ایك نے تم کو بیماری اور مصیبت میں گرفتار کر دیا ہے_
4_قوم عاد، یہ یقین رکھتے تھے کہ ہر بت اور معبود کے لیے ایك مخصوص کام ہے_

ان نقول الا اعتراى ك بعض الہتنا بسوء
یہ کہ قوم عاد نے دکھ لانے کی نسبت اپنے بعض خداؤں کی طرف دی ہے (بعض الہتنا) تمام خداؤں کی طرف یہ نسبت نہیں دی ، اس سے ہم یہ معلوم کرسکتے ہیں کہ وہ ہر بت اور اپنے معبود کو ایك مخصوص کام کا عہدہ دار خیال کرتے تھے_
5_ حضرت ہود (ع) نے مشرکین کو جتلا دیا کہ تمہارے خداؤں سے بیزار ہوں اور ان کو کسی شے کے ایجاد کرنے پر مؤثر اور لائق عبادت نہیں سمجھتا ہوں_
قال ... اشہدوا انی بريء مما تشرکون
حضرت ہود (ع) کی مشرکین کے معبودوں اور بتوں سے نفرت اور بیزاری ان کے مؤثر نہ ہونے اور لائق عبادت نہ ہونے کی وجہ سے تھي_ حضرت ہود (ع) نے لوگوں کو مخاطب ہو کر یہ نہیںفرمایا (اشہد کم) بلکہ خداوند متعال کو گواہ بناتے ہوئے کہا (اشہد الله)اس سے معلوم ہوتا ہے کہ (و اشہدوا) کا جملہ فقط لوگوں کو خبر دینے کے لیے کہا ہے نہ گواہ بنانے کے لیے_
6_ حضرت ہود (ع) نے خداوند متعال کو اہل شرك کے معبودوں کے بے اثر ہونے اور ان سے بیزاری پر گواہ بنایا _
قال انی أشہد الله و اشہدوا انی بريء مما تشرکون
(اشہد) کا مصدر " اشہاد" ہے جو گواہ بنانے کے معنی میں ہے_
7_مبلغین دین کا باطل اور خرافاتی عقائد سے بیزاری کا اعلان کرنا ،ایك ضروری قدم ہے_
قال انی اشہد الله ... انی بريء مما تشرکون
8_ حضرت ہود (ع) نے رسالت کےپہنچانے میں شرك و بت پرستی کا یقین اور محکم ارادہ کے ساتھ مقابلہکیا ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قال انی اشہد اللہ و اشہد وا انی بریء مما تشرکون

بت پرست :1

بیزاری :

باطل خداؤں سے بیزاری 6،5; باطل عقیدے سے بیزاری 7; خرافات سے بیزاری 7

خدا :

خدا کی گواہی 6

عقیدہ :

باطل خداؤں کا عقیدہ 4;بتوں کا عقیدہ 4

قوم عاد :

قوم عاد اور بتوں کا کردار 4; قوم عاد کا شرك 1;قوم عاد کا عقیدہ 4،1;قوم عاد کی بت پرستی 1; قوم عاد کی تاریخ 3،2; قوم عاد کی تہمتیں 2; قوم عاد کی فکر 3; قوم عاد کے باطل خدا 4،3،1

مبلغین :

مبلغین کی ذمہ داریاں 7

مشرکین :1

ہود (ع) :

حضرت ہود(ع) اور جنون 3; حضرت ہود(ع) اورقوم عاد 5 ;حضرت ہود(ع) پر جنون کی تہمت 2; حضرت ہود(ع) کا بیزاری کا اعلان 5;حضرت ہود (ع) کا شرك کے خلاف جہاد 8; حضرت ہود(ع) کا قصہ 6،5;حضرت ہود(ع) کا گواہ بنانا 6; حضرت ہود (ع) کے ارادہ کا محکم ہونا 8

مِن دُونِهِ فَكِيدُونِي جَمِيعاً ثُمَّ لاَ تُنظِرُونِ (٥٥)

لہذا تم سب مل کر میرے ساتھ مکاری کرو اور مجھے مہلت نہ دو(55)

1_ حضرت ہو د(ع) نے اپنی قوم کے مشرکین کو اعلان کرکے بتادیا کہ وہ فقط خداوند متعال کی ذات کو کائنات میں مؤثر اور لائق عباد ت سمجھتے ہیں_

انّی بریء مما تشرکون من دونہ

(دونہ) کی ضمیر لفظ (اللہ)جو اس سے پہلے والی آیت میں ہے کی طرف لوٹ رہی ہے_

2_ حضرت ہود (ع) نے قوم عاد کے تمام مشرکین اور ان کے خداؤں کو اپنے خلاف سازش اور جنگ کے لیے للکارا_

فکیدونی جمیع

کیونکہ اس سے پہلی والی آیت میں مشرکین اور ان کے بتوں کے بارے میں گفتگو تھی تو لفظ(جمیعا) سے مراد، تمام مشرکین اور بت ہیں_

3_ حضرت ہود (ع) نے اپنی قوم کے مشرکین میں اعلان کیا کہ وہ مکاری اور سازش میں انہیںمہلت نہ دیں اور انہیںاپنے اندر سے نکال باہر کردیں_

فکیدونی جمیعا ثم لا تنظرون

(انظار) کا معنی مہلت دینا ہے اور(لا تنظرون) کا معنی یہ ہوگا کہ مجھے مہلت نہ دو یہ کنایہ ہے کہ (مجھے ختم کردو) _

4_بتوں کی عاجزی اور انسانوں کی زندگی میں ان کا بے اثر ہونا ،نیز قوم عاد کی خداوند متعال کے ارادے کے سامنے بے بسي، وہ مقاصد ہیں جس کی وجہ سے حضرت ہود(ع) نے لوگوں کو مقابلہ اوراپنے خلاف سازش کے لیے بلایا_

فکیدونی جمیعا ثم لا تنظرون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(کیدوا) (کید) مصدر سے فعل امر ہے (جو فریب دینے)کے معنی میں آتا ہے_ مذکورہ بالا جملہ میں قرینہ مقامی کی وجہ سے امر سے مراد امر تعجیزی ہے یعنی مخاطب کے کام کو انجام دینے میں عاجز ہونے کو بتانے کے لیے اس سے کوئي چیز طلب کرنا _

5_ قوم عاد اور ان کے خداؤں کا اپنے درمیان سے حضرت ہود (ع) کے ہٹانے پر عاجز ہونا، ان کی رسالت کی حقانیت پر واضح دلیل اورنشانی ہے_

فکیدونی جمیعا ثم لا تنظرون

"فا" "فکیدوني" میننتیجہ کیلئے ہے اور ایك جملہ سے حاکی ہے جو کہ مقدر ہے" ان نقول لا اعتریك ..."کے قرینہ سے وہ جملہ یوں ہوگا "ان کا ن کما تقولون فکیدوني" اگر بتوں میں اتنا دم خم ہے تو تم ان کے ساتھ مل کر میرے مقابلے میں آجاؤ اور میرا کام تمام کردو_

6_ حضرت ہود علیہ السلام کا علی الاعلان بتوں سے بیزاری کا اظہار کرنا اور بتونکا حضرت ہود (ع) کا کچھ نہ بگاڑ سکنا یہ اس بات کی دلیل تھی کہ قوم عاد کا حضرت (ع) کے بارے میں جو دعوی (حضرت ہود (ع) کا بتوں کے ذریعے جنوں میں مبتلا ہوجانا) تھا اسمیں کوئي حقیقت نہیں تھي_

إن نقول الّا اعتری ك بعض الہتنا بسوء فیکدونی جمیعاً ثم لا تنظرون

بت :

بتوں کا عاجز ہونا 4،5،6

بیزاري:

باطل خداؤں سے بیزاری 6

خدا:

خداوند متعال کی خصوصیات 1; مشیت الہی 4

قوم عاد:

تاریخ قوم عاد4،5; قوم عاد کا عاجز ہونا 4،5; قوم عاد کا مکر3;قوم عاد کو دعوت 2; قوم عاد کی سازش 3; قوم عاد کے باطل خدا 5;قوم عاد کے جھوٹ بولنے کے دلائل 6

ہود(ع) :

حضرت ہود اور قوم عاد 1،2،3 ، 4;حضرت ہود(ع) پر جنون کی تہمت 6; حضرت ہود (ع) کا شرك کے خلاف جہاد 2; حضرت ہود کا عقیدہ 1; حضرت ہود (ع) کا قصّہ 2،3،4;حضرت ہود کا لڑائي کے لیے بلانے کا فلسفہ 4; حضرت ہودکا نظر یہ کائنات 1; حضرت ہود (ع) کو مہلت 3;حضرت ہود (ع) کی بیزاری 6; حضرت ہود (ع) کی توحید افعالي1;حضرت ہود (ع) کی توحید عبادی 1;حضرت ہود (ع) کی حقانیت کے دلائل 5; حضرت ہود (ع) کی دعوت حق 2; حضرت ہود (ع) کے قتل کی سازش 3

168

إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّهِ رَبِّي وَرَبِّكُم مَّا مِن دَآبَّةٍ إِلاَّ هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (٥٦)

میرا اعتماد پروردگار پر ہے جو میرا اور تمھارا سب کا خدا ہے اور کوئي زمین پر چلنے وال ایسا نہیں ہے جس کی پیشانی اس کے قبضہ میں نہ ہو میرے پروردگار کا راستہ بالکل سیدھا ہے (56)

1_ قوم عاد اس کوشش میں تھی کہ حضرت ہود (ع) کو آزار و اذیت دیں اور اپنے در میان سے انکو ختم کردیں_

فکیدونی جمیعاً ثم لا تنظرون إنی توکلت علی الله ربّی و ربّکم

2_ حضرت ہود(ع) اپنے الہی توکّل کی وجہ سے قوم عاد کے مکر و سازش کے خوف سے محفوظ ہونے پر مطمئن تھے_

فکیدونی جمیعاً ثم لا تنظرون إنّی توکلت علی الله

(إنی توکلت ...) کا جملہ معنی کنائي (فیکدونی جمیعاً ...) کے لیے علت ہے وہ معنی کنائي یہ ہے کہ قوم عاد حضرت ہود (ع) کو ضرر دینے سے عاجز تھی _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

3_ خداوند عالم، تمام انسا نوں كا مالك و پرودگار او ر ان كے امور كى تدبير كرنے والا ہے_
على الله ربّى و ربّكم
4_ خداوند متعال كى معرفت اور اسكى عالمگير ربوبيت، اسكى ذات پر توكل اور دشمنان دين سے خوف نہ كھانے كا موجب ہے_
ثم لا تنظرون إنّى توكلت على الله ربّى و ربّكم
اپنے توكل كو بيان كرنے كے بعدخداوند متعال كى ربوبيت كى توصيف (ربّى و ربّكم) اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ خداوند متعال تمام مخلوقات كا ربّ ہے اور وہ سزاوار ہے كہ اس پر توكل كيا جائے _

169

5_ حضرت ہود، (ع) ابلاغ رسالت الہى ميں مصمم تھے اور اس راستے ميں ہر مشكل و اذيت كو برداشت كرنے كے ليے آمادہ تھے _
فكيدونى جميعاً ثم لاتنظرون إنى توكلت على الله ربّى و ربّكم
6_ مبلغين دين كو چاہيے كہ وہ خدا پر توكل اور امور كو خداوند عالم كے سپرد كرتے ہوئے دين كے دشمنوں سے خوف نہ كھائيں اور اپنى ذمہ دارى كو بھر پور انداز سے انجام ديں _
فكيدونى جميعاً ثم لا تنظرون انى توكلت على الله ربى و ربّكم
7_ تمام مخلوقات پر خداوند متعال كى حاكميت كا اعتقاد اور اسے تمام انسانوں كا ربّ سمجھنا انسان ميں الله پر توكل كا انگيزہ پيدا كرتا ہے _
إنى توكلت على الله ربى و ربكم ما من دابّة الّا ہو ء اخذ بناصيتہ
8_ تمام زندہ مخلوقات، فرمان اور حاكميت الہى كے ماتحت ہيں _
ما من دابّة الّا ہو ء اخذ بناصيتہ
(ناصية) سر كى پيشانى كو كہا جاتا ہے كبھى پيشانى كے اوپر والے بالوں پر اطلاق ہوتا ہے _ سركے آگے والے حصّے اور بالوں كو پكڑنا يہ اسكى حاكميت اور تسلط سے كنايہ ہے_
9_ كوئي بھى جاندار شے خواہ وہ انسان ہو يا حيوان، الله تعالى كى مرضى كے بغير كسى دوسرے كو ضرر پہنچانے پر قادر نہيں ہے_
ثم لا تنظرون إنّى توكلت على الله ... ما من دابّة الّا ہو ء اخذ بناصيتہ
حضرت ہود(ع) كے مقابلہ طلب كرنے اور خداوند عالم پر توكل ركھنے كے بعد خدا وند عالم كا تمام جانداروں پر اپنى حاكميت كو بيان كرنا يہ معنى ديتا ہے كہ تمام اشياء مرضى خدا كے تابع ہيں اور اس كى مرضى كے بغير كوئي بھى جاندار (بے جان بت تو دركنار) كسى كو بھى ضررو تكليف پہنچانے پر قادر نہيں ہے_
10_ خداوند متعال كى عالمگير ربوبيت اور تمام جانداروں پر تسلّط اورذات الہيپر توكل ركھنا حضرت ہود(ع) كى تعليمات ميں سے تھيں_
إنّى توكلت عل الله ربّى و ربّكم ما من دابّة الّا ہو ء اخذ بناصيتہ
11_ افعال خداوندى اور اسكى تدبير، حكمت كى بنياد اور صحيح راستے پر ہے _
إن ربّى على صراط مستقيم
12_انبياء كے دشمنوں كے مقابلہ ميں خداوند عالم كى اپنے انبياء كى حمايتكرنا اسكى ربوبيت كے تقاضوں ميں سے اور اپنے كامونكو حكمت و صحيح بنيادوں پر قرار دينے ميں سے ہے_
إنّى توكلت على الله ربّى و ربّكم ... إنّ ربّى على صراط مستقيم

170

(إنّى توكلت ...) كا جملہ خداوند متعال كى حضرت ہود (ع) كى حمايت پر دلالت كرتا ہے _ اور (إن ربّي ...) كا جملہ اس معنى كى علت ہے _ اس صورت ميں خداوند متعال كے صحيح و سيدھے كاموں كا ہونا يہ تقاضا كرتا ہے كہ حضرت ہود (ع) كى دشمنوں كے مقابلے ميں حمايت كى جائے _
13_ خداوند متعال، مومنين اور جو اس پر توكل كرتے ہيں ان كا حامى اور مددگار ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

إني توكلت على الله ... إن ربي على صراط مستقيم
14_" عن على ابن ا بى طالب(ع) فى قولہ(إن ربى على صراط مستقيم) يعنى انہ على حق يجزى بالإحسان إحساناً و بالسّيء سئيّاً ويعفو عمن يشاء و يغفر سبحانہ و تعالى (1)
خداوند عالم كے اس قول (ان ربّى على صراط مستقيم) كے بارے ميں امير المومنين(ع) سے روايت ہے كہ اس آيت شريفہ كا معنى يہ ہے كہ پروردگار، حق كے راستے پر ہے _ نيكى كى جزا نيكى اور بدى كى سزا بدى كى ديتا ہے اور وہ ذات پاك و بلند مرتبہ ہے اور جسكو معاف كرنا چاہے تو اسكو بخشش ديتا ہے _

اطمينان:
اطمينان كے عوامل 2
انبياء:
انبيا عليہم السلام كى حمايت 12
انسان :
انسانوں كا پرودگار3; انسانوں كا مالك 3; انسانوں كا مدبّر 3
ايمان :
ايمان كے آثار 7; خدا كى حاكميت پر ايمان7
تبليغ:
تبليغ كى روش 6; تبليغ ميں توكل 6;تبليغ ميں مصمم ہونا 6
توحيد:
توحيد ربوبى 8
توكل:
خدا پر توكل 4،6،7; خدا پر توكل كى اہميت 10; خداپر توكل كے آثار 2
جانداران:
جانداروں كا حاكم 7; جانداروں كا عاجز ہونا 9;جانداروں كى حركت 8
خدا كا حمايت كرنا :
افعال خداوندى 11; افعال الہى كى خصوصيات 12;حاكميت خدا 8،9، 10; حكمت الہى 11;حكمت
....

1) تفسير عياشى ج2، ص151، ح42; نور الثقلين ج2، ص374، ح150_

الہيكے آثار 12;حمايت خدا 12; خدا كى معرفت كے آثار 4;خدا كے مختصّات 8،9;ربوبيت الہى 3، 10 ، 11 ;ربوبيت خدا كى معرفت كے آثار 4;ربوبيت خدا كے آثار 12; عدالت الہى 14; مالكيت الہى 3;مشيت الہى كے آثار 9
روايت :14
صراط مستقيم:
صراط مستقيم سے مراد 14
قوم عاد:
قوم عاد كى اذيتں1; قوم عاد كى تاريخ 1; قوم عاد كى سازش 2
كائنات كى معرفت :
توحيدى كائنات كى معرفت 8
مؤمنين:
مؤمنين كے حامى 13
مبلغين:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مبلغین کی ذمہ داری 6
متوکلین :
متوکلین کے حامی 13
ہود (ع) :
اذیت ہود (ع) 1; استقامت ہود (ع) 5; تعلیمات حضرت ہود (ع) 10;حضرت ہود (ع) کا اپنی ذمہ داری کو پورا کرنا 5;حضرت ہود (ع) کا عقیدہ 2;حضرت ہود(ع) کی قاطعیت 5;حضرت ہو د (ع) کی قتل کی سازش 1; حفاظت ہود (ع) 2;ہود (ع) کا توکل 2

فَإِن تَوَلَّوْاْ فَقَدْ أَبْلَغْتُكُم مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْماً غَيْرَكُمْ وَلاَ تَضُرُّونَهُ شَيْئاً إِنَّ رَبِّي عَلَىَ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ (٥٧)
اس کے بعد بھی انحراف کرو تو میں نے خدائي پیغام کو پہنچادیا ہے اب خدا تمھاری جگہ پر دوسری قوموں کو لے آئے گا اور تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ہو بیشك میرا پروردگار ہر شے کا نگران ہے (57)

1_ حضرت ہود (ع) کی ذمہ داری تھی کہ قوم عاد کو خدا کا پیغام پہنچائیں_
فقد ابلغتکم ما أ رسلت بہ إلیکم
2_حضرت ہود (ع) ،نے خدا کے پیغامات کو لوگوں تك پہنچاي

اور اپنی ذمہ داری کو با خوبی انجام دیا _
فقد أبلغتکم ما أرسلت بہ إلیکم
3_ حضرت ہود (ع) ،خدا کے پیغامات کو پہنچانے اور لوگوں پر اتمام حجت کرنے کے بعد انکی رو گردانی کا خود کو ذمہ دارنہیں سمجھتے تھے _
فإن تولّوا فقد أبلغتکم ما ا رسلت بہ إلیکم
یہ بات واضح ہے کہ (فقد أبلغتکم ...) کا جملہ (فإن تولّوا ...)کی شرط کا جواب نہیں ہوسکتا کیونکہ حضرت ہود (ع) نے ابلاغ رسالت کی ، خواہ لوگ ایمان لائیں یا منہ پھیر لیں بلکہ وہ جملہ جواب کا سبب اور اسکا جانشین ہوسکتا ہے یعنی اگر تم لوگوں نے منہ پھیر لیا تو میری کوئي ذمہ داری نہیں ہے اسکی سزا مجھ پرنہیںہے کیونکہ وہ جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے اسکو میں تمہیں پہنچا چکاہوں_
4_ مبلغین دین کی ذمہ داري، حقائق کا ابلاغ اور معارف دین کو لوگوں تك پہنچانا ہے نہ اسکو قبول کرنے پر آمادہ کرنا _
فإن تولّوا فقد أبلغتکم ما ا رسلت بہ إلیکم
5_ حضرت ہود (ع) نے قوم عاد کو اس سے خوف دلوایا کہ تم لوگوں میں سے کفار کو تباہ کرنے کے بعد ان کی جگہ دوسری اقوام کوبسایا جائے گا _
فإن تولّوا ... و یستخلف ربّی قوماً غیرکم
(إستخلاف) کا معنی جانشین بنانا اور نائب قرار دینا ہے _ یہمعنی قوم عاد کو نابود کرنے کو مستلزم ہے_
6_ انبیا علیہم السلام کے مخالفین اور حقائق و معارف الہی سے منہ موڑنے والے، نابودی کے دہانے اور عذاب الہی کے خطرے میں ہیں_
فإن تولّوا ... یستخلف ربّی قوماً غیرکم
7_ کفار کو نابود کرنے کے بعد صالح اور موحد اقوام کو پیدا کرنا، خداوند عالم کی ربوبیت کا جلوہ ہے_
و یستخلف ربّی قوماً غیرکم
یہ بات واضح ہے جو نابود ہونے والی قوم کی جگہ لے گی وہ خود اسی قوم سےنہیں ہوگی لہذا کلمہ (غیرکم) دلالت کرتا ہے کہ اس قوم کا عقیدہ اور مقصود میں پہلی قوم سے اختلاف ہے اسی وجہ سے (غیرکم) کی تفسیر صالح اور موحد ہوناکی گئي ہے_
8_ شرك کرنا اور پیغمبروں کی نصیحتوں اور تعلیمات کی مخالفت کرنا، معاشرے کو نابود کرنے کے اہم اسباب ہیناور یہ چیزیں تاریخ میں تحول و تبدیلی کا موجب بنتی ہیں _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فإن تولّوا ... يستخلف ربّی قوماً غيرکم
9_ لوگوں کا دين اور معارف الہی سے منہ پھيرنا، خداوند متعال کو کوئي ضررنہيں پہنچاسکتا _
فإن تولّوا ... و لاتضرّونہ شيئ
مذکورہ بالا تفسير اس صورت ميں ہوسکتی ہے جب ہم (لا تضّرونہ) کو (فإن تولّوا)کی شرط کا جواب قرار ديں يہ بات قابل ذکر ہے کہ (تضرّون) کو (قد أبلغتکم) جو ماضی ہے اس

173
پر عطف کيا گيا ہے جسکی وجہ سے وہ مجزومنہيں ہوا_
10_ کافروں کو عذاب الہی سے ہلاك کرنے سے خداوند متعال کو کوئي ضررنہيں ہوتا_
و يستخلف ربّی قوماً غيرکم و لا تضرّونہ شيئ
جب ہم جملہ (لا تضّرونہ) کو جملہ (يستخلف ربّي ...) کے ساتھ ارتباط ديں گے تو مذکورہ بالا تفسير حاصل ہوگی يعنی تمہاری نابودی خداوند متعال کو کوئي ضررنہيں پہنچاتي_
11_ کافروں پر عذاب الہی کا نازل ہونا ان کا عذاب کے مستحق ہونے کی وجہ سے ہے نہ يہ کہ ان کا وجود ، خداوند عزّوجل کو ضرر و زياں ديتا ہے _
و يستخلف ربّی قوماً غيرکم و لا تضرّونہ شيئ
مذکورہ بالا تفسير اس صورت ميں ہے جب ہم (لا تضرّونہ ...) کے جملے کو حال قرار ديں تب جملہ (يستخلف ...ولاتضرّونہ ...) کا يہ معنی ہوگا درحاليکہ کوئي ضرر و زياں خدا کونہيں پہنچتا پھر بھی وہ تمھيں عذاب کرے گا _ اور اس سے يہ مطلب بھی حاصل ہوتا ہے کہ کفارعذاب کے مستحق تھے نہ يہ کہ ان کا وجود، خداوند متعال کے ليے موجب ضرر وزياں تھا_
12_ خداوند متعال تمام مخلوقات پر دقيق نظر رکھنے والا اور مکمل آگاہی کے ساتھ حفاظت کرنے والا ہے _
إن ربّی علی کل شيء حفيظ
13_ خداوند متعال کا تمام مخلوقات کا مالك اور مربّی ہونا،يہ ان مخلوقات پر اسکی دقيق نظراور حفاظت کامل کألازمہ ہے_
إن ربّی علی کل شي حفيظ
14_ قوم عاد کے کفار کا کردار او ران کا انجام، خداوند متعال کے نزديك دقيق جہان بينی کے ساتھ تھا_
إن ربّی علی کل شي حفيظ
15_ خداوند متعال کی وسيع تر آگاہی اور تمام چيزوں پر دقيق نظر رکھنا ، دليل ہے کہ خداوند متعال کو ضرر دينے ميں يہ سب عاجز ہيں_
و لا تضرونہ شيئاً إن ربّی علی کل شي حفيظ
(إن ربّي ...) کا جملہ (لا تضرونہ شيئاً) کے جملے کے ليے علت ہے _

اسماء و صفات :
حفيظ :12
اقوام :
اقوام صالح کيپيدائشے 7;اقوام کی جانشينی 7; اقوام مؤحدکا پيداہونا 7

174
انبيا:
انبياء عليہم السّلام کی مخالفت کے آثار 8; مخالفين انبياء کا عذاب 6
انسان:
انسانوں کے عاجز ہونے کے دلائل 15
تاريخ:
تاريخ ميں تحولات و تبديلی کے مؤثر عوامل8

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خدا:
خدا کا حساب رکھنا 14; خدا کا سلطہ 12;خدا کا علم 12; خدا کا علمی احاطہ 15; خدا کو ضرر دینا 9، 10، 11، 15;خدا کی ربوبیت 13;خدا کی ربوبیت کی نشانیاں 7;خدا کی مالکیت 13; خدا کی محافظت 12، 15
دین:
تبلیغ دین کی اہمیت 4;دین سے منہ موڑنے کے آثار 6; دین سے منہ موڑنے کے نقصان 9; دین سے منہ موڑنے والوں کا عذاب 6; دین میں جبر کی نفی 4
شرك:
شرك کے آثار8
عذاب :
اہل عذاب11; عذاب کے اسباب 11
عمل:
عمل کی ذمہ داری 3
قوم عاد:
قوم عاد پر اتمام حجت 3; قوم عاد کا عمل14;قوم عاد کا کیفرو کردار14; قوم عاد کو ڈرانا 5;قوم عاد کی تاریخ5;قوم عاد کی جانشيني5; قوم عاد کی ہلاکت 5;قوم عاد کے کفّار5
کافرین:
کافروں کا عذاب 10، 11; کافروں کی ہلاکت 10
معاشرہ:
معاشرے میں ضرر کی پہچان8;معاشرونکی نابودی کے عوامل 8
مبلغین :
مبلغین کی ذمہ داری کا دائرہ کار4
موجودات :
موجودات کا مالك 13;موجودات کا مربّی 13; موجودات کی حفاظت 13
ہود :
حضرت ہود (ع) اور قوم عاد 1،3; حضرت ہود (ع) کا اپنی ذمہ داری نبھانا 2; حضرت ہود (ع) کا خبردار کرنا 5; حضرت ہود (ع) کی اتمام حجت 3;حضرت ہود (ع) کی تبلیغ 1، 2، 3;حضرت ہود (ع) کی رسالت 1،2;حضرت ہود (ع) کی فکر 3

وَلَمَّا جَاء أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوداً وَالَّذِينَ آمَنُواْ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنَاهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ (٥٨)

اور جب ہمارا حکم آگیا تو ہم نے ہود اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی رحمت سے بچالیا اور انھیں سخت عذاب سے نجات دے دی (58)

1_ قوم عادکے افراد ، حضرت ہود (ع) کی رسالت پر ایمان نہ لائے بلکہ اپنے شرك و کفر پر باقی رہے_
فان تولّوا ... یستخلف ربی قوماً غیر کم ... و لما جاء امرنا نجیّنا ہود
2_خداوند متعال نے قوم عاد کے کفر و شرك پر اصرار کے سبب سخت اورمہلك عذاب ان پر نازل کیا _
و لمّا جاء امرنا ... و نجّینا ہم من عذاب غلیظ
(أمر) سے مراد وہ عذاب ہے جو قوم عاد پر نازل ہوا ،ایك احتمال کی بناء پر پہلی آیت میں (عذاب غلیظ) سے مراد دنیا کا عذاب ہے اوریہ دلالت کرتا ہے کہ ڈرانے والا (ہلاك کرنے والا) عذاب، قوم عاد پر نازل ہوا تھا_
3_کائنات ہستی میں فرمان الہي، بغیر کسی کمی وبیشی کے متحقق ہوتا ہے_
و لمّا جا امرن
عذاب کو (أمر) سے تعبیرکرنا کہ جس کا معنی حکم ہے ممکن ہے اس حقیقت کی طرف اشارہ ہو کہ وہ چیز جس کے تحقق

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کا خدا حکم دیتا ہے بغیر کسی کمی وبیشی کے بعینہ انجام پذیر ہوتی ہے_ گویا کہ فرمان الہی کا موردیہی فرمان تھا_
4_ قوم عاد کے کچھ لوگوں نے توحید الہی کو قبول کیا اور حضرت ہود (ع) کی رسالت پر ایمان لائے_
و الذین ء امنوا معہ
5_ خداوند متعال نے حضرت ہود (ع) اور ان کے پیروکاروں کو قوم عاد پر نازل شدہ عذاب سے نجات عطا کي_
و لمّا جاء أمرنا نجّینا ہودا و الذین ء امنوا معہ

176

6_ حضرت ہود (ع) اوران کے پیروکاروں کا نازل شدہ عذاب سے نجات حاصل کرنا ان پر، خداوند متعال کی رحمت کا ایك جلوہ تھا_
نجّینا ہودا و الذین ء امنوا معہ برحمة منّ
(برحمة) کا لفظ (نجّینا) کے فعل سے متعلق ہے_
7_صاحبان ایمان ہی رحمت الہی کے مستحق ہیں_
نجّینا ہودا و الذین ء امنوا معہ برحمة منّ
8_ خداوند متعال، ہلاك کرنے والے عذاب کونازل کرنے سے پہلے ، مومنین اورصالحین کو اس ہلاکت سے نجات عطا فرماتا ہے تا کہ وہ اس عذاب میں گرفتار نہ ہوجائیں_
و لمّا جاء نا أمرنا نجّینا ہودا و الذین ء امنوا معہ
9_ قوم عاد کے کفار، دنیاوی عذاب کے علاوہ اخروی عذاب میں بھی گرفتار ہوں گے_
و نجّیناہم من عذاب غلیظ
مذکورہ تفسیر اس صورت میں ہے کہ جب جملہ "ونجّینا ہم من عذاب"میں(عذاب) سے مراد آخرت کا عذاب مراد لیا جائے_
10_ خداوند متعال نے حضرت ہود (ع) اور ان کے پیروکاروں کو آخرت کے عذاب میں گرفتار ہونے سے نجات عطا فرمائي _
و نجّیناہم من عذاب غلیظ
یہ حکمی اس صورت میں ہے کہ (عذاب غلیظ) سے مراد آخرت کا عذاب ہوتو (نجّینا) کا فعل ماضی لانے کا مقصد اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ قوم عاد پرمہلك عذاب نازل ہونے کے بعد بھی حضرت ہود(ع) کے مومنین اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے اور آخرت کے عذاب کے مستحق نہیں ہوئے_
11_ آخرت کا عذاب، سخت اور ہلاك کرنے والا ہے_
و نجّینا ہم من عذاب غلیظ
12_ " عن ابی عبد اللّٰہ(ع) قال : لما بعث اللّٰہ عزوجل ہود اً ا سلم لہ العقب من ولد سام و ا مألاخرون ...فأہلکو بالریح العقیم ..." (1)
امام صادق(ع) سے روایت ہے آپ(ع) نے فرمایا کہ جب خداوند متعال نے حضرت ہود (ع) کو مبعوث فرمایا تو حضرت سام کی باقی ماندہ اولاد انکی طرف متوجہ ہوئي _ لیکن دوسرے لوگ ... ، باد عقیم (عذاب دینے والی ہوا) سے ہلاك ہوگے ...

خدا :
اوامر الہی کا حتمی ہونا 3;حاکمیت خدا 3;خدا کا نجات دینا 5، 8، 10; خدا کی رحمت کی نشانیاں 6; خدا کی سنتیں 8; خدا کے عذاب 2; رحمت الہی 7

....

1) اکمال الدین ، ج 1، ص 136، ح 5 ، ب 2 _نور الثقلین ج 2 ، ص 43، ح 171_

177

رحمت :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

رحمت كے شامل حال افراد 7،6
روايت : 12
شرك :
شرك پر مصر رہنے كے آثار 2
صالحين :
صالحين كى نجات 8
عذاب :
اہل عذاب 9; سخت عذاب 2; عذاب آخرت سے نجات 10;عذاب اخروى كے درجات 11; عذاب سے نجات 5، 8;عذاب كے اسباب 2
قوم عاد:
قوم عاد كا شرك پر اصرار 1، 2; قوم عاد كا عذاب 2; قوم عاد كاكفر پر اصرار 1،2;قوم عاد كى تاريخ 1، 2; قوم عاد كى ہٹ دھرمي1;قوم عاد كے آخرت كا بہت
عذاب 9; قوم عاد كے دنيا كا عذاب 9; قوم عاد كے كفار 9; قوم عاد كے معاشرتى گروہ 4; قوم عاد كے مؤحدين 4;قوم عاد كے مؤمنين 4
كفار: 1
كفر :
كفر پر اصرار كے آثار 2
مشركين : 1
مومنين:
مومنين كى نجات 8; مومنين كے فضائل7
ہود (ع) :
حضرت ہود (ع) پر ايمان لانے والے 4،12; حضرت ہود (ع) كو جھٹلانے والے 1; حضرت ہود (ع) كے پيروكاروں كى نجات 5،6،10; حضرت ہود (ع) كى نجات 5،6،10قصّہ حضرت ہود (ع) 5،10

تفسير راهنما جلد 8

وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُواْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْاْ رُسُلَهُ وَاتَّبَعُواْ أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ (٥٩)
يہ قوم عاد ہے جس نے پروردگار كى آيتوں كا انكار كيا اس كے رسولوں كى نافرمانى كى اور ہر ظالم و سركش كا اتباع كرليا(59)

1_ قوم عاد كے پاس توحيد ربوبى كو درك كرنے كيلئے آيات اور نشانياں تھيں_

178

و تلك عاد حجدوا بأيات ربہم
2_ قوم عاد كى مسلّم اكثريت نے آيات الہى اور ربوبيت خداوندى كى نشانيوں كا انكا ركيا _
و تلك عاد جحدوا بأيات ربّہم
عاد كى امت ميں سے چند لوگ ايمان لائے تھے_ ليكن خداوند متعال نے آيات كے انكار اور پيغمبروں كى مخالفت كى نسبت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تمام قوم کی طرف دی تا کہ اس نکتے کی طرف اشارہ کرے کہ ان کی مسلّم اکثریت کفر اختیار کرنے پر مصر تھی اور ان کے مقابلے میں مومنین بہت ہی کم تھے _ یہ بات قابل ذکر ہے کہ فعل (جحد) حرف" با" کے ساتھ متعدی ہوا ہے اور کفر کا معنی اس میں پایا جاتا ہے یعنی کفر سے بھرا ہونا کے معنی میں ہے_

3_حضرت ہود (ع) نے قوم عاد کو خداوند عالم کی ربوبیت کے اثبات کے لیے کئي معجزات دکھائے_

و تلك عاد جحدوا بأيات ربّہم

4_ خداوند متعال نے قوم عاد کی پوری تاریخی زندگی میں بہت سے انبیاء (ع) کو ان کی ہدایت کے لیے بھیجا_

و تلك عاد ... و عصوا رسلہ

مذکورہ بالا تفسیر اس صورت میں ہے کہ (رُسل) رسول کی جمع ہے_

5_ قوم عاد کی اکثریت نے انبیاء الہی کی مخالفت کی اور انکی رسالت اور ان کے احکام سے روگردانی کي_

و تلك عاد ... و عصوا رسلہ

6_کسی ايك رسول کی مخالفت، تمام انبیاء (ع) کی مخالفت کے برابر ہے_

و تلك عاد ... و عصوا رسلہ

بعض شواہد کی بناء پر کہا گیا ہے کہ قوم عاد سوائے حضرت ہود(ع) کے کوئي پیغمبر نہیں رکھتے تھے_ پس جو آیت میں لفظ (رسل) جمع کا صیغہ ہے تو اسکا معنی یہ ہوگا کہ اگرچہ قوم عاد نے ايك نبی کی مخالفت کی ہے لیکن اسکی مخالفت تمام انبیاء (ع) کی مخالفت کے برابر ہے _ کیونکہ وہ ايك بات اور ايك ہی مقصد رکھتے ہیں اور وہ توحید اور اس کے فروعات کی تبلیغ ہے_

7_قوم عاد،تکبر اور سرکش سرداروں پر مشتمل تھی اور لوگ انہیں کے پیروکار تھے_

و اتبعوا أمر كل جبار عنيد

8_ قوم عاد کے لوگ، اپنے سرداروں کے فرمان پرعمل کرتےہوئے آیات الہی کا انکار اور انبیاء (ع) کی مخالفت کرتے تھے_

و تلك عاد جحدوا بأيات ربّہم و عصوا رسلہ و اتبعو امر كل جبار عنيد

9_ قوم عاد پر ايك ظالمانہ اور استبدادی نظام، حاکم تھا_

و اتبعوا امر كل جبار عنيد

10_حضرت ہود (ع) کی تعلیمات، قوم عاد کے سرکش اور جبّار سرداروں کے منافع کے خلاف تھیں_

و اتبعوا امر كل جبار عنيد

179

11_ متکبرین اور حق کے منکر سرکش لوگوں کاعوام پر تسلط ، پیغمبروں کی کامیابی کے لیے مانع تھا_

و تلك عاد جحدوا بأيات ربّہم ... و اتبعوا امر كل جبار عنيد

12_ متکبرین اور حق کے منکر سرکش افرادکی پیروی کرنے سے پرہیز کرنا ضروری ہے_

و اتبعوا امر كل جبار عنيد

13_ قوم عاد کے سرداروں کی لجاجت ، سرکشی اور تکبّر، حضرت ہود (ع) کی رسالت سے انکار اور انکی تعلیمات کو قبول نہ کرنے کے اسباب تھے_

و تلك عاد جحدو ا بأيات ربہم و عصوا رسلہ و اتبعوا امر كل جبار عنيد

14_ربوبیت الہی کو قبول نہ کرنا اور پیغمبروں اور ان کے کاموں کی مخالفت کرنا، ظالموں کی حکومت اور طاغوتی نظام کاپیش خیمہ ہے_

و تلك عاد جحدوا بأيات ربہم ... و اتبعوا امر كل جبار عنيد

مذکورہ بالا تفسیر اس احتمال کی بنیاد پر ہے کہ جب (اتبعوا)کے جملے کا سابقہ جملات پر ترتیب ذکري، ترتب خارجی سے حکایت ہو_

15_ربوبیت الہی کا قبول کرنا اور پیغمبروں کے احکامات پر عمل کرنا ، ظالموں اور ستم گروں کی حاکمیت اور سلطنت کے لیے رکاوٹ ہیں_

و تلك عاد جحدوابأيات ربّہم ... و اتبعوا امر كل جبار عنيد

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

16_وہ لوگ جو ربوبيت الہی کا انکار اور پيغمبروں کی مخالفت نيز ستمگروں کی پيروی کرتے ہيں ، وہ دنياوی عذاب ميں گرفتار ہونے والے ہيں_
و لمّا جاء امرنا ... و تلك عاد جحدوا بأيات ربّہم ... و اتّبعوا امر كل جبّار عنيد
17_ربوبيت الہی سے انکار ، پيغمبروں کی مخالفت اور ان کے احکامات سے منکر ہونا نيز ستمگروں اور ظالموں کی پيروی کرنا ، قيامت ميں سخت ترين عذاب کا موجب بنتا ہے_
و نجّينا ہم من عذاب غليظ و تلك عاد جحدوا ... و اتبعوا امر كل جبار عنيد
اس آيت كريمہ ميں قوم عاد كے ان گناہوں كو بيان كيا گيا ہے جو ان كے ليے عذاب دنياوى و اخروى كا سبب بنے ہيں_

آيات خداوندی :
آيات خداوندی کو جھٹلانے والے 2،8
انبياء (ع) :
انبياء (ع) کی مخالفت کے آثار 14،17; انبياء (ع) کے ساتھ مخالفت 6; انبياء (ع) کے مخالفين 5;انبياء (ع) کے مخالفين پر دنياوی عذاب 16; انبياء (ع) کے مخالفين کی پيروی 8; انبياء (ع) کے ہدف ميں کاميابی کے موانع 11
ايمان :
ايمان کے آثار 15; ربوبيت خداوندی پر ايمان 15

180
تكبّر:
تكبّر کے آثار 13
حکومت :
ظالم حکومت کے اسباب 14
خدا :
ربوبيت خداوندی کی تکذيب کے آثار 14، 17; ربوبيت خداوندی کے دلائل 3
خدا کے رسول: 4
ربوبيت خدا:
ربوبيت خداوندی کو جھٹلانے والے2;ربوبيت خداوندی کے جھٹلانے والوں کو دنياوی عذاب 16
ظالمين :
ظالموں کی حکومت کے موانع 15;ظالمين کی پيروی کے آثار 17; ظالمين کی حاکميت کا سبب 14
ظلم :
ظلم کے آثار 17
عذاب :
اہل عذاب 16;عذاب آخرت کے اسباب 17; عذاب کے مراتب 17
قوم عاد:
قوم عاد او ر آيات الہی 1،2، 8; قوم عاد اور توحيد الہی 1; قوم عاد اور ربوبيت خداوندی 2;قوم عاد کا پيغمبر 4;قوم عاد کا گناہ 5;قوم عاد کا کفر 2; قوم عا، کی اکثريت 2، 5;قوم عاد کی تاريخ 1،2،4،5 ،7 ، 8 ، 13،9; قوم عاد کی سرگرمياں 7; قوم عاد کی سياسی سرگرمياں9; قوم عاد کی ظالمانہ حکومت 9;قوم عاد کی مخالفت 5،7; قوم عاد کے حاکموں کا تکبر 13; قوم عاد کے حکّام کا گناہ 13 ;قوم عاد کے معاشرہ ميں درجہ بندی 7، 8;قوم عاد کے معصيت کار 7; قوم عاد کے متکبرين 7
متكبرين :
متکبرين کی پيروی سے اجتناب 12; متکبرين کے تسلّط کے آثار 11
نافرماني:
انبياء کی نافرمانی 5; نافرمانی کے آثار 13، 17

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نافرمان : 5
نافرمانوں کی پیروی سے اجتناب 12; نافرمانوں کی پیروی کرنے والوں پر دنیاوی عذاب 16; نافرمانوں کی حکومت کے موانع 15
ہود (ع) :
ہود (ع) کو جھٹلانے کے اسباب 13;ہود (ع) کی تعلیمات 0 1; ہود (ع) کی ظلم کے ساتھ مخالفت 10; ہود (ع) کے متعدد معجزات 3

181

وَأُتْبِعُواْ فِي هَـذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلا إِنَّ عَاداً كَفَرُواْ رَبَّهُمْ أَلاَ بُعْداً لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ (٦٠)
اور اس دنیا میں بھی اور قیامت میں بھی ان کے پیچھے لعنت لگادی گئي ہے _ آگاہ ہوجائو کہ عادنے اپنے پروردگار کا کفر کیا تو اب ہود کی قوم عاد کے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے (60)

1_ قوم عاد کے افراد دنیا میں لعنت خداوندی کے مستحق ہوئے اور آخرت میں بھی اسکی رحمت سے محروم ہوں گے_
و اتبعوا فی ہذہ الدنیا لعنة و یوم القیامة
2_ قوم عاد نے ربوبیت خداوندی کا انکار کیا اور اس کے احکام کی نافرمانی کی _
الا ان عادا کفروا ربّہم
کیونکہ لفظ (ربّہم) فعل (کفروا) کے لیے حرف باء کے واسطہ کے بغیر مفعول واقع ہوا ہے تو یہاں ہم کہہ سکتے ہیں کہ لفظ (کفرو) میں نافرمانی کا معنی پایا جاتا ہے_ تو یوں معنی کریں گے(عصوا ربّہم کا فرین ہہ)
3_ ربوبیت خداوندی سے انکار اور اس کے پیغمبروں کے احکامات کی نافرماني، خدا کی لعنت اور اسکي رحمت سے دوری کا موجب ہے_
و أتبعوا فی ہذہ الدنیا لعنة و یوم القیامة الا ان عادا کفروا ربّہم
4_ ظالموں اور ستمگروں کی پیروي، دنیا و آخرت میں رحمت الہی سے دوری کا سبب بنتی ہے_
و اتبعوا امر کل جبار عنید و اتبعوا فی ہذہ الدنیا لعنة و یوم القیامة
5_قوم عاد ، خدا اور انبیاء کی نافرمانی اور کفر کے سبب، رحمت الہی سے دوری اور ہلاکت کے مستحق ٹھہري_
الا بعدا لعاد قوم ہود
(بُعداً) (ہلاك ہونا یا دور ہونا) یہ مفعول مطلق ہے فعل محذوف (لیبعد) کے لیے _ یعنی عبارت یوں ہے_ الا لیبعد قوم عاد بُعدا"کیونکہ قوم

182
عاد ہلاك ہوئي اور رحمت الہی سے محروم ٹھہری تو ممکن ہے یہ کہا جائے کہ عذاب سے یہاں مراد عذاب آخرت ہو اور رحمت الہی سے دوری بھی آخرت میں ہو _اور احتمال ہے کہ (الا بُعداً) سے مراد جسطرح زمخشری نے کہا ہے رحمت سے دوری اور ہلاکت کا مستحق ہونا ہو یعني(قوم عاد) رحمت الہی سے دور او ر ہلاکت کی مستحق ٹھری جان لیں کہ وہ ایسی سزاا ور عذاب کے مستحق تھي_
6_ قوم عاد میں سے فقط جو حضرت ہود (ع) کے ہم عصر افراد رحمت الہی سے محروم اور عذاب الہی میں گرفتار ہوئے_
الا بُعداً لعاد قوم ہود
(قوم ہود) لفظ(عاد) کے لیے عطف بیان ہے کیونکہ قوم عاد، حضرت ہود (ع) سے پہلے موجود تھی اور حضرت (ع) کے بعد بھی یہ قوم موجود تھي_لہذا ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ لفظ (عاد) سے (قوم ہود) کی وضاحت اور تو ضیح بیان کرنے کامقصد مندرجہ بالا مفہوم کوبیان کرنا ہے_

خدا :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خدا کی ربوبیت کو جھٹلانے کے آثار 3; لعنت الہی کے اسباب 3
ربوبیت خدا :
ربوبیت خداوند کو جھٹلانے والے 2
رحمت :
آخرت کی رحمت سے محرومیت4; آخرت میں رحمت الہی سے محرومین1،5،6; دنیا کی رحمت سے محرومیت 4;رحمت الہی سے محروم ہونے کے اسباب 4
طاغوت:
طاغوت کی اطاعت کے آثار 4
عذاب :
اہل عذاب 6
قوم عاد :
قوم عاد پر عذاب 6; قوم عاد پر لعنت 1;قوم عاد کا کفر 5;قوم عاد کی آخرت میں محرومیت 1;قوم عاد کی تاریخ 6;قوم عاد کی محرومیت کے اسباب 5;قوم عاد کی نافرمانی 2،5;قوم عاد کی ہلاکت کے اسباب 5; قوم عاد کے محروم لوگ 6
کافرین : 5
کفر :
کفر کے آثار 5
لعنت :
لعنت کے مستحق 1
نافرمانی :
انبیاء (ع) کی نافرمانی کے آثار 3،5; خدا کی نافرمانی کے آثار 2،5
نافرمان لوگ :2،5
نافرمان لوگوں کی پیروی کے آثار 4

183

وَإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحاً قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُواْ اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَـهٍ غَيْرُهُ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُواْ إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ (٦١)
اور ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے بھائي صالح کو بھیجا اور انھوں نے کہا کہ اے قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے علاوہ کوئي خدا نہیں ہے اس نے تمھیں زمین سے پیدا کیا ہے اور اس میں آباد کیا ہے اب اس سے استغفار کرو اور اسکی طرف متوجہ ہوجائو کہ میرا پروردگار قریب تر اور دعائوں کا قبول کرنے والا ہے (61)

1_ حضرت صالح (ع) ، خداوند متعال کے پیغمبروں اور رسل میں سے تھے_
و لقد ا رسلنا ... و الی ثمو د اخاہم صالح
(الی ثمود)کا (الی قومہ) پر عطف اور (اخاہم) کا عطف لفظ (نوحاً) پر ہے جو آیت نمبر 25 میں ذکر ہوا ہے _
لقد ارسلنا الی ثمود اخاہم صالح
2_حضرت صالح (ع) کی رسالت، قوم ثمود تك محدود تھي_
و الی ثمود اخاہم صالح
3_حضرت صالح(ع) ، قوم ثمود سے رشتہ داری رکھتے تھے_
و الی ثمود اخاہم صالح
اس بات کی وضاحت کرنا ، کہ حضرت صالح (ع) قوم ثمود کے بھائي تھے اس لیے ہو سکتا ہے جملہ (اخاہم صالحا) حضرت صالح (ع) کی قوم ثمود سے رشتہ داری کی طرف اشارہ ہو_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

4_حضرت صالح (ع) پیغمبر مبعوث ہونے سے پہلےہی اپنی قوم سے محبتکرنے والے اور ان کے ہمدرد تھے_

184
و الی ثمود اخاہم صالح
حضرت صالح (ع) کی قوم ثمود سے اخوت و برادری کا یہ معنی بھی ہوسکتا ہے کہ وہ انکے ساتھ مہربانی اور ہمدردی کرتےتھے_
5_ حضرت صالح (ع) کا قوم ثمود کیلئے پہلا اور اہم پیغام، خدا وحدہ لا شریك کی عبادت کی دعوت دینا تھا _
قال یا قوم اعبدوا اللہ ما لکم من الہ غیرہ
6_ قوم ثمود ، خداوند متعال کے وجود پراعتقاد رکھتے تھے_
یا قوم اعبدوا اللہ
7_ وجود خدا پر یقین رکھنا ، تاریخ بشری کابنیادی اعتقاد ہے _
یا قوم اعبدوا اللہ
8_ قوم ثمود، مشرك اور متعدد خداؤں پر اعتقاد رکھتے تھے_
یا قوم اعبدوا اللہ ما لکم من الہ غیرہ
9_ انسان کا بنیادی طور پر روحی مزاج، معبود کی عبادت اور اسکی طرف جھکاؤ رکھنا ہے_
مالکم من الہ غیرہ
10_ توحید عملی کا دارومدار توحید نظری پر ہے_
اعبدوا اللہ ما لکم من الہ غیرہ
(مالکم ...) کا جملہ (اعبدوا اللہ) کے لیے علت ہے یعنی حقیقت یہ ہے کہ خدا کے علاوہ کوئي معبود نہیں ،لہذاعملی طور پر بھی اسکی عبادت کی جائے نہ اس کے غیر کی _
11_ فقط خداوندعالم ہی ایسی حقیقت ہے جو لائق عبادت ہے_
اعبدوا اللہ ما لکم من الہ غیرہ
12_ فقط خداوند ہی وجود دینے اور پیدا کرنے والا ہے_
ہو انشأکم من الأرض
(ہو انشأکم) اور (انا قمت)جیسی نحوی ترکیبات معنی میں مبتداء اور فاعل ہے اور انکی خبر فعل ہے _ یہ کبھی تاکید پر لالت کرتیہیں اور کبھی حصر و انحصار پر دلالت کرتی ہیں_ کلام میں موجود قرینہ ان کو مشخص کرتا ہے_
13_ جو خالق اور پیدا کرنے والا ہو وہی حقیقت میں عبادت و پرستش کے لائق ہوتا ہے_
اعبدوا اللہ ... ہو انشأکم من الارض
(ہو انشأکم) کا جملہ توحید اوروحدہ کے لیے استدلال ہے جس کا جملہ(اعبدوا اللہ ...) سے استفادہ ہوتا ہے یعنی کیونکہ خداوندعالم خالق ہے پس اسی وجہ سے لائق عبادت ہے او ر کیونکہ پیدا کرنے میں شریك نہیں رکھتا پس عبادت میں بھی اسکا کوئي شریك نہیں ہونا چاہیے_
14_ زمین کے عناصر، خلقت انسانی کا خمیر ہیں_

185
ہو انشأکم من الارض
15_ خداوند متعال نے انسانوں کو زمین آباد کرنے کی طاقت و استعداد عطا کی ہے اور ان میں اسے آباد کرنے کامیلان پیدا کیا ہے _
و استعمر کم فیہ
"استعمرہ فیہ" ، سے مراد یہ ہے کہ " جعلہ یعمرہ" اسے آباد کرنے والا بنایا (لسان العرب) اس صورت میں (استعمر کم فیہا) کا معنی یوں ہوگا : خداوند متعال نے تم کو ایسا بنایا کہ تم زمین کو آباد کرو یعنی زمین کو آباد کرنے کی صلاحیت اور طاقت عطا فرمائي اورز مین کو تمہاری ضرورت قرار دیا تا کہ ہمیشہ اسےآباد کرنے کی طرف متوجہ رہو _
16_خداوند متعال نے چونکہ انسانونکوزمین کی آباد کاری کی استعداد عطا کی ہے لہذا وہ لائق عبادت ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اعبدوا اللّہ ... استعمر کم فیہ
(استعمر کم فیہا) کا جملہ مثل (ہو انشاکم) کے (اعبدوا اللّہ) کے لیے دلیل ہے_
17_خداوند متعال کے حضور استغفار کرنے اور گناہوں کی معافی طلب کرنا ضروری ہے_
فاستغفرو
18_ خداوند متعال کے تقرب کو حاصل کرنا اور اسکی طرف متوجہ ہونا ضروری ہے _
ثم توبوا الیہ
جملہ (توبوا الیہ) کا جملہ (استغفروا) پر عطف کرنا، یہ دلیل ہے کہ توبہ سے استغفار کا معنی نہیں لیا گیا_ توبہ کے لغوی معنی (رجوع کرنا) کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ آیت شریفہ میں توبہ سے مراد خدا کے اوامر و نواہی کی اطاعت کے ذریعہ اس کی طرف حرکت کرنا ہے_
19_گناہوں سے استغفار ، خداوند متعال کی عبادت اور شرك سے دوری ،تقرب الہی کا پیش خیمہ ہیں_
فاستغفروا ثم توبوا الیہ
مذکورہ بالا معنی حرف (ثم) کے عطف سے حاصل ہوا ہے _ جو یہ دلالت کرتا ہے کہ توبہ کا مرحلہ استغفار کے بعد ہے_
20_ حضرت صالح (ع) نے قوم ثمود کو یہ پیغام اور نصیحت کی کہ وہ خداوند متعال سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور اسکی طرف توجہ کریں نیز شرك سے استغفار کریں_
قال یا قوم ... فاستغفروا ثم توبوا الیہ
21_ خالقیت کو خداوند متعال میں منحصر سمجھنے کا یقین ،انسان کو اسکی عبادت کرنے اور اسکا شریك قرار دینے سے منع اور گناہ سے پرہیزاورگذشتہگناہوں سے استغفار کرنے پر آمادہ کرتا ہے_
ہو انشأکم من الا رض ... فأستغفروہ
مذکورہ بالا معنی حرف (فأ) سے حاصل ہوا ہے جس کے ذریعہ جملہ (استغفروا ...) جملہ"ہو

انشا کم" پر متفرع ہو اہے_
22_ خداوند متعال، انسانوں سے بہت قریب اور ان کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے_
ان ربّی قریب مجیب
23_ خداوندعالم کا اپنے بندوں کے نزدیك ہونے کی وجہ سے اس کا تقرب حاصل کرنا ایك آسانی اور سہل امر ہے_
ثم توبوا الیہ ان ربّی قریب
خداوند عالم کی طرف سے اور اس کے تقرب کے حصول کے لیے نصیحت کرنے کے بعد اس سے نزدیکی کو بیان کرنے کا مقصد عارف لوگوں کو یہ خوشخبری دینا ہے کہ خداوند عزوجل آپ سے دور نہیں ہے تا کہ اس تك پہنچنے کے لیے بڑی سے بڑی سختیوں کو جھیلنا پڑے بلکہ وہ آپ سے بہت ہی نزدیك ہے اور اسکا تقرب حاصل کرنا بہت آسان ہے_
24_ خداوندمتعال، مغفرت طلب کرنے والوں کی دعا کو قبول اور ان کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے_
فاستغفروا ... ان ربی قریب مجیب
جملہ"استغفروہ "اور "توبوا الیہ" سے ربط کی خاطر(قریب)اور (مجیب) کو لف و نشر غیرمرتب کی صورت میں بیان کیا گیا ہے_
25_ "جأ رجل من اہل شام الی علی بن الحسین (ع) فقال : انت علی بن الحسین ؟ قال : نعم ، قال : ابوك الذی قتل المؤمنین ؟ ... فقال : و یلك کیف قطعت علی ابی انہ قتل المؤمنین ؟قال : قولہ : اخواننا قد بغوا علینا فقاتلنا ہم علی بغیہم _ فقال : و یلك أما تقرا القرآن ؟ قال : بلی ، قال : فقد قال اللّہ تعالی ... (و الی ثمود اخاہم صالحاً) ا فکانوا اخوانہم فی دینہم او فی عشیرتہم ؟ قال لہ الرجل : لا بل فی عشیرتہم : قال (ع) فہولاء اخوانہم فی عشیرتہم ولیسو اخوانہم فی دینہم ...(1)
اہل شام کا ایك شخص حضرت امام زین العابدین علی بن الحسین (ع) کے پاس آیا اور کہا : کیا تم علی بن الحسین (ع) ہو ، تو حضرت (ع) نے فرمایا ہاں _ اس نے کہا کہ تم اس کے فرزند ہو جس نے مومنین کو قتل کیا ... حضرت (ع) نے جواب دیا :کہ افسوس ہے تم پر، تو نے کس طرح یقین کے ساتھ یہ کہہ دیا کہ میرے والد بزرگوار نے مومنین کو قتل کیا؟ اس شخص نے جواب دیا کہ یہ اسکی بات ہے (امیرالمؤمنین) جویہ کہتا ہے کہ ہمارے بھائیوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی اور ہم نے بھی انکی بغاوت کی وجہ سے ان سے جنگ کی ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

....

1)تفسیر عیاشی ، ج 2 ص 20، ح 53، بحار الانوار ج 32 ، ص 345، ح 329_

187

پھر حضرت نے فرمایا افسوس ہے تم نے پر کیا تم نے قرآن میں نہیں پڑھا کہ خداوند متعال فرماتا ہے:(... و الی ثمود اخاہم صالحاً) ... کیا حضرت صالح (ع) قوم ثمود کے دینی بھائي تھے یا ان سے رشتہ داری تھی _ تو اس نے کہا رشتہ داری تھي_ تو پھر حضرت (ع) نے جواب دیا کہ وہ بھی ہمارے رشتہ میں بھائي تھے نہ کہ دینی بھائي_

استغفار :

استغفار کی اہمیت 17; استغفار کے آثار 19; استغفار کے بارے میں تاکید 20; استغفار کے عوامل 21;شرك سے استغفار 20

اسماء و صفات :

قریب 22; مجیب 22

انبیاء (ع) :

انبیاء (ع) سے رشتہ داری 3

انسان :

انسان کا جھکاؤ 9، 15; انسانوں کا خالق 12;انسان کی توانائیوں کا مرکز 15،16;انسانوں کی خلقت کا عنصر 14; زمین کا انسان 14

ایمان :

ایمان کے آثار 21; خالقیت خداوند پر ایمان 21; خدا پر ایمان 7

تقرب :

تقرب کا سبب 19;تقرب کی اہمیت 18; تقرب کی سہولت 23

توبہ :

توبہ کرنے کی تاکید 20

توحید :

توحید افعالی 12; توحید خالقیت12;توحید عبادی 11; توحید عبادی کی اہمیت 5;توحید عبادی کی دعوت 5; توحید عملی کا پیش خیمہ10;توحید نظری کی اہمیت 10

حرکت میں لانا:

حرکت میں لانے کے عوامل 21

حضرت صالح (ع) :

حضرت صالح (ع) اور قوم ثمود 3، 4، 20، 25; حضرت صالح کی تعلیمات 5، 20; حضرت صالح (ع) کی دعوت 5;حضرت صالح(ع) کی رسالت کا علاقہ 2; حضرت صالح کی مہربانی 4; حضرت صالح(ع) کی نبوت 1; حضرت صالح(ع) کے رشتہ دار 3; حضرت صالح(ع) کے فضائل 4; حضرت صالح(ع) کے مقامات 1; حضرت صالح (ع) نبوت سے پہلے 4

خدا :

خدااور زمین کی آبادکاري15;خالقیت خدا 12; خدا شناسی کی تاریخ 7;خداوندکی عنایات 15 ،16 ; خداوند متعال کی بخشش 24; خداوند متعال کے خواص 11،12،21;قرب خداوند ی 22 ;قرب

188

خداوند ی کے آثار 23

خدا کی طرف لوٹنا 18،20:

خدا کی طرف لوٹنے کی اہمیت 18

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

دعا :
دعا كی اجابت 22
رسل الہی : 1
روایت : 25
شرك :
شرك سے اجتناب كے عوامل 21;شرك كے آثار سے اجتناب 19
عبادت :
عبادت خدا كے آثار 19; عبادت خدا كے دلائل 16; عبادت خدا كے عوامل 21
عقیده:
عقیده كی تاریخ 6،7
كائنات كی شناخت:
كائنات كی توحیدی شناخت 11،12; كائنات كی شناخت كا نظریہ21
قوم ثمود :
قوم ثمود كا باطل عقیده 8; قوم ثمود كا شرك 8; قوم ثمود كا عقیده6;قوم ثمود كو دعوت حق دینا 5; قوم ثمودكی خدا كی پہچان 6;قوم ثمود كے انبیاء 2، 6 ; قوم ثمود كے باطل خدا 8
گناه :
ترك گناه كے عوامل 21
گناہگار :
گناہگاروں كی اجابت دعا 24; گناہگاروں كی بخشش 24
مشركین :8
معبود :
معبود كی خالقیت 13
معبودیت :
معبودیت كا ملاك 13
میلان:
زمین كی آبادكاری كا میلان15; عبادت كی طرف میلان 9; معبود كی طرف میلان9

189

قَالُواْ يَا صَالِحُ قَدْ كُنتَ فِينَا مَرْجُوّاً قَبْلَ هَـذَا أَتَنْهَانَا أَن نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ (٦٢)
ان لوگوں نے كہا كہ اے صالح اس سے پہلے تم سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں كیا تم اس بات سے روكتے ہو كہ ہم اپنے بزرگوں كے معبودوں كی پرستش كریں _ ہم یقینا تمھاری دعوت كی طرف سے شك اور شبہ میں ہیں(62)

1_حضرت صالح(ع) ، قوم ثمود میں اپنی نبوت سے پہلے ہی عاقل اورایك خاص استعداد كے مالك انسان تھے_
قالوا یا صالح قد كنت فینا مرجوّاً قبل ہذ
مذكوره بالا معنی دو چیزوں پر موقوف ہے (الف) "یہ جملہ كہ قوم ثمود كی تم پر امیدیں تھیں" جو جملہ (قد كنت ...) كے مضمون سے حاصل ہوتا ہے یہ حضرت صالح (ع) كے نابغہ اور استعداد خاص ركھنے اور نیك سیرت انسان سے حكایت كررہا ہے_
(ب) (ہذا) كے لفظ كا اشاره، حضرت صالح (ع) كی نبوت كے دعوی اور انكے اعلان توحید اوروحده لا شریك كی پرستش كے لازمی ہونے كی طرف ہے_
2_ قوم ثمود ، حضرت صالح (ع) كی خاص استعداد اور انكی مثبت خصوصیات كی معترف تھی _
قالوا یا صالح قد كنت فینا مرجوّاً قبل ہذ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

3_ قوم ثمود، حضرت صالح (ع) كی خصوصيات اور مخصوص استعداد كی وجہ سے انہيں اپنی قوم كے ليے مايہ ناز اور ترقی سمجھتے تھے_
قد كنت فينا مرجوّ
4_ خداوند متعال، انبياء كو ان انسانوں ميں سے كہ جو نيك نام اور نيك سيرت مشہور ہوتے ہيں انتخاب كرتا ہے_
قد كنت فينا مرجوّاً قبل ہذ

190
5_ حضرت صالح (ع) كی قوم اور ان كے آباو اجداد ، مشرك اورغير الله كی پرستش كرتے تھے_
أتنہنا ان نعبد ما يعبد ء اباؤن
6_ حضرت صالح(ع) لوگوں كو غير الله كی عبادت سے منع فرماتے تھے اور قوم ثمود كی شرك پرستی سے نبرد آزما ہوتے تھے_
اتنہنا ان نعبد ما يعبد ء اباؤن
7_ قوم كو يكتا پرستی كی دعوت اور جھوٹے خداؤں كی تكذيب باعث بنی كہ قوم ثمود، حضرت صالح(ع) كی سرزنش اور ان پر اعتراض كرتی تھي_
اتنہنا ان نعبد ما يعبد ء اباؤن
جملہ (اتنہنا ان نعبد ...) ميں استفہام توبيخی ہے_
8_ قوم ثمود، حضرت صالح(ع) كے شرك كے خلاف جہاد كی خاطر ان سے وابستہ اپنی اميدوں پر پانی پھر تا ہوا ديكھ رہی تھی _
قد كنت فينا مرجوّاً قبل ہذا اتنہنا ان نعبد ما يعبد ء اباؤن
(قبل ہذا) اس پر دلالت كرتا ہے كہ قوم ثمود ، حضرت صالح سے اميدينلگا بيٹھے تھے اور (أتنہنا) كا جملہ اس كے ليے دليل و علت كو بيان كررہا ہے_
9_قوم ثمود كا اپنے اجداد كے آداب و رسوم پر كار بند ہونا، حضرت صالح (ع) اورانكی تعليمات كی مخالفت كا سبب بنا _
اتنہنا ان نعبد ما يعبدُ اباؤن
لفظ (ما) سے آيت ميں مراد مشركين كے خيالی معبود ہيں اوران كوجملہ (يعبد ء اباؤنا) سے توصيف كرنا، (نعبد)سے پہلے حكم كی علت كی طرف اشارہ ہے يعنی ہم بتوں كی عبادت كرتے ہيں كيونكہ ہمارے ا با و اجداد انكی عبادت كرتے تھے_
10_ حضرت صالح(ع) كی دعوت توحيداور يكتا پرستی كے بنيادی مخاطب، قوم ثمود كے نوجوان اور در ميانی عمر كے افراد تھے_
اتنہنا ان نعبد ما يعبد ء اباؤن
فعل مضارع (يعبد)كا جملہ يہ بتاتا ہے كہ حضرت صالح (ع) كے مخاطب وہ لوگ تھے جنكے والدين زندہ تھے اور وہ اپنے خداؤں كی عبادت ميں مشغول تھے_
11_ معاشروں كی قوم و قبائل كے باطل افكار ونظريات سے وفاداري، ركاوٹ بنتی ہے كہجديد و بر حق نظريات اپنا مقام پيدا كريں_
اتنہنا ا ن نعبد ما يعبد ء اباؤن
12_ خاندانی تعصبات، اندھی تقليد و پيروی كا سبب ہيں_
اتنہنا ان نعبد ما يعبد ء اباؤن

191
13_حضرت صالح(ع) اپنی رسالت كی انجام دہيكے سلسلہ ميں انتھك اور مسلسلكوشش ميں مشغول تھے_
مما تدعونا اليہ
(تدعو) فعل مضارع ہے جو استمرار پر دلالت كرتا ہے جس سے انتھك اور مسلسل كوشش سے تعبيركی گئي ہے_
14_قوم ثمود ، خدا كی وحدانيت اور يكتا پرستيكی ضرورت كو شك كی نگاہ سے ديكھتے تھے _
و انّنا لفی شك مما تدعونا اليہ مريب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

15_ حضرت صالح (ع) کی توحید اور یکتا پرستی کی طرف دعوت،اس چیز کا باعث بنی کہ قوم ثمود ،حضرت صالح(ع) کی ہوشیاری اور عقل مندی میں شك و تردید کرنے لگے_

و انّنا لفی شك مما تدعونا الیہ مریب

لفظ (مریب)(تردید میں ڈالنا) (شك) کے لیے صفت واقع ہوا ہے اور اسکا متعلق ،حضرت صالح (ع) کی ہوشیاری اور عقلمندی ہے جیسا کہجملہ (قد کنت فینا مرجواً) کے قرینے سے ظاہر ہوتا ہے لہذا جملہ (انّنا لفی ...) کا معنی یہ ہے کہ ہمیں تمہاری ان تعلیمات کے صحیح ہونے میں شکھے اور یہ شك سبب بنا ہے کہ ہم تمہاری ہوشیاری اور عقلمندی میں بھی شك کریں_

16_ عن ابی جعفر (ع) قال : ان رسول اللّہ (ص) سأل جبرئیل : کیف کان مہلك قوم صالح (ع) ؟ فقال : یا محمد (ص) ان صالحاً بعث الی قومہ و ہو ابن ستة عشر سنة ... و کان لہم سبعون صنماً یعبدونہا من دون اللّہ ... (1)

امام باقر (ع) سے روایت ہے کہآپ(ع) نے فرمایا : جناب رسول خدا(ص) نے جبرئیل(ع) سے سوال کیا کہ قوم صالحکی ہلاکت کیسے ہوئي تو حضرت جبرئیل نے جواب دیا : اے رسول اللہ (ص) جب حضرت صالح (ع) اپنی قوم میں معبوث ہوئے تو 16 سال کے تھے ... اور انکی قوم کے ستر 70 بت تھے کہ خدا کے علاوہ جنکی وہ پوجا کرتے تھے_

انبیاء (ع) :

انبیاء (ع) کا انتخاب 4; انبیاء (ع) کا خوشنام ہونا 4; انبیاء (ع) کی خصوصیات 4; گذشتہ انبیاء

تقلید :

اندھی تقلید کا زمینہ 12;نیك افراد کی تقلید 9

توحید :

توحید عبادی کی طرف دعوت 7،10،15

حق :

حق کو قبول کرنے کے موانع 11

....

1) کافی ، ج 8 ; ص 185، ح 213; بحار الانوار ج 11 ، ص 377، ح 3_

192

رشد :

فکری رشد کے موانع 11

روایت : 16

صالح (ع) :

حضرت صالح (ع) کا اپنی ذمہ داری پر عمل پیدا ہونا 13; حضرت صالح(ع) کا شرك کے خلاف جہاد 6،7 ، 8 ;حضرت صالح (ع) کا قصہ 6، 13; حضرت صالح (ع) کا نابغہ ہونا 1;حضرت صالح(ع) کی تبلیغ 6; حضرت صالح(ع) کی دعوت7، 10، 13، 15; حضرت صالح (ع) کی رسالت 13; حضرت صالح (ع) کی سرزنش 17; حضرت صالح (ع) کی صلاحتیں 2; حضرت صالح(ع) کی کوشش 13;حضرت صالح(ع) کی ہوشیاری 15 ; حضرت صالح(ع) کے انذاز 6; حضرت صالح(ع) کے فضائل 1، 2; حضرت صالح(ع) کے مخاطبین 10; حضرت صالح(ع) کے نابغہ ہونے کے آثار 3; حضرت صالح (ع) نبوت سے پہلے 1

قومی تعصب :

قومی تعصب کے آثار 11، 12

قوم ثمود :

قوم ثمود اورتوحید عبادی 14; قوم ثمود اور حضرت صالح (ع) 1، 2، 3، 7، 8، 9، 15; قوم ثمود اور درمیانی عمر کے لوگ 10; قوم ثمود اور نیك لوگ 5; قوم ثمود کا اقرار 2; قوم ثمود کا شرك 5،6;قوم ثمود کا شك 14، 15; قوم ثمود کا عقیدہ 14;قوم ثمود کو حق کی دعوت 7; قوم ثمود کی امیدیں 8;قوم ثمود کی بت پرستی 16;قوم ثمود کی تاریخ 3،5، 7، 9، 14،

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

15; قوم ثمود كی ترقی كے عوامل 3;قوم ثمود كی فكر 3;قوم ثمود كی مخالفت كاسبب 9;قوم ثمود كی مخالفتیں 7;قوم ثمود كی ناامیدی 8; قوم ثمود كی ہلاكت 16;قوم ثمود كے جوان 10
متحرك كرنا:
متحرك كرنے كے اسباب9
مشركین : 5

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَى بَيِّنَةً مِّن رَّبِّي وَآتَانِي مِنْهُ رَحْمَةً فَمَن يَنصُرُنِي مِنَ اللّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ فَمَا تَزِيدُونَنِي غَيْرَ تَخْسِيرٍ (٦٣)
انھوں نے كہا كہ اے قوم تمھارا كيا خيال ہے كہ اگر ميں اپنے پروردگار كى طرف سے دليل ركھتا ہوں اور اس نے مجھے رحمت عطا كى ہے تو اگر ميں اس كى نافرمانى كروں گا تو اس كے مقابلہ ميں كون ميرى مدد كرسكے گا تم تو گھاٹے ميں اضافہ كے علاوہ كچھ نہيں كرسكتے ہو(63)

1_ حضرت صالح(ع) ، كے پاس اپنی رسالت كے ليے معجزہ اورواضح دليل تھي_
قال يا قوم ارأيتم ان كنت على بيّنة
2_ خداوند متعال، پيغمبروں كو معجزہ اور روشن دليليں عطا كرتا ہے_
ان كنت على بينة من ربّي
3_ خداوند متعال، پيغمبروں كی تربيت اور ان كے امور كی تدبير كرنے والا ہے_
ان كنت على بينة من ربّي
مذكورہ بالا معني، لفظ (ربّ) سے استفادہ كيا گيا ہے جو مربی اور مدّبر كا معنی ديتا ہے_
4_ پيغمبروں كو معجزہ اور روشن دليليں عطا كرنے كا مقصد ، نبوت كے امور كی تدبير اور رسالت كے مقاصد ميں پيش قدمی ہے_
ان كنت على بيّنة من ربّي
5_ حضرت صالح(ع) ،ہمدرداور كفار سے شفقت اور رحم دلّی سے پيش آتے تھے_
يا قوم ارايتم
"يا قوم" (اے ميری قوم) كی تعبير حضرت صالح(ع) كی شفقت اور رحم دلّی سے حكايت ہے_
6_ خداوند عالم نے حضرت صالح(ع) كو اپنی خصوصی رحمت

سے بہرہ مند فرمايا اور انہيں نبوت عطا فرمائي و آتانی منہ رحمةً مقام كی مناسبت سے يہاں "رحمة" سے مر اد مقام نبوت و رسالت ہے_
7_ خداوند متعال كی نبوت اور رحمت خاص اس كے پيغمبروں كے ليے ہے_
و اتانی منہ رحمة
لفظ (رحمة) كا نكرہ لانا ، اسكی عظمت كی دليل ہے جسے يہاں رحمت خاص سے تعبير كيا گيا ہے_
8_ حضرت صالح (ع) كی ذمہ داري، توحيد كی تبليغ اور شرك و بت پرستی سے مقابلہ تھا_
ان كنت على بيّنة من ربّی ... فمن ينصرنی من اللّه ان عصيتہ
جملہ (ان عصيتہ) جسكا معنی يہ ہے كہ (اگر ميں خداوند متعال كی نافرمانی كروں)يہ بتا تا ہے (و ا مرنی بابلاغ رسالاتہ) جيسا جملہ (فمن ينصرنی) سے پہلے تقدير ميں ہے_ اسی بناء پر حاصل معنييہ ہوگا (ان كنت ...) تم خود اسكا فيصلہ كرو كہ اگر ميں خدا كا رسول ہوں اور وہ مجھے رسالت كے پہنچا نے كا حكم فرمائے_اور اگر اسميں ميں كوشش نہ كروں تو كون ہے جو مجھے خدا كے عذاب سے بچالے گا _
9_ حضرت صالح (ع) نے اپنی قوم ميں اعلان كيا: اگرميں نے تمھاری بات كو قبول كرليا (يعنی توحيد پرستی كی دعوت كوترك كردوں) توگنہگار اور مستحق عذاب ٹھہرايا جاؤں گا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فمن ينصرنی من الله ان عصيتہ
10_ پيغمبر بھی اگر رسالت اور توحيد کی تبليغ کے سلسلہ ميں سہل انگاری کريں تو گنہگار ہيں _
فمن ينصرنی من الله ان عصيتہ
11_ فرمان الہی سے سرپيچی کرنے والے اگر چہ انبياء ہی کيوں نہ ہوں خدائي عذاب و سزا سے دوچار ہونے کے خطر ے ميں ہيں_
فمن ينصرنی من اللّہ ان عصيتہ
(من اللّہ) کا معنی (من عذاب اللّہ) ہے_
12_ تمام مخلوق، خداوند متعال کے عذاب کو دور کرنے اور عذاب الہی ميں گرفتار لوگوں کو بچانے ميں ناتواں ہے_
فمن ينصرنی من اللّہ ان عصيتہ
(ينصر) کا فعل چونکہ(من) سے متعدی ہوا ہے لہذا (ينجي) (نجات دے گا) کا معنی اس ميں متضمن ہے _
13_ خداوند متعال کی قدرت، تمام طاقتوں سے بالاتر ہے_
فمن ينصرنی من اللّہ
14_ قوم ثمود کے کفار، حضرت صالح(ع) سے يہ چاہتے تھے کہ وہ اپنے مدعی سے دستبرد ار ہو جائيناور توحيد

پرستی کی طرف لوگوں کو دعوت دينے سے گريز کريں_
فمن ينصرنی من اللّہ ان عصيتہ فما تزيدوننی غير تخسير
(فماتزيدونی)ميں حرف فأ، فأ فصيحہ ہے اور ايك مقدر جملے سے حکايت کررہی ہے جس پر اور گذشتہ آيت ميں (اتنھنا ...) کے قرينے کی بناء پر آيت کا معنی يوں ہوگا _ اگر ميں تمہارے کہنے ميں آکر (توحيد کی تبليغ سے) ہاتھ بھی اٹھالوں توتم مجھے گھا ٹے اور نقصان کے کچھ نہيں دے سکتے_
15_ حضرت صالح(ع) اپنی قوم کے کفار کی درخواست (جو توحيد کی تبليغ کو ترك کرنا تھا) کيطرف توجہ کرنے کو بھی اپنے ليے تباہی اور خسارت کا موجب سمجھتے تھے_
فما تزيدوننی غير تخسير
(تخسير) خسارت ڈالنے کےمعنی ميں ہے _ اور اسکا فاعل قوم ثمود ہے_
16_ اپنے کافر رشتہ داروں کی خاطر خدائي ذمہ داريوں کو ترك کردينا ،خسارت اور تباہی کا موجب ہے_
فما تزيدوننی غير تخسير
17_حضرت صالح(ع) کی قوم کا آپ(ع) کو دعوت توحيد سے دستبردار ہونے پر اصرارسبب بنا کہ انہيں اپنی قوم کی خسارت و بتاہی کا بہت زيادہ يقين ہوگيا_
فما تزيدوننی غير تخسير
مذکورہ بالا معنی اس صورت ميں حاصل ہوگا جب (تخسير) کا معنی خسارت اور تباہی کی طرف نسبت دينا ہو جسطرح (تکفير و تفسيق) کا معنی کفر و فسق کی طرف نسبت دينا ہے _ اس بناء پر فعل تخسير کا فاعل حضرت صالح (ع) ہيں _اور جملہ (فما تزيدوننی ...) کا معنی يوں ہوگا کہ تم مجھے توحيد پرستی کی دعوت سے منع کرنے پر جو اصرار کر رہے ہو اسکا نتيجہ فقط يہ ہے کہ ميں تمھيں تباہی و بر بادی ميں ديکھوں_

انبياء (ع) :
انبياء (ع) اور عذاب 11; انبياء (ع) اور گناه 10; انبياء ء اور معصيت 11;ابنياء (ع) پر رحمت الہی 7;انبياء (ع) کا مدبر ہونا 3;انبياء (ع) کا مربی 3;انبياء (ع) کی رسالت کی اہميت 4;انبياء (ع) کی نبوت کی اہميت 4; انبياء (ع) کے اہداف کی تکميل کا زمينہ 4;انبياء (ع) کے روشن دلائل 2; انبياء (ع) کے ليے روشن دلائل کا فلسفہ 4; انبياء (ع) کے معجزه کا فلسفہ 4;انبياء (ع) کے مقامات 7
انسان :
انسانوں کا عاجز ہونا 12
بت پرستی :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بت پرستی سے مقابلے کی اہمیت 8
توحید :
توحید کی تبلیغ کی اہمیت 8; توحید کی دعوت کو ترک کرنا 14، 17; توحید کی دعوت کو ترک کرنے کا گناہ

ہے 9، 10
خدا :
افعال خداوندی 3; خداوند متعال کی ربوبیت 3; خداوند متعال کی رحمت خاصہ6، 7; خداوند متعال کے خصائص 13 ;خدا وند متعال کے عذاب سے مقابلہ 12;خداوند متعال کے عطایا 2; قدرت الہی کی خصوصیات 13 ;قدرت خداوند کی بالادستی 13; خدا کے عذابوں کاحتمی ہونا 12
رحمت :
رحمت کے شامل حال افراد6، 7
شرعی ذمہ داري:
شرعی ذمہ داری کو ترک کرنے کے آثار 16; شرعی ذمہ داری میں سہل انگاری کے آثار 10
شرك:
شرك سے مقابلہ کی اہمیت 8
صالح (ع) :
حضرت صالح (ع) اور قوم ثمود 5; حضرت صالح (ع) اور قوم ثمود کی خواہشات 9، 15; حضرت صالح (ع) اور کفّار 5; حضرت صالح (ع) اور گناہ 9; حضرت صالح (ع) اور مشرکین 5; حضرت صالح (ع) پر رحمت 6; حضرت صالح (ع) کا اطمینان 17; حضرت صالح (ع) کا قصہ 9، 14، 15; حضرت صالح (ع) کا معجزہ 1;حضرت صالح (ع) کی رسالت 8; حضرت صالح (ع) سوچ 9، 15 ; حضرت صالح (ع) کی گفتگو کا طریقہ 5; حضرت صالح(ع) کی نبوت 6;حضرت صالح (ع) کی مہرباني5; حضرت صالح (ع) کی نبوت کے دلائل 1; حضرت صالح (ع) کے درجات 6;حضرت صالح(ع) کے روشن دلائل 1
عذاب :
اہل عذاب کی امداد 12;عذاب سے نجات 12; عذاب کے اسباب 9
قوم ثمود :
اصرار قوم ثمود کے آثار 17; قوم ثمود اور حضرت صالح (ع) 14;قوم ثمود کا نقصان و خسارت 14
کفار :
کفار کو خوش کرنے کا بے اہمیت ہونا 16
گنہگار :10
معجزہ :
معجزہ کا سبب 2
معصیت کار :
معصیت کاروں کی سزا 11
نبوت :
مقام نبوت 7
نقصان :
نقصان کے اسباب 15، 16
نقصان اٹھانے والے :17

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَيَا قَوْمِ هَـذِهِ نَاقَةُ اللّهِ لَكُمْ آيَةً فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللّهِ وَلاَ تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيبٌ (٦٤)
اے قوم يہ ناقہ اللہ كى طرف سے ايك نشانى ہے اسے آزاد چھوڑدوتا كہ زمين خدا ميں چين سے كھائے اور اسے كسى طرح كى تكليف نہ دينا كہ تمھيں جلد ہى كوئي عذاب اپنى گرفت ميں لے لے (64)

1_ اونٹنى كا ارادہ الہى سے عادى اسباب و علل كے بغير پيدا ہونا، حضرت صالح(ع) كى اپنى رسالت كو ثابت كرنے كے ليے معجزہ تھا_
و يا قوم ہذہ نَاقَةُ الله لكم ء اية
2_ حضرت صالح (ع) كى ناقہ ، بڑا معجزہ و نشانى اور ايك خاص اہميت كى حامل تھى _
و يَا قوم ہَذہ نَاقَةُ الله لكم ء اية
لفظ (ناقة) كا (الله) كيطرف مضاف ہونا ، جہاں ناقہ صالح(ع) كى عادى اسباب كے بغير خلقت كى طرف اشارہ كررہا ہے وہاں اس اونٹى كى بزرگى و عظمت كو بھى بيان كررہا ہے _
3_ حضرت صالح (ع) ،اپنى قوم كو گفتگو كى لطافت سے معجزہ كى خصوصيات سے روشناس كروايا _
و يا قوم ہذہ ناقة الله
تعبير (يا قوم) يعنى اے ميرى قوم عطوفت اور مہربانى كو بتاتى ہے _
4_ حضرت صالح (ع) نے اپنى قوم سے درخواست كى كہ اس اونٹنى كو چرنے كيلئے آزاد چھوڑ ديں_
فذروہا تأكل فى ارض الله
5_ حضرت صالح (ع) نے قوم ثمود كو خبردار كيا كہ اس اونٹنى كو كسى قسم كى تكليف اور اذيت نہ ديں _
ولاتمسوہا بسوء
6_ حضرت صالح(ع) نے اپنى قوم كو متنبہ كيا كہ اگر انہوں نے اونٹنى كو چرنے سے منع كيا اوراسے اذيت دى تو جلدہى عذاب نازل ہوجائے گا _

ولا تمسوہا بسوء فيأخذكم عذاب قريب
7_ زمين اور جو اس پر اگتا ہے وہ خداوند متعال كى ملكيت ہے _
فذروہا تأكل فى ارض الله
مذكورہ بالا معنى لفظ (ارض) كو (الله) كى طرف اضافت دينے سے حاصل ہوا ہے _
8_ چراگاہوں كا خدا كى ملكيت ہونا،يہ حضرت صالح (ع) كى دليل تھى كہ ناقہ كو زمين پر كہيں بھى چرنے سے منع نہ كيا جائے _
ہذہ ناقة الله ...فذروہا تأكل فى ارض الله
"ناقہ خدا" اور" زمين خدا" كى تعبيرات كا استعمال يہ حقيقت ميں حضرت صالح (ع) كا اپنى قوم كے ليے استدلال تھا كہ اس ناقہ كو كہيں بھى چرنے سے منع نہ كيا جائے كيونكہ يہ ناقة الله ہے اور زمين بھى الله تعالى كى ہے اور يہ مناسب نہيں ہے كہ اسكو چرنے سے روكا جائے _
9_ حضرت صالح (ع) كى ناقہ كو چرنے ميں آزاد ركھنا، قوم ثمود كے منافع كے خلاف تھا_
فذروہا تأكل فى ارض الله و لا تمسوہا بسوء
قوم ثمود كو خبردار كيا جاناكہ اگر انہوں نے ناقہ كو چرنے سے منع كيا تو عذاب ميں گرفتار ہوجائيں گے _ اس سے معلوم ہوتاہے كہ اونٹنى كى سلامتى ان كى طرف سے خطرے ميں تھى اور وہ لوگ اونٹنى كے آزاد چرنے كو اپنے فائدے ميں نہيں ديكھ رہے تھے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

10_ عن ابی جعفر (ع) : قال : ان رسول الله (ص) سأل جبرئیل (ع) ... فقال : یا محمد (ص) ان صالحاً بعث الی قومہ ... قالوا : یا صالح(ع) ادع لنا ربك یخرج لنا من ہذا الجبل الساعة ناقة حمراء شقراء و براء عشراء بین جنبیہا مبل ... فسا ل الله تعالی صالح (ع) ذلك فانصدع الجبل صدعاً ، ... ثم اضطرب ذلك الجبل ... ثم لم یفجأہم الّا را سہا ... ثم خرج سائر جسدہا ثم استوت قائمة علی الأرض ...(1)

ترجمہ : امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ رسول خدا(ص) نے قوم صالح کے بارے میں جبرائیل (ع) سے سوال کیا_ جبرائیل(ع) نے عرض کي: صالح (ع) اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوئے ... تو ان سے انہوں نے کہا کہ اے صالح (ع) اپنے خدا سے درخواست کرو کہ ابھی اس پہاڑسے اونٹنی پیدا کرے _ جو گہرے سرخ رنگ کی ہو اور اسکو حمل سے آزاد ہوئے دس مہینے گذر چکے ہوں اور اس کے دونوں پہلووں کے درمیان ایك میل (چار ہزار ہاتھ) فاصلہ ہو ... اس وقت حضرت صالح (ع) نے خدا سے دعا کی ، تو پہاڑ میں بہت بڑا شگاف ہوا پھر ایك لرزہ آیا اچانك ایك ناقہ کا سر پہاڑ سے باہر آیا ...پھر باقی جسم باہر نکلا اور وہ زمین پر کھڑی ہوگئي_

....

1)کافی ، ج8 ، ص 185ج 213 ; تفسیر برہان ج2 ص 225; ح 3_

جڑی بوٹیاں :
جڑی بوٹیوں کا مالك 7
خدا :
ارادہ خداوندی 1; خدا کی مالکیت 7، 8
روایت : 10
زمین :
زمین کا مالك 7
صالح (ع) :
حضرت صالح(ع) ا ور قوم ثمود3،4،5،8; حضرت صالح(ع) کا استدلال8; حضرت صالح(ع) کا اونٹنی کو اذیت دینے سے منع کرنا5; حضرت صالح(ع) کا ڈرانا 6; حضرت صالح (ع) کا قصّہ 4، 5، 6، 8; حضرت صالح (ع) کا معجزہ 1، 10;حضرت صالح (ع) کي اونٹی کو اذیت دینے کے آثار 6; حضرت صالح (ع) کی اونٹی کی آزادی 9 ; حضرت صالح(ع) کی اونٹی کی آزادی پر دلائل 8; حضرت صالح(ع) کی اونٹی کی چراگاہ 4، 8 ;حضرت صالح(ع) کی تبلیغ کا طریقہ 3;حضرت صالح(ع) کی خواہشات 4; حضرت صالح(ع) کی عطوفت 3; حضرت صالح(ع) کی نبوت پر دلائل 1; حضرت صالح(ع) کے معجزے کی اہمیت 2; حضرت صالح (ع) کے نواہي5
عذاب :
عذاب سے خبردار کرنا 6
قوم ثمود :
قوم ثمود سے احتجاج 8; قوم ثمود کو ڈرانا 6; قوم ثمود کے منافع 9
معجزہ :
حضرت صالح (ع) کی اونٹی کا معجزہ 1، 2

فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُواْ فِي دَارِكُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ذَلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ (٦٥)

اس کے بعد بھی ان لوگوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں تو صالح نے کہا کہ اب اپنے گھروں میں تین دن تك اور آرام کرو کہ یہ وعدہ الہی ہے جو غلط نہیں ہوسکتا ہے (65)

1_ قوم ثمود کے کافروں نے حضرت صالح (ع) کے خوف دلانے کی پروا نہ کرتے ہوئے ناقہ کا پیچھا کرکے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسکو ہلاك کردیا _
فعقروہ
"عقرٌ" (عقروا) کا مصدر ہے_ عربی زبان میں اسکا معنی اونٹ کا پیچھا کرنا اور اس کے پاؤں کو تلوار سے قلم کرنے کو کہتے ہیناور اونٹ کو نحر اور ذبح کرنے کو بھی (عقرٌ) کہتے ہیں _
2_ قوم ثمود، نے حضرت صالح (ع) کی اونٹنی کا پیچھا کرکے ان کی رسالت کی نشانی کو مٹا کراپنے لیے عذاب الہی کو یقینی قرار دیا _
فعقروہا فقال تمتعوا فی دارکم ثلاثة ایام _
3_ قوم ثمود، کوحضرت صالح (ع) کی ناقہ کے قتل کے بعد دنیا میں تین دن سے زیادہ رہنے اور اس کے مال و متاع سے استفادہ کرنے کی مہلت نہ مل سکي_
فقال تمتعوا فی دارکم ثلاثة ايّام
4_ قوم ثمود کے لوگ دنیا اور اسکی لذّات سے بہت دل لگائے ہوئے تھے _
فقال تمتعوا فی دارکم ثلاثة ايّام
حضرت صالح کے فرمان (تمتعوا) سے مراد یہ نہیں تھی کہ وہ انہیں دنیا کی لذتوں سے بہرہ مند ہونے کیلئے کہہ رہے تھے بلکہ بعد والے جملہ کے قرینہ کی بناء پر تین دن کی مہلت کا اعلان کررہے تھے تین دن دنیا کے مال و متاع سے استفادہ کرنے کیلئے مہلت دینا قوم ثمود کی طرز فکر کی طرف اشارہ ہے یعنی تم جس دنیا سے دل لگائے ہوئے ہو اور اسے چاہتے ہو اور اس کی خاطر تم نے آئین الہی کو پس پشت ڈال دیا ہے اب فقط تمھیں اس دنیا سے لذت وفائدہ اٹھانے کی تین دن کی مہلت ہے_
5_ قوم ثمود پر نزول عذاب الہی کا وعدہ، سچا اور تخلف ناپذیر تھا _
ذلك وعد غیر مکذوب
6_ قوم ثمود پر عذاب الہی کے نزول کا وعدہ، خداوند متعال کی طرف سے حضرت صالح (ع) کو تھا _
ذلك وعد غیر مکذوب
7_ (عن ابی عبداللہ (ع) (فی حدیث قوم صالح) ... قالوا ... اعقروا ہذہ الناقة ... ثم قالوا : من الذی یلی قتلہا و نجعل لہ جعلاً ما احب ، فجائہم رجل ... شقی من الأشقیاء ... فجعلوا لہ جعلاً ... فقعد لہا فی طریقہا فضربہابالسیف ضربة فلم تعمل شیئا فضربہا ضربةً اخری فقتلہا ... و اقبل قوم صالح فلم یبق احد منہم الَّا شرکہ فی ضربتہ ... فأوحی اللہ تبارك و تعالی الی صالح (ع) ... قل لہم: انی مرسل علیکم عذابی الی ثلاثة ایام فان ہم تابوا و رجعوا قبلت

توبتہم وصددت عنہم ... فا تاہم صالح (ع) فقال لہم ... یا قوم انکم تصبحون غداً و وجوہکم مصفرّة و الیوم الثانی وجوہکم محمّرة و الیوم الثالث وجوہکم مسودّة ...(1)
امام جعفر صادق علیہ سے (حضرت صالح (ع) کے قصے میں) روایت ہے کہ انکی قوم نے کہا : اس ناقہکو راستے سے ہٹا دو ... پھر اس کے بعد انہوں نے کہا : کون ہے جو اسکو ہلاك کرنے کا کام انجام دے گا ہم اس کے لیے اسکی مرضی کی اجرت مقرر کریں گے تو اسوقت ایك شقی شخص آگے بڑھا ... اس کے اس کام کی اجرت مقرر ہوئي _ پھراس شخص نے ناقہ کے راستے میں کمین لگائي اور جب اونٹنی آئي تو اس نے پہلا وار کیا جو کارساز نہ ہوا پھر دوسرے وار میں اس نے اونٹی کو قتل کردیا ... پھر حضرت صالح(ع) کی قوم آئي اور اسکو اجرت ادا کرنے میں سب شریك ہوئے پھر حضرت صالح (ع) کو وحی ہوئي کہ ان کو کہہ دو کہ مینتین دن تك تم پر عذاب نازل کروں گا اگر وہ ان تین دنوں میں توبہ کرلیں اور (خدا کی طرف) لوٹ آئیں تو میں انکی توبہ قبول کرلوں گا اور ان سے عذاب کوٹال دوں گا ... پھر حضرت صالح(ع) اپنی قوم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کل کے دن تمہاری صورتیں زرد اور اس کے بعد والے دن سرخ پھر تیسرے دن سیاہ ہوجائیں گی ...

اعداد :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تین کا عدد 3، 7
خدا :
خداوند متعال کے وعدے 6
روایت :
روایت 7
صالح (ع) :
حضرت صالح (ع) کا ڈرانا 1; حضرت صالح (ع) کا قصہ 2، 3، 7; حضرت صالح (ع) کو وعدہ دینا 6; حضرت صالح (ع) کی اونٹی کا قتل 1، 7;حضرت صالح (ع) کی اونٹی کو قتل کرنے کے آثار 2، 3
عذاب :
عذاب کے اسباب 2
قوم ثمود :
قوم ثمود اور حضرت صالح (ع) کی اونٹی 1، 2;قوم ثمود سے توبہ کی درخواست 7; قوم ثمود کو خوف دلوانا 5، 6; قوم ثمود کو مہلت 3;قوم ثمود کی دنیا طلبی 4;قوم ثمود کی صفات 4;قوم ثمود کی تاریخ 3،5،6;قوم ثمود کے عذاب کا حتمی ہونا 2، 5

....

1) کافی ،ج 8، ص 187، ح 214; بحارالانوار ، ج 11; ص 388ح 14 _

فَلَمَّا جَاء أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحاً وَالَّذِينَ آمَنُواْ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ (٦٦)
اس کے بعد جب ہمارا حکم عذاب آپہنچا تو ہم نے صالح اور ان کے ساتھ کے صاحبان ایمان کو اپنی رحمت سے اپنے عذاب اور اس دن کی رسوائي سے بچالیا کہ تمھارا پروردگار صاحب قوت اور سب پر غالب ہے (66)

1_ قوم ثمود نے تین دن کی مہلت سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا اور ناقہ کے قتل پر پشیمان نہ ہوئے نیزاپنے شرك اور حضرت صالح (ع) کی رسالت کے انکار پر مصّر رہے _
فلما جاء امرن
2_ خداوند متعال نے قوم ثمود کے شرك اختیار کرنے پر اصرار اور حضرت صالح (ع) کی رسالت کے انکار کی وجہ سے ان پر سخت عذاب نازل کیا _
فلما جاء امرن
(امر) سے مراد قوم ثمود پرنازل ہونے والا عذاب ہے (نا) ضمیر کی طرف مضاف ہونا، عذاب کے عظیم ہونے سے حکایت ہے_
3_ قوم ثمود پر نازل شدہ عذاب، ذلیل اور خوار کرنے والا عذاب تھا_
نجّینا صالحاً ... و من خزی یؤمئذ
4_ کائنات میں خداوند متعال کا حکم بغیر کسی کمی وزیادتی کے متحقق ہوتا ہے_
فلمّا جاء امرن
عذاب کو لفظ (امر) کہ جس کا معنی فرمان ہے سے تعبیر کرنے کا مقصد اس نکتہ کی طرف اشارہ کرنا ہے کہ خداوند متعال جس چیز کا حکم دیتا ہے وہ بغیر کسی کمی و زیادتی کے متحقق ہوتا ہے اس طرح کہ گویا موردحکم فقط وہی حکم ہے _
5_ قوم ثمودکے کچھ لوگوں نے توحید کو قبول کیا اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت صالح (ع) کی رسالت پر ایمان لائے
نجّینا صالحاً و الذین ء امنوا معہ
6_ خداوند متعال نے حضرت صالح (ع) اور ان پر ایمان لانے والوں کو قوم ثمود پر نازل شدہ عذاب سے بچالیا اور ان کو انجام کی ذلت سے محفوظ رکھا_
نجّینا صالحاً و الذین ء امنوا ومن خزی یومئذ:
7_ حضرت صالح (ع) اور انکے پیرو کاروں کونازل شدہ عذاب سے نجات دینا، خداوند متعال کی ان پر رحمت کا جلوہ تھا _
معہ برحمة منّ
8_اہل ایمان اس کے لائق ہیں کہ رحمت الہی ان کے شامل حال رہے _
نجّینا صالحاً و الذین ء امنو معہ برحمة منّ
9_ خداوند متعال نے پیغمبر اکرم (ص) کے مخالفین کو ذلیل و خوار کرنے والے عذاب سے ڈرایا _
و من خزی یومئذ ان ربّك ہوالقويُّ العزيز
قوم ثمود کے کفار پر نزول عذاب کے بیان کے بعد(ان ربّك ...) کے جملے میں پیغمبر (ص) کو مخاطب قرار دے کر یہ بتایا جارہا ہے کہ قوم ثمود کے کفار پر جس طرح عذاب الہی نازل ہوسکتا ہے اسی طرح رسالت مآب (ص) کے مخالفین بھی عذاب الہی میں گرفتار ہونے کے خطرہ سے دوچارہیں_
10_ کفر اختیار کرنے اور معارف دین کی مخالفت کرنے والے الہی عذاب سے دو چار ہونے کے خطرہ میں ہیں_
فلمّا جاء امرنا نجّینا صالحاً ... و من خزی یومئذ انّ ربك ہوالقوی العزیز
11_ خداوند متعال ،قوی (طاقتور) اور عزیز (ناقابل شکست) ہے _
انّ ربّك ہوالقوی العزیز
12_ خداوند متعال کے عذاب و عقوبت کو کوئي نہيں ٹال سکتا _
ان ربّك ہوالقوی العزیز
حصرپرمشتمل جملہ کے ذریعہ خداوند متعال کی حکومت اور ناقابل شکست ہونے کو بیان کرنا او ر دوسروں سے قدرت و طاقت کی نفی کرنا، اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ ارادہ خداوندی کے مقابلے میں کسی میں استقامت کی طاقت نہیں ہے_
13_ خداوند متعال، پیغمبر (ص) کا مربيّ اور ان کے امور کا مدبرّ ہے_
ان ربّك ...
14_ خداوندعالم کی قدرت کا ناقابل شکست ہونا، اہداف رسالت کی پیش قدمی اور رسول خدا(ص) کی نبوت کے امور کی تدبیر کے سلسلہ میں معاون و مددگار ہے_
ان ربك ہوالقوی العزیز

اسما و صفات :
عزیز 11; قوی ،11
اعداد :
تین کا عدد 1
انسان :
انسانوں کا عجز 12
خدا :
اوامرالہی کی خصوصیات 8;خدا کا عذاب سے ڈرانا9; خدا کی ربوبیت 1،14; خدا کی قدرت کے آثار14; خدا کے احکام کا حتمی ہونا 4; خدا کے عذاب2،10; خدا کے عذابوں کا حتمی ہونا12; رحمت الہی کی نشانیاں7
دین :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

دشمنان دین کا عذاب 10;دین کی مخالفت کے آثار 10
رحمت :
رحمت الہی کے حق دار 8
صالح(ع) :
حضرت صالح (ع) پر ایمان لانے والے 5; حضرت صالح (ع) کا قصّہ 2، 3، 5، 6;حضرت صالح (ع) کی اونٹنی کا قتل 1;حضرت صالح (ع) کی نجات 6، 7;حضرت صالح (ع) کے پیروکاروں کی نجات 6،7; حضرت صالح (ع) کے جھٹلائے جانے کے آثار 2
عذاب :
ذلت بار عذاب سے ڈرانا 9;سخت عذاب 2;عذاب سے نجات 6، 7; طلب کیا ہوا عذاب 7; عذاب کے اسباب 10; عذاب کے مراتب 2، 3، 9
قوم ثمود :
قوم ثمود اور حضرت صالح(ع) کی اونٹنی 1;قوم ثمود اور حضرت صالح(ع) کی تکذیب1;قوم ثمود اور ذلّت بار عذاب 3; قوم ثمود اور معاشرتی گروہ 5; قوم ثمود کا شرك پراصرار 1; قوم ثمود کی تاریخ 1،2،5،6;قوم ثمود کی لجاجت 1; قوم ثمود کی لجاجت کے آثار 2;قوم ثمود کی مہلت 1;قوم ثمود کے آثار شرك 2;قوم ثمود کے عذاب کے اسباب 2; قوم ثمود کے موحدین 5;قوم ثمود کے مومنین 5
کفار:
کافروں کا عذاب 10
کفر :
کفر کے آثار 10
محمد (ص) :
حضرت محمد (ص) کا مدبر 13، 14; حضرت محمد (ص) ، کا مربی 13 ، 14 ; حضرت محمد(ص) کینبوت کی اہمیت : 14; حضرت محمد (ص) کے حامی 13;14، 14;حضرت محمد (ص) کے مخالفین کو ڈرانا 9
مؤمنین :
مؤمنین کے فضائل 8

205

وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُواْ الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُواْ فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ (٦٧)
اور ظلم کرنے والوں کو ایك چنگھاڑنے اپنی لپیٹ میں لے لیا تو وہ اپنے دیار میں اندھے پڑے رہ گئے (67)

1_ قوم ثمود کے کفار ،چیخ اور ڈرؤنی آواز کے ذریعہ ہلاکت کوپہنچ گئے_
و أخذ الذین ظلموا الصیحة
2_ قوم ثمود کے لوگ ستم کرنے والے تھے _
و اخذ الذین ظلموا الصیحة
3_ قوم ثمود کی ستمکاري، ان کے عذاب الہی میں گرفتار ہونے کا سبب بني_
و اخذ الذین ظلموا الصیحة
4_ قوم ثمود کا حضرت صالح (ع) کی اونٹنی کو قتل کرنا، ان کی ستم ظریفیوں میں سے ایك تھی _
و اخذ الذین ظلموا الصیحة
اس وجہ سے کہ حضرت صالح (ع) کی ناقہ کو قتل کرنا بھی عذاب الہی کے نزول میں دخیل تھا _اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جملہ (الذین ظلموا ...)میں ظلم سے ناقہ کے قتل کی طرف اشارہ ہے_
5_ شرك ،اور پیغمبروں کی رسالت سے انکار کرنا ستمگری ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

و اخذ الذين ظلموا الصيحة
(الذين ظلموا ...) سے مراد، مشركين اور حضرت صالح (ع) كى رسالت كے منكرين ہيں ان كو ستمگروں سے ياد كرنا ،مذكورہ بالا تفسير كى طرف اشارہ ہے_
6_ ستم كرنے والے مشركين اور كفار، دنياوى عذاب (عذاب استيصال) مينگرفتار ہونے والے ہيں _
واخذ الذين ظلموا الصيحة
7_ قوم ثمود كے كفار، عذاب الہى كے سبب زمين پر اوندھے گر كرہلاك ہوگئے _
فأصبحوا فى ديارہم جاثمين
(جثوم) جاثمين كا مصدر ہے جو زمين سے چمٹ جانے اور حركت نہ كرنے كے معنى ميں آتا ہے _ ليكن بعض افراد نے زمين پر سينے كے بل گرنے كا معنى كيا ہے _(لسان العرب)

8_ چيخ اور ڈراؤنى آواز جس نے قوم ثمود كو اپنى لپيٹ مينليا اس ليے ان سے حركت كرنے اور گھر سے نكلنے كى طاقت كوچھين ليا_
و اخذ الذين ظلموا الصيحة فأصبحوا فى ديارہم جاثمين
(فى ديارہم) (جاثمين) كے متعلق ہے _ اس سے يہ معنى حاصل ہوتا ہے كہ قوم ثمود اپنے گھروں ميں ہلاك ہوگئے يہ اس بات كى طرف اشارہ كرتا ہے كہ صيحہ اور ڈرؤانى آواز اتنى طاقتور تھى كہ قوم ثمود اپنے گھروں سے باہر نہ نكل سكے كيونكہ معمولاً ايسے مواقع پر انسان اپنے گھروں سے باہرنكل آتا ہے _
9_ قوم ثمود كے كفار، رات كے وقت عذاب ميں گرفتار ہوئے اورصبح ہلاك ہوگئے _
فأصبحوا فى ديارہم جاثمين
اگر جملہ (اصبحوا) كا معنى (دخلوا فى الصباح) (يعنى صبح ميں داخل ہوگئے) كريں تو يہ معنى ہوگا كہ ان كى ہلاكت صبح كے وقت ہوئي _
جس كے نتيجہ ميں (فاصبحوا) ميں (فا) كے قرينہ كى بناء پر صيحہ اور ڈراؤنى آواز صبح سے پہلے يعنى رات كے وقت قوم ثمود پر نازل ہوئي تھي_
10_ عن ابى عبدالله (ع) (فى إ ہلاك قوم صالح) : ... لما كان نصف الليل اتاہم جبرئيل (ع) فصرخ بہم صرخة خرقت تلك الصرخة اسماعہم و فلقت قلوبہم و صدّعت اكبادہم ... فاصبحوا فى ديارہم و مضاجعہم موتى اجمعين ثم ارسل اللّه عليہم مع الصيحة النار من السماء فاحرقتم اجمعين ...(1)
امام صادق (ع) سے (قوم صالح كى ہلاكت كے بارے ميں) روايت ہے كہ جب نصف شب ہوئي، جبرئيل (ع) ان كے پاس آئے پھر انہوں نے ايك بلند آواز ان كے سروں پر نكالى جس سے ان كے كانوں كے پردے پارہ پارہ ہوگئے اور ان كے دلوں ميں سوراخ پڑگئے اور ان كے جگر پھٹ گئے جس كے نتيجے ميں وہ اس رات كى صبح كو سب اپنے گھروں ميں بستروں پر مردہ ہوگئے اس كے بعد خداوند متعال نے اس گر جناك آواز كے ہمراہ آسمان سے آگ كو بھيجا جس نے ان كو جلاديا _
11_ عن رسول الله (ص) قال: ... ہؤلاء قوم صالح (ع) ... عتوا عن امر ربہم ... فأہلك الله من كان فى مشارق الأرض و مغاربہامنہم الاّ رجلاً كان فى حرم الله فمنعہ حرم الله من عذاب الله تعالى ... (2)

....

1) كافى ، ج8، ص 189، ح 214; نور الثقلين ، ج 2; ص49، ح189_
2) مجمع البيان ، ج 5، ص 266; نور الثقلين ، ج 2 ; ص 374 ح 151_

آنحضرت(ص) سے روايت ہے كہ آپ(ص) نے فرمايا ... يہ قوم صالح(ع) كے لوگ تھے ... جنہوں نے فرمان الہى سے منہ پھيرا ... تو خداوند متعال نے اس قوم كے جتنے افراد بھى زمين پر خواہ مشرق ميں يا مغرب ميں تھے سب كو ہلاك كرديا مگر ايك شخص جو حرم الہى ميں تھا_ حرم الہى نے اسے عذاب سے بچاليا ...

انبياء (ع) :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

انبیاء (ع) کے جھٹلانے کاظلم 5
روایت:10،11
شرك :
شر ك کاظلم 5
صالح :
حضرت صالح (ع) کی اونٹی کا قتل 4
روایت : 10،11
ظالمین :
ظالموں پر دنیاوی عذاب 6
ظلم :
ظلم کے موارد 4،5
عذاب :
اہل عذاب 6; رات میں عذاب کا آنا 9; عذاب استیصال 6;عذاب کے ذرائع 1;ہیبت ناك آواز کے ساتھ عذاب 1،10
قوم ثمود :
قوم ثمودپر عذاب 1; قوم ثمود کاظلم 2،4; قوم ثمود کی تاریخ 1، 3، 7، 8، 9، 10، 11;قوم ثمود کی عاجزی 8;قوم ثمود کی ہلاکت 1، 10، 11;قوم ثمود کی ہلاکت کا وقت 9;قوم ثمود کے صفات 4;قوم ثمودکے ظلم کے آثار 3;قوم ثمود کے عذاب کا وقت 9;قوم ثمود کے عذاب کی خصوصیات 8;قوم ثمود کے عذاب کی کیفیت 7; قوم ثمود کے عذاب کے اسباب 3
کفار :
کفار پر دنیاوی عذاب 6
مشرکین :
مشرکین کا دنیاوی عذاب 6
ہلاکت :
صبح کے وقت ہلاکت 9

كَأَن لَّمْ يَغْنَوْاْ فِيهَا أَلاَ إِنَّ ثَمُودَ كَفرُواْ رَبَّهُمْ أَلاَ بُعْداً لِّثَمُودَ (٦٨)
جیسے کبھی یہاں بسے ہی نہیں تھے _ آگاہ ہوجاؤ کہ ثمود نے اپنے رب کی نا فرمانی کی ہے اور ہوشیار ہوجاؤ کہ ثمود کہلیئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے (68)

1_ قوم ثمود پر جو عذاب نازل ہوا وہ ان کی نابودی اور اس سرزمین مینان کی زندگی گزارنےکے جو آثارتھے سب کو ختم کرنے کا سبب بنا _
کان لم یغنوا فیہ
کلمہ (غنی) (لم یغنو) کا مصدر ہے جسکا معنی رہائشے رکھنا اور ٹھہرنا ہے اور (فیہا) میں جو ضمیر ہے وہ (دیار) کی طرف لوٹتی ہے جو اس آیت سے پہلے والی آیت میں مذکور ہے تو معنی یوں ہوا کہ قوم ثموداپنےگھروں میں زندگی بسر نہیں کرتے تھے یہ کنایہ ہے کہ ان کے دیار کو خداوند متعال نے نابود کردیا_
2_ قوم ثمود نے خداوند متعال کی ربوبیت کا انکار کیا اور اس کے احکام کی نافرمانی کی _
الا ان ثمود اکفروا ربّہم
کیونکہ(ربّہم) کا لفظ حرف (بأ) کے بغیرلفظ (کفروا) کے لیے مفعول ہے تو کہہ سکتے ہیں کہ لفظ (کفروا) میں نافرمانی اور گناہ کرنے کا معني پایاجاتا ہے_ تو معنی یوں ہوگا (عصوا ربّہم کافرین بہ)
3_ قوم ثمود کی احکام الہی سے نافرماني، ان کے عذاب استیصال میں گرفتار ہونے کا سبب بني_
کان لم یغنوا فیہاألا ان ثمودا کفروا ربّہم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

4_ قوم ثمود، خداوند متعال کی نافرمانی کی وجہ سے ہلاکت اور رحمت الہی سے دوری کے اہل قرار پائي_
الا بُعداً لثمود
(بُعداً) کا لفظ آیت نمبر (60) میں ہے اور اسکی تفسیر شمارہ 5 میں لائي گئي ہے_

ربوبیت الہی :

209
ربوبیت الہی کو جھٹلانے والے 2
رحمت :
رحمت الہی سے محروم 4
عذاب :
عذاب کے اسباب3
قوم ثمود :
قوم ثمود پر عذاب کے آثار 1;قوم ثمود پر عذاب کے اسباب 3;قوم ثمود کا کفر 2;قوم ثمود کا گناہ 2، 3، 4;قوم ثمود کی تاریخ 1، 4 ;قوم ثمود کی سرزمین کی نابودی 1;قوم ثمود کی محرومیت کے اسباب 4; قوم ثمود کی ہلاکت 1;قوم ثمود کی ہلاکت کے اسباب 4
نافرمانی :
خدا کی نافرمانی 2;خدا کی نافرمانی کے آثار 3، 4
نافرمان لوگ : 2

وَلَقَدْ جَاءتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَى قَالُواْ سَلاَماً قَالَ سَلاَمٌ فَمَا لَبِثَ أَن جَاء بِعِجْلٍ حَنِيذٍ (٦٩)
اور ابراہیم کے پاس ہمارے نمائندے بشارت لے کر آئے اور آکر سلام کیا تو ابراہیم نے بھی سلام کیا اور تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ بھنا ہوا بچھڑالے آئے (69)

1_ خداوند متعال نے کچھ فرشتوں کو حضرت ابراہیم (ع) کو خوشخبری دینے کے لیے ان کی طرف بھیجا_
و لقد جاءت رسلنا ابراہیم بالبشری
آیت نمبر 70 سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے والے لوگ فرشتے تھے اور وہ بشارت و خوشخبري، حضرت اسحاق (ع) و یعقوب (ع) کی ولادت تھی جو آیت نمبر 71کے قرینہ سے معلوم ہوتی ہے _
2_ فرشتے،الہی نمائندے اور خداوند متعال اور اس کے پیغمبروں کے درمیان رابطے کا ذریعہ تھے_
و لقد جاءت رسلنا ابراہیم بالبشری
3_ خوشخبری لانے والے فرشتے جب حضرت ابراہیم (ع) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو پہلے سلام عرض کیا_

210
قالوا سلام
4_ حضرت ابراہیم (ع) نے فرشتوں کے سلام کا جواب دیا اور ان کے لیے غذا کو آمادہ کرنے کے لیے وہاں سے باہر تشریف لے گئے_
قال سلام فما لبث ان جاء بعجل حنیذ
5_ انسانوں کے آداب معاشرت میں ہے کہ جب ايك دوسرے کے پاس جاتے ہیں تو سلام عرض کرتے ہیں_
و لقد جاء ت رسلنا ابراہیم بالبشری قالوا سلام
6_ سلام کا جواب، سلام سے بہتر انداز میںدینا اچھا کام اور انبیاء (ع) کی سنت ہے_
قالوا سلاماً قال سلامٌ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(سلاماً) كا لفظ ايك فعل مقدر (نسلّم) كا مفعول ہے اور كلمہ (سلامٌ) مبتداء اور اسكى خبر (عليكم) محذوف ہے پس فرشتوں نے حضرت ابراہيم (ع) پر جملہ فعليہ (نسلّم سلاماً) كے ذريعے سلام كيا اور حضرت ابراہيم (ع) نے جملہ اسميہ (سلام عليكم) كے ذريعے سلام كيا جودوام اور ثبوت پر دلالت كرتا ہے اسى وجہ سے حضرت ابراہيم (ع) كا جواب، فرشتوں كے سلام سے بہتر تھا_

7_ خوشخبرى كا پيغام لانے والے فرشتے، حضرت ابراہيم (ع) كے پاس انسانوں كى شكل ميں تشريف لائے_

قالوا سلاماً قال سلامٌ فما لبث ان جاء بعجل حنيذ

حضرت ابراہيم(ع) نے فرشتوں كے ليے انسانوں كى غذا كوپيش كيا اس سے معلوم ہوتا ہے كہ حضرت (ع) نے فرشتوں كو انسانى شكل و صورت ميں ديكھا اوران كى حقيقت كو نہ سمجھ پائے_

8_ حضرت ابراہيم(ع) نے خوشخبرى لانے والے فرشتوں كے ليے تھوڑى ہى دير ميں گوسالہ كو بريان كر كے ان كے ليے حاضر كيا_

فما لبث ان جاء بعجل حنيذ

(لبذث) فعل ميں جو ضمير ہے وہ حضرت ابراہيم (ع) كى طرف لوٹتى ہے اور (ان جاء) كا جملہ لفظ (في) كے مقدر ماننے سے (لبث) كے متعلق ہے (عجل) اس نر گوسالہ كو كہتے ہيں جو ايك ماہ سے زيادہ كا نہ ہو (حذنيذ) بريان كرنے كے معنى ميں آتا ہے تو اس صورت ميں معنى يوں ہوگا (فما لبث ...) يعنى حضرت ابراہيم (ع) نے بريان شدہ گوسالہ كو لانے ميں دير نہيں كي_

9_ مہمانوں كے ليے غذا كا مہيّا كرنا ، معاشرت كے آداب اور اچھى خصلت ميں سے ہے_

فما لبث ان جاء بعجل حنيذ

10_ حضرت ابراہيم (ع) ميں مہمان نوازى كى خصلت موجود تھي_

فما لبث ان جاء بعجل حنيذ

اچھى غذا كا آمادہ كرنا اور اسكو لانے ميں پس و

211

پيش نہ كرنا، حضرت ابراہيم (ع) كى مہمان نوازى كى اچھى صفت ہونے كى بيان گرہے_

11_ حضرت ابراہيم(ع) اپنے مہمانوں كو خود كھاناديتے تھے _

فما لبث ان جاء بعجل حنيذ

12_ حضرت ابراہيم كى شريعت ميں گائے اور گوسالہ كے گوشت كا حلال ہونا _

فما لبث ان جاء بعجل حنيذ

13_حضرت ابراہيم كے زمانے ميں گوشت كو بريان كر كے كھا يا جانا _

فما لبث ان جاء بعجل حنيذ

14_ مہمانوں سے كھانے كے لانے اور اس كى نوعيت كے بارے ميں سوال نہ كرنا اور اسكو مہيّاكرنے اور لانے ميں دير نہ كرنا،مہمان نوازى كے آداب ميں سے ہے_

فما لبث ان جاء بعجل حنيذ

15_ميزبان كا مہمان كے ساتھ باہم غذا كھانا پسنديدہ عادت ہے_

فما لبث ان جاء بعجل حنيذ

16_ (عن ابى عبدالله (ع)) قال ان الله تعالى بعث اربعة املاك فى اہلاك قوم لوط : جبرئيل و ميكائيل و اسرافيل و كرّوبيل فمّروا بابراہيم (ع) ... و كان صاحب اضياف فشوى لہم عجلاً سميناً حتى انضجہ ثم قرّبہ اليہم ...(1)

امام صادق (ع) سے روايت ہے كہ خداوند متعال نے قوم لوط كو ہلاك كرنے كے ليے چار فرشتوں كو روانہ كيا وہ حضرت جبرئيل ، ميكائيل، اسرافيل اور كرّو بيل تھے جب وہ حضرت ابراہيم (ع) كے پاس سے گذرے اوركيونكہ حضرت ابراہيم(ع) مہمان نواز اور مہمان دوست تھے اسى وجہ سے ايك صحت مند گوسالہ كو آگ پر ركھ ديا اور اسكو پكا كر ان كى خدمت ميں حاضر كيا _

17_ عن ابى جعفر (ع) قال ... قدم الله تعالى رسلاً الى ابراہيم يبشرونہ باسحاق ... و ذلك قولہ : (ولقد جاء ت رسلنا ابراہيم بالبشرى)(2)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

امام باقر(ع) سے روایت ہے کہ خداوند متعال نے حضرت ابراہیم کی طرف ایك قاصد کو بھیجا جو ان کو حضرت اسحاق (ع) کی ولادت کی خبر دے _ جو خداوند متعال کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ فرمایا (و لقد جاء ت ...)

ابراہیم (ع) :

....

1)کافی ج 8 ص 328 ، ح 505; تفسیر عیاشی ج 2 ، ص 153 ، ح 46_
2) علل الشرائع ، ص 550ح 4 ، ب 340 ; نور الثقلین ، ج 2 ص 383 ، ح165_

ابراہیم(ع) اور ملائکہ 4،8،16;ابراہیم(ع) اور ملائکہ کا سلام 4;ابراہیم(ع) پر سلام 3; ابراہیم(ع) کا قصہ 1، 3، 4، 7، 8، 11، 16، 17;ابراہیم(ع) کا کھانا کھلانا 4; ابراہیم(ع) کو بشارت 1، 17;ابراہیم(ع) کی تعلیمات 12;ابراہیم(ع) کی مہمان نوازی 10، 11، 16;ابراہیم(ع) کے دین میں گائے کا گوشت 12;ابراہیم (ع) کے دین میں گوسالہ کا گوشت 12;ابراہیم (ع) کے فضائل10

انبیاء (ع) :

ابنیاء (ع) کی سیرت 6

بشارت (ع) :

اسحاق کے تولدکی بشارت 17

خدا :

خداوند متعال کا انبیاء (ع) سے ارتباط کا ذریعہ 2;خداوند متعال کی خوشخبری 1

خدا کے رسول :2، 16،17

روایت 16،17

سلام :

سلام کا جواب 6; سلام کی اہمیت 5; سلام کے آداب 6

صفات :

پسندیدہ صفات 6

عمل:

پسندیدہ عمل 6

کھانادینا :

حضرت ابراہیم(ع) کے زمانے میں کھانا دیا جانا13

گوسالہ :

گوسالہ کا بھننا 8

معاشرت :

معاشرت کے آداب 5،9،14

ملائکہ :

ملائکہ اور ابراہیم 1، 3، 7، 17; ملائکہ اور انبیاء 2; ملائکہ کا تجسم 7; ملائکہ کا سلام 3; ملائکہ کا عذاب 16;ملائکہ کاکردار2 ;ملائکہ کا مبشر ہونا 1، 2، 4، 7، 8، 17;ملائکہ کو کھانا کھلانا 4،8; ملائکہ کے سلام کا جواب 4

مہمان :

مہمان کی مہمانوازی کے آداب 9، 14

مہمان نوازی : 8، 11، 14، 15

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فَلَمَّا رَأَى أَيْدِيَهُمْ لاَ تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُواْ لاَ تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَى قَوْمِ لُوطٍ (٧٠)
اور جب ديكھا كہ ان لوگوں كے ہاتھ ادھر نہيں بڑھ رہے ہيں تو تعجب كيا اور ان كى طرف سے خوف محسوس كيا انھوں نے كہا كہ آپ ڈريں نہيں ہم قوم لوط كى طرف بھيجے گئے ہيں (70)

1_ حضرت ابراہيم (ع) كے پاس آنے والے فرشتوں نے كھانے كى طرف ہاتھ نہيں اٹھايا اور كھانا تناول نہ كيا_
فلمّا رئا ايديہم لاتصل اليہ
(لاتصل اليہ) (يعنى بھونے ہوئے گوسالے كى طرف انكا ہاتھ نہيں پہنچتا تھا) يہ كنايہ ہے كہ غذا تناول نہيں كر رہے تھے _
2_ فرشتوں كا حضرت ابراہيم (ع) كا كھانا تناول نہ كرنا، حضرت (ع) كى دل آزارى اور ناراحتى كا سبب بنا_
فلما رءا ايديہم لا تصل اليہ نكرہم
3_ ابراہيم (ع) نے اپنے گھر ميں آئے ہوئے فرشتوں سے خوف و ہر اس محسوس كيا_
و اوجس منہم خيفة
(اوجس) كا مصدر (ايجاس) ہے جو احساس كرنے كے معنى ميں آتا ہے _
4_ فرشتوں كا كھانے كو تناول نہ كرنا، حضرت ابراہيم (ع) كا ان سے خوف كا سبب بنا _
فلما رءا ايديہم لاتصل اليہ نكرہم و اوجس منہم خيفة
5_ مہمانوں كا ميزبان كے ہاں سے كھانا تناول نہ كرنا، حضرت ابراہيم(ع) كے زمانے ميں ميزبان سے دشمنى كى دليل تھى _
فلما رءا ايديہم لاتصل اليہ نكرہم و اوجس منہم خيفة

(اوجس) كا جملہ (نكرہم) كے جملے پر عطف ہے اور (لما ...) كے ليے جواب ہے _ يعنى خوف كا سبب ان كے كھانے كو تناول نہ كرنا تھا _ يہ معنى بتاتا ہے كہ مذكورہ بالا تفسير اسى معنى سے حاصل كى گئي ہے_
6_ فرشتے، مادى غذا كو تناول نہيں فرماتے _
فلما رءا ايديہم لاتصل اليہ
7_ حضرت ابراہيم (ع) كے مہمان فرشتوں نے جب اپنى شناخت اور ذمہ دارى بتائي تو حضرت ابراہيم (ع) سے خوف و ہراس ختم ہو گيا_
قالوا لا تخف انا ارسلنا الى قوم لوط
8_ حضرت ابراہيم (ع) ، اپنے مہمانوں كى شناخت كروانے سے پہلے ان كے فرشتے ہونے كى حقيقت كو نہ جان سكے _
قالوا لاتخف انا ارسلنا الى قوم لوط
9_ پيغمبروں كا علم و معرفت محدود ہوتى ہے _
فما لبث آن جاء بعجل حيند ، فلما رء ا ايديہم لا تصل اليہ نكرہم و اوجس منہم خيفة
10_ فرشتے انسانوں جيسى گفتگو كرنے اور انكى باتوں كو سمجھنے پر قادراور ان كے حالات سے آگاہ ہوتے ہيں _
قالوا سلاماً ... قالوألا تخف
11_ جو فرشتے قوم لوط كو ہلاك كرنے پر مامور تھے وہ حضرت ابراہيم (ع) كى خدمت ميں حاضر ہوئے _
انا ارسلنا الى قوم لوط
آيت (76) اور جوآيات حضرت لوط(ع) كى داستان سے مربوط ہيں ان سے معلوم ہوتا ہے كہ قوم لوط كى طرف فرشتوں كو بھيجنے كا مقصد، انكو ہلاك كرنا تھا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

12_ " عن ابی عبدالله (ع) " قال : ان الله تعالی بعث اربعة املاك ... فمرّوا با براہیم (ع) و ہم معتمّون فسلّموا علیہ فلم یعرفہم ... فشوی لہم عجلاً سميناً حتی انضجہ ثم قرّبہ الیہم فلمّا وضعہ بین ایدیہم را ی ایدیہم لاتصل الیہ نكرہم و اوجس منہم خیفة فلما را ی ذلك جبرئیل حسر العمامة عن وجہہ وعن را سہ فعرفہ ابراہیم (ع) فقال انت ہو ؟ فقال : نعم ...(1)
حضرت امام صادق (ع) سے روایت ہے كہ آپ(ع) فرماتے ہیں خداوند متعال نے چار فرشتوں كو بھیجا جن كا حضرت ابراہیم (ع) كے ہاں سے گزر ہوا جنہوں نے اپنے منہ اور سر كو عمامہ سے لپیٹا ہوا تھا_ پھر انہوں نے حضرت ابراہیم (ع) پر سلام كیا حضرت (ع) ان كو نہ پہچان سكے اسی وقت ایك موٹے سے گوسالہ كو آگ پر بھوننے كے لیے ركھ دیا پھر لا كر مہمانوں كے سامنے ركھ دیا اور جب حضرت

....

1) كافی ج8; ص 328، ح 505; تفسیر برہان ، ج 2، ص 226ح 1_

ابراہیم (ع) نے دیكھا كہ فرشتے اپنے ہاتھوں كو گوسالہ كی طرف نہیں بڑھا رہے تو ان كو نہ پہچاننے كے سبب ان كے دل میں خوف و ہراس پیدا ہوا جب حضرت جبرائیل نے ایسا دیكھا تو اپنے عمامہ كو اپنے چہرے و سر سے ہٹا دیا پھر ابراہیم (ع) ان كو پہچان گئے اور فرمایا تم وہی ہو انہوں نے كہا : ہاں ...

ابراہیم(ع) :
ابراہیم(ع) اور ملائكہ 2،8، 12; ابراہیم (ع) كا خوف ہٹ جانا7 ;ابراہیم (ع) كا قصّہ 1، 2، 3، 4، 7، 8، 12;ابراہیم (ع) كا ملائكہ سے خوف 3، 4;ابراہیم (ع) كے خوفزدہ ہونے كے اسباب 4;ابراہیم (ع) كے غمگین ہونے كے اسباب 2; حضرت ابراہیم (ع) كے علم كا محدود ہونا 8; حضرت ابراہیم (ع) كے مہمان 7، 8،11
انبیاء :
انبیاء كے علم كا محدود ہونا 9
دشمنی :
ابراہیم (ع) كے زمانے میں دشمنی كی علامات 5
روایت : 12
قوم لوط :
قوم لوط كی ہلاكت 11
ملائكہ :
ملائكہ اور ابراہیم (ع) 7; ملائكہ اور حالات انسان 10; ملائكہ اور طعام ابراہیم (ع) 1; ملائكہ اور غذا 6; ملائكہ كا تكلم 10;ملائكہ كا عذاب 11;ملائكہ كا مبشر ہونا 7، 12;ملائكہ كی استعداد 10; ملائكہ كی ذمہ داریاں 11

وَامْرَأَتُهُ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِن وَرَاء إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ (٧١)
ابراہیم كی زوجہ اسی جگہ كھڑی تھیں یہ سن كرہنس پڑیں تو ہم نے انھیں اسحاق كی بشارت دیدی اور اسحاق كے بعد پھر یعقوب كی بشارت دی (71)

1_ حضرت ابراہیم (ع) كی زوجہ (سارہ) خوشخبری كاپیغام لانے والے فرشتوں كے ہاں تشریف فرماتھیں_

و لقد جاء ت رسلنا ابراہیم بالبشری ... و امراتہ قائمة فضحكت
2_ حضرت ابراہیم (ع) اوران كے پاس تشریف لانے والے فرشتے سب بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت سارہ كھڑی ہوئیں تھیں _
وامراتہ قائمة

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

3_ عورتوں کا مردوں کی بیٹھك میں آکر ان کی خاطر تواضع کرنے کا جواز_
و أمراتہ قائمة فضحکت فبشّرنہ
4_ بعض حضرات نے یوں معنی کیا ہے کہ (قائمہ) سے مراد مہمانوں کی پذیرائي کرنا ہے مذکورہ تفسیر اسی معنی کی وجہ سے ہے البتہ بعد والی آیت اس معنی پر دلالت کرتی ہے کہ عورتوں کا مطلقا خواہ جوان ہوں یا بوڑھي، مردوں کی محفل میں حاضر ہونا ثابت نہیں ہوسکتا لیکن اسکی نفی کرنا بھی ثابت نہیں ہوتا ہے_
4_ حضرت ابراہیم (ع) کی زوجہ، فرشتوں کی (قوم لوط کی ہلاکت) کی ماموریت کی خبر سے ہنسی اور خوشحال ہوئیں _
انا ارسلنا الی قوم لوط ، و امراتہ قائمة فضحکت
مذکورہ بالا مطلب "ضحکت" کے جملے کا "فا " کے ذریعہ گذشتہ آیت "انا ارسلنا" پر تفریع سے حاصل ہوا ہے_ یعنی جو چیز حضرات ابراہیم(ع) کی زوجہ کے لیے خوشحالی کا سبب بنی وہ قوم لوط کا عذاب میں گرفتار ہونا تھا_
5_ جب سارہ کا فرشتوں سے خوف ختم ہوا تو اسکی خوشحالی اور خوشی کا سبب بنا _
قالوا لاتخف انا ارسلنا الی قوم لوط وامراتہ قائمة فضحکت
مذکورہ بالا تفسیر اس صورت میں ہوسکتی ہے جب جملہ (فضحکت) کو جملہ (لاتخف انا ارسلنا الی قوم لوط) کے لیے فرع قرار دیں_
6_ سارہ زوجہ حضرت ابراہیم، (ع) مہمانوں کی ماہیت سے آگاہی کے بعد اور ان کی ذمہ داری (قوم لوط کی نابودی) سے اطلاع حاصل کرنے کے بعد حائض ہوگئیں _
و امراتہ قائمة فضحکت
مذکورہ بالا تفسیر اس صورت میں ہوسکتی ہے جب (ضحکت) کا مصدر (ضحك) لیا جائے جس کا معنی حیض دار ہونا ہے _ وہ مفسرین جو مذکورہ معنی کو لیتے ہینوہ جملہ (فبشرناہا) کی تفریع کو جملہ (ضحکت) کے لیے مؤید سمجھتے ہیں _
7_ خداوند متعال نے حضرت ابراہیم (ع) کی زوجہ کو ایك بیٹے کے متولد ہونے کی بشارت دی _
فبشّرنہا باسحق

217

8_ خداوند متعال نے حضرت ابراہیم اوران کی زوجہ کے ہانبیٹا پیدا ہونے سے پہلے اسکا نام اسحاق رکھ
فبشّرنہا باسحق
جملہ (فبشرناہا باسحاق ... یعقوب) سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فرشتوں نے اسحاق اور یعقوب نام کی بھی بشارت دی _
9_ خداوند عالم نے سارہ کو بشارت دی کہ اسحاق ایك بیٹا ہوگا _
فبشّرنہا باسحق و من وراء اسحق یعقوب
(یعقوب) کا لفظ (اسحاق) پر عطف ہے اور (من وارء اسحاق)کی عبارت (یعقوب) کے لیے صفت ہے یعنی معنی یوں ہوگا_ فبشرناہا بیعقوب کائناً من وارء اسحاق
10_ خداوند متعال نے حضرت یعقوب (ع) کے پیدا ہونے سے پہلے اس کا نام یعقوب رکھا اور حضرت ابراہیم (ع) اور ان کی زوجہ محترمہ کو بتایا _
فبشّرنا باسحق و من وراء اسحق یعقوب
11_ حضرت اسحاق (ع) اور یعقوب (ع) کے پیدا ہونے کی خوشخبري، حضرت ابراہیم (ع) کی طرف سے فرشتوں کی پذیرائي کے دوران حضرت ابراہیم (ع) اور انکی زوجہ سارہ کو سنائي گئي_
فبشّرنہا باسحق و من وراء اسحق یعقوب
12_ حضرت ابراہیم (ع) نے اپنے بیٹے اور پوتے (اسحاق و یعقوب) کی خبر، قوم لوط کی ہلاکت سے تھوڑی دیر پہلے سني_
انا ارسلنا الی قوم لوط و امراتہ قائمة فضحکت فبشّرنہا باسحق
13_ حضرت ابراہیم (ع) کی زوجہ سارہ اپنے پوتے یعقوب (ع) کی پیدائشے کے وقت زندہ تھیں _
فبشّرنہا باسحق و من وراء اسحق یعقوب
حضرت ابراہیم (ع) کی زوجہ کو یہ تو خوشخبری دی گئي کہ حضرت اسحاق (ع) سے حضرت یعقوب (ع) متولد ہوں گے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لیکن یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیوں نہ بتا یا گیا کہ حضرت یعقوب (ع) سے بھی حضرت یوسف متولد ہوں گے؟ اس سوال کے جواب میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ فقط حضرت یعقوب (ع) کا نام لینا یہ بتاتا ہے کہ جناب سارہ حضرت یعقوب کو دیکھیں گی اور ان کے جمال پر ان کی نظر پڑے گی یعنی وہ اس زمانے تک زندہ رہیں گی _

14_ فرشتے، خداوند متعال کے عالم طبیعت میں اسباب اور عمّال ہیں اس کی مشیت کو پورا کرتے ہیں

و لقد جاءت رسلنا ابراہیم بالبشری ... فبشّرنہ

ظاہراً فرشتوں نے ہی حضرت ابراہیم (ع) کی زوجہ کو بیٹے کی خوشخبری دی لیکن خداوند متعال نے (فبشرنا ہا ...) (ہم نے اسکو بشارت دی) اسکو اپنی طرف نسبت دی تا کہ اس بات کی طرف اشارہ کرے کہ اولاً فرشتوں کا کام خدا کا کام ہے دوسری بات یہ کہ خداوند متعال اپنے احکام کو

اسباب اور وسائط کے ذریعے وجود میں لاتاہے _

15_ عن ابی جعفر (ع) (فی قولہ تعالي) (وامراتہ قائمة) قال : انّما عنی سارة قائمة ... "فضحکت " یعنی فعجبت من قولہم (...)(1)

امام باقر (ع) سے (و امراتہ قائمة) جو قول خداوند ہے اس کے بارے میں روایت ہے کہ مقصود خداوند عالم یہ ہے کہ سارہ زوجہ حضرت ابراہیم (ع) کھڑی ہوئي تھیں اور جملہ (فضحکت) سے مراد یہ ہے کہ بی بی نے فرشتوں کی اس بات پر تعجب کا اظہار کیا ..._

16_ عن ابی عبداللہ (ع) فی قول اللہ عزوجل : " فضحکت فبشّرناہا باسحاق " قال : حاضت (2)

ترجمہ : امام جعفر صادق (ع) سے (فضحکت) کے جملے کے بارے میں روایت ہے کہ آپ(ع) نے فرما یا جناب سارہ کو عورتوں والی عادت لا حق ہوگئي_

ابراہیم (ع) :

ابراہیم (ع) کا بیٹا 8; ابراہیم (ع) کا قصّہ 1، 2،7،9، 11، 12، 15; ابراہیم (ع) کو خوشخبری 11;ابراہیم (ع) کی زوجہ 1، 4، 15; ابراہیم (ع) کے مہمان 2، 6

اسحاق :

اسحاق کا فرزند 10; اسحاق نام رکھنا 8

بشارت :

اسحاق (ع) کی بشارت کا وقت 12; اسحاق (ع) کے فرزند کی بشارت 9;اسحاق (ع) کے متولد ہونے کی بشارت 7; بشارت اسحاق (ع) کی جگہ 11;بشارت یعقوب (ع) کا وقت 12; بشارت یعقوب (ع) کی جگہ 11

خدا :

افعال خداوندی 8،10; خداوند متعال کی خوشخبریاں 7، 9، 11; مشیت الہی کو جاری کرنے والے 14

خدا کے عمّال : 14

روایت : 15، 16

سارہ :

بی بی سارہ کو بشارت 7، 9، 11; جناب سارہ اور قوم لوط کی ہلاکت 4; جناب سارہ اور ملائکہ 5، 6، 15;جناب سارہ کا بیٹا 7، 8;جناب سارہ کا پوتا 9;جناب سارہ کا تعجب 15; جناب سارہ کا حضرت یعقوب (ع) کی پیدائشے کے وقت زندہ ہونا 13; جناب سارہ کا حیض 6، 16; جناب سارہ کا خوف دور ہونا 5;جناب سارہ کی خوشی کے اسباب 4، 5;جناب سارہ کی مدت زندگی 13;جناب سارہ

....

1) تفسیر عیاشی ج2 ، ص 152، ح 44، تفسیر برہان ج2، ص229،ح 10_
2) معانی الاخبار ، ص 224، ح 1; نور الثقلین ، ج 2، ص 386، ح 169_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

219
ملائکہ کی بیٹھك میں 1، 2
عورت :
عورت، مردوں کی محفل میں 3;عورت کی معاشرتی ذمہ داریاں 3
قوم لوط :
ملائکہ :
ملائکہ کا کردار 14
یعقوب (ع) :
حضرت یعقوب (ع) کا نام رکھنا 10

قَالَتْ يَا وَيْلَتَى أَأَلِدُ وَأَنَاْ عَجُوزٌ وَهَـذَا بَعْلِي شَيْخاً إِنَّ هَـذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ (٧٢)
تو انھوں نے کہا کہ یہ مصیبت اب میرے یہاں بچہ ہوگا جب کہ میں بھی بوڑھی ہوں اور میرے میاں بھی بوڑھے ہیں یہ تو بالکل عجیب سی بات ہے (72)

1_ حضرت ابراہیم (ع) اور انکی زوجہ جناب سارہ، فرشتوں کی اسحاق اور یعقوب کی ولادت کی بشارت کے وقت ، بوڑھے اور عمر رسیدہ تھے _
قالت یا ویلتی ء الدو انا عجوز و ہذا بعلی شیخ
2_ جناب سارہ اپنے آپ اور اپنے شوہر کو بوڑھا دیکھ کر بچے دار ہونے کو ایك تعجب انگیزبات خیال کرتی تھیں_
قالت یا ویلتي ء الدو انا عجوز و ہذا بعلی شیخاً ان ہذا لشئي عجیب
(یاویلتی) ہائے مجھ پر مصیبت ہے _ یہ جملہ قوم لوط کی ہلاکت 12
عموما تعجب کے وقت کہا جاتا ہے اور (ء آلد) میں ہمزہ تعجب کے لیے آیا ہے _ اور (انّ ہذا ...) کے جملے میں بھی تعجب کی صراحت موجود ہے یہ سب حضرت ابراہیم (ع) کی زوجہ کے حد سے زیادہ تعجب کو بتاتے ہیں_
3_ عمر رسیدہ لوگوں کے لیے بچے دار ہونے کے قابل ہونا ، عادت سے ہٹ کر اور شگفت آور ہے _
ان ہذا لشئي عجیب
4_ حضرت اسحاق(ع) کی پیدائشے اور ان کا وجود میں آنا،اعجاز الہی اور خلاف معمول تھا_

220
فبشّرنہا باسحق ... قالت ی ویلتی ء الدو انا عجوز و ہذا بعلی شیخ
5_ حضرت ابراہیم (ع) کی زوجہ جناب سارہ کی فرشتوں سے گفتگو_
فبشّرنہا باسحق ... قالت ی ویلتی ء الدو انا عجوز و ہذا بعلی شیخ

ابراہیم (ع) :
حضرت ابراہیم (ع) کا بڑھاپا 1، 2; حضرت ابراہیم (ع) کا قصہ 1، 5;حضرت ابراہیم (ع) ملائکہ کی بشارت کے وقت 1
امور :
شگفت آور امور 3، 4
بشارت :
حضرت اسحاق(ع) کی بشارت کا وقت 1; حضرت یعقوب (ع) کی بشارت کا زمانہ 1
حاملہ ہونا :
پیری میں حاملہ ہونا 2، 3
سارہ :
جناب سارہ کا تعجب 2; جناب سارہ کی پیری 1، 2; جناب سارہ کی ملائکہ سے گفتگو 5; جناب سارہ ملائکہ کی بشارت کے وقت 1

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

معجزہ :
حضرت اسحاق (ع) كے تولد كا معجزہ 4
ملائكہ :
ملائكہ سے ہمكلام ہونا 5

قَالُواْ أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللّهِ رَحْمَتُ اللّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ (٧٣)
فرشتوں نے كہا كہ كيا تمھيں حكم الہى ميں تعجب ہورہا ہے اللہ كى رحمت اور بركت تم گھر والوں پر ہے وہ قابل حمد اور صاحب مجد و بزرگى ہے (73)
1_ فرشتوں نے حضرت ابراہيم (ع) كى زوجہ كو بتايا كہ آپ كا صاحب فرزند ہونا، خداوند متعال كى مرضى كے ساتھ ہے _
الد و انا عجوز ... قالوا اتعجبين من امراللہ

(امر اللہ) يعنى ايسا كام جس كے وجود ميں آنے كے ليے خداوند متعال نے حكم ديا ہے اور وہ حضرت ابراہيم (ع) اور جناب سارہ كا پيرى ميں بچہ دار ہونا ہے _
2_ خداوند متعال كا ارادہ، يقيناً وجود ميں آتا ہے خواہ وہ كتنا ہى خارق عادت كيوں نہ ہو اور اس مينكسى قسم كے انكار كى گنجائشے نہيں ہے_
قالوا اتعجبين من امراللہ
(اتعجبين) ميں استفہام انكارى و توبيخى ہے _ يعنى ارادہ خدا كے متحقق ہونے ميں كيوں تعجب كررہے ہو اور اسے كيونبعيد خيال كرتے ہو؟
3_ فرشتوں نے زوجہ حضرت ابراہيم (ع) كو ارادہ الہى كے تحقق ميں شك و ترديد كرنے اور شگفت زدہ ہونے پر منع كيا _
قالوا أتعجبين من امراللہ
4_ حضرت ابراہيم (ع) اور ان كے گھرانہ كو ہميشہ رحمت اور خاص بركات الہى شامل حال تھيں _
رحمت اللہ و بركاتہ عليكم اہل البيت
5_ حضرت اسحاق (ع) و حضرت يعقوب (ع) ، حضرت ابراہيم (ع) اور ان كے گھرانے كے ليے خداوند متعال كى طرف سے رحمت اور بركت تھي_
فبشّرنہا باسحق ... رحمت اللہ و بركاتہ عليكم اہل البيت
6_ نيك فرزند، خداوند متعال كى رحمت و بركت ہے _
فبشّرنہا باسحق ... رحمت اللہ و بركاتہ عليكم اہل البيت
7_ حضرت ابراہيم (ع) اور ان كے اہل خانہ خداوند متعال كے نزديك عظيم مقام و منزلت ركھتے تھے_
رحمت اللہ و بركاتہ عليكم اہل البيت
8_ خداوندعالم كے ہاں انسانوں كى اپنى استعداد و صلاحيت،اس كى نعمتوں كے حصول كاپيش خيمہ ہے _
فبشرنہا باسحق ... أتعجبين من امر اللہ رحمت اللہ و بركاتہ عليكم اہل البيت
(رحمت اللہ و بركاتہ ...) كا جملہ يہ بتاتا ہے كہ خاندان ابراہيم (ع) خداوند متعال كے نزديك عظيم مقام و منزلت ركھنے والے ہيں اور يہ جملہ علت ہے اس مفہوم كے ليے جو جملہ (اتعجبين ...) سے حاصل ہوتا ہے _ يعنى اسكا معنى يوں ہوا كہ كيونكہ آپ خاندان ابراہيم (ع) ايك شائستہ ولائق خاندان ہينلہذا اگر خداوند متعال آپكو اپنى خاص نعمت سے بہرہ مند كرتا ہے تو اس ميں تعجب كى كوئي بات نہيں_
9_ خداوند متعال حميد (اچھے كاموں والا) اور مجيد (بلند مقام والا) ہے _
انّہ حميد مجيد
(حميد) كا معنى محمود ہے يعنى جسكى حمد كى گئي ہو _ بعض نے (حامد) كا معنى كيا ہے يعنى حمد كرنے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

والا ، اسی طرح مجید مجد سے نکلا ہے جس کا معنی عظمت اور بزرگی ہے_
10_ خداوند متعال اپنے نیك بندوں کی تعریف کرتا ہے_
انہ حمید
11_ خداوند متعال کی طرف سے حضرت ابراہیم(ع) اور جو لائق رحمت الہی ہیں ان کے لیے رحمت الہی کا آنا یہ خداوند متعال کی طرف سے ان کے لیے قدر دانی اور اس کے بلند مرتبہ ہونے کا نمونہ اور جلوہ ہے _
رحت اللہ و برکاتہ علیکم اہل البیت انہ حمید مجید
(انّہ حمید مجید) کا جملہ، خاندان ابراہیم (ع) کو خدا کی رحمت و برکت کے شامل ہونے کی علت کے مقام پر ہے کیونکہ خداوند متعال اپنے نیك بندوں کے کام کی قدر دانی کرتا ہے پس اے خاندان ابراہیم (ع) تم نے بھی نیك کاموں کو انجام دیا ہے لہذا تم اس کے لائق و سزا وار ہو کہ خداوند متعال نے اپنی رحمت و برکات کو تم پر نازل فرمایا ہے _
12_ دوسروں کے اچھے کاموں کی قدر دانی کرنا، پسندیدہ عمل ہے _
انّہ حمید

ابراہیم (ع) :
ابراہیم (ع) پر رحمت 4، 5، 11; ابراہیم (ع) کے اہل خانہ پر رحمت 4،5;حضرت ابراہیم(ع) کی تعریف 11; حضرت ابراہیم (ع) کے مقامات 7; خاندان ابراہیم (ع) کے مقامات 7
احسان :
احسان کی اہمیت 10
اسحاق :
اسحاق (ع) کا برکت ہونا 5: اسحاق (ع) کا رحمت ہونا 5
اسماء و صفات :
حمید 9; مجید 9
انسان :
انسانوں کے فضائل کے آثار 8
خدا :
برکات خداوندی 5، 6;خدا کی تعریفوں کی نشانیاں 11; خدا کی رحمت5،6; خدا کی مشیت1; خداوند متعال کی تعریفیں 10; خداوند متعال کے ارادہ کا حتمی ہونا 2
رحمت :
رحمت خاصہ کے شامل حال افرادکی تعریف 11; رحمت کے شامل حال لوگ4،5
سارہ :
جناب سارہ کا حاملہ ہونا 1; جناب سارہ کا شك 3; سارہ اور مشیت الہی کا متحقق ہونا 3

عمل :
پسندیدہ عمل 12;پسندیدہ عمل کو اچھا جاننا 12
فرزند:
فرزند صالح کا رحمت ہونا 6;فرزند صالح کی اہمیت 6; فرزند صالح کی برکت 6
محسنین :
احسان کرنے والوں کی تعریف 10
ملائکہ :
ملائکہ اور جناب سارہ 1، 3 ; ملائکہ کا منع کرنا 3

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نعمت :
نعمت خاصہ کا سبب 8
یعقوب (ع) :
حضرت یعقوب (ع) کا بابرکت ہونا 5;حضرت یعقوب (ع) کا رحمت ہونا 5

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءتْهُ الْبُشْرَى يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ (٧٤)
اس کے بعد جب ابراہیم کا خوف برطرف ہوا اور ان کے پاس بشارت بھی آچکی تو انھوں نے ہم سے قوم لوط کے بارے میں اصرار کرنا شروع کردیا (74)

1_ حضرت ابراہیم (ع) کی مہمانوں کی حقیقت معلوم ہو جانے سے (جو فرشتے تھے)خوف اور پریشانی دور ہوگئي_
فلمّا ذہب عن ابراہیم الروع
(الروع) کا معنی خوف اور پریشانی ہے اسمیں (ال) عہد ذکری کا ہے _ یہ اس خوف کی طرف اشارہ کرتا ہے جو فرشتوں کے طعام کو تناول نہ کرنے سے حضرت ابراہیم (ع) پر جاری ہوا تھا_
2_ حضرت ابراہیم (ع) کے مہمان فرشتوں نے انہیں ایك بیٹے کے ہونے کی بشارت دی _
وجاء تہ البشری
(البشري) میں(ال) عہد ذکری ہے یہ اس بشارت کی طرف اشارہ کرتا ہے جو آیت 71_ (فبشرناہا) میں ذکر ہوئي ہے _
3_ جب حضرت ابراہیم (ع) کو فرشتونکے اصل مقصد (قوم لوط کی بربادی) کا پتہ چلا تو ان سے بحث و

مباحثہ وتکرار کرنے لگے_
یجادلنا فی قوم لوط
آیت 76 کاجملہ (قد جاء امرربك) ممکن ہے یہ قرینہ ہو کہ (یجادلنا) سے مراد (یجادل رسلنا) ہے_
4_ حضرت ابراہیم(ع) نے خداوند متعال کی بارگاہ میں ہلاکت قوم لوط کی نجات کے لیے شفاعت کی اور خواہش کی کہ ان سے عذاب ٹل جائے _
یجادلنا فی قوم لوط
آیت 76 میں(قد جاء امر ربك ...) کا جملہ یہ بتاتا ہے کہ حضرت ابراہیم (ع) کا جدال اور بحث کرنا اس وجہ سے تھا کہ قوم لوط سے عذاب ٹل جائے _
5_ قوم لوط کے بارے میں حضرت ابراہیم (ع) کی بحث و جدال خوف کے چلے جانے کے بعد اور بشارت (بچہ دار ہونے) سننے کے بعد تھی _
فلما ذہب عن ابراہیم الروع وجاء تہ البشری یجادلنا فی قوم لوط
6_بڑھا پے میں حضرت ابراہیم(ع) کو صاحب اولاد ہونے کی بشارت نے انہیں امید دلائي کہ وہ قوم لوط (ع) سے عذاب کوٹا لنے کی سفارش کریں_
فلما ... جاء تہ البشری یجادلنا فی قوم لوط
مذکورہ بالا تفسیر جملہ (یجادلنا ...) کا_" جائتہ البشري"کے بعد آنے سے حاصل ہوا ہے _
7_ خداوند متعال کے قاصدوں کے ساتھ چون وچرا و جدال کرنا گویا خود خداوند متعال کے ساتھ جدال کرنے کے مساوی ہے _
یجادلنا فی قوم لوط
اگر " یجادلنا" سے مراد (یجادل رسلنا) ہو تو جملے کا یہ معنی ہوگا کہ خدا کے بھیجے ہوئے کے ساتھ جدال و بحث کرنا خود خدا کے ساتھ بحث کرنے کے مترداف ہے_
8_ انسان کی اندرونی پریشانیاں اور ہیجان ، ان بر وقت فیصلوں اور ارادہ کے لیے مانع ہیں جنہیں انسان ضروری و لازمی خیال کرتا ہے_
فلما ذہب عن ابراہیم الروع ... یجادلنا فی قوم لوط

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جبحضرت ابراہیم(ع) كے دل سے خوف و ہراس دور ہوگیا تو انہوں نے فرشتوں سے قوم لوط كے عذاب كے بارے میں بحث و جدال شروع كى اس وقت كا یقین كرنا بتا تا ہے كے جب تك انسان اندرونى پریشانیوں میں مبتلاء ہو اس وقت اپنا ما فى الضمیر بیان نہیں كرسكتا_
9_ جب انسان پریشانى اور وسوسہ كى حالت میں ہو تو فیصلہ جات اور عملى اقدام كرنے سے پرہیز كرے_
فلما ذہب عن إبراہیم الروع ... یجدلنا فى قوم لوط
10_ عن ابى بصیر ... قال ابو جعفر (ع) ... فلما جاء ت ابراہیم البشارة باسحاق و ذہب

عنہ الروع اقبل یناجى ربّہ فى قوم لوط و یسألہ كشف البلاء عنہم ... (1)
ابوبصیر سے نقل ہوا ہے كہ امام محمد باقر (ع) نے فرمایا:جب حضرت ابراہیم (ع) كواسحاق (ع) كى بشارت دى گئي ، تو ان كا خوف دور ہوگیا تو انہوں نے پرودگار سے مناجات كى كہ خدایا اس قوم سے عذاب كو برطرف كر دے _

ابراہیم :
حضرت ابراہیم (ع) اور قوم لوط كى ہلاكت 3;حضرت ابراہیم (ع) اور ملائكہ 3،5; حضرت ابراہیم (ع) كا بڑھا پا 6 ;
حضرت ابراہیم(ع) كا قصہ 1،2،3،5،6،10; حضرت ابراہیم (ع) كا مجادلہ 3،5;حضرت ابراہیم (ع) كو بشارت 2،
5،6;حضرت ا براہیم (ع) كى دعا 4،10;حضرت ابراہیم(ع) كى شفاعت 4;حضرت ابراہیم(ع) كے امید لگانے كے اسباب 6;
حضرت ابراہیم (ع) كے خوف كا دور ہونا 5; حضرت ابراہیم(ع) كے خوف دور ہونے كے اسباب 1; حضرت ابراہیم(ع) كے مہمان1
اضطراب :
اضطراب كے آثار 8;فیصلہ كرنے میں اضطراب 9; ہدف مشخص كرنے میں اضطراب 9
بشارت :
ولادت اسحاق (ع) كى بشارت 2
روایت :10
قوم لوط :
قوم لوط سے عذاب كا دور ہونا 4،10; قوم لوط كى شفاعت 4،6،10
مصمم ارادہ :
صحیح مصمم ارادہ كرنے كے موانع 8; مصمم ارادہ كرنے كے آداب 9: مصمم ارادہ 8
مجادلہ :
خدا كا انبیاء (ص) كے ساتھ مجادلہ 7; خدا كے ملائكہ كے ساتھ مجادلہ 3;خدا كے ساتھ مجادلہ 7
ملائكہ :
ملائكہ اور ابراہیم (ع) 2;ملائكة بشارت 2; ملائكة عذاب 3
نفسیاتى علم :8،9
....

1) علل الشرائع ، ص 550،ح 4، ب34،نور الثقلین ج 2، ص 384، ح 165_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ (٧٥)
بيشك ابراہيم بہت ہی دردمند اور خدا کی طرف رجوع کرنے والے تھے (75)

1_ حضرت ابراہيم (ع) بردبار پيغمبر تھے جو ہرگز گناہگاروں کے عذاب ميں جلدی کرنے والے نہيں تھے_
ان ابراہيم لحليم
2_ حضرت ابراہيم (ع) لوگوں کو مشکلات ميں ديکھ کر متأثر ہونے والے اور ان کی دلسوزی کرنے والے تھے_
ان ابراہيم ... اوّاة
(أوّاہ)اس شخص کوکہتے ہيں جو زيادہ (آہ) کرنے والا اور افسوس کرنے والا ہو جملہ (يجادلنا) کے بعد جملہ (اوّاہ) کا آنا يہ بتاتا ہے کہ حضرت ابراہيم (ع) لوگوں کی مشکلات و پريشانی کی وجہ سے بہت متأثر اور اظہار افسوس کرتے تھے_
3_ حضرت ابراہيم (ع) ، ہميشہ خدا سے لگاؤ رکھتے اور اپنی حاجات کو اس سے طلب کرتے تھے_
ان ابراہيم ... منيب
خداوند عالم کی بارگاہ ميں انا بہ سے مراد ، اس كي طرف رجوع کرنا ہے_
4_ حضرت ابراہيم (ع) کا قوم لوط کے بارے ميں طلب شفاعت کرنے کا سبب، ان کی بردباری اور لوگوں کی مشکلات ميں اظہار افسوس کرنا اور خداوند متعال کے بارے ميں اعتقاد راسخ رکھنا ہے_
يجادلنا فی قوم لوط، ان ابراہيم لحليم اوّاہ منيب
(ان ابراہيم) کا جملہ ابراہيم (ع) کا قوم لوط کے بارے ميں مجادلہ و بحث کرنے کا سبب اور ان کے دفاع کی وجہ کو بتاتا ہے_
5_ بردباری ، لوگوں کی مشکلات سے متأثر اور اظہار افسوس کرنا اور خدا کی طرف لگاؤ رکھنا اور اسی سے اپنی حاجات کو طلب کرنا يہ اچھی صفات اور پسنديده عادات ہيں_
ان ابراہيم لحليم اوّاہ منيب

6_ عن جعفر بن محمد (ع) ... (الاوّاہ) الدّعاء(1)
امام جعفر صادق (ع) سے روايت ہے کہ (اوّاہ) جو آيت شريفہ ميں ہے اسکا معني، زيادہ دعا کرنے والا ہے_

ابراہيم (ع) :
ابراہيم (ع) اور خطا کرنے والے 1; ابراہيم (ع) اور ذکر الہی 3; ابراہيم اورقوم لوط 4; ابراہيم (ع) کا حلم 1;ابراہيم (ع) کا غم 2،4;ابراہيم (ع) کی دعا 3; ابراہيم (ع) کی سيرت 3; ابراہيم (ع) کی شفاعت کے اسباب 4; ابراہيم (ع) کی مہربانی 2;ابراہيم (ع) کے حليم ہونے کے آثار 4; ابراہيم (ع) کے فضائل 1
انگيزه :
انگيزه کے اسباب 4
اوّاہ :
اوّاہ سے مراد 6
حلم :
حلم کی اہميت 5
دعا :
دعا کی اہميت 5
ذکر:
ذکر خدا کی اہميت 5
روايت :6

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

صفات :
پسنديده صفات 5
قوم لوط :
قوم لوط كى شفاعت 4
لوگ :
لوگوں كى مشكلات پر تأسف كا اظہار كرنا 5،4،2
....

1) دعائم الاسلام ، ج1، ص 166; بحار الانوار ج82،ص325،ح20_

228

يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَذَا إِنَّهُ قَدْ جَاء أَمْرُ رَبِّكَ وَإِنَّهُمْ آتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ (٧٦)
ابراہيم اس بات سے اعراض كرو _ اب حكم خدا آچكا ہے اوران لوگوں تك وہ عذاب آنے والا ہے جو پلٹايا انہيں جا سكتا (76)

1_ حضرت ابر اہيم(ع) كى قوم لوط كے بارے ميں شفاعت (كہ ان سے عذاب ٹل جائے) خداوند متعال كے ہاں مورد قبول واقع نہ ہوئي _
يجادلنا فى قوم لوط ... يا ابراہيم اعرض عن ہذ
2_ فرشتوں نے جناب ابراہيم (ع) سے خواہش كى كہ قوم لوط كے بارے ميں شفاعت سے صرف نظر كريں اور اس پر اصرار نہ كريں _
يا ابراہيم اعرض عن ہذ
(ہذا) كا اشارہ (جدال) كى طرف ہے جو ماقبل آيت ميں موجود(يجادلنا) سے استفادہ ہوا ہے_
3_قوم لوط كا مقدر شدہ عذاب حتمى تھا اور اس ميں كسى تغيّر و تبديلى كى گنجائشے نہ تھي_
انہ قد جاء امرربك و انہم ء اتيہم عذاب غير مردود
(اتى)اتيان سے اسم فاعل ہے يعنى (آنا)اور (ردّ) پلٹانے كے معنى ميں ہے _لہذا (انہم ء اتيہم ...) يعنى وہى عذاب ان پر آئے گا جو ٹلنے والا نہيں ہے_
4_ كائنات ميں خداوند متعال كا حكم حتمى ہے _ اس ميں كوئي تخلف يا كمى واقعى نہيں ہوتى _
انہ قد جاء امر ربك
ظاہر يہ تھا كہ فرشتے، عذاب كے آنے كى خبر كو فعل مضارع سے بيان كرتے _ كيونكہ ابراہيم (ع) كى گفتگو كے دوران ابھى قوم لوط پر عذاب نازل نہيں ہوا تھا_ اسى وجہ سے فعل مضارع (يجي) كى جگہ فعل ماضى (جاءٔ) كاًلانا اور حرف (قد) كے ذريعے تاكيد كرنا اس حكم الہى كے حتمى طور پرواقع ہونے كو بتاتا ہے_

229
5_ پيغمبروں كى شفاعت ودر خواست كاخدا كى بارگاہ ميں قبول نہ ہونا بھى ممكن ہے_
يا ابراہيم اعرض عن ہذا ...
6_ قوم لوط پر عذاب كا قطعى ہونا اور قابل تغيير نہ ہونا حضرت ابراہيم (ع) كى ان كے بارے ميں شفاعت كے قبول نہ ہونے كى دليل ہے_
يا ابراہيم اعرض عن ہذا انہ قد جاء امر ربك
(انّہ قد جاء ...) كا جملہ (اعرض عن ہذا) كے جملے كے ليے علت ہے_
7_ حضرت ابراہيم (ع) كا قوم لوط كے عذاب كے بارے ميں فرشتوں سے جر و بحث كرنا اس عذاب كے قطعى ہونے كى اطلاع سے پہلے تھا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

يجادلنافى قوم لوط ... يا ابراہيم اعرض عن ہذا انہ قد جاء امر ربك
8_ مفسد اقوام پر عذاب الہى كا نازل ہونا، خداوند متعال كى ربوبيتكا تقاضا ہے_
انہ قد جاء امر ربك
9_ پيغمبروں كى شفاعت كا مورد قبول ہونا اس شرط پر ہے كہ جس امر كى شفاعت كررہے ہيں وہ خدا كے ہاں حتمى نہ ہو چكا ہو_
يجادلنا فى قوم لوط ... يا ابراہيم اعرض عن ہذا انہ قد جاء امر ربك
10_ قوم لوط پر عذاب كے نزول كے وقت،حضرت ابراہيم (ع) بوڑھے اور سن رسيدہ تھے_
و ہذا بعلى شيخاً ... يا ابراہيم اعرض عن ہذا انہ قد جاء امر ربك
11_عن ابى عبداللہ (ع) : ... فقال اللہ تعالى : يا ابراہيم ا عرض عن ہذا انہ قد جاء امر ربك و انہم آتاہم عذابى بعد طلوع الشمس من يومك محتوماً غير مردود;
امام صادق (ع) سے روايت ہے كہ خداوند متعال نے فرمايا: اے ابراہيم (ع) اس بات كو چھوڑ دو (اے ابراہيم) فرمان الہى آپہنچا ہے آج طلوع آفتاب كے بعد ان كے ليے ميرا عذاب آجائے گا اور يہ حتمى ٹلنے والا نہيں ہے_

ابراہيم (ع) :
ابراہيم (ع) اور قوم لوط 2;ابراہيم (ع) اور قوم لوط كا عذاب 7;ابراہيم (ع) قوم لوط كے عذاب پر آنے كے وقت 10;ابراہيم (ع) كى شفاعت7; ابراہيم (ع) كى شفاعت 01، 11;ابراہيم (ع) كى شفاعت كے قبول نہ ہونے كے دلائل 6; ابرہيم(ع) كى جرو بحث7 ; قصہ ابراہيم(ع) 7
انبياء (ع) :
ابنياء (ع) كى شفاعت كے رد ہونے كا امكان 5; انبياء (ع) كى شفاعت قبول ہونے كے شرائط 9
....

1) تفسير عياشى ، ج 2 ، ص 152، ح 45 ، تفسير برہان ج 2 ، ص 229، ح 11_

230
خدا:
اوامر الہى كا حتمى ہونا 4; خداوند متعال كى ربوبيت كى نشانياں 8
روايت :11
شفاعت :
حتمى چيزوں ميں شفاعت 9
قوم لوط :
قوم لوط سے شفاعت كا رد ہونا 1،2; قوم لوط كي تاريخ 3;قوم لوط كى شفاعت 7;قوم لوط كے بارے ميں شفاعت كے رد ہونے كے دلائل 6; قوم لوط كے عذاب كا حتمى ہونا 3،6،7،11;قوم لوط كے عذاب كا وقت 10
مفسدين :
مفسدين كے عذاب كا سبب 8
ملائكہ :
ملائكہ اور ابراہيم (ع) 2;ملائكہ كى تمنائيں 2

وَلَمَّا جَاءتْ رُسُلُنَا لُوطاً سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعاً وَقَالَ هَـذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ (٧٧)
اور جب ہمارے فرستادے لوط كے پاس پہنچنے تو وہ ان كے خيال سے رنجيدہ ہوئے اور تنگ دل ہوگئے اور كہا كہ يہ بڑا سخت دن ہے (77)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

1_ فرشتے، حضرت ابراہیم (ع) سے گفتگو کرنے کے بعد قوم لوط کے دیار میں پہنچ گئے اور حضرت لوط(ع) کے پاس تشریف لائے_
و لما جاء ت رسلنا لوط
2_ فرشتے، انسانوں کی شکل و صورت میں حضرت لوط (ع) کے ہاں حاضر ہوئے_
و لما جاء ت رسلنا لوطاً سيء بہم
3_ حضرت لوط(ع) ، اپنے مہمانوں کیحقیقت(انکے فرشتے ہونے)سے بے خبر اور ان کی ذمہ داری سے ناآگاہ تھے_
و لمّا جاء ت رسلنا لوطاً سيء بہم ... و قال ہذا يوم عصيب

4_ حضرت لوط (ع) ، نے فرشتوں کے آنے سے حالات کو اپنے لیے پریشان کن دیکھااور غم و پریشانی نے انہیں گھیر لیا _
و لما جاء ت رسلنا لوطاً سيء بہم و ضاق بہم ذرع
(ذرعاً) ہاتھ کی کہنیوں کے کھینچنےکے معنی میں آتا ہے یہ تمیز واقع ہوا ہے جو فاعل سے مبدل ہے لہذا (ضاق بہم ذرعاً) کا معنی یوں ہوگا (ضاق ذرعہ) اس کے ہاتھ کی کہنیاں ان پر تنگ ہوگئیں _کسی کی طرف کہینوں کا تنگ ہونا یہ ضرب المثل ہے اس کے لیے کہ جو کام کو انجام دینے پر قدرت نہ رکھتااور اس تك كی دسترسی نہ ہو (سیئ) ساء سے کافعل مجہول ہے (اسکو ناراحت کیا) کے معنی میں ہے _اور "بہم" میں "باء" سببیت کیلئے ہے لہذا"سي بہم " کا معنی یہ ہو گا ان کا آنا حضرت لوط (ع) کے لیے ناراحتی کا سبب بنا_
5_ حضرت لوط (ع) ، اپنے آپکو مہمانوں کی حفاظت کا ذمہ دار سمجھتے تھے_
و لما جاء ت رسلنا ... قال ہذا يوم عصيب
6_ حضرت لوط (ع) نے فرشتوں کے آنے والے دن کو سخت اور مشکل و دشوار حالات والا دن قرار دیا _
و قال ہذا يوم عصيب
"عصیب" دشواری اور سختی کے معنی میں ہے اور اسکی اصل (عَصب) ہے جو باندھنے کے معنی میں آتا ہے "اسی وجہ سے اس سخت دن کو گویا (یوم عصیب)" کہتے ہیں کہ اس دن ایك دوسرے کا شرّ اور دشواری ایك دوسرے سے لپٹی ہوئي ہے_(مجمع البیان سے یہ مطلب اخذ کیا گیا ہے)_
7_ عن ابی جعف(ع) ر : ... و كان لوط ابن خالة ابراہيم و كانت امراة ابراہيم سارہ اخت لوط و كان لوط و ابراہيم نبيين مرسلين منذرين و كان لوط رجلاً سخياً كريماً يقرى الضيف إذا نزل بہ و يحّذّرہم قومہ ...(1)
امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ حضرت لوط(ع) حضرت ابراہیم (ع) کی خالہ کے بیٹے تھے اور سارہ جو حضرت ابراہیم (ع) کی بیوی تھی وہ لوط(ع) کی بہن تھیں حضرت لوط(ع) اور ابراہیم (ع) دونوں نبی مرسل اور ڈرانے والے تھے_
حضرت لوط (ع) سخی و کریم انسان تھے جو مہمان ان کے پاس آتے تھے وہ ان کی خدمتگزاری کرتے تھے اور اپنی قوم کے شر سے انہیں محفوظ رکھتے تھے_
8_عن ا بى جعفر (ع) عن رسول اللّہ (ص) قال جبرئيل :ان قوم لوط كانوا اہل قرية لا يتنظفون من الغائط و لا يتطہرون من الجنابة بخلاء اشحّاء على الطعام و ان لوطاً لبث فيہم ثلاثين سنة و انّما كان
....

1) علل الشرائع ص 549 ; ح 4 ، ب 340_ نور الثقلين ، ج 2 ، ص 382، ح 65_

نازلاً عليہم و لم يكن منہم ... (1)امام باقر (ع) ، رسول اللہ (ص) سے روایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ قوم لوط دیہاتیعلاقے کے رہنے والے تھے جو خود کوپا خانہ سے پاك نہیں رکھتے تھے اور جنابت کے لیے غسل بھی نہیں کرتے تھے_ بخیل اور پر خور اشخاص تھے _حضرت لوط (ع) نے تیس 30 سال ان کے ساتھ زندگی بسر کی اور وہ باہر سے ان کے پاس آئے تھے ان کی قوم میں سے نہیں تھے ...
9_ عن ابى عبداللّہ (ع) قال : ان اللّہ تعالى بعث اربعة ا ملاك فى اہلاك قوم لوط ... فأتوا لوطاً و ہو فى زراعة لہ قرب المدينہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(2)...
امام جعفر صادق (ع) سے روايت ہے كہ خداوند متعال نے قوم لوط كو ہلاك كرنے كے ليے چار فرشتوں كو بھيجا ... پس وہ حضرت لوط (ع) كے پاس گئے جبكہ وہ اس وقت اپنے كھيت ميں تھے جو شہر كے قريب تھا ...

ابراہيم (ع) :
حضرت ابراہيم (ع) كا قصہ 1
روايت :7،8،9
قوم لوط :
قوم لوط پر عذاب 9; قوم لوط كابخل 8: قوم لوط كى پستى 8; قوم لوط كے رذائل 8
لوط (ع) :
حضرت لوط (ع) اور ملائكہ 3،4; حضرت لوط(ع) كا سمجھنا 6; حضر ت لوط(ع) كا غم و غصہ 4; حضرت لوط (ع) كا قصہ 1،2، 3،4،6،9;حضرت لوط (ع) كى پريشانى 4;حضرت لوط (ع) كى ذمہ دارى 5;حضرت لوط (ع) كى سخاوت 7; حضرت لوط (ع) كى مہمان نوازى 5،7; حضرت لوط (ع) كے سخت دن 6; حضرت لوط (ع) كے علم كا محدود ہونا 3; حضرت لوط (ع) كے فضائل 7;حضرت لوط (ع) كے ليے مہمانوں كى ذمہ دارى 3
ملائكہ :
ملائكہ اور حضرت ابراہيم (ع) 1; ملائكہ اور حضرت لوط(ع) 1،2;ملائكہ كا جسم ركھنا 2; ملائكہ ، قوم لوط(ع) كى سرزمين پر 1; ملائكہ عذاب 9
مہمان :
مہمانوں كا دفاع كرنے كى اہميت 5
....

1)علل الشرايع،ص055 ح5، ب 340;نورالثقلين ج2،ص 384ح 166_
2) كافى ، ج 8، ص 328، ح 505_ نور الثقلين ، ج 2 ، ص 378 ، ح 156_

وَجَاءهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِن قَبْلُ كَانُواْ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ قَالَ يَا قَوْمِ هَـؤُلاء بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُواْ اللّهَ وَلاَ تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ (٧٨)
اور ان كى قوم دوڑتى ہوئي آگئي اور اس كے پہلے بھى يہ لوگ ايسے برے كام كررہے تھے _ لوط نے كہا كہ ا ے قوم يہ ہمارى لڑكياں تمھارے لئے زيادہ پاكيزہ ہيں خدا سے ڈرد اور مہمانوں كے بارے ميں مجھے شرمندہ نہ كرو كيا تم ميں كوئي سمجھدار آدمى نہيں ہے (78)

1_ قوم لوط كے ايك گروہ نے حضرت لوط (ع) كے مہمانوں (فرشتوں) پر تجاوز كرنے كے ليے جلدى سے ان كے گھر كو گھير ليا_
و جائہ قومہ يہرعون اليہ
اگر چہ حضرت لوط (ع) پردھا و ابولنے والوں كى نسبت پورى قوم كى طر ف دى گئي ہے (وجاء قومہ) ليكن چند قرائن كى بناء پر قوم كے بعض لوگ مراد ہيں _ جملہ (ہولاء بناتى ...) ان قرائن ميں سے ايك ہے _ كيونكہ حقيقت اور شريعت ميں يہ ممكن نہيں تھا كہ حضرت لوط (ع) كى لڑكياں تمام قوم يا اكثر افراد قوم كى بيوياں بن سكيں _قابل ذكر بات يہ ہے كہ بعض افراد كو قوم كى طرف نسبت دينے ك
مطلب يہ تھا كہ اگر تمام قوم لوط ا س بات پر مطلع ہوگئي ہوتيكہ مہمان حضرت لوط(ع) كے ہاں آئے ہيناورانكے لیئے ممكن بھى ہوتا تو وہ بھى ہجوم كرنے والوں كى طرح عمل كرتے_
2_ قوم لوط ،فسادى لوگ اور لواط جيسے برے عمل (ہم جنس بازى)ميں مبتلائتھے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

و من قبل كانوا يعملون السيئات
مقام كى مناسبت سے(السيئات) كے لفظ كا بارز مصداق لواط اور ہم جنس بازى ہے_
3_ قو م لوط(ع) ، لواط كے علاوہ دوسرے بہت سے گناہوں سے آلودہ تھے_

234
و من قبل كانوا يعملون السيئات
مذكورہ بالا معنى اس صورت ميں ہے كہ جب (السيئات)پر الف لام جنس كا ہو جمع كے صيغہ پر الف ولام جنس كا داخل ہوتو وہ عموم كا معنى ديتا ہے اور بعض اوقات كثرت پر دلالت كرتا ہے_
4_ لواط اور ہم جنس بازي، گناہ كبيرہ اور بہت سے گناہوں كے قائم مقام ہے_
و قبل كانوا يعملون السيئات
مذكورہ بالا تفسير اس صورت ميں ہے جب ہم (السيئات) كے الف لام كو عہد ذكرى فرض كريں اس صورت ميں (السيئات) سے مراد لواط كاعمل اور (سيئات) كا ايك گناہ پر جمع كى صورت ميں اطلاق، مذكورہ مطلب كى طرف اشارہ ہے_
5_ قوم لوط كا فساد ميں سابقہ اور لواط كے برے عمل كى عادت نے انہيں حضرت لوط(ع) كے گھر كى جانب ان كے مہانوں پر تجاوز كى خاطر دھكيل ديا _
و جاء ہ قومہ يہرعون اليہ و من قبل كانوا يعملون السيئات
(و من قبل كانوا ...) كا جملہ جو كہ قوم لوط(ع) كے درميان بدكارى كے رواج اور فساد ميں سابقہ ركھنے كو بتاتا ہے (يہرعون) كے فاعل كے محذوف ہونے كو بتاتا ہے _ يعنى قوم لوط كا لوط(ع) كے گھر پر ہجوم كرنےكا سبب اسكا برائي ميں سابقہ اور بد كارى كى عادت تھا_
6_ حضرت لوط، (ع) متعدد لڑكياں ركھتے تھے جو سن ازدواج پر پہنچى ہوئي تھيں_
ہولا بناتى ہنّ اطہرلكم
7_ حضرت لوط (ع) كا حملہ كرنے والوں كو اپنى لڑكيوں سے شادى كى دعوت دينے كا مقصد يہ تھا كہ وہ اس لواط كے برے عمل اور ان كے مہمانوں سے جھگڑنے سے رك جائيں_
يا قوم ہولاء بناتى ہن اطہر لكم
8_ شہوت جنسى كو مٹانے كے ليے پليدگى سے پاك اور تنہاصحيح طريقہ، جنس مخالف سے ازدواج كرنا ہے_
ہولاء بناتى ہنّ اطہر لكم
(اطہر) كا لفظ افعل تفضيل ہے اور اسميں برترى كا معنى نہيں پايا جاتا بلكہ طاہر و پاك كے معنى ميں آيا ہے اس طرح كا استعمال كہ اسم فاعل كى جگہ پر افعل تفضيل كا استعمال كرنا يہ تاكيد اور مبالغہ كے ليے ہوتا ہے_
9_ لواط اور ہم جنسى بازى كا عمل،جنسى شہوت كو مٹانے كے ليے ناپاك اور بيہودہ طريقہ ہے _
ہوء لاء بناتى ہن اطہرلكم
10_شادى كرنا اور زوجہ اپنا نا، جنسى فسادات سے روكنے كا طريقہ ہے_
ہوء لاء بناتى ہنّ اطہر لكم
11_ حضرت لوط (ع) كى شريعت ميں كافر لوگوں كا مؤمن عورتوں سے ازدواج كا جائز ہونا _

235
ہولاء بناتى ہن اطہر لكم
جملہ (فأسر با ہلك ... الا امرا تك) اس بات كى حكايت كرتا ہے كہ حضرت لوط (ع) كى لڑكياں ان پر ايمان ركھتى تھيں_
12_ حضرت لوط(ع) نے حملہ آوروں كے عواطف جنسى كو متحرّك كرنے اور ان پر شفقت كے اظہاركے ذريعہ انہيں اپنے مہمانوں سے متعرّض ہونے سے روكا_
قال يا قوم ... فاتقوا اللّہ و لا تخزون فى ضيفى ا ليس منكم رجل رشيد
13_ حضرت لوط (ع) كا اپنى قوم سے مہربانيسے پيش آنا حتى اس وقت جب ان كى طرف سے وہ بہت سختى اور اذيت ميں تھے_
قال ہذا يوم عصيب ... قال يا قوم ہولاء بناتي

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت لوط (ع) کا یہ کہنا (یا قوم) اے میری قوم اور انہیں اپنی لڑکیوں سے شادی کی دعوت دینا، قوم پر ان کے لطف اور مہربانی کو ظاہر کرتا ہے _ یہ اس وقت ہوا جس وقت کو حضرت لوط (ع) نے بہت دشوار اور سخت وقت سے یاد کیا ہے_
14_ حضرت لوط (ع) نے حملہ آورونسے یہ تقاضا کیا کہ وہ خدا سے خوف کریں اور ان کے مہمانوں پر حملہ نہ کریں_
فاتقوا اللّہ
15_ ازدواج اور زوجہ کے انتخاب کے علاوہ دوسرے راستے سے جنسی شہوت کو پورا کرنا، تقوی اور خوف خدا کے خلاف ہے_
فاتقوا اللہ
16_ جنسی فساد، خدا کے عذاب کا موجب بنتا ہے _
ہؤلاء بناتی ہن اطہرلکم فاتقوا اللّہ
17_ حضرت لوط(ع) نے فسادی حملہ آوروں سے کہاکہ میرے مہمانوں سے متعرض نہ ہوں اور ان کے سامنے انہیں رسوااور خوار نہ کریں _
و لا تخزون فی ضیفي
اخزاء (لا تخزون) کا مصدر ہے جو خوار اور رسوا کرنے کے معنی میں آتا ہے_
18_ لوگوں کے درمیان کسی کو رسوا کرنا، تقوا اور خوف خدا کے خلاف ہے_
فاتقوا اللّہ و لا تخزون فی ضیفي
19_ کسی کی عزت و آبرو کو گرانے سے پرہیز کرنا، لازمی ہے_
و لا تخزون فی ضیفي
20 _ قوم لوط(ع) میں ایك شخص بھی سمجھدار اور خوف خدا رکھنے والا اور غیرت مندنہیں تھا_
فاتقوا اللّہ و لا تخزون فی ضیفی الیس منکم رجل رشید
(رشید) کا معنی راستہ پانے والا ہے جملہ

(اتقوا اللہ) اور(لا تخزون فی ضیفي) راستہ پانے والا خوف خدا، غیرت اور معیشت کا مصداق ہے_
21_ ہم جنس بازی ، تقوی ، خدا ترسي، رشیداور سمجھدار ی کے مخالف ہے_
فاتقوا اللّہ ... ا لیس منکم رجل رشید
22_ مہمانوں کی محافظت کرنا اور حملہ آوروں سے ان کو بچانا ضروری ہے_
یا قوم ہؤلاء بناتی ... ا لیس منکم رجل رشید
23_ عن ا بی عبداللّہ (ع) قال : ان اللّہ تعالی بعث اربعة ا ملاك فی اہلاك قوم لوط ... فأتوا لوطاً ... فسلّموا علیہ ... فقال لہم : المنزل ؟ فقالوا: نعم ... ثم مشی فلما بلغ باب المدینہ ... دخل و دخلوا معہ حتی دخل منزلہ فلما را تہم امراتہ ... صعدت فوق السطح و صفقت فلم یسمعوا فدخنت فلما را وا الدخان ا قبلوا الی الباب یہرعون ... (1)
امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ خداوند متعال نے قوم لوط کو ہلاك کرنے کے لیے چار فرشتوں کو بھیجا ...وہ حضرت لوط (ع) کے پاس آئے اور انہیں اس پر سلام کیا ..._ حضرت لوط (ع) نے ان کو گھر میں آنے کی دعوت دی وہ راضی ہوگئے ، اور وہ چلے یہاں تك کہ شہر کے دوراز ے تك پہنچ گئے ..._ وہ فرشتوں کے ساتھ شہر میں داخل ہوئے یہاں تك کہ وہ گھر پہنچ گئے _ جب لوط (ع) کی بیوی نے ان کو دیکھا ...تو چھت پر چڑھ گئي اور تالی بجائي ، لیکن قوم لوط متوجہ نہ ہوئي ، پھر اس نے دھواں اڑایا جب قوم نے دھویں کو دیکھا تو جلدی سے حضرت لوط (ع) کے گھر کی طرف دوڑے ..._
24_ عن ا بی جعفر (ع) ان قریة قوم لوط کانت علی طریق السیّارة الی الشام و مصر فکانت السیّارة تنزل بہم فیضیّفونہم ... فدعا ہم البخل الی ان کانوا اذا نزل بہم الضیف فضحوہ ...وانّما کانوا یفعلون ذلك بالضیف حتی ینکل النازل عنہم ... فأورثم البخل بلاء لا یستطیعون دفعہ عن ا نفسہم ... حتی صاروا یطلبونہ من الرجال فی البلاد و یعطونہم علیہ الجعل ...(2)
امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ قوم لوط کی آبادی ان مسافروں کے راستے میں تھی جہاں سے مسافر شام و مصر جاتے تھے _ کارواں اس قوم کے پاس آتے اور ان کے مہمان بنتے تھے _ ان کا بخل اس حد تك پہنچ گیا تھا کہ جب کوئي مہمان ان کے پاس آتا (تو اپنے اس برے کام کی وجہ سے) اسے رسوا کرکے چھوڑتے تھے اس کام کو اس وجہ سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

انجام دیتے تھے تا کہ مہمان ان کے پاس نہ آئیں

....

1) کافی ، ج 5، ص 547، ح 6 _ نورالثقلین ، ج 2 ، ص 379، ح 156 _
2)علل الشرائع ، ص 548، ح 4 ، ب 340_ نور الثقلین ، ج 2ص 382 ، ح 165_

237

اور واپس لوٹ جائیں پس ان کا بخل سبب بنا کہ وہ جس بلاء و مصیبت میں گرفتار ہوگے(مرض ابنہ) اس بیماری کو اپنے سے دور کرنے کی قدرت نہیں رکھتے تھے ... یہاں تك کہ دوسرے شہروں کے لوگونسے اگریہ چاہتے کہ ہمارے ساتھ یہ برا فعل انجام دو تو ان کو اجرت دینا پڑتی تھی _

25_ عن ابی عبداللہ(ع) فی قول لوط" ہؤلاء بناتی ہن ا طہرلکم" قال عرض علیہم التزویج (1)

امام جعفر صادق (ع) سے حضرت لوط(ع) کے اس قول (کہ میری بیٹیاں تمہارے لیے پاکیزہ تر ہیں) کے بارے میں روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت لوط(ع) نے انہیں ازدواج کرنے کی پیشکش کی تھي_

آبرو :

حفظ آبرو کی اہمیت 19; ہتك آبرو سے اجتناب 19

ازدواج :

ازدواج کی اہمیت 15;ازدواج کے آثار 8،10; کافر سے ازدواج 11

انحراف جنسی :

انحراف جنسی کو روکنے کا طریقہ 10; انحراف جنسی کی سزا 16;انحراف جنسی کے آثار 15

تقوا :

تقوی اختیار کرنے کی دعوت 14; تقوی نہ ہونے کی نشانیاں 21;تقوی نہ ہونے کے موارد 15، 18

خدا :

خدا کی سزائیں 16

رشد :

رشد کرنے کے موانع 21

روایت :23، 24، 25

عذاب :

عذاب کے اسباب 16

غریزہ جنسی :

غریزہ جنسیکی تسکین کا طریقہ 8،15

قوم لوط (ع) :

قوم لوط(ع) اور حضرت لوط (ع) کے مہمان 1،5; قوم لوط(ع) اور مہمان 24;قوم لوط(ع) کا بخل 24;قوم لوط(ع) کا حملہ 1;قوم لوط(ع) کی اذتیں 13; قوم لوط(ع) کی برائي کرنا 2;قوم لوط(ع) کی بے عقلی 20 ; قوم لوط(ع) کی بے غیرتی 20 ; قوم لوط(ع) کی تاریخ 1،2،3،5،24; قوم لوط(ع) کی خصوصیات 20 ; قوم لوط(ع) کی ہم جنس بازی 2;قوم لوط(ع) کے رذائل 24;قوم لوط(ع) کے فاسد ہونے کے آثار 5; قوم لوط(ع) کے گناہ 3; قوم لوط(ع) میں تقوی کا نہ ہونا 20 ; قوم لوط(ع) میں لواط(ع) 2،3، 24;قوم لوط(ع) میں لواط(ع) کے آثار 5

....

1) کافی ، ج 5 ص 548، ح 7 _ نور الثقلین ، ج 2 ، ص 379 ، ح 157_

238

گناہ کبیرہ :4

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لواط :
لواط کا گناہ 4; لواط کی پلیدی 9
لوط (ع) :
لوط (ع) اور خواری 17; لوط (ع) اور قوم لوط 12، 14، 17، 25 ; لوط (ع) اور مہمان نوازی 147، 17; لوط (ع) کا قصہ 7، 12، 13، 14، 23، 25;لوط (ع) کا منع کرنا 7; لوط(ع) کو اذیت13; لوط (ع) کی بیٹیوں سے شادی 7 ، 25; لوط (ع) کی پیشکش 13;25; لوط (ع) کی خواہشات 7، 17; لوط (ع) کی دعوتیں 14; لوط (ع) کی لڑکیوں کا بالغ ہونا 6; لوط (ع) کی متعدد بیٹیاں 6;لوط (ع) کی مہربانی 12، 13 ; لوط (ع) کی ہمسر کی جاسوسی 23;لوط (ع) کے دین میں ازدواج 11;لوط(ع) کے ملنے کا طریقہ 12،13; لوط(ع) کے مہمان 2
لوگ:
لوگوں کی آبروریزی 18
ملائکہ :
ملائکہ عذاب اور لوط (ع) 23
مہمان :
مہمان سے دفاع 7، 12، 14;مہمان سے دفاع کی اہمیت 22
ہم جنس بازی :
ہم جنس بازی کا گناہ 4; ہم جنس بازی کی پلیدی 9;ہم جنس بازی کے آثار 21

قَالُواْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ (٧٩)
ان لوگوں نے کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہمیں آپ کی لڑکیوں میں کوئي دلچسپی نہیں ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں (79)

1_ قوم لوط کے مفسدین نے ان کی پیشکش (کہ میری لڑکیوں سے شادی کرلو اور مہمانوں سے تجاوز نہ کرو) کو قبول نہیں کیا _
ہؤلاء بناتی ہنّ ا طہر لکم ... قالوا لقد علمت ما لنا فی بناتك من حق
2_ ازدواج ترك کرنا ، غریزہ جنسی کو لواط کے طریقے سے پورا کرنا ، قوم لوط کے درمیان ایك سنت اور معاشرتی اخلاق کے طور پر رائج ہوگیا تھا_
قالوا لقد علمت ما لنا فی بناتك من حق و ء انك لتعلم ما نرید

239
جب قوم لوط نے حضرت لوط(ع) کی لڑکیوں سے شادی کرنے کو اپنے خیال میں بے جا سمجھا تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عورتوں سے شادی کرنے کو ممنوع خیال کرتے تھے یا یہ کہ ان کا جنسی اخلاق اس حد تك ، طبیعی راستہ سے خارج ہو چکا تھا کہ جنس مخالف کی طرف ان کا میلان ختم ہوچکا تھا_
3_ قوم لوط کا لواط اور ہم جنس بازی کی طرف میلان اورعورتوں کی طرف شوق نہ رکھناسبب بناکہ انہوں نے حضرت لوط (ع) کی پیشکش (ان کی لڑکیوں سے شادی کرلو اور ان کے مہمانوں کے ساتھ تجاوز نہ کرو) کو ٹھکرا دیا _
قالوا لقد علمت ما لنا فی بناتك من حق و انك لتعلم ما نرید
4_ حضرت لوط (ع) متعدد بیٹیاں رکھتے تھے _
ما لنا فی بناتك من حق
5_ حضرت لوط (ع) اپنی قوم میں اس بداخلاق اور بری عادت ہم جنس بازی کے راسخ ہونے سے آگاہ تھے_
و انك لتعلم ما نرید

قوم لوط(ع) :
قوم لوط(ع) اور مہمان لوط (ع) 1،3;قوم لوط(ع) کا جھکاؤ 3; قوم لوط(ع) کی رسومات 2،5;قوم لوط(ع) کی ہم جنس بازی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

2، 3، 5; قوم لوط(ع) میں ازدواج 2; قوم لوط(ع) میں لواط(ع) 2،3
لوط (ع) :
لوط (ع) کا قصہ 1، 3;لوط (ع) کی آگاہی 5; لوط (ع) کی بیٹیوں سے ازدواج کو ردّ کرنا 3; لوط (ع) کی پیشکش کو ردّ کرنا 1، 3; لوط (ع) کی متعدد بیٹیاں 4

تفسیر راهنما جلد 8

قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ (٨٠)
لوط نے کہا کاش میرے پاس قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط قلعہ میں پناہ لے سکتا (80)

1_حضرت لوط (ع) نے اپنے آپ کو فسادی حملہ آوروں کے درمیان ناتوان اور بے یار مدد گار خیال کیا _
قال لو ا ن لی بکم قوّة ا و ء اوی الی رکن شدید
2_ حضرت لوط (ع) کی یہ آرزو تھی کہ ان ظالموں کے مقابلے میں وہ قدرت رکھتے اور اپنے مہمانوں کو بچا سکتے _

240
قال لو اُن لی بکم قوة
"لو" کا لفظ آیت میں حرف تمنا اور لیت کے معنی میں ہے یعنی (اے کاش)
3_ حضرت لوط (ع) کی یہ آرزو کہ ایك مطمئنپناہ گاہ ہوتیجسمیں اپنے مہمانوں کو پناہ دیتے اور ان ظالموں کے تجاوز سے انہیں بچاتے_
قال لو ... أو ء اوی الی رکن شدید
4_ مہمانوں کو ظالموں کے تجاوز سے بچانے کی ضرورت _
لو ان لی بکم قوة
5_ مفسدین اور ظالموں کے ساتھ مقابلہ کی ضرورت _
لوان لی بکم قوة
6_ ظلم اور ظالموں کے خلاف مقابلہ کرنے کی قدرت رکھنے کی آرزو کرنا، ایك مناسب اور پسندیدہ عمل ہے_
لو ان لی بکم قوة او ء اوی الی رکن شدید

آرزو :
پسندیدہ آرزویں 6; قدرت کی آرزو 2، 6; مقابلہ کرنے کے امکانات کی آرزو 6
فساد :
فساد سے مقابلہ 6
قوم لوط :
قوم لوط سے مقابلہ 2
لوط (ع) :
لوط (ع) کابے یار و مدد گار ہونا 1; لوط (ع) کا قصہ 1، 2، 3;لوط (ع) کی آرزو 2،3; لوط (ع) کی مہمان نوازی 2، 3 ; لوط (ع) کی پناہگاہ کی تلاش 3
مفسدین :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مفسدين سے مقابلہ 2، 6;مفسدين سے مقابلہ كى اہميت 5
مہمان :
مہمان كے دفاع كى اہميت 4

241

قَالُواْ يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَن يَصِلُواْ إِلَيْكَ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَلاَ يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ إِلاَّ امْرَأَتَكَ إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ (٨١)

تو فرشتوں نے كہا كہ ہم آپ كے پروردگار كے نمائندے ہيں يہ ظالم آپ تك ہر گز نہيں پہنچ سكتے ہيں _ آپ اپنے گھر والوں كو لے رات كے كسى حصے ميں چلے جايئےور كوئي شخص كسى كى طرف مڑكربھى نہ ديكھے سوائے آپ كى زوجہ كے كہ اس تك وہى عذاب آنے والا ہے جو قوم تك آنے والا ہے ان كا وقت مقرر ہنگام صبح ہے اور كيا صبح قريب نہيں ہے (81)

1_ حضرت لوط (ع) كے مہمانوں نے حملہ آوروں كے مقابلے ميں ان كى بے كسى ديكھ كر اپنى حقيقت (فرشتہ ہونا) كو حضرت لوط (ع) كے ليے ظاہر كرديا _
قال لو ان لى بكم قوّة ... قالوا يا لوط انا رسل ربك
2_ حضرت لوط(ع) كے پاس جو فرشتے مہمان بن كر آئے تھے وہ ان كے ليے خداوند متعال سے پيغام لائے تھے_
قالو يا لوط انا رسل ربك
مذكورہ بالا معنى اس سے حاصل ہوتا ہے كہ فرشتوں نے اپنے آپ كو خدا كى طرف سے پيغام لانے والا (رسل ربك) بتايا _
3_ فرشتوں نے عذاب آنے كے وقت اور قوم لوط(ع) كى سزاسے حضرت لوط كو آگاہ كيا_
انا رسل ربك لن يصلوا اليك فأسر ... اليس الصبح بقريب
4_ خداوند متعال، كفر اختيار كرنے والى اقوام كے عذاب كى اطلاع اس قوم كے پيغمبر كو ديتا ہے_
انا ارسلنا الى قوم لوط ... و لما جاء ت رسلنا لوطاً ... قالوا يا لوط انا رسل ربك
5_ پيغمبروں كے علم و آگاہى كا محدود ہونا _
قالوا يا لوط انا رسل ربك

242

6_ حضرت لوط(ع) ، خداوند متعال كے تحت تربيت اور ان كى حمايت كے حامل تھے _
انا رسل ربلك
مذكورہ معنى لفظ (ربّك) (تيرا مربّى و مدّبر) سےحاصل ہوتا ہے_
7_ لوط(ع) اپنے مہمانوں (جو گھر ميں فرشتے تھے) كا دفاع كرنے اور ان حملہ آور ظالموں سے لڑنے كے ليے تيار تھے_
لن يصلوا اليك
مذكورہ آيات سے يہ ظاہر ہوتا ہے كہ حملہ آور ، فرشتوں پر تجاوز كرنے كا ارادہ ركھتے تھے _ اسى وجہ سے ظاہراً فرشتے كہہ رہے تھے (لن يصلوا الينا) وہ ہم تك نہيں پہنچ پائيں گے _ يہ بات دو مطلب كى طرف اشارہ كرتى ہے _ مہمان پر تجاوز، ميزبان پر تجاوز كے برابر ہے_2 حضرت لوط (ع) جتنى قدرت ركھتے تھے حملہ آوروں كامقابلہ كرنے كيلئے تيار تھے_
8_ عذاب پر مامورفرشتوں نے حضرت لوط (ع) كو اطمينان دلوايا كہ حملہ آور، ان كا كچھ نہيں بگاڑ سكتے اور انہينكوئي نقصان نہيں پہنچ سكتا_
قالوا يا لوط انا رسل ربك لن يصلو ا اليك
9 _ انسان، فرشتوں كو كوئي نقصان نہيں پہچا سكتے اگر چہ وہ انسانوں كى شكل ميں كيوں نہ ہوں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

يا لوط انا رسل ربك لن يصلوا اليك
10_ فرشتوں نے ظالموں كى حضرت لوط (ع) كے گھر تك رسائي كو روك ديا _
انا رسل ربك لن يصلوا اليك فأسر بأہلك
11_ فرشتوں نے حضرت لوط (ع) سے چاہا كہ اپنے گھر والوں كو رات كے وقت اپنى قوم كے علاقے سے لے جائيں_
فأسر بأہلك بقطع من الليل
"اسراء" "ا سر" كا مصدر ہے جسكا معنى رات كو كوچ كرناہے _ (بأہلك) ميں "باء متعدى " كے ليے ہے اور (الليل) ميں "الف لام " حضورى ہے پس (فأسر ...) كے جملے كا معنى يوں ہوگا:(اے لوط (ع)) اپنے گھر والوں كو اس رات كے كسى حصے ميں كوچ كراديں_
12_ قوم لوط مينصرف ان كے اہل خانہ ايمان لائے تھے اوروہ ان كى قوم كے ظلم و گناہوں سے پاك تھے _
كانوا يعملون السيئات ... فأسر بأہلك بقطع من الليل ... الاّ امرا تك
13_ حضرت لوط(ع) اور ان كے گھر والوں كى نجات اسميں تھى كہ وہ ديار قوم لوط سے نكل جائيں_
فأسر بأہلك بقطع من الليل
14_ حضرت لوط (ع) كو اس بات كا پابند كيا گيا تھا كہ عذاب كے نازل ہونے سے پہلے مخفى طوراپنى قوم كو بتلائے

بغير ان كى سرزمين سے نكل جائيں_
فأسر بأہلك بقطع من الليل
فرشتوں كا يہ اصرار كہ حضرت لوط (ع) رات كو يہاں سے كوچ كريں مذكورہ بالا تفسير كى تائيد كرتا ہے او ر قابل ذكر ہے كہ يہ احتمال اس وقت ديا جاسكتا ہے جب فرشتوں كا حضرت لوط (ع) كو يہ كہنا (فأسر ...) عذاب نازل ہونے والى رات كونہ ہوبلكہ ايك دن پہلے ان كو بتايا گيا ہو_
15_ فرشتوں نے حضرت لوط (ع) اور ان كے اہل خانہ سے يہ چاہا كہ اپنے ديار سے نكلتے وقت نہ ركيں اور پھر اپنے گھر واپس بھى نہ لوٹيں_
و لايلتفت منكم احد
16_ فرشتوں نے حضرت لوط (ع) كو تاكيد كى كہ اپنى زوجہ كو عذاب سے بچانے كے ليے ساتھ نہ لے جائيں_
فأسر بأہلك بقطع من الليل ... الاّ امرا تك
مذكورہ معنى اسوقت ليا جاسكتا ہے كہ جب (امرا تك) (اہلك) سے استثناء ہو_
17_ حضرت لوط (ع) كے گھر والوں ميں سے صرف انكى اہليہ نے رات كے وقت گھر سے كوچ نہيں كيااور ديار قوم لوط ميں واپس لوٹ آئي_
و لا يلتفت منكم احد الاّ أمراتك
مذكورہ بالا معنياس احتمال كى بناء پر ہے جب(الا امراتك) كا جملہ (لا يلتفت ...) سے استثناء كيا گيا ہے_ پس جملہ (لا يلتفت ... انہ مصيبہا ما اصابہم) كا يہ معنى ہوگا كہ كوئي بھى تم ميں سے جانے سے نہيں ركنا چاہيے اورگھر واپس نہ لوٹے ليكن تمہارى اہليہ اسكى نافرمانى كرے گى اور واپس لوٹے گى كيونكہ اسے عذاب الہى ميں گرفتار ہونا ہے_
18_ حضرت لوط (ع) كى زوجہ، كو ضرور قوم لوط(ع) كے مقدر شدہ عذاب مينگرفتار ہونا تھا_
انہ مصيبہا ما اصابہم
(انہ) ميں ضمير ، ضمير شان ہے جو تاكيدسے حكايتہے_
19_ حضرت لوط (ع) كى زوجہ ان پر ايمان نہيں لائي اور قوم لوط كے گناہ ميں برابر كى شريك تھى _
فأسر فأہلك ... الاّ أمراتك انہ مصيبہا ما اصابہم
(انہ مصيبہا ما اصابہم) كا جملہ يہ بتاتا ہے كہ حضرت لوط (ع) كى بيوي، قوم لوط كى سزا ميں برابر كيشريك تھى يہ اس بات كو بتاتا ہے كہ اس كا گناہ بھى قوم لوط كے گناہ كى طرح تھا_گويا كہ وہ اس كے كاموں پر راضى تھى ياجيسا كہ بعض روايات ميں يہ بھى ذكر ہوا ہے كہ گناہ كرنے ميں وہ ان كى مدد كرتى تھي_
20_انبياء كرام سے رشتہ داري، عذاب الہى سے نجات دينے ميں مؤثر نہيں ہے_
الاّ امراتك انہ مصيبہا ما ا صابہم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

21_ گنہگاروں كيلئے مقدر شدہ سزاؤں كو جارى كرنے

244

ميں ان كے حسب و نسب كا لحاظ نہيں كرنا چاہيے_

الاّ أمراتك انہ مصيبہا ما أصابہم

22_ اديان الہى كى نگاہ ميں عورت ايك مستقل فكر و عقيدہ كى مالك اور اپنے اعمال كى خود ہى جوا ب وہ ہے_

فأسر فأہلك بقطع من الليل ... الاّ امرا تك انہ مصيبہا ما أصابہم

23_ فرشتوں كا ديار قوم لوط ميں اول صبح كو آنا اس قوم پر نزول عذاب كا مقرر وقت تھا_

ان موعدہم الصبح

"الصبح"ميں "الف ولام" مضاف اليہ كى جگہ پر ہے پس (ان موعد ہم الصبح) كا معنى يوں ہوگا كہ آج رات كى سحر كو قوم لوط پر عذاب موعود كا وقت ہے_

24_ فرشتوں نے حضرت لوط (ع) سے چاہا كہ اپنے جانے ميں دير نہ كريں كيونكہ عذاب الہى كا وقت قريب ہے_

فأسر بأہلك ... ان موعدہم الصبح اليس الصبح بقريب

جملہ "ان موعد ہم الصبح ..." جملہ "فاسر فاہلك ..." كى علّت كے قائم مقام ہے_

25 _ حضرت لوط (ع) نے فرشتوں سے چاہا كہ اسكى قوم كو عذاب دينے ميں جلدى كريں_

ان موعدہم الصبح ا ليس الصبح بقريب

(اليس) ميں استفہام تقريرى ہے اور اس كا مقصد يہہے كہ مخاطب، مضمون جملہ كا اعتراف و اقرار كر رہا ہے كہ اس كے بعد وہ واقع ہو_ اور حضرت لوط (ع) سے يہ اقرار و اعتراف لينا كہ انكى قوم كا عذاب نزديك ہےيہ اس بات كى طرف اشارہ كرتاہے كہ وہ اپنى قوم پر عذاب ميں تعجيل كے خواہاں تھے_

26_ عن ا بى جعفر (ع) ... "فلّما جاء آل لوط المرسلون ... قالوا: ... (فأسر بأہلك) يا لوط اذا مضى لك من يومك ہذا سبعة ايام و ليا ليہا " بقطع من الليل" اذا مضى نصف الليل ... (1)

امام باقر (ع) سے روايت ہے ... جب الله تعالى كے فرشتے خاندان لوط (ع) كے پاس آئے ... تو انہوں نے كہا ... اے لوط(ع) اس تاريخ سے سات رات و دن گذرنے كے بعد آدھى رات كو اپنے اہل خانہ كو اس سرزمين سے باہر لے جائيں ...

27_ عن ا بى جعفر (ع) ... ان اللّہ تعالى لما ا راد عذابہم (قوم لوط) ... بعث اليہم ملائكة ... و قالوا للوط : ا سر بأہلك من ہذا القرية الليلة ... فلَمّاانتصف الليل سار لوط ببناتہ ...(2)

....

1)علل اشرائع ، ص 549، ح 4 ، ب 340 _ نور الثقلين ج 2 ص 383 ، ح 165_
2) علل اشرائع ، ص 550، ح 5 ، ب 340_ نور الثقلين ، ج 2 ص 384 ، ح 166_

245

امام باقر (ع) سے روايت ہے كہ الله تعالى نے جب قوم لوط پر عذاب نازل كرنے كا ارادہ فرماياتو فرشتوں كو ان كى طرف بھيجا ... انہوں نے حضرت لوط (ع) سے كہا كہ آج رات اس آبادى سے اپنے گھر والوں كو دور لے جا ئے ... جب آدھى رات ہوئي تو حضرت لوط (ع) اپنى بيٹيوں كو آبادى سے دور لے گئے ...

28_ عن ا بى بصير و غيرہ عن احدہما عليہا السّلام ... لما قال جبرئيل : " انا رسل ربك " قال لہ لوط(ع) : نعم قال: يا جبرئيل عجّل ، قال : يا جبرئيل عجّل ، قال : (ان موعدہم الصبح ا ليس الصبح بقريب" فأدخل جناحہ تحتہا حتّى اذا استعلت قلّبہا عليہم و رمى جدران المدينہ بحجار من سجّيل و سمعت امرا ة لوط الہَدّة فہلكت منہا (1)

ابو بصير اور ان كے علاوہ دوسرے افراد امام باقر (ع) يا امام جعفر صادق (ع) سے روايت كرتے ہيں كہ جب حضرت جبرئيل نے حضرت لوط (ع) سے كہا كہ ہم الله تعالى كے بھيجے ہوئے فرشتے ہيں_ توحضرت لوط (ع) نے كہا جلدى كرو جناب جبرئيل نے كہا ٹھيك ہے پھر حضرت لوط (ع) نے كہا جلدى كرو حضرت جبرئيل نے كہا ان كے عذاب كا وقت صبح ہے كيا صبح نزديك نہيں ہے؟ ... پھر اس (جبرئيل) نے اپنے پروں كو اس علاقہ كى زمين كے اندر داخل كيا پھر جب آبادى اوپر كى طرف گئي تو اس نے اوپر سے ان كو نيچے گراديا اور اس شہر كى ديواروں كو سجيل (مٹى كے پتھروں)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سے سنگ باری کی ، لوط (ع) کی زوجہ نے دیواروں کے گرنے کی سخت آواز کو سنا اور اسی آواز کے سبب ہلاك ہوگئي_

انبیاء :
انبیاء اور کافروں کا عذاب 4; انبیاء کے ساتھ رشتہ داری 20; انبیاء (ع) کے علم کا احاطہ 5
انسان :
انسان اور ملائکہ 9; انسانوں کا عاجز ہونا 9
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی امداد 6; اللہ تعالی کی ربوبیت 6
پیغمبر الہی : 2
روایت : 26، 27، 28
سزا :
سزا دینے میں عدالت کرنا 21
سزا کا قانون : 21
عذاب :
اہل عذاب 18; سجیل کے ساتھ عذاب 28; صبح کو عذاب 23، 28; عذاب سے نجات 20;عذاب کا اظہار 28
....

1) علل اشرائع ، ص 552، ح 6، ب 340; تفسیر عیاشی ج 2 ص 156، ح 54_

246

عورت :
ادیان الہی میں عورت 22;عورت کا استقلال 22; عورت کی ذمہ داری 22
کفار :
کفار کے عذاب کا اعلان 4
قوم لوط (ع) :
سرزمین قوم لوط(ع) سے ہجرت 13، 14، 15;قوم لوط(ع) کا عذاب 24، 27، 28; قوم لوط(ع) کے عذاب کا وقت 3، 23، 28;قوم لوط(ع) کے عذاب میں تعجیل 25; قوم لوط(ع) کے گناہ گار 19
لوط (ع) :
لوط (ع) اور ملائکہ 25، 28; لوط (ع) پر ایمان لانے والوں کی قلت 12;لوط (ع) کے اطمینان 8 ;لوط (ع) کا قصہ : 1، 2، 3، 7، 8، 10، 11، 12، 14، 15، 16، 17، 18، 19، 24 ، 25، 26، 27، 28; لوط (ع) کا کفر کرنے والے 19; لوط(ع) کا مربی 6; لوط(ع) کا مقابلہ 7; لوط(ع) کو وحی 2; لوط(ع) کی امینت 8;لوط (ع) کی جلدی 24;لوط (ع) کی ذمہ داری 14; لوط (ع) کی رات کو ہجرت 11، 27;لوط (ع) کی زوجہ کا عذاب 18 ; لوط (ع) کی زوجہ کا کفر 19; لوط (ع) کی زوجہ کا گناہ 19 ; لوط (ع) کی گھر والوں کی ہجرت 13;لوط (ع) کی مہمان نوازی 7; لوط (ع) کی نجات 13; لوط (ع) کی ہجرت 13، 14 ;لوط (ع) کی ہمسر کا مقدر 18;لوط (ع) کی گھر والوں کا ایمان 12; لوط (ع) کے گھر والوں کا پاك ہونا 12;لوط (ع) کے مہمانوں کی رسالت 2; لوط (ع) کے گھر والوں کی نجات 13، 26، 27;لوط (ع) کے مہمان 1;لوط(ع) کے ہمسفران 17،16 ; ہمسر لوط(ع) الہی عذاب کے وقت 16، 17; ہمسر لوط (ع) کا ہلاك ہونا 28
ملائکہ :
ملائکہ اور قوم لوط 10; ملائکہ اور قوم لوط کا عذاب 3; ملائکہ اور لوط (ع) 2، 8، 11، 15، 16، 24، 26;ملائکہ اور لوط (ع) کے گھر والے 15;ملائکہ کو نقصان پہنچانا 9; ملائکہ کی نصیحت 16
مہمان :
مہمان سے دفاع کرنا 7

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فَلَمَّا جَاء أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ (۸۲)
پهر جب ہمارا عذاب آگيا تو ہم نے زمين كوتہ و بالا كرديا اور ان پر مسلسل كهر نجے دار پتھروں كى بارش كردى (82)

1_ الله تعالى نے ديار قوم لوط كہ تہہ و بالا كر كے ان كو نزول عذاب ميں گرفتار كيا _
فلما جاء أمرنا جعلنا عليہا و سافلہ
(عاليہا) (سافلہا) اور" عليہا "ميں جو " ہا " كى ضمير ہے وہ قريہ يا بہتسى بستيوں كى طرف لوٹتى ہے كہ جسميں قوم لوط زندگى بسر كرتے تھے_ ہر چيز كے عالى اور سافل سے اس كے اوپر اور نيچے والا حصّہ مراد ہے (لسان العرب)
2_ الله تعالى نے ديار قوم لوط كو تہہ و بالا كرنے كے ساتھ ساتھ ان پر سجّيل (كھر نجے دار پتھر) برسانے سے ان كو ہلاك كرديا_
فلَمّا جاء امرنا ... أمطرنا عليہا حجارة من سجيل
(سجّيل)كالفظ فارسى زبان كا ہے_ عربى زبان ميں استعمال ہو كرمعرب ہوگيا ہے يعني_ (كھرنجے دار پتھر)اور اسكا تلفظ (سجّيل) ہے (لسان العرب)
3_ قوم لوط دو مقامات پرساكنتھے ايك بلند مقام(پہاڑ كے دامن)اور دوسرے نيچے(ہموار زمين)پر _
جعلنا عليہا سافلہ
جملہ (جعلنا عاليہاسافلہا) كادو طريقوں سے معنى كيا جاسكتا ہے1_ ديار قوم لوط كے اوپر والے حصے كو ہم نيچے لائےيعنى اس كو تہہ و بالا كرديا 2_ وہ گھر جو پہاڑ كے دامن ميں تھے انہينہموار زمين پر گراديا_ مذكورہ بالا مطلب دوسرے احتمال كى بنا ء پر ہے_
4_ الله تعالى نے حضرت لوط (ع) كے مہمان فرشتوں كے ذريعہ ديار قوم لوط كوتباہ اور انہيں ہلاك كرديا _
انا أرسلنا الى قوم لوط ... انا رسل ربك ... فلما جاء أمر نا جعلنا عاليہا سافلہ
الله تعالى نے ديارقوم لوط كى تخريب اور ان كے عذاب كے ليے فرشتوں كو بھيجا _ ليكن اس كام اور نزول عذاب كى نسبت اپنى طرف ديتے ہوئے

فرمايا :(انا أرسلنا الى قوم لوط) اور جملہ (جعلنا عالى ہا سافلہا) سے يہ ظاہر ہوتا ہے كہ فرشتے نزول عذاب كے ليے وسيلہ تھے اور ان كا كام افعال الہى كا جلوہ تھا_
5_ كائنات ميں فرشتوں كا عمل و دخل، حكم الہى سے اور اس كے افعال كا جلوہ ہے_
انا ارسلنا الى قوم لوط ... فلما جاء أمر نا جعلنا عالى ہا سافلہ
6_ قوم لوط(ع) كے علاقہ كو تہہ و بالا كرنا اور ان پر پتھروں كى بارش كرنا يہ امر الہى سےبھيجا ہوا عذاب تھا_
فلما جاء أمرنا جعلنا عاليہا سافلہا و امرنا عليہا حجارة
(أمرنا) سے مراد عذاب الہى ہے _"عذاب" كو امر كہنااس بات كى طرف اشارہ كرتا ہے كہ يہ نازل شدہ عذاب، امر اور فرمان الہى كى وجہ سے تھا_
7_ قوم لوط پر نازل ہونے والا عذاب، سخت اور خوف ناك تھا_
فلما جاء امرنا جعلنا عاليہا سافلہ
(نا) ضمير متكلم كى طرف لفظ (امر) كا اضافہ كرنا عذاب كى عظمت اور بزرگى كو بتاتا ہے_
8_ ظالم قوم لوط پر جو پتھر گرائے گئے وہ مٹّى كے تہہ بہ تہہ اور آپس ميں ملے ہوئے پھتر ہوئے تھے_
و أمطرنا عليہا حجارة من سجيل منضود
(منضود) يعنى ايك دوسرے كے اوپر ركھے گئے يہ لفظ (سجيل) كى صفت واقع ہوئي ہے اسكا معنى يہ ہے كہ جو پتھر قوم لوط پر برسائے گئے مختلف تہہ ميں لگے ہوئے اور آپس ميں ملے ہوئے تھے
9_ عن ا بى جعفر(ع) ... ان جبرئيل قال (لرسول الله) انّى نوديت من تلقاء العرش ... اہبط الى قرية قوم لوط و ما حوت فاقلعها

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

من تحت سبع ا رضين ... فہبطت علی اہل القرية ... فاقلعتها ... ثم عرجت بہا ... فقلّبتہا عليہم حتی صار ا سفلہا ا علاہا ... فقال لہ رسول اللّٰہ يا جبرئل و ا ين كانت قريتہم فی البلاد؟فقال جبرئيل كان موضح قريتہم فی موضع بحيرة طبرية اليوم و ہی فی نواحی الشام قال لہ الرسول اللّٰہ (ص) ا رايتك حين قلّبتہا عليہم فی ا يّی موضع من الارضين وقعت القرية و ا ہلہا ؟ فقال يا محمد (ص) وقعت فيما بين بحرالشام الی مصر فصارت تلولاً فی البحر ...(1)

امام محمد باقر (ع) سے روايت ہے كہ جبرئيل آنحضرت (ع) كی خدمت ميں حاضر ہوئے اور كہا كہ عرش سے نداء آئي كہ آبادی لوط اور اس كے درميانی حصے كی طرف اتر جاؤ اور اس جگہ كو سات زمينوں كے نيچے سے كھود ڈالو _ اور ميں وہاں گيا اور اس جگہ كو

....

1) علل الشرائع ، ص 551، ح 5، ب 340_ نور الثقلين ، ج 2 ، ص 384، 166

كھودا ... اور اسكو اوپر كی طرف اٹھا يا اور اس كو ان كے اوپر گرا ديايہاں تك كہ وہ تہہ و بالا ہوگئے _ آنحضرت (ع) نے جبرئيل سے سوال كيا قوم لوط كی آبادی كہاں تھی ؟ جبرئيل نے جواب ديا كہ ان كی آبادی آج جہاں دريا طبريہ واقع ہے وہاں ان كی آبادی تھی كہجو شام كے نواحی علاقہ ميں واقع تھا_ پھر آنحضرت (ص) نے جبرائيل سے فرمايا :يہ بتاؤ كہ جب ان كی آبادی كو ان پر خراب كرديا تو وہ آبادی اور وہاں كے لوگ زمين كے كس مقام پر گرے_ جبرئيل (ع) نے عرض كی اے محمد (ص) شام و مصر كے درميان دريا پر گرے اور ايك ٹيلے كی صورت ميں ہوگئے_

آنحضرت (ص) :

آنحضرت اور قصہ لوط (ع) 9

اللہ تعالی :

افعال الہی كی نشانياں 5;اللہ تعالی كے اوامر 5،6; اللہ تعالی كے عذاب 1،2، 4،6

سرزمين :

قوم لوط كی سرزمين كا تہہ و بالا ہونا 1،6;قوم لوط كی سرزمين كا جغرافيہ 3

روايت :9

عذاب :

عذاب استيصال 1; عذاب سجّيل 2، 6، 8;عذاب كا ذريعہ2، 8; عذاب كے مراتب 7

قوم لوط(ع) :

قوم لوط(ع) پر پتھروں كی بارش 6; قوم لوط(ع) كا سخت عذاب 7; قوم لوط(ع) كا عذاب 1، 2، 4، 8; قوم لوط(ع) كی تاريخ 1، 2، 7; قوم لوط (ع) كی ہلاكت 2،4;قوم لوط(ع) كے عذاب كا سبب 6;قوم لوط(ع) كے عذاب كی كيفيت 9;قوم لوط(ع) كے عذاب والے پتھروں كی خصوصيات 8

ملائكہ :

افعال ملائكہ كا سبب 5; ملائكہ كا عذاب 4; ملائكہ كی قدر ت4

مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ (٨٣)

جن پر خدا كی طرف سے نشان لگے ہوئے تھے اور وہ بستی ان ظالموں سے كچھ دور نہيںہے (83)

1_ ظالم قوم لوط پر جو پتھر برسائے گئے ان پر ايك مخصوص نشانی تھی جس سے صرف اللہ تعالی ہی آگاہ تھا_

مسوّمة عند ربك

(سمية) و (سيماء) كا معنی نشانی و علامت ہے اور(تسويم) (مسّومة كا مصدر ہے) جسكا معنی علامت قرار دينا ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یعنی نشانی و علامت رکھنے والی _ مذکورہ بالاتفسیر میں (عند ربك) کو (مسوّمة) کے متعلق قرار دیا گیا ہے_
2_ قوم لوط پر جن پتھروں کو گرایا گیا وہ ایسی جگہ پر تھے کہ اللہ تعالی کے علاو کوئي بھی اس جگہ پر دسترسینہیں رکھتاتھا_
حجارة من سجیل منضود _ مسوّمة عند ربك
یہ مذکورہ تفسیر اس صورت میں ہوسکتی ہے جب ہم (عند ربك ...)کو لفظ (مسوّمة) کی طرح لفظ (حجارة) کے لیے صفت قرار دیننہ یہ کہ لفظ (مسوّمة) کے لیے متعلق واقع ہو_ اس صورت میں (عند ربك ...) کا معنی یوں ہوگا کہ وہ پتھر جو نازل ہوئے تھے وہ اللہ تعالی کے پاس تھے یعنی جس جگہ پر موجود تھے اس جگہ سے اللہ تعالی ہی آگاہ تھا_
3_ اللہ تعالی کی ربوبیت کا تقاضا یہ ہے کہ انسانوں کے نظام کو منظم کرنے کے لیے گنہگاروں اور ظالموں کو سزا دے_
مسوّ مة عند ربّك
4_ قوم لوط(ع) ، لواط جیسے برے عمل میں آلودہ ہونے کی وجہ سے خداوند عالم کی بارگاہ میں ظالم لوگ شمار ہوتے تھے _
ومابی من الظالمین ببعید
5_ قوم لوط کیبستي،مکہ کی سرزمین سے کچھ زیادہ فاصلہ نہیں رکھتی تھی _
ما ہی عن الظالمین ببعید
مذکورہ معنی اسی صورت میں ہے کہ جب (ہي) کی

ضمیر کو قوم لوط کی بستییا بستیونکی طرف لوٹائیں ، اور (الظالمین) سے مراد کفار و مشرکین مکہ ہوں _
6_ اللہ تعالی نے آنحضرت (ص) کا انکارکرنے والوں اور مشرکین کو دنیاوی عذاب اور پتھرونکے نازل ہونے کے عذاب سے ڈرایا_
و ما ہی من الظالمین ببعید
آنحضرت (ص) کو مخاطب(عند ربّك) قرار دینے کے بعد جملہ (و ما ہی ...) کا ذکرممکن ہے اس بات پر قرینہ ہو کہ ان (الظالمین) سے مراد عصر بعثت کے کافر و مشرك ہیں_
7_ ستمگر معاشرے، دنیاوی سزاؤںاور پتھروں والے عذاب میں گرفتار ہونے والے ہیں_
ومابی من الظالمین ببعید
سیاق کلام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ (ہي) کی ضمیر ممکن ہے (قرية) یعنیبستی یا بستیوں کی طرف لوٹے، یاپہلے والی آیت میں لفظ (حجارة) کی طرف پلٹ رہی ہو _تو دوسری صورت میں آیت کا معنی یہ ہوگا کہ فلاں پتھر ظالموں سے دور نہیں ہے ، یعنی ظالم اس عذاب میں گرفتار ہونے والے ہیں اور ان کے لیے اس طرح کے پتھر آمادہ ہیں_
7_ ہمجنس بازی کرنأظلم ہے اور جو معاشرہ جو اس مرض میں مبتلا ہے وہ دنیاوی عذاب میں گرفتار ہونے والا ہے_
و ما ہی من الظالمین ببعید
مذکورہ آیات کی روشنی میں(الظالمین) سے مراد لواط کرنے والے لوگ ہیں_
8_ اللہ تعالی ، انسانوں کو گزرے ہوئے لوگوں کے واقعات اور ظالموں کے برے انجام سے عبرت حاصل کرنے کی دعوت دیتا ہے_
و ما ہی من الظالمین ببعید
مذکورہ تفسیر اس صورت میں ہے جب ہم (ہی) کی ضمیر سے مراد قوم لوط کی آبادی لیں تو (ما ہی ...) کا جملہ لوگوں کو اس بات کی ترغیب دیتا ہے کہ قوم لوط کی آبادی کی طرف نگاہ کرو اور عذب الہی کے آثار کا مشاہدہ کرو تا کہ تم اس سے عبرت حاصل کرسکو_
10_ عن ا بی جعفر (ع) ... قال اللہ عزوجل لمحمد (ص) : " و ما ہی من الظالمین ببعید" من ظالمی امتك ان عملوا ما عمل قوم لوط ...(1)
امام باقر (ع) سے روایت ہے: ... کہ اللہ تعالی آنحضرت (ص) کو مخاطب ہو کر فرما رہا ہے : اگر تیری امت نے قوم لوط والے عمل کو انجام دیا ، تو وہ پتھر ظالمونسے دور نہیں ہیں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آنحضرت (ص) :

....

1) كافى ، ج 5 ، ص 546، ح 5; نورالثقلين ، ج 2 ، ص 377، ح 155_

252

آنحضرت (ص) كے منكرين كى سزا 6

انسان :

انسانوں كودعوت 9; انسانوں كا مدبّر 3

الله تعالى :

الله تعالى كا خوف دلوانا 6;الله تعالى كا علم 10;الله تعالى كى ربوبيت كے آثار 3; الله تعالى كى دعوتيں9

پتھر :

پتھر كى بارش سے ڈرانا 6

سرزمين :

قوم لوط كى سرزمين اور مكہ 5;قوم لوط كى سرزمين كا جغرافيہ5

سزا :

دنياوى سزاؤں سے ڈرانا 6

ظالمين :

ظالموں پر پتھروں كى بارش 7;ظالموں كى دنياوى سزا 7; ظالموں كى سزا 3; ظالموں كے انجام سے عبرت 9; ظالموں كے انجام كا مطالعہ 9; ظالموں كے عذاب كا نزديك ہونا 10

ظلم :

ظلم كے موارد 4، 8

عبرت :

عبرت كے اسباب 9

عذاب :

سجيل (چھوٹے نوكيلے پتھر) كا عذاب 1، 7;عذاب سے ڈرانا 6

قوم لوط :

قوم لوط كاظلم 2;قوم لوط كے عذاب والے پتھروں كى جگہ 2;قوم لوط كے عذاب والے پتھروں كى نشانى 1; قوم لوط ميں لواط 4

كفار :

كفار كے موارد 6

گنہگار :

گنہگاروں كى سزا 3

لواط :

لواط كاظلم 7

مشركين :

مشركين كو ڈرانا 6

ہم جنس باز لوگ :

ہم جنس باز لوگوں كا دنيا ميں عذاب 8

ہمجنس بازى :

ہمجنس بازى كاظلم ، 8

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْباً قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُواْ اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَـهٍ غَيْرُهُ وَلاَ تَنقُصُواْ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّيَ أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّيَ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ (٨٤)

اور ہم نے مدین کی طرف ان کی بھائي شعیب کو بھیجا تو انھوں نے کہا کہ اے قوم اللہ کی عبادت کرکہ اس کے علاوہ تیرا کوئي خدا نہیں ہے اور خبردار ناپ تول میں کمی نہ کرنا کہ میں تمھیں بھلائي میں دیکھ رہا ہوں اور میں تمھارے بارے میں اس دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو سب کو احاطہ کرلے گا(84)

1_ حضرت شعیب (ع) ،انبیاء اور رسل الہی میں سے تھے_

و الی مدین أخاہم شعیب

2_ حضرت شعیب (ع) کی رسالت، مدائن کے لوگوں تك محدو د تھی _

و الی مدین اخاہم شعیب

3_ حضرت شعیب (ع) اور مدائن کے لوگوں کے درمیان رشتہ داری اور حسب و نسب تھا_

و الی مدین اخاہم شعیب

(أخاہم)کا جملہ یہ بتاتا ہے کہ حضرت شعیب (ع) اہل مدائن میں سے تھے اور ان کے رشتہ دار تھے یا یہ کہ ان کے لیے درد دل رکھنے والے تھے_ مذکورہ معنی احتمال اول کی صورت مینبیان کیا گیا ہے_

4_ حضرت شعیب، (ع) مقام رسالت پر فائز ہونے سے پہلے بھی مدائن کے لوگوں سے محبت اوران کے دکھ میں شریك تھے_

و الی مدین اخاہم شعیب

5_ حضرت شعیب (ع) نے لوگوں کے نفسیاتی پہلو کواجا گر

کرتے ہوئے اپنی دعوت کا آغاز کیا_

قال یا قوم اعبدوا اللّہ

(یا قوم) کے جملے سے خطاب کرنا، نفسیاتی پہلو کو اجا گر کرنا ہے_

6_ حضرت شعیب (ع) کا مدائن کے لوگوں کو پہلا پیغام، خدائے وحدہ لاشریك کی عبادت کرنے کی دعوت دینا تھا_

قال یا قوم اعبدوا اللّہ

7_ مدائن کے لوگ ،اللہ تعالی کے وجود پر اعتقاد رکھتے تھے_

قال یا قوم اعبدوا اللہ ما لکم من الہ غیرہ

8_ اللہ تعالی کے وجود پر یقین رکھنا ،تاریخ بشر میں بہت بنیادی اعتقاد ہے_

قال یا قوم اعبدوا اللّہ ما لکم من الہ غیرہ

9_ حضرت شعیب (ع) کی قوم ،مشرك اور عبادت الہی سے منہ موڑنے والی تھي_

اعبدوا اللّہ ما لکم من الہ غیرہ

10_ انسان، قدیم ایام سے ہی معبود کی عبادت اور اسکی طرف جھکاؤ رکھتا ہے_

اعبدو ا اللّہ ما لکم من الہ غیرہ

11_ اللہ تعالی کی عبادت ضروری ہے اور اس کے علاوہ کوئي بھی عبادت کی لائقنہیںہے_

اعبدوا اللّہ ما لکم من الہ غیرہ

12_ توحید عملی کی بنیاد، توحید نظری ہے_

اعبدوا اللّہ مالکم من الہ غیرہ

13_صرف اللہ تعالی ہی حقیقت میں لائق عبادت ہے_

اعبدوا اللّہ ما لکم من الہ غیرہ

14_ حضرت شعیب (ع) کی اصلی ذمہ داري، شرك کا مقابلہ کرنا تھا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قال يا قوم ... ما لكم من الہ غيرہ
15_ حضرت شعيب (ع) نے اپنى قوم كو يہ بتايا كہ اللہ تعالى كے علاوہ كوئي معبود نہيں ہے اور ان كو توحيد پرستى اور شرك سے دور رہنے كى دعوت دى _
قال يا قوم اعبدوا اللہ ما لكم من الہ غيرہ
16_ حضرت شعيب(ع) نے اپنى قوم سے چاہا كہ ترازو ميں دھو كا اور ناپ تول ميں كمى نہ كريں _
و لا تنقصوا المكيال و الميزان
(مكيال) پيمانہ كے معنى ميں ہے_ كم كرنے كا معنى يا تو متعارف حجم سے كم يامتعارف مقدار كے پيمانہ كو پورا نہ بھرنا ہے (ميزان) بھى ترازو كے معنى ميں ہے_ترازو كو كم ركھنے كا معنى يا تو يہ ہے كہ متعارف مقدار سے كم اس ميں وزن كيا جائے يا جو تولنے كى مقدار ہے اس كو كم كرناہے كہ وہ مقدار معين سے كم ہو_

17_ حضرت شعيب (ع) كى قوم كے درميان كا روبارى امور ميں كم فروشى اور بے عدالتى كا پايا جانا_
و لا تنقصوا المكيال و الميزان
18_ حضرت شعيب (ع) كى قوم ،اللہ تعالى كى نعمتوں، روزى اور مال و منال سے بہرہ مند تھے_
انى ارى كم بخير
(ارى) كا مصدر (رؤيت) ہے جو ديكھنے اور مشاہدہ كرنے كے معنى ميں آتا ہے_ (بخير) ميں باء ملابست ہے يہاں(خير) سے مراد پہلے والى آيت (لا تنقصوا ...) كے قرينہ كى وجہ سے روزى اور مال و ثروت ہے _ تو آيت كا معنى يوں ہوگا كہ تم تو مال و ثروت ركھنے والے لوگ ہوتمہارے ليےيہ بات صحيح نہيں ہے كہ تم كم تولنے كا بہانہ بناؤ_
19_ حضرت شعيب (ع) كى قوم نے اپنى زندگى ميں روزى اور مال و ثروت فراواں ركھنے كے باوجود بھى دھو كہ دہى اور كم تولنا شروع كرديا تھا_
لا تنقصوا ... ان ارى كم بخير
20_ لوگوں كا غنى و ثروت مند ہونا، كوئي بنيادى دليل نہيں بن سكتى كہ وہ تجارت ميں دھو كہ دہى نہ كرے_
لا تنقصوا المكيال و الميزان انى ارى كم بخير
21_ حضرت شعيب (ع) كى قوم ،فہم و ذكاوت سے بہرہ مند تھي_
انّى ارى كم بخير
(انى اراكم بخير) كے جملے كو (اعبدوا اللہ ...) كے ليے علت قرار دے سكتے ہيں تو اس صورت ميں (خير) سے مراد ہوش و ذكاوت ہوگى كيونكہ وحدہ لا شريك كى عبادت كى طرف توجہ ہونا عقل و فہم كے ساتھ سازگار ہے _ تو اس صورت ميں (اعبدوا اللہ ... انى ارى كم بخير) كا معنى يوں ہوگا كہ تم لوگ عقل و فہم ركھتے ہو لہذاو حدہ لاشريك كى عبادت كرو _تم سے بعيد ہے كہ اس كے ساتھ شريك قراردو_
22_ حضرت شعيب (ع) اپنى قوم كے گنہگار اور مشركين كے مستقبل كے بارے ميں پريشان تھے_
انّى ا خاف عليكم عذاب يوم محيط
23_ غير اللہ كى عبادت، عبادت ميں شرك اور ظلم كرنا نيز تجاوز كرنے ميں جلدى كرنا ،قيامتكے عذاب كا سببہے_
اعبدوا اللہ ... ولا تنقصوا المكيال ... انى ا خاف عليكم عذاب يوم محيط
24_ قيامت كے دن كا عذاب، ايسا عذاب ہے جو تمام گنہگاروں اور كافروں كو شامل ہوگا _
انّى أخاف عليكم عذاب يوم محيط
كلمة(محيط) كا معنى (احاطہ كرنے والا اور تمام كو شامل ہونے والا) ہے ظاہراً يہ (يوم) كے لفظ كے ليے صفت واقع ہوا ہے_اصل ميں عذاب كى صفت كو بيان كر رہا ہے يعني" محيط عذابہ "

25_ قيامت كے دن كے عذاب ميں گرفتار ہونے والوں كا فرار ناممكن ہے_
انّى ا خاف عليكم عذاب يوم محيط
(عذاب) كى جو صفت " تمام كو شامل ہونے والا" بيان ہوئي ہے اس سے مراد وہ لوگ ہيں جو عذاب كے مستحق ہيں_ تمام

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لوگوں کو شامل ہوگا کسی سے نہیں ٹلے گا _ یعنی جو مستحق عذاب ہیں ان سے ٹلنے والا نہیں ہے _ یعنی گنہگاروں پر ہر طرف سے اس طرح عذاب آجائے گا کہ وہ کسی صورت میں فرار نہیں کر سکیں گے_

26_ عن ا بی عبداللّٰہ (ع) : لم یبعث اللّٰہ عزوجل من العرب الا خمسة انبیاء : ہوداً و صالحاً و اسماعیلَ و شعیباً و محمداً خاتم النبیین(ص) ،وکان شعیب بکاء (1)

امام صادق(ع) سے روایت ہے کہ اللہ تعالی نے عربوں میں سے صرف پانچ انبیاء (ع) کو مبعوث رسالت فرمایا ہے حضرت ہود (ع) ،حضرت صالح (ع) ، حضرت اسماعیل (ع) ، حضرت شعیب (ع) اور خاتم المرسلین (ص) لیکن حضرت شعیب (ع) ان میں سے سب سے زیادہ گریہ کرنے والے تھے_

27_ عن علی بن الحسین (ع) قال : ان اوّل من عمل المکیال و المیزان شعیب النبی (ع) عملہ بیدہ ...(2)

امام علی بن الحسین زین العابدین(ع) فرماتے ہیں: پیمانہ اور ترازو کوسب سے پہلے بنانے والے حضرت شعیب نبی (ع) تھے ، جسکو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا _

28_ عن ابی جعفر (ع) (فی حدیث طویل) ... و ا ما شعیب فانہ ا رسل الی مدین و ہی لا تکمل اربعین بیتاً ...(3)

امام باقر (ع) سے ایك بہت طولانی روایت ہے اسمیں حضرت (ع) فرماتے ہیں جب حضرت شعیب (ع) کو مدائن میں نبی بنا کر بھیجا گیا تو اسوقت مدائن میں چالیس گھر نہیں تھے_

29_ عن أبی عبداللّٰہ (ع) فی قول اللّٰہ : "انی اراکم بخیر " قال : کان سعرہم رخیصاً(4)

امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ (انی اراکم بخیر) سے مراد آیت میں یہ ہے کہ ان کے درمیان چیزوں کی قیمت کم تھی _

اقتصاد :
اقتصاد میں خلاف ورزی کے آثار23

....

1)قصص الانبیاء راوندی ، ص 145، ح 157; بحار الانوار ، ج 12 ص 385 ، ح 11_
2)قصص الانبیاء راوندی ، ص 142، ح 153; بحار الانوار ، ج 12، ص 382، ح 6_
3)کمال الدین صدوق ، ص 220 ، ح 2، ب 22; بحار الانوار ، ج 11، ص 51، ح 49_
4) تفسیر عیاشی ، ج 2 ، ص 159 ، ح 61; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 390، ح 188_

انبیاء :
انبیاء سے رشتہ داری 3; عرب کے انبیاء (ع) 2; علاقائي انبیاء(ص) 2
انسان :
انسان کا جھکاؤ 10
اہل مدائن :
اہل مدائن کا انجام 22;اہل مدائن کا شرك 9; اہل مدائن کا عقیدہ 7; اہل مدائن کا فہم 21; اہل مدائن کا فہم و درك 21; اہل مدائن کا کفر 9;اہل مدائن کو اللہ کی پہچان 7; اہل مدائن کو دعوت 6، 15، 16;اہل مدائن کی اقتصادی خلاف ورزیاں 17، 19; اہل مدائن کی تاریخ 9، 15، 17، 18، 19;اہل مدائن کی ثروتمندی 18، 19; اہل مدائن کی کم فروشی 17، 19; اہل مدائن کی نعمتیں 18، 21;اہل مدائن کے تعداد میں کمی 28;اہل مدائن کے پیغمبر 2;اہل مدائن میں اشیاء کا کم قیمت ہونا 29; اہل مدائن میں بے عدالتی 17
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی خصوصیات 13; اللہ تعالی کی معرفتکی تاریخ 7، 8
اللہ کے رسول : 1
ایمان :
اللہ تعالی پر ایمان لانا 8; توحید پر ایمان لانے کی اہمیت 11
تبلیغ :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تبلیغ میں احساسات کو ابھارنا 5
توحید :
توحید عبادی 13;توحید عبادی کی اہمیت 6،11; توحید عبادی کی طرف دعوت 6،15; توحید عملی کا پیش خیمہ 12; توحید نظری کی اہمیت 12
ثروت :
ثروت اور اقتصادی خلاف ورزیاں 20
جھکاؤ:
عبادت کی طرف جھکاؤ 10; معبود کی طرف جھکاؤ 10
روایت : 26، 27، 28، 29
شرك :
شرك سے اجتناب کی دعوت 15;شرك عبادی کے آثار 23
شعیب (ع) :
حضرت شعیب (ع) اور اہل مدائن 3; حضرت شعیب (ع) اور ترازو 27; حضرت شعیب (ع) اور کثرت گریہ 26; حضرت شعیب (ع) اور گنہگار 22; حضرت شعیب (ع) اور مشرکین 22; حضرت شعیب (ع) اور نا پنے کا پیمانہ 27; حضرت شعیب کا شرك سے مقابلہ 14; حضرت شعیب (ع) کا مہربان ہونا 4; حضرت شعیب (ع) کی پریشانی 22;حضرت شعیب (ع) کی تبلیغ 15; حضرت شعیب (ع) کی تبلیغ کا طریقہ 5; حضرت شعیب (ع) کی تعلیمات 6; حضرت شعیب (ع) کی دعوت دینا 5، 15، 16; حضرت شعیب (ع) کی رسالت 14; حضرت

شعیب (ع) کی رسالت کا محدود ہونا 2; حضرت شعیب (ع) کی قومیت 26; حضرت شعیب (ع) کی نبوت 1; حضرت شعیب (ع) کے پیش آنے کا طریقہ 4; حضر شعیب (ع) کے رشتہ دار3; حضرت شعیب (ع) کے فضائل4; حضرت شعیب (ع) نبوت سے پہلے 4
ظلم :
ظلم کے آثار 13
عذاب :
آخرت کے عذاب کا حتمی ہونا 15; آخرت کے عذاب کا عمومی ہونا 24;آخرت کے عذاب کی خصوصیات 24; آخرت کے عذاب کے اسباب 23
عقیدہ :
اللہ تعالی پر عقیدہ 7; عقیدہ کی تاریخ 7، 8
کفار :
کفار پر آخرت میں عذاب 24
کم فروشی :
کم فروشی سے منع کرنا 16
گنہگار :
گنہگاروں پر آخرت کا عذاب 24
مشرکین : 9
نظریہ کائنا ت:
توحیدنظریہ کائنات 12، 13; نظریہ کائنات اور عقیدہ 11

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَيَا قَوْمِ أَوْفُواْ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلاَ تَبْخَسُواْ النَّاسَ أَشْيَاءهُمْ وَلاَ تَعْثَوْاْ فِي الأَرْضِ مُفْسِدِينَ (٨٥)
اے قوم ناپ تول میں انصاف سے کام لو اور لوگوں کو کم چیزیں مت دو اور روئے زمین میں فساد مت پھیلا تے پھرو (85)

1_ حضرت شعیب(ع) نے اپنے لوگوں سے تقاضا کیا کہ چیزوں کی خرید و فروخت کے ناپ و تول میں کمی نہ کریں _
و یا قوم اوفوا المکیال و المیزان بالقسط
(مکیال) کا معنی پیمانہ ہے_ اسکو پورا بھر کے دینے کا معنی یہ ہے کہ جو پیمانہ بازار میں چل رہ

ہے اس سے کم نہ ہویعنی معمول کے مطابق پر کیا جائے_ ناپ و تول کے پورا کرنے کا معنی یہ ہے جس چیز کو دیا جارہا ہے اسکے وزن کی مقدار معمول بازار کے مطابق ہو اس سے کم نہ ہو_
2_ حضرت شعیب (ع) اپنے لوگوں کو ان کے معاملات میں عدل و انصاف کرنے کی دعوت دینے والے تھے_
و یا قوم اوفوا المکیال و المیزان بالقسط
3_ قوم شعیب (ع) میں اقتصادی امور میں بے عدالتی اور ناپ تول میں کمی کرنا، واضح ترین اقتصادی انحراف تھا_
و یا قوم اوفوا المکیال و المیزان بالقسط
4_ حضرت شعیب (ع) نے اپنی قوم سے کہا کہ لوگوں کی چیزوں کو خریدتے وقت ان کی مقدار میں کمی نہ کریں اوران کی قیمت واقعی سے کم ظاہر نہ کرے_
لا تبخسوألاناس ا شیاء ہم
(نخس) یعنی کم کرنا اور عیب دار بیان کرنا (المصباح المنیر)
5_ انبیاء کے پروگرام، عبادت، عقائد ، معاشرتی اور اقتصاد ی مسائل کو شامل ہوتے ہیں_
یا قوم اعبدوا اللہ ... و لا تبخسوا الناس أشیاء ہم
6_ حضرت شعیب (ع) نے اپنے لوگوں کو پوری سرزمین پر فساد کرنے سے منع کیا _
و لا تعثوا فی ألارض مفسدین
(عَثو) (لا تعثوا) کا مصدر ہے جو فساد کرنے کے معنی میں آتا ہے_
7_ فساد پھیلانا اور فساد کرنا، حرام او رناپسندیدہ کام ہے_
و لا تعثوا فی ألارض مفسدین
(مفسدین) کالفظ حال کی تاکید ہے یعنی نہي"لا تعثوألا تفسدوا "کی تاکید کے لیے آیا ہے_
8_ کم تولنا اورلوگونکیچیزکو بے ارزش و کم قیمت جلوہ دینا، حرام اور زمین پر فساد پھیلانا ہے_
أوفوا المکیال و المیزان ... و لا تعثوا فی الارض مفسدین
9_ فساد اور فساد پھیلانے کا مقابلہ کرنا، انبیاء کے اہم مقاصدمیں سے ہے_
و لا تعثوا فی ألارض مفسدین
10_ خوشحال معاشرے تمام سرزمین پر ظلم و ستم کو پھیلانے اوراقتصادی انحرافات کے خطرہ سے دو چار ہیں_
ان اری کم بخیر ... أوفوا المکیال ... و لا تعثوا فی الارض مفسدین

احکام: 7، 8
اقتصاد :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اقتصاد میں عدالت کرنے کی دعوت 2، 4; اقتصادی خلاف ورزیوں کا سبب 10;اقتصادی ضرر کی پہچان 3، 8
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) کا جہاد 9;انبیاء (ع) کی تعلیمات کے پہلو 5;انبیاء (ع) کی عبادی تعلیمات 5; انبیاء (ع) کی معاشرتی تعلیمات 5;انبیاء (ع) کے اہداف 9
اہل مدائن :
اہل مدائن کا فتنہ برپا کرنا 6; اہل مدائن کو دعوت 1، 2; اہل مدائن کی اقتصادی خلاف ورزیاں 3، 4; اہل مدائن کی کم فروشی 1، 3
امراء :
امراء اور اقتصادی خلاف ورزیاں 10; امراء اور ظلم کی وسعت10
شعیب (ع) :
حضر ت شعیب (ع) کی تعلیمات 1، 2، 4; حضرت شعیب (ع) کی دعوت 1،2،4; حضرت شعیب (ع) کے انذار 6
ظلم :
ظلم کا پیش خیمہ 10
فتنہ برپاکرنا :
فتنہ برپا کرنے کا ممنوع ہونا 6;فتنہ برپا کرنے کا ناپسند ہونا 7;فتنہ برپا کرنے کی حرمت 7; فتنہ برپا کرنے کے احکام 7;فتنہ برپا کرنے کے ساتھ مقابلہ 9; فتنہ برپا کرنے کے موارد 8
کم فروشی :
کم فروشی کی حرمت 8; کم فروشی سے روکنا 1
مال:
دوسرے کے اموال کو بے قیمت جلوہ دینا 4، 8
محرمات : 7
معاملہ :
معاملہ کرنے کے احکام 8

261

بَقِيَّةُ اللّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ وَمَا أَنَاْ عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ (٨٦)
اللہ کی طرف کا ذخیرہ تمھارے حق میں بہت بہتر ہے اگر تم صاحب ایمان ہو اور اور میں تمھارے معاملات کا نگران اور ذمہ دار نہیں ہوں (86)

1_عادلانہ طریقے والی تجارت وکاروبار سےجو نفع حاصل ہوتا ہے وہ نفع حلال اور پاك ہے_
بقیت اللّه خیر لکم
لین دین کے بارے میں گفتگو اورمعاملات و تجارت میں انصاف کرنا ممکن ہے یہ قرینہ ہو کہ (بقیت) (جو باقی رہ گیا ہے) اس سے مراد عادلانہ تجارت و لین دین سے فروخت کرنے والوں کا نفع ہے_
2_ شرعی طریقے سے تجارت جو ظلم و ستم سے خالی ہو اسمیں جو حلال منافع حاصل ہوتے ہیں وہ اللہ تعالی کی عطا ہے_
بقيّت اللّه خير لكم
مذکورہ بالامعني، لفظ (بقیت) کو (اللّه) کی طرف اضافت دینے سے حاصل ہوا ہے_
3_ صرف اہل ایمان، حلال اور انصاف کے ساتھ منافع حاصل ہونے کو اچھا سمجھتے ہیں اور حرام سے نفع حاصل کرنے کو ظالمانہ اور ناپسند خیال کرتے ہیں_
بقيّت اللّه خير لكم ان كنتم مؤمنين
حلال اور انصاف سے حاصل ہونے والا منافع فقط اہل ایمان والوں کے لیے خیر و بھلائي نہیں ہے بلکہ خواہ معاشرہ مومن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہو یا نہ ہو، عدل و انصاف دونوں کے لیے خیر و بھلائي ہے لیکن (ان کنتم مؤمنین) میں یقین کرنے اور سمجھنے کی شرط مومن ہونا ہے یعنی اگر تم ایمان والے ہو تو تمھیں یقین ہوگا کہ منافع حلال خیر ہے ور نہ تمھیں یقین نہیں ہوگا _
4_ حضرت شعیب(ع) نے اپنے لوگوں کو جو تعلیمات دیں ان میں سے تجارت کو عادلانہ اور احکام الہی کے سعادت مند ہونے اور منافع حلال میں خیر و بھلائي کا ہونا تھا_

یا قوم ... بقیّت اللّہ خیر لکم
5_ امت کی سعادت اور بھلائي، معارف الہی پر یقین اور ایمان لانے اور احکام دین پر عمل کرنے میں ہے_
بقیّت اللّہ خیر لکم
بعض مفسّرین نے(بقیّت اللّہ) سے مراد اطاعت الہی کو لیا ہے اور بعض نے احکام اور معارف الہی کو قرار دیا ہے ، مذکورہ معنی اسی نظریے کی بنیاد پر ہے_
6_ حضرت شعیب (ع) نے مدائن کے لوگوں کو بتایا کہ وہ اپنی ان تعلیمات کو قبول کرنے پر انہیں مجبور نہیں کرنا چاہتے _
و ما أنا علیکم بحفیظ
(حفیظ) مراقب اور نگہبان کے معنی میں ہے_ کیونکہ(علی) کے ساتھ متعدی ہوا ہے تو تسلّط کا معنی بھی دے گا تو اس صورت میں (و ما انا ...) کا معنی یہ ہوگا کہ میں تمھیں تمھارے غلط اعمال سے مجبوراً روکنے اور نیك اعمال کی طرف لے جانے پرمامور نہیں ہوں_
7_ انبیاء (ع) ، لوگوں کو معارف اور احکام الہی کو قبول کرنے میں جبر کرنے پر مامور نہیں تھے_
و ما انا علیکم بحفیظ
8_ عن الباقر (ع) ... نحن و اللّہ بقیة اللّہ فی ارضہ ...(1)
امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ اللہ کی قسم ہم زمین پر (بقیة اللہ) ہیں_

احکام : 1
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) کی ذمہ داریوں کی حدود 7
ایمان :
ایمان کے آثار 5; دین کی تعلیمات پر ایمان 5
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی بخشیش2
ائمہ (ع) :
ائمہ (ع) کے درجات 8
بقیة اللہ :
بقیة اللہ سے مراد 8
تجارت :
تجارت کے احکام 1; تجارت کے منافع 2; تجارت کے منافع کا حلال ہونا 1; تجارت میں عدالت 1، 2;حلال تجارت میں خیر و بھلائي 4
حلال :1
....

1) بحار الانوار ، ج 69،ص 188، ح 9; بحار الانوار ، ج 26، ص 312، ح 1_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خير و بهلائي :
خير و بهلائي كے عوامل 5
دين :
تعليمات دينی ميں خير و بهلائي 4; دين ميں اكراه و جبر كی نفی 6، 7
روايت : 8
سعادت :
سعادت كے اسباب 4، 5
شرعی فريضہ :
شرعی فريضہ پر عمل كرنے كے آثار 5
شعيب (ع) :
حضرت شعيب (ع) كی تعليمات 4، 6;حضرت شعيب (ع) كی شريعت ميں آزادی 6
مومنين :
مومنين اور اقتصادی خلاف ورزياں 3;مؤمنين كا ادراك كرنا 3; مومنين كا عقيده 3 ; مومنين كے فضائل 3
منافع:
حرام منافع ميں بهلائي كا نہ ہونا 3; حلال منافع 1،2; حلال منافع ميں خير و بهلائي ہونا 3، 4

قَالُواْ يَا شُعَيْبُ أَصَلاَتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاء إِنَّكَ لَأَنتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ (٨٧)
ان لوگوں نے طنز كيا كہ شعيب كيا تمهاری نماز تمهيں يہ حكم ديتی ہے كہ ہم اپنے بزرگوں كے معبودوں كو چهوڑديں يا اپنے اموال ميں اپنی مرضی كے مطابق تصرف نہ كريں تم تو بڑے بردبار اور سمجه دار معلوم ہوتے ہو(87)

1_ حضرت شعيب (ع) كے دين ميں نماز ايك روشن ترين نمونہ تها_
قالوا يا شعيب (ع) ا صلاتك تأمرك
مدائن كے لوگ حضرت شعيب (ع) كے دينی كاموں ميںانكينماز كا نام ليتے تهے اس سے معلوم ہوتا ہے كہ نماز انكے دينی امور ميں ايك واضح اور اہم امر تها_
2_ گذشتہ اديان ميں نماز، ايك شرعی حكم تها_

264
قالوا ياشعيب ا صلاتك تأمرك
3_ مدائن كے لوگ ،حضرت شعيب (ع) كی عبادت اور نماز كا مذاق اڑاتے تهے_
ا صلاتك تأمرك ان نترك ما يعبد ء اباؤن
جملة(اصلاتك ...) ميں استفہام، استہزاء اور مذاق اڑانے كو بتاتا ہے_
4_ قوم شعيب (ع) اور ان كے ا باء اجداد، مشرك اور خدائے وحده لا شريك كے غير كی عبادت كرتے تهے _
ان نترك ما يعبد ء باؤن
5_ حضرت شعيب (ع) ، لوگوں كو غير الله كی عبادت ترك كرنے كی دعوت ديتےتهے اور اپنی قوم كی شرك پرستی كے ساته مقابلہ كرتے تهے_
أصلاتك تأمرك ان نترك ما يعبد ء اباؤن
6_ قوم شعيب كی اپنے باپ دادا اور بزرگوں كے آداب و رسوم كی پابندی كرنا ، انكی جهوٹے خداؤں كی پرستش كرنے كا سبب ودليل تهی _
أن نترك ما يعبد ء اباؤن
(ما يعبد ...) ميں "ما "كے لفظ سے مراد بت اور معبود ہيں _ اور ان كی صفت جملہ (يعبد آباؤنا) كے ساته لانا يہ دليل ہے كہ وه بت پرستی پر اصرار كرتے تهے_ تو اس صورت ميں (ان نترك ...) كا معنی يوں ہوگا كہ ہم بتوں كی پوجا كو نہيں چهوڑتے كيونكہ ہمارے آباؤ اجداد ان كی عبادت كرتے تهے اور ہم بهی ان كی طرح ان كی پرستش كو جاری ركهيں گے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

7_ قومی تعصب، اندھی تقلید و بے جا پیروی کرنے کا سبب بنتا ہے_
أن نترك ما يعبد ء اباؤن
8_ معاشروں کا گذشتہ اقوام کے باطل آداب و رسوم کا پابند ہونا،ان کی افکار اور ان میں حق کے پرچارکے لئے مانع ہے_
أن نترك ما يعبد ء اباؤن
9_حضرت شعیب(ع) کے معارف الہی کی تبلیغ کے اصلی مخاطب، نوجوان اور درمیانی عمر کے لوگ تھے_
أن نترك ما يعبد ء اباؤن
(يعبد) جو فعل مضارع ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ (آباؤنا) سے مراد کہ فقط گذشتہ نسل مخاطب نہیں ہے_ بلکہ ان کے موجودہ آباؤ اجداد بھی مورد نظر ہیں تو اس صورت مینطبیعی طور پر مخاطب، جوان اور درمیانی عمر کے لوگ ہونگے_
10_ حضرت شعیب(ع) کی تعلیمات میں مالکونکے لیے اپنے اموال میں تصرف کرنے کے لیے خاص قواعد و ضوابط تھے_
أصلاتك تأمرك ان نترك ما يعبد ء اباؤنا او ان نفعل فی اموالنا ما نشؤ
(ان نفعل)کا (ما يعبد) پر عطف ہے اسی وجہ سے (ان نفعل) (ان نترك) کے لیے مفعول ہے_
11_ ادیان الہی میں مالکونکے لیے اپنے مال میں

تصرف کرنے کے لیےبے قید و شرط اور مطلق آزادی درست نہیں ہے_
اصلاتك تأمرك ان نترك ... ان نفعل فی اموالنا ما نَشَؤ
12_ مالکوں کو اپنے مال کے تصرف میں کوئي قید و شرط لگائے بغیر آزادی دینا ، لین دین میں بے عدالتی اور نا انصافی کا موجب ہوتی ہے_
أوفوا المكيال و الميزان بالقسط ... ا و ان نفعل فی اموالنا ما نشؤ
13_ قوم شعیب نے مالك کو اپنے اموال کے دخل وتصرف میں اسکی مرضی پر چھوڑ دیا اور اس کے لیے کو ئي قانون و ضابطہ قرار دینے کو مناسب نہیں سمجھتے تھے _
أو أن نفعل فی ا موالنا ما نشؤ
14_حضرت شعیب (ع) حتی اپنی قوم کے کفار کے نزدیك بھی تجربہ کا راور با فہم شخصیت تھے_
انك لا نت الحليم الرشيد
(حلم) کے معانی عقل و فہم کے ہینحلیم اوپر والی آیت میں اسی سے مشتق ہے _(الرشيد)کا معنی تجربہ کار اور ہدایت یافتہ ہے _یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضرت شعیب (ع) کا ہدایت یافتہ ہونےسے مدائن کے لوگوں کی مراد اخلاقی او رمعاشرتی امور و غیرہ تھے _
15_حضرت شعیب (ع) اپنی قوم کے کافروں کے در میان بھی نیك اخلاق رکھنے والے مشہور تھے _
انك لا نت الحليم الرشيد
مذکورہ بالا تفسیر میں (حلیم)سے مراد بردبار شخص لیا گیا ہے _انسان کا بردبار ہونا اس کے نیك اخلاق ہونے کو بتاتا ہے_
16_اللہ تعالی پیغمبروں کو مشہور نیك انسانونمیں سے انتخاب کرتا ہے _
انك لا نت الحليم الرشيد
17_مدائن کے لوگ، اہل شرك کے معبودوں کے ساتھ حضرت شعیب(ع) کے جہاد کو ان کے رشد و فہم کے خلاف سمجھتے تھے _
أصلاتك تا مرك ا ن نترك ما يعبد ء اباؤُنا ...انك لا نت الحليم الرشيد
18_قوم شعیب کے لوگ، مالکوں کواپنے اموال کے تصرف کی آزادی میں محدود کرنے کو نامعقول اور صحیح خیال نہیں کرتے تھے_
أو أن نفعل فی اموالنا ما نَشَؤا انك لأنت الحليم الرشيد

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اقتصاد :
اقتصاد میں ضرر کی پہچان 12; اقتصادی خلاف ورزی کا سبب 12
انبیاء (ع) :

266
انبیاء (ع) کا انتخاب 16; انبیاء (ع) کا سابقہ 16; انبیاء (ع) کا نیك نام ہونا 16
اہل مدائن :
اہل مدائن اور حضرت شعیب (ع) 14، 15، 17;اہل مدائن کاانگیزہ 6;اہل مدائن کا شرك 4، 5، 6; اہل مدائن کا عقیدہ 4;اہل مدائن کا مزاح اڑانا 3;اہل مدائن کی تقلید 6;اہل مدائن کی فکر 8;اہل مدائن کے آباء و اجداد کا شرك 4;اہل مدائن کے آباء و اجداد کا عقیدہ 4; اہل مدائن کے درمیانی عمر کے لوگ 9 ; اہل مدائن کے نوجوان 9; اہل مدائن میں مالکیت 13
تعصب:
قومیتعصب کے آثار 7; ناپسند یدہ تعصب کے آثار 8
تقلید :
آباء و اجداد کی تقلید 6، 8; اندھی تقلید کا سبب 7;اندھی تقلید کے آثار 8
رشد :
فکری رشد کے موانع 8
شرك :
شرك عبادی 4،6
شعیب (ع) :
حضرت شعیب (ع) کا پسندیدہ اخلاق 15; حضرت شعیب (ع) کا شرك سے مقابلہ 5،17; حضرت شعیب (ع) کا قصہ 3،9;حضرت شعیب (ع) کی تبلیغ 9;حضرت شعیب (ع) کی تعلیمات 5، 10; حضرت شعیب (ع) کی شریعت میں مالکیت 10;حضرت شعیب (ع) کی شریعت میں نماز کی اہمیت 1; حضرت شعیب (ع) کی سوچ 14;حضرت شعیب (ع) کی عبادات کا مذاق اڑانا 3; حضرت شعیب (ع) کی نماز کامذاق 3; حضرت شعیب (ع) کی ہدایت 14; حضرت شعیب (ع) کے فضائل 14، 15; حضرت شعیب (ع) کے مخاطب 9
معاشرہ :
معاشرے کے فساد کی پہچان 8
مال :
مال میں تصرف کرنے کی محدودیت 11، 12، 13، 18
مالکیت :
ادیان میں مالکیت 11;مالکیت میں آزادی 11، 12
مشرکین : 4
معاملہ :
معاملہ میں ظلم کا سبب 12
نوجوان :
نوجوانوں کی اہمیت 9
نماز :
شریعت میں نماز کا ہونا 2; نماز ادیان الہی میں 2

267

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىَ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقاً حَسَناً وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَى مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ إِنْ أُرِيدُ إِلاَّ الإِصْلاَحَ مَا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلاَّ بِاللّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ (٨٨)
شعیب نے کہا کہ اے قوم والو تمھارا کیا خیال ہے کہ اگر میں خدا کی طرف سے روشن دلیل رکھتا ہوں اور اس نے مجھے بہترین رزق عطا کردیا ہے اور میں یہ بھی نہیں چاہتا ہوں کہ جس چیز سے تم کو روکتا ہوں خود اسی کی خلاف ورزی کروں میں تو صرف اصلاح چاہتا ہوں جہاں تك میرے امکان میں ہو_ میری توفیق صرف اللہ سے وابستہ ہے اسی پر میرا اعتماد ہے اور اسی کی طرف میں توجہ کررہاہوں (88)

1_ حضرت شعیب (ع) اپنی رسالت کے لیے معجزہ اور روشن دلیل رکھتے تھے _
یا قوم أرءیتم ان کنت علی بیّنة من ربي
2_ اللہ تعالی ، اپنے پیغمبروں کو معجزہ اورواضح دلیلیں عطا کرنے والا ہے _
ان کنت علی بیُنة من ربّي
3_ اللہ تعالی ،اپنے پیغمبروں کا مربی اور ان کے امور کی تدبیر کرنے والا ہے _
ان کنت علی بیّنة من ربّي
(ربّ) مربی اور مدبر کے معنیمیںہے_
4_ پیغمبروں کو معجزہ اور روشن دلائل عطا کرنے کا مقصد، ان کی رسالت کے مقاصد کی پیشرفت اور امر نبوت کی تدبیر ہے_
ان کنت علی بیّنة من ربّي
5_ حضرت شعیب (ع) کا کافروں اور مشرکین سے رو یّہ قابل رحم اور مشفقانہ تھا _

یا قوم أرءیتم
(یا قوم) سے خطاب کرنا، حضرت شعیب (ع) کی شفقت اور مہربانی کو بتاتا ہے _
6_ لوگوں کی آزادی و عقائد اور رسومات پر پابندی لگانے کے لیے دلیل اور وشن برھان ہونی چاہیے_
ا صلاتك تأمرك ... قال یا قوم أرءیتم ان کنت علی بیّنة من ربّي
7_ لوگوں کے کردار اور عقائد کی اصلاح نیز ان کی آزادی و اختیار کو محدود کرنا، الہی رسالت ہے جوپیغمبروں کی ذمہ داری ہے_
ا صلاتك تأمرك ان نترك ... قال یا قوم ارء یتم ان کنت علی بیّنة من ربّي
8_ اللہ تعالی نے شعیب (ع) کو روزی اور اپنی و پسندیدہ خاص نعمت سے نواز اور انہیںمقام نبوت عطا فرمایا_
أرءیتم ان ... رزقنی منہ رزقاً حسن
یہاں (رزقاً حسنا) سے مراد، مورد کی مناسبت سے مقام نبوت و پیغمبری ہے _
9_ حضرت شعیب (ع) کا مقام نبوت پر فائز ہو نا، ان کو اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ وہ لوگوں کو توحید اور اپنے معاملات میں عدل و انصاف کی دعوت دیں_
قالوا یا شعیب ا صلوتك تأمرك ... قال یا قوم أرءیتم ان کنت علی بیّنة من ربّی و رزقنی منہ رزقاً حسن
مذکورہ آیت میںحضرت شعیب (ع) کی گفتگو انکی قوم کے مزاح کی تحلیل کا جواب ہے جو انہوں نے (أصلاتك ...) سے کیا اور حضرت (ع) نے جملہ (أرءیتم) سے اسکا جواب دیاجو اس بات کو بتاتا ہے کہ حضرت شعیب (ع) کو اللہ تعالی نے جو مقام و منزلت عطا فرمائي تھی اس کے مقابلے میں وہ ذمہ دار تھے کہ ان کے غلط کاموں اور غلط رسم و رسوم اورعقائد کی مخالفت کریں _
10_ مقام نبوت پر فائز ہونا، اللہ تعالی کی طرف سے اپنے پیغمبروں کے لیے نیك اور مخصوص روزی ہے_
و رزقنی منہ رزقاً حسن
11_ اللہ تعالی کی طرف سے بشریت کے لیے معارف الہی اور احکام دینی کا ہونا، عطا اورنیك روزی ہے_
و رزقنی منہ رزقاً حسن
یہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ (رزقاً حسناً) سے مراد (أعبدوا اللہ ...) (جو اس سے پہلے والی آیت میں ہے) کو مد نظر رکھتے ہوئے معارف اور احکام الہی ہیں جنکو اللہ تعالی نے حضرت شعیب (ع) کو بتایا تا کہ لوگوں کو ان کی تعلیم دے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

12_ حضرت شعيب (ع) اپنے معاشرے كے حرام رزق سے آلودہ ہونے كے باوجود بھى حلال اور نيك روز ى سے بہرہ مند تھے_

يا قوم ا وفوالمكيا و الميزان ... و رزقنى منہ رزقاً حسن
حضرت شعيب (ع) نے مدائن كے لوگوں كے لين دين اور معاملات كو ظالمانہ كہا اور ان كى آمدنى كو اچھا نہيں سمجھا ليكن اس بعدفرمايا كہ ميں نيك روزى كا حامل ہوں_
تو يہاں يہ احتمال ديا جاسكتا ہے كہ (رزقاً حسناً) سے مراد دنيا كى نيك روزى ہے _
13_ جس لين دين ميں ظلم و ستم نہ ہو اور روزى كو حاصل كرنے ميں عدل و انصاف الحاظ ركھاجائے تو اديان الہى ميں ايسى روزي، نيك اور حلال ہے _
و رزقنى منہ رزقاً حسن
14_ حضرت شعيب (ع) ، تونگرى اور وسيع روزي، كے حامل تھے _
ورزقنى منہ رزقاً حسن
15_ نيك و حلال روزي، اللہ تعالى كى طرف سے ہوتى ہے اور اس كے اسباب بھى وہى مہيا كرتا ہے _
ورزقنى منہ رزقاً حسناً
مذكورہ بالا معنى (منہ) كى ضمير كا مرجع، اللہ تعالى كو قرار ديں تو يہ معنى حاصل ہوتا ہے _
16_ حضرت شعيب (ع) نے لوگوں كو بتايا كہ ميں نے جو تعليمات اور قوانين بتائے ہيں ميں ہميشہ ان كا پابند تھااور اس پر عمل كرتا رہوں گا_
ما اريد ان اخالفكم الى ما انہى كم عنہ
(اخالفكم) كا فعل چونكہ حرف (الي) سے متعدى ہوا ہے لہذا اسميں (اميل) كا معنى پاياجاتا ہے تو اس صورت ميں (ما اريد ...) كا معنى يوں ہوگا كہ ميں نہيں چاہتا ہوں كہ تمھارے ساتھ مخالفت كروں اور جس سے ميں نے آپكو منع كيا اسكو ميں انجام دوں _
17_ مبلغين اور معاشرے كى اصلاح كرنے والوں كے ليے ضرورى ہے كہ وہ تعليمات دينى اور اپنے اصلاحى پروگراموں پرپابند رہيں_
و ما اريد ان اخالفكم الى ما انہى كم عنہ
18_ حضرت شعيب(ع) ، لين دين ميں ظلم و ستم اور جھوٹے معبودوں كى عبادت كرنے ميں ہرگز ميلان نہيں ركھتے تھے _
و ما ا ريد ان اخالفكم الى ما انہى كم عنہ
19_ حضرت شعيب، (ع) شہر مدائن ميں كاروبار اور اقتصادى معاملات كرنے ميں مشغول تھے_
أوفوا المكيال و الميزان ... و ما أريد ان اخالفكم الى ما انہى كم عنہ
حضرت شعيب (ع) نے لين دين ميں عدل و انصاف اور معاملات ميں كم فروشى اور ظلم و ستم سے پرہيز پر بہت زيادہ تاكيد كرنے كے بعد فرمايا ميں نے جن چيزوں سے تم كو منع كيا ہے ميں خود اس پر عمل نہيں كروں گا_ يہ بات بتاتى ہے كہ وہ خود بھى لين

دين كرنے ميں مشغول تھے_
20_ حضرت شعيب (ع) كامقصد، مدائن كے آداب و رسوم اور ان كى ظالمانہ رفتار اور معاشرے كے فساد كى اصلاح كرنا تھا _
ان أريد الأ الاصلاح ما استطعت
21_ حضرت شعيب(ع) نے اپنى طاقت و استطاعت كے مطابق معاشرے كے فساد كو دوركرنے اور اس كى اصلاح كرنے كى كوشش كى _
ان أريت الأ الاصلاح مااستطعت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(ما) کا حرف جملہ (ما استطعت) میں ظرفیہ مصدریہ ہے _ یعنی مدت اور زمان کے معنی میں ہے _ کیونکہ فعل (استطعت) کو ما مصدریہ کے بعد مصدر کی تادیل میں لیا گیا ہے _ تو اس صورت میں (ان ارید ...) کا معنی یوں ہوگا(مدة استطاعتی الاصلاح ما ارید الاّ الاصلاح) جتنی بھی میری اصلاح کرنے کی استطاعت ہوگی سوائے اصلاح کے اور کچھ نہیں کروں گا _

22_ قائدین اور دین کے مبلغین کو چاہیئے کہ معاشرے کی اصلاح اور دین الہی کی تبلیغ میں جتنی قدرت رکھتے ہیںاتنی کوشش کریں _

ان ا رید الاّ الاصلاح ما استطعت ...

23_ بشری معاشرہ کی اصلاح، توحید ، وحدہ لا شریك کی پرستش لین دین اور اقتصادی امور میں عدل و انصاف کرنے میں پوشیدہ ہے_

قال یا قوم اعبدوا الله ... ا وفوا المکیال و المیزان بالقسط ... ان ا رید الاّ الاصلاح

24_ حضرت شعیب (ع) ، معاشرہ کی اصلاح میں اپنی کامیابی کو الله تعالی کی مددکے مر ہوں منت سمجھتے تھے _

ان ارید الاّ الاصلاح ما استطعت و ما توفیقی الاّ بالله علیہ توکلت

آیت شریفہ میں (توفیق) کا لفظ مصدر مجہول ہے جو اپنے نائب فاعل (یا متکلم) کی طرف اضافہ ہوا ہے اور اسمیں (بأ) استعانت کے لیے آئي ہے تو اس صورت میں (و ماتوفیقی ...) کا معنی یوں ہوگا کہ الله تعالی ہی کی توفیق سے میں اچھے کاموں میں کامیاب ہوسکوں گا _

5_حضرت شعیب، (ع) تنہا الله تعالی کی ذات کو اپنی پناہگاہ سمجھتے تھے اور فقط اس کے حضورمینجھکتےتھے_

و الیہ انیب

(انابة) انیب کا مصدر ہے جسکا معنی رجوع کرنا اور اسکی طرف آنا ہے _

26_ نیك کاموں میں انسان کی کامیابي، الله تعالی کی مدد میں پنہاں ہے _

و ما توفیقی الاّ بالله

27_الله تعالی کی ذات پرتوکل کرنا اوراپنے امور کو اس

کے سپرد کرنا ضروری ہے_

علیہ توکلت

28_ الله تعالی کی طرف توجہ اور اسکی طرف جھکنا، ایك ضروری امر ہے _

و الیہ انیب

29_ انسان کی کامیابی کے لیے الله تعالی کے علاوہ کسی اور طاقت کاکارساز نہ ہونا یہ دلیل ہے کہ اس ذات پر توکل کیا جائے اور اس کے حضور جھکا جائے _

ما توفیقی الاّ بالله علیہ توکلت و الیہ انیب

(علیہ توکلت و الیہ انیب) کا جملہ (ما توفیقی ...) کے لیے نتیجہ کے مقام پر ہے _

30_ جو معاشرہ کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ فقط الله کی ذات پر توکل کریں اور اس کے حضور جھکیں _

ان ارید الاّ الاصلاح ... علیہ توکلت و الیہ انیب

31_عبدالله بن الفضل الہاشمی قال : سألت ابا عبدالله جعفر بن محمد (ع) عن قول الله عزوجل ... (و ما توفیقی الاّ بالله) ... قال : اذ فعل العبد ما ا مرہ الله عزوجل بہ من الطاعة کان فعلہ وفقاً لأمر الله عزوجل وسمی العبد بہ موفقاً لأمر الله عزوجل و سمی العبد بہ موفّقاً و اذاء اراد العبد ان یدخل فی شئي: من معاصی الله فحال الله تبارك و تعالی بینہ و بین تلك المعصیة فترکہا کان ترکہ لہا بتوفیق الله تعالی ذکرہ ...)(1)

ترجمہ: عبدالله بن فضل ہاشمی نے امام صادق (ع) سے الله تعالی کے اس قول (و ما توفیقی الاّ بالله ...) کے بارے میں سوال کیا کہ اس سے کیا مراد ہے ؟ تو حضرت (ع) نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جب انسان الله کی اطاعت کرتا ہے اور جو اس نے حکم دیا ہے اس کو بجالاتا ہو تو اسکا عمل اوامر الہی کے مطابق ہوتا ہے اس انسان کو انسان کامیاب کہتے ہیں _(یعنی الله تعالی کی توفیق اس کے شامل حال ہوتی ہے)اگر انسان کوئي گناہ انجام دینے کا ارادہ کرتا ہے اور الله تعالی اس کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس گناہ كے انجام دينے ميں كوئي مانع قرار ديتا ہے جسكى وجہ سے وہ گناہ ترك كرديتا ہے يہ گناہ كا ترك كرنا بھى اللہ تعالى كى توفيق ہے _

آزادى :

آزادى كى حدود كا تعين7; آزادى كى محدوديت كا ملاك 6

اصلاح كرنے والے :

اصلاح كرنے والوں كيذمہ داري17، 30

....

1) توحيد صدوق ، ص 242، ح 1، ب 35 نور الثقلين ج 2، ص 393، ح 198_

اطاعت :

اللہ كى اطاعت كے آثار 31

اقتصاد :

اقتصاد ميں عدالت كرنے كے آثار 23; اقتصاد ميں عدالت كى دعوت 9

امور:

امور كا سپرد كرنا 7

انبياء :

انبياء (ع) كا اصلاح كرنا 7;انبياء كا مدبّر 3; انبياء (ع) كا مربى 3;انبياء (ع) كى خاص روزى 10; انبياء (ع) كى رسالت 8; انبياء (ع) كى نبوت كے دلائل 2;انبياء (ع) كى نبوت 10; انبياء (ع) كے اہداف كے تحقق كا سبب 4; انبياء (ع) كے دلائل كا فلسفہ 4; انبياء (ع) كے معجزہ كا فلسفہ 4; انبياء (ع) كے مقامات 10; رسالت انبياء (ع) كى اہميت 4

انسان :

انسانوں كے عقيدہ كى اصلاح 7; انسانوں كے عمل كى اصلاح 7

اللہ تعالى :

اللہ تعالى كى بخشش 2، 11;اللہ تعالى كى توفيقات 15، 31; اللہ تعالى كى خاص عنايات 10;اللہ كى ربوبيت 3; اللہ تعالى كى روزياں 11;اللہ تعالى كى مدد كے آثار 24، 26; اللہ تعالى كى نعمتيں 8;اللہ تعالى كے افعال 3

اللہ تعالى كى طرف لوٹنا : 25، 28، 29

اہل مدائن:

اہل مدائن كى حرام خورى 12

تحريك :

تحريك كے عوامل 9

توحيد :

توحيد عبادى كے آثار 23; توحيد كى دعوت 9

توكل :

اللہ كى ذات پر توكل كى اہميت 27، 29، 30; توكل كا فلسفہ 29

دين :

دين كى اہميت

دينى رہبر:

دينى رہبر اور اصلاح معاشرہ 22; دينى رہبر اور دين 22; دينى رہبر اور دين كى ذمہ دارى 22

ذكر :

اللہ تعالى كے ذكر كى اہميت 28

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

رسومات :
باطل رسومات سے مقابلہ 6
روایت :31

273

روزی :
ادیان الہی میں حلال روزی 13; پسندیدہ روزی 8، 10، 11، 12، 13; پسندیدہ روزی کا سبب 15; حلال روزی کا سبب 15;حلال روزی کے معیار 13
شعیب (ع) :
حضرت شعیب (ع) اور اقتصادی خلاف ورزیاں 18; حضرت شعیب (ع) اور اہل مدائن کی رسومات 20; حضرت شعیب (ع) اور باطل معبود 18; حضرت شعیب(ع) اور فساد سے جہاد 20، 21; حضرت شعیب (ع) اور کفار 5;حضرت شعیب(ع) اور مشرکین 5; حضرت شعیب (ع) کا ایمان 16; حضرت شعیب (ع) کی تبلیغ کا سبب 9;حضرت شعیب (ع) کا جہاد 21;حضرت شعیب(ع) کا شرعی وظیفہ پر عمل کرنا 16;حضرت شعیب (ع) کا عقیدہ 24، 25; حضرت شعیب (ع) کا قصہ 19; حضرت شعیب (ع) کا کام 19; حضرت شعیب (ع) کا معجزہ 1; حضرت شعیب (ع) کے میل جول کا طریقہ 5; حضرت شعیب (ع) کی اصلاح کرنا 20، 21; حضرت شعیب (ع) کی تجارت 19; حضرت شعیب (ع) کی تعلیمات 16; حضرت شعیب (ع) کی توحید 25; حضرت شعیب(ع) کی ثروتمندی 14; حضرت شعیب(ع) کی حلال روزی 12; حضرت شعیب (ع) کی روزی 8، 14; حضرت شعیب (ع) کی کامیابی 24; حضرت شعیب (ع) کی مہربانی 5; حضرت شعیب(ع) کی نبوت 8; حضرت شعیب (ع) کی نبوت کے دلائل 1; حضرت شعیب (ع) کے درجات 8، 9; حضرت شعیب (ع) کے دلائل 1; حضرت شعیب(ع) کے میل جون کا طریقہ 5; حضرت شعیب (ع) کی نبوت کے آثار 9
عقیدہ :
باطل عقیدے کے ساتھ جہاد کرنے کا طریقہ 6;عقیدہ صحیح کرنے کی دلیل 6;عقیدہ میں دلیل کی اہمیت 6
عمل :
عمل خیر میں کامیابی 26
گناہ :
گناہ کے آثار 31
مبلغین :
مبلغین اور دین 17،22;مبلغین اور معاشرہ کی اصلاح22; مبلغین کی ذمہ داری 17، 22
معجزہ :
معجزہ کا سبب 2
موجودات :
موجودات کا عاجز ہونا 29
موفقیت :
موفقیت کا سبب 29; موفقیت کی نشانیاں 31;موفقیت کے اسباب 26
نبوت :
نبوت کی اہمیت
نعمت :
خاص نعمتوں کے حامل 8

274

وَيَا قَوْمِ لاَ يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَن يُصِيبَكُم مِّثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِّنكُم بِبَعِيدٍ (٨٩)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اور اے قوم کہیں میری مخالفت تم پر ایسا عذاب نازل نہ کرادے جیسا عذاب قوم نوح،قوم ہود یا قوم صالح پر نازل ہواتھا اور قوم لوط بھی تم سے کچھ دور نہیں ہے (89)

1_ مدائن کے لوگ، حضرت شعیب (ع) کی مخالفت پر کمر بستہ ہوگئے اور ان کے ساتھ بغض اور دشمنی کرنے لگے_
لا يجر منّكم شقاقي
2_ انبیاء کے ساتھ مخالفت اور دشمني،دنیا میں عذاب الہی میں گرفتاری کا سبب بنتا ہے_
(شقاق) مخالفت اور دشمنی کے معنی میں ہے_ اور (شقاقي) کا جملہ اپنے مفعول کی طرف مضاف ہوا ہے اوراس کا فاعل محذوف ہے_یعنی یوں ہوگا (عداوتکم ایای)(جرم) (لا یجرمنّکم) کا مصد رہے جو کمانے کے معنی میں ہے یہ بات قابل ذکر ہے کہ اگر چہ آیت شریفہ میں کمانے کے بارے میں نہی گی گئي ہے لیکن حقیقت میں (شقاق) سے نہی کی گئي ہے تو اس صورت میں جملہ (لا یجر منّکم ...) کا معني یوں ہوگا کہ مجھ سے عداوت نہ کرو میری دشمنی عذاب الہی کے نزول کا سبب بنے گی جیسے قوم نوح ... و ... پر عذاب نازل ہوا تھا_
3_ حضرت نوح (ع) ، ہود (ع) ، صالح (ع) ، لوط (ع) ،کی قومیں انبیاء (ع) سے مخالفت اور دشمنی کے سبب دنیاوی عذاب الہی میں گرفتار ہوئے_
مثل ما اصاب قوم نوح ... و ما قوم لوط منکم ببعید
4_ حضرت شعیب (ع) نے اپنی قوم کے کفار و ظالم لوگوں کو بعض گذشتہ اقوام کی بری عاقبت کی مثال دے کر ڈرایا _
و یا قوم لا یجرمنّکم شقا قی ان یصیبکم مثل ما أصاب قوم نوح أو قوم ہود

275
5_ حضرت شعیب (ع) کی تبلیغ کا طریقہ یہ تھا کہگذشتہ اقوام کے عذاب و تاریخ اور عذاب کے سبب کو ذکر کر تے تھے_
و یا قوم لا یجرمنّکم شقاقی ان یصیبکم مثل ما اصاب قوم نوح
6_ حضرت لوط (ع) کی قوم، حضرت شعیب(ع) کی قوم سے پہلے زندگی بسر کرتی تھی اور ان کے درمیان کوئي زیادہ فاصلہ نہیں تھا _
وماقوم لوط(ع) منکم ببعید
قوم لوط اور قوم شعیب کے قرب میں دو طرح کا احتمال دیا جاسکتا ہے _ ممکن ہے (و ما قوم لوط ...) سے مراد قرب مکانی ہو یاممکن ہے قرب زمانی ہو آیت شریفہ میں اسکی وضاحت نہ کرنا یہ دلیل ہے کہ دونوں مراد ہوں_
7_ مدائن کا شہر، دیار قوم لوط کے نزدیك تھا _
و ما قوم لوط منکم ببعید
8_ حضرت نوح (ع) ، ہود (ع) ، صالح (ع) ، اور لوط(ع) ، حضرت شعیب (ع) سے پہلے کے انبیاء تھے_
مثل ما اصاب قوم نوح ... و ما قوم لوط منکم ببعید
9_ حضرت شعیب (ع) کا زمانہ، حضرت نوح (ع) ، ہود (ع) اور صالح (ع) کے زمانہ سے زیادہ دور نہیں تھا _
مثل ما أصاب قوم نوح أو قوم ہود أو قوم صالح و ما قوم لوط منکم ببعید
چونکہ حضرت شعیب (ع) نے مذکورہ اقوام میں سے قوم لوط کو مدائن کے لوگوں کے ہمعصر ہونے سے یاد کیا ہے لہذا مذکورہ بات کا استفادہ ہوتاہے_
10_ گذشتہ مورد عذاب ٹھہری جانے والی قوموں کی ہلاکت کے اسباب و علل میں دقت کرنا، عبرت ودرس حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے_
مثل ما أصاب قوم نوح ... و ما قوم لوط منکم ببعید
11_ مبلغین دین کے لیے ضروری ہے کہ گذشتہ تاریخ اور گذرے ہوئے لوگوں کے انجام کو بیان کرنے کے ذریعہفائدہ اٹھائیناور ان کے انجام کے اسباب کو بیان کرکے لوگوں کو انبیاء کے اہداف کی طرف توجہ دلائیں_
و یا قوم لا یجرمنّکم شقاقی ان یصیبکم مثل ما ا صاب قوم نوح

اقوام گذشتہ :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

گذشتہ اقوام کا انجام 4; گذشتہ اقوام کی تاریخ کا مطالعہ 10;گذشتہ اقوام کے انجام سے عبرت 11
انبياء (ع) :
انبياء (ع) سے دشمنی کے آثار 2، 3; انبياء سے مقابلہ کے آثار 2، 3; تاريخ انبياء (ع) 8، 9; حضرت شعيب

سے پہلے کے انبياء (ع) 8، 9
اہل مدائن :
اہل مدائن اور شعيب (ع) 1; اہل مدائن کو خبردار کرنا 4; اہل مدائن کی تاريخ 1، 6; اہل مدائن کی دشمنی 1; اہل مدائن کی عاقبت 4
تاريخ :
تاريخ سے عبرت 10، 11
تبليغ :
تبليغ کا طريقہ 11
تذکر :
تاريخ کا تذکرہ 5; گذری ہوئي اقوام کی ہلاکت کا ذکر 5
سرزمين:
قوم لوط کی سرزمين کا جغرافيہ7; مدائن کی سرزمين کی جغرافيائي حالت 7
شعيب (ع) :
حضرت شيعب (ع) کا قصہ 4; حضرت شعيب (ع) کا متنبہ کرنا 4;حضرت شعيب(ع) کی تاريخ 9; حضرت شعيب (ع) کی تبليغ کا طريقہ 5; حضرت شعيب(ع) کے دشمن 1
صالح (ع) :
حضرت صالح (ع) کی تاريخ 9
عبرت :
عبرت کے اسباب 10;عبرت کے عوامل کے اسباب 11
عذاب :
اہل عذاب 3; عذاب دنياوی کے اسباب 2، 3
قوم ثمود :
قوم ثمود کا دنياوی عذاب 3
قوم عاد :
قوم عاد کا دنياوی عذاب 3
قوم لوط :
قوم لوط کا دنياوی عذاب 3;قوم لوط کی تاريخ 6
قوم نوح :
قوم نوح کا دنياوی عذاب 3
مبلغين :
مبلغين کی ذمہ داری 11
نوح (ع) :
نوح (ع) کی تاريخ 9
ہود (ع) :
ہود (ع) کی تاريخ 9

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَاسْتَغْفِرُواْ رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُواْ إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ (٩٠)
اور اپنے پروردگار سے استغفار کرو اس کے بعد اس کی طرف متوجہ ہوجائو کہ بیشك میرا پروردگار بہت مہربان اور محبت کرنے والا ہے (90)

1_ اللہ تعالی کے حضورگناہوں سے معافی اور استغفار کرنے کی ضرورت _
و استغفروا ربّکم
2_ اللہ تعالی کی طرف توجہ اوراسکا تقرب حاصل کرنے کی ضرورت _
ثم توبوا الیہ
مذکورہ معنی کا سبب (آیت 36 کے شمار 4 سے) استفادہ کرسکتے ہیں_
3_ حضرت شعیب (ع) نے مدائن کے لوگوں کو گناہوں سے استغفار اور ذات اقدس کی طرف توجہ اور اس کے تقرب کے حصول کی دعوت دی _
و استغفروا ربّکم ثم توبوا الیہ
4_ اللہ وحدہ لا شریك پر ایمان، اسکی پرستش اور گناہوں سے معافی (مثلا شرك ،، فساد برپا کرنے ، لین و دین میں عدالت کا لحاظ نہ کرنے) مانگنا، اللہ کی طرف توجہ اور اس کے تقرب کو حاصل کرنے کا پیش خیمہ ہیں_
و استغفروا ربّکم ثم توبوا الیہ
مذکورہ بالا معنی (توبوا الیہ) کو حرف ثم کے ذریعے (استغفروا ربّکم) پرعطف کرنے سے حاصل ہوا ہے _ یہ بات قابل ذکر ہے کہ سابقہ آیات کے قرینہ کی بناء پر استغفار کا متعلق شرك کرنے اور تجارتی لین دین میں بے عدالتی اور فساد پھیلانے اور انبیاء (ع) الہی سے مخالفت کرنے کا گناہ ہیں_
5_بندونکے گناہوں کی بخشش ،ربوبیت الہی کا جلوہ ہے_
و استغفروا ربّکم
6_ حضرت شعیب (ع) کی تعلیمات میں سے درگاہ الہی میں تقرب کا حصول، طلب مغفرت کا ضروری ہونا اور

ربوبیت کو اللہ تعالی ہی میں منحصر کرنا تھا_
و استغفروا ربّکم ثم توبوا الیہ
7_ اللہ تعالی ،رحیم (مہربان)اور (ودود) مخلوق کو دوست رکھنے والا ہے_
ان ربّی رحیم ودود
8_ حضرت شعیب (ع) کی تعلیمات میں سے اللہ تعالی کو رحیم اور اپنے بندوں سے محبت کرنے والا ،تعارف کروانا تھا_
ان ربّی رحیم ودود
9_ استغفار کرنے والوں کے گناہوں کی بخشش اور اللہ کے راستے پر چلنے والوں کو قرب الہی کا حصول خدواند عالم کی رحمت ،مہربانی اور محبت کا جلوہ ہے_
و استغفروا ربّکم ثم توبوا الیہ ان ربی رحیم ودود
10_ خطا کرنے والوں کی اصلاح کے لیے مہربانی اور محبت، ان کی تربیت میں بہت مؤثر ہوتی ہے_
و استغفروا ربّکم ... ان ربّی رحیم ودود
اللہ تعالی کا یہ صفت، بیان کر نا کہ اپنے بندوں کے ساتھ مہربانی اور محبت کرنے والا ہے گناہوں سے استغفار کرنے کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تاکید کرنے کے بعد مذکورہ بالا معنی کو بتاتا ہے_

11_ حضرت شعیب(ع) اپنی قوم کے توبہ کرنے والوں کے لیے مشمول رحمت الہی کا واسطہ تھے_

و استغفروا ربّکم ثم توبوا الیہ ان ربی رحیم ودود

(استغفروا ربّکم) میں لوگوں کوخطاب ہے_ ظاہری طور پر (ان ربّي)کے خطاب کی جگہ پر ان ربّکم کہا جانا چاہیے تھا یہ جابجا کرنا ممکن ہے اس نکتہ کی طرف اشارہ ہو کہ خداوند عالم اپنے انبیاء کے واسطہ سے لوگوں کو اپنی محبت و رحمت کے زیر سایہ قرار دیتا ہے اور یہ انبیاء اس کے بندوں پر سبب فیض الہی ہیں_

استغفار :

استغفار کی اہمیت 1، 6; استغفار کی دعوت 3

اسما و صفات :

رحیم 7; ودود 7

اہل مدائن :

اہل مدائن کو دعوت 3; اہل مدائن کے توبہ کرنے والوں پر رحمت 11

ایمان :

توحید پر ایمان 4

اللہ کی طرف لوٹنا :

اللہ کی طرف لوٹنے کا پیش خیمہ 4;اللہ کی طرف لوٹنے کی اہمیت 2، 3

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کی خصوصیات 6; اللہ تعالی کی دوستی 8;

279

اللہ تعالی کی ربوبیت کی نشانیاں5;اللہ تعالی کی رحمت کی علامتیں 9;اللہ تعالی کی محبت کی علامتیں 9; اللہ تعالی کی مہربانی 8; اللہ تعالی کی مہربانی کی نشانیاں 9

اہل سلوك و اہل طریقت :

اہل سلوك کا تقرب 9

تربیت :

تربیت میں محبت 10; تربیت میں مؤثر عوامل 10; تربیت میں مہربانی 10

تقرب:

تقرب کا سبب 4تقرب کی اہمیت 2، 6; تقرب کی دعوت 3

توحید :

توحید الہی 6

شرك:

شرك کی بخشش 4

شعیب (ع) :

حضرت شعیب (ع) اور اہل مدائن 3; حضرت شعیب (ع) اور رحمت الہی 11;حضرت شعیب(ع) کی تاثیر 11; حضرت شعیب (ع) کی تبلیغ 3 ; حضرت شعیب (ع) کی تعلیمات 6،8; حضرت شعیب (ع) کے درجات 11

عبادت :

عبادت الہی 4

گناہ :

گناہ کی بخشش 4، 5، 9

محبت :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

محبت کے آثار 10

قَالُواْ يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيراً مِّمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفاً وَلَوْلاَ رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ وَمَا أَنتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ (٩١)
ان لوگوں نے کہا کہ اے شعیب آپ کی اکثر باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتی ہیں اور ہم تو آپ کو اپنے در میان کمزور ہی پارہے ہیں کہ اگر اپ کا قبیلہ نہ ہوتا تو ہم آپ کو سنگسار کردیتے اور آپ ہو پر غالب نہیں آسکتے تھے (91)

1_ مدائن کے لوگ، حضرت شعیب (ع) کی بہت سی تعلیمات کو درك کرنے اور سمجھنے سے محروم تھے اوروہ اسك

اعتراف بھی کرتے تھے_
قالوایا شعیب ما نفقہ کیراً مما تقول
2_ مدائن کے لوگوں کی منفعت پرستی ، حرام خواری ، تعصب اور قوم پرستي، حضرت شعیب (ع) کی تعلیمات میں فکر کرنے اور انہیں سمجھنے میں مانع تھیں_
قالوا یا شعیب ما نفقہ کثیراً مما تقول
3_ مدائن کے لوگ، حضرت شعیب (ع) کی بہت سی تعلیمات کوفضول اور بے فائدہ کلام سمجھتے تھے اور اس پر توجہ کرنے کو بھی ضروری نہیں سمجھتے تھے_
ما نفقہ کثیراً مما تقول
(ما نفقہ)کا معنی یعنی آپکی بہت سی باتوں کو ہم نہیں سمجھ پاتے ، ممکن ہے ان کا نہ سمجھنا حقیقت ہو _ یعنی درك و فہم نہیں رکھتے تھے کہ حضرت (ع) کی تعلیمات کو سمجھ سکینمثلا توحید کامسئلہ ہمارے لیے حل ہونے والا نہیں _مالك کا اپنے مال میں تصرف محدود ہے یہ بات قابل فہم نہیں وغیرہ_یا یہ کہ بے ثمر و بے جا اور نا معقول بات ہونے پر کنایہ ہو یعنی تمہاری باتیں اتنی ضعیف و بے اثر ہیں کہ ان میں فکر و تأمل کرنا اور ان کو سمجھنا اور عمل کرنا بے فائدہ ہے _ مذکورہ بالامعنی دوسرے احتمال کی صورت میں حاصل ہوتا ہے_
4_ حضرت شعیب(ع) ، مدائن کے لوگوں کے درمیان یار و مددگار نہ رکھنے کی وجہ سے ضعیف و ناتوان تھے_
و انا لنری ك فینا ضعیف
(فینا) (یعنی ہمارے درمیان میں) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مدائن کے لوگ حضرت شعیب (ع) کو ان کے مخالفین کی نسبت سے ضعیف اور ناتوان سمجھتے تھے نہ یہ کہ خود وہ ضعیف و لاغر شخص تھے یعنی مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ (یار و مددگار) کا نہ رکھنا مراد ہو_
5_ مدائن کے لوگ، حضرت شعیب (ع) کی تعلیمات اور ان کی رسالت کو معاشرہ میں بے اثر خیال کرتے تھے_
قالوا یا شعیب ما نفقہ کثیراً مما تقول و انا لنری ك فینا ضعیف
جملہ (ما نفقہ ...) کو جملہ (و انا لنراك ...) کے ساتھ ملا کر دیکھا جائے ،حقیقت میں یہ حضرت شعیب(ع) کی ناکامی کے خیال پر ا ستدلال ہے _ یعنی مدائن کے لوگ شعیب (ع) کو درك نہیں کرتے تھے بلکہ بے اعتنائي کرتے تھے تا کہ ان کے ہم فکر بن سکتےاور خود حضرت (ع) بھی یہ قدرت اور توانائي نہیں رکھتے تھے تا کہ زور اور ڈنڈے کے ذریعے اپنی فکر کو ان پرتحمیل کرتے اسی وجہ سے ان کے کامیاب ہونے کا کوئي راستہ نہیں تھا_
6_ حضرت شعیب(ع) ، مدائن کے لوگوں کی نگاہ میں سنگسار ہونے کی سزا و مجازات کے مستحق تھے_
و لو لا رہطك لرجمناك
7_ حضرت شعیب (ع) ، شہر مدائن میں گنے چنے ہمنوا رکھتے تھے_
و لو لا رہطك لرجمناك

8_ حضرت شعیب (ع) کے خاندان والوں نے انہیں نہیں چھوڑا بلکہ وہ ان کی حمایت کرتے تھے _
لو لا رہطك لرجمنك
9_ مدائن کے لوگوں کے نزدیك، حضرت شعیب (ع) کا خاندان و قبیلہ، قابل احترام تھا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لو لا رہطك لرجمنك
(رہط) اس گروہ كو كہتے ہيں جو دس آدميوں سے تجاوز نہ كرے _ اگر اس كے ساتھ رجل جيسے كلمہ كا اضافہ ہوجائے (رہط الرجل) تو قوم و قبيلہ و خاندان كا معنى ديتا ہے_
10_ حضرت شعيب (ع) كے قبيلہ كا مدائن كے لوگوں ميں احترام اور بزرگي، ان كو سنگسار كرنے كى سزا دينے ميں مانع تھي_
و لو لا رہطك لرجمنك
مدائن كے لوگ اس بات كى وضاحت كرتے ہوئے كہتے ہيں كہ حضرت شعيب (ع) ان كے درميان ضعيف ہے _ اس سے معلوم ہوتاہے كہ(لو لا رہطك) سے مراد يہ نہيں ہے كہ وہ حضرت كے خاندان سے مقابلہ كرنے كى صلاحيت نہيں ركھتے تھے _ بلكہ بعد والى آيت ميں جملہ (ما انت علينا بعزيز) و (ارہطى ا عز ...) كے قرينہ سے معلوم ہوتا ہے كہ (لو لا رہطك) سے مراد (لو لا عزة قومك و كرامتہم عندنا ...) ہے يعنى اگر تمہارے خاندان كى عزت و عظمت نہ ہوتى تو تم كو سزا ديتے_
11_ مدائن كے لوگ، حضرت شعيب (ع) كو شرك اوران كى بے عدالتى كے خلاف جہاد كرنے كى وجہ سے ان كو قابل عزت و احترام نہيں سمجھتے تھے_
و ما ا نت علينا بعزيز
(عزيز) قابل احترام اور بزرگوار ہونے كے معنى ميں ہے اور شكست ناپذير كے معنى ميں بھى آتا ہے_ ليكن آيت شريفہ ميں پہلے معنى ميں آيا ہے_

ادراك :
ادراك سے محروم ہونے والے 1
اہل مدائن :
اہل مدائن اور حضرت شعيب (ع) 6،11;اہل مدائن اور حضرت شعيب (ع) كى تعليمات 1، 2، 3، 5; اہل مدائن اور حضرت شعيب (ع) كى سزا10; اہل مدائن اور حضرت شعيب (ع) كے رشتہ دار 9;اہل مدائن كا اقرار 1;اہل مدائن كا تعصب 2;اہل مدائن كى تاريخ 3، 5;اہل مدائن كى حرام خورى 2; اہل مدائن كى سوچ 3، 4، 5، 6،11;اہل مدائن كى قوم پرستى 2;اہل مدائن كى محروميت 1; اہل مدائن كى منفعت طلبى 2;اہل مدائن كے محروم ہونے كے اسباب 2
تعصب :
تعصب كے آثار 2
حرام خورى :

حرام خورى كے آثار 2
دين :
دينى آفات كى پہچان
شعيب (ع) :
حضرت شعيب (ع) اور سزا 6;حضرت شعيب (ع) اور سنگسار ہونا 6;حضرت شعيب (ع) كا احترام 11; حضرت شعيب (ع) كا بے يار و مددگار ہونا 4; حضرت شعيب (ع) كا ضعف 4; حضرت شعيب (ع) كا شرك كے خلاف جہاد 11; حضرت شعيب (ع) كا قصہ 3،4، 7، 9، 10، 11 ; حضرت شعيب (ع) كا گروہ 7;حضرت شعيب (ع) كى سزا ميں موانع 10; حضرت شعيب (ع) كى سنگسارى ميں موانع 10;حضرت شعيب (ع) كے حامى 8;حضرت شعيب (ع) كے رشتہ دار 8;حضرت شعيب (ع) كے رشتہ داروں كا احترام 9، 10; حضرت شعيب (ع) كے رشتہ داروں كى اقليت 7
منفعت طلبى :
منفعت طلبى كے آثار 2

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُم مِّنَ اللّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءكُمْ ظِهْرِيّاً إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ (٩٢)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

شعیب نے کہا کہ کیا میرا قبیلہ تمھاری نگاہ میں اللہ سے زیادہ عزیز ہے اور تم نے اللہ کو بالکل پس پشت ڈال دیا ہے جب کہ میرا پروردگار تمھارے اعمال کا خوب احاطہ کئے ہوئے ہے (92)

1_ مدائن کے لوگ، حضرت شعیب (ع) کے زمانے میں اللہ تعالی کو مکمل طور پر فراموش کر چکے تھے اور اسکی عزت و جلالت سے غافل تھے_
أرہطی اعزّ علیکم من اللّہ و اتخذتموہ ورآئکم ظہريّ
(ظہريّ) اسی شے کو کہتے ہیں کہ انسان جس سے پشت کرلے، یہ کنایہ ہے اس شے کے لیے جسکو بھول چکے ہوں اور اسکی پروانہ کی جائے اور (اتخذتموہ ورآء کم) کا جملہ بتاتا ہے (کہ اللہ تعالی کو تم نے پس پشت ڈال دیا ہے) یہ کنایہ ہے کہ (تم نے اللہ تعالی کو فراموش کردیا) پس کلمہ (ظہريّاً) حال موکد ہے_
2_ حضرت شعیب (ع) نے اپنی قوم سے چاہا ، کہ اللہ تعالی کی

عزت و عظمت کومدّ نظر رکھ کر اس کے احکام اور دین کو قبول کریں_
أرہطی اعزّ علیکم من اللّہ
(ارہطی اعزّ ...)کا جملہ حضرت شعیب(ع) کے جواب (لو لا رہطك)کے مقابلہ میں ہے کہا جا سکتا ہے: وہ یہ کہناچاہتے ہیں کہ اگر تم مجھے میرے خاندان کی عزت کی وجہ سے سنگسار نہیں کر رہے ہوتو اللہ تعالی کی عزت و عظمت جو ہر کسی کی عزت و عظمت سے بلند و برتر ہے اسکو کیوں مد نظر نہیں رکھتے ہو اور اس کے غیر کی عبادت کرتے ہو_
3_ حضرت شعیب (ع) نے مدائن کے لوگوں کو اللہ تعالی سے غافل ہونے کی وجہ سے ڈانٹا اور انکی سرزنش کي_
أرہطی ا عزّ علیکم من اللّہ و اتخذتموہ ورآئکم ظہريّ
(ارہطي ...) کے جملہ میناستفہام ،انکار توبیخی ہے_
4_ اللہ تعالی تمام لوگوں سے عزت منداور وہ اپنے کاموں میں مصمّم اور اپنے ارادوں کو انجام دینے میں سزاوار اور لائق تر ہے_
قال یا قوم أرہطی ا عزّ علیکم من اللّہ
5_ اللہ تعالی سے غفلت اور اسکی عزت و عظمت کو فراموش کرنا، نامناسب اور قابل سرزنش ہے_
و اتخذتموہ ورآء کم ظہريّ
جملہ(اتخذتموہ ...) کا (رہطی اعزّ ...) کے جملے پر عطف ہے _ لہذا اس جملہ میں استفہام تو بیخی کا بھی لحاظ کیا گیا ہے یعنی "أتخذتموہ "استفہام توبیخی جملہ معطوف علیہ پر بھی آئے گا_
6_ اللہ تعالی انسانوں کے اعمال پر پوری نگاہ کیئے ہوئے ہے اور تمام جوانب سے ان کے کردار سے آگاہ ہے_
ان ربّی بما تعملون محیط
7_ انسانوں کے اعمال و کردار، اللہ تعالی کی مشیت وارادہ سے خارج نہیں ہیں_
ان ربّی بما تعملون محیط
8_ حضرت شعیب(ع) ، نے مدائن کے لوگوں کی کفر آمیز رفتار پر اللہ تعالی کی عظمت و قدرت کو بیان کر کے ان دھمکیونکی پروا نہیں کي_
لو لا رہطك لرجمناك ... ان ربّی بما تعملون محیط
چنانچہ ممکن ہے کہ اللہ تعالی کی اعمال پر قدرت سے مراد اسکی اعمال پر حاکمیت وغلبہ ہو اور حضرت شعیب (ع) کا (ان اللّہ ...) کی جگہ پر (ان ربّی ...)کہنے کا مقصد یہ کہ تمہارے اعمال پر اللہ قدرت رکھتا ہے اور وہی میرا پالنے والے اور میرا مدبّر ہے لہذا وہ تمھیں اجازت نہیں دے گا کہ تم مجھ پر غلبہ کرو _ اگر بالفرض تم نے غلبہ بھی کرلیا تو اسمیں میری تربیت کا پہلوہو گا_ اسی وجہ سے تمہارے ڈرانے کی مجھے کوئي پروا نہیں ہے_

9_ حضرت شعیب (ع) نے مدائن کے لوگوں کو اللہ تعالی کے حساب و کتاب اور اسکی سزاؤں سے ڈرایا _
ان ربّی بما تعملون محیط

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اللہ تعالی کا لوگوں کے اعمال و کردار پر قدرت رکھنے سے مراد، اگر چہ ان کے اعمال سے آگاہ ہونا ہو _ جملہ (ان ربّی ...) کنایة ہے کہ اللہ تعالی حساب و کتاب لینے اور سزا دینے والا ہے_

10_ حضرت شعیب (ع) نے مدائن کے لوگوں کے نابجا اور نا مناسب باتوں کا یہ جواب دیا کہ اللہ تعالی تمہارے اعمال و رفتار پر قدرت رکھتا ہے اور وہ بہت عزت و جلال والا ہے اسوجہ سے تمھیں اس کے حضور سرتسلیم خم ہونا چاہیے_

و إنا لنرى ك فينا ضعيفاً ... قال يا قوم أرہطى ا عزّ عليكم من اللّه ... ان ربّى بما تعملون محيط

اسماء و صفات :

محیط 6

اطاعت :

اللہ تعالی کی اطاعت 4

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کا احاطہ 10; اللہ تعالی کا علمی احاطہ 6; اللہ تعالی کی خصوصیات 4;اللہ تعالی کی عزت 2، 4، 10; اللہ تعالی کی مشیت کی حاکمیت 7; اللہ تعالی کے ارادے کی حاکمیت 7

انسان :

انسانوں کا عمل 7

اہل مدائن :

اہل مدائن اور اللہ تعالی کی عزت و عظمت 1; اہل مدائن اور دین 2;اہل مدائن کو جواب 10; اہل مدائن کو خبردار کرنا 9;اہل مدائن کو دعوت 2; اہل مدائن کا ڈرانا 8; اہل مدائن کی بیہودہ کلام 10; اہل مدائن کی سرزنش 3;اہل مدائن کی غفلت 1، 3

تذکر :

اللہ تعالی کی سزا ؤنکا تذکر 9;اللہ تعالی کے حساب و کتاب کا تذکر 9

جبر و اختیار :7

ذکر :

اللہ کے ذکر کی اہمیت 4

شعیب (ع) :

حضرت شعیب(ع) اور اللہ کی حاکمیت 8; حضرت شعیب (ع) اور اہل مدائن 8، 10;حضرت شعیب (ع) کا احتجاج 10; حضرت شعیب (ع) کا قصہ 2، 3، 8، 9; حضرت شعیب (ع) کا متوجہ و خبردار کرنا 9;حضرت شعیب (ع) کی تبلیغ 2;حضرت شعیب (ع) کی سرزنش

3;حضرت شعیب (ع) کی فکر 8

غافل ہونے والے :

اللہ تعالی سے غافل ہونے والے 1، 3

غفلت :

اللہ تعالی سے غفلت کا ناپسند یدہ ہونا 5;اللہ تعالی کی عظمت سے غافل ہونا5

وَيَا قَوْمِ اعْمَلُواْ عَلَى مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ سَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ وَارْتَقِبُواْ إِنِّي مَعَكُمْ رَقِيبٌ (٩٣)

اور اے قوم تم اپنی جگہ پر اپنا کام کرو میں اپنا کام کررہا ہوں عنقریب جان لوگے کہ کس کے پاس عذاب آکر اسے رسوا کردیتا ہے اور کون جھوٹا ہے اور انتظار کرو کہ میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والا ہوں (93)

1_ حضرت شعیب (ع) نے کفر اختیار کرنے والے لجوج لوگوں کو ڈراتے اور خبردار کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے غلط نظریات پر قائم رہیں جیسے پہلے وہ قائم تھے_

و يا قوم اعملوا على مكانتكم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

2_ حضرت شعیب(ع) ، مدائن کے لوگوں سے ایمان نہ لانے پر ناامید اور مایوس ہوچکے تھے_
اعملوا علیی مکانتکم ... سوف تعلمون ... و ارتقبو
جو کچھ کرسکتے ہو اس میں کمی نہ کرو ، اپنے غلط نظریات پر قائم رہو ، عنقریب جان لوگے ، انتظار کرو ، یہ ایسے جملات ہیں کہ جہنیں انسان نااُمیدی اور مایوسی کے وقت ان کو ذکر کرتا ہے اور (ارتقاب) (ارتقبوا) کا مصدر ہے_ جسکا معنی انتظار کرنا ہے_
3_ حضرت شعیب (ع) اپنے نظریات (رسالت الہی کو پہنچانا ، اور شرك و فساد سے جہاد کرنا) پر قائم رہنے کے پابند تھے_
انی عامل ...
4_ حضرت شعیب(ع) نے اپنی قوم کے کفار کو ذلیل و خوار کرنے والے عذاب سے ڈرایا _
سوف تعلمون من یأتیہ عذاب یخزیہ ... و ارتقبوا ...
5_ مدائن کے لوگوں نے حضرت شعیب (ع) پر اپنی نبوت و

رسالت کے دعوے میں جھوٹے ہونے کی تہمت لگائي _
سوف تعلمون ... من ہو کاذب
6_ حضرت شعیب(ع) ، لوگوں پر اتمام حجت کرنے کے بعد، ان کے لجوج ہوے کی وجہ سے انکے برے انجام کا انتظار کرنے لگے_
و ارتقبوا انّی معکم رقیب
آیت شریفہ میں (رقیب) کا منی منتظر ہونا ہے_

اہل مدائن :
اہل مدائن پر اتمام حجت 6; اہل مدائن کا براانجام 6; اہل مدائن کو ڈرانا 1، 4; اہل مدائن کی تاریخ 2; اہل مدائن کی تہمتیں 5;اہل مدائن کی لجاجت 6; اہل مدائن کے ایمان لانے سے نااُمیدی 2
شعیب (ع) :
حضرت شعیب (ع) اور اہل مدائن 1; حضرت شعیب(ع) پر جھوٹ بولنے کی تہمت 5; حضرت شعیب (ع) کا ڈرانا 1، 4;حضرت شعیب (ع) کا شرك کے خلاف جہاد 3;حضرت شعیب (ع) کا قصہ 1، 2، 4، 5، 6;حضرت شعیب (ع) کی اتمام حجت 6; حضرت شعیب (ع) کی استقامت 3; حضرت شعیب (ع) کی امیدیں 1;حضرت شعیب (ع) کی ذمہ داری 3; حضرت شعیب (ع) کی نااُمیدی 2;حضرت شعیب (ع) کے انتظار 6
عذاب :
خوار و ذلیل کرنے والاعذاب 4;عذاب سے ڈرانا 4; عذاب کے مراتب 4

وَلَمَّا جَاء أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْباً وَالَّذِينَ آمَنُواْ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مَّنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُواْ الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُواْ فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ (٩٤)
اور جب ہمارا حك (عذاب) آگیا تو ہم نے شعیب اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی رحمت سے بچالیا اور ظلم کرنے والوں کو ایك چنگھاڑنے پکڑلیا تو وہ اپنے دیار ہی میں الٹ پلٹ ہوگئے (94)

1_ اللہ تعالی نے مدائن کے لوگوں کو کفر و شرك پر اصرار اور حضرت شعیب (ع) کی تعلیمات کو قبول نہ کرنے پر سخت

عذاب میں گرفتار کیا _
و لما جاء أمرن
(امر) سے مراد قوم شعیب (ع) پر نازل شدہ عذاب مراد ہے_ اور (نا) جو ضمیر متکلم ہے_ اسکی طرف اضافہ کرنا بزرگی عذاب کو بتاتا ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

2_ كائنات ميں حكم الہى بغير كسى كمى و زيادتى كے متحقق ہوتا ہے_
و لما جاء ا مرن
عذاب كو (امر) سے تعبير كرنا جو (فرمان) كے معنى ميں ہے اس نكتہ كى طرف اشارہ كرتا ہے كہ جس كے تحقق كے بارے ميں اللہ تعالى حكم ديتا ہے وہ بغير كسى كمى و زيادتى كے انجام پذير ہوتا ہے _ يعنى جو فعل انجام پاياہے وہى فرمان ہے_
3_ مدائن كے كچھ لوگوں نے اللہ تعالى كى توحيد كو قبول كيا اور حضرت شعيب (ع) كى رسالت پر ايمان لائے_
نجّينا شعيباً و الذين ء امنوا معہ
4_ اللہ تعالى نے حضرت شعيب (ع) اور ان كے ماننے والوں كو اہل مدائن پر نازل شدہ عذاب سے بچاليا_
و لما جاء أمرنا نجينا شعيباً و الذين ء امنوا معہ
5_حضرت شعيب (ع) اور ان كے پيروكاروں كو نازل شدہ دنياوى عذاب سے بچالينا، يہ رحمت الہى كا ان پر جلوہ تھا_
نجينا شعيباً و الذين ء امنوا معہ برحمة منّ
6_ رحمت الہى كے لائق، اہل ايمان ہيں_
نجينا شعيباً و الذين ء امنوا معہ برحمة منّ
7_ قوم شعيب (ع) كے كفار،ايك خوفناك آواز سے ہلاك ہوئے_
و أخذت الذين ظلموا الصيحة
8_ قوم شعيب كے لوگ ،ظلم و ستم كرنے والے تھے_
و اخذت الذين ظلموا الصيحة
(الذين ظلموا) سے مراد قوم شعيب كے لوگ ہيں جنہوں نے شرك پرستى اور حضرت شعيب (ع) كى رسالت سے انكار كيا اور كم تولانيز لين دين ميں بے عدالتى سے كام لينے پر اصرار كيا_مذكورہ بالا معنى ميں ستم كرنے والوں سے ان كو ياد كيا گيا ہے جو مذكورہ وجوہات كى بناء پر تھا_
9_ شرك، انبياء (ع) كى رسالت سے انكار ، اور لين دين ميں عدل و انصاف كا لحاظ نہ كرنا، ظلم و ستمگرى ہے_
و أخذت الذين ظلموا الصيحة
10_ظالم، مشركين اور وہ جو لين دين ميں كم تولتے اور عدل و انصاف نہيں كرتے، دنيا كے عذاب (عذاب استيصال) ميں گرفتار ہونے والے ہيں_
و أخذت الذين ظلموا الصيحة
11_ قوم شعيب كے كفار، عذاب الہى كى وجہ سے زمين پر

288

گرپڑے اور ہلاك ہوگئے_
فأصبحوا فى ديارہم جاثمين
(جثوم) (جاثمين) كا مصدر ہے جسكا معنى زمين سے چپك جانا اور حركت نہ كرنا ہے_ بعض نے سينہ كے بل زمين پر گرنے كا معنى ليا ہے(لسان العرب)
12_ اس چنج اور خوفناك آواز كہ جس نے مدائن كے لوگوں كو گھيراتھا اس نے ان سے گھر سے باہر آنے كى طاقت كو سلب كرليا_
و ا خذت الذين ظلموا الصيحة فأصبحوا فى دى ارہم جاثمين
(فى ديارہم)(جاثمين) كے متعلق ہے اور اس پر دلالت كرتا ہے كہ قوم شعيب اپنے گھروں ميں ہلاك ہوگئے _ يہ اس بات كو بتاتا ہے كہ وہ خطرناك آواز اتنى سخت تھى كى مدائن كے لوگ اس كے سننے كے بعد گھر سے نہ نكل سكے _ كيونكہ ايسے موارد ميں انسان گھر سے باہر نكل جاتا ہے_
13_ قوم شعيب كے كفار، رات كو عذاب ميں گرفتار ہوئے اور صبح ہوتے ہى ہلاك ہوگئے_
فأصبحوا فى ديارہم جاثمين
(اصبحوا) كا معنى ممكن ہے (دخلوا فى الصباح) يعنى صبح ميں داخل ہونا ہواور ممكن ہے (صاروا)وہ ہوگئے كے معنى ميں ہو_ پہلے معنى كى صورت ميں "فاصبحوا" كا معنى يہ ہوگا كہ قوم شعيب كى ہلاكت صبح كے وقت ہوئي ، او (فأصبحوا)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کے فأ کے قرینہ سےمعلوم ہوتا ہے کہ عذاب (یعنی مہیب آواز) رات کو واقع ہوا_

اقتصاد:
اقتصادی خلاف ورزیوں کأظلم 9; اقتصادی خلاف ورزی کرنے والوں کا عذاب 10
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) کو جھٹلانے کأظلم 9
اہل مدائن :
اہل مدائن کاشرك پر اصرار 1; اہل مدائن کأظلم 8; اہل مدائن کا عذاب 1، 7; اہل مدائن کی تاریخ 7، 11، 12، 13;اہل مدائن کی لجاجت 1; اہل مدائن کی معاشرتی گروہ بندی 3;اہل مدائن کی ہلاکت کا وقت 13;اہل مدائن کے عذاب کا وقت 13; اہل مدائن کے عذاب کی خصوصیات 11، 12;اہل مدائن کے موحدین 3;اہل مدائن کے ہلاك ہونے کی کیفیت 11، 12
الله تعالی :
اوامر الہی کا حتمی ہونا2; الله تعالی کا نجات دینا 4; الله تعالی کی رحمت کی نشانیاں 5; الله تعالی کے عذاب 1
رحمت :
رحمت کے حق دار 6
شرك :
شرك کأظلم 9; شرك کی سزا 1

289

شعیب (ع) :
حضرت شعیب (ع) کا قصہ 4;حضرت شعیب (ع) کی نجات 4، 5;حضرت شعیب (ع) کے پیروکاروں کی نجات 4،5;
حضرت شعیب (ع) کے مومنین 3
ظالمین :
ظالموں پر دنیا میں عذاب 10;ظالموں پر عذاب استیصال 10
ظلم :
ظلم کے موارد 9
عذاب :
آسمانی صیحہ سے عذاب 7، 12;اہل عذاب 10;رات میں عذاب 10;عذاب استیصال سے نجات 13;عذاب سے نجات 5;عذاب سے نجات 4; عذاب کاذریعہ 7;عذاب کے اسباب 1; عذاب کے مراتب 1
مومنین :
مؤمنین کے فضائل 6
مشرکین :
مشرکین پر دنیاوی عذاب 10;مشرکین پر عذاب استیصال 10
ناپ تول میں کمی کرنا :
ناپ تول میں کمی کرنے کا عذاب 10
ہلاکت :
صبح کے وقت میں ہلاك ہونا 13

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

كَأَن لَّمْ يَغْنَوْاْ فِيهَا أَلاَ بُعْداً لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ (٩٥)
جيسے كبھی يہاں بسے ہی نہيں تھے اور آگاہ ہوجائو كہ قوم مدين كے لئے ويسے ہی ہلاكت ہے جيسے قوم ثمود ہلاك ہوگئي تھی (95)

1_ مدائن كے لوگوں پر نازل ہونے والے عذاب نے ان كی نابود ى كے ساتھ ساتھ ان كے ديار ميں ان كی زندگی كے آثار بھی مٹا ديئے _
كأن لم يغنوا فيہ
(غنى) (لم يغنوا) كا مصدر ہے جسكا معني رہنا اور سكونت اختيار كرنا ہے _ (فيہ) كی ضمير پہلی والی آيت ميں لفظ ديار كی طرف پلٹ رہی ہے _اور جملہ (كأن لم يغنوا فيہا) كا معنی يہ ہوگا _ كہ گويا قوم شعيب نے اپنے ديار مينسكونت اختيارنہيں كی تھی _ يہ كنايہ ہے كہ ان كا ديار نابود اور ان كی زندگی كے آثار مٹ گئے _

2_ مدائن كے لوگ، ہلاكت اور رحمت الہی سے دوری كے مستحق تھے _
ألا بُعداً لمدين
مذكورہ معنی كی وضاحت كے ليے اسی سورہ كی آيت 60 ميں شمارہ 5 كی طرف رجوع كيا جائے _
3_ شرك ، ظلم ، ناپ تومیں كمی اور لين دين ميں بے عدالتی و نا انصاف كرنا ، رحمت الہی سے دوری اور ہلاكت كے اسباب ہيں_
و إلى مدين ا خاہم شعيباً ... ألا بُعداً لمدين
4_ قوم ثمود، رحمت الہی سے محروم ہوئے اور اللہ تعالی كے عذابوں سے ہلاك ہوئے _
كما بعدت ثمود
5_ اہل مدائن (قوم شعيب) كی عاقبت كا انجام ثموديان (قوم صالح) كی طرح ہوا _
ألا بُعداً لمدين كما بعدت ثمود
(ألا بُعداً ...) كے جملے ميں جو تشبيہ ہے وہ مدائن كے لوگوں كی قوم ثمود كی طرح ہلاكت بيان كرنے كے علاوہ آيت شريفہ 89 مينبيان شدہ حضرت شعيب(ع) كی كلام پر بھی ناظر ہے كہ انہوں نے اپنے لوگوں كو گذشتہ اقوام كی عاقبت ميں گرفتار ہونے سے خبردار كيا تھا وہ يہی قوم صالح (ثموديان) تھي_

اقتصاد :
اقتصادی خلاف ورزيوں كے آثار 3
اہل مدائن :
اہل مدائن كی تاريخ 1; اہل مدائن كی عاقبت 5; اہل مدائن كی محروميت 2; اہل مدائن كی ہلاكت 1،2;اہل مدائن كے عذاب كی خصوصيات 1
رحمت :
رحمت سے محروم ہونے والے 2، 4;رحمت سے محروم ہونے كے اسباب 3
شرك :
شرك كے آثار 3
قوم ثمود :
قوم ثمود كا انجام 5;قوم ثمود كا عذاب 4; قوم ثمود كی تاريخ 4;قوم ثمود كی محروميت 4; قوم ثمود كی ہلاكت 4
ناپ تول ميں كمی :
ناپ تول ميں كمی كے آثار 3
ہلاكت :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہلاكت كا سبب 3

291

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَى بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ (٩٦)
اور ہم نے موسى كو اپنى نشانيوں اور روشن دليل كے ساتھ بھيجا(96)

1_ حضرت موسى (ع) ،انبياء الہى ميں سے تھے_
و لقد أرسلنا موسى
2_ حضرت موسي(ع) اپنى الہى رسالت پر عظيم اورفراواں معجزات ركھتے تھے _
و لقد أرسلنا موسى با ياتن
مذكورہ آيت شريفہ ميں آيات (نشانياں) سے مراد، معجزات ہيں اور جمع كے صيغے سے ذكر كرنے كا مقصد يہ ہے كہ معجزات فراواں اور كثرت كے ساتھ تھے اور متكلم كى ضمير (نا)كى طرف اضافہ كا مقصد ان معجزات كى بزرگى و عظمت كو بيان كرنا ہے _
3_ حضرت موسى (ع) ، اپنى الہى رسالت پر حجت اورر وشن و واضح دليل ركھتے تھے _
و لقد أرسلنا موسى بايتنا و سلطان مبين
(سلطان) حجت اور برہان كے معنى ميں ہے_ (مبين) روشن اور روشن كرنے والے كے معنى ميں ہے _ لازم اور متعدى دونوں ميں استعمال ہوتا ہے _
4_ فرعونيوں پر موسى (ع) كا غلبہ اور ان كو مغلوب بنانا، الله كى طرف سے مقرر شدہ امر تھا _
و لقد ارسلنا موسى باياتنا وسلطان مبين
مذكورہ معنى ميں (سلطان) سے مراد ظاہرى تسلط اور غلبہ ليا گيا ہے _
5_ الله تعالى نے حضرت موسى (ع) كى رسالت كے آغازميں ہى اپنى نشانى اور معجزہ سے نوازا، نہ كہ لوگوں كے تقاضا اور درخواست كرنے كے بعد عطا كيا _
و لقد أرسلنا موسى با ياتنا و سلطان مبين
(بأياتنا) ميں بامصاحبت اور ہمراہى كے معنى ميں ہے _ لہذا (لقد ارسلنا ...) جملہ كا معنى يہ ہے كہ حضرت موسى (ع) مبعوث ہونے كے وقت سے آيات و معجزات ركھتے تھے برخلاف گذشتہ انبياء كہ ان كو معجزات لوگوں كے تقاضے پر عطا كيے جاتے تھے _

292

الله تعالى :
الله تعالى كى بخشش 5; الله تعالى كے مقدّرات 4
الله ے رسول : 1
فرعوني:
فرعونيوں كى شكست 4
موسى (ع) :
حضرت موسى (ع) كا معجزہ 5; حضرت موسى (ع) كى كاميابى 4;حضرت موسى (ع) كى نبوت 1;حضرت موسى (ع) كى نبوت كے دلائل 3،2; حضرت موسى (ع) كى نشانياں 3;حضرت موسى (ع) كے غلبے كا سبب 4;حضرت موسى (ع) كے فضائل 5;حضرت موسى (ع) كے معجزات كى كثرت 2

إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاتَّبَعُواْ أَمْرَ فِرْعَوْنَ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ (٩٧)
فرعون اور اس كى قوم كى طرف تو لوگوں نے فرعون كے حكم كا اتباع كرليا جب كہ فرعون كا حكم عقل و ہوش والا نہيں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تھا (97)

1_ اللہ تعالی نے حضرت موسی (ع) کو فرعون اور اس کے دربار کے بزرگوں کی ہدایت کے لیے انکی طرف بھیجا _
و لقد أرسلنا موسى ... الى فرعون و ملايہ _
2_ فرعون اور اسکی قوم، حضرت موسی (ع) کی رسالت کے دائرہ کار میں تھی _
و لقد ارسلنا موسى ... الى فرعون و ملايہ
(ملایہ) کا معنی گروہ ، جمعیت اور اشراف و بزرگان قوم کے معنی میں بھی آتا ہے _ پس جملہ (ارسلنا موسی ... الی فرعون و ملایہ) کا معنی یہ ہوا کہ فرعون کی قوم اور جو اس سے وابستہ لوگ تھے حضرت موسی (ع) کی رسالت کی حدود میں تھے _ جب فرعون اور اسکی قوم اور اس کے درباری رسالت موسی (ع) کی حدود میں تھے یعنی ان کی قوم شمار ہوتے تھے _
3_ فرعون، اسکی قوم اور اس کے درباری امراء نے حضرت موسی (ع) کی رسالت کو قبول نہیں کیا _
فاتبعوا أمر فرعون
(فاتبعوا امر فرعون)حضرت موسی (ع) کے رسول ہونے بعد فرعون کے حکم کی پیروی کرنے، (ارسلنا موسی)کا مطلب یہ ہےکہ فرعون کی قوم اور اسکے دربار کے اشراف نے حضرت موسی (ع) کی رسالت کی مخالفت کی _

293

4_ فرعون کی قوم اور اس کے درباری اس کے حکم پر حضرت موسی (ع) کی رسالت کی مخالفت پر اتر آئے ، "فاتبعوا امر فرعون" (انہوں نے فرعون کے حکم کی پیروی کی)یہ جملہ قوم فرعون کی مخالفت کو بیان کرتاہے_کہ رسالت حضرت موسی (ع) کی مخالفت فرعون کے حکم سے ہوئي تھی _
5_ فرعون کے احکامات، لوگوں کے لیے ہرگز ہدایت کرنے اور ان کو صحیح راستہ دکھانے والے نہیں تھے_
و ما امر فرعون برشيد
(رشید) کا معنی درست اور صحیح ہونے کا ہے _ کبھی (مرشد) صحیح راہنمائي کے معنی میں بھی آتا ہے _
6_ حضرت موسی (ع) کے پیغامات اور رسالت، لوگوں کو صحیح راستہ دکھانے اور ہدایت کی راہ بتانے والی تھي_
أرسلنا موسى ... الى فرعون و ملايہ فاتبعوا امر فرعون و ما امر فرعون برشيد
7_ گمراہ اور فساد رہبر، اپنی امت کی گمراہی اورضلالت کا موجب ہوتے ہیں _
فاتبعوا امر فرعون و ما امر فرعون برشيد

اشراف فرعون:
اشراف فرعون اور موسی (ع) 3; اشراف فرعون کی ہدایت1
اطاعت :
فرعون کی اطاعت 4
رہبر:
رہبروں کی ضلالت 7; گمراہ رہبروں کا کردار 7
فرعون :
فرعون اور موسی (ع) 3; فرعون کا گمراہ کرنا5; فرعون کی ہدایت 1;فرعون کے اوامر 4، 5
فرعوني:
فرعونی اور حضرت موسی (ع) 3
گمراہی :
گمراہی کے عوامل 7
معاشرہ :
معاشرہ کے مضرات کی شناخت 5
موسی (ع) :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت موسی (ع) اور فرعون 2; حضرت موسی (ع) اور فرعوني2;حضرت موسی (ع) کا قصہ 3;حضرت موسي(ع) کو جھٹلانے والے 3، 4;حضرت موسی (ع) کی تعلیمات کی خصوصیات 6; حضرت موسی (ع) کی رسالت 1; حضرت موسی (ع) کی رسالت کی حدود 2; حضرت موسی (ع) کی ہدایت کرنا 1،6

294

يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ (٩٨)
وہ روز قیامت اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا اور انھیں جہنم میں وارد کردے گا جو بدترین وارد ہونے کی جگہ ہے (98)
1_ فرعون، قیامت کے دن اپنے پیروکاروں کے آگے آگے جہنم میں داخل ہوگا _
یقدم قومہ یوم القیامة فأوردہم النار
(قدوم) یقدم کا مصدر ہے _ اسکا معنی آگے آگے چلنا اور سبقت کرنے کا ہے_
2_ فرعون، قیامت کے دن اپنے پیروکاروں کو جہنم کی آگ میں لے جائے گا _
فأوردہم النار
(اورد) کا فعل ماضی لانا جبکہ آئندہ کے بارے میں خبردی جارہی ہے یہ بتاتا ہے کہ جہنم کی آگ میں ان کا داخل ہونا حتمی ہے _
3_ فرعونیوں کا فرعون کی قیادت میں جہنم کی طرف جانا، دنیا میں اس کے غلط کاموں کا نتیجہ ہے _
و ما أمر فرعون برشید ، یقدم قومہ یوم القیامة فأوردہم النّار
(یقدم قومہ ...) کا جملہ (و ما امر فرعون برشید) کے جملے کی تفسیر ہے _ یہ فرعون کی پیروي کرنے والوں کے برے انجام کو بتارہا ہے_
4_ قیامت میں لوگوں کے وہی رہبر ہوں گے جو دنیا میں ان کے رہبر تھے _
فاتبعوا أمر فوعون ... یقدم قومہ یو القیامة
(یقدم قومہ) کا جملہ یہ بتاتا ہے کہ دنیا میں جس نے جس کسی کی اتباع کی ہے (فاتبعوا امر فرعون) آخرت میں بھی اسی کی قیادت میں رہے گا_
5_بشری معاشرے کے رہبر، ان کی اُخروی سعادت و شقاوت میں کافی مؤثر ہیں _
فاتبعوا أمر فرعون ... یقدم قومہ یوم القیامة فأوردہم النار
6_ وہ قوانین اور اصول جو ہدایت کرنے اور بزرگی عطا کرنے والے ہیں وہی انسان کے لیے اخروی سعادت کا ذخیرہ اور دوزخ کی آگ سے نجات ك

295
ذریعہ ہیں _
و ما أمر فرعون برشید یقدم قومہ یو م القیامة فأوردہم النار
7_ رسل الہی کی پیروی نہ کرنے کا انجام، دوزخ کی آگ ہے _
و لقد أرسلنا موسی ... الی فرعون و ملایہ فاتبعوا امر فرعون ... و بئس الورد المورود
8_ دوزخ کی آگ بدقسمتی کا نتیجہ اور بری جگہ ہے _
و بئس الورد المورود
(الورد)کا معنی نصیب اور قسمت ہے _ اور یہ بئس کا فاعل ہے _ (ال) جو اس پر ہے جنس کا ہے (المورد) وہ شے جسمیں داخل ہوتے ہیں یہ مذمت کے ساتھ مخصوص ہے _ اس پر (ال) عہد ذکری ہے _ جو دوزخ کی آگ کی طرف اشارہ ہے تو اس صورت میں (بئس الورد المورود) کا معنی یوں ہوگا _ وہ بد نصیب اور بدقسمت لوگ ہیں جو جہنم کی آگ میں جائینگے _

اطاعت :
فرعون کی اطاعت کرنے کا انجام 3

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جہنم :
جہنم سے نجات کی اہمیت 6;جہنم کی آگ 8،7; جہنم کی بدبختی 8;جہنم میں پہلے جانے والے 1; جہنم میں جانے کے اسباب 7
جہنمی افراد : 1،2،3
رہبر:
دنیا کے رہبر 4; قیامت میں رہبر 4
رہبري:
رہبری کے کردار کی اہمیت 5
سعادت :
سعادت اخروی کی اہمیت 5;سعادت اخروی کے اسباب 5
شقاوت :
شقاوت اخروی کے اسباب5
فرعون:
فرعون اور فرعونی لوگ 2;فرعون کا آگے آگے ہونا 1،3 ; فرعون کا جہنم میں جانا 1; فرعون کا مؤثر ہونا 2 فرعون قیامت کے دن 1;فرعون کی گمراہی کی علامات 3
فرعونی افراد:
جہنم میں فرعونیوں کا ہونا1، 2، 3; فرعونی قیامت کے دن 10
قانون:
خوشبختی کے قانون کا ملاك 6
نافرمانی :
انبیاء (ع) کی نافرمانی کا انجام 7

296

وَأُتْبِعُواْ فِي هَـذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ (٩٩)
ان لوگوں کے پیچھے اس دنیا میں بھی لعنت لگادی گئي ہے اور روز قیامت بھی یہ بدترین عطیہ ہے جو انھیں دیا جائے گا (99)

1_ فرعون اور اسکے پیروکار، دنیا اور آخرت میں لعنت الہی میں گرفتار اور رحمت الہی سے دور ہیں_
و اُتبعوا فی ہذہ لعنة و یوم القیامة
(اتبعوا) کی ضمیر فرعون اور اسکی قوم کی طرف پلٹتی ہے _ (اتباع) (اتبعوا) کا مصدر ہے جو ساتھ ملانے یا پیچھے بھیجنا کے معنی میں آتا ہے _لہذا (و اتبعوا ...) کا معنی یوں ہوگا _ یعنی فرعون اور اسکی قوم دنیا اور آخرت میں لعنت الہی کو اپنے ساتھ ساتھ پائیں گے _
2_ انبیاء (ع) کی رسالت کو قبول نہ کرنا، دنیا و آخرت میں لعنت الہی میں گرفتار ہونے اور دنیا و آخرت میں رحمت الہی سے دور ہونے کا سبب ہے _
و لقد أرسلنا موسی ... و أتبعوا فی ہذہ لعنة و یوم القیامة
3_ لعنت الہی اور رحمت الہی سے دور ہونا برا انعام اور بدترین سزا ہے _
بئس الرفد المرفود
(الرفد) کا معنی عطیہ و انعام ہے اور (بئس) کا فاعل ہے _ اور اس پر الف و لام جنس کا ہے _ (المرفود) سے مراد برا انعام و عطیہ ہے _ اس میں (ال) عہد ذکری ہے اور لعنت اور رحمت خدا سے دوری کی طرف اشارہ ہے_لہذا (بئس الرفد المرفود) کا معنی یوں ہوگا _ یہ انعام (جو لعنت الہی ہے) یہ برا انعام و عطیہ ہے _
4_ دنیا میں فرعونیوں کو جو انعام ملا وہ برا انعام اور آخرت میں جو سزا ملے گی وہ بدترین سزا ہوگی _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

و أتبعوا فی ہذہ لعنة و یوم القیامة الرفد المرفود
آیت شریفہ میں سزا و برے انجام کو تمسخر کے طور پر (رفد) (یعنی انعام و عطیہ) سے یاد کیا گیا ہے_

297

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی لعنت 3; اللہ تعالی کیلعنت کے اسباب 2
انبیاء (ع) :
انبیاء کی تکذیب کے آثار 2
رحمت :
آخرت میں رحمت الہی سے محروم ہونا 2; رحمت الہی سے دنیا میں محروم ہونا 2;رحمت الہی سے محروم لوگ 1; رحمت الہی سے محروم ہونا 3
عطایا:
برے انعامات 3،4
فرعون :
فرعون پر لعنت 1; فرعون کا محروم ہونا 1
فرعونی لوگ:
فرعونیوں کی آخرت کی سزا 4;فرعونیوں پر لعنت 1; فرعونیوں کی دنیا میں سزا 4; فرعونیوں کی محرومیت 1
لعنت:
لعنت کے مستحق 1

ذَلِكَ مِنْ أَنبَاء الْقُرَى نَقُصُّهُ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَحَصِيدٌ (١٠٠)
یہ چند بستیوں کی خبریں ہیں جو ہم آپ سے بیان کررہے ہیں _ ان میں سے بعض باقی رہ گئي ہیں اور بعض کٹ پٹ کر برابر ہوگئي ہیں (100)

1_ قوم فرعون ، نوح(ع) ، ہود(ع) ، صالح(ع) ، لوط(ع) ، اور شعیب (ع) کے واقعات، تاریخ بشری کے اہم واقعات ہیں _
ذلك من أنباء القری
(انباء)جمع نبأ ہے اور نبأ جیسے مفردات راغب میں ذکر ہوا ہے کہ اس خبر کو کہتے ہیں جسکا بہت بڑا فائدہ ہو" قری " (قریہ) کی جمع ہے بستیونکو کہا جاتا ہے _
2_ اللہ تعالی آنحضرت (ص) کو ہلاك ہونے والی اقوام کے واقعات اور عذاب سے تباہ شدہ بستیوں کے بعض حالات سے آگاہ فرماتا تھا _
ذلك من انباء القری ...نقصہ علیك
3_ کچھ بستیاں جن پر عذاب آیا تھا نابود و مٹ چکی تھیں ، لیکن کچھ بستیوں کے آثار آنحضرت(ص) کے زمانے

298

میں باقی تھے _
ذلك من أنباء القری ... منہا قائم و حصید
(قائم) کا معنی کھڑا اور استوار ہونااور(حصید) کاٹی ہوئي جو و گندم) ہے آیت شریفہ میں ویران نہ ہونے والی بستیوں کو اس زراعت کےمشابہہ قرار دیا گیا ہے جو اپنے تنے پر قائم ہواور بتاہ شدہ بستیوں کو کائي ہوئي کھیتی کے ساتھ تشبیہ دی گئي ہے _
4_ بعض گذشتہ اقوام پر عذاب کا نزول سب افراد کو شامل نہیں تھابلکہ ان کی کچھ نسل باقی رہ گئي تھی _
مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ (منہا) سے مرادمن اہلہا ہولہذا(منہا قائم ...) سے مراد یہہے کہ بعض اقوام جو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عذاب الہی میں گرفتار ہوئي تھیں ان (آنحضرت (ص)) کے زمانہ میں ابھی موجودہیں _اور باقی اقوام کلی طور پر نابود ہوچکی تھیںان میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا_

5_ بعض گذشتہ اقوام، عذاب الہی کے نازل ہونے کی وجہ سے بالکل مٹ گئیں اور ان کی کوئي نسل باقی نہیں رہی _
منہا ...حصيد

6_ قرآن مجید، تاریخ بشر اور گذشتہ اقوام کے انجام سے آگاہی کا مرکز ہے _
ذلك من اؤنباء القرى نقصہ عليك منہا قائم و حصيد

آنحضرت(ص) :
آنحضرت (ص) اور گذری ہوئي اقوام کا انجام 2; آنحضرت (ص) اور گذری ہوئي اقوام کی ہلاکت 2
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی خبریں 2
اہل مدائن :
اہل مدائن کی تاریخ 1
تاریخ :
تاریخ کے اہم ترین واقعات 1;تاریخ کے منابع 6
شناخت :
منابع کی شناخت 6
عذاب:
اہل عذاب کا مٹ جانا 5;اہل عذاب کی نسل 5 اہل عذاب کی نسل کی بقاء 4;عذاب شدہ شہروں کا باقی رہنا 3; عذاب شدہ شہروں کی نابودی 3
فرعونی لوگ:
فرعونیوں کی تاریخ1
قرآن :
قرآن مجید کا کردار 6
قوم ثمود :
قوم ثمود کی تاریخ 1
قوم لوط:
قوم لوط کی تاریخ 1

299

قوم نوح :
قوم نوح کی تاریخ 1
قوم عاد :
قوم عاد کی تاریخ 1

وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَـكِن ظَلَمُواْ أَنفُسَهُمْ فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ آلِهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِن دُونِ اللّهِ مِن شَيْءٍ لِّمَّا جَاء أَمْرُ رَبِّكَ وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتْبِيبٍ (١٠١)

اور ہم نے ان پر کوئي ظلم نہیں کیا ہے بلکہ انھوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو عذاب کے آجانے کے بعد ان کے وہ خدا بھی کام نہ آئے جنھیں وہ خدا کو چھوڑ کر پکاررہے تھے اور ان خدائوں نے مزید ہلاکت کے علاوہ انھیں کچھ نہیں دیا(101)

1_ اللہ تعالی ، اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

و ما ظلمناہم ...

2_ اللہ تعالى انسانوں كو گناہوں (شرك پرستى ، انبياء كے انكار و غيرہ) كى طرف رغبت نہيں دلاتا ہے_

و ما ظلمناہم ...

اللہ تعالى كا اپنى مخلوق پر ظلم نہ كرنے سے مراد يہ ہے كہ وہ ان كو ہلاكت اور عذاب كے اسباب (شرك و غيرہ ...) كى طرف رغبت نہيں دلاتا پس جو عذاب ان پرنازل ہوئے ہيں وہ ان كے اعمال كى وجہ سے ہيں _

3_ شرك ، انبياء (ع) كا انكار اور گناہوں كا مرتكب ہونا يہ ايسے ظلم ہيں جو مشركين،كفاراور گہنگار اپنے حق ميں انجام ديتے ہيں _

ولكن ظلموا انفسہم

(ظلموا انفسہم) انہوں نے اپنى جانونپر ظلم كيا اس سے مراد گناہ اور اس كے آثار اور جو چيزيں ان كے ساتھ ہوتيں ہيں وہ ہے_ مذكورہ معنى پہلے لحاظ كو مدّ نظر ركھتے ہوئے بيان كيا گيا ہے _

4_ مشركين ، كفار اور گنہگارونكا عذاب الہى ميں گرفتار ہونا، ايسأظلم و سزا ہے كہ جس كا خود انہوں نے اپنے لئے زمينہ فراہم كيا ہے_

ولكن ظلموا انفسہم

يہ بات بيان ہوچكى ہے كہ (نفس پر ظلم كرنا) گناہ اوراس كے آثارنيز وہ افعال جو گناہوں كے ساتھ ساتھ ہوتے ہيں مراد ليے گئے ہيں مذكورہ معنى دوسرے احتمال كو مد نظر ركھتے ہوئے كيا گيا ہے _ لہذا (ظلموا انفسہم) يعنى كافروں پر عذاب كا نزول، ان كے گناہوں كے آثاراور نتيجہ ہے _ يہ ايسأظلم ہے جوخود انہوں نے اپنے اوپر روا ركھا _

5_ گذشتہ ہلاك شدہ قوموں، قوم نوح(ع) ، عاد(ع) ، ثمود(ع) ، قوم شعيب(ع) و لوط(ع) اورفرعون نے شرك اور انبياء كى رسالت كے انكار كى وجہ سے اپنے اوپر ظلم كيا _

و ما ظلمنا ہم ولكن ظلموا ا نفسہم

ضمير (ہم) اور اس كى مانند دوسرى ضمائر جو آيت شريفہ ميں مورد بحث واقع ہوئي ہيں ان سے مراد ايسى اقوام ہيں جن كے حالات سورہ ہود ميں بيان ہوئے ہيں يعنى قوم نوح ، عاد و غيرہ

6_ گذشتہ اقوام (قوم فرعون و عاد ...) پر جو عذاب نازل ہوا وہ ان كى اپنى خلاف ورزيوں كى وجہ سے تھا_

و ما ظلمنا ہم ولكن ظلموا انفسہم

7_ مشركين، عذاب الہى كے نزول كے وقت پربتوں اور اپنے جھوٹے معبودوں سے مدد طلب كرتے ہيں اور اس كو ٹالنے كے ليے ان سے امداد چاہتے ہيں_

فما أغنت عنہم ء الہتہم التى يدعون من دون الله من شيء لما جاء أمر ربك

(أمرربك) سے مراد، عذاب الہى ہے _ اور لفظ اغناء (أغنت) كا مصدر ہے _ جو كفايت كرنے اور دور كرنے كے معنى ميں آتا ہے_ (من شيئ) (ما ا غنت) كے ليے مفعول ہے _ اور اس سے مراد عذاب الہى ہے _ تو اس صورت ميں (فما أغنت عنہم آلہتہم ... من شيء) سے مراد يہ ہے كہ، ان كے معبود،ان كے ليے كافى نہ ہوئے _ حتى كہ تھوڑے سے عذاب كو بھى ان سے دور نہيں كرسكے_

8_ بت اور خيالى معبود، اپنى پرستش كرنے والوں كى كبھى بھى فرياد رسى نہيں كرتے اور ان سے تھوڑے سے بھى عذاب الہى كو دور نہيں كرسكتے_

فما أغنت عنہم ء الہتہم التى يدعون من دون اللہ من شيء لما جاء أمر ربك

9_ فقط اللہ تعالى ہى عذاب اور مصيبتوں سے نجات دينے والا ہے_

فما ا غنت ... من دون اللہ

(ألہتہم) كى صفت (التى يدعون من دون اللہ) كو لانا گويا يہ بتاتا ہے كہ غير اللہ كو مدد كے ليے نہيں بلانا چاہيے كيونكہ اللہ تعالى وحدہ لا شريك كے علاوہ كوئي بھى عذاب كوٹال نہيںسكتا _

10_ مشركين پر جو عذاب نازل ہوا وہ حكم الہى سے تھا_

لما جاء أمر ربك

11_ مشركين اور گناہ ميں آلودہ افراد پر عذاب الہى كا نازل ہونا، ربوبيت الہى كا جلوہ اور انسانوں كے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

301

امور کو منظم و مرتب کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے_

لما جاء امر ربك

مذکورہ بالا معني، کا کلمہ (ربّ) (مدبر و مربي)کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے استفادہ کیا گیا ہے_

12_ اللہ تعالی کے احکام کسی کمی و زیادتی کے بغیر انجام پاتے ہیں_

لما جاء أمر ربك

(امر) سے عذاب کو تعبیر کرنے سے مراد، فرمان الہی ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس چیز کے انجام کے بارے میں اللہ تعالی کا فرمان ہوتا ہے وہ بغیر کسی کمی و زیادتی کے انجام پاتا ہے ، اس طرح کہ وہ انجام پانے والا کام، وہی امر و فرمان الہی ہے_

13_ اللہ تعالی ، نے آنحضرت(ص) کے زمانے کے مشرکین اور ان کی رسالت سے انکار کرنے والوں کو عذاب الہی اور سزا سے ڈرایا_

فما أغنت عنہم ء الہتہم ... لما جاء أمر ربك

گذشتہ اقوام کی عاقبت کے بارے میں نتیجہ لینے کے بیان کے سلسلہ میںآنحضرت (ص) کو اس طرح خطاب کرنا (لما جاء امر ربك) اور (ذلك من انباء القری نقصہ علیك) اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عصر آنحضرت (ص) کے مشرکین بھی ان مختلف قسم کے عذاب میں گرفتار ہونے کے خطرہ سے دو چار تھے_

14_ جھوٹے معبودوں کی عبادت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو تباہ وبرباد اور گھاٹے میں ہیں_

و ما زاوہم غیرتتبیب

(تتبیب) کا لغوی معنی نقصان اٹھانا ،نقصان دینا ، ہلاکت میں ڈالنا ، نفرین اور ہلاك ہونے اور خسارت کی درخواست کرنے کے معنی میں آیا ہے_

15_ جھوٹے معبودوں سے مدد طلب کرنا، نہصرف ان مدد طلب کرنے والونکوکوئي فائدہ نہیندیتابلکہ ان کے لیے تباہی اور گھاٹے میںاضافہ کا موجب ہے_

و ما زاوہم غیر تتبیب

(وما زادوہم ...) کے جملے میں یہ بتایا گیاہے کہ بت، گھاٹے و نقصان کو زیادہ کرنے والے ہیںجبکہ بت نقصان دینے پرقدرت نہیں رکھتے ہیں (مازادوہم ...) سے مرادجملہ (التی یدعون ...) کے قرینہ کی بنیادپر یہ ہے کہ بتوں پر اعتقاد رکھنا، نقصان کا موجب بنتا ہے اور نزول عذاب کے وقت ان سے مدد طلب کرنا، ان مدد طلب کرنے والوں کے لیے نقصان میں اضافہ کا موجب ہے_

آنحضرت (ص) :

آنحضرت کے جھٹلانے والونکو ڈرانا 13

اسماء و صفات :

صفات جلالہ 1، 2

اللہ تعالی :

302

اوامر الہی کا حتمی ہونا 12; للہ تعالی اور ظلم 1; اللہ تعالی کا پاك و پاکیز ہونا 1، 2; اللہ تعالی کا ڈرانا 13;اللہ تعالی کا نجات دینا 9;اللہ تعالی کی خصوصیات 9;اللہ تعالی کی ہدایت کرنا 2;ربوبیت الہی کی نشانیاں 11; اللہ تعالی کے اوامر 10

انبیاء (ع) :

انبیاء (ع) کو جھٹلانے کاظلم 3;انبیاء (ع) کو جھٹلانے کے آثار 5

انسان :

انسانوں کا مدبر 11

اہل مدائن :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اہل مدائن کأظلم 5; اہل مدائن کا عذاب 6; اہل مدائن کی سزا 6
بت :
بت اور عذاب سے نجات 8; بتوں کا عاجز ہونا 8
جھوٹے معبود :
جھوٹے معبود اور عذاب سے نجات 8;جھوٹے معبودوں کا عاجز ہونا 8
خود :
خود پر ظلم کرنا 3، 4، 5
سزا :
سزا سے ڈرانا 13
شرك :
شرك کأظلم 3;شرك کے آثار 5
ظالمين :3، 5
ظلم :
ظلم کے موارد 3
عذاب :
عذاب سے ڈرانا 13; عذاب سے نجات 9
قوم ثمود :
قوم ثمود کأظلم 5; قوم ثمود کا عذاب 6; قوم ثمود کی سزا 6
قوم عاد:
قوم عاد کأظلم 5; قوم عاد کا عذاب 6; قوم عاد کی سزا 6
قوم فرعون :
قوم فرعون کأظلم 5; قوم فرعون کا عذاب 6; قوم فرعون کی سزا 6
قوم لوط :
قوم لوط کأظلم 5; قوم لوط کا عذاب 6; قوم لوط کی سزا 6
قوم نوح:
قوم نوح کأظلم 5; قوم نوح کا عذاب 6; قوم نوح کی سزا 6

كفار :
كفار پر عذاب کے عوامل 4
گناہ :
گناہ کرنے کأظلم 3
گناہگار :
گناہگاروں کا عذاب 11; گنہگاروں کے عذاب کے اسباب 4
مدد طلب کرنا :
بتوں سے مدد طلب کرنا 7; بے ثمر مدد طلب کرنا 15;جھوٹے معبودوں سے مدد طلب کرنا7; جھوٹے معبودوں سے مدد طلب کرنے کا نقصان 4
مشرکین :
صدر اسلام کے مشرکین کو ڈرانا 13; مشرکین، عذاب کے وقت 7; مشرکین کا عذاب 11; مشرکین کا مدد طلب کرنا 7;مشرکین کا نقصان اٹھانا 14; مشرکین کی ہلاکت کا سبب 14; مشرکین کے عذاب کا سبب 10;مشرکین کے عذاب کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسباب 4

تفسير راهنما جلد 8

وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ (١٠٢)
اور اسى طرح تمھارے پروردگار كى گرفت ہوتى ہے جب وہ ظلم كرنے والى بستيوں كو اپنى گرفت ميں ليتا ہے كہ اس كى گرفت بہت ہى سخت اور دردناك ہوتى ہے (102)

1_ سيلاب جيسے پانى كام جوش مارنا ، طوفانى بارشوں كابرسنا بستيوں كا اوپر نيچے ہوجانا ، عذاب والے پتھروں گا گرنا، نابود كرنے والى صحيہ اور دردناك آواز يں اللہ تعالى كى عقوبيتيناور عذاب استيصال كا نمونہ ہيں_
و كذلك أخذ ربك
(ذلك) كا اشارہ، ان عذابوں كى طرف ہے جو اس سورہ ميں بيان ہوتے ہينجيسے طوفان نوح ، قوم لوط كى آبادى كا زير و بالا ہوجانا و غيرہ_
2_ ظلم كرنے والى قوميں (كفر و شرك اختيار كرنے والے معاشرے) الہى عقوبتوں اور عذاب استيصال ميں گرفتار ہونےكے خطرہ سے دچار ہيں_
كذلك أخذ ربك اذا أخذ القرى و ہى ظالمة
3_ الہى عذاب ،ان شہرونا ور بستيوں پر نازل ہوتا ہے جن ميں عام طور پر كفر و شرك كے آثار اور ظالم لوگ موجودہوں _
و كذلك أخذ ربك اذا أخذ القرى و ہى ظالمة

304
بستيوں كى طرف ظلم كى نسبت دينا (و ہى ظالمة) نسبت مجازى ہے _ يہ اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ ان بستيوں كے اكثر بلكہ تقريباً تمام لوگ ظالم تھے گويأظلم و ستم ان شہروں كے گلى كوچے ميں نماياں تھا_
4_ ظلم و ستم كرنے والے (كافر و مشرك) افراد پر عذاب الہى كا نازل ہونا،انسانوں كے امور كى تدبير كے سلسلہ ميں ربوبيت الہى كا جلوہہے_
و كذلك أخذ ربك اذا أخذ القرى و ہى ظالمة
5_ اللہ تعالى نے عصر بعثت كے مشركين اور كفار كو دنيا ميں سخت عذاب سے ڈرايا _
و كذلك أخذ ربك اذا أخذ القرى و ہى ظالمة ان اخذ اليم شديد
(كذلك اخذ ربك) ميں آنحضرت (ص) كو مخاطب قرار دينے سے مذكورہ بالا معنى حاصل ہوتا ہے_
6_ اللہ تعالى كا عذاب ،دردناك اور سخت عذاب ہے_
ان أخذہ اليم شديد

اكثريت:
ظلم كى اكثريت 3
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كا ڈرانا 5; اللہ تعالى كا عذاب 1، 3;اللہ تعالى كى ربوبيت كى نشانياں 4;اللہ تعالى كى سزائيں 1، 2; اللہ تعالى كے عذاب كى خصوصيات 6
انسان :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

انسانوں کا مدبر ہونا 4
شرك:
شرك كے آثار 3
ظالمين :
ظالموں پر عذاب 2،4; ظالموں كى سزا 2
ظلم :
ظلم كے آثار
عذاب :
عذاب كا ذرئيعہ 1; اہل عذاب 2; بارش كے ذرئيہ عذاب1;دردناكى عذاب6;دنياوى عذاب سے ڈرانا 5; صيحہ آسمانى كے ذرئعہ عذاب 1; عذاب استيصال 1، 2; عذاب سجّيل (كھرنجے دار پتھر) 1; عذاب شہروں كى ويرانى سے 1; عذاب طوفان سے 1;شديدعذاب5;عذاب كے اسباب 3 ; مرتب عذاب 5
كفار :
صدر اسلام كے كفار كودھمكى دينا 5; كافروں كا عذاب 2، 4; كفار كى سزا 2
كفر:
كفر كے آثار 3
مشركين :
صدر اسلام كے مشركين كى تہديد 5; مشركين كا عذاب 2، 4; مشركين كى سزا 2

305

إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الآخِرَةِ ذَلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذَلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ (١٠٣)
اس بات ميں ان لوگوں كے لئے نشانى پائي جاتى ہے جو عذاب آخرت سے ڈرنے والے ہيں _ وہ دن جس دن تمام لوگ جمع كئے جائيں گے اور وہ سب كى حاضرى كا دن ہوگا (103)

1_ كفار و مشرك قوموں پر عذابوں كا نازل ہونا، قيامت كے وجود اور آخرت كے عذاب كى بہت بڑى نشانى ہے_
ان فى ذلك لأية
(آية) كا يہاں معنى نشانى ہے_ اور (لمن خاف عذاب الأخرة) كے قرينے سے اس كا متعلق قيامت كى حقانيت اور اس دن كے عذاب كى طرف اشارہ ہے _ لفظ (آية) كو نكرہ لانا، يہ اس دن كى بزرگى و عظمت كو بتاتا ہے_لہذا (ان فى ذلك لأية) كا معنى يہ ہوگا كہ ان دنياوى عذابوں ميں قيامت كى حقانيت اور اس كے عذابوں پر بہت بڑى نشانى ہے_
2_ آخرت كا عذاب ، بہت سخت عذاب اور سزاوار ہے كہ اس سے ڈراجائے_
لمن خاف عذاب الأخرة
3_ روز آخرت كے وجود كے احتمال سے استيصال عذاب سے عبرتليتا ہے اوران عذابوں سے اس بات كو قبول كرتا ہے كہ يہ دليل ہے كہ آخرت كا ميدان لگايا جائے گا_
ان فى ذلك لأية لمن خاف عذاب الأخرة
كلمہ (خاف) جو آيت مذكورہ ميں ہے اس سے احتمال دينے كا معنى استفادہ ہوتا ہے_لہذا مذكورہ تفسير اسى بناء پر ہے _
4_ جو قيامت پر يقين نہيں ركھتے وہ دنيا كے عذابوں كو قيامت اور اخروى عذابوں پر اسكى دليل ہونے كو درك نہيں كرسكتے_

306
ان فى ذلك لأية لمن خاف عذاب الأخرة
يہ بات واضح ہے كہ دنيا كے عذابوں كو قيامت كى حقانيت پر دليل قرار دينا، كسى خاص گروہ كے ساتھ مخصوص نہيں ہے _ اور لام (لمن خاف ...) ميں لام انتفاع ہے _ يہ اس بات كى طرف اشارہ ہے _ اگر چہ يہ عذابوں كينشانى كسى خاص

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

گروہ كے ساتھ مخصوص نہيں ہے ليكن قيامت پر ايمان نہ ركھنےوالے اس كو سمجھنے سے محروم ہيں_
5_ آخرت كا ميدان، تمام انسانوں كو جمع كرنے كى جگہ ہے_
ذلك يوم مجموع لہ الناس
(ذلك) (الأخرة) كى طرف اشارہ ہے _ اسم اشارہ كو مذكر لانے كى وجہ ممكن ہے يہ ہو كہ (يوم) خبر ہے اور وہ مذكر ہے_
6_ قيامت كے مقامات (حساب و كتاب ، سزا وجزاء دينے كا مقام ،و غيرہ ... سے گذرنے كا مقصد، تمام لوگوں كو قيامت كے ميدان ميں جمع كرنا ہے _
ذلك يوم مجموع لہ الناس
مذكور بالا معنى اس صورت ميں حاصل ہوگا جب (لہ) ميں لام غايت اور غرض كامعنى دے_ پس اس صورت ميں (ذلك يوم ...) كا معنى يوں ہوگا_ قيامت ايسا دن ہے كہ اللہ تعالى قيامت كے مقامات سے گزارنے كے ليے تمام لوگوں كو اس دن جمع كرے گا_
7_ قيامت كا ميدان ، اور اس كے مقامات، واضح ، ظاہر اور تمام لوگوں كے ليے قابل ديد و رؤيت ہيں_
ذلك يوم مشہود
ظاہرى طور پر(مشہود) (مشاہدہ كا مقام) يہ متعلق موصوف كے ليے صفت ہے _ اس سے مقصود اس دن كامشاہدہ مراد نہيں ہے بلكہ ان چيزوں كا مشاہدہ ہے جو اس دن موجود ہونگي ، يا وجود ميں آئيں گئي ، قيامت كے حالات و مقامات يا وہ انسان جو روز قيامت موجود ہوں و غيرہ ...
8_ قال الصدوق روى ... و تقوم القيامة فى يوم الجمعہ ... قال اللہ و عزوجل: ذلك يوم مجموع لہ الناس و ذلك يوم مشہود (1)
شيخ صدوقفرماتے ہيں: روايت نقل ہوئي ہے كہ قيامت، جمعہ كے دن واقع ہوگي ...اوراللہ تعالى عزوجل اسى دن كو يوم المجموع سے ياد فرما رہا ہے_
ذلك يوم مجموع ...

آخرت :
آخرت كا احتمال دينے كے آثار 3; آخرت كے اثبات كے دلائل 3
....

1) من لا يحضرة الفقيہ ، ج 1 ، ص 422، ح 1241;بحار الانوار ، ج 7، ص 61، ح 12_

انسان :
انسانوں كا آخرت ميں حشر 5
اَجر :
اَجر اخروى كا فلسفہ 6
حساب و كتاب :
آخرت ميں حساب و كتاب كا فلسفہ 6
خوف :
آخرت كے عذاب كا خوف 2
روايت : 8
عبرت :
عبرت كے عوامل 3
عذاب :
دنياوى عذاب كے آثار 4; عذاب اخروى كى خصوصيات 2;عذاب اخروى كى شدت 2; عذاب استيصال سے عبرت حاصل كرنا 3;عذاب اخروى كے دلائل 1;عذاب كے مراتب 2

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قیامت :
قیامت جمعہ کے دن 8;قیامت کا دن 8; قیامت کو جھٹلانے والوں کا عاجز ہونا 4;قیامت کی حقانیت کے دلائل 1;قیامت کی خصوصیات 7،5;قیامت کے دلائل کو سمجھنا 4;قیامت کے دن سب کا جمع ہونا 5، 8;قیامت کے مقامات کی رؤیت 7;قیامت میں حساب و کتاب کے مقامات 6; قیامت میں حشر کا فلسفہ 6
کفار :
کفار کا عذاب 1
سزا :
آخرت میں سزا کا فلسفہ 6
مشرکین :
مشرکین کا عذاب 1

وَمَا نُؤَخِّرُهُ إِلاَّ لِأَجَلٍ مَّعْدُودٍ (١٠٤)
اور ہم اپنے عذاب کو صرف ايك معينہ مدت کے لئے ٹال رہے ہيں (104)

1_ الله تعالى نے قيامت برپا کرنے کے ليے ايك مخصوص وقت معين کيا ہوا ہے _
و ما نو خرة إلّأ لاجل معدود
2_ قيامت کى بر پائي اپنے مخصوص وقت سے مو خر نہيں ہوگئي_
و ما نؤخرة الأ لاجل معدود

308
مذکورہ تفسير ميں(لأجل) ميں لام کو (الى) کے معنى ميں ليا گيا ہے _
3_ قيامت ميں تأخير کا سبباور علت صرف اس مخصوص وقت کے انتظار کے علاوہ کچھ نہيں ہے_
و ما نؤخرة الأ لاجل معدود
مذکورہ معنى اسوقت ليا جاسکتا ہے جب (لأجل) کے لام سے لام تعليل مراد ليا جائے_
4_ قيامت آنے کاوقت لوگوں پر مخفى ہے اور اس طرح مخفى ہى رہے گا _
و ما نؤخرہ إلّأ لاجل معدود
5_ قيامت آنے ميں بہت تھوڑا وقت باقى ہے_
و ما نؤخرہ إلّأ لاجل معدود
(معدود)کا معنى گناچنا وقت معنى گناہ يعنى کم وقت ہونے کى طرف اشارہ ہے_

قيامت :
قيامت ميں تأخير 2، 3; قيامت کے وقت کى تعيين1; قيامت کے وقت سے ناواقفيت 4; قيامت کا حتمى ہونا 2; قيامت کا نزديك ہونا 5; قيامت کا وقت 1، 3،5

يَوْمَ يَأْتِ لاَ تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلاَّ بِإِذْنِهِ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ (١٠٥)
اس کے بعد جس دن وہ آجائے گا تو کوئي شخص بھى اذن خدا کے بغير کسى سے بات بھى نہ کرسکے گا_ اس دن کچھ بدبخت ہوں گے اور کچھ نيك بخت(105)

1_ قيامت کے دن، الله تعالى کى اجازت کے بغير کوئي بات نہيں کر سکے گا _
يوم يأت لا تکلم نفس الّا باذنہ
(يأت) ميں جو ضمير ہے وہ (يوم) کى طرف پلٹتى ہے اور (يوم يأت) ميں يوم ، وقت و زمان کے معنى ميں ہے_يعنى وہ وقت جس دن قيامت برپا ہوگى ... اورقابل ذکر ہے کہ (لا تکلم) اصل ميں (لاتتکلم) تھا _ قواعد صرف کى وجہ سے ايك

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تاحذف ہوگئي ہے_

2_ قیامت کے دن، اللہ تعالی کی حاکمیت مطلق اس کے بندوں پر ظاہر و عیاں ہوتی چلی جائے گي_

یوم یأت لاتکلم نفس الّا باذنہ

چونکہ دنیامیں کوئي کام بھی اذن الہی کے بغیر وجود میں نہیں آتا تو جملہ (لاتکلم نفس الاّ باذنہ) سے مراد یہ ہے کہ یہ حقیقت، قیامت کے دن تمام پر واضح ہوجائے گی اور لوگ اسکو محسوس کرینگے_

3_ قیامت کے دن لوگوں سے اختیار و انتخاب، سلب ہوجائے گا _

یوم یأت لا تکلم نفس الاّ باذنہ

قیامت میں کلام کرنے کے لیے اذن الہی کا ضروری ہونا ، یہ بتاتا ہے کہ میدان قیامت، دنیاکی مانند نہیں ہے کہ انسان اپنی مرضی سے بات کر ے یا کوئي کام انجام دے لے، یا کوئي ایسا کام کرے جو مرضی الہی کے مطابق نہ ہوبلکہ ان سے اختیار کو سلب کرلیا جائے گا اور یہ نہیں ہو سکے گا کہ جو چاہیں کہہ ڈالیں_

04قیامت کے دن، انسان دو گروہ میں بٹ جائیں گے_ ایك گروہ بدبخت جبکہ دوسرا گروہ، خوشبخت ہوگا ...

فمنہم شقی وسعید

5_ انبیاء (ع) کی رسالت کے منکرین اور مشرك، آخرت کے میدان میں بدبخت سیاہ گروہ تشکیل دینے والے ہیں_

و ما ظلمناہم و لکن ظلموا ا نفسہم ... فمنہم شقي

گذشتہ آیات شرك پرستی اور انبیاء (ع) کی رسالت سے انکار کے بارے میں تھیں یہ اس بات پرقرینہ ہے کہ مشرکین اور منکرین رسالت، شقاوت و بدبختی کا واضح و مسلم مصداق ہیں_

6_ موحدین اور انبیاء(ع) کی رسالت پرایمان لے آنے والے، قیامت کے دن سعادتمندوں اور خوشبختوں کے گروہ کو تشکیل دینے والے ہیں_

فمنہم شقی و سعید

7_(عن عبداللّہ بن سلام مولی رسول اللہ (ص) انہ قال : سألت رسول اللّہ (ص) فقلت : ... فأولاد المشرکین فی الجنة ا م فی النار؟ فقال : ... انہ اذا کان یوم القیامة ... فیأمر اللّہ عزوجل ناراً ... ثم یأمر اللّہ تبارك و تعالی اطفال المشرکین ان یلقوا ا نفسہم فی تلك النار فمن سبق لہ فی علم اللّہ عزوجل ان یکون سعیداً ا لقی نفسہ فیہا ... و من سبق لہ فی علم اللّہ عزوجل ان یکون شقیاً امتنع فلم یلق نفسہ فی النار ... و ذلك قول اللّہ عزوجل ; فمنہم شقيّ و سعید _(1)

عبداللہ بن سلام سے نقل ہوا ہے کہ میں نے آنحضرت (ص) سے سوال کیا کہ مشرکین کی اولاد جو بچپن ہی میں اس دنیامینسے چلی گئي وہ جنتی ہیں

....

1) توحید صدوق ، ص 391; ح 1 ،ب 61; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 395، ح 212_

یا جہنمی ؟ تو آنحضرت (ص) نے فرمایا: جب قیامت برپاہوگی تو اللہ تعالی اس وقت جہنم کی آگ کو حکم دے گا کہ حاضر ہوجائے_ جب وہ حاضر ہوگی تب وہ مشرکین کے بچونکو حکم دے گا کہ اپنے آپکو جہنم میں گرا دیں_ تو جو بچے علم خدا میں سعادت مند لکھے ہونگے وہ اپنے آپ کو آگ میں گرا دیں گے وہ اور جوعلم الہی میں شقاوتمند اور بدبخت ہونگے وہ حکم الہی کو قبول کرنے سے انکار کریں گے ، اور خود کو آگ میں نہیں گرائیں گے ... _ تو یہی حکم الہی ہے کہ(فمنہم شقی و سعیداً) ...

8_ عن علی (ع) انہ قال: حقیقة السعادة ا ن یختم الرجل عملہ بالسعادة و حقیقة الشقاء ا ن یختم المرء عملہ بالشقاء (1)

امیر المؤمنین (ع) سے روایت ہے کہ سعادت کی حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے عمل کوسعادت پر ختم کرے(عاقبت بخیرہو) اور شقاوت و بدبختی کی حقیقت یہ ہے کہ اپنے عمل کو بدبختی پر ختم کرے_

اللہ تعالي:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

الله تعالی کا اذن1; الله تعالی کی آخرت میں حاکمیت2
انبیاء (ع) :
انبیاء پر ایمان لانے والے 6;انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کی شقاوت5
انسان:
قیامت کے دن انسان3; قیامت میں انسانوں کی تقسیم4
روایت:7،8
سعادت:
سعادت کا معیار7;سعادت کی حقیقت8
سعادت مند افراد:6
قیامت میں سعادت مند افراد4
....

1) خصال صدوق ، ص 5، ح 14 ، باب الواحد ; نور الثقلين ، ج 2 ، ص 298، ح 220 _

فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُواْ فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ (١٠٦)
پس جو لوگ بدبخت ہوں گے وہ جہنم میں رہیں گے جہاں ان کے لئے صرف ہائے وائے اور چیخ پکار ہوگی (106)
1_ قیامت کے میدان میں بدبخت (مشرکین اورانبیاء (ع) کی رسالت کے منکر) لوگوں کو جہنم کی آگ کی طرف روانہ کیا جائے گا _
فأما الذين شقوا ففی النار
2_ آگ کی شدت سے جہنموں کیمسلسل چیخ و بکار بلند ہے _
لہم فیہا زفیر و شہیق
(زفیر) و (شہیق) ایسی آواز ہے جو غمگین اور محزون شخص نکالتا ہے _ اس فرق کے ساتھ کہ (شہیق) بلند تر اور طولانی آواز کو کہتے ہیں _ اسی وجہ سے مذکورہ تفسیر میں (زفیر) سے آہ و پکاراور (شہیق) سے چیخمراد لی گئیہے_

انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) کو جھٹلانے والے جہنم میں 1
جہنم :
آتش جہنم کی خصوصیات 2
جہنمی لوگ :
جہنمیوں کی آہ وپکار 2; جہنمیوں کی چیخ و پکار 2
شقاوتمند لوگ :
شقاوتمند لوگ جہنم میں 1
عذاب :
عذاب آخرت کی شدت 2; عذاب کے مراتب 2
مشرکین :
مشرکین جہنم میں 1

خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالأَرْضُ إِلاَّ مَا شَاء رَبُّكَ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ (١٠٧)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وہ وہیں ہمیشہ رہنے والے ہیں جب تك آسمان و زمین قائم ہیں مگر یہ كہ آپ كا پروردگار نكالنا چاہے كہ وہ جو بھی چاہے كرسكتا ہے (107)

1_ قیامت میں بدبخت لوگوں كے لیے جہنم كی آگ ہمیشہ كی جگہ ہے_
خالدین فیہا ما دامت السموات و الارض
(مادامت السماوات و الارض)(یعنی جب تك زمین و آسمان قائم ہیں) كا جملہ ہمیشگی اور دوام سے كنایہہے اور اس خلود و ہمیشگی كے لیئے تاكید ہے جس كا "خالدین" سے استفادہ ہو رہا ہے_
2_ جہنم اور اسكی آگ، ہمیشہ كے لیے اور پائیدار ہے_
خالدین فیہا ما دامت السموات و ال ارض
3_ آخرت كا میدان، دنیا كی طرح زمین و آسمان ركھتا ہے_
ما دامت السموات و الارض
قیامت كے آتے ہی زمین و آسمان ریزہ ریزہ ہوجائیں گے تو اس سے معلوم ہوا كہ (السماوات و الارض) اس آیت اور اس كے بعد والی آیت میں آخرت كے آسمان و زمین ہیں _ اس صورت میں (ال) جو ان دونوں لفظوں پر داخل ہے _ مضاف الیہ كے بدلے میں ہے _ اصل میں اس طرح ہے _(سماوات الأخرة و ا رضہا)
4_ آخرت كی سرا،ایك زمین اور متعدد آسمانوں كی حاملہے_
ما دامت السموات و الأرض
مذكورہ معنی اسوجہ سے لیا گیا ہے كہ (أرض) كا لفظ مفرد اور (السموات) كا لفظ جمع ذكر ہوا ہے_
5_ جہنم میں جہنمیوں كا ہمیشہ رہنا یا ہمیشہ نہ رہنا، مشیت

313

الہی سے مربوط ہے_
خالدین فیہا ... إلّا ما شاء ربك
6_ اللہ تعالی كی مشیت،قابل تخلف نہیں ہے_
إلّا ما شاء ربك
7_ جہنموں كا جہنم كی آگ سے نجات حاصل كرنا ممكن ہے لیكن اسكا تعلق مشیت الہی سے ہے_
خالدین فیہا ... إلّا ما شاء ربك
(الاّ ما شاء ربك) میں "ما " موصولہ ہے ممكن ہے اس سے مدت و زمان مراد لیا گیا ہو _ اس صورت میں (مستثنی منہ) مدت وزمان ہوگا جسكو ہمیشگی اور دوام كے ساتھ توصیف كیا گیا ہے اس بناء پر (خالدین فیہا ...) كا معنی یوں ہوگا _ دوزخی لوگ ہمیشہ كے لیے آگ میں رہیں گے مگر یہ كہ ان كے ہمیشہ رہنے كو اللہ تعالی ختم كردے_
8_ اللہ تعالی ، كچھ دوزخیوں كو دوخ كی آگ سے چھٹكارہ دے گا اور عذاب سے نجات دے گا _
خالدین فیہا ... إلّا ما شاء ربك
یہ تفسیر تب ہے كہ (الا ما شاء ربك) میں "ما"سے مراد اشخاص لیے جائیں اس وقت (مستثنی منہ) ضمیر ہوگی جو (خالدین) مینمستتر ہوگی _ تب (خالدین فیہا ...) كا معنی یہ ہوگا كہ دوزخی لوگ آگ میں ہمیشہ رہیں گے مگر وہ لوگ جنكو اللہ تعالی چاہے گا كہ وہ وہاں ہمیشہ نہ رہیں اور (فعال لما یرید) كا جملہ اس بات كی طرف اشارہ كرتا ہے كہ اللہ تعالی اپنی مشیت سے كچھ دوزخیوں كو نجات عطا كرے گا_
9_ اللہ تعالی جو چاہے انجام دے سكتا ہے_
إن ربك فعال لما یرید
10_ اللہ تعالی كی كائنات پر حكومت، مطلق حكومتہے اور اسكی قدرت میں كسی قسم كا تناز عہ نہیںہے_
ان ربك فعال لما یرید
11_ اللہ تعالی كا جہنمیوں كودوزخ میں ہمیشہ رہنے كی خبر دینا یہ اس كے لیے مانع نہیں ہوسكتا كہ وہ ان كو كچھ مدت كے لیے وہاں ركھے_
خالدین فیہا ... إلّا ما شاء ربك إن ربك فعال لما یرید

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(ان ربك ...) كا جملہ ان حقائق كے ليے علت واقع ہو رہا ہے جو آيت شريفہ ميں مورد بحث ہيں _ كيونكہ اسكى حاكميت مطلق ہے اور كوئي چيز اس كے ارادہ كے عملى ہونے ميں مانع نہيں بن سكتى _ اگر وہ چاہے كہ دوزخى ہميشہ كہ ليے جہنم ميں رہيں تو ايسا ہى ہوگا _ اگر وہ چاہے كہ تمام يا كچھ كو اس سے نجات عطا فرمائے تو ايسا ہى ہوگا اگر اس نے انہيں جہنم ميں ركھنے كا وعدہ كيا ہو تو بھى اسے اس پر عمل نہ كرنے سے كوئي روك نہيں سكتا ہے _

12_ اللہ تعالى كى قدرت اور مطلق حاكميت كى طرف توجہ اور اس پر يقين ركھنا،اسكى انسانوں اور باقى كائنات پر ربوبيت كو قبول كرنے كى دليل ہے_

إلّا ما شاء ربك ان ربك فعال لما يريد

مذكورہ بالا تفسير، كا كلمہ (ربّ) كو ملحوظ خاطزر ركھتے ہوئے استفادہ كيا گيا ہے_

آخرت :
آخرت كا آسمان3; آخرت كى زمين 3،4; آخرت كے آسمانوں كا متعدد ہونا 4
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كا اختيار 9; اللہ تعالى كا ارادہ 9; اللہ تعالى كا خبر دينا 11;اللہ تعالى كا نجات دينا 8; اللہ تعالى كى ربوبيت كا قبول كرنا 12;اللہ تعالى كى قدرت كى خصوصيات 10;اللہ تعالى كى مشيت كا حتمى ہونا 6; اللہ تعالى كى مشيت كے آثار 5، 7;اللہ تعالى كى قدرت 9;اللہ تعالى كى مطلق العنان حاكميت 10; اللہ تعالى كے افعال 9
انسان :
انسانوں كا مدبّر 12
ايمان :
اللہ تعالى كى حاكميت پر ايمان 12; اللہ تعالى كى قدرت پر ايمان 12;ايمان كے آثار 12
توحيد :
توحيد افعالى 10
جہنم :
جہنم سے نجات 7;جہنم كا ہميشہ ہونا 2;جہنم كى آگ كا ہميشہ ہونا 2; جہنم ميں ہميشہ رہنا 1، 5، 11; جہنم كى آگ كى خصوصيات 2
جہنم كے لوگ :
جہنم كے لوگوں كو نجات د ينا 7،8
شقاوتمند لوگ:
شقاوتمند لوگوں كا جہنم ميں ہونا1
عذاب :
عذاب سے نجات 8
كائنات :
كائنات كى تدبير 12;كائنات كى حاكميت 10

وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُواْ فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالأَرْضُ إِلاَّ مَا شَاء رَبُّكَ عَطَاء غَيْرَ مَجْذُوذٍ (١٠٨)

اور جو لوگ نيك بخت ہيں وہ جنت ميں ہوں گے اور وہيں ہميشہ رہيں گے جب تك كہ آسمان و زمين قائم ہيں مگر يہ كہ پروردگار اس كے خلاف چاہے _يہ خدا كى ايك عطا ہے جو ختم ہونے والى نہيں ہے (108)

1_ قيامت كے ميدان ميں بہشت، سعادتمند لوگوں كى جگہ ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

و أما الذين سعدوا ففى الجنة خالدين فيہ
2_ بہشتی لوگ ہميشہ بہشت ميں رہيں گے_
و اما الذين سعدوا ففى الجنة خالدين فيہا مادامت السموات و الارض
3_ قيامت ميں سعادت و خوشبختيكا حصول، توفيق الہی سے ہے_
و أما الذين سعدوا ففى الجنة
(سُعدوا) كا فعل مجہول لانا اور (شقوا) كا فعل معلوم ذكر كرنے كا مقصد يہ ہے كہ بدبخت لوگ بدبختى كو اپنے كرتو توں كى وجہ سے پاتے ہيں اور سعادت مند لوگوں كى سعادت كے اسباب توفيق الہى سے حاصل ہوتے ہيں_
4_ آخرت كى سرا، دنيا كى طرح زمين و آسمان ركھتى ہے_
مادامت السموات و الارض
5_ آخرت،ايك زمين اور متعدد آسمان كى حاملہے_
ما دامت السموات و الارض
6_ اہل بہشت كا بہشت ميں ہميشہ كے ليے رہنا مشيت، الہى كا مرہون منت ہے _
و أما الذين سعدوا ففى الجنة خالدين ... الآ ما شاء ربك
7_ كوئي شے اور كوئي شخص، مشيت الہى كے نافذ ہونے

ميں ركاوٹ نہيں بن سكتا ہے _
خالدين فيہا ... الاّ ما شاء ربك
8_ الله تعالى كا اہل بہشت كو بہشت ميں ہميشہ ركھنے كا وعدہ، اسكى مشيت كو محدود نہيں كرسكتا اوراسكے وقتى ہونے ميں مانع نہيں ہوسكتا ہے_
خالدين فيہا ... الا ما شاء ربك عطاءً غير مجذوذ
(عطا غير مجذوذ) كا جملہ (خالدين فيہا) كے ليے تاكيد ہے جو بہشت ميں ہميشہ رہنے اور اسكى ہميشہ كى نعمتوں كو بتاتا ہے_ اور بہشت كى ہميشہ كى نعمتوناور اس ميں خلود كے بيان كے ضمن ميں جملہ (ما شاء ربك) كااستثناء يہ بتاتا ہے كہ الله تعالى كا يہ وعدہ كرنا موجب نہيں بنتا كہ اس كى مشيت محدود ہوجائے اور اس كے خلاف عمل كرنے سے اسكے روك دے_
9_بہشت اور اسكى نعمتيں، عطيہ الہى ہيں_
عطاءً غير مجذوذ
10_ اہل جنّت سے جنّت اور اسكى نعمتيں واپس نہيں لى جائيں گى اور وہ ختم ہونے والى بھى نہيں ہيں_
عطاءً غير مجذوذ
(عطاءً) لفظ(الجنّة) كے ليے حال واقع ہوا ہے (مجذوذ) يقينى و قطعى ہونے كے معنى ميں ہے اس بناء پر عطا ء غير مجذوذ كا مطلب يہ ہے كہ لوگ بہشت ميں داخل ہوں گے در حاليكہ بہشت اور اسكى نعمتيں ختم ہونے والى نہيں ہيں بلكہ ہميشہ كے ليے ہيں_

آخرت :
آخرت كا آسمان 4; آخرت كى زمين 4، 5; آخرت كے آسمانوں كا متعدد ہونا 5
الله تعالى :
الله تعالى كى توفيقات 3; الله تعالى كى مشيت 8; الله تعالى كى مشيت كا حتمى ہونا 7;الله تعالى كى مشيت كے آثار 6; الله تعالى كى نعمتيں 9;الله تعالى كے وعدہ و وعيدكا كردار8
اہل بہشت :1
اہل بہشت كا ہميشہ رہنا 2، 6
بہشت :
بہشت كا ہميشہ ہونا 10; بہشت كى خصوصيات 10; بہشت كى نعمتوں كا ہميشہ ہونا 10; بہشت ميں ہميشہ كے ليے ہونا 2،

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

8 ،6
توفیقات :
آخرت میں سعادت مندی کی توفیق 3
سعادتمند لوگ :
بہشت میں سعادت مند لوگ 1
موجودات :
موجودات کا عاجز ہونا 7
نعمت :
بہشت کی نعمت 9

فَلاَ تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هَـؤُلاء مَا يَعْبُدُونَ إِلاَّ كَمَا يَعْبُدُ آبَاؤُهُم مِّن قَبْلُ وَإِنَّا لَمُوَفُّوهُمْ نَصِيبَهُمْ غَيْرَ مَنقُوصٍ (١٠٩)
لہذا خدا کے علاوہ جس کی بھی یہ پرستش کرتے ہیں اس کی طرف سے آپ کسی شبہ میں نہ پڑیں یہ اسی طرح پرستش کررہے ہیں جس طرح ان کے باپ دادا کررہے تھے اور ہم انھیں پورا پورا حصہ بغیر کسی کمی کے دیں گے (109)

1_ شرك اور غير الله کی پرستش کرنا ، باطل اور بے بنیاد کردار ہے_
فلا تك فی مرية مما يعبد ہؤلاء
(فلا تك فی مرية مما يعبد ہؤلاء)کا جملہ بتاتاہے کہ اہل شرك کے معبودوں میں شك و تردید کرنا مناسب نہیں لیکن اس بارے میں وضاحت نہیں ہے کہ کس صورت یا صورتوں میں شك و تردید نہیں کرنی چاہیئے _ کلام کے قرائن اس شے کو بتاتا ہے کہ اگر (کما) کا لفظ آیت شریفہ میں علت کو بیان کر رہا ہو تو یہ بتاتا ہے کہ شك و تردید نہ کرنا اسوجہ سے روا نہیں کیونکہ وہ مشرکین جو بتوں کی پوجا کرتے تھے بغیر کسی دلیل کے اپنے اجداد کی اسمیں تقلید کرتے تھے_ اسی وجہ سے اس کے باطل ہونے میں کوئي شك و تردید نہیں ہے_
2_ مشرکین اپنے شرك آمیز عقائد میں کوئي دلیل و حجت نہیں رکھتے ہیں_
ما يعبدون الا كما يعبد ء اباؤہم من قبل
3_ اہل شرك کے خودساختہ معبود، اپنے پرستش کرنے والوں کا دفاع کرنے کی کوئي قدرت و طاقت نہیں رکھتے_
فلا تك فی مرية مما يعبد ہؤلاء
جملہ (لاتك ...) کاگذشتہ اقوام کی داستان پرمتفر ع ہونا،اس نکتے کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ گذشتہ مشرکین کے واقعات کو تم نے جب سن لیا تو یہ حقیقت تم پر روشن ہوگی ہے کہ اہل شرك کے معبود ، اپنے ماننے والوں کو ہلاکت سے نجات دینے پر قدرت نہیں رکھتے تھے_لہذااس زمانے

میں بھی تمہارے دل میں یہ شك و تردیدنہیں ہونی چاہیے کہ تمہارے معبود بھی تمہارے لیے کچھ کرسکیں گے_
4_ مشرك اقوام کی تاریخ کا مطالعہ اور ان کے برے انجام کی طرف توجہ کرنے سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ شرك کا عقیدہ باطل ہے اوران کے بنائے ہوئے معبودوں میں کوئي دم و خم نہیں ہے _
فلا تك فی مرية مما يعبد ہؤلاء
5_ اہل شرك کے معبود، اپنے ماننے والوں کوتباہی و خسارت کے علاوہ کچھ نہیں دیتے ہیں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فلا تك فى مرية مما يعبد ہؤلاء ما يعبدون الا كما يعبد ء اباؤہم
آيت شريف ميں(كما) كو اگر تشبيہ فرض كريں تو جملہ (فلا تك ...) كو جملہ (انا لموفوہم ...) سے ملا كر معنى كريں تو مطلب يہہوگا كہ مشركين كے معبود ولانے اپنے ماننے والوں كے ليے تباہى و خسارت كے علاوہ كچھ نہيں ديا اسميں كسى كو شك وترديد نہيں تو (و ما زادو ہم غير تتبيب) آيت 101 يہ بيان كر رہا ہے (اے رسول) تيرے زمانے ميں بھى اہل شرك كے معبود اسى طرح كے ہيں_
6_ عصر بعثت كے مشركين كے آباء و اجداد اور گذشتہ لوگ شرك اورجھوٹے معبودوں كى پرستش كرتے تھے_
ما يعبدون الا كما يعبد ء اباؤہم من قبل
7_ گذشتہ لوگوں كى تقليد اور پہلے زمانے كے لوگوں كى پيروى كرنے كى سنت نے عصر بعثت ميں باطل و جھوٹے معبودوں كى پرستش كے ليے مشركين كو آمادہ كيا _
ما يعبدون إلاّ كما يعبد ء اباؤہم من قبل
مذكورہ معنى ميں (كما) كو علت لياگيا ہے تب (ما يعبدون ...) كا معنى يوں ہوگا: مشركين كا بت پرستى كى طرف جھكاؤ اس وجہ سے ہے كہ ان كے آباء و اجداد بت پرست تھے_
8_ اللہ تعالى ، مشركين كى سزا و عقاب كو بغير كسى كمى و نقص كے انہيں دے گا_
و انا لموفّوہم نصيبہم غير منقوص

اللہ تعالى :
اللہ تعالى كى سزائيں8
تحريك :
تحريك كے عوامل 7
تقليد :
اندھى تقليد كے آثار 7; بزرگان كى تقليد 7
جھوٹے معبود :
جھوٹے معبودوں كا ضرر دينا 5; جھوٹے معبودوں كا عاجز ہونا 3;جھوٹے معبودوں كے عجز پر دلائل 4

ذكر :
مشركين كے انجام كا ذكر 4
شرك :
شرك عبادى كا سبب 7; شرك كى بے منطقى 2; شرك كے بطلان پر دلائل 4;شرك عبادى كا بطلان 1
شناخت :
شناخت كا طريقہ 4
عدالتى نظام :8
مشركين :
صدر اسلام كےمشركين كا شرك عبادى 7; تصدر اسلام كے مشركين كے بزرگوں كا عقيدہ 6; مشركين كا نقصان اٹھانا 5;مشركين كى تباہى 5 ; مشركين كى تاريخ كا مطالعہ 4;مشركين كى سزا 8

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ وَلَوْلاَ كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ (١١٠)
اور ہم نے موسى كو كتاب دى تو اس ميں بھى اختلاف پيدا كرديا گيا اور اگر تمھارے پروردگار كى طرف سے پہلے بات نہ ہوگئي ہوتى تو ان كے درميان فيصلہ كرديا جاتا اور يہ لوگ اس عذاب كى طرف سے شك ميں پڑے ہوئے ہيں(110)

1_حضرت موسى (ع) ، آسمانى كتاب ركھنے والے انبياء ميں سے تھے_
و لقد ءاتينا موسى الكتاب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

2_ الله تعالى ، اپنے انبياء كو آسمانى كتاب عطا كرنے والا ہے_
و لقد ءاتينا موسى الكتاب
3_ قوم موسى نے توريت كى حقانيت ميں اختلاف كيا _ كچھ نے اس كو قبول كيا اور كچھ نے اس كا انكار كيا_
و لقد ءاتينا موسى الكتاب فاختلف فيہ
4_حضرت موسى (ع) كے پيروكاروں كااختلاف تورات كے اصلى اور اس كے مضامين ميں تھا_
5_ انسانوں كا آسمانى كا كتابوں كو قبول كرنے يانہ

320
كرنے كا تقاضا يہ ہے كہ ان كے درميان فيصلہ الله تعالى كرنے والا ہے اور اس فيصلہ كا انجام(سزا و جزا) كا وہى مسبب ہے_
فاختلف فيہ و لو لا كلمة سبقت من ربك لقضى بينہم
6_ الله تعالى نے دنيا كى زندگى كو آسمانى كتابوں كے ماننے والوں اور منكرين كے درميان اپنے فيصلہ كرنے كى جگہ قرار نہيں دى ہے_
لو لا كلمة سبقت من ربك لقضى بينہم
(كلمہ) سے مراد ايساامر ہے كہ جسكو الله تعالى نے مقدر كيا ہے وہ انسانوں كى بقا اور حيات دنياوى كا پورا ہونا ہے_
(و لكم فى الارض مستقر و متاع الى حين) تم اس زمين پر(دنياوى زندگى كے پورا ہونے تك) مستقر رہوں گے اور اس كى نعمتوں سے بہرہ مند ہوگے_ بقرہ 36 جس آيات مينيہي(تقدير و كلمہ ہے)_
7_ الله تعالى كا دنيا كى زندگى ميں حق و باطل كے درميان فيصلہ نہ كرنا يہ ايسى تقدير و حكم ہے جسكو خود اسى نے مقرر و معين كيا ہے_
لو لا كلمة سبقت من ربك لقضى بينہم
8_ الله تعالى نے حق پرستوں اور باطل فكرركھنے والوں كے درميان دنيا كى زندگى ميں انصاف نہ كرنے كو مقدر و تقدير بنانا، يہ انسانى امور مينتدبيراور جوامع بشرى كى مصلحتوں كو مد نظر ركھتے ہوئے كيا ہے_
لو لا كلمة سبقت من ربك لقضى بينہم
مذكورہ بالا تفسير كلمہ (ربّ) سے جو كہ مدّبر او ر مربّى كے معنى ميں ہے سے استفادہ كرتے ہوئے كى گئي ہے _(لو لا كلمة سبقت ...) ميں جس تقدير كو بيان كيا گيا ہے وہ ان نوں كے امور كى تدبير ہے_
9_ الله تعالى اپنى تقدير كى بناء پر توريت كى حقانيت سے انكار كرنے والوں كو مہلت دى ہے اور ان كے بارے ميں دنيا ميں داورى نہيں كرے گا_
فاختلف فيہ و لو لا كلمة سبقت من ربك لقضى بينہم
10_ الله تعالى ، ثابت رہنے والے قوانين اور اصولوں كو انسانوں كے امور كے ليے مقرر كرتا ہے _
و لو لا كلمة سبقت من ربك لقضى بينہم
11_ حق سے منحرفين كو مہلت دينا ،الله تعالى كے اصولوں ميں سے ہے_
و لو لا كلمة سبقت من ربّك لقضى بينہم
12_توريت كى حقانيت كے منكر اس كے باو جود كہ توريت كے غلط ہونے يقين نہ ركھتے تھے پھر بھى اس كى حقانيت كا انكار كرگئے_
و انہم لفى شك منہ مريب
(انّہم) كى ضمير سے وہ مراد ہيں جنہوں نے

321
توريت كو قبول نہيں كيا_ اہل ادب كى اصطلاح ميں يہ ضمير (ہم) بطور استخدام اختلاف كرنے والوں كى طرف لوٹتى ہے جو جملہ (فاختلف فيہ) سے حاصل ہو رہا ہے _ (مريب) يا فعل لازم ہے اور اس كى معنى شك و ريب ہے اور شك كے ليے تاكيد كے طور پر ہے يا پھر فعل متعددى ہے جس كا معنى "شك ميں ڈالنا" ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آسمانی کتابیں :
آسمانی کتابوں پر ایمان لانے والے 6; آسمانی کتابونکا سرچشمہ 2;آسمانی کتابوں کو جھٹلانے والے 6;آسمانی کتابوں میں اختلاف 5
اختلاف :
اختلاف کے آثار 5
انبیاء (ع) :
اولوالعزم انبیاء (ع) 1
انسان
انسانوں کا مدبر8; انسانوں کے مصالح 8
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی جزا کا سبب 5; اللہ تعالی کی ربوبیت 8;اللہ تعالی کی سزاؤں کا سبب 5; اللہ تعالی کی قضاوت کا زمانہ6،7; اللہ تعالی کی قضاوت 8;
اللہ تعالی کی قضاوت کا سبب 5;اللہ تعالی کی مہلتیں 9;اللہ تعالی کی نعمتیں 2;اللہ تعالی کے اصول 10، 11; اللہ تعالی کے مقدرات 7،9
اللہ کے رسول : 1
اللہ کے اصول :
مہلت دینے کا اصول 11
بنی اسرائیل:
بنی اسرائیل اور توریت 3،4;بنی اسرائیل کا اختلاف 3،4; بنی اسرائیل کی تاریخ 3،4;
توریت :
توریت پر ایمان لانے والے 3;توریت کو جھٹلانے والوں کا شك 12; توریت کو جھٹلانے والوں کی مہلت 9; توریت کو جھٹلانے والے 3
قضاوت :
حق و باطل کے درمیان قضاوت 7، 8; مومنین اور کافرین کے درمیان قضاوت 8
منکرین :
منکرین کو مہلت 11
حضرت موسی (ع) :
حضرت موسی (ع) کی نبوت 1;حضرت موسی (ع) کے مقامات 1

وَإِنَّ كُـلاًّ لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (١١١)
اور یقینا تمھارا پروردگار سب کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا اور وہ ان سب کے اعمال سے خوب باخبر ہے (111)

1_ اللہ تعالی قیامتکے دن آسمانی کتابوں پر ایمان والوں او ران کا انکار کرنے والوں کے درمیان قضاوت کرے گا_
ولو لا کلمة سبقت ... و انّ کلاًّ لما لیوفینّہم ربك اعمالہم
(کلّا) سے مراد (فاختلف فیہ) کے قرینہ کی وجہ سے جو اس سے پہلے والی آیت میں ذکر ہوا ہے آسمانی کتابوں پر ایمان لانے والے اور ان کا انکار کرنے والے ہیں _ اور (لولا ... لقضی بینہم) کے قرینہ کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند عالم، قیامت کے میدان میں سزا و جزا دینے سے پہلے انسانوں کے درمیان قضاوت کرے گا_
2_قیامت میں آسمانی کتابوں پر ایمان لانے والے اپنے کردار کی جزا کو کامل طور پر حاصل کریں گے _
"اعمالہم" سے مراد، اعمال کا اجر و پاداش ہے لہذا " إن کلاًّ" یعنی خداوند عالم مکمل طور پر اجر و پاداش دے گا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

و انّ كلّاً لما ليوفينّهم ربك اعمالهم
3_ آسمانی کتابوں کا انکار کرنے والے آخرت، کے عذاب میں گرفتار ہوں گے _
و انّ كلاّ لما ليوفينّهم ربّك اعمالهم
یہ بات قابل ذکر ہے کہ کلمہ (لمّأ) اس معنی اور آیت مینان کے مقام کے بارے میں مفسرین نے کافی گفتگو کی ہے جو اس بارے میں تحقیق کرنا چاہتے ہیں انہیں چاہیئے کہ تفسیر اور ادب کی مفصل کتابونکی طرف رجوع کریں_ مختصراً جو عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ کہ (لمّا) شرطیہ ہے اور اسکا فعل محذوف ہے _ اصل میں کلام یوں ہوگا (انّ كلّا لمّا اتتهم الساعة ليوفينّهم ...)
4_خدوانِد عالم کا اجر و سزا، انسانوں کے اعمال کے مطابق ہے اس میں کسی قسم کی کوئي کمی میں ہے_

ليوفينّهم ربك اعمالهم
(توفیہ) (یوفی) کا مصدر ہے جسکا معنی کامل طور پر ادا کرنے کا ہے _
5_ اللہ تعالی انسانوں کے کفر و ایمان نیك وبد اعمال کو مجسم اور آئینہ کی صورت میں لاکر سزا و جزا دے گا _
و انّ كلّما لمّا ليوفينّهم ربك اعمالهم
"اعمال" کہہ کہ اس سے جزا و سزا کا ارادہ کرنا گویا اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ اعمال کی جزا و سزا مجسم اور آئینہ کی صورت میں ہے گویا جزا سزا وہی اعمال ہی میں _
6_خداوند عالم کا جزا اور سزا دینا، اس کی ربوبیت کا پرتو ہے_
لينوفينّهم ربك اعمالهم
7_ اللہ تعالی انسانوں کے تمام اعمال اور ان کی حقیقت سے آگاہ ہے _
انہ بما يعملون خبير
(خبرت الأمر) یعنی اس امر کی حقیقت کو میں نے جان لیا (لسان العرب) تو اس صورت میں (انہ بما یعملون خبیر) کا معنی یوں ہوگا کہ بے شك اللہ تعالی تمہارے اعمال کی حقیقت اور اصلیت سے آگاہ ہے _
8_ انسانوں کے اعمال و رفتار کے مطابق کامل طور پر سزا و جزا فقط وہ ذات دے سکتی ہے جو انکے اعمال و رفتار کی جزئیات سے مکمل طور پر آگاہ ہو_
ليوفينّهم ربك اعمالهم انہ بما يعملون خبير
اعمال کی مکمل طور پر جزا و سزا کو بیان کرنے کے بعد خداوند عالم کا تمام اعمال اور اس کی جزئیات کو بیان کرنے سے مندرجہ بالا ید معنی حاصل ہوتا ہے_

آسمانی کتب :
آسمانی کتب پر ایمان لانے والے 2،1;آسمانی کتابوں کا انکار کرنے والوں کی آخرت میں سزا 3; آسمانی کتب کی تکذیب کرنے والے 1
اسماء و صفات :
خبیر 7
انسان :
انسانوں کے عمل کا علم 8
ایمان :
ایمان کا اجر 5
اللہ تعالی :
اللہ تعالی اور انسانوں کا عمل 7; اللہ تعالی کا جزا دنیا 6; اللہ تعالی کا علم غیب 7; اللہ تعالی کی ربوبیت کی نشانیاں 6;اللہ تعالی کی سزائیں 6; اللہ تعالی کی آخرت میں قضاوت 1
جزاء:
عمل کی مناسبت سے جزا دینا8،4

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سزاء:
عمل کے مطابق سزا دینا 8،4
عدالتی نظام : 8،4
عمل :
پسندیدہ عمل کی جزاء 5; عمل کا مجسم ہونا 5; عمل کے حساب و کتاب کے شرائط 8; ناپسند عمل کی سزاء 5
قضاوت :
مؤمنین و کافروں کے درمیان قضاوت 1
کفر:
کفر کی سزاء5
مومنین :
مومنین کی آخرت میں جزاء 2

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلاَ تَطْغَوْاْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (١١٢)
لہذا آپ کو جس طرح حکم دیا گیا ہے اسی طرح استقامت سے کام لیں اور وہ بھی جنھوں نے آپ ك ساتھ توبہ کرلی ہے اور کوئي کسی طرح کی زیادتی نہ کرے کہ خدا سب کے اعمال کو خوب دیکھنے والا ہے (112)

1_ اللہ تعالی نے آنحضرت (ص) کو توحید اور اللہ کی عبادت پر ثابت قدم اور استقامت کا حکم دیا ہے _
فاستقم کا امرت
(استقم) کامتعلق ذکر نہیں ہوا تا کہ عموم کا معنی دے لیکن کیونکہ گذشتہ آیات، توحید اور عبادت الہی کے بارے میں تھیں اسی وجہ سے مذکورہ بالا عبارت میں ان کا ذکر کیا گیا ہے _
2_ آنحضرت (ص) کے ہمراہ مؤمنین کی بھی ذمہ داری تھی کہ توحید اور اللہ کی عبادت پر ثابت قدم اور استقامت سے کام لیں _
فاستقم ... و من تاب معك
(من تاب) کا عطف (فاستقم) میں جو ضمیر مستتر ہے اس پر ہے لہذا جملہ یوں ہوگا _ (ولیستقم من تاب معك)
3_ دین کی تبلیغ اور توحید کے پر چار میں استقامت، آنحضرت (ص) اور اس پر ایمان لانے والوں کی ذمہ داری تھی _
فاستقم کما امرت و من تاب معك
آیت کا یہ جملہ (تم اور تیرے پیروکار ثابت قدمی اور استقامت کریں) یہ اس معنی کو بتاتا ہے کہ تم

توحید اور احکام دین کی پابندی کرو اور اس پر ثابت قدم رہو خبردار مشکلات اور سختیاں تم کو حق کے راستے سے منحرف کریں یا ممکن ہے کہ اس معنی کو بتا کر رہا ہو کہ توحید اور دین مبین کی تبلیغ پر ثابت قدم رہنا اور حق کی دعوت دینے سے رنجیدہ اور تھکن ظاہر نہ کرنا _ مذکورہ بالا تفسیر اسی احتمال دوّم کی صورت میں ہے _
4_پیغمبر اکرم(ص) کو چاہیے کہ پائیداری اور استقامت دکھانے میں فرمان و امر الہی کی اسا س پر عمل کریں_
فاستقم کما امرت
5_ آنحضرت (ص) اور صدر اسلام کے مسلمانوں کے لیے مکہ کے حالات بہت دشوار تھے_ اور دین الہی پر عمل کرنا ایك مشکل کام تھا جس کے لیے استقامت اور ثابت قدمی بہت ضروری تھی _
فاستقم کما امرت و من تاب معك
6_ توحید کو ماننا ،اللہ تعالی کی طرف لوٹنے کے مترداف ہے _
و من تاب معك
7_ آنحضرت (ص) کے صحابہ، حضرت پر ایمان لانے سے پہلے مشرك تھے اور توحید کی طرف جھکاؤ کے سبب انہوں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نے شرك سے توبہ كرلى _
و من تاب معك
توبہ سے يہاں مراد گذشتہ آيات ،آيات كى روشنى مينجو شرك اور توحيد كے بارے ميں تھيں، شرك سے منہ موڑنا اورتوحيد پر عمل كرنا ہے _ يہ بات قابل ذكر ہے كہ (معك) (تاب) كے فاعل كے ليے حال واقع ہوا ہے _ اس صورت ميں (من تاب معك) كا معنى يوں ہوگا _ وہ لوگ جنہوں نے شرك سے توبہ كى ہے وہ تيرے اور تيرے اصحاب كے ساتھ ہيں
8_ شك و ترديد،استقامت اور ثابت قدمى كے ليے ركاوٹ ہيں _
فلاتك فى مرية ممّا يعبد ہؤلا ... فاستقم كما امرت و من تاب معك
9_ انبياء (ع) اور ان كى مؤمن اور كافر اقوام كے واقعات پر توجہ كرنا ، انسان كو توحيد اور الله كى پرستش پر ثابت قدم رہنے اور استقامت كرنے پر اكساتے ہيں _
فاستقم كما امرت
مذكورہ بالا معنى اس صورت ميں ہے كہ جب ہم (فاستقم) كے جملے كو گذشتہ اقوام كے بارے ميں جو آيات ہيں ان كا نتيجہ فرض كريں_
10_ الله تعالى ، قيامت كے دن كى قضاوت اور داورى كرنے كو مد نظر ركھتے ہوئے اورمينآخرت سزا و جزاء پر يقين ركھنا،انسان كو دين كے راستے پر استقامت پر آمادہ كرتا ہے _
لقضى بينہم ... انّ كلاًّ لما ليوفينّہم اعمالہم ... فاستقم كما امرت

11_ الله تعالى نے آنحضرت (ص) اور ان پر ايمان لانے والوں كو اپنى عبادت سے انحراف اور شركى طرف ميلان ركھنےسے منع فرمايا ہے_
ولاتطغو
(طغيان) (لاتطغوا) كا مصدر ہے جو حد سے تجاوز كرنے كے معنى ميں آتا ہے _ يہاں طغيان كا مصداق، گذشتہ آيات جو شرك و توحيد كے بارے ميں تھيں كو مد نظر ركھتے ہوئے، توحيد سے انحراف اور شرك كى طرف جھكاؤ ہے_
12_ شرك اور غيرالله كى پرستش كرنا، طيغانى اور حقيقت سے تجاوزنے كے مترداف ہے_
13_ دين كے مبلغين، توحيد اور احكام الہى كے پرچار ميں اپنے معين كيے ہوئے حدود و قوانين سے تجاوز نہ كريں _
فاستقم كما امرت ... ولاتطغو
مذكورہ بالا مطلبہ (لاتطغوا) كو (فاستقم) سے ارتباط دينے سے حاصل ہوا ہے _ اور (لاتطغوا) كا متعلق(استقامت) كو ليا گيا ہے يعنى اپنے ثابت قدم ہونے ميں بھى طغيان و تجاوز نہ كرنا بلكہ قوانين الہى كو سامنے ركھتے ہوئے عمل كرنا _
14_الله تعالى انسانوں كے اعمال كو ديكھتا ہے اور ان كے تمام اعمال سے آگاہ ہے _
انہ بما تعملون بصير
15_ دين الہى ميں استقامت،اور توحيد پر ثابت قدم رہنا ،اجر الہيكا موجب ہے _
فاستقم ... انہ بما تعملون بصير
اوامر و نواہى كے بعد يہ ذكر كرنا كہخداوند عالم بندوں كے اعمال سے آگاہى و علم ركھتا ہےيہ سزا و جزا دينے كى طرف اشارہ ہے _
16_ الله تعالى كے مقابلے ميں تجاوز و سركشى كرنا اور شرك كى طرف جھكاؤ اور غير الله كى پرستش كرنا،خداوند عالم كى سزا كا موجب ہے _
ولاتطغوا انہ بما تعملون بصير
17_ انسانوں كے اعمال و رفتار پر الله تعالى كى نظارت اور آگاہى كا يقين اور عقيدہ،دين كے راستے ميں ثابت قدمى اور استقامت كا موحب ہے _
فاستقم كما امرت و من تاب معك ... انہ بما تعملون بصير

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) اور شرك عبادى 11;آنحضرت (ص) كى استقامت 1، 2، 4،3 ; آنحضرت (ص) كى ذمہ دارى

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

4،3;آنحضرت(ص) کی شرعی ذمہ داری 1; آنحضرت (ص) کی مشکلات5
اسلام:
صدر اسلام کی تاریخ 5
استقامت:

استقامت کے عوامل 9، 10، 17; استقامت کے موانع 8
اسمأ و صفات :
بصیر 14
اقرار :
توحید کا اقرار 6
اللہ تعالی :
اللہ تعالی اور انسانوں کا عمل 14; اللہ تعالی کا علم غیب 14;اللہ تعالی کی بصیرت 14; اللہ تعالی کی نواہی 11;اللہ تعالی کے اوامر 1
اللہ تعالی کی طرف لوٹنا :6
ایمان :
آخرت کی سزا پر ایمان 10;آخرت میں جزا پر ایمان 10;ایمان کے آثار 10
پادرش:
پادرش کے اسباب15
تبلیغ:
تبلیغ کا طریقہ 13;تبلیغ کی آسیب شناسي13
تجاوز :
تجاوز کے موارد 12
توحید:
توحید پر استقامت 1، 2، 9; توحید پر استقامت کی جزاء 15; توحید کی تبلیغ میں استقامت 3
جذبہ:
جذبے سے اسباب9،10
دین :
تبلیغ دین میں استقامت 3
دینداري:
دینداری میں استقامت 5، 10، 17; دین داری میں استقامت کی جزائ15; صدر اسلام میں دینداری 5
ذکر :
اللہ کی آخرت میں قضاوت کا ذکر 10; اللہ کی نظارت کا ذکر7 1; اللہ کے علم کا ذکر 17; انبیاء کے واقعات کا ذکر 9; کافروں کی عاقبت کا ذکر 9; مؤمنین کی عاقبت کا ذکر 9
سزا :
سزا کے اسباب 16
شرك :
شرك سے منع کرنا 11شرك کی حقیقت 12; شرك کی سزا 16
شك :
شك کے آثار 8
صحابہ :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسلام سے پہلے والے صحابہ 7; صحابہ اور شرك 7 ; صحابہ كى توبہ 7
طغياني:
طغيانى كى سزا16; طغيانى كے موارد12
عبادت :
غير الله كى عبادت كے آثار 16;عبادت ميں استقامت 1، 2، 9
مبلّغين :
مبلّغين كى ذمہ دارى 13
مسلمين :
صدر اسلام كے مسلمين كى مشكلات 5
مومنين :
مؤمنين اور شرك عبادى 11; مؤمنين كى استقامت 2، 3; مؤمنين كى ذمہ دارى 2، 3
نافرمانى :
الله تعالى كى نافرمانى 16;كى نافرمانى كى سزاء 16
نظريہ كائنات:
نظريہ كائنات اور ايڈيالوجى 10، 17

وَلاَ تَرْكَنُواْ إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُواْ فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللّهِ مِنْ أَوْلِيَاء ثُمَّ لاَ تُنصَرُونَ (١١٣)
اور خبردار تم لوگ ظالموں كى طرف جھكائو اختيار نہ كرنا كہ جہنم كى آگ تمھيں چھولے گى اور خدا كے علاوہ تمھارا كوئي سرپرست نہيں ہوگا اور تمھارى مدد بھى نہيں كى جائے گي(113)

1_ ستم گروں اور ظالموں پر بھروسہ اوران كى طرف ميلان ركھنا ، حرام اور گناہ كبيرہ ہے _
(ولاتركنوا الى الذين ظلموا ...)
(الركون الى شيء) كسى شے كى طرف تمايل اور اس پر اعتماد كرنے كے معنى ميں ہے_
2_ ستم گروں اور ظالموں پر اعتماد و تمايل ركھنا، جہنم كى آگ ميں گرفتار ہونے كا سبب ہے _
ولاتركنوا الى الذين ظلموا فتمسكم النّار
3_ ظلم و ستم كرنے والے، جہنم كى آگ ميں ڈالے جائيں گے _
فتمسكم النار
(فتمسكم النار) كا جملہ بتاتا ہے كہ ظالموں پر اعتماد كرنا، آگ ميں جانے كا موجب ہے اور يہ معنى بتاتا ہے كہ خود ظلم و ستم كرنے والے بھى جہنم

كى آگ ميں ڈالے جائيں گے _(فتمسكم) سے يہ بھى معنى ليا جاسكتا ہے كہ خود ظالم لوگ آگ كى مانند ہيں ان كا سہا را يا ان پر اعتمار كرنے سے آگ تمھيں بھى اپنى لپيٹ ميں لے گي_
4_ شرك ،غيراللہ كى عبادت اور ظلم كرنا، آتش دوزخ ميں ڈالے جانے كا سبب ہيں _
ولاتركنوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار
ظلم كے مصداق جو مورد نظر ہيں گذشتہ آيات كو مدنظر ركھتے ہوئے وہ شرك اور غير اللہ كى عبادت كرنا ہيں _
5_ مسلمانوں كو چاہيئے كہ اپنے دين مبين كو محكم كرنے كے ليے اور اس كے مقاصد كى تكميل كے ليے ظالم و ستمگروں پر بھروسہ نہ كريں اورنہ ہى ان سےمدد طلب كريں _
فاستقم كما امرت و من تاب معك ... ولاتركنوا الى الذين ظلمو
دين كى راہ ميں استقامت دكھانے كا حكم آنے كے بعد ظالم لوگوں كى طرف تمايل اور ان پر بھروسہ كرنے سے منع كرنا ،

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مؤمنين كو خبردار كرنا ہے كہ ايسا نہ ہو كہ اپنے مقاصد (دين كى راه ميں استقامت اور اس كے مقاصد كى تكميل) كے ليے ظالموں پر اعتماد كريں اور ان سے مد د حاصل كريں_

6_ توحيد و دين كو پھيلانے كے ليے ظالموں پر اعتماد كرنا ، طغيان گرى اور شرعى حدود سے نكل جانا ہے_

فاستقم كما امرت ... لاتطغوا ... ولاتركنوا الى الذين ظلمو

(لاتركنوا) كا جملہ ممكن ہے كہ (لا تطغوا) كا مصداق ہو اور (كما امرت) كى تفسير ہو_

7_ ستمگر لوگ كبھى بھى اہل ايمان كو ان كے توحيدى مقاصدميں ترقى و تكميل كے ليے مدد نہيں كريں گے_

ولاتركنوالى الذين ظلموا ... مالكم من دون الله من اولياء

8_ ہدف ،وسيلہ كى توجيہہ و تاويل نہيں كرسكتا _

فاستقم كما امرت ... ولاتطغوا ... ولاتركنوا الى الذين ظلمو

9_ فقط الله تعالى ہى انسانوں كا سرپرست اور مددگار ہے_

وما لكم من دون الله من اولياء

10_ الله تعالى كى سرپرستى اور ولايت كو قبول نہ كرنا، انسان كو مختلف اولياء و سرپرستوں كے جال ميں گرفتار كرديتا ہے _

و مالكم من دون الله من اولياء

معنى و مقصود (كہ خدا كے علاوہ كوئي سرپرست نہيں) كو سمجھا نے كے ليے جمع " اوليا"كى جگہ مفرد "ولى " كو لانا كافى تھا ليكن جمع كو ذكر كرنا مختلف نكات كى طرف اشارہ ہے اور مذكورہ بالا نكتہ ان ميں سے ايك ہے_

330

11_ ظالم لوگ ،ولايت اور سرپرستى كے لائق نہيں ہيں_

ولاتركنوا الى الذين ظلموا ... و مالكم من دون الله من اولياء

12_ فقط الله تعالى عزّوجل پر بھروسہ اور اس سے مدد كرنے سے ہى دين كو محكم اور اس كے مقاصد كى تكميل كى جاسكتى ہے _

فاستقم كما امرت ... و مالكم من دون الله من اولياء

مذكورہ بالا تفسير، (فاستقم ...) كو جملہ (ما لكم من دون الله من اولياء) سے ارتباط دينے سے حاصل ہوئي ہے _

13_ جہنم كى آگ ميں گرفتار ہونے والوں كو كوئي بھى نجات نہ دے گا اور نہ كوئي ان كى مدد نہ كرسكے گا _

ثم لاتنصرون

14_ عن ابى عبدالله (ع) فى قول الله عزوجل : (ولاتركنوا الى الذين ظلموا ...) قال: ہو الرجل يأتى السلطان فيحب بقائہ الى ان يدخل يده الى كيسہ فيعطيہ (1)

امام صادق (ع) سے الله تعالى كے اس قول (لاتركنوا الى الذين ظلموا ...)كے بارے ميں روايت ہے كہ ظالم پرركون كا معنى يہ ہے كہ انسان،ظالم سلطان كے پاس چلاجائے اور دوست ركھتا ہو كہ يہ زندہ رہے اور اپنى جيب ميں ہاتھ ڈال كر اسے ديتا ہے_

15_ عن رسول الله (ص) ... من مدح سلطاناً جائراً و تخفّف و تَضَعضَع لہ طمعاً فيہ كان قرينہ الى النار ... قال الله عزوجل : (ولاتركنوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار) (2)

آنحضرت (ص) سے روايت ہے كہ اگر كوئي شخص اپنے طمع كى خاطر سلطان جائر كى خوشامد كرے اور اس كے مقابلے ميں اپنے آپ كو ذليل كرے تو جہنم ميں اس كا ساتھى ہوگا اس لئے كہ الله تعالى نے فرمايا :ولاتركنوا ...

16_عن على بن الحسين (ع) (فى حديث طويل) ... ولا تركنوا الى الدنيا فان اللّہ عز و جل قال لمحمد صلى اللّہ عليہ و آلہ و سلم :(و لا تركنوا لى الذين ظلمو ا فتمسكم النار) و لا تركنوا الى زہرة الدنيا و ما فيہا ركون من اتخذہا دار قرار و منزل استيطان ...)(3)

امام سجاد (ع) سے (طويل حديث كے ضمن ميں) يہ روايت ہے كہ دنيا پر اطمينان و اعتماد نہ كريں كيونكہ الله تعالى نے آنحضرت (ص) كو فرمايا (ولا تركنوا ...) اوردنيا كى زيبائي اور جو كچھ اس ميں ہے اس پر اس طرح اطمينان و اعتماد نہ كرنا ، جس طرح كوئي اپنے گھر ميں ہميشہ رہنے كے ليے اس سے دل باندھ لے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

....

1) کافی ، ج 5، ص 108، ح 12; نورالثقلین ، ج2، 400، ح231_
2) امالی صدوق ، ص 347، ح 1، مجلس 66_ بحارالانوار ، ج 72، ص 369، ح3_
3) کافی ، ج 8، ص 75، ح 29; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 400، ح231_

17_ عن ابی عبداللہ (ع) (فی قولہ تعالی) "ولا ترکنوا الی الذین ظلمو افتمسکم النار " قال : اما انہ لم یجعلہا خلوداً و لکن تمسکم النار فلا ترکنوا الیہم (1)

امام جعفر صادق (ع) سے (اللہ تعالی کے اس قول ولا ترکنوا ...) کے بارے میں روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ(ص) نے فرمایا خبردار رہیں کہ اللہ تعالی نے (ظالم لوگوں پر اعتماد و بھروسہ کرنے والوں کے لیے)ہمیشگی جہنم قرار نہیں دی ہے _لیکن تم اس کی لپیٹ میں آسکتے ہو اس سے ظالموں پر اطمینان اور بھروسہ کرنے سے پرہیز کرو_

18_ عن النبی (ص) قال ... و قال لقمان لابنہ : یا بنيّ ... ان کنت صالحاً فابعد من الاشرار و السفہاء فربّما اصابہم اللہ بعذاب فیصیبك معہم فقد افصح اللہ سبحانہ و تعالی بقولہ ... و ... و قال سبحانہ: و لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار (2)

رسول خدا(ص) سے روایت ہے کہ حضرت (ص) نے فرمایا کہ لقمان حکیم نے اپنے فرزند سے کہا کہ اگر تم مؤدب انسان ہو تو، کم ذہین اور شریر لوگوں سے دوری اختیار کرو _ کیونکہ ممکن ہے اللہ تعالی ان پر عذاب کو نازل کردے اور وہ عذاب تمھیں بھی گھیر لے ... اور اللہ تعالی نے واضح طور پر فرمایا ہے ... و ... (و لا ترکنوا الی الذین ...)

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کی ولایت 9;اللہ تعالی کی ولایت سے منہ پھیرنے کے آثار 10; اللہ تعالی کے مختصّات 9

احکام : 1

انسان :

انسانوں کا مددگار 9

اہل جہنم :

اہل جہنم کا بے یارو مددگارہونا13

تبلیغ:

تبلیغ کا طریقہ 12

تجاوز :

تجاوز کے موارد 6

توکل :

اللہ تعالی پر توکل کے آثار 12

جہنم :

جہنم کے اسباب 2، 4، 15;جہنم میں ہمیشہ کے لیے رہنا 17

جھکاؤ:

ظالموں کی طرف جھکاؤ 14; ظالموں کی طرف جھکاؤ کا گناہ 1; ظالموں کی طرف جھکاؤ کی حرمت 1; ظالموں کی طرف جھکاؤ کی سرزنش 18;

....

1) تفسیر عیاشی ، ج 2 ، ص 161، ح 72; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 400، ح 233_
2) بحار الانوار ، ج 71، ص 189، ح 18_

اظالموں کی طرف جھکاؤ کی نہی 5;ظالموں کی طرف جھکاؤ کے آثار 2، 15

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

دینا کو طلب کرنا :
دنیا کو طلب کرنے کی سرزنش 16;دنیا کو طلب کرنے کے آثار 16
دینداری :
دینداری میں استقامت 5، 12
راویت :14، 15، 16، 17، 18
شرك :
شرك کے آثار 4; شرك کأظلم 4
طغیان:
طغیانی کے موارد6
ظالمین :
ظالم اور توحید 7; ظالم اور مومنین 7; ظالم اور ولایت 11;ظالموں پر اعتماد 6;ظالموں پر اعتماد کرنے کے آثار 2; ظالموں پر اعتماد کرنے سے نہي5;ظالموں پر اعتماد کرنے کی حرمت 1 ; ظالموں کا انجام 3; ظالموں کا جہنم میں ہونا 3; ظالموں کا نالائق ہونا 11;
ظلم :
ظلم کے موارد 4
عبادت :
غیر اللہ کی عبادت کأظلم ہونا 4;غیر اللہ کی عبادت کے آثار 4
عذاب :
عذاب کے اسباب 18
گناہان کبیرہ : 1
محرمات :1
مدد طلب کرنا :
اللہ تعالی سے مدد طلب کرنے کے آثار 12; ظالموں سے مدد طلب کرنا 5
مسلمین :
مسلمین اور ظالمین 5; مسلمین کی ذمہ داری 5
مومنین :
مومنین کی امداد کرنا 7
نظریہ کائنات :
توحیدی نظریہ کائنات 9
ولایت :
غیر اللہ کی ولایت کو قبول کرنے کا سبب 10
ولی :
ولی کے شرائط 11
ہدف و وسیلہ : 8

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَأَقِمِ الصَّلاَةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفاً مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّـيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ (١١٤)
اور پیغمبر آپ دن کے دونوں حصوں میں اور رات گئے نماز قائم کریں کہ نیکیاں برائیوں کو ختم کردینے والی ہیں اور یہ ذکر خدا کرنے والوں کے لئے ایك نصیحت ہے (114)

1_نماز یومیہ کو اس کے مقررہ وقت میں بجالانا، ضروری ہے_
و اقم الصلوة طرفی النہار و زلفاً من الّیل
2_ دن کے دو طرف (صبح و عصر یا صبح و مغرب) اور رات کے شروع ہونے کا وقت، نماز کے مقررہ، اوقات ہیں_
و اقم الصلوة طرفی النہار و زلفاً من الّیل
(طرف) جانب اور کنارہ کو کہتے ہیں_ دن کے دونوں طرف (صبح و عصر یا صبح و مغرب) پر صدق کرتے ہیں _(زُلَف) (زلفة) کی جمع ہے_ جو رات کی پہلی گھڑیوں کو کہا جاتا ہے _ جو مغرب و عشا کا وقت ہے_
3_ آنحضرت (ص) کو لوگوں کے لیے اقامہ نماز کا نمونہ ہونا چاہیئے_
و اقم الصلاة
مفسرین کا خیال ہے کہمذکورہ آیت شریفہ میں نماز سے مراد، نماز یومیہ ہے اور یہ نماز تمام لوگوں پر واجب ہے _ لہذا آنحضرت (ص) کو اقامہ نماز کے لیے مخاطب قرار دینا، مذکورہ بالا تفسیر کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے_
4_ نماز کا قائم کرنا، دین کے راستے میں استقامت اور تبلیغ کر نے کا ذریعہ ہے_
فاستقم کما امرت ... و اقم الصلاة
5_ نیك کاموں کو انجام دینا، برے کاموں کو ترك کرنے کا سبب ہیں_
ان الحسنات یذہبن السیئات
(یذہبن السیئات) برائیوں کا مٹ جانا، اس معنی کا احتمال دیتاہے کہ برے کام اصلا وجود میں

334

نہیں آئے اس بنیاد پر اس بنیاد پر (انّ الحسنات ...) کا جملہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نیك کام کرنے سے انسان کے اندر یہ صالحیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ برے کامونکی طرف نہیں جاتا_
6_ نیك کاموں کو انجام دینے سے گناہوں کی بخشش ہوجاتی ہے_
ان الحسنات یذہبن السیئات
مذکورہ تفسیر اسی صورت میں ہے کہ جب ہم (یذہبن السیئات) کا معنی ،گناہوں کا ختم ہو جانا کریں تو اس بناء پر جملہ (انّ الحسنات ...) یہ بتاتا ہے کہ انسان کا نیك کام کرنا، برے کاموں کو ختم کردیتا ہے اور انسان بخشا جاتا ہے_
7_ دن را ت کی نمازیں، نیك کاموں کا واضح ترین مصداق ہیں_
و اقم الصلاة ... ان الحسنات یذہبن السیئات
8_ یومیہ نمازیں، ناروا کاموں کے ترك کرنے اور گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہیں_
و اقم الصلاة ... ان الحسنات یذہبن السیئات
9_ نماز یومیہ کے اقامة کا حکم، اللہ تعالی کے مواعظ اور مہم نصیحتوں میں سے ہے_
و اقم الصلاة ... ذلك ذكرى
(ذلك) کا مشارالیہ اس آیت کے تمام دستورات اور ما قبل دو آیات کے دستورات کو شامل ہے_ اور مذکور معنی (ذلك ذكرى) کو (اقم الصلاة) کے ساتھ ملا کرحاصل ہوا ہے _ (ذلك) کا اشارہ دور کے لیے ہوتا ہے لیکن یہاں اسکا نزدیك کے لیے استعمال ہونا، مشار الیہ کی عظمت اور اہمیت کی طرف اشارہ کرتا ہے_
10_ نماز، اللہ تعالی کو یاد کرنے اور اسکو فراموش نہ کرنے کا ذریعہ ہے_
و ا قم الصلاة ... ذلك ذكرى
11_ دین پر ثابت قدمی کا ضروری ہونا ، نافرمانی اور سرکشی سے پرہیز کرنا ، ظالم اور ستم گر لوگوں کی طرف جھکاؤ اور ان پر اعتماد نہ کرنا ، اللہ تعالی کے مواعظ اور مہم نصیحتوں میں سے ہے_
فاستقم کما امرت ... و لا تطغوا ... و لا ترکنوا الی الذین ظلموا ... ذلك ذكرى للذكرين
12_ نیك کاموں کے سبب گناہوں کا محو ہوجانا، اس ذات اقدس کی یاد کو باقی رکھنے کے لیے مناسب ترین حقیقت ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ان الحسنات يذہبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين
13_ صرف نصيحت حاصل كرنے والے ہی الله تعالی

335

كے مواعظ اور نصيحتوں سے نصيحت حاصلہيں گے_
ذلك ذكرى للذاكرين
زمخشرى نے كتاب كشاف ميں (ذكرى) كا معنى موعظہ اور (ذاكرين) كا معنى نصيحت قبول كرنے والے كيا ہے_
14_ عن ابى جعفر (ع) (فى حديث) ... و قال تبارك و تعالى ... "اقم الصلاة طرفى النہار " و طرفاه صلاة المغرب و الغداة " و زلفاً من الليل " فہى صلاة العشاء الأخرة ...(1)
امام باقر (ع) سے ايك حديث كے ضمن ميں روايت ہوئي ہے _ ...كہ خداوند عالم فرماتا ہے (اقم الصلاة طرفى النہار) اس كے دونوں طرف سے مراد ، نماز مغرب اور صبح ہے اور فرمايا كہ(زلفاً من الليل) سے مراد، نماز عشاء ہے_
15_ عن ابى عبدالله (ع) فى قول الله عزوجل : "انّ الحسنات يذہبن السيئات "قال : صلاة المؤمن بالليل تذہب بما عمل من ذنب بالنہار (2)
امام جعفر صادق (ع) سے آيت شريفہ (ان الحسنات يذہبن السيئات) كے بارے ميں روايات نقل ہوئي ہے كہ آپ (ص) نے فرمايا كہ اس سے مراد يہ ہے كہ مومن كى رات والى نماز، اس كے دن كے تمام انجام شده گناہوں كو پاك كرديتى ہے_
16_ عن على (ع) انہ قال : الصلوات الخمس كفّارة لما بينہنّ ما اجتنبت الكبائر و ہى التى قال اللّہ عزّوجل : " ان الحسنا ت يذہبن السيئات "(3)
امير المؤمنين (ع) سے روايت ہے كہ آپ(ص) فرماتے ہيں كہ پانچ وقت كى نماز ميں ان گناہوں كا كفاره ہے جو انسان ان نمازوں كے در ميان فاصلہ ميں انجام ديتا ہے بشرطيكہ گناه كبيره سے اجتناب كرتا ہواوريہى الله تعالى كے فرمان(ان الحسنات يذہبن السيئات)كا معنى ہے_
17_ عن امير المؤمنين (ع) : ... ان اللّہ تعالى يكفّر بكل حسنة سيئة قال الله عزوجل: (ان الحسنات يذہبن السيئات)(4)
اميرالمؤمنين (ع) سے روايت ہے كہ الله تعالى ہر نيك عمل كے بدلے ميں ايك برائي كو مٹاديتا ہے _ الله تعالى عزّوجل ّفرماتا ہے:" ان الحسنات يذہبن السيئات"
18_ عن رسول الله (ص) : ... يہّم العبد ...

....

1) معانى الأخبار ، ص 332، ح 5; نور الثقلين ، ج 2 ، ص 400، ح 234_
2) كافى ، ج 3 ، ص 266، ح 10; نور الثقلين ، ج 2 ، ص 401، ح 234_
3) دعائم الاسلام ، ج 1 ، ص 135; بحار الانوار ، ج 79، ص 233، ح 57_
4) امالى شيخ طوسى ، ج 1 ، ص 25; نور الثقلين ، ج 2 ، ص 402، ح 238_

336

بالسيئة ا ن يعملہا ... و ان ہو عملہا ا جّل سبع ساعات و قال صاحب الحسنات لصاحب السيئات ... لا تعجل عسى ان يتبہا بحسنة تمحوہا فان اللّہ عزّوجل يقول: "انّ الحسنات يذہبن السيئات"(1)
آنحضرت (ص) سے روايت نقل ہوئي ہے ... كہ جب كوئي الله كا بنده نامناسب كام كو انجام دينے كا اراده كرتا ہے ... اوراگر اس كام كو انجام دے ديتا ہے_ تو سات گھنٹوں تك اسے مہلت دى جاتى ہے اور نيك كاموں كو لكھنے والا فرشتہ ، برے كاموں كو لكھنے والے فرشتہ سے كہتا ہے :كہ تم جلدى نہ كرو ممكن ہے كہيہ كسى نيك كام كو انجام دے اور يہ برائي مٹ جائے الله تعالى فرماتا ہے : (ان الحسنات يذہبن السيئات)

آنحضرت (ص) :
آنحضرت(ص) كى ذمہ دارى 3; آنحضرت (ص) كى نماز3
احكام : 1، 2
استقامت :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

استقامت کا پیش خیمہ 4
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے مواعظ 9، 11;اللہ تعالی کے مواعظ سے عبرت لینا 13
بخشش:
بخشش کے اسباب 6، 8
بیزاری :
ظالموں سے بیزاری کی اہمیت 11
دین :
دین کی تبلیغ 4
دینداری :
دینداری میں استقامت 4; دینداری میں استقامت کی اہمیت 11
ذکر :
اللہ کےذکر کا طریقہ 10; گناہ سے کفارہ کا ذکر 12
روایت :14، 15، 16، 17، 18
عمل :
پسندیدہ عمل کے آثار 5، 6، 12، 15،16، 17، 18; پسندیدہ عمل کے موارد 7; ناپسند عمل سے اجتناب 5،8
گناہ :
گناہ کے کفارہ کے اسباب 15، 16، 17، 18
لوگ :
....

1)کافی ، ج 2 ، ص 429، ح 4 ; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 401 ، ح 235_

337

لوگوں کا نمونہ 3
نافرمانی :
نافرمانی سے اجتناب کی اہمیت 11
نصیحت قبول کرنے والے :
نصیحت قبول کرنے والوں کے فضائل 13
نماز :
نماز شب کے آثار 15; نماز صبح کا وقت 2، 14; نماز عشاء کا وقت 2، 14; نماز عصر کا وقت 2; نماز قائم کرنے کی اہمیت 1; نماز قائم کرنے کے آثار 4;نماز کی اہمیت 10; نماز کے آثار 8، 16; نماز کے احکام 1، 2; نماز کے اوقات1، 2، 14;نماز مغرب کا وقت 2، 14;نماز یومیہ کی فضیلت 7;نماز یومیہ کے قائم کرنے کی اہمیت 9
نمونہ قرار دینا:
حضرت محمد(ص) کو نمونہ قرار دینا3

وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللّهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (١١٥)
اور آپ صبر سے كام ليں كہ خدا نيك عمل كرنے والوں كے اجر كو ضايع نہيں كرتا ہے (115)

1_اللہ تعالی اپنے نبی کو صبر و شكيبائي اختيار كرنے كى دعوت ديتا ہے_
واصبر
2_ دين كى مشكلات ميں صبر كو توشہ راہ بنانا، ضرورى ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فاستقم كما امرت ... و اصبر
3_ دين پرپابند رہنا ، نافرمانى سے پرہيز كرنا ، ظالم و ستمگر لوگوں پر اعتماد اور ان كا سہارا نہ لينا يہ صبر كو توشہ راہ بنانے كے امور ہيں_
فاستقم كما امرت ... و لا تركنوا الى الذين ظلموا ... و اصبر
4_ نماز كو اس كے مقررہ اوقات ميں قائم كرنا،صبر اختيا ر كرنے كا محتاج ہے_
و اقم الصّلاة طرفى النہار ... و اصبر
5_ الله تعالى نيك اعمال كرنے والوں كے اجر و ثواب كو كم نہيں كرتا اور ان كو اپنے اعمال و كردار كى جزاء سے محروم نہيں كرتا _
فان اللّه لا يضيع اجر المحسنين

6_ وہ لوگ جو فرمان الہى كى اطاعت كرنے پر صبرسے كام ليں وہ محسنين ميں سے ہيں_
و اصبر فانّ اللّه لا يضيع اجر المحسنين
7_ دين كا پابند رہنا ، نافرمانى اورتجاوز سے پرہيز كرنا ، ظالم لوگوں كا سہارا نہ لينا اور نماز قائم كرنا يہ نيك كام ہيں اور الله كے نزديك اجر و ثواب ركھتے ہيں_
فاستقم ... و لا تركنوا ... اقم الصلاة ... فان الله لا يضيع اجر المحسنين

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) كى ذمہ دارى 1
استقامت :
استقامت كے آثار 7
اطاعت :
اطاعت ميں صبر كرنا 6;الله كى اطاعت 6اطاعت كرنے والے:6
الله تعالى :
الله تعالى كا اجرو ثواب 5; الله تعالى كى دعوتيں 1
جزاء و ثواب :
جزا و ثواب كے اسباب 7
جھكاؤ و ميلان :
ظالموں كى طرف جھكاؤ و ميلان كو ترك كرنا 3;ظاموں كى طرف جھكاؤ و ميلان كو ترك كرنے كے آثار 7
ديندارى :
ديندارى ميں استقامت 3، 7; ديندارى ميں صبر 2، 3
سختى :
سختى ميں صبر 2
صابرين : 6
صبر:
صبر كى اہميت 1، 2، 3، 4; صبر كى دعوت 1
عمل :
پسنديدہ عمل كے موارد 7
محسنين 6:
محسنين كے ليے جزاء كا حتمى ہونا 5
نافرمانى :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نافرمانی سے اجتناب 3;نافرمانی سے اجتناب کے آثار 7
نماز :
نماز کے قائم کرنے پر صبر کرنا 4

339

فَلَوْلاَ كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِن قَبْلِكُمْ أُوْلُواْ بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الأَرْضِ إِلاَّ قَلِيلاً مِّمَّنْ أَنجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُواْ مَا أُتْرِفُواْ فِيهِ وَكَانُواْ مُجْرِمِينَ (١١٦)

تو تمھارے پہلے والے زمانوں اور نسلوں میں ایسے صاحبان عقل کیوں نہیں پیدا ہوئے ہیں جو لوگوں کو زمین میں فساد پھیلانے سے روکتے علاوہ ان چند افراد کے جنھیں ہم نے نجات دیدی اور ظالم تو اپنے عیش ہی کے پیچھے پڑے رہے اور یہ سب کے سب مجرم تھے (116)

1_ پہلے والی امتیں جو ہلاك ہوئیں (مثلاً امت نوح ، ہود ، صالح ، ولوط ...) یہ امتیں فاسد اور تباہ کار تھیں _
فلو لا كان من القرون من قبلكم اولو بقية ينهون عن الفساد
(قرن) (قرون) کا واحد ہے جو ایسی امت اور معاشرہ کو کہا جاتا ہے جو ایك ہی زمانے میں زندگی بسرکریں _
2_ پہلی امتوں پر عذاب اور ان کی بربادی کا سبب ،ان کا فساد اور تباہ کاری تھی _
فلو لاكان من القرون من قبلكم اُولُوا بقية ينهون عن الفساد
(ممن انجينا منہم) کی عبارت اس بات کی دلیل ہے کہ (القرون من قبلكم) سے مراد، وہ امتیں ہیں جو عذاب الہی میں گرفتار ہوئیں اور ہلاك ہوگئیں _
3_ پہلے والی امتوں کا فساد اور ان کی تباہ کاریاں وسیع پیمانے پراور ہر طرف تھیں _
ينهون عن الفساد فى الأرض
"فى الأرض" کی قید، ان کے فساد کی وسعت کو بیان کررہی ہے_
4_ ہلاك ہونے والی پہلی امتوں میں کوئي اصلاح کرنے والا اور دلسوز شخص جو ان کو فساد و تباہی سے

340

روکے، موجود نہیں تھا_
فلو لا كان من القرون من قبلكم اُولُوابقية ينهون عن الفساد
"بقية" کے معانی میں سے ایك معنی فضل و نیکی ہے تفسیر کشاف میں آیا ہے کہ فلان شخص "بقية الاقوم" ہے یعنی قوم کے نیك افراد میں سے ہے اس بناء پر "اُولُو بقية" یعنی نیك اور بافضل لوگ اور اس مقام کی مناسب سے دلسوز و مصلح لوگ معین _ اور لوہ "کیوں نہ" کے معنی میں ہے " لہذا فلولا ..." کا معنی یہ ہو گا کہ تم سے پہلی والی امتوں میں اصلاح کرنے والے لوگ کیوں نہ تھے تا کہ انہیں فساد تباہی سے روکتے ؟_
5_ جب فساد اور تباہی کا رواج ہوجائے اور وہ سب لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے تو اس وقت امتوں پر عذاب الہی کے آنے کا خطرہ ہوتا ہے_
ينهون عن الفساد فى الارض
6_ لوگوں کو فساد اور گناہ کرنے سے روکنا اور نہی عن المنکر کرنا، ضروری ہے _
فلو لا كان ... اولوا بقية ينهون عن الفساد
7_ گذشتہ ادیان میں، نہی عن المنکر کرنا واجب تھا _
فلو لا كا ن ... اولو ا بقية ينهون عن الفساد
8_ گذشتہ ہلاك ہونے والی امتونمیں بہت کم لوگ ایسے تھے جو فساد اور برائیوں سے دور تھے اور لوگوں کو بھی فساد اور گناہ سے روکتے تھے_
فلو لا كان ... اُولُوا بقية ينهون عن الفساد فى الأرض الّا قليل
9_ اللہ تعالی نے گذشتہ امتوں میں سے صرف نیك لوگوں اور نہی عن المنکر کرنے والوں کو اپنے نازل شدہ عذاب سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

رہائي بخشی _
الّا قليلاً ممن انجينا منہم
(منہم) (قليلاً) كےليے قيد ہے _ اور اسكی ضمير (القرون) كی طرف لوٹتی ہے_ اور (ممّن) (من مَن)ميں (من) بيانيہ ہے _ تو (الّا قليلاً ...) كا معنی يوں ہوگا كہ گذشتہ معاشروں ميں كچھ گنے چنے لوگ صاحب فہم و درك تھے جو فساد و برائيوں سے روكتے تھے اور صرف انہوں نے ہی نجات پائي_
10_ لوگوں كو فساد اور برائيوں سے روكنا اور نہی عن المنكر كرنا، اللہ كے عذاب سے نجات و رہائي كا سبب ہے_
الّا قليلاً ممن انجينا منہم
11_ گذشتہ ہلاك ہونے والی امتوں ميں نہی عن المنكر كرنے والوں كا كم ہونا،سبب تھا كہ وہ اپنے معاشرے كو فساد اور تباہی سے نہ بچا سكے _
الّا قليلاً ممن انجينا منہم
(الّا قليلاً) كا جملہ (انجيناہم) كے قرينے كی وجہ سے اس پر دلالت كرتا ہے، كہ اللہ تعالی نے نہی عن المنكر كرنے والوں كو جوگنے چنے تھے نجات دی اور ان كے پورے معاشرے كو عذاب

سے ہلاك كرديا_
تھوڑ ی مقدار ميں ہونے كی صورت ميں صاحب عقل و خرد اپنے معاشرے كو فساد سے نہ بچاسكے اس وجہ سے ان كے معاشرے پر عذاب نازل ہوگيا _
12_ گذشتہ ہلاك ہونے والی امتيں، دنيا وی لذّات اور مال و متاع سے دل لگائے ہوئے تھيں_
واتبع الذين ظلموا ما ترفوا فيہ
13_ گذشتہ امتوں كا مادی لذتوں اور دنياوی مال و متاع كی طرف جھكاؤ، ان كو فساد و تباہی كی طرف لے گيا_
و اتبع الذين ظلموا ما ا ترفوا فيہ
(تُرفہ) بمعنی نعمت ہے اور (مترف) اسكو كہا جاتا ہے كہ جسكو نعمت كی فراوانی نے بے ہوش اور سركش كرديا ہو _ اور آيت شريفہ ميں (ما) سے مراد، مال و منال او رمادی لذتيں ہيں _ اس بناء پر (ما أترفوا فيہ) كا معنی يوں ہوگا كہ وہ لوگ مال و منال اور دنيا كی لذتوں كی وجہ سےمست اور سركش ہوگئے تھے_
14_ گذشتہ ہلاك ہونے والے معاشرے گناہگار تھے_
و كانوا مجرمين
15_ دنيا كے مال و منال اور مادی لذتوں سے دل لگانا ، گناہ ہے _
و اتبع الذين ظلموا ما اُترفوا فيہ و كانوا مجرمين
16_ دنيا كی لذتوں سے دل لگانا اور رفاہ طلبی و ستمگری كا پيش خيمہ اور جرم وگناہ كے ميلان كا سبب ہے_
واتبع الذين ظلموا ما اُترفوا فيہ و كانوا مجرمين

احكام :7
اديان :
اديان كی تعليمات 7
اقوام :
فاسد قوميں 1
اللہ تعالی :
اللہ تعالی كا نجات دينا 9
جرم :
جرم ايجاد كرنے والے عوامل 16
دنيا طلبی :
دنيا طلبی كا گناہہونا 15;دينا طلبی كے آثار 13، 16; رفاہ و آسائشے كے آثار 16

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ظلم :
ظلم کا سبب 16

342

عذاب :
عذاب سے نجات کے اسباب 10، عذاب کے اسباب 2، 5
فساد :
فساد سے روکنے کے آثار 10; فساد سے نہی کرنا 6; فساد کے آثار 2، 5; فساد کے عوامل ، 13
قوم ثمود :
قوم ثمود کا فساد 1
قوم عاد:
قوم عاد کا فساد 1
قوم لوط:
قوم لوط کا فساد 1
قوم نوح :
قوم نوح کا فساد 1
گذشتہ اقوام :
گذشتہ اقوام کا عذاب 2; گذشتہ اقوام کا فساد 1، 2، 3; گذشتہ اقوام کی دنیا طلبی 12، 13; گذشتہ اقوام کی ہلاکت 2; گذشتہ اقوام میں اصلاح کرنے والوں کی نجات 9;گذشتہ اقوام میں گناہ 14; گذشتہ
اقوام میں مصلحین 4;گذشتہ اقوام میں مصلحین کا کم ہونا8;گذشتہ اقوام میں نہی عن المنکر کرنے والوں کی کمي8، 11;گذشتہ اقوام میں نہی عن المنکر کرنے والے 4
گناہ :
گناہ سے روکنا 6 گناہ کا سبب 16; گناہ کے موارد15
گناہ کرنے والے :14
نہی عن المنکر کرنے والے :
نہی عن المنکر کرنے والوں کو نجات 9;نہی عن المنکر کرنے والے اور گذشتہ اقوام کے فساد و برائیاں 11
نہی عن المنکر :
نہی عن المنکر ادیّان میں 7; نہی عن المنکر کی اہمیت 6; نہی عن المنکر کے آثار 10; نہی عن المنکر کے احکام 7
واجبات :
ادیان میں واجبات 7
ہلاکت :
ہلاکت کے عوامل 2

343

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَى بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ (١١٧)
اور آپ کے پروردگار کا کام یہ نہیں ہے کہ کسی قریہ کو ظلم کرکے تباہ کردے جب کہ اس کے رہنے والے اصلاح کرنے والے ہوں(117)

1_ اللہ تعالی نے کبھی بھی انسان معاشرے کو ظلم کے ذریعے اور بغیر کی وجہ کے دنیاوی عذاب میں نہ مبتلا کیا ہے اور نہ کرے گا _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

و ما كان ربك ليہلك القرى بظلم
(بظلم) ميں "با" ملا بست كے ليے ہے _ اس صورت ميں (ما كان ...) كے جملے كا معنى يوں ہوگا كہ ہرگز اللہ تعالى ، بستى كے لوگوں كو ظلم كے ذريعے ہلاك نہيں كرتا _ يہانبستيوں كى طرف ہلاكت كى نسبت دينے كا مقصد يہ ہے كہ يہاں ہلاك كرنے سے مراد، دنياوى ہلاكت اور عذاب استيصال ہے _

2_ اللہ تعالى كااپنے بندوں سے يہ طريقہ كا ر رہا ہے كہ كم ان سے معمولى سے ستم و ظلم كے بغير عادلانہ برتاؤ كيا جائے_

و ما كان ربك ليهلك القرى بظلم
جملہ (ما كان ليفعل كذا) كى تركيب(كہ ممكن نہ تھا كہ ايسا كرتا) بات پردلالت كر رہى ہے كہ يہ فعل ، اس فاعل سے صادر نہيں ہو سكتا_

3_ اللہ تعالى ، نيك قوموں كو جو اچھے كام كرنے والى ہيں پر عذاب استيصال نازل نہيں كرتا _
و ما كان ربك ليہلك القرى بظلم و اہلہا مصلحون

4_ نيك اعمال كرنے والى قوموں پر عذاب كا نازل كرنا، ان پر ظلم ہے _
و ما كان ربك ليہلك القرى بظلم و اہلہا مصلحون
(مصلح) كا معنى خود كو اور دوسروں كو اصلاح كرنے كے معنى ميںآتا ہے _ ليكن مذكورہ تفسير پہلے معنى كى صورت ميں ہے _

5_ نيك اعمال كرنے والے معاشرے كو ہلاك كرنا اور انسانوں پر ظلم كرنا، ربوبيت الہى كے مقام اور اس

ذات كے مدبّر ہونے كے ساتھ سازگار نہيں ہے _
و ما كان ربك ليہلك القرى بظلم ا و ہلہا مصلحون
مذكورہ معنى (ربّ) سےليا گيا ہے جس كا معنى مربّى اور مدبّر_

6_ گذشتہ ہلاك ہونے والى امتيں(مثلاً امت نوح ، ہود، صالح، شعيب اور قوم فرعون) ناصالح اور فساد كرنے والى قوميں تھيں _
فلو لا كان من القرون ... ما كان ربك ليہلك القرى بظلم
اس حقيقت كے پيش نظركہ اللہ تعالى نيك قوموں كو ہلاك نہيں كرتا (فلو لا كان ...) كے ذريعے گذشتہ قوموں كو ہلاك كرنے كى طرف اشارہ كرنا يہ بتاتا ہے كہ گذشتہ قوميں ناصالح اور مستحق عذاب تھيں نہ يہ كہ اللہ تعالى كى طرف سے ان پر ظلم و ستم ہوا ہے_

7_ (عن رسول اللہ (ص) : ... يا ابن مسعود انصف الناس من نفسك و انصح الأمة و ارحمہم ، فاذا كنت كذلك و غضب اللہ على اہل بلدة انت فيہا و ا راد ا ن ينزل عليہم العذاب نظر اليك فرحمہم بك ، يقول اللہ تعالى : " و ما كان ربك ليہلك القرى بظلم و ا ہلہا مصلحون"(1)
آنحضرت (ص) سے روايت ہے كہ ... ابن مسعود كو مخاطب ہو كر فرماتے ہيں _ اے ابن مسعود : لوگوں كے ساتھ منصفانہ طريقہ كار اپنا ؤاور اپنى قوم كے خير خواہ بنو اور ان پر رحم كرو _ اگر تم ايسے بن جاؤگے تو اللہ تعالى جب چاہے گا اس قوم پر عذاب نازل كرے جسميں تم موجود ہو توتم پر نظر لطف كرے گا اور تمہارى خاطر اس قوم پر عذاب نہيں كرے گا_ كيونكہ اللہ تعالى فرماتا ہے_ " و ما كان ربك ..."

اسماء و صفات :
اصلاح كرنے والے :
اصلاح كرنے والوں پر عذاب 7
اقوام :
اقوام صالح پر ظلم 4; اقوام صالح پر عذاب 4; اقوام صالح كا عذاب سے بچ جانا3;اقوام فاسد ، 6; اقوام كى ہلاكت كا فلسفہ 1
اللہ تعالى :
اللہ تعالى اور ظلم 1; اللہ تعالى كا پاك و پاكيزہ ہونا 1; اللہ تعالى كا طريقہ كار2;اللہ تعالى كى ربوبيت 5; اللہ تعالى كى عدالت 2

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اہل مدائن :
اہل مدائن کا فساد 6
روایت: 7
....

1) مکارم الأخلاق ، ص 457، ب 12; بحارالانوار ، ج 74 ص 109، ح1_

345
صالحین :
صالحین پرظلم 5
صفات جلال: 1،5
ظلم :
ظلم کے موارد 4
عذاب :
عذاب استیصال 3; عذاب سے نجات 3
قوم ثمود :
قوم ثمود کا فساد 6
قوم عاد :
قوم عاد کا فساد 6
قوم فرعون:
قوم فرعون کا فساد 6
قوم نوح :
قوم نوح کا فساد 6
گذشتہ اقوام :
گذشتہ اقوام کا فساد 6

وَلَوْ شَاء رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلاَ يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ (١١٨)
اور اگر آپ کا پروردگار چاہ لیتا تو سارے انسانوں کو ایك قوم بنادیتا(لیکن وہ جبر نہیں کرتا ہے (لہذا یہ ہمیشہ مختلف ہی رہیں گے (118)

1_ اللہ تعالی کی مشیّت ا س میں نہیں کہ انسانوں کو دین حق کے قبول کرنے میں مضطر اور مجبور کرے _
ولو شاء ربك لجعل الناس امة واحدة
مذکورہ آیت میں (مشیت) سے مراد، مشیّت تکوینی ہے جو جبر و اکراہ کے مساوی ہے اور (الّا من رحم) جو بعد والی آیت میں ذکر ہے کے قرینہ سے تمام کے اتفاق کرنے اور ایك امت کي
تشکیل سے مراد کلمہ حق و دین الہی پر اتفاق کرنا ہے_اس صورت میں (لوشا ...) کا معنی یوں ہوگا کہ اگر اللہ تعالی ارادہ کرلیتا کہ تمام انسان ایك دین حق پر اتفاق کرلیں تو ایسا ہی ہوتا لیکن اللہ تعالی نے ایسا نہیں چاہا بلکہ وہ چاہتا ہے کہ لوگ اپنے ارادے اور اختیار کے ساتھ حق کی طرف آئیں _

346
2_ اللہ تعالی کی مشیت ا س میں نہیں کہ جبر و اکراہ سے لوگوں کو حقیر اکھٹاکرے اور ان کو ایك امت قرار دے _
و لو شاء ربّك لجعل االناس امة واحدة
3_ اللہ تعالی کا ارادہ، پورا ہونے والا اورتخلّف نا پذیر ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ولو شاء ربك لجعل الناس امةً واحدة
4_ انسانوں کا دین کو آزادی و اختیار کے ساتھ انتخاب کرنا، ان میں رشد و ترقی کا سبب ہے _
و لو شاء ربك لجعل الناس امة واحدة
دین کے انتخاب میں جبر نہ ہونا، لفظ (ربّ) سے استفادہ کیا گیا ہے جس کا معنی مدبّر و مربّی ہے _ اس بات سے یہ معنی مذکورہ حاصل ہوسکتاہے کہ انسانوں کیتدبیر و تربیت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ دین کو اپنے اختیار و ارادے سے قبول کریں_
5_ انسانوں کی اکثریت، ہمیشہ دین حق پر ہی اختلاف کرتی ہے_
و لا يزالون مختلفين
6_ انسانوں کا دین میں اختلاف کرنا اور انکا حق کو قبول نہ کرنا مشیّت الہی سے خارج نہیں ہے_
و لو شاء ربك لجعل الناس امة واحدة و لا يزالون مختلفين
7_ انسانوں کا صاحب اختیار اور دین کے انتخاب میں ان کا آزاد ہونا، ان کے درمیان دینی و مذہبی اختلافات کا سرچشمہ ہے_
و لو شاء ربك لجعل الناس امة واحدة و لا يزالون مختلفين
(الاّ من رحم) کے قرینے کی وجہ سے یہاں اختلاف سے مراد، دینی و مذہبی اختلاف ہے _ اور (لايزالون ...) کا جملہ (کہ ہمیشہ یہ آپس میں اختلاف رکھتے ہیں) جملہ (لو شاء ...) کے مفہوم کے لیے بہ منزلہ نتیجہ ہے یعنی وہ نہیں چاہتا کہ تمھیں مجبور کرے بلکہ وہ چاہتاہے کہ تمھیں باختیار رکھےلہذاہمیشہ تم میں اختلاف رہے گا_
8_ دینی و مذہبی اختلافات ناروا اور قابل مذمت ہیں _
و لو شاء ربك لجعل الناس امة واحدة و لا يزالون مختلفين
9_ انسانوں کا دین میں اختلاف کرنا، عام لوگوں پر اس کی حقیقت کے پوشیدہ ہونے کا سبب ہے _
و لا يزالون مختلفين
بعد والی آیت میں(الاّ من رحم) کا جملہ (لا يزالون مختلفين) کا استثناء واقع ہوا ہے _ اس سے معلوم ہوتاہے کہ دین میں سب کے سب اختلاف کرنے والے غلط راستے پر ہیں مگر وہ لوگ جو رحمت الہی کے سائے میں ہوں_لہذادین میں اختلاف کی وجہ سے تمام فرقوں پر حق پوشیدہ ہوکررہ جائے گا اور لوگ صحیح راستے سے بھٹک جائیں گے_

اختلاف :
اختلاف دینی 6،5 ; اختلاف دینی کا سبب 7 ; اختلاف دینی کا ناپسند ہونا 8;اختلاف دینی کی سرزنش 8 ; اختلاف دینی کے آثار 9
اختیار:
اختیار کے آثار 4
الله تعالي:
الله تعالی کی مشیت 1 ، 2 ،6;الله تعالی کی مشیت کا حتمی ہونا3
امور:
ناپسندیدہ امور8
انسان :
انسانوں کا اختلاف 5 ، 6 ; انسانوں کا حق کو قبول نہ کرنا 6 ;انسان کے اختیار کے آثار 7
جبر و اختیار : 1 ، 2
حق :
حق کو چھپانے کے عوامل 9
دین :
دین میں آزادی کے آثار 4 ،7 ; دین میں اکراہ و اجبار کی نفی 1 ، 2; دین میں ضرر کی شناخت 9

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

رشد:
رشد کے عوامل 4

تفسیر راهنما جلد 8

إِلاَّ مَن رَّحِمَ رَبُّكَ وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لأَمْلأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (۱۱۹)
علاوہ ان کے جن پر خدا نے رحم کردیا ہو اور اسی لئے انهیں پیدا کیا ہے اور آپ کے پروردگار کی یہ بات قطعی حق ہے کہ ہم جہنم کو انسانوں او جنوں سے بھر کرریں گے (119)

1_ فقط وہ لوگ جو رحمت الہی کے سائے میں ہیں _دینی و مذہبی اختلاف میں حق کے راستے کو پالیتے ہیں اور اس پر گامزن رہتے ہیں _
و لا یزالون مختلفین، الاّ من رحم ربك
2 _ الله تعالى کی اپنے بندوں پر رحمت، ا سکی ربوبیت

سے سرچشمہ لیتی ہے _
الا من رحم ربّك
3_الله تعالى ، انسانوں کا خالق اور پیدا کرنے والا ہے_
و لذلك خلقہم
4_ انسانوں کی خلقت کامقصد ان کو حق کے راستے کی طرف ہدایت کرنا اور ان پر رحمت نازل کرنا ہے_
الا من رحم ربك و لذلك خلقہم
(ذلك) کا مشارالیہ رحمت الہی ہے جو (رحم ربك ...) کے جملے سے حاصل ہورہی ہے_
5_ دینی و مذہبی اختلافات اور ان کی وجہ سے حق سے دور ہونا،انسان کی خلقت کے مقدر کے لیے مانع ہے_
و لا یزالون مختلفین ، الاّ من رحم ربك و لذلك خلقہم
6_ وہ لوگ جو الله اور اس کے رسولوں کا انکار کریں نیزایسے جنّات جو کفر کرنے والے ہیں، وہ جہنم کی آگ میں ڈالے جائیں گے_
لا ملأن جہنم من الجنّة والناس ا جمعین
کیونکہگذشتہ آیات میں بحث امتوں کے فساد او ر ان کی اصلاح کے بارے میں تھی اور صلاح و فساد کے واضح مصداق آنے والی آیات کے قرینہ کی وجہ سے نیز آیت 121 کی وجہ سے توحید، شرك ، ایمان اور کفر ہیں (الجنة) ، (الناس) کے الفاظ سے وہ مراد، ایسے انس و جن ہیں جو کافر و مشرك ہیناسی وجہ سے "اجمعین" عمومی تاکید کے لیے آیا ہے جو کہ "الجنّة "اور "الناس" سے سمجھاجارہا ہے_
7_ الله تعالى ، دوزخ کو جنوں اورا نسانوں سے بھر دے گا_
لا ملأن جہنم من الجنة والناس اجمعین
8_ جنّوں اور انسانوں سے جہنم کا پر کرنا ایك ایسی حقیقت ہے جسکو الله تعالى نے پہلے بیان کردیاتھا _
تمت کلمة ربك لاملأن جہنم من الجنة والناس
(تمت) یعنی کامل طور پر بغیر کسی نقص و عیب کے متحقق ہونا _مفسرین اس بات کے قائل ہیں کہ "کلمة ربّك" کا مقصود کہ جس کی جملہ "لاملأن" کے ذریعہ تفسیر بیان ہوئي ہے ، وہ قول خداوندی ہے جو کہ ابلیس و آدم(ع) کی داستان میں بیان ہوا ہے "فالحق والحق اقول"لاملأن جہنم منك و ممن تبعك منہم اجمعین" کہ حق یہ ہے کہ اور میں حق کے بغیر بات نہیں کرتا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کہ جہنم کو تجھ سے اور ان سے جو د تری اتباع کریں گے پرکردوں گا_سورہ ص _ آیہ 84،85
9_ جنّات بھی انسانوں کی طرح احکامات الہی پر عمل کرنے اور دین حق کو قبول کرنے کے مکلف ہیں_
لاملأن جہنم من الجنة والناس
10_ جن و انس کے دوزخی ہونے کا سبب، دین میں

اختلاف کا ہوناہے اس بات کا صحیح گواہ، اللہ تعالی کا وہ کلام ہے جس میں ارشاد ہوتاہے (کہ جہنم کو جن و انس سے بھردونگا)
و لا یزالون مختلفین ... و تمت کلمة ربك لأملأن جہنم
اللہ تعالی کے کلام (تمت کلمة ربك ...) کے متحقق ہونے کے بیان کالوگوں کے اختلافات اور حق کا ان پر مخفی ہونے کے بعدذکر کرنا اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ بے شك وہ ان کا اختلاف ہی ہے جس نے حق کو پوشیدہ کردیا اور جن و انس کے دوزخی ہونے کا سبب بنا اور کلمہ (لا ملأن ...) کی حقیقت کو کامل طور پرمتحقق کردیا _
11_ " عن ا بی بصیر عن ا بی عبداللّہ (ع) قال: سألتہ عن قول اللہ عزوجل: ... " الاّ من رحم ربك و لذلك خلقہم" قال : خلقہم لیفعلوا ما یستوجبوا بہ رحمتہ فیرحمہم (1)
ترجمہ: ابوبصیر کہتے ہیں کہ: امام جعفر صادق (ع) سے اللہ تعالی کے اس قول(الاّ من رحم ربك و لذلك خلقہم) کے بارے میں ،میں نے سوال کیا: تو انہوں نے فرمایا : کہ اللہ تعالی نے ان کو خلق کیا تا کہ ایسے کاموں کو انجام دیں جس سے مشمول رحمت الہی ٹھرائے جائیں ، اور جس کے نتیجے میں خداوند عالم ان کو ا1پنی رحمت میں جگہ دے دے _

اختلاف:
دینی اختلاف کے آثار 5 ، 10
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی خالقیت 3 ;اللہ تعالی کی ربوبیت کے آثار 2;اللہ تعالی کی صداقت کے دلائل 10; اللہ تعالی کے افعال 7
انسان :
انسانوں کا جہنم میں ہونا 7 ،8 ، 10 ; انسانوں کا خالق 3 ; انسانوں کی خلقت کا فلسفہ 4،11; انسانوں کی ہدایت 4
جنّات:
جنّات اور قبول دین 9;جنات جہنم میں 7 ، 8، 10;جنّات کی شرعی ذمہ داری 9 ; کافر جنات کا جہنم میں ہونا 6
جہنم:
جہنم کا پر ہونا 7 ، 8 ، 10 ; جہنم میں جانے کے اسباب 10
جہنمی لوگ: 6،7،8
حق :
حق سے منہ موڑنے کے آثار 5
رحمت :
....

1)توحید صدوق ، ص403 ،ح10، ب 62 ; نورالثقلین ج2 ص 404 ; ح 250_

رحمت کا سبب2; مشمولان رحمت 11 ; مشمولان رحمت اور دینی اختلاف 1 ; مشمولان رحمت کی حق طلبی 1 ; مشمولان رحمت کی خصوصیات 1 ; نزول رحمت 4
رشد:
رشد کے موانع 5
روایت : 11

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عمل:
بڑی عمل کے آثار 11
قرآن:
قرآن کی پیشگوئي 8
کافر:
کافر جہنم میں 6 ;کافروں کا انجام 6
ہدایت :
حق کی ہدایت 4

وَكُـلاًّ نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاء الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَجَاءكَ فِي هَـذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ (١٢٠)
اور ہم قدیم رسولوں کے واقعات آپ سے بیان کررہے ہیں کہ ان کے ذریعہ آپ کے دل کو مضبوط رکھیں اور ان واقعات میں حق ، نصیحت اور صاحبان ایمان کے لئے سامان عبرت بھی ہے (120)

1_ الله تعالی نے آنحضرت (ص) سے پہلے، كئي انبياء (ع) كو مبعوث فرمايا ہر ايك كے ساتھ خاص واقعات رونما ہوئے اور ہر ايك كى داستان پر ثمر ہے _
و كلاً نقصّ عليك من أنباء الرسل
(رُسل) رسول كى جمع ہے اس سے متعدد رسول سمجھے جاتے ہيں اور مہم واقعات اور پر ثمر داستان كا معنى ابناء كے لفظ سے سمجھا جاتا ہے جس كا معنى (انبائ) فائدے والى خبر ہے_
2_ الله تعالى نے انبياء (ع) ماسلف كے واقعات كو آنحضرت (ص) كے ليے بيان فرمايا_
و كلاً نقصّ عليك من أبناء الرسل
(كلاً) كى تنوين و مضاف اليہ (انباء) كے عوض ميں ہے_ (اور (من ابناء ...)" كلاً " كے

ليے بيان ہے يعنى جملہ يوں ہوگا يعني_
نقص عليك كل نبأ من أبناء الرسل
3_ گذشتہ انبياء (ع) كے واقعات كو بيان كرنے كا مقصد ، آنحضرت (ص) كے ذہنى سكون اور دل و قلب كو محكم كرنے كے ليے تھا_
كلاً نقصّ عليك من أنباء الرسل ما تثبت بہ فؤادك
(تثبت) كا مصدر، "تثبيت "ہے جو مستقر كرنے كے معنى ميں آتا ہے اور (فؤاد) كا معنى قلب ہے اور دل كو محكم كرنے سے مراد يقين اور اطمينان كو ايجاد كرنا، اور ترديد و اضطراب كو اس سے دوركرنا ہے (و ما نثبت ...) كى عبارت (كلاً) كے ليے بدل واقع ہوئي ہے يہ اس بات پر دلالت كرتى ہے كہ جو واقعات انبياء بيان ہوئے ہيں وہ يقين و اطمينان كو ايجاد كرنے كے ليے تھے_
4 _قرآن مجيد ميں انبياء كرام كى داستان ايسے حقائق كى حامل ہے جو معاشروں كى اصلاح و ہدايت كرنے كے اہداف كو حاصل كرنے كے ليے قوى ومحكم بناتى ہے
و كلاً نقص عليك من انباء الرسل ما نثبت بہ فؤادك
5_ دلوں كو اطمينان دينے والا اور قلب سے اضطراب دور كرنے والا، الله تعالى ہى ہے_
ما نثبت بہ فؤادك
6_دل كا اطمينان ، اہداف و مقاصدكے حصول ميناستقامت ديتاہے_
ما نثبت بہ فؤادك
7_ سورہ ہود اور اس كے واقعات جو اس ميں نقل ہوئے ہيں ايسے حقائق پر مبنى ہيں جو جھوٹ سے خالى ہيں_
و جائك فى ہذہ الحق
(ہذہ) كا اشارہ، سورہ ہود يا اس ميں جو انبياء (ع) كے واقعات ذكر ہوئے ہيں ان كى طرف ہے (ال لام) جو (الحق)پر داخل

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہے استغراق صفات کے معنی میں ہے یعنی تمام صفات کو شامل ہے تو اس صورت میں معنی یوں ہوگا ایسا کامل حق، جو ہر نقص و عیب سے خالی ہو_

8 _ سورہ ہود کے مضامین اور اس میں جو انبیاء (ع) کے واقعات ذکر ہوئے ہیں یہ آنحضرت (ص) کے لیے حق کو ظاہر کرنے کا موجب بنے_

و جائك فی ہذہ الحق

9_ ایسے حقائق کا ذکر کرنا جو ہر قسم کے جھوٹ سے خالی ہوں دل کی تقویت و اطمینان خاطر کا موجب بنتا ہے _

ما نثبت بہ فؤادك و جائك فی ہذہ الحق

مذکورہ بالا معنی (ما نثبت بہ فؤادك) اور جملہ (جاءك فی ہذہ الحق) کے درمیان ارتباط سے حاصل ہوا ہے_

10_سورہ ہود اور اس میں جو انبیاء (ع) کے واقعات بیان ہوئے ہیں _ مواعظ حسنہ اور معارف الہی اور دینی

حقائق پر مشتمل ہیں_

جائك فی ہذہ الحق و موعظة و ذكرى

11 _فقط مومنین ہی سورہ ہود سے استفادہ کرتے ہیں اور اس کے حقائق اور معارف الہی سے نصیحت حاصل کرتے ہیں_

موعظة و ذكرى للمومنين

یہ بات واضح و روشن ہے کہ سورہ ہود اور اس میں جو واقعات نقل ہوئے ہیں وہ تمام لوگوں کے لیے موعظہ اور نصیحت ہیں اس وجہ سے (للمومنين) میں جو لام ہے وہ لام انتفاع ہے وہ اس بات کو بتارہاہے کہ فقط اہل ایمان ہی ہیں جو اس سورہ کے حقائق اور نصیحتوں سے فائدہ حاصل کرسکتے ہیں_

12 _ تاریخ اور اس کے واقعات، درس و نصیحت حاصل کرنے اور حقائق کی پہچان کا منبع و مرکز ہیں _

و جائك فی ہذہ الحق و موعظة و ذكرى للمومنين

13 _داستانوناور گذشتہ لوگوں کی سو انح حیات کی قدر وقیمت، حق کو بیان کرنے ، نصیحت آموز ہونے اور حقائق و معارف الہی کی یاد آوری کی وجہ سے ہے _

و جائك فی ہذہ الحق و موعظة و ذكرى للمومنين

آنحضرت(ص) :

آنحضرت(ص) اورسورہ ہود 8 ; آنحضرت(ص) اور قصص انبیاء 2 ، 3;آنحضرت(ص) پر حقائق کو واضح کرنا 8;

آنحضرت (ص) کا اطمینان قلب3

اصلاح کرنے والے:

اصلاح کرنے والے کی تقویت کے عوامل4

الله تعالى :

الله تعالى کی تعلیمات 2;الله تعالى کے افعال 5

اطمینان :

اطمینان کا سبب 5;اطمینان کے آثار 6 ; اطمینان کے عوامل 9

اہمیت:

اہمیت کا ملاك 13

استقامت :

استقامت کے عوامل 6

اضطراب :

رفع اضطراب کا سبب5

انبیاء (ع) :

آنحضرت(ص) سے پہلے کے انبیاء (ع) 1; انبیاء کی تاریخ 1 ; انبیاء (ع) کی داستانوں کا فلسفہ 3 ; انبیاء (ع) کی داستانیں سورہ ہود میں 10

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تاریخ :
تاریخ سے عبرت 12 ، 13; تاریخ کا کردار 12
حقائق :

353
حقائق کو بیان کرنا 13;حقائق کے آثار 9
سورہ ہود:
سورہ ہود کی تعلیمات کی حقانیت 7 ، 8 ،10; سورہ ہود کے مواعظہ حسنہ 10 ، 11
شناخت :
شناخت کے منابع12
علم نفسیات : 5
عبرت :
عبرت حاصل کرنے کے عوامل 12 ، 13
قرآن مجید :
قرآن مجید کے واقعات سے تعلیمات لینا 4
قصہ :
قیمتی قصہ 13
مؤمنین :
مؤمنین اور سورہ ہود 11;مؤمنین کے فضائل 11
ہدایت کرنے والے :
ہدایت کرنے والوں کی تقویت کے عوامل 4

وَقُل لِّلَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ اعْمَلُواْ عَلَى مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَامِلُونَ (١٢١)
اور آپ ان بے ایمانوں سے کہہ دیں کہ تم اپنی جگہ پر کام کرو اور ہم اپنی جگہ پر اپنا کام کررہے ہیں (121)

1_ آنحضرت (ص) نے لجوج کفار کو تہدید اور خبردار کرتے ہوئے ان سے تقاضا کیاکہ تم اپنے غلط عقیدہ پر محکم رہو_
و قل للذین لا یؤمنون اعملوا علی مکانتکم انّا عاملون
(اعملوا) امر کا صیغہ ہے ، جو ڈرانے و دھمکانے اور خبردار کرنے کے لیے استعمال ہوا ہے_ اور (مکانة) کا لفظ قدرت ، طاقت نیز مکان و جہت کے لیے بھی استعمال ہوا ہے ، تو پہلے معنی کی صورت میں (اعملوا) کا معنی یہ ہوجائے گا کہ جتنی بھی قدرت رکھتے ہو عمل کرو اسمیں کوتاہی نہ کرو لیکن دوسرے معنی کی صورت میں معنی یوں ہوگا تم نے جو بھی نظریہ و عقیدہ قائم کیا ہے اس پر عمل کرو_
2 _ انبیاء (ع) ،کفار کے ایمان لانے کی نسبت نا امید ہونے کے بعد تبلیغ رسالت کے سلسلے میں کوئي ذمہ داری نہیں رکھتے_
و قل للذین لا یؤمنون اعملوا علی مکانتکم إنّا عاملون

354
3_ آنحضرت(ص) اور وہ لوگ جو ان پر ایمان لائے ان کی ذمہ داری تھی کہ اپنے عقیدہ (ابلاغ رسالت اور شرک و فساد کے ساتھ جہاد) پر کار بند رہیں _
انا عاملون
4_ آنحضرت(ص) کو اللہ تعالی کی طرف سے یہ حکم تھا کہ وہ اور جو ان پر ایما ن لائے ہیں کافروں کے مقابلے میں اپنے عقیدہ پر ثابت قدمی کا مظاہرہ کریں_
و قل للذین لا یؤمنون ... انّا عاملون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

5_ آنحضرت(ص) كے اصحاب كاقول و عمل، خود آنحضرت(ص) كےقول و عمل كى طرح تھا_
و قل ... إنّا عاملون
(إنّا) كا لفظ بتاتاہے كہ آنحضرت (ص) كا مؤمنين كى طرف سے گفتگو كرنا آنحضر ت كو ان كى طرف سے مكمل آہنگى كے وثوق كى وجہ سے تھا_

آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) اور كفار 1 ، 2 ، 4 ;آنحضرت كا ڈرانا 1 ; آنحضرت(ص) كا شرك كے خلاف جہاد 3 ;آنحضرت(ص) كى استقامت 3 ، 4 ; آنحضرت كى خواہشات1 ; آنحضرت(ص) كى ذمہ دارياں 3 ، 4 ;آنحضرت(ص) كي سيرت 5 ; آنحضرت (ص) كى نااميدى 2; آحضرت(ص) كے ذمہ داريوں كى حدود2
جہاد:
جہاد ميں استقامت 3
شرك :
شرك كے خلاف جہاد كى اہميت 3
صحابہ :
صحابہ كرام كى آنحضرت(ص) كے ساتھ ہمدلى 5;صحابہ كرام كى سيرت 5
فساد:
فساد كے ساتھ مقابلے كى اہميت 3
كفار:
كفار كى لجاجت 1 ; كفار كے ايمان سے نااميدى 2
مؤمنين :
مؤمنين كى آنحضرت(ص) كے ساتھ ہمدلى 5 ;مؤمنين كى استقامت 3 ، 4 ; مؤمنين كى ذمہ دارى 3
نظريات:
نظريات ميں استقامت 4

وَانتَظِرُوا إِنَّا مُنتَظِرُونَ (١٢٢)
اور پھر انتظار كرو كہ ہم بھى انتظار كرنے والے ہيں (122)

1_ آنحضرت(ص) نے لجوج كافروں كو آئندہ كى مصيبتوں سے خبردار كيا(دنيا ميں ہلاكت اور آخرت ميں عذاب) كہ وہ ان كے متحمل ہونگے_
وانتظرو
اس سے پہلے والى آيات ميں كفار قوموں كو دنيا اور آخرت كے عذاب كى باتيں كرنے سے يہ حاصل ہوتاہے كہ يہاں(انتظروا) سے مراد ، كافروں كو دنيا و آخرت كے عذاب سے خبردار كرنا ہے _
2 _ كفار كے اعمال و عقائد، ان كے عذاب الہى مينگرفتار ہونے كا سبب ہيں _
و قل ... اعملوا على مكانتكم ... و انتظروا ...
3_ الله تعالى نے آنحضرت(ص) اور مؤمنين كو نيك انجام كى بشارت دي_
و قل ... انّا منتظرون
4_ مؤمنين كے اعمال و عقائد ہى نيك انجام كو حاصل كرنے كا سبب ہيں_
انّا عاملون ... انّا منتظرون
5_ كفار كو الله تعالى كے عذاب سے ڈرانا اورمؤمنين كو خداوند عالم كى بشارتيں، دينا آنحضرت(ص) كى ذمہ دارى تھي_
و قل ... وانتظروا انا منتظرون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آنحضرت(ص) :

آنحضرت اور كفار 5 ; آنحضرت اور لجوج كفار 1 ; آنحضرت اور مؤمنين 5;آنحضرت (ص) كا خبرداركرنا 1;

آنحضرت(ص) كو بشارت 3 ; آنحضرت (ص) كى ذمہ دارى 5

انجام :

اچھے انجام كى بشارت 3 ; اچھے انجام كے عوامل 4

الله تعالى :

الله تعالى كى خوشخبرياں 3;الله تعالى كى خوشخبريوں كو پہچانا 5; الله تعالى كے عذاب سے ڈرانا دھمكانا 5

ايمان :

ايمان كے آثار 4

عذاب:

عذاب سے ڈرانا 1 ; عذاب كے اسباب 2

عقيده :

عقيده كے آثار 2 ، 4

عمل :

عمل كے آثار 2 ، 4

كفار :

كفار كا عقيده 2 ; كفار كا عمل 2 ;كفا ر كو ڈرانا دھمكانا 5; لجوج كفار كو خبردار كرنا 1

كفر :

كفر كے آثار 2

مؤمنين :

مؤمنين كا عقيده 4 ; مؤمنين كا عمل 4;مؤمنين كو بشارت 3 ، 5

ہلاكت :

ہلاكت سے ڈرانا1

وَلِلّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ (١٢٣)

اور الله ہى كے لئے آسمان اور زمين كا كل غيب ہے اور اسى كى طرف تمام امور كى بازگشت ہے لہذا آپ اسى كى عبادت كريں اور اسى پر اعتماد كريں كہ آپ كا رب لوگوں كے اعمال سے غافل نہيں ہے (123)

1_ زمين اور آسمانوں ميں جو چيزيں قابل رؤيت و مشاہده ہيں اس كے علاوه بھى غيب كى چيزيں پائي جاتى ہيں _

و للّه غيب السموات والارض

2_ فقط الله تعالى ہى آسمانوں اور زمين كے غيب كا مالك ہے_

و للّه غيب السموات والارض

3_ كائنات ميں متعدد آسمان پائے جاتے ہيں _

و لله غيب السموات

4_ تمام امور كو چلانا ،الله تعالى كے ہاتھ ہى ميں ہے اور تمام امور كا سرچشمہ بھى اسى كى ذات ہے_

و اليہ يرجع الامر كلہ

(الّامر) سے مراد كائنات ہستى كے تمام فعل و انفعالات ہيناور كيونكہ فرمان الہى كے تحت متحقق ہوتے ميں اس ہے ان پر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کلمہ "امر" کا اطلاق ہوا ہے (الیہ یرجع الا مر) یعنی تمام امور اللہ تعالی کی طرف پلٹتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ ان تمام امور کا سبب اور سرچشمہ وہ ذات اقدس ہے_

5_ اللہ کی پرستش اور اس پر ہی توکل کرناضروری ہے_

فاعبدو و توکل علیہ

6_ اللہ تعالی کی پرستش کرنا اور اس پر توکل کرنا یہ آنحضرت(ص) کو اللہ تعالی کی نصیحتیں تھیں_

فاعبدہ و توکل علیہ

7_ کائنات کے غیبی امور پر اللہ تعالی کی مالکیت کے انحصار کا یقین کرنا ، انسان کو اللہ کی عبادت اور اس پر توکل کرنے پر اکساتاہے_

و للہ غیب السموات والارض ... فاعبدہ و توکل علیہ

(اعبدہ و توکل علیہ) کا جملہ دو جملوں (للہ غیب السموات والارض) اور جملہ (الیہ یرجع الامر کلہ) کی فرع واقع ہوا ہے _ اگر پہلے والے جملے سے اسکو ارتباط تو مذکورہ بالا معنی حاصل ہوتاہے_

8_ تمام امور کی برگشت کا اللہ تعالی کی طرف سے ہونے کا یقین رکھنا ، اور تمام امور کا اسی کو موجب اور سبب قرار دینا، انسان کو اسکی عبادت اور اسی پر توکل کرنے پر آمادہ کرتاہے_

و الیہ یرجع الامر کلہ فاعبدہ و توکل علیہ

مذکورہ بالا معنی ،(اعبدہ و توکل علیہ) کا جملہ (الیہ یرجع ...) کے ساتھ ارتباط دینے سے حاصل ہوا ہے _

9_ اللہ تعالی کی عبادت کرنا انسان کو اس پر توکل کرنے اور اپنے امور کو اس کے سپرد کرنے پر اکساتا ہے_

فاعبدہ و توکلہ علیہ

10_ اللہ تعالی انسانوں کے اعمال سے کبھی بھی غافل نہینہوا اور انکی رفتار و کردار اس پر مخفی نہیں _

و ما ربك بغافل عما تعملون

11_ انسانوں کے اعمال و کردار سے آگاہ ہونا، ربوبیت کے شرائط میں سے ہے_

و ما ربك بغافل عما تعملون

12_ اللہ تعالی اپنی عبادت اوربندونکو اجر سے نوازے گا_

فاعبدہو ما ربك بغافل عما تعملون

عبادت و پرستش کا فرمان (اعبدہ) دینے کے بعد یہ بتانا کے میں انسان کے تمام اعمال سے آگاہی

رکھتا ہوں یہ پاداش الہی کی ضمانت ہے_

13_خداوند عالم اس پرتو کل کرنے والوں کی مدد کرتا ہے_

وتوکل علیہ وما ربّك بغافل عمّا تعملون

خداوند عالم کی طرف سے توکل کی وصیت کے بعد (وتوکل علیہ) خداوند عالم کی آگاہی کا ذکر مندرجہ بالا معنی کہ واضحح کررہا ہے_

14_ انسان کا اللہ تعالی پر یہ یقین رکھنا کہ وہ اس کے اعمال سے آگاہ و واقف ہے اسکی پرستش اور اپنے امور کو اس کے سپرد کرنے کا سبب ہے _

فاعبدہ و توکل علیہ و ما ربك بغافل عما تعملون

اللہ تعالی انسانوں کے اعمال پر حاضر و ناظرہے اس کا عبادت اور توکل کی نصیحت کرنے کے بعد ذکر کرنا، انسان کو ترغیب دالا تا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور اس پر توکل رکھا جائے یعنی جب انسان، خدا کو آگاہ اور اس کی غفلت کی نفی کرتا ہے تو پھر اس کی نصیحتوں پر عمل بھی کرتا ہے_

آسمان :

آسمان کا متعدد ہونا3، آسمانوں کا غیب 1 ; آسمانوں کے غیب کا مالك 2

آنحضرت(ص) :

آنحضرت (ص) کا توکل 6 ;آنحضرت (ص) کی نصیحت6 ; آنحضرت (ص) کی عبودیت 6

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسماء وصفات:
صفات جلال 10
اللہ تعالی :
اللہ تعالی اور انسانوں کا عمل 10 ; اللہ تعالی اور غفلت10 ; اللہ تعالی کا اجر دینا 12 ; اللہ تعالی کا منزہ و مبرہ ہونا 10 ;اللہ تعالی کی مالکیت 2;اللہ تعالی کی مدد 13 ; اللہ تعالی کی نصیحتیں 6; اللہ تعالی کے اختیارات 40 ;اللہ تعالی کے مختصات2 ، 4 ،7
امور:
امور میں تدبیر کا سبب 4
انسان :
انسانوں کے عمل کا علم 11
ایمان :
اللہ تعالی کی طرف لوٹنے پر ایمان 80 ; اللہ تعالی کی مالکیت پر ایمان رکھنا7 ;اللہ تعالی کے علم پر ایمان رکھنا 14 ;ایمان کے آثار 7 ، 8 ، 14 ;توحید افعالی پرایمان8
تحريك:
تحريك کے عوامل 7،8
توحيد:
توحید افعالی 4

359
توکل:
اللہ تعالی پر توکل 13 ;اللہ تعالی پر توکل کی اہمیت 5 ، 6 ; توکل کا سبب 7 ، 8 ، 9 ، 14
خلقت کائنات:
خلقت کا ئنات کے غیب کا مالك 7
ربوبیت :
ربوبیت کے شرائط 11
زمین :
زمین کے غیب کا علم 1 ; زمین کے غیب کا مالك 2
عبادت :
اللہ کی عبادت کا اجر و ثواب 12 ; اللہ کی عبادت کا سبب 14 ;اللہ کی عبادت کی اہمیت 5 ، 6 ;اللہ کی عبادت کے آثار 9 ; اللہ کی عبادت کے عوامل 7 ، 8
متوکلین :
متوکلین کی مدد کرنا 13
نظریہ کائنات:
توحیدی نظریہ کائنات 4; نظریہ کائنات اورایڈیا لوجي14

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

359

الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ (١)
بنام خدائے رحمان و رحيم
الر_ يہ كتاب مبين كى آيتيں ہيں (1)

1_ ا _ ل_ ر _ قرآن كے رموز ميں سے ہيں _
آلر
2_ قرآن مجيد، حقائق اور معارف الہى كو بيان كرنے والا اور ہدايت كا واضح راستہ دكھانے والا ہے_
الكتاب المبين
كلمة(مبين) كا معنى روشن نيز روشن كرنے الا ہے _ يعنى متعدى اور لازم دونونميں استعمال ہوتاہے _ متعدى ہونے كى صورت ميں مفعول كا محتاج ہوتاہے اور وہ اہداف جنكو خود قرآن نے اپنے ليے بيان كيے ہينجيسے(ہديً للناس) (بقرة 185)وہى اس كے لئے مفعول نہيں گے اور وہ معارف، احكام ، راہ ہدايت ...وغيرہ ہيں_
3 _ قرآن مجيد اپنے مطالب كو بيان كرنے ميں روشن و واضح ہے اور اس ميں كسى قسم كا كوئي ابہام و اجمال نہيں ہے_

360

الكتاب مبين
مذكورہ معنى اس صورت ميں ہے جب ہم (مبين) كو فعل لازم قرار ديں يعنى روشن و واضح ہون
4 _سورہ يوسف كى آيات، قرآن مجيد كا ايك حصہ ہيں_
تلك آيات الكتاب المبين
(تلك) كا مشاراليہ سورہ يوسف كى آيات مباركہ ہيں _پس (تلك آيات ...) سے مراد، وہ آيات ہيں جو تمہارے سامنے ہيں اور وہ كتاب مبين(قرآن)كى آيات ميں سے ہيں_
5_ سورہ يوسف كى آيات، بلند مرتبہ اور عظمت والى ہيں_
تلك ء ايات الكتاب المبين
(تلك) كا لفظ دور كے ليے اشارہ ہے ليكن جب اس كو نزديك كے مشاراليہ كے ليے استعمال كيا جائے تو متكلم كے نزديك اس كى عظمت و بزرگى كو بتاتاہے_
6_عصر آنحضرت(ص) ميں كى قرآن مجيد كى تابت _
تلك آيات الكتاب المبين
(الكتاب) قرآن مجيد كے (لكھے ہونے اور مرتب شدہ ہونے) پر دلالت كرتاہے يا اس پر دلالت كرتاہے كہ آيات كے نزول كے بعد ان كو لكھا جاتاہے يا الله تعالى كى طرف سے يہ تاكيد ہے كہ اسكو كتاب كى صورت ميں لے آئيں_
7_ قرآن مجيد، الله تعالى كى نشانيوں اور اسكى ميں سے ہے_
تلك ء ايات الكتاب المبين
(آيات) كا معنى نشانياں و علامات ہے قرآنى آيات كواس وجہ سے آيات كہا جاتاہے كيونكہ اپنے نازل كرنے والى كى خصوصيات كو بتاتى ہيں_
8_ حروف مقطعہ قرآن (آلر) قرآن مجيد كى باعظمت آيات كا ايك حصّہ ہيں_
الر تلك ءايات الكتاب المبين
مذكورہ معنى اس صورت ميں ہے كہ (تلك) سے (الر)كى طرف اشارہ يعنى تلك "الحروف" آيات ...

آيات الہى :7
الله تعالى :
الله تعالى كى شناخت كے دلائل 7
حروف مقطعہ :1 ، 8

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سورہ یوسف (ع) :
سورہ یوسف کی آیات 4، سورہ یوسف کی آیات کی عظمت 5 ; سورہ یوسف کی خصوصیات 5
قرآن:
قرآن مجید کا آیات الہی سے ہونا 7 ; قرآن مجید کا مبین اور واضح ہونا 4; قر آن مجید کا ہدایت کرن

361
2 ;قرآن مجید کی آیات 4 ، 8 ; قرآن مجید کی تاریخ 6 ; قرآن مجید کی تعلیمات کا روشن و واضح ہونا 3; قرآن مجید کی خصوصیات 2 ، 3 ; قرآن مجید کی صدر اسلام میں کتابت 6;قرآن مجید کے بیان کا طریقہ 3 ; قرآن مجید کے رموز 1 ; قرآن مجید کے نام 4

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ قُرْآناً عَرَبِيّاً لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (٢)
ہم نے اسے عربی قرآن بناکر نازل کیا ہے کہ شاید تم لوگوں کو عقل آجائے (2)

1_ اللہ تعالی ہی قرآن مجید کو نازل کرنے والا ہے_
انا أنزلناه قرءاناً عربي
2 _ قرآن مجید اس کتاب کا نام ہے جو آنحضرت(ص) پر نازل ہوئي _
انا انزلناه قراءنا عربي
3_قرآن مجید نازل ہونے سے پہلے ایسی حقیقت تھی جو نہ پڑھی جانے والی تھی اور نہ ہی عربی میں تھي_
انا انزلناه قرءاناً عربي
4 _ اللہ تعالی نے قرآن مجید کو لغت اور عربی زبان کے قالب میں نازل فرمایا :
انا انزلنا قرآناً عربي
5 _ عربی زبان میں یہ قابلیت اورگنجائشے تھی کہ وحی اور معارف الہی کے مفاہیم و مطالب کو بیان کرسکے_
إنا أنزلناه قرءاناً عربياً لعلكم تعقلون
قرآن مجید کو عربی لغت میں نازل کرنے کا مقصد ، حقائق وحی کو سمجھانایہ بتاتا ہے کہ معارف الہی اور حقائق وحی کو قرآن سے سمجھنے کے لیے عربی زبان دخالت رکھتی ہے اور یہ بات عربی زبان کی اہمیت کو بتاتی ہے کہ اس میں مفاہیم و حی کو بیان کرنے کی قابلیت موجود ہے_
6 _ عربی زبان میں قرآن مجید کے نازل ہونے کا فلسفہ ، یہ ہے کہ یہ زبان سلیس اور وسیع ہے_
انا أنزلناه قرآناً عربياً لعلكم تعلقون
لفظ (عربي) کا معنی فصیح اور روشن ہے اسی وجہ سے لغت عرب کو عربی کہا جاتاہے اسی وجہ سے (قرآناً عربياً) یعنی قرآن مجید عربی زبان میں ہے بے شك یہی لغت سلیس اور وسیع ہے_

362
7_ معارف الہی اور حقائق قرآن مجید کو سمجھنے کی شرط ، عربی زبان کا جاننا ہے _
إنا أنزلناه قراء ناً عربياً لعلّكم تعقلون
8_ قرآن مجید، پڑھنے اور سمجھنے کی کتاب ہے _
إنا أنزلناه قراء ناً عربياً لعلكم تعقلون
9_ قرآن مجید تمام انسان کے لیے قابل فہم کتاب ہے_
إنا انزلناه ... لعلكم تعقلون
(لعلكم تعقلون) یعنی تا کہ تم سمجھ سکو اسمیں مخاطب کوئي خاص و مخصوص گروہ نہیں ہے _ یہی دلیل ہے کہ تمام لوگ اسکو سمجھنے پر قدرت رکھتے ہیں ہاں (عربياً) کا لفظ دلالت کرتاہے کہ عربی زبان کا جاننا، قرآن مجید کے سمجھنے کے شرائط میں سے ہے _
10_ معارف اور حقائق قرآن مجید میں غور و فکر کرنا ، ایك قدر و منزلت والا کام ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

إنا أنزلناه قراءاً ناً عربياً لعلّكم تعقلون

"عقل "(تعقلون) كا مصدر ہے جو سمجھنے اور غور و فکر کے معنی میں آتاہے اور صدر آیت کے قرینے سے "تعقلون" کا مفعول صدر آیت کے قرینہ کی وجہ سے قرآن مجید اور وحی کی تمام آیات ہیں _

آسمانی کتابیں : 2

آنحضرت(ص) :

آنحضرت(ص) کی آسمانی کتاب 2

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کے افعال 1 ، 4

عربي:

عربی زبان سیکھنے کی اہمیت 7 ; عربی زبان کی فصاحت 5 ،6 ; عربی زبان کی خصوصیات 5 ، 6

قرآن مجید :

قرآن مجید کا سرچشمہ1 ; قرآن مجید کا سمجھنا 8 ; قرآن مجید کا عربی میں ہونا 4 ; قرآن مجید کا عربی میں ہونے کا فلسفہ 6 ; قرآن مجید نازل ہونے سے پہلے 3 ; قرآن مجید کا نزول1، 2 ، 4 ; قرآن مجید کا واضح و روشن ہونا 9 ; قرآن مجید کی تلاوت 8 ; قرآن مجید کی خصوصیات 9; قرآن مجید کے سمجھنے کی اہمیت 10 ; قرآن مجید کے سمجھنے کی سہولت 9; قرآن مجید کے سمجھنے کے شرائط 7

363

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَـذَا الْقُرْآنَ وَإِن كُنتَ مِن قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ (٣)

پیغمبر ہم آپ کے سامنے ايك بہترین قصہ بیان کررہے ہیں جس کی وحی اس قرآن کے ذریعہ آپ کی طرف کی گئي ہے اگر چہ اس سے پہلے آپ اس کی طرف سے بے خبر لوگوں میں تھے (3)

1_قرآن مجید اپنے اندر بہترین اور اچھے واقعات کو لیے ہوئے ہے_

نحن نقصّ عليك أحسن القصص بما أوحينا إليك ہذا القرآن

2_ اللہ تعالی آنحضرت(ص) کے لیے گذشتہ لوگوں کے واقعات بیان کرنے والا ہے _

نحن نقصّ عليك أحسن القصص

(نقصّ) کا مصدر (قصّ) سے جو بیان کرنے اور واضح کرنے کے معنی میں آتاہے _ (قصص) بیان کرنے اور داستاننیز وہ شے جسکو واضح کیا جائے ان کے معنی میں آتاہے_

3_ قرآن مجید، بہترین و دلکش انداز میں داستانوں کو بیان کرنے والا ہے

نحن نقصّ عليك احسن القصص

4 _ حضرت یوسف (ع) کا قصہ بہترین اور اچھا قصہ ہے _

نحن نقصّ عليك احسن القصص

5 _ اللہ تعالی نے حضرت یوسف (ع) کی داستان کو بہترین اور نہایت عمدہ انداز میں بیان فرمایا ہے_

نحن نقصّ عليك أحسن القصص

6_ حضرت یوسف (ع) کے واقعہ میں دقت نظر اور مطالعہ کرنا ، معارف الہی اور حقائق سے آگاہی کا سبب ہے _

انا انزلنا قرآناً عربياً لعلكم تعقلون _ نحن نقصّ عليك أحسن القصص

مذکورہ بالا معنی جملہ (لعلکم تعقلونہ) کو جملہ (نحن نقصّ عليك) سے ارتباط دینے سے حاصل ہوا ہے _

364

7_ قرآن مجید، آنحضرت(ص) کی آسمانی کتاب کا نام ہے_

بما أوحينا اليك ہذا القرآن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

8 _ اللہ تعالى ،قرآن اور اس كے قصوں كو وحى كے ذريعے آنحضرت(ص) تك پہنچاتا تھا_
نحن نقصّ عليك ... بما أوحينا إليك ہذا القرآن
(بما أوحينا) ميں" با" سببيت ہے اور اسميں (ما) مصدريہ ہے _
9_ آنحضرت(ص) قرآن اور سورہ يوسف كے نازل ہونے سے پہلے حضرت يوسف (ع) كے قصے سے آگاہى نہيں ركھتے تھے_
نقصّ ... بما اوحينا ... و ان كنت من قبلہ لمن الغافلين
10_ عصر بعثت كے لوگ نزول قرآن سے پہلے حضرت يوسف (ع) كے واقعات سے ناآگاہ تھے_
و ان كنت من قبلہ لمن الغافلين
مذكورہ آيت ميں"ان" مخففّہ ہے اور (الغافلين) سے مراد، عصر بعثت كے لوگ ہيں _ اس صورت ميں (إن كنت ...) كا معنى يہ ہوگا_ اے پيغمبر قرآن كے نازل ہونے سے پہلے تم بھى دوسرے لوگوں كى طرف يوسف كے قصّہ سے باخبر تھے_
11 _ قرآن مجيد، گذشتہ اقوام كے واقعات و تاريخ سے آگاہ ہونے كا منبع و سرچشمہ ہے _
و ان كنت من قبلہ لمن الغافلين
12_بعض حقائق اور واقعات سے پيغمبر اكرم(ص) كے عدم آشنائي _
وان كنت من قبلہ لمن الغافلين
13_ پيغمبر اسلام، تعليمات الہى كے بغير اپنى طرف سے امور غيبى پر مطلع نہيں تھے_
و ان كنت من قبلہ لمن الغافلين
14_ رسالت مآب كا علم وآگاہى قرآن و وحى الہى كے طفيل ہے_
بما اوحينا اليك ... و ان كنت من قبلہ لمن الغافلين
15_ عن جعفر بن محمد (ع) انہ قال: قال والدى ... و ما ا نزل اللہ سورة يوسف إلا امثالاً لكى لا يحسد بعضنا بعضاً كما حسد يوسف إخوتہ و بغوا عليہ (1)
امام صادق (ع) سے روايت ہے كہ حضرت (ع) نے فرمايا كہ ميرے والد بزرگوار(اما م باقر (ع)) نے فرمايا كہ اللہ تعالى نے سورہ يوسف كو نازل كركے لوگوں كو مثال كے ذريعہ بيدار كيا تا كہ ہم ميں سے كچھ لوگ ايك دوسرے سے حسد نہ كريں جسطرح يوسف (ع) كے بھائيوں نے ان سے حسد كيا اور ان پر ظلم و ستم كيا _
....

1)تفسير عياشى ج2 ص 166 ح 2 ; نورالثقلين ج2 ص408 ح 5_

آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) اور غفلت 12; آنحضرت(ص) اور قصہ يوسف (ع) 9 ; آنحضرت (ص) پر وحى كانزول 8 ، 14; آنحضرت (ص) كا معلم 2 ;آنحضرت(ص) كى آسمانى كتاب 7 ;آنحضرت(ص) كے علم كا سبب 14 ;آنحضرت (ص) كے علم غيب كا سرچشمہ13 ; آنحضرت كے علم كى حدود 9
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كى تعليمات 2 ; تعليمات الہى كاكردار 13
تاريخ :
تاريخ كے منابع 11
حسد :
حسد سے اجتناب كى اہميت 15
دين :
دين كو سمجھنے كا پيش خيمہ 6
روايت : 15

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سورہ یوسف :
سورہ یوسف کا نزول 9، 10;سورہ یوسف کی تعلیمات 15 ; سورہ یوسف کے نزول کا فلسفہ 15
شناخت:
شناخت کے منابع 11
غور و فکر :
غور و فکر کے آثار 6
قرآن :
قرآن کا کتب آسمانی سے ہونا 7 ; قرآن کا کردار 9 ، 10 ، 11 ،14 ; قرآن کا وحی ہونا 8 ; قرآن کی خصوصیات 1 ، 3 ;قرآن کے بیان کرنے کی روش3 ، 5 ; قرآنی قصے 1 ، 3
قصہ :
بہترین قصہ 4
کتب آسمانی : 7
گذشتہ اقوام :
گذشتہ اقوام کی سرنوشت کی اہمیت 2
مسلمین :
صدر اسلام کے مسلمین اور قصہ یوسف 10
وحی :
وحی کا کردار 14
یوسف (ع) :
حضرت یوسف کے قصے کی خصوصیات 4 ،5 ; حضرت یوسف کے قصے کا مطالعہ 6 ; حضرت یوسف (ع) کے قصے کا نہایت عمدہ ہونا 4 ، 5

366

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ (٤)
اس وقت کو یاد کرو جب یوسف نے اپنے والد سے کہا کہ بابامیں نے خواب میں گیارہ ستاروں اور آفتاب و ماہتاب کو دیکھا اور یہ دیکھا ہے کہ یہ سب میرے سامنے سجدہ کررہے ہیں (4)

1_ حضرت یوسف (ع) نے خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستاروں اور ان کے ساتھ سورج اور چاندنے انہیں سجدہ کیا _
إنی رأیت أحد عشر کوکباً والشمس والقمر رأیتہم لی ساجدین
2_ حضرت یوسف (ع) نے اپنے خواب سے یہ جان لیا کہ چاند، سورج اور ستاروں کا سجدہ کرنا، شعور اور آگاہی کے ساتھ ہے _
رأیتہم لی ساجدین
ضمیر (ہم) اور جمع کے صیغے مثلاً ساجدین یہ صاحب عقل و شعور کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور چاند، سورج اور ستاروں کو اس طرح جمع کے صیغے کے ساتھ استعمال کرنا بتاتاہے کہ حضرت یوسف (ع) اس بات کو سمجھ رہے تھے کہ ان کا سجدہ کرنا عقل و شعور کے ساتھ ہے اور اسی کے تحت اس کے سامنے خاضع ہیں_
3 _ حضرت یوسف (ع) کو اپنے خواب اور اسکی خصوصیات مینکسی قسم کا شك و تردید نہ تھا_
إنی رأیت احد عشر کوکباً ... رأیتہم لی ساجدین
(رأیت) کے فعل کا تکرار، تاکید کے لیے ہے اور تاکید لانے کا مقصد یہ ہے کہ حضرت یوسف (ع) اپنے خواب میں کوئي شك و تردید نہیں کررہے تھے_
4_ حضرت یوسف (ع) کے خواب میں چاند، سورج اور ستاروں نے اکٹھے ہی مل کر ایك جگہ پر سجدہ کیا_
انی رأیت أحد عشر کوکباً ... رأیتہم لی ساجدین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مذکورہ بالا تفسیر کو (رأیت) کے فعل کے تکراری ہونے سے سمجھا جاسکتاہے_
5_ حضرت یوسف (ع) نے اپنے تعجب آور خواب کو اپنے والد گرامی (یعقوب (ع)) سے بیان کیا _

367

إذ قال یوسف لابیہ یا ابت ... انی رایت
6_حضرت یوسف(ع) اور ان کے والد گرامی حضرت یعقوب کے ما بین انتہائي صمیمانہ تعلقات تھے _
اذ قال یوسف لا بیہ یا أبت ...یا بني
آیت شریفہ میں یوسف (ع) کا اپنے والد گرامی کو (یا ابَت) اے میرے والد گرامی سے خطاب کرنا اور اسی طرح حضرت یعقوب (ع) کا (یا بُني) (اسے میرے نور نظر) سے خطاب کرنا، ایك دوسرے سے محبت کے اظہار کو بیان کرتاہے_
7_ بچوں کی باتوں کا سننا، ان کے واقعات و حالات کو ان کی زبانی سننا اورانہیں بیان کرنے کی اجازت دینا ضروری ہے
_
اذ قال یوسف لابیہ یا ابت انی رأیت
8_ عن أبی جعفر (ع) ... رأی یوسف ہذہ الرؤیا و لہ تسع سنین فقصّہا علی ابیہ ... و کا ن یوسف من احسن الناس و جہاً و کان یعقوب یحبّہ ...(1)
امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ یوسف (ع) نے اس خواب کو 9 سال کی عمر میں دیکھا اور اسکو اپنے والد گرامی سے نقل کیا حضرت یوسف تمام لوگوں سے زیادہ وجیہ تھے اور حضرت یعقوب (ع) ان سے محبت کرتے تھے_
9_(عن ابی جعفر (ع) : ... تأویل ہذہ الرؤیا انہ سیملك مصر و یدخل علیہ ابواہ و اخوتہ ا ما الشمس فامُّ یوسف راحیل و القمر یعقوب و ا ما أحد عشر کوکباً فإخوتہ فلما دخلوا علیہ سجدوا شکراً للہ وحدہ حین نظروا الیہ ... (2)
امام باقر (ع) سے روایت ہے یوسف (ع) کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ وہ جلدی ہی مصر پر حکومت کریں گے اور ان کے والد گرامی ، والدہ ماجدہ اور ان کے بھائي ان کے ہاں آئیں گے بہر حال سورج ، یوسف کی والدہ گرامی (راحیل) اور چاند حضرت یعقوب (ع)) اور گیارہ ستارے (ان کے بھائي) ہیں جونہی ان کی نظر، ان (یوسف) پر پڑی تو سجدہ میں گر کر خدا کا شکر کیا _
10_ عن ا بی جعفر (ع) قال : الا نبیاء (ع) علی خمسة انواع ... و منہم من ینبّا فی منامہ مثل یوسف (3)
امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ انبیاء علیہم السّلام پانچ قسموں پر ہیں _ کچھ ان میں سے ایسے ہیں جنکو کو حالت نیند میں بتایا جاتاہے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام ہیں_
....

1)تفسیر قمي، ج1، ص340;بحار الانوار ج 12ص218 ح1
2)تفسیر قمی ، ج1ص 339; نور الثقلین ج2 ص 410، ح13
3)تفسیر قمی ، ج2ص 166،ح3; نور الثقلین، ج2 ص 409، ح10

368

11_ (قال ابوحمزہ: فقلت لعلی بن الحسین (ع) : متی را ی یوسف الرؤیا ؟ فقال : فی تلك اللیلة التی بات فیہا یعقوب و ولدہ شباعاً و بات فیہا ذمیال جائعاً رائہاً(1)
ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے امام سجاد (ع) سے سوال کیا کہ حضرت یوسف نے کس رات کو یہ خواب دیکھا ؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اسی رات کو جس رات یعقوب (ع) اور ان کے بیٹے پیٹ بھر کر سوئے ، اور ذمیال بھوکے پیٹ اور بے قراری کے عالم میں سویا
... --
اعداد:
گیاہ کا عدد1
انبیاء:
انبیاء کے اقسام10

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بچہ :
بچے کی بات سننا 7 ; بچے کے ساتھ پیش آنے کا طریقہ 7
چاند:
چاند کا باشعور ہونا 2
تربیت:
تربیت کا طریقہ 7
خواب:
خواب میں چاند کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھنا 4 ; خواب میں ستاروں کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھنا 4 ; خواب میں سورج کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھنا 4
سورج:
سور ج کا شعور 2
ستارے :
ستاروں کا شعور 2
علم نفسیات :
بچے کی نفسیات کا علم 7
محبت بھرے تعلقات; 6
نیند:
نیند میں الہام ہونا 10
یعقوب (ع) :
یعقوب (ع) کی یوسف (ع) سے محبت 6
یوسف (ع) :
حضرت یوسف اور حضرت یعقوب علیہما السلام 5;یوسف (ع) پر چاند کا سجدہ کرنا 1 ، 2 ،4 ;یوسف (ع) پر ستاروں کا سجدہ کرنا 1 ، 2 ،4 ;یوسف (ع) پر سورج کا سجدہ کرنا 1 ، 2 ،4 ;یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 3 ، 4 ، 5 ، 6، 8 ، 9،11;یوسف (ع) کایقین 3 ;یوسف (ع) کی حضرت یعقوب علیہم السلام سے محبت 6 ;یوسف(ع) کی فکر 2 ; یوسف (ع) کے خواب 1 ، 2 ، 3 ، 4 ،5 ; یوسف (ع) کے خوابوں کا وقت 8 ، 11 ;یوسف (ع) کے خوابوں کی تعبیر 9
....

1)تفسیر قمی ، ج2ص 168،ح5; نور الثقلین، ج2 ص 412، ح17

قَالَ يَا بُنَيَّ لاَ تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُواْ لَكَ كَيْداً إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلإِنسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (٥)
یعقوب نے کہا کہ بیٹا خبردار اپنا خواب اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا کہ وہ لوگ الٹی سیدھی تدبیروں میں لگ جائیں گے کہ شیطان انسان کا بڑا کھلا ہوا دشمن ہے (5)

1 _ حضرت یعقوب(ع) نے اپنے بیٹے یوسف (ع) کواس کا خواب اپنے بھائیوں سے بیان کرنے سے منع فرمایا :
یا بنی لا تقصص رء یاك علی اخوتك

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

2 _ حضرت یوسف (ع) کا خواب بتاتا تھا کہ حضرت یوسف(ع) بلند مرتبے پر فیض ہوں گے اور وہ بھائیوں پر سرداری کریں گے_
یا بنّی لا تقصص رء یاك علی اخوتك فیکیدو
کیونکہ حضرت یوسف (ع) کے بھائي ان کا خواب سننے ہی ان کو نقصان دینے پر تلگئے اس سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں
1 _ حضرت یوسف (ع) کے مرتبے کا بلند و بالا ہونا2 _ خواب کی تعبیر سے ان کے بھائیوں کا آگاہ ہونا_
3_ حضرت یوسف (ع) کے کئي بھائي تھے_
لا تقصص رء یاك علی اخوتك
4_ حضرت یعقوب (ع) اس بات سے مطمئن تھے کہ اگر حضرت یوسف (ع) کے بھائي اس کے خواب سے آگاہ ہوگئے توان کے بیٹے اس سے مکر و حیلہ کریں گے_
لا تقصص رء یاك علی اخوتك فیکیدوا لك کید
اگر حضرت یعقوب (ع) کو اپنے بیٹوں کا حضرت یوسف (ع) کے بارے میں مکروحیلہ کرنے پر اطمینان نہ ہوتا تو خواب کے نقل کرنے پر یہ جملہ (فانّی آخاف ان یکیدوا ...) "کہ ڈرتا ہوں کہ تیرے ساتھ کوئي سازش نہ کریں "بیان کرتے اور اپنے جملے کو مفعول مطلق (کیداً) کے ساتھ تاکید کے طور پر استعمال نہ کرتے_
5_ حضرت یعقوب (ع) ،یوسف (ع) کو بھائیوں کی طرف سے

ضرر پہنچنے کا خطرہ محسوس کرتے تھے_
فیکیدوا لك کید
6_ حضرت یعقوب (ع) یہ پیش بینی کررہے تھے کہ یوسف (ع) کے، تمام بھائي اس کے خلاف متحد ہوجائیں گے اور کوئي بھی ان کی حمایت نہیں کرے گا_
فیکیدوا لك کید
(یکیدوا) کی ضمیر(اخوۃ) کی طرف لوٹتی ہے _ مذکورہ بالا معنی اس صورت میں ہی حاصل ہوتاہے_
7_ حضرت یعقوب (ع) اپنے بیٹوں کےخیالات و تفکر ات سے آگاہ تھے_
لا تقصص ... فیکیدوا لك کید
8_ حضرت یعقوب (ع) اور ان کے بیٹے خواب کی تعبیر سے واقف تھے_
لا تقصص رء یاك علی اخوتك فیکیدوا لك کید
9_ ممکن ہے کہ خواب و رویا آنے والے واقعات و حوادث کی خبر دیں_
انی رأیت أحد عشر ... لا تقصص رء یاك علی اخوتك
10_ حضرت یعقوب (ع) نے بیٹوں کے آپس میں جھگڑے اور لڑائي کو روکنے کے لیے کوشش کی _
لا تقصص رء یاك علی اخوتك فیکیدوا لك کید
11_ ان غیر ضروری باتوں کے نقل اور بیان کرنے سے پرہیز کرنا لازمی ہے جو دوسروں کےحسد کے ابھارنے کا سبب بنیں_
لا تقصص رء یاك علی اخوتك فیکیدوا لك کید
12 _ دوسروں کے مکر و فریب سے بچنے کے لیے کوشش کرنا ضروری ہے _
لا تقصص ... فیکیدوا لك کید
13 _ حضرت یوسف(ع) کا حیرت انگیزخواب (سورج ، چاند، ستاروں کا سجدہ کرنا)ان کے بچپن یا نوجوانی کی عمر میں تھا_
قال یابنيّ
کلمہ (بنی) لفظ (ابن) کا مصغّر ہے اوراسے ضمیر متکلم کی طرف مضاف کیا گیا ہے(یا بني) یعنی اے میرے چھوٹے بیٹے_
14 _ حضرت یوسف (ع) کے اپنے باپ حضرت یعقوب (ع) سے تعلّقات ،محبت بھرے اور محکم تھے_
یابت ... قال یا بنی لا تقصص رء یاك

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت یوسف (ع) اور حضرت یعقوب (ع) کی گفتگو میں (ی أبت) (ا ے میرے والد گرامي) اور" یابنی " اے میرے بیٹے کا ذکر ان کے محبت بھرے تعلقات کی حکایت کرتاہے_

371

15_ اولاد سے محبت کرنا اچھی عادت اور اسکا اظہار کرنا پسندیدہ بات ہے _

یأبت ... قال یا بنيّ لا تقصص

16_ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے_

ان الشیطان للانسان عدو مبین

17_ شیطان انسان میں نفوذ کرنے اور اسکو منحرف کرنے کے لیے ان کے مساعد اسباب کو حاصل کرنے کے لیےگھات میں ہے_

لا تقصص ر ء یاك ... فیکیدوا ... ان الشیطان للانسان عدو مبین

18_ شیطان کا انسان میں دشمنی کوظاہر کرنے کے لیے مناسب ترین طریقہحسدہے _

فیکیدوا لك کیداً ان الشیطان للانسان عدو مبین

19_ شیطان انسانوں میں دشمنی ڈالنے کے لیے اور ان کے درمیان مکر و فریب کو رواج دینے کے لیے کلیدی کردار ادا کرتا ہے_

فیکیدوا ... ان الشیطان للانسان عدو مبین

20 _حضرت یوسف(ع) کا خواب سننے کے بعد ان کے بھائیوں کا شیطان کے جال میں پہننے کا امکان_

فیکیدوا لك کیداً ان الشیطان للانسان عدو مبین

21 _حضرت یعقوب(ع) ،حضرت یوسف(ع) (ص) کے خوا ب کے افشاء ہونے کو شیطانی محرّك خیال کرتے تھے اور حضرت یوسف(ع) کو اس کام سے منع کیا _

لا تقصص ر ء یاك علی اخوتك ... ان الشیطان للانسان عدو مبین

(ان الشیطان) کا جملہ (فیکیدوا ...) پر بھی ناظر ہے اور جملہ (لا تقصص رؤیاك) پر بھی ناظر ہے _ اگر اس کو دوسرے جملے سے ارتباط دیں تو (لاتقصص ...) کا (ان الشیطان ...) سے ملانے کے بعد معنی یوں ہوگا _ کہ شیطان اس فرصت میں ہے کہ تیرے خواب کو افشا و ظاہر کرے تم اس سے بچو_

22_ " عن ابی جعفر(ع) : انّہ کان من خبر یوسف (ع) انہ کان أحدعشرا خاً ...(1)

امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت یوسف (ع) کے بارے میں خبر ہے کہ ان کے گیارہ بھائي تھے_

23_ " عن علی بن الحسین (ع) ... فلما را ی یوسف الرؤیا و ا صبح یقّصہا علی ا بیہ یعقوب ... فقال یعقوب لیوسف : لاتقصص رؤیاك ہذہ علی اخوتك ...فلم یکتم یوسف رؤیاہ فقصّہا علی اخوتہ ...(2)

امام سجاد علیہ السّلام سے روایت ہے ... جب یوسف (ع) نے اس خواب کو دیکھا اور اپنے والد گرامی یعقوب (ع) سے نقل کیا ... تو حضرت یعقوب علیہ

372

السلام نے ان سے کہا کہ اس خواب کو اپنے بھائیوں پر ظاہر نہ کرنا ... لیکن یوسف (ع) اپنے خواب کو چھپانہ سکے اور اپنے بھائیوں کو بتادیا ...

انسان :

انسان کو گمراہی میں ڈالنے کے اسباب 17;انسان کے دشمن 16

برادران یوسف :

برادران یوسف اور حضرت یوسف(ع) 4،6; برادران یوسف اور حضرت یوسف (ع) کا خواب 20، برادران یوسف اور شیطان کا ان کو ورغلانہ 20; برادران یوسف کا اتحاد 6; برادران یوسف کا خواب کی تعبیر کو سمجھنا 8; برادران یوسف کا سازش کرنا 4، 5; برادران یوسف کا مکر و حیلہ 4; برادران یوسف کی تعداد 3، 23;برادران یوسف کی دشمنی 6

حسد :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حسد کے آثار 18; حسد کو ترک کرنے کا پیش خیمہ11
خواب :
خواب اور آیندہ کے واقعات 9; خواب کاکردار 9 ; سچے خواب 9
دشمنی :
دشمنی کے اسباب 19
رفتار :
رفتار و کردار کے ستون 11
روایت : 22، 23
شیطان :
شیطان کا کردار و19;شیطان کا گمراہ کرنا 17; شیطان کا ورغلانہ 19; شیطان کی دشمنی 16، 17، 19; شیطان کے مؤثر ہونے کا سبب 18
علم نفیسات :
اہل خانہ کے نفسیات کی پہچان 15
علم:
آیندہ کے علم کا سبب 9
عواطف:
گھروالوں سے عطوفت کرنا 15
محبت کا رابطہ :
اولاد سے محبت رکھنا 18; محبت کرنا پسندیدہ امر ہے 15;محبت کے رابطے کے اظہار کی اہمیت 15
مکر کرنے والے :
مکر کرنے والوں سے بچنے کی اہمیت 12
مکر :
دوسروں کے مکر سے مقابلہ کرنا 12;مکر کے اسباب 19

یعقوب (ع) :
یعقوب (ع) اور برادران یوسف 7،10; یعقوب (ع) اور شیطان کا کردار 21;یعقوب (ع) اور یوسف (ع) کا خواب 21; یعقوب(ع) کا آگاہ ہونا 7; یعقوب (ع) کا خواب کی تعبیر سے واقف ہونا 8;یعقوب (ع) کا مطمئن ہونا4; یعقوب (ع) کا منع کرنا 1، 21;یعقوب (ع) کی پریشانی 5; یعقوب (ع) کی پیشگوئي 6;یعقوب (ع) کی کوشش 10; یعقوب (ع) کی مدیریت 10; یعقوب (ع) کی نصیحتیں 23;یعقوب (ع) کی یوسف (ع) سے محبت 14
یوسف (ع) :
یوسف (ع) اور ان کی بھائي 1; یوسف (ع) اور نقل خواب 1;یوسف (ع) کا بچپن 13;یوسف (ع) کا قصّہ 1، 4، 5، 6، 13، 14،20، 23;یوسف (ع) کو منع کرنا 1، 21;یوسف (ع) کو نصیحت23;یوسف(ع) کے دشمن 6;یوسف (ع) کی نوجواني13;یوسف (ع) کی یعقوب(ع) سے محبت 14 ; یوسف (ع) کے خواب کا وقت 13;یوسف (ع) کے خواب کی تعبیر 2 ; یوسف (ع) کے درجات 2

وَكَذَلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ الأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَى أَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (٦)

اور اسی طرح تمھارا پروردگار تمھیں منتخب کرے گا او ر تمھیں باتوں کی تاویل سکھائے گا اور تم پر اور یعقوب کی دوسری اولاد پر اپنی نعمت کو تمام کرے گا جس طرح تمھارے دادا پر دادا ابراھیم اور اسحاق پر تمام کرچکاہے بیشك تمھارا پروردگار بڑا جاننے والا اور صاحب حکمت ہے (6)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

1_ حضرت یوسف (ع) کا خواب خدا متعال کی طرف سے منتخب ہونے اور اس ذات اقدس کے لیے خالص و مخلصہونے سے حکایت کرتا ہے _
و کذلك یجتبیك ربك
(اجتباء) کا معنی چننا چنا_ اور اپنے لیے خالص
کرنے کے ہیں _ تو اس صورت میں (یجتبیك ربك) کا معنی یہ ہوگا کہ خداوند متعال نے تجھے اپنے لیے چنا ہے تا کہ اپنے لیے خالص و مخلص قرار دے _ اس طرح کہ تجھ میں کسی اور کا حصّہ نہ ہو _

2_ یوسف (ع) کا اللہ تعالی کی طرف سے چنا جانا یہ حضرت یعقوب (ع) کی حضرت یوسف(ع) کو بشا رت تھي_
و کذلك یجتبیك ربك
3_ خواب، پوشیدہ امور اور غیب سے آگاہی کا دریچہ ہے _
انّی رأیت أحد عشر کوکباً ... کذلك یجتبیك ربّك و یعلمك
4_ حضرت یعقوب علیہ السلام تعبیر اور تاویل خواب کے علم سے بہرہ مند تھے _
انی رأیت أحد عشر کوکباً ... کذلك یجتبیك
5_ حضرت یوسف (ع) کا مستقبل اور جس طرح وہ انتخاب ہونے والے تھے اسی طرح انہوں نے خواب میں دیکھا _
کذلك یجتبیك ربك
6_ خداوند متعال کی طرف سے لائق انسانوں کا انتخاب ، اسکی ربوبیت کا جلوہ ہے _
کذلك یجتبیك ربك
7_ حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹے یوسف (ع) کو تعبیرخواب سے آشنائي اور اسکی صحیح تحلیل کرنے پر قدرت رکھنے کی بشارت دی _
و کذلك ... یعلمك من تاؤیل الأحادیث
(احادیث) حدیث کی جمع ہے _ راغب نے مفردات میں حدیث کایوں معنی کیا ہے کہ وہ ہر کلام جو وحی کے ذریعے سے بیداری یا خواب کی حالت میں انسان تك پہنچے ، اسکو حدیث کہتے ہیں _ اسی وجہ سے(احادیث) سے خوابوں کا معنی لیا جا سکتا ہے _ اور اسی طرح حوادث و واقعات کی خبریں اور پیش آنے والے واقعات بھی لیے جاسکتے ہیں _(تاؤیل رویا) وہ واقعیت خارجی جو نیند کی حالت میں مخصوص طریقے سے رونماہوتی ہے اور اس کو خواب بیان کرتی ہے _ (تاؤیل الاخبار) حوادث و واقعات کے متحقق اور ان کے انجام کے اسباب _
8_ حضرت یوسف (ع) کے خواب سے حضرت یعقوب (ع) کو یہ علم حاصل ہوا کہ وہ خداوند متعال کے برگزیدہ بندے ہیں اور ان کو تعبیر خواب کے علم سے آگاہی اور واقعات کی صحیح تحلیل کرنے کی قدرت دی گئي ہے _
انی رأیت أحد عشر ... کذلك یجتبیك ربك و یعلمك من تأویل الا حادیث
9_ سورج ، چاند اور ستاروں کو انسان کے لیے خواب میں سجدہ کرنا اور خاضع اور خاشع ہونا انسان کے برگزیدہ ہونے اور علم و دانش کے ہاتھ آنے کی علامت ہے _
انّی رأیت أحد عشر کوکباً ...کذلك یجتبیك ربك و یعلمك
10_ حضرت یعقوب (ع) کے خاندان اور حضرت یوسف (ع) پر اللہ تعالی کی نعمتوں کا کامل ہو،نا یہ اپنے بیٹے یوسف (ع)

کو یعقوب (ع) کی خوشخبری تھی _
و یتم نعمتہ علیك و علی ال یعقوب
11_ حضرت یعقوب(ع) نے یوسف (ع) کے خواب سے یہ جان لیا کہ خداوند متعال اپنی نعمتوں کو حضرت یوسف (ع) اور خاندان یعقوب (ع) پر پورا کرنے والا ہے_
ان رایت احد عشر کوکباً ... یتم نعمتہ علیك و علی ء ال یعقوب
12_ خداوند متعال نے حضرت یوسف (ع) کے ذریعہ اپنی تمام و کامل نعمتوں کو خاندان یعقوب (ع) پر نازل فرمایا_
و کذلك ... و یتم نعمتہ علیك و علی ء ال یعقوب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یوسف(ع) ، خاندان یعقوب (ع) میں سے تھے (آل یعقوب) ان کو بھی شامل ہوتی ہے_لہذا "عليك" کو جدا لانا (آل یعقوب) کو اس پر عطف کرنا مذکورہ بالا نکتہ کی طرف اشارہ ہے _ واضح رہے کہ ستاروں ، چاند اور سورج کی تاویل بھائي ، باپ اوریوسف(ع) کی ماں سے کرنا اس کی مويّد ہے_

13_ حضرت ابراہیم (ع) اور اسحاق (ع) اللہ کی تمام کامل نعمتوں سے بہرہ مند تھے_

كما اتمّہا على ابويك من قبل ابراہيم و اسحاق

14_ اللہ تعالی نے جو نعمتیں حضرت یوسف (ع) اور آل یعقوب کو عطا فرمائیں وہ حضرت ابراہیم(ع) اور حضرت اسحاق(ع) پر نازل کی گئي نعمتوں جیس اور ہم پلہ تھیں_

يتم نعمتہ عليك ... كما اتمّہا على ابويك

15_ حضرت یوسف (ع) اس سے آگاہ تھے کہ حضرت ابراہیم (ع) اور اسحاق (ع) اللہ کی کامل نعمتوں سے بہرہ مند تھے_

كما اتمّہا على ابويك من قبل

16_ ان کے بزرگوں کی نسل میں اللہ کی نعمتوں سے بہرہ مند ہونے والے لائق و سزاوار اشخاص موجود تھے_

يتم نعمتہ عليك ... كما اتمّہا على ابويك من قبل

(كما) کا لفظ کبھی تشبیہ کے لیے استعمال ہوتا ہے اور کبھی تعلیل کے لیے استعمال ہوتا ہے یہاں تعلیل کے لیے استعمال ہوا ہے _ واضح رہے کہ اس طرح کے موارد میں علت سے مراد، علت تامہ نہیں ہے بلکہ اس سے مراد اقتضاء اور پیش خیمہ ہوتا ہے_

17_ ابراہیم (ع) اور اسحاق (ع) ، یعقوب (ع) اور یوسف (ع) کے اجداد تھے_

على ابويك من قبل ابراہيم و اسحاق

18_ قرآن مجید کی نگاہ میں باپ کے اجداد ،باپ کی جگہ ہوتے ہیں_

كما اتمّہا على ابويك من قبل ابراہيم و اسحاق

19_ ابراہیم (ع) اور اسحاق(ع) ،حضرت یوسف (ع) کی داستان (خواب میں ستاروں، چاند اور سورج کو دیکھنا) کے شروع ہونے سے پہلے باحیات نہیں تھے_

كما اتمّہا على ابويك من قبل

مذکورہ معنی (من قبل) کی تقید سے حاصل ہوتا ہے البتہیہ اس صورت میں ہے کہ جب (من قبل) (ابويك) کے متعلق ہو نہ (اتمّہا) کے متعلق ہو_

20_خداوند متعال علیم (بہت جاننے والا) اور حکیم (حکمت سے کام لینے والا) ہے_

ان ربك عليم حكيم

21_ حضرت یوسف (ع) کے فضائل اورحضرت ابراہیم (ع) ، اسحاق (ع) اور خاندان یعقوب (ع) پر نازل ہونے والی نعمتیں، خداوند متعال کی ربوبیت کا جلوہ ہیں_

يجتبيك ربك ... و يتم نعمتہ عليك و على ء ال يعقوب ... ان ربك عليم حكيم

22_ اللہ تبارك و تعالی کے افعال کا حکیمانہ ہونا اور حضرت یوسف(ع) کی خصوصیات سے آگاہی اس بات کا موجب بنی ہے کہ ان کو چنا جائے اور خوابوں کی تعبیر و تاؤیل اور آیندہ کے واقعات کی تحلیل کا حضرت (ع) کو علم عطا کیا جائے_

يجتبيك ربك ... ان ربك عليم حكيم

23_ انبیاء کرام کی پرورش و تربیت، علم وحکمت الہی سے جلوہ گر ہوتی ہے_

يجتبيك ربك ... ان ربك عليم حكيم

24_ خداوند عالم کی حکمت اور حضرت یوسف(ع) کی خصلتوں سے آگاہی سبب بنی کہ خداوند عالم اپنی نعمتوں کو آل یعقوب(ع) پر مکمل کرے_

و يتم نعمتہ عليك و على آل يعقوب ... ان ربك عليم حكيم

25_خداوند عالم کی نعمتوں سے بہرہ مند ہونے کے لیے انسانوں میں تفاوت، حکمت الہی کے تحت ہے_

يتم نعمتہ عليك و على ء ل يعقوب ... ان ربك عليم حكيم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آل یعقوب :
آل یعقوب (ع) پر نعمتوں کا تمام ہونا 10، 11، 12، 24; آل یعقوب کی نعمتیں 14، 21;آل یعقوب کے فضائل 21
ابراہیم (ع) :
ابراہیم (ع) اور یعقوب (ع) 17; ابراہیم (ع) اور یوسف (ع) 17; حضرت ابراہیم (ع) اور حضرت یوسف (ع) کا زمانہ 19 ; حضرت ابراہیم (ع) پر نعتوں کا کامل ہونا 13، 15; حضرت ابراہیم (ع) پر نعمتیں 14، 21;حضرت ابراہیم (ع) کی اولاد 17;حضرت ابراہیم(ع) کے فضائل 21
اسحاق (ع) :
حضرت اسحاق (ع) اور حضرت یوسف (ع) کا زمانہ19;

حضرت اسحاق(ع) اور یعقوب (ع) 17; حضرت اسحاق(ع) اور یوسف(ع) 17;حضرت اسحاق (ع) پر اتمام نعمت ہونا 13، 15;حضرت اسحاق (ع) پر نعمتیں14، 21; حضرت اسحاق(ع) کی اولاد 17; حضرت اسحاق (ع) کے فضائل 21
اسماء و صفات :
حکیم 20; علیم 20
انبیاء :
انبیاء کا مربّی 23;انبیاء کی تاریخ 19; انبیاء کی تربیت 23
انسان :
انسانوں کا اقتصادی اعتبار سے متفاوت ہونا 25 ; انسانوں کا چناؤ 6;انسانوں کے انتخاب کی علامتیں 9
اللہ تعالی کی برگزیدہ شخصیات : 1، 2، 6
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی تعلیمات 22; اللہ تعالی کے ہدایا 21; اللہ تعالی کی حکمت کی نشانیاں 23;اللہ تعالی کی حکمت کے آثار 22، 24، 25; اللہ تعالی کی ربوبیت کی نشانیاں 6، 21; اللہ تعالی کی نعمتیں 12، 13، 14; اللہ تعالی کے علم غیب کے آثار 22، 24; اللہ تعالی کے علم کی نشانیاں 23
بزرگان ما سلف:
بزرگان گذشتہ کا کردار 16
بشارت :
تحلیل حوادث کی بشارت 7;تعبیر خواب کے علم کی بشارت 7; نعمت کے کامل ہونے کی بشارت 10
جدّ:
باپ کے جدّ 18
خواب :
چاند کے سجدے کی تعبیر 9;خواب کا کردار 3; ستاروں کے سجدہ کی تعبیر 9; سجدہ کی تعبیر 9;سورج کے سجدہ کی تعبیر
صفات :
اخلاقی صفات کا کردار ، 22، 24
علم :
غیب کا سرچشمہ3
نعمت :
نعمت الہی کےشامل حال 10، 11، 12، 13، 14;نعمت کا موجب 16
یعقوب (ع) :
خوابوں کی تعبیر سے آگاہی کا سبب 8; یعقوب(ع) اور یوسف(ع) کا برگزیدہ ہونا8; یعقوب(ع) اور یوسف(ع) کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خواب11;یعقوب (ع) کی خوابوں کی تعبیر کا علم 4; یعقوب (ع) کی خوشخبریاں 2، 7، 10; یعقوب(ع) کے بزرگان ما سلف 17; یعقوب(ع) کے فضائل4
یوسف (ع) :

378
یوسف (ع) پر نعمت کا کامل ہونا 10، 11; یوسف (ع) کا علم 15; یوسف (ع) کا قصہ 1;یوسف (ع) کا کردار 12; یوسف (ع) کا علم سیکھنا 22; یوسف (ع) کا معلم 22; یوسف (ع) کو بشارت 2، 7، 10;یوسف (ع) کو تعبیر خواب کا علم 7، 8، 22;یوسف(ع) کو واقعات کی تحلیل کاعلم 7، 8، 22;یوسف (ع) کي
خصوصیات 24 ;یوسف (ع) کی خوابوں کے آثار 8 ; یوسف (ع) کی نعمتیں 14، 21;یوسف (ع) کے برگزیدہ ہونے کاسبب 22;یوسف (ع) کے بزرگان 17; یوسف (ع) کے خواب کی تعبیر 1، 5; یوسف (ع) کے درجات 1،12;یوسف (ع) کے فضائل 21

لَّقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِّلسَّائِلِينَ (٧)
یقینایوسف اور ان کے بھا ئیوں کے واقعہ میں سوال کرنے والوں کے لئے بڑے نشانیوں پائي جاتی ہیں(7)

1_ حضرت یوسف(ع) اور ان کے بھائیوں کی داستا ن، ربوبیت خداوندی کی کثرت سے آیات و نشانیوں اور اسکی حکمت و علم پر مشتمل ہے_
ان ربك علیم حیکم لقد کان فی یوسف و ء اخوتہ وء ایات للسائلین
(آیات) سے مراد نشانیاں ہیں اور کیونکہ (لقد کان ...) کے جملے میں یہ بیان نہیں ہوا کہ حضرت یوسف(ع) اور ان کے بھائیوں کا قصہ کس حقیقت یا حقائق کو بیان کر دیاہے_ دوسرے لفظوں میں (آیات) کا متعلق ذکر نہیں ہوا ہے _ لہذایہ احتمال دیا جاسکتا ہے کہ اس قصہ کے حقائق آیت قبل میں ذکرہیں جو کہ ربوبیت علم و حکمت الہی ہیں_(ان ربك علیم حکیم)
2_خداوند متعال نے انسانوں کو حضرت یوسف (ع) اور ان کے بھائیوں کے واقعات میں غور و فکر کرنے کی ترغیب دلائي ہے_
لقد کان فی یوسف و اخوتہ ء ایات للسائلین
(لقد) میں لام قسم مقدّر کو بتاتا ہے_ اور (قد) تاکید کے لیے آیا ہے_ خداوند متعال کا قسم اٹھانا اور تاکید لانے کا مقصد یہ ہے کہ یوسف (ع) اور ان کے بھائیوں کی داستان میں سوال کرنے والوں کے لیے کافی آیات ہیں یہ گویا انسان کو اس داستان میں غور فکر کی دعوت دیناہے_
3_ لوگوں کا رسالت مآب(ص) سے حضرت یوسف (ع) کے واقعات کے بارے میں سوال کرنا_
لقد کان فی یوسف و اخوتہ ء ایات للسائلین
4_خداوند متعال کی حکمت و علم اورحضرت یوسف کے

379
درجات کے بارے میں سوالات ہی موجب بنے ہیں کہ قرآن مجید میں یوسف (ع) کے قصّے کو نقل کیا جائے_
ان ربك علیم حکیم _ لقد کان فی یوسف و اخوتہ ء ایات للسائلین
5_ حضرت یوسف (ع) کی داستان کو نقل کرنے سبب، ان کا خداوند عالم کی طرف سے برگزیدہ ہونے انہیں حوادث تحلیل و تعبیر خواب کا علم دینا نیزانہیں کامل نعمت عطا کرنے کی علت کو بیان کرنا ہے_
یجتبیك ربك و یعلمك ... لقد کان فی یوسف و اخوتہ ء ایات للسائلین
مذکورہ بالا تفسیر اس صورت میں ہوسکتی ہے کہ جب (آیات) کا لفظ (اجتبأ ...) یوسف (ع) کے انتخاب کے متعلق ہو جو (كذلك یجتبیك ربك و ...) کے جملے سے حاصل ہوتا ہے_
6_ فقط حقیقت کے متلاشی اور معرفت کی وادی میں تحقیق کرنے والے ہی اللہ کی ربوبیت کی نشانیوں اورعلم و حکمت کو یوسف (ع) کی داستان میں پا سکتے ہیں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لقد کان فی یوسف و اخوتہ ء ایات للسائلین
یہ واضح ہے کہ حضرت یوسف(ع) اور ان کے بھائیوں کی داستان اپنے اندر کافی علامات اور نشانیوں کو رکھتی ہے _ خواہ اس کے بارے میں سوال کیا جائے یا نہ کیا جائے _ اسی وجہ سے (للسائلین) کا لام ، لام انتفاع ہے_ تو اس صورت میں (للسائلین) کا معنی یونہوگا کہ سوال کرنے والے اور محققین اس داستان سے فائدہ مند ہوسکتے ہیں_
7_ انسانوں کے گزرے ہوئے حالات و واقعات ان کی ماہیت و حقیقت کو بیان کرتے ہیں_
لقد کان فی یوسف و اخوتہ ء ایات للسائلین
(لقد کان فی یوسف ...) میں قصہ کا لفظ نہ لاناجبکہ (فی قصّہ یوسف ...) ہی مراد ہے ، ممکن ہے اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ انسانوں کے گزرے ہوئے حالات ان کی ماہیت کو تشکیل دینے والے ہیں یعنی حقیقت میں انسان وہی ہے جو اسکی سرگذشت ہے_
8_ سوالوں کابیان کرنا اور قرآن مجید سے ان کے جوابات کو تلاش کرنا اس کی خداوند عالم کی طرف سے انسانوں کو نصیحت کی گئي_
لقد کان فی یوسف و اخوتہ ء ایات للسائلین

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) سے سوال کرنا 3
آیات الہي:1
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی تشویق کرنا 2; اللہ تعالی کی حکمت کی نشانیاں 1; اللہ تعالی کی حکمت کے بارے میں سوال 4; اللہ تعالی کی ربوبیت کی نشانیاں 1; اللہ تعالی کی نصیحتیں 8; اللہ تعالی کے علم کی نشانیاں; اللہ تعالی کے علم کے بارے میں سوال 4;

اللہ تعالی کے برگزیدہ لوگ: 5
انسان :
انسان کی حقیقت 7; انسان کے گذشتہ حالات کا کردار 7
برادران یوسف :
برادران یوسف کے انجام میں تدبر 2
حق کے طالب:
حق کے طالب اور قصّہ یوسف (ع) 6
ذکر :
حضرت یوسف(ع) کے قصہ کےذکر کا فلسفہ (ع) 4
سوالات :
سوالات کی اہمیت 8
شخصیت :
شخصیت میں مؤثر عوامل 7
شناخت :
شناخت کے منابع 8
قرآن :
قرآن کی تعلیمات 8; قرآن مجید کی طرف رجوع 8
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) کے فضائل کے بارے میں سوالات 4; حضرت یوسف کے قصّہ کی تعلیمات 6; حضرت یوسف (ع) کے قصّے کے بارے میں غور و فکر کرنے کی تشویق 2;حضرت یوسف (ع) کے قصّے کے سوال 3;قصّہ یوسف(ع) میں آیات

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

الہی 6 ; یوسف (ع) پر نعمت کا اتمام 5;یوسف (ع) کا قصّہ 5 ; یوسف (ع) کے برگزیدہ ہونے کے عوامل 5; یوسف (ع) کے حوادث کی تحلیل کا علم 5;یوسف (ع) کے خوابوں کی تعبیر کا علم 5;یوسف (ع) کے قصّے کی خصوصیات 1; یوسف (ع) کے قصّے میں اللہ تعالی کاعلم 6;یوسف (ع) کے قصّے میں اللہ تعالی کی حکمت 6; یوسف کے قصّے میں اللہ تعالی کی ربوبیت 6

إِذْ قَالُواْ لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَى أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلاَلٍ مُّبِينٍ (٨)
جب ان لوگوں نے کہا کہ یوسف او ر ان کی بھائي (ابن یامین 2)عمارے باپ کی نگاہ میں زیادہ محبوب ہیں حالانکہ ہمارے ایك بڑی جماعت ہے یقینا ہمارے ماں باپ ایك کھلی ہوئي گمراہی میں مبتلا ہیں(8)

1_ حضرت یوسف (ع) کے بھائیوں میں سےبنیامینیوسف (ع) کے ماں و باپ کی طرف سے بھائي تھے اور دوسرے صرف والد کی طرف سے بھائي تھے_
ء اذ قالوا لیوسف و اخوہ
یعقوب (ع) کی اولاد بنیامین کو یوسف کا بھائي بلاتے تھے _ حالانکہ وہ بھی یعقوب (ع) کے بیٹے اور ان کے بھائي تھے_ (لیوسف و اخوہ) یہ جملہ بتاتا ہے کہ بنیامین کا یوسف (ع) سے برادری کا رشتہ دوسرے یعقوب کے بیٹوں کی نسبت زیادہ نزدیك تھا_ یعنی بنیامین یوسف (ع) کے ماں و باپ دونوں کی طرف سے بھائي تھے اور دوسرے بھائي صرف والد کی طرف سے بھائي تھے_
2_ حضرت یعقوب (ع) تمام بیٹوں کا احترام کرتے تھے اور سب سے محبت کرتے تھے_
اذ قالوا لیوسف و اخوہ احب الی ابینا منّ
مذکورہ معنی (احبّ) کے افعلتفضیلہونے کے سبب سے ہے_
3_ یوسف (ع) ، او بنیامین، یعقوب(ع) کے دوسرے بیٹوں کی نسبتحضرت (ع) کو بہت زیادہ محبوب تھے_
اذ قالوا لیوسف و اخوہ احب الی ابین
(اخوہ) سے مراد جسطرح مفسرّین نے کہا ہے بنیامین ہیں_
4_ یوسف (ع) بنیامین سے بھی زیادہ یعقوب (ع) کے نزدیك محبوب تھے_
اذ قالوا لیوسف و اخوہ احب الی ابین

"یوسف(ع)" کا "بنامین"(اخوہ) سے مقدم ہونا مذکورہ بالا معنی کو بتاتا ہے_
5_ حضرت یوسف (ع) کی معنوی حیثیت اور خدادادی فضیلتیں، حضرت یعقوب (ع) کی ان سے بے پناہ محبت کا سبب تھیں_
کذلك یجتبیك ربك ... لیوسف و اخوہ احب الی ابینا منّ
(و کذلك یجتبیك ...) میں یوسف کی خصوصیات کا ذکر کرنے کے بعد یعقوب (ع) کی محبت کا تذکرہ یہ بتاتا ہے کہ یعقوب(ع) ، یوسف (ع) سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے_
6_ یعقوب(ع) کےتمام بیٹے یوسف (ع) او بنیامین کے ساتھ حضرت یعقوب (ع) کی زیادہ محبت کو محسوس کر رہے تھے اور اس پر رشك کرتے تھے_
اذ قالوا لیوسف و اخوہ احب الی ابینا منّ
(قالوا) کی ضمیر (اخوتہ) کی طرف لوٹتی ہے جو اس سے پہلے والی آیت میں ذکر ہوا ہے یعنی تمام نے یہی کہا اور وہ سب اس بات پر اتفاق کرتے تھے_
7_ یعقوب (ع) کی یوسف (ع) اور بنیامین دو بیٹوں سے زیادہ محبت کا اظہار ہی دوسرے بیٹونکے حسد کا سبب بنا نہ یہ کہ وہ یوسف(ع) کے خواب کی تعبیر سے واقف تھے_
اذ قالوا لیوسف و اخوہ احبّ الی ابینا منّ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

چنانچہ حضرت یوسف(ع) نے اپنے خواب اپنے بھائیوں کے سامنے پیش کیا اگر یہی ان کے حسد کاسبب بنتا تو، تو وہ بنیامین کا نام نہ لیتے صرف حضرت یوسف(ع) کا ہی نام ہے_

8_ یوسف (ع) کے بھائیوں کے حسد نے ہی ان کو ان کے خلاف میٹینگ کرنے پر مصمم کیا _

اذ قالوا لیوسف و اخوہ احب الی ابینا منّ

9_ حضرت یوسف (ع) کے بھائیوں کی ان کے خلاف میٹینگ اور گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یوسف (ع) اور بنیامین سے یعقوب (ع) کی زیادہ محبت کرنے کا انہیں مستحق نہیں سمجھتے تھے_

اذ قالوا لیوسف و اخوہ احب الی ابینا منّا و نحن عصبة ان آبانا لفی ضلال مبین

10_ حضرت یوسف (ع) کے بھائي طاقتور ، کام کرنے والے اور اپنے باپ کے دنیاوی امور کو ہاتھ میں لیے ہوئے تھے_

و نحن عصبة ان آبانا لفی ضلال مبین

(عصبة) اس جماعت کو کہتے ہیں جو دس سے زیادہ افراد پر مشتمل ہو جو آپس مینرشتہ دار ہوں اور ایك دوسرے کی پشت پناہی کرتے ہوں _ اس کا لازمہ یہ ہے کہ وہ لوگ طاقتور اور کام کرنے والے لوگ ہوں گے_ اور (و نحن عصبة) کا جملہ یہ بتاتاہے کہ ان کے بھائي، یعقوب (ع) کی

383

یوسف (ع) اور بنیامین سے زیادہ محبت کرنا ان کی خطا و غلط فکر خیال کرتے تھے_ اور وہ یوسف (ع) کے بھائي کیونکہ یعقوب (ع) کے دنیاوی و مادی منافع میں کارآمد طاقتور اور امور کو چلانے والے تھے_

11_ یوسف (ع) کے بھائي زیادہ طاقت اور اپنی ا کثریت کے بل بولتے پر مغرور تھے_

و نحن عصبة

12_ یوسف (ع) کے بھائي اپنی قوت اور کام کاج والے ہونے کے سبب اپنے والد گرامی یعقوب (ع) کی محبت کو اپنے لیے زیادہ سزا وار سمجھتے تھے_

اذ قالوا لیوسف و اخوہ احب الی ابینا منّا و نحن عصبة

13_ حضرت یعقوب(ع) کے دوسرے فرزند، حضرت یعقوب (ع) کی یوسف (ع) اور بنیامین سے بہت زیادہ محبت کو اپنی نظر میں واضح خطا اور لغزش خیال کرتے تھے_

اذ قالوا لیوسف و اخوہ احب ... ان آبانا لفی ضلال مبین

14_ یوسف (ع) کے بھائي دس افراد سے کم نہ تھے_

و نحن عصبة

15_ عن علی بن الحسین (ع) ... فلما رای یوسف الرؤیا و اصبح یقصّہا علی ابیہ یعقوب ، فاغتم یعقوب لما سمع من یوسف مع ما اوحی اللہ عزوجل الیہ ان استعد للبلاء ... و خاف ان یکون ما اوحی اللہ عزوجل الیہ من الاستعداد للبلاء ہو فی یوسف خاصّة فاشدّت رقتہ علیہ من بین ولدہ فلما رای اخوة یوسف ما یضع یعقوب بیوسف و تکرمتہ ایّاہ و ایثارہ ایّاہ علیہم اشتد ذلك علیہم ... و قالوا: ان یوسف و اخاہ " احب الی ابینا منّا ... " (1)

امام سجاد (ع) سے روایت ہے کہ ... جب حضرت یوسف (ع) نے خواب دیکھا تو صبح سویرے ہی یعقوب (ع) کے لیے اسکو بیان کیا _ یعقوب (ع) ، یوسف (ع) سے یہ خواب سنا اور خداوند متعال نے وحی بھی کی کہ مصیبتوں کے لیے اپنے آپ کو آمادہ کرو تو وہ غمگین ہوگئے ... اور یہ خوف ہوا کہ یہ مصیبت صرف یوسف (ع) ہی کے لیے نہ ہو _ اسوجہ سے دوسرے بھائیوں کی نسبت حضرت (ع) کی محبت و مہربانی یوسف(ع) سے زیادہ ہوگئي _ جب یوسف (ع) کے بھائیوں نے یعقوب کے اس عمل کو دیکھا کہ اسکا زیادہ ہی احترام کرتے ہیں_ اور اس کو ہم پر ترجیحدیتے ہیں_ یہ بات ان پر بہت سخت گزری اور کہا یوسف (ع) اور اسکا بھائي ہمارے باپ کے نزدیك ہم سے زیادہ محبوب ہیں_

....

1) علل الشرائع ، ص 46، ح 1، ب 41 : نور الثقلین ، ج 2 ص 412، ح 17_

384

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

احساسات :
پدرانہ احساسات 2، 3;خاندانی احساسات 2
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف (ع) اور بنیامین 6، 7; برادران یوسف اور یوسف (ع) 6، 7;برادران یوسف کا تکبر 11; برادران یوسف کی کا جلسہ 9;برادران یوسف کا حسد کرنا 6، 7، 8;برادران یوسف کی تعداد 14; برادران یوسف کا کردار 10;برادران یوسف کی صفات 10;برادران یوسف کی فکر 12، 13; برادران یوسف کی قدرت 10، 11، 12; برادران یوسف کے مکر و فریب کا سبب 8
بنیامین :
بنیامین اور یوسف 1
تحريك :
تحريك کے عوامل 7
حسد:
حسدکے آثار 8; حسد کے عوامل 6،7
روایت :15
محبت :
محبت کے عوامل 5
گھرانہ :
گھرانہ میں امتیازات کے آثار
یعقوب (ع) :
بنیامین سے حضرت یعقوب کی محبت کے آثار 7; یعقوب(ع) اور بیٹوں کا احترام 2; یعقوب(ع) اور خطا 13; یعقوب (ع) کا غمگین ہونا 15; یعقوب(ع) کی بنیامین سے محبت 3;، 4، 6، 9، 13; یعقوب(ع) کی بیٹوں سے محبت 2، 3، 12; یعقوب(ع) کی یوسف (ع) سے محبت 3، 4، 5، 6،9، 13، 15; یعقوب (ع) کی یوسف(ع) سے محبت کے آثار 7; یعقوب کے برتاؤ کا طریقہ 2
یوسف (ع) :
یوسف(ع) کا قصّہ 8، 15;یوسف(ع) کی معنوی صلاحتیں 5; یوسف(ع) کے پدری بھائي 1; یوسف(ع) کے پدری و مادری بھائي 1;یوسف(ع) کے خواب کے آثار 15; یوسف(ع) کے فضائل کے آثار 5

385

اقْتُلُواْ يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضاً يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُواْ مِن بَعْدِهِ قَوْماً صَالِحِينَ (٩)
تم لوگ یوسف کو قتل کردو یا کسی زمیں میں پھینك دوتو باپ کا رخ تمھارے ہی طرف ہوجائے گا اور تم سب ان کے بعد صالح قوم بن جائو گے (9)

1_ حضرت یوسف (ع) کے خلاف سازش والی ٹینگ میں اکثر بھائیوں کی رائے یہ تھی کہ یا تو یوسف کو قتل کیا جائے یا درو دراز علاقے میں جلا وطن کردیا جائے_
اقتلوا یوسف او اطرحوه ارض
(اقتلوا یوسف) کے جملے کی دو طرح کی تفسیر کر سکتے ہیں1_ یوسف (ع) کے کچھ بھائیوں نے ان کو قتل کرنے کا مشورہ دیا اور دوسروں نے انہیں جلاوطنکرنے کا مشورہ دیا2_ اکثریت اس کے خلاف سازش کانظریہ رکھتے تھے _ خواہ اس کو قتل کردیں یا اسکو جلا وطن کردیں یہ بات قابل ذکر ہے کہ بعد والی آیت شریفہ میں جملہ (ان کنتم فاعلین) بتاتا ہے کہ ان بھائیوں میں ایك تھا جو ان دونوں نظریے کے خلاف تھا اسی وجہ سے اکثریت کا لفظ بولا گیا کہ اکثریت کی یہ رائے تھي_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

2_ یوسف (ع) کے بھائیوں کا حسد، ان کے قتل یاجلا وطن کرنے کے ارادے کا سببنا_
اذ قالوا لیوسف و اخوہ احب ... اقتلوا یوسف
3_ حسد انسان کو قتل یا اپنے بھائي کوجلا وطن کرنے جیسے گناہوں پراکساتا ہے_
و اذ قالوا لیوسف و اخوہ احب ... اقتلوا یوسف او اطرحوہ ارض
4_ یوسف (ع) کے بھائي، حضرت یوسف(ع) کی گھرانے میں عدم موجودگی کو یعقوب کی اپنے لیے مکمل توجہ کا سبب سمجھتے تھے_
اقتلوا یوسف ... یخل لکم وجہ ابیکم
(یخل لکم وجہ ابیکم) (تمہارے لیے تمہارے والد کا چہرہ خالی ہو) یہ اس بات سے کنایہ ہے کہ ان کی توجہ و الطاف ، یوسف سے دور ہو جائے گا اور فقط تمہارے لیے ہوگا_(یخل) کا فعل (اقتلوا) اور (اطرحوا) امر کا جواب ہے _

اور یہ" یخل" کا فعل (ان)شرطیہ جو مقدر ہے اس کے ذریعے مجزوم ہو ا ہے_یعني(ان تقتلوہ او تظروحوہ یخل لکم) _
5_ یوسف (ع) کے بھائي، حضرت یوسف(ع) کی عدم موجود گی میں بنیامین کو یعقوب (ع) کی محبت جلب کرنے میں اپنا رقیب خیال نہیں کرتے تھے_
لیوسف و اخوہ احب ... اقتلوا یوسف ... یخل لکم وجہ ابیکم
یوسف (ع) کے بھائي یعقوب (ع) کی یوسف (ع) اور بنیامین سے بہت زیادہ محبت سے رنجیدہ تھے لیکن وہ یوسف (ع) کو درمیان سے ہٹانے سے اپنی مشکل کو حل شدہ سمجھتے تھے اسی وجہ سے وہ یہ خیال کرتے تھے کہ یعقوب (ع) کی ان کی طرف کامل توجہسے تنہا بنیامین مانع نہینبن سکتا_
6_ انسان کے محبوب ہونے کا عشق ،اسے مقصود تك پہنچنے کے لیے قتل و جنایت پر اکساتا ہے_
اقتلوا لیوسف ... یخل لکم وجہ ابیکم
7_ یوسف (ع) کے بھائي حضرت یعقوب (ع) کے پاس ان کی موجودگی کو اپنے لیے مشکلات اور بدبختی سمجھتے تھے_
اقتلوا یوسف ... تکونوا من بعدہ قوما صالحین
8_ یوسف (ع) کے بھائي اپنے امور کی صلاح وبہبود، ضرت یوسف(ع) کے قتل میں خیال کرتے تھے _
اقتلوا یوسف او اطرحوہ ارضا ... و تکونوا من بعدہ قوماً صالحین
(قوما صالحین) میں صلاح سے مراد،د نیاوی امور کی اصلاح ہے _ کیونکہ ظاہر یہ ہو تا ہے کہ (تکونوا) کا فعل مضارع (یخل) پر عطف ہے اور (اقتلوا) (اطرحوہ) فعل امر کا جواب ہے پس اس صورت میں (تکونوا ...) کے جملے کا معنی یہ ہوگا_ اگر یوسف (ع) کو قتل کردیں یا اسکو جلاو طنکردیں تو تمہارے کاموں کی اصلاح ہوجائے گی اور تم سے بدبختی دور ہوجائے گي_
9_ یوسف (ع) کے بھائي اس خیال میں تھے کہ ان کو قتل یا جلاوطن کرنے کے بعد وہ توبہ کرلیں گئے اور راہ راست پر آجائیں گے_
اقتلوا یوسف ... وتکونوا من بعدہ قوماً صالحین
(قوما صالحین) سےمذکورہ بالا معنی میندینی و اخلاقی اصلاح مراد لی گئي ہے اور اس بنیاد پر کہ (و تکونوا) میں و "أو مع" کے معنی میں ہے _ اور (تکونوا) کا جملہ (ان) مقدرہ کے ذریعے منصوب ہے_ تو اس صورت میں (اقتلوا یوسف ... و تکونوا من بعدہ قوماً صالحین) کا معنی یوں ہو جائے گا_ کہ یوسف (ع) کو قتل کردو لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اس کے بعد تم درگاہ الہی میں توبہ کر لو اور نیك اور صالح لوگوں میں سے ہوجاؤ_
10_ یوسف (ع) کے بھائي ان کے قتل یا جلا وطن کرنے کو گناہ

اور نامناسب سمجھتے تھے اوروہ اس بات کے معترف بھی تھے_
اقتلوا یوسف او اطرحوہ ارضاً ... و تکونوا من بعد ہ قوماً صالحین
11_ عن علی بن الحسین (ع) فی قولہ تعالی :(و تکونوا من بعدہ قوماً صالحین) ای تتوبون (1)
امام سجاد (ع) سے خداوند عالم کے اس جملہ(و تکونوا من بعدہ قوماً صالحین) کے بارے میں روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(ع) نے فرمايا:اس سے مراد يہ ہے كہ وہ اس كام كے بعد توبہ كرنے كا ارادہ ركھتے تھے_

اقرار :
گناہ كا اقرار 10
برادران يوسف :
برادران يوسف اور بنيامين 5; برادران يوسف اور يوسف (ع) 1، 4، 7; برادران يوسف اور يوسف (ع) كا قتل 10;برادران يوسف اور يوسف (ع) كى جلا وطن 10;برادران يوسف كا اقرار 10;برادران يوسف كا حسد كرنا 2; برادران يوسف كى توبہ 9، 11; برادران يوسف كى سازش 1;برادران يوسف كى فكر 4،5، 7، 8، 9، 10;برادران يوسف كى مصلحتى فكر 8
بھائي:
بھائي كا قتل 3;بھائي كے دربدر ہونے كے اسباب3
جرم :
جرم كا سبب 6
حسد :
حسد كے آثار 2،3
روايت : 11
روابط :
روابط كے آثار 6; محبوب ہونے كے ليے روابط 6
قتل :
قتل كا سبب 6; قتل كے عوامل 3
گناہ :
گناہ كے عوامل 3
يعقوب (ع) :
يعقوب (ع) كى اپنے بيٹوں سے محبت 4،5
يوسف (ع) :
يوسف (ع) كا جلا وطن ہونا 8، 9; يوسف (ع) كا قتل 8،9; يوسف (ع) كا قصّہ 1، 5، 7، 8، 9، 11;يوسف (ع) كے جلا وطن ہونے كى سازش 1،2;يوسف (ع) كے خلاف سازش كرنا 1; يوسف (ع) كے قتل كى سازش 1،2
....

1)علل الشرائع ، ص 47، ح 1 ، ب 41; نور الثقلين ، ج 2 ، ص 412، ح 17_

قَالَ قَآئِلٌ مَّنْهُمْ لاَ تَقْتُلُواْ يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَةِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ (١٠)
ان ميں سے ايك شخص نے كہا كہ يوسف كو قتل نہ كرو بلكہ كسى اندھے كنويں ميں ڈال دوتا كہ كوئي قافلہ اٹھالے جائے اگر تم كچھ كرناہى چاہتے ہو(10)

1_ يوسف (ع) كے بھائيوں ميں سے ايك (لاوي) نے سازش كے اجتماع ميں دوسرے بھائيوں كو اس كو قتل كرنے سے منع

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

كيا _
قال قائل منہم لا تقتلوا يوسف
(قائل) كا كلمہ مفرد ہونا يہ بتاتا ہے كہ يوسف (ع) كے بھائيوں ميں سے صرف ايك نے اس كے قتل كى مخالفت كى _ روايت كےمطابق جو بعد ميں ذكر ہوگئي اسكا نام (لاوى) تھا_
2_ لاوى اس بات ميں اپنے دوسرے بھائيوں كے مخالف تھا كہ يوسف (ع) كے خلاف سازش كى جائے اور اس كو والد گرامى حضرت يعقوب (ع) سے دور كيا جائے_
لا تقتلوا يوسف و القوه فى غى بت الجب ... ان كنتم فاعلين
(ان كنتم فاعلين) (كہ اگر تم يوسف (ع) كے خلاف سازش كرنے ميں مصمم ارادہ ركھتے ہو) كا جملہ بتاتا ہے كہ لاوى اس سازش كو عملى كرنے ميں راضى نہيں تھا_ اور يہ بات بھى لازم الذكر ہے كہ (ان كنتم ...) كا جملہ جو كہ شرط ہے اسكا جواب وہ معنى ہے جس كا جملہژڑالقوه ..." سے استفادہ ہوتا ہے ہے تو جملہ كامل يوں ہوگا _ (ان كنتم فاعلين ... فالقوه فى غيبت الجب) اگر تم اس سازش پر عمل كرتے بھى ہو تو اسكو تاريك كنويں ميں ڈال دو_
3_ لاوى نے اپنے بھائيوں كو مشورہ ديا كہ اگر تم يوسف (ع) كو اپنے سے دور كرنے پر تلے ہوئے ہو تو اسكو اس كنويں ميں ڈال دو جہاں قافلوں كے آنے جانے كا راستہ ہے_
قال قائل منہم لا تقتلوا يوسف و القوه فى غيبت الجب يلتقطہ بعض السيّارة
(جبّ) كنويں كے معنى ميں ہے_ بعض اہل لغت (جبّ) كا معنى گہرا اور عميق كنواں كرتے ہيں _ جو

پانى سے بھرا ہوا ہو _ مجمع البيان ميں (غيبت الجب) كا معنى يوں كيا گيا ہے گڑا يا طاقچہ مانند جو كنويں كے پانى كے اوپر عموما بنايا جاتا ہے_ (سيارہ) اس جماعت كو كہتے ہيں جو سفر كرتے ہيں جنہيںقافلے بھى كہا جاتا ہے_
4_ لاوى اپنے اس مشورے (يعنى يوسف (ع) كو كنويں ميں ڈالا جائے) سے يوسف (ع) كى جان كى حفاظت اور انہيں كو قتل كرنے سے بچانا چاہتا تھا_
لا تقتلوا يوسف ... و القوه فى غيبت الجب يلتقطہ بعض السيارة
لاوى كا يہ مشورہ كہ يوسف كو اس كنويں ميں ڈالا جائے جو آنے جانے والے قافلوں كے راستے ميں ہو_ اس مشورہ كے مقابلہ ميں تھا كہ اسكو جنگل و بيابان ميں اكيلا چھوڑا جائے (او اطرحوه ارضاً) نيز ساتھيہ بھى تصريح كرنا كہ كوئي نہ كوئي قافلہ اسكو پالے گا_ (يلتقطہ بعض السيارة) يہ بات دلالت كرتى ہے كہ وہ نہيں چاہتا تھا كہ يوسف (ع) كى زندگى تلف ہوجائے_
5_ لاوى كى طرف سے جس كنويں كے بارے ميں مشورہ ديا گيا تھا كہ اس ميں يوسف (ع) كو ڈالا جائے وہ معين و مخصوص كنوانتھا_
القوه فى غيبت الجب
(الجب) ميں جو الف لام ہے ظاہر يہ ہے كہ يہ عہد ذہنى ہے يعنى وہ كنواں پہلے سے معين و مشخص تھا_
6_ لاوي، يوسف (ع) كو كنويں ميں ڈال دينے كو يوسف (ع) تك قافلوں كى رسائي كا پيش خيمہ سمجھتا تھا اور اس بات كو اسكى موت سے نجات كا ذريعہ ديكھ رہا تھا_
يلتقطہ بعض السيارة
التقاط (يلتقطة) كا مصدر ہے جو پانا يا حاصل كرنے كے معنى ميں آتا ہے_
7_ (عن على بن الحسين (ع) ... قال كبيرہم " و لا تقتلوا يوسف " و لكن " القوه فى غيابت الجب "(1)
امام سجاد (ع) سے روايت ہے كہ ان كے بڑے بھائي نے كہا كہ يوسف (ع) كو قتل نہ كرنا بلكہ اسكو كنويں كى مخفى جگہ ميں ڈال دينا_
8_ عن ابى جعفر (ع) ... فقال لاوى لا يجوز قتلہ و نغيبہ عن ابينا (2)
پھر لاوى نے كہا كہ انكا قتل كرنا جائز نہيں ہے ليكن اسكو ہم اپنے والد گرامى سے دورديتے ہيں_

برادران يوسف :
برادران يوسف كى سازش 1، 2، 3، 4

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

روایت : 7، 8
لاوی :
....

1) علل الشرائع ، ص 47، ح1، ب41; نور الثقلین ، ج 2، ص 413 ، ح 17_
2) تفسیر قمی ، ج 1 ص 340; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 415، ح 19_

390

لاوی اور یوسف (ع) 3;لاوی اور یوسف (ع) کا جلا وطن ہونا 2; لاوی اور یوسف (ع) کا قتل 1، 4;لاوی اوریوسف (ع) کی نجات 4،6;لاوی کا مشورہ 1، 3، 5، 8;لاوی کی فکر 2; لاوی کے مشورے کا فلسفہ 4، 6
یوسف (ع) :
یوسف (ع) کا قصّہ 1، 2، 3، 4، 6، 7، 8; یوسف (ع) کنویں میں 3،7;یوسف (ع) کے خلاف سازش 1، 2، 3; یوسف کے کنویں کا قصّہ 5

قَالُواْ يَا أَبَانَا مَا لَكَ لاَ تَأْمَنَّا عَلَى يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ (١١)
ان لوگوں نے یعقوب سے کہا کہ بابا کیا بات ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہم پر بھروسہ نہیں کرتے ہیں حالانکہ ہم ان پر شفقت کرنے والے ہیں(11)

1_ لاوی کا یہ مشورہ کہ (یوسف (ع) کو قتل نہ کیا جائے اور اسکو کنویں میں ڈالا جائے) دوسرے بھائیوں نے قبول کرلیا اور ان لوگوں کے مور تائید واقع ہوا _
لا تقتلوا یوسف و القوه فی غیبت الجب ... قالوا یا بانا مالك
یعقوب (ع) کے سامنے (تمام بھائیوں کا حاضر ہونا اور) یوسف (ع) کو چراگاہوں کی طرف لے جانے کے لیے ان کو راضی کرنا _ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ لاوی کا یہ مشورہ (القوه فی غیبت الجب) آخر ی بات تھی جسکو لاوی نےبیان کیا تھااور سب نے اسکو قبول کیا_
2_ یعقوب (ع) ، ہمیشہ یوسف (ع) کے خلاف ان کے بھائیوں کے مکر و فریب سے پریشان تھے_
یا بانا مالك لا تأمنّا علی یوسف
3_ یعقوب (ع) ، یوسف (ع) کو ان کے بھائیوں کے سپرد کرنے سے ہمیشہ اجتناب کرتے تھے_
مالك لا تأمنّا علی یوسف
4_ یعقوب (ع) سے یوسف (ع) کو لے جانا تا کہ(اپنی سازش کو عملی جامہ پہنائیں) برادران یوسف کے لیے ایك بنیادی اور اساسی مشکل تھی _
قالوا یأبانامالك لا تأمنّا علی یوسف
5_ برادران یوسف کا باپ سے یوسف (ع) کو لے جانے کے لیے اسکی رضایت حاصل کرنے کیلئے زمینہ ہموار کرنا _
یأبانا مالك لا تأمنّا علی یوسف
6_ یعقوب (ع) کی اولاد جھوٹ و مکر پر اتر آئي تا کہحضرت

391

یعقوب(ع) کا اعتماد حاصل کریں اور وہ یوسف (ع) کو ان کے سپرد کرنے پر راضی ہوجائیں_
و انا لہ لناصحون ...
7_ یوسف (ع) کے بھائیوں نے یعقوب (ع) کے سامنے شکایت کی اور اس بات پر تنقید کی کہ وہ یوسف (ع) کی نسبت ہم پر اعتماد نہیں کرتے ہیں
قالوا ی أبانا مالك لا تأمنّ
8_ یعقوب (ع) کے بیٹوں نے ان کے حضور یوسف (ع) سے اپنی خیر خواہی کے بارے میں تاکید کی _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مالك لا تأمنّا علی یوسف و انا لہ لناصحون

9_ یعقوب (ع) کے بیٹے ان سے اظہار محبت کر کے اور ان کے احساسات کو ابھار کر ان کو فریب دینا چاہتے تھے_

قالوا ی أبانا مالك لا تأمنّا علی یوسف

مذکورہ بالا تفسیر (یأبانا) اے ہمارے والد گرامی اور (مالك لا تأمنّا ...) " آپ کو کیاہو گیا ہے کہ یوسف (ع) کے بارے میں ہم پر بے اعتمادی کر رہے ہیں" سے حاصل ہوئي ہے_

10_ حسد ، انسان کو جھوٹ بولنا اور اپنے نزدیك اور محبوب ترین شخص کے ساتھ مکرو فریب جیسے گناہ کرنے پر مجبور کرتا ہے_

قالوا یأبانا مالك لا تأمنّا علی یوسف و انا لہ لناصحون

برادارن یوسف :

برادارن یوسف (ع) اور لاوی کا مشورہ 1; برادران یوسف(ع) اور یعقوب (ع) کا راضی ہونا 5، 6; برادران یوسف(ع) اور یعقوب (ع) 7، 8، 9; برادران یوسف(ع) اور یوسف (ع) 7; برادران یوسف(ع) سے بے اعتمادی 7; برادران یوسف(ع) کا برتاؤ 9; برادران یوسف (ع) کا جھوٹ بولنا 6; برادران یوسف (ع) کا خیر خواہی کرنے کا اظہار کرنا 8;برادران یوسف(ع) کا شکوہ 7; برادران یوسف(ع) کا محبت کا اظہار کرنا 9;برادران یوسف (ع) کا مکر 9;برادران یوسف(ع) کی سازش 4 ،5، 6،9

جھوٹ:

جھوٹ کے اسباب 10

حسد :

حسد کے آثار 10

عزیر و اقارب :

عزیر و اقارب سے مکرکرنا 10

گناہ :

گناہ کے عوامل 10

لاوی :

لاوی کے مشورے کا قبول ہونا 1

392

مکر :

مکر کا سبب 10

یعقوب (ع) :

حضرت یعقوب (ع) اور برادران یوسف 3; یعقوب (ع) اور برادران یوسف(ع) کی سازش 2; یعقوب (ع) کی پریشانی 2; یعقوب (ع) و یوسف (ع) 3

یوسف (ع) :

یوسف (ع) کا قصّہ 1، 3، 4، 5، 6، 7، 8، 9; یوسف (ع) کا کنویں میں ہونا 1;یوسف (ع) کے خلاف سازش 2، 4

أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَداً يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (١٢)

کل ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کچھ کھائے پئے اور کھیلے اور ہم تو اس کی حفاظت کرنے والے موجود ہی ہیں (12)

1_ یعقوب (ع) کے بیٹوں نے یوسف (ع) کے خلاف اپنی سازش کو عملی کرنے کے لیے ان سے چاہا کہ یوسف (ع) کو ہمارے ساتھ چراگاہ کی طرف بھیجیں_

ارسلہ معنا غد

2_ یوسف (ع) کے بھائیوں نے اس کے خلاف سازش کو عملی جامہ پہنانے کے لیے آپس مینصلاح و مشورہ اور اپنے باپ سے گفتگو کرنے کے دوسرے دن کو معین کیا _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اذ قالوا ... قالوا ی أبانا ... ارسلہ معنا غد
3_ یوسف (ع) کے بھائي اپنے ناپاك اور ناروا منصوبے کو حضرت یوسف(ع) کے خلاف عملی جامہ پہنانے کے لئے جلدی میں تھے اور اسمیں انتظار کو مناسب نہیں سمجھتے تھے_
ارسلہ معنا غد
مذکورہ بالا معنی ان بھائیوں کی اس وضاحت سے (کہ کل یوسف (ع) کو ہمارے ساتھ بھیج دیجیئے) استفادہ ہوتاہے_
4_ یوسف (ع) کے بھائي اپنی اس اظہار محبت کے ساتھ کہ یوسف (ع) کی جسمانی ضروریات کو پورا کرنے کے بہانے (سیر و تفریح و گھومنا پھرنا اور کھیل کودکے لیے جانا) اپنی خیرخواہی کو ثابت کرنا چاہتے تھے_
و انا لہ لناصحون ، ارسلہ معنا غداً یرتع و یلعب
رتع (یرتع) کا مصدر ہے_ بہت زیادہ کھانے پینے کی چیزوں سے استفادہ کرنا اور باغوں کے پھلوں کا نوش کرنا ، کھیتی اور چراگاہوں میں جانا _

5_ برادارن یوسف(ع) ، یوسف (ع) کو گھومنے پھرنے کی ضرورت اور سیر و تفریح گاہ میں کھانا کھلانے کا بہانے بنا کو اسکو جنگل بیاباں میں لے جانا چاہتے تھے اور یعقوب (ع) سے دور کرنا چاہتے تھے_
ارسلہ معنا غداً یرتع و یلعب
6_ حضرت یوسف، (ع) بھائیوں کی اس کے خلاف سازش کے وقت بچپن یا نوجوانی کے سن میں تھے_
ارسلہ معنا غداً یرتع و یلعب
مذکورہ بالا معنی (یلعب)" کھیل کو ے دگا "سے حاصل ہوا ہے کیونکہ کھیل کو دکے لفظ کو معمولاً بچوں یا نوجوانوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے_
7_ کھلی اور سر سبز جگہوں پر جانا، کھیل و کود اور گھومنا پھر نا یہ بچوں کیطبعی ضرورت ہے_
و انا لہ لناصحون ، ارسلہ معنا غداً یرتع و یلعب
8_ یعقوب (ع) کے سامنے ان کے بیٹوں نے حضرت یوسف (ع) کی حفاظت اور نگہداری کو بہت زیادہ تاکید کے ساتھ اپنی گردن پر لیا _
و انا لہ لحافظون
جملہ اسمیہ میں (انّ) اور لام تاکید سے بہت زیادہ تاکید حاصل ہوتی ہے_
9_ یوسف (ع) کے بھائیونکا نامناسب عمل (سازش کرنا ، جھوٹ بولنا ، فریب و دغہ کرنا) ان میں شیطان کے نفود سے پیدا ہوا تھا_
ان الشیطان للانسان عدو مبین ... اقتلوا یوسف ارسلہ معنا غداً یرتع و یلعب
10_ انسانوں میں شیطان کا نفود اور بغض و نفاق ، جھوٹ بولنے اور دغہ و فریب دینے اور غلط قسم کی ناروا سازشیں کرنے کی ترغیب دینا، یہ انسانوں کے ساتھ اس کی واضح دشمنی کا ثبوت ہے_
ان الشیطان للانسان عدو مبین ... اقتلوا یوسف ... ارسلہ معنا غداً یرتع و یلعب و انا لہ لحافظون
11_عن ابی جعفر ... فقالوا کما حکی الله عزوجل " ... ارسلہ معنا غداً یرتع و یلعب " ای یرعی الغنم و یلعب "(1)
امام باقر (ع) سے روایت ہے _ جسطرح خداوند متعال نے ذکر فرمایا اسی طرح برادران یوسف(ع) نے کہا :
" ... ارسلہ معنا غداً یرتع و یلعب " اسکو ہمارے ساتھ بھیجنا تا کہ بھیڑ ، بکریوں کو چرائے اور کھیلے کودے_

انسان :
انسان کے دشمن 10
....

1) تفسیر قمی ، 1 ، ص 340; بحار الانوار ، ج 12، ص 218، ح 1

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

برادران يوسف :
برادران يوسف اور يعقوب (ع) 8; برادران يوسف اور يوسف (ع) 5،8; برادران يوسف اور يوسف (ع) كى ضروريات 4;برادران يوسف كا جلدى كرنا 3; برادران يوسف كا وعده دينا 8; برادران يوسف كى خيرخواہى كااظہار 4;برادران يوسف كى خواہشات 11;برادران يوسف كى سازش 1، 3، 4، 6; برادران يوسف كى سازش كا پيش خيمہ 5; برادران يوسف كى سازش كا سرچشمہ9; برادران يوسف كى سازش كا وقت 2; برادران يوسف كى محبت كااظہار 4;برادران يوسف كى نامناسب حركات 9; برارداں يوسف(ع) كے جھوٹ بولنے كا سبب9; برادران يوسف(ع) كے مكرو فريب كا سبب9
بچہ :
بچہ كى ضروريات 7
تفريح :
سبزه زار ميں تفريح كرنا 7
جھوٹ:
جھوٹ كى تشويق 10
روايت: 11
شيطان :
شيطان كا كردار 10; شيطان كا نفود 10; شيطان كى دشمنى كے آثار 10;شيطان كے نفود كے آثار 9
ضرورتيں:
سير و تفريح كى ضرورت 5، 7; كھيل كود كى ضرورت 5،7
كھيل كود:
سبزه زار ميں كھيل كود كرنا 7
مكر :
مكر و فريب كى تشويق 10
نفاق :
نفاق كى تشويق 10
نفسيات:
بچے كى نفسيات7
يوسف (ع) :
يوسف (ع) كا بچپن 6;يوسف (ع) كا چوپانى كرنا 11; يوسف (ع) كا قصّہ 1، 2، 3، 4، 5، 6، 7، 8 ، 11;يوسف (ع) كا كھيلنا 11;يوسف (ع) كو ہمراه لے جانا 1; يوسف (ع) كى حفاظت 8;يوسف (ع) كى مادى ضروريات 5;يوسف(ع) كى نوجوانى 6; يوسف (ع) كے خلاف سازش 1، 2، 3، 6

395

قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَن تَذْهَبُواْ بِهِ وَأَخَافُ أَن يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ (١٣)
يعقوب نے كہا كہ مجھے اس كا لے جانا تكليف پہنچاتا ہے اور ميں ڈرتاہوں كہ كہيں اسے بھيڑيا نہ كھا جائے اور تم غافل ہى ره جائو (13)

1_ يعقوب (ع) ، يوسف (ع) كو ان كے بھائيوں كے ساتھ بھيجنے پر راضى نہيں تھے اور اس سے وه پرہيز كرنا چاہتے تھے_
قال انى ليحزننى ان تذہبوا بہ
2_ حضرت يعقوب (ع) كے ليے يوسف (ع) كے فراق و جدائي كا غم ان كو بھائيوں كے ساتھ بھيجنے سے روكتا تھا_
مالك لا تأمنّا ... قال انى ليحزننى ان تذہبوا بہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

3_ یعقوب (ع) اپنے بیٹے یوسف (ع) سے بہت ہی محبت کرتے تھے اور ان کی جدائي سے پریشان اور محزون ہوتے تھے_
قال انی لیحزننی ان تذہبوا بہ
4_ یعقوب (ع) نے یوسف (ع) کے بارے میں اپنے بیٹوں پر عدم اعتمادی رکھنے کے باوجود اس کا اظہار نہینکیا_
قال انی لیحزننی ان تذہبوا بہ و اخاف ان یأکلہ الذئب
5_ حضرت یعقوب (ع) کا یوسف (ع) کو اپنے بیٹوں کے ہمراہ نہ بھیجنے کے دلائل میں سے ایك دلیل، یوسف (ع) کی جان پر بھیڑیوں کے حملہ کا خوف تھا_
قال انی ... اخاف ان یاکلہ الذئب
6_ عصر یعقوب (ع) میں کنعان کے اطراف اور چراگاہوں میں لوگوں پر بھیڑیوں کا حملہ ممکن اور مشہور تھا_
اخاف ان یاکلہ الذئب و انتم عنہ غافلون
7_صحرا میں یوسف (ع) کے بھائیوں کا یوسف (ع) کی حفاظت سے غافل ہوجانا، یعقوب (ع) کے لیے غیر متوقع نہیں تھا_
اخاف ان یأکلہ الذئب و انتم عنہ غافلون

8_ " عن ابی عبداللہ (ع) ' 'قال : ان بنی یعقوب لما سألوا اباہم یعقوب ان یأذن لیوسف فی الخروج معہم قال لہم " انی اخاف ان یاکلہ الذئب و انتم عنہ غافلون " قرّب یعقوب لہم العلّة اعتلوا بہا فی یوسف(ع) (1)
امام صادق (ع) سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں جب یعقوب (ع) کے بیٹوں نے اپنے باپ سے یوسف (ع) کے بارے میں اجازت لی تا کہ یوسف (ع) کو شہر سے باہر اپنے ساتھ لے جائیں تو ان کے باپ نے کہا : کہ میں ڈرتاہوں کہ بھیڑیا اس کو کھانہ جائے اور تم اس کی حفاظت سے غفلت بر تو ... پس یعقوب (ع) نے یوسف(ع) کے نہ لانے کا جو بہانہ انہوں نے بنایا تھا ان کے ذہن میں ڈال دیا_
9_ عن علی بن الحسین (ع) ... قال یعقوب (ع) (انی لیحزننی ان تذہبوا بہ و اخاف ان یأکلہ الذئب) فأنتزعہ حذراً علیہ من ان یکون البلوی من اللہ عزوجل علی یعقوب فی یوسف خاصّہ ...(2)
امام سجاد (ع) سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں یعقوب (ع) نے (اپنے بیٹوں) سے کہا (کہ تمہارا یوسف (ع) کو لے جانا مجھے غمزدہ اور محزون کرتا ہے کیونکہ ڈرتا ہوں کہ اسکو بھیریا نہ کھا جائے پھر یوسف (ع) کو ان کے ہاتھوں سے واپس لے لیا کیونکہ ان کو یہ خوف تھا کہ جو مصیبت خدا کی طرف سے اس پر آنے والی تھي(خصوصا یوسف (ع) کے بارے میں) ان پر نازل نہ ہوجائے_

احساسات :
پدری احساسات 3
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف اور یوسف (ع) 7; برادران یوسف کا عذر 8; برادران یوسف کی غفلت 7
روایت :8،9
سرزمین :
سرزمین کنعان مینبھیڑیے کا خطرہ 6
یعقوب (ع) :
یعقوب (ع) اور برادارن یوسف 4، 9; یعقوب (ع) اور برادران یوسف کی خواہشات 1، 5; یعقوب (ع) اور یوسف (ع) 5;یعقوب اور یوسف (ع) کی جدائي 3 ; یعقوب (ع) کا بہانہ گیری 1، 2، 5;یعقوب(ع) کا حزن و غم 2، 3; یعقوب (ع) کا خوف 5; یعقوب (ع) کا قصّہ 1، 2، 3 ،4، 5;یعقوب (ع) کی برادران یوسف(ع) سے بے اعتمادی 4;یعقوب (ع) کی مخالفت کے دلائل 5; یعقوب (ع) کی یوسف (ع) سے محبت 3; یعقوب (ع) کے زمانہ میں بھیڑیوں کا خطرہ 6; یعقوب (ع) کے غم زدہ ہونے کا فلسفہ 9;یعقوب (ع) یوسف (ع) کی جدائي میں 2
یوسف (ع) :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یوسف (ع) کابھڑیے کا لقمہ بننے کاخوف 9; یوسف (ع) کا قصّہ 1، 2، 3، 4، 7، 8 ، 9; یوسف (ع) کی حفاظت 5، 7
....

1)علل الشرائع ، ص 358 ح 56، ب 370: نور الثقلین ، ج 2 ، ص 415، ح 20 _
2) علل الشرائع ، ص 47، ح 1 ، ب 41 ; نور الثقلین ج 2 ، ص 412، ح 17_

قَالُواْ لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذاً لَّخَاسِرُونَ (١٤)
اور ان لوگوں نے کہا کہ اگر اسے بھیڑیا کھا گیا اور ہم سب اس کے بھائي ہی ہیں تو ہم بڑے خسارہ والوں میں ہوجائیں گے (14)
1_ یوسف (ع) کے بھائي متحد اور طاقتور گروہ تھے_
و نحن عصبة
2_ یوسف (ع) کے بھائي اپنے طاقتور ہونے اور کثریت پر مغرور تھے_
لئن اکلہ الذئب و نحن عصبہ
3_ یعقوب (ع) کے بیٹے اپنی زیادہ قدرت و طاقت کو یاد کر کے ان کی پریشانی (یوسف (ع) پر بھیڑیوں کا حملہ) کو بے جا خیال کیا _
اخاف ... قالوا لئن اکلہ الذئب و نحن عصبہ
4_ برادران یوسف(ع) ،یوسف (ع) کی حفاظت نہ کرنے پر اپنی بے لیاقتی کے معترف تھے_
لئن اکلہ الذئب و نحن عصبة انا اذاً لخاسرون
5_ یوسف (ع) کے بھائیوں نے اپنے باپ کی موجودگی میں یوسف (ع) کی ہلاکت کو اپنے لیے تباہی و بربادی ظاہر کیا_
انا اذاً لخاسرون

برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف(ع) اور یعقوب(ع) 3، 5; برادران یوسف(ع) اور یوسف (ع) کی محافظت 4; برادران یوسف(ع) اور یوسف (ع) کی ہلاکت 5;برادران یوسف(ع) کا اتحاد 1; برادران یوسف(ع) کا تکبر 2; برادران یوسف(ع) کا نقصان اٹھانا 5;
برادران یوسف(ع) کی فکر 5;برادران یوسف(ع) کی قدرت 1، 3; برادران یوسف(ع) کی کثرت 2
یعقوب (ع) :
یعقوب (ع) کو خطرے کا احساس 3; یعقوب (ع) کی پریشانی 3
یوسف (ع) :
یوسف (ع) کا قصّہ 3، 4، 5

فَلَمَّا ذَهَبُواْ بِهِ وَأَجْمَعُواْ أَن يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَةِ الْجُبِّ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُم بِأَمْرِهِمْ هَـذَا وَهُمْ لاَ يَشْعُرُونَ (١٥)
اس کے بعد جب وہ سب یوسف کو لے گئے اور یہ طے کرلیا کہ انھیں اندھے کنویں میں ڈال دیں اور ہم نے یوسف کی طرف وحی کردی کہ عنقریب تم ان کو اس سازش سے باخبر کروگے اور انھیں خیال بھی نہ ہوگا(15)
1_ یعقوب (ع) کے بیٹوں نے اپنے دھو کے اور مکاری سے یوسف (ع) کو اپنے ساتھ لے جانے پر ان کو راضی کرلیا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

انا لہ لحافظون ... فلما ذہبوا بہ
2_ انبیاء (ع) کے لیے ممکن ہے کہ وہ دوسروں کی فکر وسوچ سے بے خبر ہوں_
انا لہ لحافظون ... فلما ذہبوا بہ و اجمعوا ان یجعلوہ فی غیابت الجب
3_ اللہ کے ابنیاء (ع) بھی نا اہل لوگوں کے مکر و فریب اور ان پر اعتماد نہ کرنے سےمحفوظ نہیں تھے_
انا لہ لحافظون ... فلما ذہبوا بہ و اجمعوا ان یجعلوہ فی غیابت الجب
4_ یوسف (ع) کے بھائي اسکوصحرا میں لے جانے سے پہلے اس کے انجام و عاقبت کے متعلق قطعی طور پر متفق نہیں تھے_
فلما ذہبوا بہ و اجمعو
اجماع کا لفظ(اجمعوا) کا مصدر ہے_ اسکا معنی " را ی اور عقیدہ میں متفق ہونا نیز فیصلہ کرنا اور کسی کام کو انجام دینے کے لیے آمادہ ہونا " ہیں اور مذکورہ بالا تفسیر معنی اول کو مد نظر رکھتے ہوئے کی گئي ہے_
5_ یوسف (ع) کے بھائي اس کے خلاف سازش میں اسکو قتل کرنے سے پرہیز کر رہے تھے اور وہ چاہتے تھے کہ وہ زندہ رہ جائے_
و القوہ فی غیابت الجب ... و اجمعوا ان

399

یجعلوہ فی غیابت الجب
برادران یوسف چاہتے تھے کہ اسکو کنویں میں رکھ دیننہ یہ کہ اسے کنویں میں ڈال دیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اسکو زندہ رکھنے کی کوشش میں تھے_
6_ یوسف (ع) کے تمام بھائیوں نے اسکو ہمراہ لے جانے کے بعد اسکو کنویں کے تاریك طاقچے میں رکھنے کے لیے اپنے آپ کو آمادہ کیا_
فلما ذہبوا بہ و اجمعوا ان یجعلوہ فی غیابت الجب
مذکورہ تفسیر میں (اجماع) کا معنی فیصلہ کرنے اور کام کو انجام دینے کے لیے مہیا ہونے کالیا گیا ہے یہ بات قابل ذکر ہے کہگذشتہ آیات 9، 10، 11; اس معنی کی تائید کرتی ہیں_
7_ برادران یوسف (ع) کا حضرت یوسف(ع) کو کنویں میں رکھے جانے کی حالت کا منظر بہت ہی برا اور غمزدہ و غمگین تھا_
فلما ذہبوا بہ و اجمعوا ان یجعلوہ فی غیابت الجب
(لما) حرف شرط ہے اور اسکا جواب، آیت شریفہ میں ذکر نہیں ہوا اسکا جواب ذکر نہ کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ وقت جس وقت یوسف (ع) کو کنویں میں رکھا جارہا تھا بہت ہی برا اور دل کودکھانے والا تھا _ یعنیجس وقت یوسف (ع) کے بھائیوں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ اسکو کنویں میں رکھ دیں تو یہ ایسی حالت ہے کہ اس کے سننے کی طاقت رکھنا بہت ہی مشکل ہے_
8_ خداوند متعال نے یوسف (ع) کو وحی کے ذریعے کنعان کے کنویں سے نجات اور بھائیوں سے دوبارہ ملاقات کی نوید و خوشخبری دي_
و اوحینا الیہ لتنبّئنّہم بأمرہم ہذ
جملہ (لتنبّئنّہم) (بے شك تو اس واقعہ کی اپنے بھائیوں سے یاد آوری کرے گا) یوسف (ع) کی کنویں سے نجات پر دلالت کرتا ہے نیز اس بات کی حکایت کرتا ہے کہ تو آیندہ اپنے بھائیوں سے ملاقات کرے گا_
9_ خداوند متعال کی یوسف (ع) کو کنعان کے کنویں میں وحی کرنا، اسکی خاص عنایت و مہربانی تھی _
ان یجعلوہ فی غیابت الجب و اوحینا الیہ
10_یوسف، (ع) بچپن کی عمر میں وحی کو دریافت کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے_
فلّما ذہبوا بہ ...واوحینااِلیہ
11_ وحی الہی کو دریافت اور سمجھنے کے لیے کسی خاص سن کی ضرورت نہیں_
و اوحینا الیہ
12_ یوسف (ع) ، بچپن میں ہی نبوت کے مقام پر فائز ہوئے_
و اوحینا الیہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

13_ یوسف (ع) کا کنعان کے کنویں کے واقعہ کی بھائیوں کو یادآوری کرانا، یوسف (ع) کو خداوند متعال کی طرف

400

سے وحی کا اصل مقصد تھا_
واوحینا الیہ لتنبّئنّہم بأمرہم ہذا و ہم لا یشعرون
14_ خداوند متعال نے یوسف (ع) کو یہ خبر دی کہ تیری اپنے بھائیوں سے آیندہ ملاقات، چاہ کنعان کے واقعہ کے کافی مدت بعد ہوگی _
لتنبّئنّہم بأمرہم ہذا و ہم لا یشعرون
(و ہم لا یشعرون) جملہ حالیہ (لتنبّئنّ) کے ساتھ متعلق ہے_ یعنی تو ان کو خبر دے گا درحالانکہ وہ متوجہ نہیں ہوں گے (یعنی تمہیں نہیں پہچانتے ہوں گے) یعنی برادران یوسف میں سے کوئي بھی آیندہ ملاقات کے وقت اسکو نہیں پہچان سکے گا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملاقات کافی مدت کے بعدہوگی _
15_ وحی الہی کے مضامینمیں سے کچھ یہ بھی تھا کہ دوبارہ ملاقات میں یوسف (ع) اپنے بھائیوں پر تسلّط اور قدرت رکھتا ہوگا_
و اوحینا الیہ لتنبّئنّہم بأمرہم ہذا و ہم لا یشعرون
یہ کہ برادران یوسف میں سے کوئي بھی آیندہ ملاقات میں ان کو نہیں پہچان سکے گا مذکورہ وجوہات کے علاوہ ایك اور وجہ بھی ہو سکتی ہے وہ یہ کہ خداوند متعال جملہ (و ہم لا یشعرون) سے یوسف (ع) کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ تم اسوقت اس درجہ و مقام پر فائز ہوگے کہ تیرے بھائي اس کا تصور بھی نہیں کرسکتے یہانتك کہ وہ احتمال دیں کہ تم ان کے بھائي ہو_
16_ برادران یوسف، وحی الہی کو سننے اور محسوس کرنے پر قدرت نہیں رکھتے تھے_
و اوحینا الیہ ... و ہم لا یشعرون
مذکورہ بالا تفسیر اس صورت میں ہے کہ (و ہم لا یشعرون) کا جملہ جو حال ہے وہ فعل (اوحینا) کے ساتھ متعلق ہو تو اس صورت میں (و ہم لا یشعرون) کا معنی یوں ہوگا کہ وہ لوگ ہماری یوسف (ع) کو جو وحی ہوئي اسکو نہیں سمجھ رہے تھے_
17_ " قال ابوحمزہ : فقلت لعلی بن الحسین(ع) : ابن کم کان یوسف یوم القوہ فی الجب"؟
فقال : ابن تسع سنین ... (1)
ابوحمزہ کہتے ہینکہ میں نے امام سجاد (ع) سے عرض کی کہ جب حضرت یوسف (ع) کو کنویں میں ڈالا گیا تو وہ کتنے سال کے تھے ، توانہوں نے فرمایا وہ نو سال کے تھے_
18_ "قال رسول اللہ (ص) لما القی یوسف فی الجب اتاہ جبرئیل (ع) فقال لہ : یا غلام ، من القاك فی ہذا الجب ؟ قال : اخوتی _
قال : و لم ؟ قال : لمودّۃ ابی ایّای حسدونی ... (2)
....

1) علل الشرائع ، ص 48، ح 1 ، ب 41 ; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 414 ، ح 17_
2) الدر المنثور ، ج 4 ، ص 511_

401

رسالت مأب (ص) نے فرمایا کہ جب یوسف (ع) کو کنویں میں ڈالا گیا تو جبرئیل (ع) ان کے پاس تشریف لائے اور کہا :
اے جوان : کس نے تمہیں اس کنویں میں ڈالا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا : میرے بھائیوں نے پھر جبرئیل نے کہا کیوں؟ تو انہوں نے جواب دیا کیونکہ میرے والد گرامی مجھ سے زیادہ محبت کرتے تھے اسی وجہ سے وہ مجھے سے حسد کرتے تھے_
19_ عن ابی جعفر (ع) فی قولہ " لتنبّئنّہم بأمرہم ہذا و ہم لا یشعرون " یقول لا یشعرون انك انت یوسف ... (1)
امام باقر (ع) خداوند متعال کے اس قول (لتنبّئنّہم ... و ہم لا یشعرون) کے بارے مینروایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں خداوند متعال یہ فرما رہا ہے یعنیوہ نہیں جانتےکہ تم وہی یوسف ہو_
20_ " عن علی بن الحسین (ع) ... فانطلقوا بہ مسرعین مخافۃ ان یأخذہ منہم ولا یدفعہ الیہم ... (2)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

امام سجاد (ع) سے روايت ہے كہ يوسف (ع) كے بھائي يوسف (ع) كو جلدى سے لے گئے ايسا نہ ہو كہ يعقوب (ع) ان كے ہاتھوں سے اسكو لے ليں اور ان كو واپس نہ ديں_

الله تعالى :

الله تعالى كى پيشگوئي 14;الله تعالى كى خوشخبرياں 8; الله تعالى كا فضل 9

انبياء (ع) :

انبياء (ع) اور لا علمى 2;انبياء (ع) كا نا اہل لوگوں پر اعتماد 3;انبياء (ع) كى عصمت كى حدود 3;انبياء كے دھو كہ كھانے كا امكان 3;انبياء (ع) كے علم كا دائرہ 2

برادران يوسف :

برادران يوسف اور وحى كا ادراك 16; برادران يوسف اور يعقوب (ع) 1; برادران يوسف اور يوسف (ع) 19، 20; برادران يوسف اور يوسف (ع) كا قتل 5 ; برادران يوسف اور يوسف (ع) كى عاقبت 4;برادران يوسف كا جھوٹ بولنا 1; برادران يوسف كا عاجز ہونا 16; برادران يوسف كا فيصلہ 4;برادران يوسف كا مكر و فريب1;برادران يوسف كى جہالت 19; برادران يوسف كى سازش 5، 6، 20

روايت : 17، 18، 19، 20

نبوّت :

بچپن مين نبوت 12

وحى :

وحى كے شرائط 11; بچپنے ميں وحى 10، 11

يعقوب (ع) :

....

1) تفسير قمى ، ج 1 ، ص 340; نور الثقلين ، ج 2 ، ص 416، ح 25
2) علل الشرائع ، ص 47، ح 1 ، ب 41; نور الثقلين ، ج 2 ، ص 413 ، ح 17_

402

يعقوب (ع) كا راضى ہونا 1

يوسف (ع) :

يوسف (ع) اور برادران 13; يوسف (ع) اور بھائيوں سے ملاقات 8، 4،15 ;يوسف (ع) پر فضل و كرم 9;يوسف كا بچپنا 10، 12; يوسف (ع) كا قصّہ 1، 4، 5، 6، 7، 8، 9، 13 ، 14 ، 15، 17، 18، 19، 20;يوسف (ع) كا كنويں ميں جانا 9، 18;يوسف كا كنويں ميں گرائے جانے كے وقت سن 17;يوسف (ع) كو سازش سے كنويں ميں ڈالنا 6، 7; يوسف(ع) كو نجات كى بشارت 8;يوسف (ع) كو وحى 8، 9، 10، 13، 14، 15، 16;يوسف (ع) كى جبرئيل سے گفتگو 18;يوسف (ع) كى حكومت 15 ; يوسف (ع) كى صلاحيت 10; يوسف (ع) كى نبوت 12; يوسف (ع) كے خلاف سازش 5، 6;يوسف (ع) كے مقامات 10، 12

وَجَاؤُواْ أَبَاهُمْ عِشَاء يَبْكُونَ (١٦)

اور وہ لوگ رات كے وقت باپ كے پاس روتے پيٹتے آئے (16)

1_ يعقوب (ع) كے بيٹے، يوسف (ع) كو كنويں ميں چھوڑنے كے بعد روتے ہوئے اپنے باپ كے پاس آئے_

و جاء و أباہم عشاءً يبكون

2_ يوسف (ع) كے بھائي اپنے جھوٹے واقعہ كو حق جلوہ دينے كے ليے بڑى دير سے شام كے قريب اپنے والد گرامى كے پاس حاضر ہوئے_

و جاء و أباہم عشاءً يبكون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(عشا) رات كی شروع كی تاريكی كو كہا جاتا ہے_ بعض اہل لغت نے كہا ہے كہ (عشا) اول مغرب سے لے كر رات تيسرے حصے تك كو كہتے ہيں _ قرآن مجيد ميں جھوٹے قصّہ كے بيان كا وقت (شروع رات كا وقت بتايا گيا ہے) مذكورہ تفسير ميں اسى بات كى طرف اشارہ ہے_

3_ رونا اور چيخ و پكار، صداقت و حقانيت كى دليل نہيں ہوسكتى _

وجاء و آباہم عشاءً يبكون

4_ بھائي كى جدائي اور اس كے قتل ہونے پر رونا جائز ہے _

جاء و آباہم عشاءً يبكون

اگر چہ برادران يوسف كے افعال و گفتار، احكام شرعى كى دليل نہيں بن سكتے _ ليكن اسى وجہ سے كہ يہ عمل (بھائي كى جدائي پر رونا) يعقوب نبى (ع) كے سامنے انجام ہوا اور انہوں نے اس عمل پر سرزنش نہيں كى اس سے معلوم ہوتا ہے كہ وہ اس عمل كو حرام اور ناپسند نہيں سمجھتے تھے _

احكام : 4

برادر :

برادر كے قتل پر رونا 4

برادران يوسف :

برادران يوسف اور يعقوب (ع) 1، 2;برادران يوسف كا رات كو لوٹنا 2; برادران يوسف كا رونا 1; برادران يوسف كى سازش 2

حقانيت :

حقانيت كے دلائل 3

صداقت :

صداقت كے دلائل 3

گريہ :

گريہ كا جائز ہونا 4;گريہ كے آثار 3;گريہ كے احكام 4

يوسف (ع) :

يوسف كا قصّہ 1، 2

قَالُواْ يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِندَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا أَنتَ بِمُؤْمِنٍ لِّنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ (١٧)

كہنے لگے بابا ہم دوڑ لگانے چلے گئے اور يوسف كو اپنے سامان كے پاس چھوڑ ديا تو تو ايك بھيڑيا آكر انھيں كھا گيا اور آپ ہمارى بات كا يقين نہ كريں گے چاہے ہم كتنے ہى سچے كيوں نہ ہوں(17)

1_ برادران يوسف(ع) نے مكمل اتفاق رائے كے ساتھ يعقوب عليہ السلام كے سامنے آنے سے پہلے اپنى جھوٹى بنائي ہوئي داستان كو بنايا اور سنوا را تا كہ يعقوب(ع) كے سامنے پيش كريں_

قالوا يا بانا ذہبنا ... فا كلہ الذئب

يہ بات واضح ہے كہ يعقوب (ع) كے تمام بيٹوں نے باپ كے سامنے منہ نہيں كھولا بلكہ ان ميں سے ايك نے ان سے بات كى ، ليكن اس جھوٹى بات كى نسبت تمام كى طرف دى گئي ہے لہذا(قالوا) كا لفظ استعمال كيا گيا _ اس سے معلوم ہوتا ہے كہ پہلے انہوں نے جھوٹى باتوں كو بناكر آپس ميں اتفاق كرليا تھا اور اس پر اتفاق نظر كرليا تھا_

2_ يوسف (ع) كے بھائيوں نے اپنے والد گرامى يعقوب عليہ السلام كو يوسف (ع) كا بھيڑے كا لقمہ بن جانے كے بارے ميں جھوٹى خبر دى _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قالوا ... أكلہ الذئب
3_ برادران یوسف کا یہ ایك جھوٹا بہانہ تھا کہ وہ دوڑ کے مقابلے اور بھاگ دوڑ میں مشغول ہونے کی وجہ سے یوسف (ع) سے غافل ہوگئے اور وہ بھیڑے کا لقمہ بن گیا _
یا بانا ذہبنا نستبق و ترکنا یوسف عند متاعن
(استباق) کا معنی مقابلہ کرنا اور ایك دوسرے سے آگے برھ جانا ہے اور (نستبق) کا جملہ (ذہبنا) میں فاعل (نا) کے لیے حال ہے تو اس صورت میں (ذہبنا نستبق) کا معنی یوں ہوگا کہ ہم جارہے تھے اور اس دوسرے کے ساتھ دوڑلگا رہے تھے _جانا اور مقابلہ کرنا یہ تیر انداز ی یا گھوڑا سورای کے مقابلوں کے ساتھ سازگار نہیں ہے بلکہ اس سے مراد ، دوڑنے کا مقابلہ ہے _
4_ یعقوب (ع) کے دین میں دوڑ لگانے کا مقابلہ جائز اور حضرت (ع) کے زمانے میں رائج تھا_
قالوا یا بانا إنّا ذہبنا نستبق
5_ یوسف (ع) کے بھائیوں نے اپنے بنائے ہوئے قصّے (یوسف (ع) کا بھیڑیے کا لقمہ بننا) میں با دل ناخواستہ یوسف (ع) کی حفاظت میں کوتاہی کرنے کا اعتراف کیا_
انّا لہ لحافظون ... ذہبنا نستبق ... فا کلہ الذئب
6_ یعقوب علیہ السّلام نے اپنے بیٹوں کے اس دعوی (اسکا بھیڑے کالقمہ بن جانا) کو قبول نہ کیا اور نہ ہی اس پر یقین کیا_
و ما أنت بمومن لن
7_ یعقوب (ع) کے بیٹوں نے حضرت یعقوب (ع) کواپنی داستان میں یقین نہ کرنے کی شکایت کی _
و ما أنت بمؤمن لنا و لو کنّا صادقین
(ولو کنّا صادقین) کو اگر جملہ (و ما أنت بمؤمن لنا) کے ساتھ ملادیں تو معنی یہ ہوگا _ کہ اگر ہم یوسف (ع) کے بارے میں حقیقت بھی کہیں تو آپ قبول نہیں کریں گے اور اگر جھوٹ بھی بولیں تب بھی قبول نہیں کریں گے _ یہ دونوں صورتیں آپ کے لیے کوئي فرق نہیں کرتیں یہ یعقوب (ع) کے بیٹوں کی بات تھی کہ وہ اپنے باپ پر تہمت لگار ہےتھے کہ آپ ہماری بات پرکبھی بھی یقین نہیں کریں گے_
8_ برادران یوسف(ع) ،اپنے جھوٹے قصے کی یعقوب علیہ السلام کے سامنے منظر کشی اور انہیں باور کرانے میں ناکام ہونے پرمطمئن تھے_
و ما أنت بمؤمن لنا و لو کنّا صادقین
(ایمان) کسی کی تصدیق کرنا اور اس کے دعوی پر یقین کرنا کے معنی میں آتا ہے _ اور جملہ اسمیہ میں بازائدہ کو ذکر کرنا تاکید پر دلالت کرتا ہے اور

405

یہاں یہ اس بات کی حکایت کرتا ہے کہ برادران یوسف اس کلام کے مضمون پر اطمینان رکھتے تھے_

احکام :4
برادران یوسف :
برادران یوسف اور یعقوب (ع) 1، 2، 7، 8; برادران یوسف کا اطمینان 8;برادران یوسف کا اقرار5; برادران یوسف کا توجیہ کرنا 3;برادران یوسف کا جھوٹ بولنا 1، 2، 3، 8;برادران یوسف کا دعوي 6;برادران یوسف کا عذر لانا 3;برادران یوسف کی تہمتیں 7; برادران یوسف کی سازش 1، 2، 5، 8
مقابلہ :
مقابلے کے احکام 4
یعقوب (ع) :
یعقوب (ع) اور برادران یوسف 6;یعقوب(ع) پر تہمت 7; یعقوب (ع) کے دین میں مقابلے4
یوسف (ع) :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یوسف (ع) کا بھیڑیئے کا لقمہ بننا 3، 5، 6; یوسف (ع) کا قصّہ 1، 2، 3، 5، 6، 8;یوسف(ع) کی محافظت میں کمی کرنا5

وَجَآؤُوا عَلَى قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْراً فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ (١٨)
اور یوسف کے کرتے پر جھوٹا خون لگا کرلے آئے _یعقوب نے کہا کہ یہ بات صرف تمہارے دل نہ گڑھی ہے لہذا میرا راستہ صبر جمیل کاہے اور اللہ تمہارے بیان کے مقابلہ میں میرا مددگار ہے (18)

1_ یوسف (ع) کے بھائیوں نے اسکو کنویں میں رکھنے سے پہلے اس کے بدن سے قمیص کو اتار لیا _
و جاء و علی قمیصہ بدم کذب
2_ برادران یوسف(ع) نے جھوٹ کے خون (جو اسکا خون نہیں تھا) سے اسکی قمیص کو رنگین کردیا_
وجاء و علی قمیصہ بدم کذب

3_ برادران یوسف(ع) ، یعقوب(ع) کو خون والی قمیص دکھاکر اپنےمن گھڑت دعوی کو ثابت کرنا چاہتے تھے_
وجاء و علی قمیصہ بدم کذب
4_ یوسف (ع) کی قمیص کا خونی ہونا یہ واضح و روشن دلیل تھی کہ یوسف (ع) بھیڑے کا لقمہ نہیں بنے _
وجاء و علی قمیصہ بدم کذب
(بدم) کا لفظ (جاءو) کے لیے مفعول ہے اور (علی قمیصہ) لفظ (دم) کے لیے حال ہے _ لہذا (جاوء ...) کا معنی یہ ہوگا کہ وہ جھوٹے خون کو لائے تھے حالانکہ وہ خون قمیص کے سامنے والے حصہ پر تھا حالانکہ عموماً زخمی ہونے والے کے لباس کا اندر اور استروالا حصہ خونی ہوتا ہے _ لیکن یوسف (ع) کے لباس کا اوپر والا حصہ خونی تھا اس سے یعقوب علیہ السلام بھانپ گئے کہ انکا بیٹا بھیڑے کا لقمہنہیں بنے ہیں _
5_ برادران یوسف نے یوسف(ع) کی قمیص کو جس خون سے رنگین کیا تھا اس خون سے بخوبی معلوم ہوتا تھا کہ یہ جناب یوسف(ع) کا خون نہیں ہے _
وجاء و علی قمیصہ بدم کذب
(کذب) مصدر ہے لیکن آیت شریفہ میں اسم فاعل (کاذب) کے معنی میں آیا ہے _ جب مصدر کو اسم فاعل کے معنی میں استعمال کیا جائے تو مبالغہ کا فائدہ دیتا ہے _ تو (دم کذب) کا معنی یہ ہوگا کہ ایسے جھوٹ کا خون کہ اسکا جھوٹا ہونا واضح اور وشن تھا_
6_ برادران یوسف نے ان کی قمیص جو کہیں سے بھی پھٹیہوئي نہیں تھی کو دکھا یاتو ان کا جھوٹا دعوی (کہ یوسف (ع) کوبھیڑیا کھا گیا ہے) واضح ہوگیا _
وجاء و علی قمیصہ بدم کذب
معمولاً جو شخص درندوں کا لقمہ بنتا ہے اسکا لباس صحیح و سالم نہیں رہتا _ اور زیادہ پھٹنے کی وجہ سے وہ لباس کی ماہیت سے خارج ہوجاتا ہے لہذا (قمیص) کالفظ آیت میں ذکر ہوا جسکو برادران یوسف نے یعقوب (ع) کو دکھا یا یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یا تو لباس مکمل طور پرصحیح و سالم تھا یا نسبتاً سالم تھا یہ دوسری دلیل ہوئي کہ برادران یوسف اپنے دعوی میں سچے نہیں ہیں_
7_ یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹوں کی اس قصّہ بیانی کو قبول نہیں کیا اور اس کے جھوٹے ہونے پر مطمئن ہوگئے _
فأکلہ الذئب ... قال بل سؤلت لکم انفسکم امر
(تسویل) "سوّلت "کا مصدر ہے جو آسان کرنے کے معنی میں آتا ہے نیز ناپسند شے کو زینت دینا تا کہ اچھی معلوم ہو یہاں (امر) سے مراد یوسف (ع) کے خلاف مکر وفریب ہے اسی وجہ سے (بل سوّلت ...) کا معنی یوں ہوگا جو بات کہہ رہے ہو وہ درست نہیں ہے _ بلکہ تمہارے نفس نے ناپسند شے کو تمہارے لیےاچھا جلوہ دیا ہے اور اسکا مرتکب ہونا تمہارے لیے آسان ہے _
8_ یعقوب علیہ السلام کو یوسف (ع) کے خلاف اپنے بیٹوں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کی طرف سے سازش کرنے پر اطمینان تھا _
بل سؤلت لکم انفسکم امر
کلمہ (بل) اس بات کو بتاتا ہے کہ یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کی بات کو قبول نہیں کیا اور (سوّلت لکم) کا جملہ بتاتا ہے کہ و ہ یوسف علیہ السلام کے خلاف ان کی سازش کو بھانپ گئے تھے_
9_ یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف(ع) کے خلاف اپنے بیٹوں کی سازش کا سبب ان کے نفس کا فریب اور نفسانیمکاریوں کا جلوہ سمجھتے تھے_
بل سوّلت لکم انفسکم أمر
10_ انسان کا نفس، بُرے و نامناسب کاموں کو زیبا دیکھانے اور ان کے انجام دلوانے پر قدرت رکھتا ہے _
بل سوّلت لکم انفسکم امر
11_ یعقوب علیہ السلام نے اس بات کا فیصلہ کرلیا کہ وہ اپنے بیٹوں کی اس خیانت پر جو یوسف (ع) کے بارے میں تھی پر سکوت اختیار کریں اور اسکی چھان بین نہ کریں _
بل سوّلت لکم ... و اللہ المستعان علی ما تصفون
12_ یعقوب (ع) نے یوسف (ع) کی جدائي اور اپنے بیٹوں کی غلط رفتار پر صبر و بردبار رہنے کا فیصلہ کرلیا _
فصبر جمیل
ما قبل جملات کے قرینہ کی بناء پر(صبر) کا متعلق یوسف (ع) کی جدائي اور ان کے بیٹوں کا جھوٹے قصّوں کی مناظر کشی اور غلط کام ہیں _
13_ مشکلات اور تلخ ترین واقعات میں صبر و حوصلہ سے کام لینا اچھی اور قابل تعریف خصلت ہے _
فصبر جمیل
مذکورہ تفسیر اس صورت میں ہے کہ جب لفظ (صبر) مبتدا اور (جمیل) اسکی خبر ہے _
14_ یعقوب علیہ السلام کا فراق یوسف (ع) میں صبر و حوصلہ کرنا، قابل تعریف و تحسین تھا_
فصبر جمیل
کیونکہ (جمیل) (صبر) کے لیے صفت ہے تو یہاں مبتدا کو محذوف لیا جائے گا (صبری صبر جمیل) یا خبر کو محذوف لیا جائے گا (صبر جمیل احسن) مذکورہ معنی اسی احتمال کی صورت میں ہے _
15_حضرت یعقوب(ع) نے حضرت یوسف(ع) کے بارے میں اپنے بیٹوں کے اظہار نظر کی حقیقت کو معلوم کرنے کے لیئے خداوند عالم سے مدد طلب کي_
و اللہ المستعان علی ما تصفون
(وصف) "تصفون "کا مصدر ہے جو بیان کرنے کے معنی میں آتا ہے _ لفظ(ما) سے مرادیوسف(ع) کے بھائیوں کی یوسف (ع) کے بارے میں جھوٹی باتیں ہیں ان کی غلط اور غیر حقیقت باتوں کے بارے میں خداوند متعال سے مدد

408

طلب کرنے کا معنی یہ ہے کہ ان باتوں کی حقیقت ظاہر ہوجائے _
16_ یعقوب (ع) بہت زیادہ صابر اور موحد شخصیت تھے جو صرف خداوند وحدہ لاشریك کو مدد دینے پر قادر سمجھتے تھے _
و اللہ المستعان علی ما تصفون
17_ اپنے امور میں ضروری ہے کہ صرف خداوند متعال پر توکل کیا جائے اور اس سے مددحاصل کی جائے_
و اللہ المستعان علی ما تصفون
(واللہ المستعان) کی مثل جملات میں مبتداء معرفہ اور اسکی خبر الف لام کے ساتھ غیر عہدی ہے اور وہ حصر پر دلالت کرتی ہے _
18_ خداوند متعال پر توکل کرنے والے بہت زیادہ صبر اور مقاومت کرنے والے انسان ہیں _
فصبر جمیل واللہ المستعان علی تصفون
19_ " عن ا بی عبداللہ (ع) " قال لما ا وتی بقمیص یوسف الی یعقوب ... کان بہ نضح من دم (1)
ترجمہ : امام صادق(ع) سے روایت ہے کہ جب یعقوب (ع) کے لیے یوسف(ع) کی قمیص لائي گئي تو اس پر خون کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

چھینٹے گرائے گئے تھے_

20_ " عن ا بی جعفر (ع) فی قولہ "" و جاؤ وا علی قمیصہ بدم کذب" قال: انہم ذبحوا جدیاً علی قمیصہ _(2)

امام باقر (ع) سے اللہ تعالی کے اس قول (جاؤ وا ...) کے بارے میں روایت ہے : آپ (ع) نے فرمایا کہ انہوں نے بکری کے بچے کو انکی قمیص پر ذبح کیا تھا_

21_ " عن علی بن الحسین (ع) ... قال (یعقوب لہم) بل سوّلت لکم ا نفسکم ا مراً و ما کان اللہ لیطعم لحم یوسف الذئب من قبل ا ن ا ری تا ویل رؤیاہ الصادقة (3)

امام سجاد (ع) سے روایت ہے ... یعقوب (ع) نے برادران یوسف(ع) سے کہا " بل سوّلت لکم انفسکم امراً" اور ایسا نہیں ہوسکتا کہ خداوند متعال یوسف علیہ السلام کے گوشت کو بھیڑے کی خوراك بنا دےقبل اس کے کہمیں اسکی خواب کی صحیح تعبیر و تاویل دیکھ نہ لوں_

22_ " عن الصادق (ع) فی قولہ عزّوجل فی قول یعقوب " فصبر جمیل " قال : بلا شکوی (4)

....

1) تفسیر عیاشی ، ج 2، ص171، ح9، نورالثقلین ، ج2 ص417، ح28_
2) تفسیر قمی ، ج1، ص341، نورالثقلین ، ج2، ص417، ح27_
3) تفسیر عیاشی ، ج2، ص169، ح5، تفسیر برہان ، ج 2ص 247، ح5_
4) امالی شیخ طوسی ، ج1، ص300، نور الثقلین ، ج2، ص 452، ح147_

409

امام صادق (ع) سے حضرت یعقوب (ع) کے قول کے بارے میں خداوند عالم کے اس فرمان (فصبر جمیل) کے بارے میں روایت ہے: اس سے مرادایسا صبر جسمیں شکوہ نہ ہو _

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کی مختصّات 16; اللہ تعالی کی امداد 16

برادران یوسف (ع) :

برادران یوسف (ع) اور یعقوب (ع) 3;برادران یوسف(ع) اور یوسف (ع) کی قمیص1، 3;برادران یوسف(ع) کا جھوٹ بولنا 7; برادران یوسف کا ناپسند عمل 12; برادران یوسف(ع) کی سازش 1، 2، 3، 5، 15، 20، 21 ; برادران یوسف کی سازش کے عوامل 9; برادران یوسف کی ہوا و ہوس 9، 12;برادران یوسف کے جھوٹ بولنے کی وجوہات 4، 5، 6;

توکلّ:

اللہ تعالی پر توکل کی اہمیت 17

روایت : 19، 20، 21، 22

شدّت :

شدّت میں صبر13

صابرین :

16، 18

صبر:

صبر کی اہمیت 13; صبر جمیل13; صبر جمیل سے مراد22

عمل :

ناپسندیدہ عمل کا سبب ، 10; ناپسندیدہ عمل کو خوبصورت پیش کرنے کی وجہ 10

متوکلین :

متوکلین کا صبر 18; متوکلین کی خصوصیات 18

موحدین : 16

ہوا و ہوس:

ہوا و ہوس کے آثار 9، 10

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یعقوب (ع) :
یعقوب(ع) اور برادران یوسف 7; یعقوب(ع) اور برادرا ن یوسف کی سازش 8، 11;یعقوب (ع) اور حقائق کا ظاہر ہونا 15;یعقوب (ع) کا اطمینان 7، 8; یعقوب (ع) کا صبر 12، 16، 22; یعقوب (ع) کا عقیدہ 16;یعقوب (ع) کا قصّہ 11، 12; یعقوب (ع) کا فیصلہ 11، 12; یعقوب (ع) کا مدد طلب کرنا 15;یعقوب (ع) کی توحید افعالی 16;یعقوب (ع) کی سوچ 9;یعقوب (ع) کی شخصیت 16;یعقوب (ع) کے صبر کی تعریف 14; یعقوب (ع) کے فضائل 16
یوسف (ع) :
یوسف (ع) کا بھیڑے کا لقمہ بننا 4،6; یوسف (ع) کا قصّہ 1، 2، 3، 4، 5، 6، 7، 8، 9، 11، 19، 20، 21; یوسف(ع) کی جدائي میں صبر 12، 14;یوسف(ع) کی قمیص 6; یوسف (ع) کی قمیص کا خون 2، 4، 5، 19، 20;یوسف (ع) خلاف سازش 8،9

410

وَجَاءتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُواْ وَارِدَهُمْ فَأَدْلَى دَلْوَهُ قَالَ يَا بُشْرَى هَذَا غُلاَمٌ وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً وَاللّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ (١٩)
اور وہاں ايك قافلہ آيا جس كے پانى نكالنے والے نے اپنا ڈول كنويں ميں ڈالا تو آواز دى ارے واہ يہ تو بچہ ہے اور اسے ايك قيمتى سرمايہ سمجھ كر چھپاليا اور اللہ ان كے اعمال سے خوب باخبر ہے (19)

1_ جس كنويں ميں حضرت يوسف (ع) تھے اس كے اطراف ميں ايك قافلے نے پڑاؤ ڈالا اور جو پانى لانے پر مامور تھا انہوں نے اسے كنويں كى طرف روانہ كيا_
و جاء ت سيّارة فا رسلوا واردہم
" وارد " اس شخص كو كہتے ہيں جو كنويں ، نہر اور اس طرح كى جگہوں سے پانيلينےآتا ہے _
2_ قافلے كا پانى لانے والے نے جب پانى لينے كے ليے كنعان كے كنويں ميں اپنا ڈول ڈالاتو خلاف توقع اس نے ايك بچے كو باہر نكالا_
فأدلى دلوہ قال يا بشرى ہذا غلام
(أدلا) ا دلى كا مصدر ہے جو ڈول ڈالنے كے معنى ميں آتا ہے _اور "غلام " چھوٹے بچے كو كہا جاتا ہے _(مصباح المنير)
3_ يوسف (ع) نے قافلہ كے پانى لانے والے كى رسّى و ڈول سے چمٹكراپنے آپ كو كنويں سے نجات دى _
فأرسلوا و اردہم فأدنى دلوہ قال يا بشرى ہذا غلام
4_ قافلے كاپانى لانے والا، حضرت يوسف (ع) كوپاكر بہت متعجب اور خوشحال ہوا اور اپنے ساتھيوں كواسكى خوشخبرى دي_
قال يا بشرى ہذا غلام
5_ يوسف (ع) كو پانے والا قافلہ حضرت يوسف(ع) كو بطور تجارتى سامان اپنے ساتھ لے گيا_
و اسرّوہ بضعة
(بضاعة) اس مال و اجناس كو كہتے ہيں جو تجارت

411

كے ليے ہو تا ہے_
6_حضرت يوسف(ع) كو پانے والے قافلہ نے ان كو تجارتى سامان قرار دہنے كى وجہ سے چھپانے كى بہرپور كوشش كي_
و اسرّوہ بضعة
(اسرّوا) (پوشيدہ و مخفى ركھنا) كے معنى ميں (قرار ينے كا مضى متضمن ہے) اسى وجہ سے لفظ (بضاعة) كو مفعول دوم كے طور پر منصوب كيا گيا ہے_ تو جملے كا معنى يوں ہوگا كہ يوسف (ع) كو تجارتى سامان بنا كر انكو مخفى ركھا گيا_
7_ يوسف (ع) كا كنويں سے نجات پانا، ان كى غلامى كا آغاز تھا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

و اسّروہ بضعۃ
انسان کو (بضاعت) تجارتی سامان قرار دینا ،اس کے غلام ہونے یا غلام خیال کرنے کے مترادف ہے_
8_حضرت یعقوب (ع) کے زمانے میں انسانوں کو غلام کے طور پر خرید و فروخت کا رواج تھا_
و أسرّوہ بضعۃ
9_ خداوند متعال، انسانوں کے اعمال و کردار سے آگاہ ہے_
و اللہ علیم بما یعملون
10_ اہل قافلہ، یوسف (ع) کو غلام بنانے کو غیر شرعی اور غیر قانونی کام سمجھتے تھے_
و أسرّوہ بضاعۃ و اللہ علیم بمایعملون
حالانکہ وہ بچہ جو لا وارث ملا ہو اسکو غلامی میں لانا اور قابل فروخت قرار دینا جائز اور قانونی کام تھا_لہذایوسف (ع) کو مخفی رکھنا،معقول نہیں تھا _ (ا سرّوہ بضاعۃ)
11_ یوسف (ع) کو پانے والا قافلہ، ان کو (خرید و فروخت کا) سامان قرار دینے پر گنہگار اور عذاب الہی کا مستحق قرار پایا_
و أسرّوہ بضاعۃ و اللہ علیم بما یعملون
اس چیز کی یاد آوری کہخداوند متعال، بندوں کے اعمال سے آگاہ ہے ممکن ہے اس کے عذاب دینے کی طرف اشارہ ہو_
12_ یعقوب (ع) کے زمانہ میں راستہ سے ملنے والے انسان کی خرید و فروخت، نامناسب اور غیر قانونی کام تھا_
و أسرّوہ بضاعۃ
13_ کنعان کے کنویں کے اطراف میں اہل قافلہ کا کچھ دیر کے لیے پڑاؤ ڈالنا اور کنویں سے یوسف (ع) کو نجات دینا اور اپنے ساتھ لے جانا، مشیت الہی کے مطابق اور اسکی دقیق نظارت میں انجام پایا _
و جاء ت سیّارۃ ... و اللہ علیم بما یعملون
(ما یعملون) میں"ما" سے مراد ممکن ہے یوسف (ع)

کو خرید و فروخت کا ساما ن قرار دینا ہو (أسرّوہ بضاعۃ) اور نیز یہ بھی احتمال ہے کہ قافلہ کی تمام داستان جو یوسف(ع) کے بارے میں ہے وہ مراد ہو_ پہلے احتمال کی بناء پراللہ کا علم ان کے اعمال و رفتار کے بارے میں (خرید و فروخت کاسامان قرار دینا) انکو سزا دینے کے بارے میں کنایہ ہے_دوسرے معنی کی صورت میں علم خدا، اس کی تقدیر و تدبیر سے کنایہ ہے _ یعنی تمام امور جو یوسف (ع) کو کنویں سے نجات دینے کاسبب ہوئے (کنعان کے اطراف میں قافلے کا گزرنا ، کنویں کے قریب پڑاؤ ڈالنا ...) تمام کے تمام اموراللہ تعالی کی نظارت و نگرانی میں واقع ہوئے_

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا علم غیب 9; اللہ تعالی کی تقدیر 13; اللہ تعالی کی نظارت 13
اسماء و صفات :
علیم 9
غلامی کا نظام :
غلامی کے نظام کی تاریخ 8; یعقوب (ع) کے زمانے میں غلامی کا نظام 8
گمشدہ (انسان) کی دریافت :
گمشدہ انسان کی تجارت کا ناپسندیدہ ہونا 12; یعقوب (ع) زمانہ میں گمشدہ انسان کی تجارت 12
یوسف (ع) کو پانے والا قافلہ:
یوسف (ع) کو پالینے والا قافلہ اور یوسف (ع) 5، 6، 10، 11;یوسف (ع) کو پانے والے قافلے کا پڑاؤ 13; یوسف (ع) کو پانے والے قافلے کاساقی 1; یوسف (ع) کو پانے والے قافلے کو بشارت4;یوسف (ع) کو پانے والے قافلے کے ساقی کی بشارت 4; یوسف (ع) کو پالینے والے قافلے کی سزا،11;یوسف(ع) کو پالینے والے قافلے کے ساقی کی خوشی 4; یوسف (ع) کے پانے والے قافلے کی فکر 10
یوسف (ع) :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یوسف (ع) کا چھپانا 6; یوسف (ع) کا قصّہ 1، 2، 3، 4، 5، 6 ، 7، 13; یوسف (ع) کی غلامی 7، 10;یوسف (ع) کی کنویں سے نجات 2، 3، 7، 13;یوسف (ع) کے کنویں کا قصّہ 1

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُواْ فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ (٢٠)

اور ان لوگوں نے یوسف کو معمولی قیمت پر بیچ ڈالا چند درہم کے عوض اور وہ لوگ تو ان سے بیزار تھے ہي(20)

1_ یوسف (ع) کو اہل قافلہ نے بہت ہی ناچیز اور کم درہموں میں فروخت کردیا_

و شروہ بثمن بخس دراہم معدودة

(شرائ) (شروا) کا مصدر ہے فروخت کرنے کے معنی میں آتا ہے_ اور (شروہ) میں فاعل کی ضمیر (سیّارة) کی طرف لوٹتی ہے (بخس) مصدر ہے جو اسم مفعول کے معنی میں ہے_(مبخوس _ ناقص اور ناچیز)کے معنی مینہے (ثمن بخس) یعنی جس قیمت سے خریداری کی گئي ہے وہ شے ارزش کے اعتبار سے اس سے زیادہ ہو (معدودة) کا معنی شمار کیا گیا ہےیہاں بہت کم ہونے سے کنایہ ہے_

2_ تمام اہل قافلہ خود کو یوسف (ع) کی نسبت صاحب نفع خیال کرتے تھے اور اپنے آپ کو اسکا مالك سمجھتے تھے_

اسرّوہ بضاعة ... و شروہ بثمن

یوسف (ع) کو تجارتی سامان قرار دینے اور انہیں فروخت کرنے کی نسبت قافلہ کیطرف دی گئي ہے اس سے مذکورہ تفسیر کا استفادہ ہو تاہے_

3_ اہل قافلہ جنہوں نے یوسف (ع) کوپایاتھا ان کو اپنے پاس رکھنے میں کوئي دلچسپی نہیں رکھتے تھے_

شروہ ... و کانوا فیہ من الزاہدین

(زہد) کسی شے کو بے فائدہ سمجھ کر اسکی طرف رغبت نہ رکھنے کو کہتے ہیں_ شاید اہل قافلہ کو خوف تھاکہ لا وارث انسان کو غلام بنانااپك نامناسب رویہ ہے اور یہ لوگوں پر فاش نہ ہوجائے_ اس وجہ سے انہوں نے اس کے لیے بہت ہی کم قیمت قراردی تا کہ جلدی ہی فروخت ہوجائے_

4_ اہل قافلہ کا یوسف (ع) کی فروخت میں جلدی کرنا اور ان کی نگہداشت میں بے توجہی کا اظہار کرنا، انکو کم قیمت فروخت کرنے کا سبب تھا_

و شروہ بثمن بخس ... و کانوا فیہ من الزاہدین

(و کانوا ...) کا جملہ (شروہ بثمن بخس) کے جملے کی تعلیل کے مقام پرہے _ یعنی یوسف (ع) کو اپنے پاس رکھنے میں ان کی دلچسپی نہ لینا ، ان کو کم قیمت فروخت کرنے کا موجب تھي_

5_ یوسف (ع) کے بھائیوں نے اسکو بہت ہی کم درہم اور ناچیز سی قیمت اہل قافلہ کو فروخت کردیا_

و شروہ بثمن بخس

مذکورہ تفسیر اس صورت میں ہوسکتی ہے کہ(شروہ) کے فاعل کی ضمیر سے مراد برادران یوسف ہوں اس بناء پر یوسف (ع) کے بھائي فروخت کرنے والے اور اہل قافلہ اس کے خریدارتھے_ عبارت(الذی اشتراہ من مصر)بعد والی آیت میں ممکن ہے اس بات کی تائید کرتی ہوچونکہ مصر میں یوسف (ع) کی خرید و فروخت سے پہلے بھی ان کی ایك مرتبہ خرید و فروخت ہوچکی ہے_

6_ یوسف(ع) ، اپنے بھائیوں کی نظر میں بے قیمت اور کم ارزش تھے_

و کانوا فیہ من الزاہدین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(کانوا) کی ضمیر مذکورہ معنی کی صورت میں برادران یوسف (ع) کی طرف لوٹ رہی ہے _
7_ یعقوب (ع) کے زمانے میں انسانوں کی غلامی کا اور انکی خرید و فروخت کا کام رائج تھا_
و شروہ بثمن بخس
8_ یعقوب (ع) کے زمانے میں درہم (چاندی کا سکہ) رائج کرنسی تھي_
دراہم معدودۃ
9_ " عن علی ابن الحسین (ع) : ... فلما ا خرجوہ ا قبل إلیہم إخوۃ یوسف فقالوا ہذا عبدنا ... ا منکم من یشتری ہذا العبد؟ فاشتراہ رجل منہم بعشرین درہماً و کان اخوتہ فیہ من الزاہدین ... (1)
امام سجاد (ع) سے روایت ہے کہ جب قافلے والوں نے یوسف (ع) کوکنویں سے باہر نکالا تو اس کے بھائي ان کے قریب گئے اور ان سے کہا : کہ یہ ہمارا غلام ہے ... کیا کوئي تم میں سے ایسا ہے جو اسکو خریدے؟ تو اس وقت ایك شخص نے ان سے بیس درہم میں خرید لیا اور حضرت (ع) کے بھائي ان میں کوئي دلچسپی نہیں لے رہے تھے_

برادران یوسف(ع) :
برادران یوسف(ع) اور یوسف (ع) 5، 6; برادران یوسف(ع) کی فکر 6
درہم :
یعقوب (ع) کے زمانے میں درہم کا ہونا 8
....

1)علل الشرائع ، ص 48، ح 1 ، ب 41; نور الثقلین ، ج 2، ص 413، ح 17_

415
روایت : 9
غلام رکھنا :
غلام رکھنے کی تاریخ 7; یعقوب (ع) کے زمانے میں غلام کا رکھنا 7
کرنسی :
کرنسی کی تاریخ 8; یعقوب (ع) کے زمانے میں رائج کرنسی 8
یوسف (ع) کو پانے والا قافلہ :
یوسف (ع) کو پانے والا قافلہ اور یوسف (ع) 1، 2، 3، 4; یوسف (ع) کو پانے والے قافلہ کا دعوی 2
یوسف (ع) :
یوسف (ع) سے بے توجہی 3، 4، 9; یوسف (ع) کا قصّہ 1، 2، 3، 4، 5، 6، 9;یوسف (ع) کی فروخت 1، 4، 5، 9; یوسف (ع) کی ملکیت کا دعوی 2

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِن مِّصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَى أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَداً وَكَذَلِكَ مَكَّنِّا لِيُوسُفَ فِي الأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِن تَأْوِيلِ الأَحَادِيثِ وَاللّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَلَـكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ (٢١)
اور مصر کے جس شخص نے انھیں 1_خرید اتھا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اسے عزت و احترام کے ساتھ رکھو شاید یہ ہمیں کوئي فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا فرزند بنالیں اور اس طرح ہم نے یوسف کو زمین میں اقتدار دیا اور تا کہ اس طرح انھیں خوابوں کی تعبیر کا علم سکھائیں اور اللہ اپنے کام پر غلبہ رکھنے والا ہے یہ اور بات ہے کہ اکثر لوگوں کو اس کا علم نہیں ہے (21)

1_ یوسف (ع) کو پانے والا قافلہ مصر میں داخل ہوا اور اسی ہی دیار میں اسکو فروخت کردیا_
و شروہ بثمن ... و قال الذی اشترہ من مصر
2_ عزیز مصر نے مصر میں قافلے والوں سے یوسف (ع) کو خریدلیا _
و قال الذی اشترہ من مصر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(من مصر)کے بارے میں احتمال ہے کہ

416

(اشتراہ) کے متعلق ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ (الذی اشتراہ) کے لیے حال ہو _ لیکن مذکورہ بالا تفسیر احتمال اول کی صورت میں ممکن ہے اور بعد میں آنے والی آیات اس بات کو بیان کر رہی ہیں کہ (الذی اشتراہ) سے مراد عزیز مصر ہے_

3_ یوسف (ع) کا خریدار (زلیخا کا شوہر) مصری شہری تھا_

و قال الذی اشتری ہ من مصر

مذکورہ تفسیر اس صورت میں ہے کہ جب (من مصر) کا متعلق محذوف ہواورجملہ (الذی اشتراہ) کے لیے صفت ہو یعنی جملہ یوں ہو گا _ (قال الذی اشتراہ و ہو من اہل مصر) اس نے کہا جس نے اسکو خریدا درحالا نکہ وہ اہل مصر میں سے تھا_

4_ زلیخا کا شوہر، یوسف (ع) کو خریدتے وقت (عزیزی) کے مرتبے پر نہیں تھا_

و قال الذی اشترىہ من مصر

خریدار یوسف (ع) کو عزیز مصر کے(قرآن مجید) عنوان سے یاد نہ کرنا،ممکن ہے مذکورہ تفسیر کی طرف اشارہ ہو_

5_ عزیز مصر ،نے یوسف (ع) کو خریدتے وقت ان کی بلند شخصیت اور مقام والاسے اطمینان حاصل کرلیا _

لا مرأتہ أکرمی مثوىہ عسی أن ینفعن

6_ عزیز مصر چاہتا تھا کہ یوسف (ع) سے اپنے کاموں کے لیے استفادہ کرے یا اسکو اپنے اور اپنی بیوی کی فرزندی میں لے آئے_

قال الذی ... أکرمی مثوی ہ عسی أن ینفعنا أو نتخذہ ولد

7_ عزیز مصر نے یوسف (ع) کی مدد اور اسکو اپنی فرزندی میں لانے کا سبب اپنی اور اپنی بیوی زلیخا کی اس سے محبت کو قراردیا_

أکرمی مثوی ہ عسی أن ینفعنا أو نتخذہ ولد

جملہ (عسی ...) جملہ (اکرمی مثواہ) کے لیے علت ہے _ تو جملے کا معنی یوں ہوگا _ کہ مینتم سے یہ چاہتا ہوں کہ تم اسکا احترام کرو تا کہ وہ ہم سے محبت کرنے لگے تا کہ اسکی مدد سے ہم اپنے دل کو بہلائیں یا یہ کہ اسکو منہ بولا بیٹا بنا نے میں کامیاب ہوجائیں_

8_ عزیز مصر نے یوسف (ع) کے کاموں کو اپنی بیوی زلیخا کے سپرد کیا اور اس سے کہا کہ انکا احترام کرے اور ان کے مقام و مرتبے کا خیال رکھے_

لا مرأتہ أکرمی مثوىہ

(مثوی) اسم مکان ہے جو گھر یا رہائشے گاہ کے معنی میں آتا ہے _(اکرمی مثواہ) یعنی اس کی منزل ومقام کا احترام کرو_ گھر اور رہائشے گاہ کے مناسب و اچھے ہونے پر تاکید بتاتی ہے کہ اصل میں اس شخص کی تعظیم ہے جو اس جگہ رہائشے پذیر ہے_

9_ عزیز مصر اور اسکی بیوی زلیخااولاد کی نعمت سے محروم

417

تھے_

أو نتخذہ ولد

معمولاً وہ لوگ جو اولاد نہیں رکھتے، وہی کسی کو اپنی اولاد قرار دیتے ہیں اوراسوجہ سے جملہ (نتخذہ ولداً) مذکورہ بالا معنی کی طرف ممکن ہے اشارہ ہو اور یوسف (ع) کو اپنی فرزندی میں لانے کا بیان کلمہ (عسی) سے ظاہر ہوتا ہے جو اس احتمال پر تاکید کررہا ہے_

10_ کسی شخص کو فرزند (منہ بولا بیٹے) کے طور پر انتخاب کرنا، یوسف (ع) کے زمانے میں متداول امر تھا اور قدیم مصر میناسکی قانونی حیثیت تھی _

أو نتخذہ ولد

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

11_ خداوند متعال نے یوسف (ع) کو عزیز مصر کے گھرانے میں داخل کر کے یوسف (ع) کے لیے اس سرزمین مصر میں بانفوذ اور قدرتمند ہونے کے راستہ کو ہموار کیا_
و كذلك مكّنا ليوسف فى الأرض
(الأرض) سے مراد مصر کی سرزمین ہے_ "تمكين " "مكنّا "كا مصدر ہے جو مكان و جگہ دینے کے معنی میں آتا ہے _ نیز قدرت اور سلطنت عطا کرنے کے معنی میں آتا ہے (فى الأرض)کی قید اس بات کو بتاتی ہے کہ آیت شریفہ میں (مكنّا) سے دوسرا معنی مراد ہے_
12_ عزیز مصر کے گھر، یوسف (ع) آرام و آسائشے میں تھے_
كذّلك مكنّا ليوسف فى الأرض
14_ یوسف (ع) کا عزیز مصر کے گھر میں داخل ہونا، خداوند متعال کے انکے بارے میں وعدوں کے پورا ہونے کا پیش خیمہ تھا_
و كذلك مكّنا ليوسف فى الا رض و لنعلّمہ من تا ويل الاحاديث
(لنعلّمہ) کا ایك مقدر کلام پر عطف ہے یعنی "مكنّاليوسف لنفعل كذا و لنعلّمہ ... " لنفعل كذا ... سے مراد وہ امور تھے جنکو حضرت یوسف (ع) کے قصے کے شروع میں خداوند عالم نے بیان فرمایا تھا مثلا (رأيتہم لى ساجدين) و (كذلك يجتبيك ربك ...)
15_ خداوند متعال، یوسف (ع) کو خوابوں کی تعبیر اور واقعات کی تفسیر و تحلیل کا سکھانے والا ہے_
و لنعلّمہ من تأويل الاحاديث
16_ خوابوں کیتعبیر اور واقعات کی تفسیر وتحلیل کی تعلیم ، یوسف (ع) کو عزیز مصر کے گھر میں لے جانے کی تقدیر الہی کی خاطر تھا_
كذلك مكنا ليوسف فى الا رض و لنعلّمہ من تا ويل الأحاديث
(لام)" لنعلمہ" میں غایت کے لیے ہے اور متعلق کی غرض و ہدف کو بیان کرتا تھا_
17_ تعبیر خواب کا علم اور آنے والے واقعات کی تحلیل کرنے پرقدرت، خداوند متعال کی نعمتوں میں سے ہے_

418
كذلك ... و لنعلّمہ من تأويل الاحاديث
18_آنے والے واقعات کی تاریخ اور انکا انجام پذیر ہونا ، تقدیر الہی اور اس کے قدرت اور اختیار میں ہے_
و قال الذى اشترہ ... و كذلك مكّنا ليوسف فى الأرض
19_ حضرت یوسف (ع) کی تعبیر و تا ویل خواب اور آنے والے حالات کی تحلیل کا علم ،مطلق و لا محدود علم تھا_
و لنعلّمہ من تأويل الاحاديث
مذکورہ بالا تفسیر کا حرف (من) جو کہ تبعیض کے لیے ہے سے استفادہ ہوتا ہے _ لہذا(ولنعلّمہ ...) کا معنی یوں ہوگا _ کچھ آنے والے حوادث و واقعات کی تحلیل اور تاویل یا کچھ خوابوں کی تعبیر کو ان کو سکھا ئیں_
20_ آنے والے حالات اور آئندہ کے ماجروں کی تحلیل و تاویل اور خوابوں کی تعبیر کا علم ،بہت اہمیت والا اور قیمتی ہے_
و كذلك مكنا ليوسف فى الارض و لنعلّمہ من تأويل الاحاديث
21_ خداوند متعال اپنی مشیت اور ارادوں کو انجام دینے پر قادر ہے _
واللہ غالب على ا مرہ
(أمرہ) کی ضمیر (اللہ) کی طرف لوٹتی ہے _ امر الہی سے مراد وہ کام ہیں کہ جن سے ارادہ الہی اور مشیت خداوند ی اس کے تحقق اور انجام دینے کے ساتھ تعلق رکھتی ہے _
22_ کوئي شے اور کوئي ذات،ارادہ الہی کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتی _
واللہ غالب على أمرہ
23_ یوسف (ع) کی زندگی کے حوادث و واقعات فرمان و تدبر الہی سے وجود میں آئے ہیں _
و كذلك مكنّا ليوسف فى الا رض ... واللہ غالب على ا مرہ
(أمرہ) کے مصادیق (كذلك مكنّا ليوسف) کے جملے کے قرینے سے یوسف (ع) کے امور کی تدبیر ہے _ بعض مفسّرین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نے (أمره) کی ضمیر کو یوسف (ع) کی طرف پلٹایا ہے اس صورت میں جملہ (واللہ غالب علی امره) کا معنی یہ ہوگا (کہ خداوند متعال یوسف (ع) کے امور پر غالب ہے اور اس کے امور کے نظم و ترتیب میں اسی کا اختیار ہے) _ مذکورہ بالاتفسیر میں کچھ زیادہ ہی وضاحت ہے_

24_ لوگوں کی اکثریت اس بات سے ناگاہ ہے کہ تمام امور، خداوند عالم کی تدبیر کے مطابق انجام پاتے ہیں اور وہ اپنی مشیت کے تحقق پر قادر ہے نیز تمام افراد اس کے مقابلہ میں عاجز و ناتواں ہیں_

واللہ غالب علی ا مرہ و لکنّ ا کثر النّاس لا یعلمون

اکثریت:
اکثریت کا جہل 24
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا ارادہ حتمی ہونا 22;اللہ تعالی کی تعلیمات 15، 16;اللہ تعالی کی تقدیر و مقدرات 16 ، 18; اللہ تعالی کی ربوبیت 23، 24;اللہ تعالی کی ربوبیت کے آثار 18;اللہ تعالی کی قدرت 21، 24 ; اللہ تعالی کی مشیت 21، 24;اللہ تعالی کی مشیت کا حتمی ہونا 22;اللہ تعالی کی نعمتیں13، 17 ; اللہ تعالی کے ارادے کے تحقق کا پیش خیمہ 14;اللہ تعالی کے افعال 11، اللہ تعالی کے اوامر 23
انسان :
انسانوں کا عجز 24
تاریخ :
تاریخ میں تبدیلی کا سبب 18
زلیخا:
زلیخا اور یوسف (ع) 7، 8 ; زلیخا کالاولد ہونا 9
عزیز مصر :
عزیز مصر اور یوسف (ع) 2، 6،8;عزیز مصر اور یوسف (ع) کے درجات 5; عزیز مصر کا بے اولاد ہونا 9;عزیز مصر کی خواہشات 8;عزیز مصرکی قومیت 3;عزیز مصر یوسف (ع) کی خریداری کے وقت 4
علم و دانش :
آئندہ واقعات کی تحلیل کے علم و دانش کی اہمیت 20;خوابوں کی تعبیرکے علم و دانش کی اہمیت 20; علم و دانش کی قیمتی ہونا20
قدیمی و تاریخی مصر :
قدیمی و تاریخی مصر میں منہ بولا بیٹا10
منہ بولا بیٹا:
منہ بولا بیٹا بنانے کی تاریخ 10; منہ بولا بیٹا یوسف (ع) کے زمانے میں 10
موجودات:
موجودات کا عاجز ہونا 22
نعمت :
آسائشے کی نعمت 13;آئندہ کے واقعات کی تحلیل کے علم کی نعمت 17; تعبیر خواب کے علم کی نعمت 17; قدرت کی نعمت 13
یوسف (ع) :
یوسف(ع) ، عزیز مصر کے گھر میں12، 14، 16; یوسف (ع) کا احترام 8;یوسف (ع) کا خریدار 2; یوسف (ع) کا علم محدود ہونا 19;یوسف (ع) کا قصّہ 1، 2، 3، 6، 7، 8، 11، 12، 14 ;یوسف (ع) کا مدبّر 23; یوسف (ع) کا معلّم 15، 16; یوسف (ع) کو آئندہ کے واقعات کی تحلیل کا علم 15، 16 ، 19;یوسف (ع) کو خوابوں کی تعبیر کا علم 15، 16، 19; یوسف

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(ع) کو منہ بولابیٹا بنانا 6،7;یوسف (ع) کی آسائشے 12; یوسف (ع) کی حکومت کا پیش خیمہ 11; یوسف (ع) کی فروخت
1;یوسف (ع) کے اقتدار کا پیش خیمہ 11; یوسف (ع) کے چناؤ کا سبب 14;یوسف(ع) کے خریدار کی قومیت 3;یوسف (ع)
مصر میں 1، 2، 11

420

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْماً وَعِلْماً وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ (۲۲)
اور جب یوسف اپنی جوانی کی عمر کو پہنچے تو ہم نے انھیں حکم اور علم عطا کردیا کہ ہم اسی طرح نیك عمل کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں(22)

1_ یوسف (ع) نے اپنے بچپن اور نوجوانی کے ايّام، عزیز مصر کے گھر میں گذارے یہاں تك کہ جوان ہوئے اور جسمانی اور عقلی بلوغ تك پہنچے_
کلمہ (اشدّ) جسطرح لسان العرب نے سبویہ سے نقلکیا ہے (شدّۃ)کی جمع ہے جو (طاقت و قدرت) کے معنی میں ہےلہذا (أشدّ) سے مراد مختلف طاقتیں ہیں جو مقام کی مناسبت سے جسمانی و عقلی طاقت کو شامل ہیں_
2_ یوسف (ع) جب جوانی کی عمر میں پہنچے تو جسمانی و ذہنی ترقی کے ساتھ ساتھ بلند حکمت اور وسیع علم کے حامل ہوگئے_
ولّما بلغ أشدّہ اتيناہ حكماً و علم
(حكماً) اور (علماً) کے الفاظ کا نکرہ استعمال کرنا، اس حکمت و علم کی عظمت کو بتاتا ہے جو خداوند عالم نے حضرت یوسف (ع) کو عطاکی تھي_ اور (اتي) فعلکو (نا) کی ضمیر متکلم کی طرف اسناد دینا، اس حقیقت کی تائید کرتی ہے اور یہ جو خداوند متعال نے زلیخا کی یوسف(ع) کے ساتھ مکاری کی داستان کو بیان کرنے سے پہلے ان کے علم و حکمت کو بیان کیاہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یوسف (ع) زمانہ جوانی میں علم و حکمت کے مالك تھے_اسی وجہ سے یہ احتمال نہیں دیا جاسکتا کہ زلیخا کی یوسف(ع) سے داستان جوانی کے گزرنے کے بعد ہوئي ہو یعنی حضرت اسوقت مثلا تئیس یا چالیس سال کے ہوں _
3_ خداوند متعال ہی یوسف (ع) کوحکمت و علم کا عطا کرنے والا ہے _
أتيناہ حكماً و علم
4_ حضرت یوسف (ع) جوانی ہی میں لوگوں کے درمیان فیصلہ اور قضاوت کرنے کی قدرت رکھتے تھے _
ولّما بلغ أشدّہ أتيناہ حكماً و علم

421
بعض مفسرین نے (حکم) سے مراد معارف الہی کا علم، احکام شریعت،حکمت،اور لوگوں کے درمیان قضاوت کا معنی بیان کیا ہے اور (علم) سے مراد تعبیر خواب سے آگاہی ، آئندہ حوادث و واقعات کی تحلیل اورمصالح و مفاسد کی شناخت قرار دیاہے _
5_ یوسف (ع) کا سن رشد میں پہنچنا، علم و حکمت کے حامل ہونے کا سبب تھا_
ولّما بلغ أشدّہ اتيناہ حكماً و علم
6_ یوسف (ع) جوانی کی عمراور رشدکے مقام پر پہنچنے کے بعد مقام نبوت پر فائز ہوئے_
ولّما بلغ أشدّہ اتيناہ حكماً و علم
مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ بعض مفسرین نے (حکم) سے مراد مقام نبوت اور (علم) سے مراد شریعت کا علم بیانکیا ہے _
7_ مقام نبوت تك پہنچنے کے لیے اسکی صلاحیت اور سبب کی ضرورت ہوتی ہے _
ولّما بلغ أشدّہ اتيناہ حكماً و علم
8_ یوسف (ع) نیك لوگوں کا واضح و روشن نمونہ تھے _
و كذلك نجزى المحسنين

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

9_ یوسف(ع) کا حکمت اور علم سے بہرہ مند ہونا، خداوند متعال کی طرف سے انکے نیك کاموں کی جزاء تھي_
(جزاء) (نجزی) کا مصدر ہے _ جسکا معنی جزاء و سزا ہے _
10_ حضرت یوسف (ع) کے نیك کام، ان کے مقام نبوت پر فائز ہونے کا سبب بنے _
أتیناه حکماً و علماً و کذلك نجزی المحسنین
11_ احسان او ر نیکی کرنا، علم و حکمت سے بہرمند ہونے کاسبب ہے_
أتیناه حکماً و علماً و کذلك نجزی المحسنین
12_ نیك لوگوں کوجزاء عطا کرنا اور ان کو علم و حکمت سے بہرہ مند کرنا، سنت الہی ہے _
أتیناه حکماً و علماً و کذلك نجزی المحسنین
(کذلك نجزی المحسنین) میں (نجزي)فعل مضارع ہے جواستمرار سے حکایت کرتا ہے _ اور تفسیر میں اس سے سنت کا معنی کیا گیا ہے _
13_ نیك لوگوں کو اللہ تعالی دنیا میں بھی جزاء دیتا ہے _
أتیناه حکماً و علماً و کذلك نجزی المحسنین

احسان :
احسان کے آثار 11; احسان کی اہمیت 10، 11، 12
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی جزاء 9، 13; اللہ تعالی کی سنت 12; اللہ تعالی کی عطا 3

اللہ تعالی کی سنتیں:
جزاء دینے کی سنت 12; سزا دینے کی سنت 12
حکمت :
حکمت کا سبب 11
صلاحیتیں:
صلاحیتوکا فائدہ 7
علم :
علم کا سبب11
محسنین :
محسنین کا علم 12; محسنین کی جزاء 9، 12; محسنین کی حکمت 12;محسنین کی دنیا میں جزاء 13
نبوت :
نبوت کا جوانی میں عطا ہونا 6;نبوت کے شرائط 7
یوسف (ع) :
یوسف (ع) پر احسان کے آثار 10; یوسف (ع) کا بچپنا 1;یوسف (ع) کا رشد 1، 2، 6; یوسف (ع) کا عزیز مصر کے گھر میں ہونا 1;یوسف (ع) کا علم 2،9 ; یوسف (ع) کا قصّہ 1، 2، 4;یوسف (ع) کا محسنین سے ہونا 8;یوسف (ع) کواحسان کی جزاء 9;یوسف (ع) کی جوانی 2، 4، 6; یوسف (ع) کی حکمت 2، 9;یوسف (ع) کی حکمت کا سبب 5 ; یوسف (ع) کی حکمت کا سبب 3;یوسف (ع) کی زندگی کے مراحل 1;یوسف (ع) کی قضاوت 4;یوسف (ع) کی نبوت 6;یوسف (ع) کی نبوت کے اسباب 10;یوسف (ع) کی نوجوانی 1;یوسف (ع) کے علم کا سبب 1 ;یوسف (ع) کے فضائل 2، 4 ;یوسف (ع) کے مقامات 6; یوسف (ع) میں رشد کے آثار 5; یوسف (ع) میں علم کا سبب 5

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَن نَّفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ إِنَّهُ لاَ يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ (٢٣)
اور اس نے ان سے اظہار محبت کیا جس کے گھر میں یوسف رہتے تھے اور دروازے بند کردئے 1_اور کہنے لگی لوآئو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یوسف نے کہا کہ معاذ اللہ وہ میرا مالك ہے اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے اور ظلم کرنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے (23)

1_ زلیخا ،حضرت یوسف(ع) کی عاشق ہوگئي _
و راودتہ التی ہو فی بیتہا ... و غلّقت الا بواب
2_ زلیخا، حضرت یوسف (ع) سے اپنے عشق و محبت کا اظہار

423

کر کے انہیں اپنے ساتھ وصال کی دعوت دیتی تھي_
و راودتہ التی ہو فی بیتہاعن نفسہ
(مراودة) (راودت) کا مصدر ہے _ جسکا معنی نرم لہجے میں درخواست کرنا ہے (عن نفسہ) درخواست کے موردکو بتاتا ہے _اسی وجہ سے (راودتہ ...) کا معنی یوں ہوا کہ زلیخا نے بہت ہی نرم لہجے میں یوسف (ع) سے اپنی محبت و عشق کا اظہار کرکے اس سے خواہش کی کہ اپنے آپ کو میرے اختیار میں دے دے_ یہ ملنے اور وصال کرنے کے تقاضا سے کنایہ ہے _
3_ زلیخا اپنے مقصد کے حصول کے لیے حضرت یوسف(ع) کو ہمیشہ اپنا ہم فکربنانےکے لیے مسلسل کوشش و سعیکرتی رہی _
وراودتہ التی ہو فی بیتہا عن نفسہ
مذکورہ بالا معنی اس صورت میں ہے کہ جب (راد یرود) (کہ مراود بھی اسی سے ہے) کے ساتھ جیسا کہ بعض اہل لضت نے کہا ہے اپنے مطلوب تك پہنچے کے لیے مسلسل کوشش و سعی کرنے کی قید بھی ہو_
4_ حضر ت یوسف(ع) مسلسل زلیخا کی اس خواہش (وصال اور ہمبستری کرنے) سے اجتناب کرتے رہے _
وراودتہ التی ہو فی بیتہا عن نفسہ
بعض اہل لغت نے (مراودة) کے معنی میں دو طرف کی کشمکش اور جھگڑے کو قید قرارد دیا ہے_ اور انہوں نے کہا ہے کہ (مراودة) کا معنی یہ ہے کہ دومیں سے ایك کسی شے کو چاہتا ہو اوردوسرا کسی اور شے کو چاہتا ہو _مذکورہ معنی بھی اسی صورت میں کیا گیا ہے _
5_ زلیخا ،حضرت یوسف (ع) پر ظاہری تسلط کواپنی خواہشات پورے کرنے کے لیے انہیں آمادہ کرنے کے لیے کارآمد سمجھتی تھی _
قرآن مجید نے زلیخا کو اس طرح بیان کیا ہے (التی ہو فی بیتہا) وہ عورت کہ جس کے گھر میں یوسف (ع) رہتے تھے) اس طرح سے زلیخا کی صفت بیان کرنا یوسف (ع) پر زلیخا کے تسلط کو بتا رہا ہے_
6_ زلیخا، نے حضرت یوسف(ع) سے کام لینے اور اس کے ساتھ وصال کرنے کے لیے اپنے محل کے دروازوں کو تالہ لگادیا اور انہیناپنے پاس بلایا _
راودتہ ... وغلّقت الا بواب و قالت ہیت لك
(تغلیق) "غلّقت" کا مصدر ہے _ تالہ لگانے کے معنی میں آتا ہے (ہیت لك) اسم فعل امر ہے _ جو (تم آؤ) کے معنی میں آتا ہے _
7_ زلیخا کا محل ، مجلل اور شأن والا تھا اور اسمیں بہت زیادہ دروازے تھے_
و غلّقت الا بواب
(غلّقت الابواب) باب تفعیل ہے دروازوں کے بند کرنے کے لئے بات تفعیل کو ذکر کرنا ممکن ہے شدّت مبالغہ کو بتاتا ہو _ یعنی دروازوں کو تالہ لگایا ور ان کے اندر والے حصوں کو محکم طریقے

424

سے بند کیا اور یہ بات ممکن ہے دروازوں کی کثرت پر دلالت کرے_ مذکورہ بالا تفسیر اسی دوسرے معنی کی صورت میں ہے _
8_ زلیخا، نے حضرت یوسف (ع) سے اپنا کام حاصل کرنے کے لیے سہولتیں اور تمام شرائط کوفراہم کیا تھا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

راودتہ ... و غلّقت الابواب وقالت ہیت لك
9_ حضرت یوسف(ع) ، نے زلیخا کے ظاہری تسلط اور تمام شرائط مہیا ہونے کے باوجود بھی اسکی خواہش کو قبول نہیں کیا اور اس کے سامنے تسلیم نہیں ہوئے_
راودتہ ... وقالت ہیت لك قال معاذ اللہ
(معاذ) مصدر اور مفعول مطلق ہے فعلمقدر کے لیے جو "اعوذ" ہے یعنی (أعوذ باللہ معاذ)_
10_ یوسف علیہ السلام شہوت رانی کے تمام وسائل فراہم ہونے کے باوجود (یعنی زلیخا کی خواہش اور اسکا اپنی مرضی کا اظہار کرنا ،محل کا خالی اوردروازوں کا بند ہونا) بھی خدا کی پناہ مانگی _
قال معاذا للہ
11_ خداوند متعال کی طرف توجہ اور اسکی پناہ طلب کرنا ، شہوت رانی کے برے انجام سے محفوظ رہنے کا راستہ ہے _
قال معاذا للہ
12_ گناہ کے گرداب اور لغزش سے نجات کے لیے ضروری ہے کہ خداوند متعال کی پناہ لی جائے_
قال معاذا للہ
13_ شادی شدہ عورتوں سے دوستی اور جنسی روابط رکھنا حرام ہے _
قالت ہیت لك قال معاذاللہ
(استعاذہ) اور خدا کی پناہ میں جانا، گناہ اور شر پھیلانے والے مسئلہ میں ہوتا ہے _
14_ یوسف (ع) کی پاکدامنی تعجب آوراور انکی عصمت شگفت انگیز تھي_
و راودتہ التی ... و غلّقت الا بواب و قالت ہیت لك قال معاذاللہ
15_ یوسف (ع) جوانی کی اوج میں ہی انسان موحد اور خداوند متعال کا فرمانبرداراور پرہیزو تقوی کی معراج پر تھے_
معاذا للہ انہ ربّی احسن مثواي
16_ یوسف (ع) کا حقیقی توحید پرست، اطاعت الہی میں مخلص ہونا اور ان کا تقوی و پرہیزگاری ،اس علم و حکمت کا جلوہ تھا جو خداوند متعال ان کو عطا فرما ئي تھي_
أتیناہ حکاً و علماً ... قال معاذاللہ انہ ربّی أحسن مثواي
17_ خداوند متعال کی طرف توجہ ، انسان کو گناہ سے روکتی

425

ہے _
قال معاذا للہ
18_ زلیخا حضرت یوسف (ع) کو اسکی خواہشات پورا نہ کرنے پر ناقدر اور احسان فراموش سمجھتی تھی _
روادتہ التی فی بیتہا ... انہ ربّی أحسن مثوی
مذکورہ معنی میں (انّہ ربّی ...) کو (التی ہو فی بیتہا) کے جملے سے اخذ شدہ مفہوم پرناظر قرار دیا گیا ہے یعنی اس اعتبار سے کہ زلیخا ، حضرت یوسف (ع) کی مالکن تھی اور اسکو اپنے گھر میں آرام و آسائشے فراہم کر رہی تھی لہذا وہ یوسف (ع) سے یہ توقع رکھتی تھی کہ وہ میرے کہنے پر انکار نہیں کرے گا لیکن یوسف (ع) (انہ ربي ...) کے ذریعہ یہبتاناچاہتے ہیں کہ میرا خدا میرے تمام کام مربی و مدّبرتھا اور ہے اور میرے لیے سزاوار یہی ہے کہ میں اسی کی اطاعت و فرمانبرداری کروں _
19_ زلیخا حضرت یوسف (ع) کی جو خدمت و احترام کرتی تھی اس وجہ سے وہ یہ توقع رکھتی تھی کہ یوسف (ع) اس کے ناجائز مطالبے کو قبول کرلے گا _
راودتہ التی ہو فی بیتہا ...قال ... إنہ ربّي
20_ یوسف (ع) نے زلیخا کے سامنے اس بات کی وضاحت کردی کہ اسکی زندگیکی گاڑی کا چلن خداوند عالم کی عنایت اورتدبیر کی وجہ سے ہے _
معاذا للہ إنہ ربّی احسن مثوي
(إنہ) کی ضمیر (اللہ) کی طرف لوٹتی ہے _ مذکورہ تفسیر میں (انہ ربّی) جملہ (معاذا للہ) کی تعلیل ہے تو اس صورت میں مذکورہ عبارت کا معنی یہ ہوگا (اس مکرو فریب میں) مینخداوند متعال کی پناہ مانگتا ہوں اور اس سے نجات کے لیے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسکی مدد مانگتا ہوں کیونکہ میری زندگی کے امور کو چلانے والا وہی ہے _
21_ حضرت یوسف(ع) نے زلیخا کے حکم اور اسکی دعوت کے جواب میں خداوند متعال کو اطاعت ، قدر شناسی اور شکر گزاری کے سزاوار سمجھا _
قال معاذا الله انہ ربّی احسن مثوی
22_حضرت یوسف(ع) نے زلیخا کی خواہش (ہمبستری اور وصال) کی در خواست کو قبول کرنے کو اپنے لیے خداوند متعال کے احسانات کی فراموشی تصوّر کیا _
انّہ ربی أحسن مثواي
23_ انسان کو لوگوں کے احترام کے سبب، خداوند متعال کی معصیت نہیں کرنی چاہیے_
أکرمی مثویہ ... قال معاذا الله انہ ربّي
24_ گناہ کا ارتکاب ،ناشکری اورنعمت الہی کا کفران ہے _
قال معاذا الله إنہ ربّی أحسن مثوای انہ لا یفلح الظالمون
25_ انسان کا خداوند متعال کی طرف سے در خواست قبول کرنا اور گناہ کے ارتکاب سے بچنا، ربوبیت

الہی کا جلوہ ہے _
معاذالله إنہ ربی أحسن
26_ ربوبیت خداوندی پر یقین اور اس کے احسان اور نعمتوں پر توجہ کرنا، انسان کو گناہوں سے دور رہنے میں مدد دیتا ہے _
معاذالله انہ ربّی أحسن مثوی
27_ ظالم و ستم گر لوگ کبھی بھی کامیاب و کامران نہیں ہوسکتے ہیں_
انّہ لایفلح الظالمون
(انہ) کی ضمیر ،ضمیر شأن ہے جو جملہ کے معنی پر تاکید کرتی ہے _
28_ حضرت یوسف، (ع) زلیخا کی ناجائز خواہش پر تسلیم ہونے کو اپنے لیے ظلم و ستم گری سمجھتے تھے _
انّہ لایفلح الظالمون
29_ زنا کا مرتکب ہونا اور عفت کے حجاب کو توڑنا، ستم ستمگری ہے _
قال معاذا الله ... انہ لایفلح الظالمون
(معاذالله) کا معنی فحش گناہ کا ارتکاب ہے اور (انہ ربی ...) کا معنی یہ ہوا کہ گناہ و برائي کا مرتکب ہونا، خداوند متعال کی ناشکری اور احسان فراموشی ہے _ اور اسی وجہ سے (انہ لایفلح الظالمون) مذکورہ معانی کے لیے علت واقع ہوا ہے _ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فحشاء کا مرتکب ہونا اور گناہوں کے ارتکاب کے ذریعہ خداوند متعال کی ناشکری ايك ظلم ہے _
30_ خداوند متعال کی نعمتوں کو نظر انداز کرنا اور گناہوں کے ارتکاب کے ذریعہ اسکی ناشکر ی کرنا، ظلم ہے _
إنہ ربّی لایفلح الظالمون
31_ فحشاء و منکر کا ارتکاب اور خداوند متعال کی نعمتوں کے مقابلے میں ناشکری کرنا،فلاح و کامیابی کے لیے مانع ہے _
انہ لایفلح الظالمون
32_"عن علی بن الحسین (ع) ... فلما رابق یوسف راودتہ إمرا تہ الملك عن نفسہ ...(1)
ترجمہ : امام سجاد علیہ السلام سے روایت ہے:جب حضرت یوسف (ع) جوانی کے جو بن میں پہنچے تو بادشاہ کی بیوی نے ان سے جنسی خواہش کا تقاضا کیا ...

احکام : 13
استعاذہ :
الله تعالی سے استغازہ کرنے کے آثار12; الله تعالی سے استعاذہ کی اہمیت 11، 12

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

....

1)علل الشرائع ، ص48، ح 1ب41; نورالثقلين ج 2 ، ص 414، ح 17_

427

اطاعت :
اللہ تعالی کی اطاعت کرنے کی اہمیت 23
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی ربوبیت 20، اللہ تعالی کی ربوبیت کی نشانیاں 25
امور :
تعجب آور امور 14
انسان :
انسانوں کی ذمہ داری 23
ایمان :
ایمان کے آثار 26; ربوبیت الہی پر ایمان26
انکار :
نعمت سے انکار کا ظلم 30;نعمت سے انکار کے آثار 31; نعمت سے انکار کے موارد 24
دعا :
اجابت دعا25
دوستی :
شوہر دار عورت سے دوستی 13
ذکر :
اللہ تعالی کی نعمت کا ذکر26; ; اللہ تعالی کے احسان کا ذکر 26;اللہ تعالی کے ذکر کے آثار 11، 17
روایت : 32
زلیخا :
زلیخا اور یوسف (ع) 3، 5، 6، 8، 19، 32;زلیخا اور یوسف (ع) کا انکار 18;زلیخاکا تسلّط5; زلیخا کا کام لینا 2، 3، 4، 6، 22;زلیخا کا یوسف (ع) سے عشق 1، 2; زلیخا کی خواہشات 21، 32;زلیخا کی سازش 6; زلیخاکی فکر 18; زلیخا کی کوشش 3;زلیخا کی نامناسب توقعات19;زلیخا کے کام لینے کا سبب 5 ، 8;زلیخا کے محل کی خصوصیات 7; زلیخا کے محل کے دروازے 6، 7
زنا :
زنا کا ظلم 29;زنا کے احکام 13; شوہر والی عورت سے زنا 13
سعادت مندی :
سعادت مندی سے محروم افراد 27; سعادت مندی کے موانع 31
شہوت پرستی :
شہوت پرستی کے موانع 11
ظالمین :
ظالموں کا محروم ہونا 27
ظلم :
ظلم کے موارد 28، 29، 30
عفت :
بے حیائي کا ظلم 29
فحشاء :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

428
فحشاء وبرائي کے آثار 31
گناه :
گناه سے بچاؤ 25;گناه سے نجات کا طريقہ 12; گناه کا ظلم 30;گناه کے آثار 24; گناه کے ترك کا سبب26;گناه کے ترك کی اہميت 23; گناه کے موانع 17
متقين :15
محرمات :13
موحدين : 15
يوسف (ع) :
يوسف (ع) اور زليخا 4، 20، 21 ، 22;يوسف (ع) اور زليخا کی خواہشات 9، 10، 28;يوسف (ع) اور كفران نعمت 22; يوسف (ع) سے درخواست كرنا 2;يوسف (ع) كا الله سے پناه مانگنا 10; يوسف (ع) كا بالغ ہونا 32;يوسف (ع) كا تقوى 15، 16;يوسف (ع) كا عقيده 20، 21، 22; يوسف(ع) كا قصہ 1، 2، 3، 5، 6، 8، 9، 10، 15، 18، 19، 20، 21، 22، 28، 32;يوسف (ع) كا مدبر ہونا 20;يوسف(ع) کی اطاعت 15، 16، 21; يوسف (ع) کی توحيد 15، 16;يوسف (ع) کی جوانی 15;يوسف (ع) کی حكمت کے آثار 16;يوسف (ع) کی عفت 4، 9، 14;يوسف (ع) کی فكر 28;يوسف (ع) کے علم کے آثار 16;يوسف (ع) کے فضائل 14، 15

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلا أَن رَّأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ كَذَلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاء إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ (٢٤)
اور يقينا اس عورت نے ان سے بڑائي كا اراده كيا اور وه بھی اراده كر بيٹھتے اگر اپنے رب کی دليل نہ ديكھ ليتے يہ تو ہم نے اس طرح كا انتظام كيا كہ ان سے برائي اور بدكاری كا رخ موڑ ديں كہ وه ہمارے مخلص بندوں ميں سے تھے (24)

1_ يوسف (ع) كا زليخا سے وصال كرنے سے انكار پراس نے چاہا كہ وه اور اس پر غلبہ کے ذريعہ اپنے مقصد كو حاصل كرے _
ولقد ہمّت بہ
لفظ (ہمّة) اور اس کےتمام مشتقات اگر حرف (باء) کے ساتھ متعدی ہوں تو قصد كرنے کے معنی ميں آتے ہيںلہذا اس صورت ميں (ولقد ہمّت بہ) يعنی بے شك زليخا نے يوسف (ع) ك

429
اراده كيا تا كہ اس سے اپنی آرزو كو پورا كرے چونكہ زليخا اس طرح كا پہلے سے اراده ركھتیتھی (راوتہ التی) سے معلوم ہوتا ہے كہ اس مقصد سے مراد كوئي دوسرا عزم ہے _اور بعد والی آيت ميں (استقبا ...) (يعنی دروازے کی طرف جانے ميں پر اس نے سبقت كي) كا جملہ بتاتا ہے كہ اس كا انجام اس کے غم و غصہ پر ختم ہوا _
2_ فقط يوسف (ع) كا الله تعالی کی دليل و حجت كا مشاہده كرنا، زليخا سے ہمبستری كرنے اور اس کی خواہش كو پوراكرنے سے مانع ہوا _
و ہمّ بہالولا أن رء ابرہان ربّہ
(ہم بہا) كا جملہ (لو لا أن ...) کے جواب کے قائم مقام ہے يعنی اگر وه دليل و برہان الہی كا مشاہده نہ كرتے تو زليخا کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

طرف رغبت کرتے _ یہی (برہان) کا معنی حجت اور دلیل ہے_ اس کے واضح مصادیق وہ دلیلیں ہیں جو ما قبل آیت میں گذر چکی ہیں_ یعنی برہان کا مشاہدہ یہ چیزیں تھیں : الف:یوسف(ع) ربوبیت الہی اوراسکی نعمتوں کا مشاہدہ کرتے تھے (انہ ربّی أحسن مثواي) ب: یوسف (ع) کو مکمل یقین تھا کہ گنہگار اور ظالم لوگ کبھی بھی نجات نہیں پائینگے _ (انہ لایفلح الظالمون)

ج:انہیں اس بات مینشك نہیں تھا کہ زلیخا کے ساتھ وصال، ظلم اور معصیت الہی ہے (معاذاللہ) ...)

3_ یوسف (ع) ،جسمانی طور پر زلیخا کی خواہش و آرزو کو پورا کرسکتے تھے _

و لقد ہمّت بہ و ہمّ بہا لولا أن راء برہان ربّہ

قرآن مجیدنے یہ بیان کرنے کے بعد کہ زلیخا نے یوسف (ع) سے اپنی آرزو کو پورا کرنے کے لئے تمام وسائل مہیاکئے ہوئے تھی اور اس نے موانع کو برطرف کرد یا تھا جملہ (ہم بہا لو لا ...) کو فقط حضرت یوسف (ع) کے لیے مانع، برہان کا مشاہدہ ذکر کیا ہے تا کہ یہگمان نہہو کہ ان میں مردانگی طاقت نہیں تھی اور وہ اس کا م پر قدرت نہیں رکھتے تھے_

4_ یوسف (ع) کا برہان اور حجت الہی سے بہرہ مند ہونا (یعنی ربوبیت الہی کا مشاہدہ کرنا) انکے گناہوں کے ارتکاب سے عصمت کا سبب ہے _

لولا أن راء برہان ربہ کذلك لنصرف عنہ السوء و الفحشاء

5_ خداوند متعال کا یوسف (ع) کو دلیل و برہان کا مشاہدہ کرانے کے ذریعےانہینزلیخا سے وصال (زنا) کرنے اور اسکو شہوت کی نگاہ سے دیکھنے سے محفوظ و امان میں رکھا_

کذلك لنصرف عنہ السوء و الفحشاء

(فحشاء) اس گناہ و معصیت کو کہتے ہیں جو بہت ہی بری اور پلید ہو (لسان العرب) (سوء) کا معنی بدی اور گناہ ہے _ اسکو (فحشاء) کے مدمقابل ذکر کرنےکے قرینہ کی بناء پراس سے مراد چھوٹا گناہ ہے _ (السوء) اور (الفحشاء) پر الف لام ممکن ہے عہد کا ہو _ پس (الفحشاء)

سے مراد زنا کرنا اور (السوء) سے شہوت کی نگاہ مراد ہے _ اور یہ بھی احتمال ممکن ہے کہ (أل) ان دونوں لفظوں پر جنس کاہولہذا مذکورہ گناہ مورد نظر مصادیق میں سے شمار ہو نگے _

6_ یوسف (ع) کڑیل جوانی میں چھوٹے و بڑے گناہ سے معصوم و محفوظ تھے_

کذلك لنصرف عنہ السوء و الفحشاء انہ من عبادنا المخلصین

7_ برہان و دلیل الہی کا مشاہدہ کرنا (حقائق کا درك مثلا ربوبیت الہی کا ملاحظہ، گناہ کی بدی کاعلم ، گنہگاروں اور ظالموں کے نجات نہ پانے پر یقین) یہ سب انبیائ(ع) کی عصمت کے سبب ہیں_

و ہمّ بہالو لا أن رء ا برہان ربّہ

8_ انبیاء (ع) ،اللہ تعالی کی امداد کے سایہ میں گناہ و فحشا سے محفوظ و معصوم ہوتے ہیں_

کذلك لنصرف عنہ السوء و الفحشاء

(لنصرف عنہ ...) یعنی (تاکہ بدی و پلیدی کو اس سے دور کریں) گناہ کو یوسف (ع) سے دور کرنے کوخداوند متعال کی طرف نسبت دی گئي ہے _ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ برہان الہی کا مشاہدہ بھی توفیق الہی اور اسکی مدد کے سبب تھا_

9_ شوہر دار عورت سے نزدیکی اور زناکا ارتکاب، بہت ہی برا اور قبیح گناہ ہے_

لنصرف عنہ السوء و الفحشاء

10_حضرت یوسف (ع) ،خداوند متعال کے اطاعت گذار اور مخلص بندوں میں سے تھا_

انہ من عبادنا المخلصین

(مخلصین) (خالص ہونے والوں) سے مراد یہ ہے کہ غیر اللہ کا ان میں کوئي حصہ نہیں ہے اور وہ کامل طور پر اللہ کے اختیار اور اس کے اوامر کے تحت ہیناور نہ شیطان ان پر حاکم ہے اور نہ ہی وہ ہوس نفسانی کے قیدی ہیں_

11_ خداوند متعال کے خالص بندے (جوہر اعتبار سے اطاعت الہی کرتے ہیں) کبھی بھی گناہ میں آلودہ اور کسی معصیت کے مرتکب نہیں ہوتے ہیں_

لنصرف عنہ السوء و الفحشاء انہ من عبادنا المخلصین

12_ اللہ عزوجل کے خالص بندے، برہان الہی (ربوبیت الہی پر یقین و غیرہ ...) سے بہرہ مند ہوتے ہیں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہم بہا لو لا أن رء ابرہان ربّہ ... انہ من عبادنا المخلصین

13_ " عن الرضا (ع) ... و ا ما قولہ عزوجل فی یوسف (ع) : " و لقد ہمّت بہ ہمّ بہا " فانّہا ہمّت بالمعصیة و ہمّ یوسف بقتلہاإن أجبرتہ ... فصرف اللہ عنہ قتلہا و الفاحشہ و ہو قولہ عزوجل : کذلك لنصرف عنہ السوء و الفحشاء یعنی

القتل و الزنا ... (1)

امام رضا (ع) سے روایت ہے : حضرت (ع) نے فرمایا کہ اللہ تعالی کاحضرت یوسف (ع) کے بارے میں اس فرمان (... ولقد ہمّت بہ و ہمّ بہا) سے مراد یہ ہے کہ اس عورت نے گناہ کا ارادہ کیا لیکن یوسف (ع) نےیہ ارادہ کیا کہ اگر اس عورت نے انہیں گناہ پر مجبور کیا تو وہ اسے قتل کردے گئے ..." پس خداوند عالم نے انہیں قتل اور خلاف عفت کام سے محفوظ رکھا اور خداوند عالم کے اس قول " کذلك لنصرف عنہ السوء الفحشاء "سے مراد یہی ہے_

14_ عن علی بن الحسین (ع) انہ قال ... قامت إمراة العزیز الی الصّنم فا لقت علیہ ثوبا فقال لہا یوسف : ما ہذا ؟ قالت : استحیی من الصّنم ان یرانا فقال لہا یوسف : ا تستحیین مّمن لا یسمع و لا یبصر ... و لا ا ستحی أنا ممن خلق الانسان و علّمہ فذلك قولہ عزوجل : "لو لا أن را ی برہان ربّہ " (2)

امام سجاد (ع) سے روایت ہے کہ عزیز مصر کی زوجہ نے (جو یوسف (ع) کے لیے خلوت کی جگہ بنائي ہوئي تھي) وہانسے اٹھی وہاں جوبت موجود تھااس پر کپڑاڈالا _ یوسف (ع) نے اس سے کہا : کیا کر رہی ہو؟ تو اس نے جواب دیا کہ میں بت سے شرم کرتی ہوں جو مجھے دیکھ رہا ہے پھر حضرت یوسف (ع) نے فرمایا جو نہ دیکھتا ہے اور نہ ہی سنتا ہے تو اس سے تو شرم کر رہی ہے لیکن میں کیا اس سے حیا نہ کروں جس نے انسان کو خلق کیااور اسے علم عطا کیا ہے ؟ یہی وہ بات ہے کہ خداوند متعال نے فرمایا (لو لا أن رأی ...)

15_ عن الصادق (ع) (فی البرہان الذی را ی یوسف)النبوۃ المانعۃ من ارتکاب لفواحش و الحکمۃ الصارفۃ عن القبایح (3)

امام صادق (ع) فرماتے ہیں : وہ برہان جو یوسف (ع) نے دیکھا وہ برہان نبوت تھا جو گناہوں سے ارتکاب سے مانع ہوا _ اور وہ حکمت تھی جو برے کاموں سے روکتی ہے_

16_ عن الرضا(ع) : لقد ہمّت بہ و لو لا أن را ی برہان ربّہ لہمّ بہا کما ہمّت بہ لکنہ کان معصوماً و المعصوم لایّہم بذنب (4)...

امام رضا(ع) فرماتے ہیں : وہ عورت جس نے یوسف (ع) کا ارادہ کیا تھا اگر یوسف (ع) برہان الہی کا مشاہدہ نہ کرتے تو وہ بھی ایسا ارادہ کر لیتے حضرت یوسف(ع) معصوم تھے اور معصوم کبھی بھی گناہ کا ارادہ نہیں کرتا_

....

1)عیون الاخبار الرضا ، ج 1 ، ص 193، ح 1 ب 14; نور الثقلین ج 2 ، ص 419 ، ح 41_
2) عیون الاخبار الرضا ، ج 2 ، ص 45 ، ح 162; نور الثقلین ، ج ، ص 419، ح 43_
3) مجمع البیان ، ج 5 ، ص 344 ; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 421 ، ح 50_
4) عیون الاخبار الرضا ، ج 1 ، ص 201 ، ح 1 ، ب 115; نور الثقلین ج 2 ، ص 419 ، ح 42_

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کی دلیلیوں کا فائدہ 2، 4، 5، 7;اللہ تعالی کی ربوبیت کو درك کرنے کے آثار 7; اللہ تعالی کی ربوبیت کے آثار 4; اللہ تعالی کی مدد کا فائدہ 8

انبیاء (ع) :

انبیاء (ع) کی عصمت کاسبب 8 ;انبیا ء (ع) کی عصمت کے عوامل 7; انبیاء (ع) کے مقامات 8

ایمان :

اللہ تعالی کی ربوبیت پر ایمان 12

حقائق :

حقائق کودرك کرنے کے آثار 7

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

روایت : 13، 14، 15، 16
زلیخا :
زلیخا اور یوسف (ع) 1; زلیخا کا آرزو کرنا 1;زلیخا کا ارادہ 13
زنا :
زنا کا گناہ 9;زنا کی پلیدی و برائي 9; شوہر والی عورت سے زنا 9
ظالمین :
ظالمین کی گمراہی 7
گناہ :
گناہ سے عصمت 6، 8، 11 ; گناہ کبیرہ9;گناہ کی پلیدی و برائي کو درك کرنے کے آثار 7; گناہ کے موانع 4
گنہگار :
گنہگاروں کی گمراہی 7
مخلصین :10
مخلصین اور اللہ تعالی کی دلیلیں 12;مخلصین کا ایمان 12; مخلصین کی خصوصیات 11، 12مخلصین کی عصمت 11; مخلصین کے فضائل 11
مطیع افراد : 10
یوسف (ع) :
یوسف (ع) اور زلیخا 3، 5 یوسف (ع) پر اللہ تعالی کی حجت 2، 3، 5، 14، 15، 16; یوسف(ع) کا ارادہ 13;یوسف (ع) کا خلوص 10; یوسف (ع) کا قصہ 1، 2، 3، 5، 6، 13، 15، 16; یوسف (ع) کا مخلصین سے ہونا 10;یوسف (ع) کی جوانی 6;یوسف(ع) کی جنسی قوت 3;یوسف کی حکمت 15; 16;یوسف کی عصمت کا سبب 5;یوسف (ع) کی عفت 5;یوسف (ع) کی عصمت کے عوامل 2، 4;یوسف کی عصمت 6، یوسف کی فرمانبرداری 10; یوسف (ع) کی نبوت 15;یوسف (ع) کے فضائل 10;یوسف کے مقامات 6، 16

433

وَاسُتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِن دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ قَالَتْ مَا جَزَاء مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوَءاً إِلاَّ أَن يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (٢٥)
اور دونوں نے دروازے کی طرف سبقت کی اور اس نے ان کا کرتا پیچھے سے پھاڑ دیا اور دونوں نے اس کے سردار کو دورازہ ہی پر دیکھ لیا _اس نے گھبرا کر فریاد کی کہ جو تمھارے عورت کے ساتھ برائي کا ارادہ کرے اس کی سزا اس کے علاوہ کیاہے کہ اسے قیدی بنادیا جائے یا اس پر دردناك عذاب کیا جائے (25)

1_ زلیخا، حضرت یوسف (ع) سے اپنی آرزو کو پورا کرنے اورانکونزدیکی پر آمادہ کرنے کے لیے ان سے جھگڑا کرنے پر تل گئي_
و استبقا الباب
2_ حضرت یوسف (ع) ،ذلیخا سے الجھنے سے نجات پانے کی خاطر باہر جانے والے دروازے کی طرف لپکے_
و لقد ہمت بہ ... استبقا الباب
"الباب" کو معرفہ لانا خاص دروازہ کی طرف اشارہ ہے _مقام کی مناسب سے یہ کہا جا سکتا ہے اس سے مراد باہر نکلنے والا دروازہ ہے_
3_ گناہ سے آلودہ نہ ہونے کے لئے معصیت کے ماحول سے نکلنے کی کوشش کرنا ضروری ہے_
و استبقا الباب
4_ زلیخا، حضرت یوسف (ع) کو حاصل کرنے اوران کو باہر جانے سے روکنے کی خاطر ان کے پیچھے جلدی سے باہر جانے والے دروازے کی طرف لپکي_
و استبقا الباب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

5_حضرت یوسف(ع) ، زلیخا سے دور بھا گنے کی کوشش میں باہر جانے والے دروازے تك اس سے پہلے پہنچ گئے_
و استبقا الباب و قدت قمیصہ من دبر

434

6_ زلیخا نے حضرت یوسف (ع) کو باہر جانے سے روکنے کے لیے ان کی قمیض کو پیچھے سے پکڑا اور اسکو زور سے اپنی طرف کھینچا_
و استبقا الباب و قدت قمیصہ من دبر

7_ زلیخا کا یوسف (ع) کی قمیض کو پکڑنے کی وجہ سے قمیض میں سوراخ ہوگیا اور وہ ساری کی ساری پھٹ گئي_
و قدت قمیصہ من دبر

(قدّ) (قدّت) کا مصدر ہے جس کا معنی اوپر سے نیچے تمام کا تمام شگافتہ اور پار ہ کرنا ہے (لسان العرب) اس صورت میں (قدّ القمیص) یعنی اوپر سے نیچے تك ساری کی ساری قمیض پھٹ گئي_

8_ حضرت یوسف (ع) ، دروازے کو کھولنے اور زلیخا کے مکر سے بھاگنے میں کامیاب ہوگئے_
و ألفیا سیدہا لدا الباب

9_ زلیخا کا یوسف (ع) کے پیچھے دوڑنا اور ان کا اس سے بھاگنے کے دوران ہی جب دروازہ کھلا تو انہوں نے عزیز مصر کو دروازے میں پایا_
و الفیاسیدہا لدا الباب

(إلفا) (ألفیا) کا مصدر ہے جو پانااور روبرو ہونے کے معنی میں آتا ہے (سیّد) کا معنی سردار اور صاحب عظمت ہے _ لیکن یہاں مراد شوہر ہے_

10_ یوسف (ع) کے زمانے میں شوہر کا بیوی کے لیے آقا و سردار ہونا_
و ألفیا سیدہا لدا الباب

11_ زلیخا نے جب اپنے شوہر " عزیز مصر "کو دیکھا تو یوسف (ع) پر اپنے اوپر تجاوز کرنے کے ارادے کی تہمت لگائي _
قالت ما جزاء من ا راد با ہلك سوء

(جزاء) کا معنی انجام اور سزا ہے اور اس آیت شریفہ میں (ما) نافیہ ہے _ اسی وجہ سے (ما جزاء ...) کا معنی یہ ہوگا _ جوتیری بیوی پر تجاوز کرنے کا ارادہ کرے اسکی سزا نہیں ہوسکتی مگر زندان یا دردناك عذاب _

12_ زلیخا کا یوسف (ع) پر تہمت لگانے میں پہل کرنا _
و ألفیا سیّدہا لدا الباب قالت ما جزاء من ا راد با ہلك سوء

13_ زلیخا کا عزیر مصر کے سامنے اپنی صفائي پیش کرنے کی کوشش کرنا _
قالتما جزاء من ا راد با ہلك سوء

14_ زلیخا کا عزیز مصر کو ابھارنے کا مقصد حضرت یوسف(ع) کا مؤاخدہ اور انہینسزا دینا تھا _
ما جزا ء من ا راد با ہلك سوءً الا ان یسجن او عذاب الیم

ابھارنے کا معنی زلیخا کے قول (اہلك) سے استفادہ ہوا ہے_یعنی تیری بیوی کے قول کا استعمال ،عزیر مصر کو اسکی سزا و عقاب پر ابھارنے کیخاطر تھا_

435

15_ زلیخانے عزیر مصر کے سامنے یوسف (ع) کو تجاوزکرنے سے متہم نہیں کیا _
ما جزاء من أراد با ہلك سوء

مذکورہ بالا معنی کا (أراد)(قصد کیا) کے فعل سے استفادہ کیا گیا ہے_

16_ یوسف (ع) کو قید میں ڈالنا یا اس پر شکنجہ کرنا یہ زلیخا کی عزیر مصر کو سزا دینے کی تجویزتھي_
ما جزاء من أراد با ہلك سو ء اً إلّا ان یسجن ا و عذاب الیم

17_ قدیمی و تاریخی مصر اور یوسف (ع) کے زمانے میں قید خانے کا ہونا _
إلا أن یسجن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

18_ قديمی و تاريخی مصر اور يوسف (ع) كے زمانے ميں مجرموں كو قيد ميں ڈالنا اور ان پر شكنجہ كرنامتداول و رائج تھا_
إلاّ ان يسجن أو عذاب أليم
19_ قديمی مصر ميں اشراف اور بزرگان كی بيويوں پر تجاوز كا ارادہ كرنا، مستوجب سزا و عقاب تھا_
ما جزاء من أراد با ہلك سوء اًإلاّ أن يسجن أو عذاب اليم
20_ عن على بن الحسين(ع) ... : فغلقت الابواب عليہا و عليہ و قالت : لا تخف و ا لقت نفسہا عليہ فا فلت منہا ہاربا إلى الباب ففتحہ فلحقتہ فجذبت قميصہ من خلفہ ... (1)
امام سجاد (ع) سے روايت ہے: (عزيز مصر) كی بيوی نے اپنے اور يوسف (ع) كے ليے دروازوں كو بند كرديا اور اس سے كہا ڈر و مت : اور اپنے آپ كو اس پر گرادو : حضرت يوسف(ع) اس سے بھاگ گئے اور دروازے كی طرف بھا گنا شروع كرديا اور دروازے كو كھول ديا يہاں تك كہ وہ عورت بھی ان تك پہنچ گئي اور اس نے ان كی قميض كو پيچھے سے كھينچا_

اشراف :
اشراف كی بيويوں پر تجاوز كرنے كی سزا 19
روايت : 20
زليخا :
زليخا اور عزير مصر 9، 13، 14; زليخا اور يوسف (ع) 1، 4، 6، 7، 11، 12، 15;زليخا اور حضرت يوسف(ع) كی سزا 14 ; زليخا كا صفائي پيش كرنا 13; زليخا تہمتيں 11، 12 ; زليخا كی سازش 4، 5، 6، 7، 8، 14; زليخا كی مراد پانے كی كوشش 1
زندان :

1) علل الشرائع ، ص 48، ح 1 ، ب 41; نور الثقلين ، ج 2 ، ص 414، ح 17_

زندان كی تاريخ 17، 18; يوسف (ع) كے زمانے ميں زندان 17
سزاء :
سزا كی شناخت 18، 19
شكنجہ :
شكنجہ كی تاريخ 18; حضرت يوسف(ع) كے زمانے ميں شكنجہ 18
عزير مصر :
عزير مصراور حضرت يوسف(ع) كی سزاء 14;عزير مصر كو ابھارنا 14
قديمی مصر :
قديمی مصر ميناشراف كی بيويوں كا احترام 19; قديم مصر ميں شكنجہ 18;قديمی مصر مينقيد خانہ 17; قديم مصر ميں قيدی بنانا 18
قيد ميں ڈالنا:
يوسف(ع) كے زمانہ ميں قيد ميں ڈالنا17
گناہ :
گناہ كی جگہ سے اجتناب كی اہميت 3
مرد كی سرداری :
مرد كی سرداری كی تاريخ 10; يوسف (ع) كے ميں مرد كی سالاری 10
يوسف (ع) :
يوسف (ع) اور زليخا2، 5، 9;يوسف (ع) اورعزيز مصر 9; يوسف(ع) پر تہمت 11، 12،15;يوسف(ع) پر شكنجہ 16;

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یوسف (ع) کابھاگنا 2، 5، 8;یوسف (ع) کا قصّہ 1، 2، 4، 5، 6، 7، 8، 9، 11، 12، 13، 14، 15، 16، 20; یوسف (ع) کو قیدی بنانا 16;یوسف (ع) کی سزاء 16;یوسف(ع) کی قمیض 6 ، 20;یوسف (ع) کی قمیض کا پھٹ جانا7;یوسف (ع) کی نجات8;یوسف (ع) کے خلاف سازش 1، 4، 5، 14

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَن نَّفْسِي وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا إِن كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الكَاذِبِينَ (٢٦)
یوسف نے کہا کہ اس نے خود مجھے سے اظہار محبت کیا ہے اوراس پر اس کے گھر والوں میں سے ایك گواہ نے گواہی بھی دے دی کہ اگر ان کا دامن سامنے سے پھٹا ہے تو وہ سچی ہے اور یہ جھوٹوں میں سے ہیں (26)

1_ یوسف (ع) کا زلیخا کی تہمت کے مقابلے میں اپنا دفاع کرنا_

قال ہی راودتنی عن نفسي
2_یوسف (ع) نے عزیز مصر کے سامنے زلیخا کی ناجائز خواہش اور اس کے مقابلے میں اپنے انکار کرنے کو بیان کیا اور خود کو ہر برے ارادے سے پاك و منزا قرار دیا _
قال ہی راودتنی عن نفسي
(ہی راودتني) اور (أناقمت) کی جو نحوی ترکیب ہے کہ مبتداء فاعل کے معنی میں ہے اور اسکی خبر خود فعل ہے _ کبھی یہ تاکید پر دلالت کرتی ہے اور کبھی حصر پر دلالت کرتی ہے_ چونکہ یوسف(ع) اپنے سے الزام کو دور کرنے کی کوشش میں تھے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ(ہی راودتني) کا جملہ حصر پر دلالت کر رہا ہے _ تو اس صورت میں جملہ (ہی راودتنی) کا معنی یہ ہوگا کہ وہ (زلیخا) مجھ سے اپنی آرزو پوری کرنے کی خواہش رکھتی تھی لیکن میں نے یہ خواہش پوری نہیں کی اور میں اس سے انکار کرتا رہا_
3_ ضروری ہے کہ نامناسب تہمتوں سے انسان اپنا دفاع کرے _
قالت ما جزاء ... قال ہی راودتنی عن نفسي
4_ اپنے دفاع کے لیے دوسرے کے گناہوں کو افشاء کرنا جائزہے_
قالت ... قال ہی راودتنی عن نفسي
5_ یوسف (ع) نے زلیخا کی نزدیکی اور وصال کی خواہش کو اپنے دفاع کے وقت تك مخفی رکھا اور اسے فاش نہیں کیا_
قالت ... قال ہی راودتنی عن نفسي
6_ یوسف (ع) اپنے دفاع کے وقت مطمئن اور پر سکون تھے_
قال ہی راودتنی عن نفسي
یوسف (ع) نے اپنے اتہام کو دور کرنے کے لیے اپنی کلام (ہی راودتنی عن نفسی) میننہ تو تاکید کے الفاظ استعمال کئے اور نہ ہی قسم وغیرہ اٹھائي _ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس مقام پر حضرت یوسف(ع) نہایت مطمئن اور پر سکون تھے_
7_ عزیز مصر نے یوسف اورزلیخا کے ماجرا میں اپنی طرف سے فیصلہ نہیں دیا اور جلدی فیصلہکرنے سے پرہیز کیا_
قالت ... قال ہی راودتنی عن نفسی و شہد شاہد من اہلہ
8_ زلیخا کے رشتہ داروں میں ایك شخص نے زلیخا اور یوسف (ع) کے ماجرا میں مداخلت کی اور ان کے درمیان اس نے فیصلہ کیا_
و شہد شاہد من أہلہ
9_ یوسف (ع) اور زلیخا کے واقعہ میں قضاوت کرنے والا اگرچہ زلیخا کے رشتہ داروں میں سے تھا لیکن اس نے غیر جابندار ہو کر حق کا فیصلہ دیا_

و شہد شاہد من أہلہا إن کان قمیصہ قدّ من قبل
10_ یوسف (ع) اور زلیخا کے واقعہ کی قضاوت کرنے والا، اپنا فیصلہ دینے سے پہلے یوسف (ع) کی قمیض کے پھٹ جانے سے آگاہ ہوچکا تھا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

و شہد شاہد من أہلہا إن کان قمیصہ قدّ
11_ یوسف (ع) اور زلیخا کے واقعہ کا فیصلہ کرنے والے نے زلیخا کی سچائي اور یوسف (ع) کے جھوٹ کو یوسف (ع) کی آگے کی جانب سے قمیض کو پھٹنے پر منحصر قرار دیا_
ان کان قمیصہ قدّ من قبل فصدقت و ہو من الکاذبین
12_ یوسف (ع) اور زلیخا کے واقعہ کا فیصلہ کرنے والا، اپنے صحیح فیصلے اور قمیض کے پھٹنے پر کامل اطمینان رکھتا تھا_
و شہد شاہد من أہلہا إن کا ن قمیصہ قدّ من قبل
(شہد شاہد) کے جملے میں گواہی سے مراد اظہار نظر اور قضاوت کرنا وغیرہ ہے _ اس لفظ کا ذکر جو کہ شہادت ومشاہدہ پر موقوف ہے بتاتا ہے کہ وہ شخص اپنی قضاوت و فیصلے پر اتنا مطمئن تھا گویا اس نے ماجرا کو اپنی آنکھوں ہی سے دیکھا ہے_
13_ عن علی بن الحسین (ع) ... قال : یوسف و الہ یعقوب ما ا ردت بأہلك سوء بل ہی راودتنی عن نفسی فسل ہذا الصبی ... و کان عندہا من أہلہا صبی زائر لہا فانطق اللہ الصبی لفصل القضاء فقال ... انظر الی قمیص یوسف (1)
امام سجاد (ع) سے روایت ہے کہ یوسف نے کہا : مجھے یعقوب (ع) کے خدا کی قسم میں تیری بیوی کے بارے میں بری نظر نہیں رکھتا تھا_ خود اس نے مجھے دعوت دی تم اس بچے سے پوچھ لو _ وہ بچہ اس عورت کے رشتہ داروں میں سے تھا جو اس کو دیکھنے کے لیے آیا تھا پھر خداوند متعال نے قضاوت کرنے کے لیے اس بچے کو زبان دی اور وہ کلام کرنے لگا اور اس نے کہا: یوسف (ع) کی قمیض کو دیکھو ...

احکام :4
راز فاش کرنا :
راز فاش کرنے کا جواز 4;راز فاش کرنے کے احکام 4
روایت :13
خود :
اپنا دفاع 1، 4، 6;اپنے دفاع کی اہمیت 3، 5; اپنے سے تہمت کو دور کرنا 3
زلیخا :

زلیخا کا اپنی آرزو کو پورا کرنے کی کوشش کرنا 2، 5زلیخا کی صداقت کے دلائل 11; زلیخا کے رشتہ داروں کی قضاوت 8، 9
عزیز مصر :
عزیز مصر اور قصّہ یوسف (ع) 7
قضاوت :
اپنے دعوی کو ثابت کرنے میں قضاوت کی نشانیاں 11; قضاوت میں عدالت 9; قضاوت میں قضاوت کی علامات کا کردار 11
یوسف (ع) :
یوسف (ع) اور زلیخا کی تہمتیں 1; یوسف (ع) اورعزیز مصر 2; یوسف (ع) کا پر سکون ہونا 6; یوسف(ع) کا دفاع 1، 6; یوسف (ع) کا راز فاش کرنا 2، 5; یوسف کا صفائي پیش کرنا 2; یوسف (ع) کا قصہ 1، 2، 5، 7، 9، 10، 12، 13; یوسف (ع) کا گواہ 13;یوسف(ع) کی قمیض 13;یوسف(ع) کی قمیض کا پھٹنا 10، 11، 12;یوسف(ع) کے پیش آنے کا طریقہ 6; یوسف (ع) کے جھوٹ بولنے کے دلائل 11; یوسف (ع) کے قصے میں قاضی کا اطمینان 12; یوسف(ع) کے قصّے کا قاضی 9، 10، 11

وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِن الصَّادِقِينَ (٢٧)
اور اگر ان کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہے تو وہ جھوٹی ہے اور یہ سچوں میں سے ہیں(27)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

1_ یوسف (ع) اور زلیخا کے واقعے کا فیصلہ کرنے والے نے کُرتے کے پیچھے سے پھٹنے کی وجہ سے زلیخا کے دعوی کو جھوٹا اور یوسف (ع) کو سچا قرار دیا _

و ان کان ... و ہو من الصادقین

2_ یوسف(ع) اور زلیخا کے قضیے میں فیصلہ کرنے والے کے نزدیك کرتے کا پھٹنا حقیقت کشف ہونے کا محور قرارپایا _

و شہد شاہد ... و ہو من الصادقین

قمیض کے پھٹنے سے قضیے کی حقیقت کو بھانپ لینا فیصلہ کرنے والے کی ذہانت وہوشیاری پردلالت دلالت کرتا ہے_ اور ساتھ ہی اس نے زلیخا کے رشتہ دار ہونے کے باوجود بھی حق کو مخفی نہیں رکھا_ اس سے اسکی حق پرستی اور عدالت ثابت ہوتی ہے_

3_مجرم کی تشخیصکے لیے جرم کی شناخت میں مختلف طریقوں کو اختیار کرنا ضروری ہے_

ان کان ... و ہو من الصادقین

جرم :

440

جرم کو ثابت کرنے کے دلیلیں 4

جرم کی شناخت کرنا :

جرم کی شناخت کرنے کا طریقہ 4

زلیخا :

زلیخا کے جھوٹے ہونے کے دلائل 1

قضاوت :

دعوی کو ثابت کرنے میں قضاوت کے طور طریقے 1; قضاوت میں قضائي طور طریقوں کا کردار 1

مجرمین :

مجرمین کی تشخیص کا طریقہ 4

یوسف (ع) :

یوسف (ع) کی سچائي کے دلائل 1;یوسف (ع) کی قمیض کا پھٹ جانا 1، 2; یوسف (ع) کے قصّے کا قاضی 1; یوسف (ع) کے قصّے کی قضاوت 3;یوسف (ع) کے قصہ کے قاضی کی عدالت 3; یوسف (ع) کے قصّے میں قاضی کے فضائل 3; یوسف (ع) کے قصّےمیں قاضی کی کام میں سوجھ بوجھ 3

فَلَمَّا رَأَى قَمِيصَهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِن كَيْدِكُنَّ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ (٢٨)

پھر جو دیکھا کہ ان کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہے تو اس نے کہا کہ یہ تم عورتوں کی مکار ی ہے تمھارا مکر بہت عظیم ہوتاہے (28)

1_ عزیز مصر نے یوسف (ع) اور زلیخا کے ماجرا کی حقیقت کو کشف کرنے کے لیے خود ہی تحقیق کی اور قمیض اور اسکے پھٹ جانے کے انداز کا ملاحظہ کیا _

فلّمارء ا قمیصہ قُدّ من دُبر

ظاہر یہ ہے کہ (رأي) میں ضمیر، عزیز مصر کی طرف لوٹتی ہے_

2_ عزیز مصر، نے حضرت یوسف (ع) کے کرتے کو پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھ کر ان کی سچائي کوسمجھ لیا_

فلما رء ا قمیصہ قُدّ من دُبر قال انہ من کیدکنّ

3_ عزیز مصر نے یوسف (ع) کی سچائي کو جاننے کے بعد یوسف (ع) کے حق میں فیصلہ دیا اور زلیخا کو مجرم ٹھہرایا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فلما رءای قمیصہ قدّ من دبر قال انہ من کیدکن
4_ عزیز مصر نے واقعہ یوسف (ع) اور زلیخا کے قاضی کی طرف سے پیش کردہ شواہدکو حضرت یوسف (ع) سے

441
تہمت دور کرنے اور اسکی بے گناہی کو ثابت کرنے لیے کافی سمجھا_
فلما رءا قمیصہ قدّ من دبر قال انہ من کیدکن
5_ عزیز مصر نے یوسف (ع) کی حقانیت کو سمجھنے کے بعد عورتوں کو مکر و حیلہ سے مجسم انسان قرار دیا _
إنہ من کیدکنَّ
6_ ناجائز جنسی روابط اور اخلاقی انحرافات کو وجود میں لانے میں عورتوں کا بہت زیادہ حصہ ہے_
انہ من کیدکنَّ
مذکورہ معنی اس صورت میں ہے جب (انّہ) کی ضمیر وصال کے ارادے کی محبت کی طرف لوٹ رہی ہوجس کا جملہ (ہی راودتنی ...) سے استفادہہوتاہے _
7_ عزیز مصر نے یوسف (ع) سے اپنی آرزو پورا کرنے والے مکر کو زلیخا کے زنانہ مکر و حیلوں سے قرار دیا _
إنّہ من کیدکن
یہ احتمال ہے کہ (انّہ) کی ضمیر (غلقت الابواب ...) کے جملے سے جو حقیقت ظاہر ہوتی ہے کی طرف پلٹے مذکورہ معنی اسی احتمال کی بناء پر ہے_
8_ عزیز مصر نے زلیخا کا حضرت یوسف (ع) کو متہم کرنے اور ان کے لیے سزا کے مقرر کرنے میں پہل کرنے کو زلیخا کا مکر قرار دیا _
قالت ما جزاء من أراد با ہلك سوء اً ... انہ من کیدکنَّ
مذکورہ بالا معنی اس صورت میں ہے کہ جب (انّہ ...) کی ضمیر کو (قالت ما جزاء ...) آیت 25 کے معنی کی طرف لوٹائیں اور وہ معنی یہ ہے کہ زلیخا نے اپنے آپ کو پاکدامن اورمقابل کو گنہگار ثابت کرنے میں پہل کی ہے_
9_ عزیم مصر کا عورتوں کے مزاج اور ان کے مکر و فریب سے آگاہ ہونا _
إن کید کنَّ عظیم
10_ عورتوں کامکر و فریب، بہت ہی بڑا مکر و فریب ہوتا ہے_
ان کیدکن عظیم
اگرچہ جملہ (ان کیدکن عظیم) عزیز مصر کا کلام ہے _ لیکن مفسرین قائل ہیں کہ اگر قرآن مجید میں خداوند متعال کسی کلام کو نقل کرے اور اسکو ردّ نہ کرے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کلام حق ہے_
11_ مکر و فریب عورتوں کاوہ ذریعہ ہے جن سے وہ اخلاقی فساد وانحراف ایجادکرتی ہیں_
انہ من کیدکنَّ
12_ عورتوں کے مکر و فریب سے ہوشیار رہنا ضروری ہے_
انہ من کیدکن انہ کیدکنَّ عظیم

442
13_ عزیز مصر کا یوسف (ع) اور زلیخا کے قصّے میں اپنی رائے دینے اور قضاوت کرنے میں عدالت اور انصاف سے کام لینا _
فلما رءا قمیصہ ... قال إنہ من کیدکنَّ إن کیدکُنَّ عظیم

اخلاق :
اخلاقی فساد کے عوامل 6
زلیخا :
زلیخا کا مکر 7، 8;زلیخا کی آرزو پوری کی خواہش 7;زلیخا کی تہمتیں 4، 8; زلیخا کے خلاف فیصلہ ہونا 3
عزیز مصر :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عزیز مصر اور زلیخا 3، 7; عزیز مصر اور عورتوں کا مکر 9;عزیز مصر اور یوسف (ع) کا قصہ 1، 7، 8، 13;عزیز مصر اور یوسف (ع) کی صداقت 2; عزیز مصر اور یوسف 3، 4، 5; عزیز مصر کا آگاہ ہونا 9;
عزیز مصر کا چھان بین کرنا 1; عزیز مصر کی عدالت 13; عزیز مصر کی قضاوت 13
عورتیں :
عورتوں کا فساد پھیلانا 6، 11; عورتوں کا مکر 5، 7، 8، 10، 11 ; عورتوں کے مکرکے مقابلہ میں ہوشیار و چالاك ہونا 12
فساد :
فساد کا ذریعہ11
گمراہی :
گمراہی کا ذریعہ 11
مکر :
بہت بڑا مکر 10
یوسف (ع) :
یوسف (ع) پر تہمت 4، 8;یوسف (ع) کی صداقت 3، 5; یوسف (ع) کی صداقت کے دلائل 2، 4; یوسف (ع) کے کرتے کا پھٹ جانا 1، 2، 4

يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَـذَا وَاسْتَغْفِرِي لِذَنبِكِ إِنَّكِ كُنتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ (٢٩)
یوسف اب تم اس سے اعراض کرو اور زلیخا تو اپنے گناہ کے لئے استغفار کر کہ تو خطا رکاروں میں ہے (29)

1_ عزیز مصر نے یوسف (ع) سے چاہا کہ زلیخا کے معاملے کو بھلاو اور اسکو چھپادے_
یوسف أعرض عن ہذ
(اعرض عن ہذا) کا معنی زلیخا کے ماجرے کو فراموش کرنا یعنی اسکو مخفی کرنے اوراس سے صرف نظر کرنے کے معنی میں ہے_ یعنی اس کے بارے میں کسی سے گلا و شکوہ نہیں کرنا _ کیونکہ زلیخا کے خلافکسی قسم کا اقدام کرنا حضرت یوسف(ع) کے مقام جو کہ ایك زرخرید غلام تھے سے سازگار نہیں تھا_
2_ واقعہ کی حقیقت ظاہر ہونے کے بعد عزیز مصر کی طرف سے حضرت یوسف (ع) کا اکرام و احترام _
یوسف أعرض عن ہذ
لفظ (یوسف) منادی اور (یا) حرف نداء ہے جو یہاں حذف ہوگیا ہے _ عزیز مصر اس کو حذف کرکے یوسف (ع) سے اپنی قربت اور محبت کا اظہار کرنا چاہتا ہے اور انکا نام لے کر ان سے اپنی مہربانی اور عطوفت کو بیان کر رہاہے_
3_ عزیز مصر کے سامنے جب زلیخا کی غلطی ثابت ہوگئي تو اس نے اسے استغفار کرنے اور گناہ سے معافی طلب کرنے کے لیے کہا _
و استغفری لذنبك إنّك كنت من الخاطئين
جملہ (و استغفری لذنبك) "اپنے گناہوں کی معافی مانگو"میں یہ بیان نہیں ہوا کہ زلیخا کس سے معافی طلب کرے _ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ استغفار سے مراد خداوند متعال سے استغفار کرنا ہے _ بعض نے کہا ہے کہ خود عزیز مصر سے معافی طلب کرنا مرادہے_
4_ عورت کا اپنے شوہر کے علاوہ کسی سے جنسی رابطہ رکھنا نامناسب اور ناجائز ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

و استغفری لذنبك
5_ قديم ايّام سے انسان، عورت كا اپنے شوہر كے علاوه كسى سے جنسى روابط كے ناجائز و نامناسب ہونے كا اعتقاد ركھتا تھااور اس كى تاكيد كرتاتھا_
و استغفری لذنبك إنك كنت من الخاطئين

444

زليخا :
زليخا كے مكر كو چھپانا 1
عزيز مصر :
عزيز مصر اور زليخا 3; عزيز مصر اور يوسف (ع) 1، 2; عزيز مصر كى توقعات 1، 3
ناجائز روابط :
ناجائز روابط تاريخ كى نظر ميں 5; ناجائز روابط كى برائي 5;نامحرم سے رابطہ 4
يوسف (ع) :
يوسف (ع) سے درخواست كرنا 1;يوسف (ع) كا احترام 2 ; يوسف (ع) كا قصہ 1، 2، 3

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَةُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَن نَّفْسِهِ قَدْ شَغَفَهَا حُبّاً إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلاَلٍ مُّبِينٍ (٣٠)
اور پھر شہر كى عورتوں نے كہنا شروع كرديا كہ عزيز مصر كى عورت اپنے جوان كو اپنى طرف كھينچ رہى تھى اور اسے اس كى محبت نے مدہوش بنا ديا تھا ہم يہ ديكھ رہے ہيں كہ يہ عورت بالكل ہى كھلى ہوئي گمراہى ميں ہے (30)

1_ زليخا كا يوسف (ع) سے عشق اور اسكا ان سے اپنى آرزو كو پورا كرنے كى خواہش كرنا، شہر ميں پھيل گيا _
و قال نسوة فى المدينة امرأت العزيز تراودفتىہ
2_ مصر كے دار لخلافہ ميں يوسف(ع) اور زليخا كے قصہ كى خبر عام ہونے كاسبب اشراف كى عور تيں تھيں_
و قال نسوة فى المدينة
مذكوره معنى اس صورت ميں ہوسكتا ہے كہ جب (فى المدينة) كا جملہ (قال) كے متعلق ہو لہذا جملہ يوں ہوگا (قال نسوة فى المدينة ...) يعنى عورتوں نے يوسف (ع) اور زليخا كے عشق كو اس شہر (دار الخلافہ مصر) ميں پھيلا ديا _
3_ زليخا كا يوسف (ع) سے عشق اور اسكا ان سے اپنى آرزو كو پورا كرنےكے لئے اصرار، اشراف لوگوں كى بيويوں كى زبان پر جارى ہوگيا _
و قال نسوة فى المدينة امرأت العزيز ترادو فتى ہا عن نفسہ
(فى المدينة) ممكن ہے (قال) كے متعلق ہو

445
اسى طرح احتمال ہے كہ (نسوة) كے ليے صفت ہو تو دوسرے احتمال كى صورت ميں جملہ (قال نسوة فى المدينة ...) سے مراد يعنى شہر كى عورتيں زليخا كے قصّے كو ايك دوسرے كے ليے بيان كرتى تھيں_
4_ زليخا، عزيز مصر كى بيوى تھى _
امرأت العزيز
5_ يوسف (ع) كا عشق، زليخا كے دل و جان ميں راسخ ہوگيا تھا اور وه اس عشق كے سامنے مسخّر ہوگئي تھى _
قد شغفہا حبّ
(شغاف) دل كے پردے يا دل كے مركزى نقطے كو كہا جاتا ہے _ پس (شغف) كا معنى يہ ہوگا كہ يہ اس كے ليے دل كا غلاف بن گيا يا دل كے مركز تك پہنچ گيا _(شغفہا) كے فاعل كى ضمير (فتى ہا)) كى طرف لوٹتى ہے اور (حبّاً) تميز ہے جوفاعل كا بدل ہے_ تو عبارت يوں گئي (شغف حب يوسف اياہا) يعنى يوسف (ع) كى محبت زليخا كے ليے دل كا غلاف ہوگئي اور اسكو گھير ليا يا يہ معنى كرينگئے كہ يوسف (ع) كے عشق نے زليخا كے دل كے پرده كو پھاڑ كر اسميں نفوذ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کرليا _
6_زليخا كا يوسف (ع) پر فريفتہ ہونا اور اس كے عشق كى داستان، يوسف (ع) كى عين جوانى ميں تھى _
تراودفتى ہا عن نفسہ قد شغفہا حبّ
7_ اشراف كى عورتوں نے زليخا كا ايك زر خريد غلام سے آرزو پورا كرنےكے تقاضا كو برا سمجھا اوراسكى اس بات پر ملامت كرتى تھيں _
و قال نسوة فى المدينة امرأت العزيز تراود فتى ہا عن نفسہ قد شغفہا حبّ
(فتا) غلام اور عبد كے معنى ميں ہے اور جوان كے معنى مينبھى آتا ہے _ احتمال ديا جاسكتا ہے كہ جملہ (تراود فتاہا) ميں (فتا) كے دونوں معنى مراد ليے گئے ہوں_
8_ زرخريد غلام پر عاشق ہونا اور اس سے جنسى آرزو كا تقاضا كرنا، اشراف كى عورتوں اورزليخا كى ہم سن عورتوں كى نظر ميں واضح و روشن غلطى و خطا تھى _
قد شغفہا حبّاً إنا لنرى ہا فى ضلال مبين
اشراف كى عورتوں كايوسف (ع) كو (غلام يا زليخا كا چھو كرا) كہنا اس پر انگشت نمائي كرناتھا كہ كيوں اس نے اپنے زرخريد غلام سے عشق كيا ہے_
9_ زليخا كا يوسف (ع) سے عشق كرنا در حالانكہ وہ عزيز مصر جيسے شخص كى بيوى تھى يہ اشراف كى عورتوں كے ليے بہت ہى تعجب آور بات اور اسكى بہت ہى سرزنش اور ملامت كا موجب تھى _
امرأت العزيز تراود فتى ہا عن نفسہ
اشراف كى عورتوں كا زليخا كو (عزيز مصر كى بيوى سے) ياد كرنا اسكى برائي كو زيادہ جلوہ دينا ہے_ يعنى غلاموں سے عشق ومعشوقى تو برى بات ہے چہ جائيكہ عزيز مصر كى بيوى ہو كر يہ كام كرے يہ تو بہت ہى نامناسب بات ہے _

446

10_ عن على بن الحسين (ع) ... فلما سمع الملك كلام الصبى ... قال ليوسف : (أعرض عن ہذا ...) و اكتمہ قال : فلم يكتمہ يوسف و ا ذاعہ فى المدينہ حتى قلن نسوة منہنّ امرا ة العزيز تراود فتاہا عن نفسہ ...(1)
امام سجاد (ع) سے روايت ہے كہ ... جب بادشاہ نے اس بچے كى بات كو سنا ...تو پھر يوسف (ع) سے كہا اس بات كو فراموش كردو _ اور اسكو دل ميں ركھ لو _ (امام (ع) فرماتے ہيں) كہ يوسف (ع) نے اس بات كو چھپايا نہيں بلكہ شہر والوں كو بتا ديا _ تب شہر كى چند عورتوں نے يہ كہا كہ عزيز مصر كى بيوى نے غلام كو اپنى ہوس پورى كرنے كى دعوت دى ہے_
11_ عن أبى جعفر (ع) فى قولہ " قد شغفہا حبّا" يقول : قد حجبہا حبّہ عن النّاس فلا تعقل غيره (2)
امام باقر (ع) سےخداوند عالم كے اس قول(قد شغفہا حبّاً) كے بارے ميں سوال كيا گيا تو حضرت (ع) نے فرمايا : كہ عزيز مصر كى بيوى كے دل پر يوسف(ع) كے عشق نے اس طرح پردہ ڈال ديا تھا كہ وہ لوگوں كو فراموش كرچكى تھى يوسف (ع) كے علاوہ اسے كسى كى بھى فكر نہيں تھى _

اشراف مصر:
اشراف مصر كى عورتيں اور زليخا 8،7; اشراف مصر كى عورتيں اور زليخا كى آرزو طلبى 2، 3;اشراف مصر كى عورتوں كا تعجب 9;اشراف مصر كى عورتوں كى فكر 8
رحجانات :
غلام كى طرف رحجان كرنے كى مذمت 8
روايت : 10، 11
زليخا:
زليخا اور عزيز مصر 4; زليخا كا شوہر 4;زليخا كا يوسف(ع) سے عشق 5،6، 9،11;زليخا كى سرزنش 7، 9; زليخا كے آرزو طلبى كى شہرت 1، 3;زليخا كے عشق كى شہرت 1، 3; زليخا كے عشق كى شہرت كے عوامل 2; عزيز مصر اور يوسف (ع) 1
عزيز مصر:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عزیز مصر كی بیوی 4;عزیز مصر كی توقعات 10
غلام :
غلام سے آرزوپوركرنے پر سرزنش 7، 8
یوسف (ع) :
یوسف (ع) كا فاش كرنا 10; یوسف (ع) كا قصّہ 1، 2، 3، 5، 6، 7، 8، 9، 10، 11;یوسف(ع) كی جوانی 6
....

1) علل الشرائع ، ص 49 ، ح 1 ، ب 49; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 414 ، ح 17_
2) تفسیر قمی ، ج 1 ، ص357 ; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 423 ، ح 54_

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيناً وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّهِ مَا هَذَا بَشَراً إِنْ هَذَا إِلاَّ مَلَكٌ كَرِيمٌ (۳۱)
پھر جب زلیخا نے ان عورتوں كی مكاری اور تشہیر كا حال سنا تو بلا بھیجا اور ان كے لئے پر تكلف دعوت كا انتظام كرے مسند لگادی اور سب كو ایك ایك چھری دے دی اور یوسف سے كہا كہ تم ان كے سامنے سے نكل جائو پھر جیسے ہی ان لوگوں نے دیكھا تو بڑا حسین و جمیل پایا اور اپنے ہاتھ كاٹ ڈالے اور كہا كہ حاشا اللہ یہ تو آدمی نہیں بلكہ كوئي محترم فرشتہ ہے (31)

1_ زلیخا نے یوسف (ع) سے اپنے عشق كی داستان پر مصر كی عورتوں كی سرزنش كو سنا اوراس سے آگاہ ہوئي _
فلما سمعت بمكرہنّ
(سمع) كا فعل متعدی ہے _(بأ) كے حرف كے ساتھ متعدی كرنے كی ضرورت نہیں ہے اسی وجہ سے(سمعت بمكرہنّ) كے جملہ میں (علمت) كا معنی پایا جاتا ہے _ اسی وجہ سے جملے كا معنی یوں ہوگا _ زلیخا عورتوں كے مكر سے آگاہ ہوئي اور یہ آگاہ ہونا انخبروں كی بناء پر تھاجو اس كے لیے بیان كی گئیں_
2_ زلیخا كا یوسف (ع) سے عشق كرنے كا قصّہ، اشراف مصر كی عورتوں كے لیے اس كے خلاف سازش اور پروپیگنڈاكا ہتھیا رتھا_
قال نسوة فی المدینة ...فلما سمعت بمكرہنّ
(مكر) سے مراد زلیخا كے قصّے كو نقل كرنا ہے (مكر) سے قصّہ كو نقل كرنے كا معنی لینے سے مراد یہ كہ اشراف مصر كی عورتیں، اس قصّہ كومشہور كر كے زلیخا كی شخصیت پر ضرب لگانا اور اس كے خلاف سازش كرنا چاہتی تھیں_

3_ زلیخا، نے عورتوں كی سازش اور سرزنش كرنے والی باتوں سے آگاہی حاصل كرنے كے بعد انہیں اپنے گھر مدعو كیا _
فلما سمعت بمكرہنّ أرسلت الیہنّ
(أرسلت الیہنّ) كا معنی یہ ہے كہ ان كی طرف بھیجا جملہ (و أعتدت لہنّ متّكئاً و ...) كے قرینہ سے معلوم ہوتا ہے كہ اس نے ان كو كھانے كی دعوت دی تھی _
4_ زلیخا نے عورتوں كی سرزنش كا جواب دینے كے لیے ایك كھانے كی دعوت كا اہتمام كیا جو ایك مخصوص دعوت تھي_
أرسلت إلیہنّ و أعتدت لہنّ متّكئ
5_ زلیخا نے مدّ عو عورتوں كے تكیہ لگانے اور آرام كے لیے ایك مخصوص تكیہ گاہ كا انتظام كیا _
و أعتدت لہنّ متّكئ
"اعتاد" (اعتدت) كا مصدر ہے جو آمادہ اور مہیا كرنے كے معنی میں آتا ہے _" متكئا" اسكو كہتے ہیں جسے تكیہ كے طور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پر استعمال کیا جائے _ اسکا نکرہ لانا اسکے مخصوص ہونے کو بیان کرتا ہے _
(متّكئاً) غذا وطعام كے ليے بھی استعمال ہوتا ہے _ اسکا مفرد لانا اور جملہ (آتت ...) کے ساتھ ذکر کرنا (یعنی ہرایك کو غذا كے ليے چاقو دیا گیا) ممکن ہے کہ یہاں (متّكئاً) سے مراد (طعام) ہو_
6_ زلیخا نے ہرمدّ عوخاتون کو کھانے کی چیزوں سے استفادہ كے ليے چاقو فراہم کیا _
و ء اتت كل واحدة منہنّ سكّين
7_ زلیخا بنفس نفیس محفل دعوت کو آراستہ کرنے والی اور اشراف کی خواتین کے لئے میزبان تھی _
و أعتدت لہنّ متّكئاً و ء اتت كل واحدمنہنّ سكّين
(أعتدت) اور (أتت) كى ضمير (امرأة العزيز) کی طرف لوٹتی ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خود ان کاموں کو انجام دے رہی تھی _ و گرنہ فعل (أعتد) اور (اوتیت) کو مجھول ذکر کیا جاتا _
8_ زلیخا نے جن عورتوں کو یوسف(ع) کے دیدارکی دعوت دی تھی وہ دس سے زیادہ نہیں تھیں_
و قال نسوة فی المدینہ ... فلماسمعت بمكرہنّ أرسلت اليہنّ
(مكرہنّ) اور (اليہنّ) کی ضمیر" نسوة" کی طرف پلٹ رہی ہے جو اس سے پہلے والی آیت میںذکر ہے_اور (نسوة) کا لفظ جو جمع قلت کا صیغہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کی تعداد دس افراد سے کم تھي_
9_ کھانے پینے کی چیزوں میں چاقو کا استعمال قدیمی مصر اور یوسف (ع) کے زمانے میں رائجتھا_
و ء اتت كل واحدة منہنّ سكّين
10_ زلیخا نے یوسف (ع) کو مدعو عورتوں سے دور رکھنے کے لیے انہیں عمارت کے اندر والے کمرے میں رہنے

کو کہا _
و قالت اخرج عليہنّ
(خروج) کا لفظ اندر سے باہر آنے کے معنی میں آتا ہے _(اخرج عليہن)سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت یوسف(ع) عورتوں کے مجمع میں آئے تو اس سے پہلے ایسی جگہتھے جو اندر کا حصہ شمار ہوتا تھا_یعنی اگر دعوت کا پروگرام باہر والے ہال میں تھا تو زلیخا نے حضرت یوسف (ع) کو اندر والے کمرے میںرکھا تھا_
11_ جب عورتیں اپنی جگہ پر تکیہ لگائے ہوئے کھانا کھانے کے لیے آمادہ ہوئیں تو زلیخا نے یوسف (ع) سے کہا کہ ان کے سامنے سے گزر جائیں_
وقالت اخرج عليہنّ
12_ یوسف(ع) ، زلیخا کے حکم کے مطابق بغیر کسی وقفہ کے اشراف کی عورتوں میں آگئے _
قالت أخرج عليہنّ فلمّا راينہ
(فاء) (فلما) میں فصیحہ ہے _ گویا کہ یہاں جملات تقدیر میں ہیں (فخرج عليہنّ فرا ينہ فلما رأينہ) ان جملات کا یہاں محذوف ہونا، بتاتا ہے کہ زلیخا کا حکم اور یوسف (ع) کی بجا آوری ایکجیسی ہے _
13_ زلیخا، یوسف (ع) سے اپنے عشق کو لوگوں پر ظاہر ہونے سے پہلے اشراف مصر کی عورتوں سے انہیں مخفی رکھے ہوئے تھی _
امرأة العزيز ترا ودفتيہا ...فلما رأينہ أكبرنہ
14_ اشراف مصر کی عورتوں نے زلیخا کی دعوت میں پہلی بار یوسف (ع) کا جلوہ دیکھا تھا_
فلما رأينہ أكبرنہ ...و قلن حاشالله ما ہذا بشرّ
15_ اشراف مصر کی عورتیں، یوسف (ع) کو دیکھنے کے بعد حیرت زرّہ اور مدہوش ہو گئي_
فلما رأينہ أكبرنہ و قطّعن ا يديہنّ
"أكبر" "أكبران" کا مصدر ہے جس کا معنی عظمت اور بزرگی والا پانا ہے _
16_ اشراف مصر کی عورتیں، یوسف (ع) کو دیکھنے کے بعد بے حال ہوگئیناور ان کے حسن و جمال کے دیکھنے کے علاوہ کسی چیز کے ادراك پر قادر نہیں تھیں_
فلما رأينہ أكبر نہ و قطعن ايديهن
17_ اشراف مصر کی عورتوں نے یوسف (ع) کے (حیرت انگیز) حسن و جمال کے مشاہدہ سے کھانے پر چاقو چلانے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کی بجائے اپنے ہاتھوں کو کاٹ ڈالا _
فلّما رأينہ أكبرنہ وقطّعن أيديهن
(قطع) کامعنی جدا کرنا اور کاٹنے کا ہے _ زخمی اور مجروحکر نے میں اس لفظ کا استعمال بتا تا ہے کہ زخم اور کاٹنا بہت شدید تھا _ (قطعن) کے لفظ کا باب تفعيل سے لانا یہ بیان کرتا ہے کہ اشراف مصر کی عورتوں نے اپنے ہاتھوں کومختلف جگہسے

450
کاٹ دیا اور (قطيع) کا معنی ٹکڑے ٹکرے کرنے کا ہے_
18_ زلیخا، ہوشیار و چالاك اور مكاّر عورت تھی _
فلما سمعت بمكرہنّ أرسلت اليهن _و ء اتت كل واحدة منهن سكّيناً ... فلمّا رأينہ أكبرنہ
19_ اشرف کی عورتوں نے ايك زبان ہو کر یوسف (ع) کی عظمت اور انکے پر کشش حسن و جمال کا اعتراف کیا _
فلمّا رأينہ ... و قلن حاشاالله ماهذا البشر _
20_ یوسف (ع) کا حسن و جمال بے نظیر اور دلربا ہونے کے ساتھ زيبائي اورخوبصورتی کی بلندیوں کو چھور ہاتھا_
فلمّا رأينہ اكبر نہ و قطّعن أيديهن و قلن حاشا الله ماهذا البشر
(فلما راينہ ...) کے جملہ میں یوسف (ع) کے حسن و زيبائي اور دلبرا ہو نے کا بیان ہے _ اس کے علاوہ یہ احتمال بھی دیا جاسکتا ہے کہ زلیخا، حضرت یوسف (ع) سے عشق و محبت کرنے پر مجبور تھی _اس احتمال کا مؤيدیہ ہے قرآن مجید نے اسکی مذمت نہیں کی اور یوسف(ع) نے بھی اسکو عشق و معشوقی کے مراحل میں عذاب الہی سے نہیں ڈرایاہے _
21_ انسان کے درك کرنے کی قوت، حسن و جمال کی بلندی کو دیکھ کر کام کرنے سے ہاتھ دھو بیٹھی ہے _
و قطّعن أيديهن
22_ مصر کی عورتوں کے نزديك یوسف (ع) کا بے مثال حسن انکے انسان ہونے میں شك و تردید کا موجب بنا _
حاشاالله ماهذا البشر
23_ اشراف کی عورتوں نے یوسف (ع) کو بلندمرتبہ اور باعظمت فرشتہ پایا _
ان هذا الّا ملك كريم
24_ زلیخا کو سرزنش اور ملامت کرنے والی عورتوں نے حضرت یوسف (ع) کا مشاہدہ کرنے کے بعد زلیخا کا ان سے عشق و محبت کو باحق قراردیا _
فلمّا رأينہ أكبرنہ ... إن هذا إلا ملك كريم
25_ یوسف (ع) کے خدو خال انکی عظمت اور بزرگی کے بیانگر تھے _
إن هذا إلا ملك كريم
26_ یوسف (ع) کے زمانے میں مصري، خداوند متعال اور اسکے پاك و پاكيزہ ہو نے کے معتقد تھے _
حاشاالله
27_ عصر یوسف (ع) کے مصری لوگ، فرشتوں کے وجود اور انکی زيبائي کے قائل تھے_
إن هذا إلا ملك كريم

451
28_ فرشتوں کے وجود پر اعتقاد کی بنياد ،تاریخ بشر میں بہت ہی قدیم ہے _
إن هذا إلا ملك كريم
29_ عن على بن الحسين (ع) : ...فا رسلت اليهن و هيا ت لهنّ طعاما و مجلساً ثم ا تتهنّ با ترج و (آتت كل واحدة منهن سكينا (1)...
امام سجاد(ع) سے روایت ہے: عزیز مصر کی بیوی نے عورتوں کے لیے ايك (قاصد) روانہ کیا اور ان کو کھا نے کی دعوت دی او ر ايك محفل ترتیب دی _ اسوقت ان عورتوں کے ہاتھوں میں ايك چاقو اور ايك سنگترہ دیا _

اشراف مصر :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اشراف مصر کی عورتیں اور زلیخا ،2،24; اشراف مصر کی عورتیں اور یوسف (ع) 14،15 ،16، 17،19، 22، 23 ،24;اشراف مصر کی سوچ ،23، 24;اشراف مصر کی عورتوں کا اقرار 19;اشراف مصر کی عورتوں کا ہاتھ کاٹنا ،17; اشراف مصر کی عورتوں کا تعجب ،15،17;اشراف مصر کی عورتوں کا عجز ،16، اشراف مصر کی عورتوں کا مکر و فریب ،2;اشراف مصر کی عورتوں کو بلانا ،29;اشراف مصر کی عورتوں کی خدمت و تواضع ،6،7; اشراف مصر کی عورتوں کی خدمت وتواضع ،5،8،10

چاقو :

یوسف (ع) کے زمانہ میں چاقو کا استعمال ،9

خوبصورتی :

خوبصورتی کا فائدہ ،21

در ك کرنا :

درك کرنے کی قوت کا اثر انداز ہونا ،21

دیکھنے کی طاقت :

دیکھنے کی طاقت کا عمل دخل،21

روایت ،29

زلیخا :

زلیخا اور اشراف مصر کی عورتیں 11،29; زلیخا اور مصر کی عورتوں کا ملامت کرنا 1،3; زلیخا اور یوسف (ع) 10،13; زلیخا کا دعوت کرنا 4; زلیخا کا یوسف (ع) سے عشق 2،13; زلیخا کی چالاکی 18; زلیخا کی خواہشات 10;زلیخا کی دعوت کا پروگرام 4،5 ،6، 7، 10 ،29;زلیخا کی دعوت میں چاقو کا استعمال 6;زلیخا کی مصر کی عورتوں کو دعوت ،3،4; زلیخا کی ہوشیار ی 18;زلیخا کے خلاف سازش 2;زلیخا کے صفات 18; زلیخا کے مہمانوں کی تعداد 8

عقیدہ :

اللہ تعالی کے پاك و پاکیزہ ہونے کا عقیدہ26; عقیدہ کی تاریخ 27،28; ملائکہ کے وجود پر عقیدہ 27،28

قدیمی اهل مصر :

....

1)علل الشرایع ،ص 49;ح 1;ب 41; نور الثقلین ،ج2 ح414;ح17_

452

قدیمی اہل مصر اور ملائکہ 27; قدیمی اہل مصر کا عقیدہ 26، 27; قدیمی اہل مصر کی اللہ تعالی کے بارے میں شناخت26

ملائکہ :

ملائکہ کا خوبصورت ہو نا 27

یوسف (ع) :

یوسف (ع) اور ملائکہ ;23; یوسف (ع) زلیخا کی دعوت میں 11،12، 14;یوسف(ع) کا چھپا نا 13;یوسف(ع) کا قصہ 1،2 ،3 ، 4 ، 5،6 ، 7 ، 8 ،10، 11،12،3 1،14،15، 16 ،17 ، 19، 22 ،23، 4 2 ، 29;یوسف (ع) کی بزرگی 25 ; یوسف (ع) کی خوبصورتی 15، 16، 17، 19،20،2; یوسف(ع) کی خصوصیات 20;یوسف (ع) کی عظمت 19، 23،25;یوسف(ع) کے بشر ہونے مینشك 22 ; یوسف (ع) کے خدوخال 25

قَالَتْ فَذَلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ وَلَقَدْ رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ فَاسَتَعْصَمَ وَلَئِن لَّمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوناً مِّنَ الصَّاغِرِينَ (٣٢)

زلیخا نے کہا کہ یہی _ وہ ہے جس کے بارے میں تم لوگوں نے میری ملامت کی ہے اور میں نے اسے کھینچنا چاہا تھا کہ یہ بچ کر نکل گیا اور جب میری بات نہیں مانی تو اب قید کیا جائے گا اور ذلیل بھی ہوگا (32)

1_ زلیخا نے اشراف مصر کی عورتوں کو یوسف (ع) کا جلوہ دکھا کر یہ سمجھا یا کہ وہ یوسف(ع) سے عشق کرنے میں مجھے ملامت نہ کریں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قالت فذلکن الذی لمثننی فیہ
2_ زلیخا نے اشراف کی عورتوں کے سامنے یوسف(ع) سے اپنی آرزو کو پورا کرنے کے تقاضاکا اعتراف کیا _
لقد راودتہ عن نفسہ
3_ زلیخا نے اشراف کی عورتوں کے سامنے یوسف(ع) کی پاکدامنی و عفت اور انکا اسکے وصال کی خواہش کو قبول نہ کرنے کی گواہی دي_
لقد راودتہ عن نفسہ فا ستعصم
عصمت اور استعصام کا معنی منع کرنا اور قبول نہ

کرنے کا ہے لیکن استعصام میں مبالغہ ہے (فاستعصم)یعنی یوسف(ع) نے بڑی سختی سے میری خواہش کو رد کر دیا اور اپنی عفت کو برقرار رکھا_
4_ زلیخا نے اشراف کی عورتوں کے سامنے اس بات کی تاکید کی وہ وصال یوسف(ع) پراصرار کرے گئي
و لئن لم یفعل ماء امرہ
5_ زلیخا نے قسم اٹھائي کہ یوسف (ع) نے اگر مجھ سے وصال کرنے سے انکار کیا تو وہ اس کو زندان میں پھینك دے گی اور اسکو ذلیل و خوار کرے گئي _
و لئن لم یفعل ما ء امرہ لیسجنن و لیکونا من الصاغرین _
(لئن) میں "لام" "لام" تاکید ہے اور" یکونا یا یکونن " میں فعل مضارع اور نون تاکید خفیفہ کے ساتھ ہے
6_ حضرت یوسف(ع) ، عزیز مصر کے دربار میں قابل احترام اور عظیم شحصیت کے مالك تھے _
و لیکوناً من الصاغرین
7_ قدیمی مصر مینقید خانہ کا وجود _
لیسجنن
8_ یوسف (ع) کو جس زندان میں قیدکرنے کی دھمکی دی گئي اسمیں انہیں ذلیل و خوارکرنے کے لئے رکھا گیا_
لیسجنن و لیکونا من الصاغرین
(لیکوناً من الصاغرین) کا جملہ یعنی حقیر اور خوار کیا جائے گایہ جملہ (لیسجنن) یعنی قیدی بنے گا) کے لئے نتیجہ کے قائم مقام ہے _ کیونکہ یوسف(ع) نے عورتوں کی خواہش کو پورا کرنے کی جگہ قید خانہ کو ترجیح دی لیکن بعد والی آیت میں حقیر و ذلیل ہونے کو ترجیحدینے کے بارے میں بات نہیں کی ہے_
9_ زلیخا، مصر کی عدالت اور حکومت میں بہت زیادہ نفوذ رکھتی تھی _
و لئن لم یفعل ما ء امر ہ لیسجنن ولیکوناً من الصاغرین
(لیسجنن) کے فاعل کو محذوف رکھنا اور اسکو فعل مجہول ذکر کرنا اس بات کو متضمن ہے کہ یوسف(ع) کا زندان میں جانا اسکے انکار کی وجہ سے ہے _ یعنی زلیخا حکومت میں اتنا اثر رکھتی تھی کہ کسی اور کو اسے حکم دینے کی ضرورت نہیں تھی بلکہ جو بھی اسکا کہنا نہیں مانتا تھا اسکو قید خانہ میں ڈال دیتی تھی _
10_عزیز مصر کے زمانہ میں حکومتی نظام ایك ظالمانہ نظام اور مستقل قضاوت کے شعبہ سے محروم تھا_
ولئن لم یفعل ماء امرہ لیسجنن ولیکوناً من الصاغرین
11_ عن علی بن الحسین: ...فقالت لہن (فذلکن الذی لمتننی فیہ) یعنی فی

حبہ(1)
امام سجاد(ع) سے روایت نقل ہوئي ہے: ...عزیز مصر کی بیوی نے (حضرت یوسف(ع) کی طرف اشارہ) کرکے خواتین کو خطاب کرکے کہا: یہ ہے وہ شخص جس کے بارے میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں : یعنی اس کے عشق کے بارے میں میری سرزنش کرتی تھیں_

روایت:11

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

زليخا;
زليخا اور اشراف مصر كى عورتيں 2،1; زليخا اور حضرت يوسف (ع) 2; زليخا اور حضرت يوسف (ع) كا انكار 5;زليخا اور حضرت يوسف (ع) كى ذلّت5;زليخا كا اقرار 4،2;زليخا كا حضرت يوسف (ع) سے وصال كا تقاضا 4،2;زليخا كا حضرت يوسف (ع) كے ساتھ عشق 1، 11;زليخا كى سرزنش 1،11;زليخا كى قسم 5;زليخا كي واہى 3; زليخا مضر كے دربار ميں 9
زندان:
زندان كى تاريخ _7
عزيز مصر:
عزير مصراور حضرت يوسف (ع) 6
قديمى مصر:
حضرت يوسف (ع) كے زمانے ميں قديمى مصر كى حكومت 10; قديمى مصر كا نظام حكومت 10; قديمى مصر كى استبدادى حكومت 10; قديمى مصر ميں زندان7
يوسف (ع) :
حضرت يوسف (ع) كا قصہ 1،2،3 ،4، 5،6 ،8، 11; حضرت يوسف (ع) كى پاكدامنى كى گواہى 3; حضرت يوسف (ع) مصر كے دربار ميں6
....

1) علل الشرائع ،ص49،ح1،ب،41;تفسير برہان ،ج2 ص245،ح1_

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ وَإِلاَّ تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُن مِّنَ الْجَاهِلِينَ (٣٣)
يوسف نے كہا كہ پروردگار يہ قيد مجھے اس كام سے زيادہ محبوب ہے جس كى طرف يہ لوگ دعوت دے رہى ہيں اور اگر تو ان كے مكر كو ميرى طرف سے موڑ نہ دے گا تو ميںان كى طرف مائل ہوسكتاہوں اور ميرا شمار بھى جاہلوں ميں ہوسكتاہے (33)

1_حضرت (ع) يوسف اپنى عفت و پاكدامنى كى حفاظت اور زليخا كى دھمكيوں كى پرواہ نہ كرنے والے تھے_
قال رب السجن احبّ اليّ مما يدعوننى اليہ
2 _ حضرت يوسف (ع) اور خداوند عالم كے مخلص بندوں كے نزديك، گناہ اور معصيت ميں پڑنے سے يہ بہتر ہے كہ وہ زندان ميں چلے جائيں اور مصائب اٹھائيں_
قال رب السجن احبّ الى ممّا يدعوننى اليہ
3_ حضرت يوسف (ع) اور الله كے خالص بندوں كے
نزديك، الله كى اطاعت ميں دكھ وتكليف برداشت كرنا، اور اپنى عفت كى پاسبانى و حفاظت كرنا ،قابل قدر اور پسنديده بات ہے _
رب السجن احب الى ممايدعوننى اليہ
4_دكھ و تكليف ميں مبتلا ہونا، گناہ كے ارتكاب كا جواز نہيں بن سكتا ہے _
رب السجن ا حب إلّى مما يدعوننى إليہ
5_ شوہر دار عورتوں سے جنسى روابط كا حرام ہونا _
قال رب السّجن أحب إلّى مما يدعوننى إليہ
6_ اشراف مصر كى عورتيں (جو زليخا كى مہمان تھيں) تمام

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کی تمام یوسف (ع) سے نزدیکی کی خواہش مندتھیں_
ممّا یدعوننی إلیہ
(یدعون) مذکورہ آیت شریفہ میں جمع مؤنث کا صیغہ ہے اس کا فاعل وہ عورتیں ہیں جو زلیخا کی مہمان تھیں اور (اصب إلیھنّ) کے جملہ کے قرینے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ یوسف(ع) کو اپنے وصال کے لیئے چاہتی تھیں اور (یدعوننی) کا جملہ جو مضارع ہے یہ دلالت کرتا ہے کہ وہ اس پر اصراربھی کرتی تھیں _
7_ یوسف (ع) ، زلیخا اور اشراف کی عورتوں کے اس مکر و فریب سے پر یشان تھے جو ان کو گناہ و معصیت پر آمادہ کرنا چاہتی تھیں_
و إلاّ تصرف عنی کیدہنّ أصب إلیہن
8_ یوسف (ع) ، عورتوں کی جنسی خواہشات اور ان کی آرزو کو پورا کرنے کی پوری طرح قدرت رکھتے تھے _
وإلّا تصرف عنی کیدہنَّ أصب إالیہنَّ
9_جنسی خواہشات اور اسکی طرف جھکاؤ کسی وقت بھی انسان کے لیے خطرناك ثابت ہوتا ہے _
وإلاّتصرف عنی کیدہنَّ اصب إلیہنَّ
10_ یوسف (ع) نے زلیخا اور اسکی ہم خیال عورتوں کے ناجائز مطالبہ کے مقابلہ میناپنی استقامت کے سلسلہ میں اللہ تعالی کی مدد کے بغیر اپنے آپ کو نا تواں پایا_
و إلا تصرف عنی کیدہن أصب إلیہن
11_ یوسف(ع) نے زلیخا اور اشراف کی عورتوں کے مکر اور شہوت کے جال سے نجات پانے کے لیے خدا سے التجا اور اسکی ذات سے مدد چاہی _
ربّ ... و الا تصرف عنی کیدہنَّ أصب إلیہن
(صبّو) (أصب)کا مصدر ہے جو میلان و رغبت اور جھکاؤ پیدا کرنے کے معنی میں آتا ہے _ جملہ (إلا تصرف ...) یعنی اگر تو مجھے ان عورتوں کے مکر و فریب سے دور نہیںرکھے گا تو میں اسکی طرف جھك جاؤں گا بعد والی آیت کریمہ میں (فاستجاب) خبر ہے جو دعا اور التجا کے لیے استعمالی ہوئي ہے _
12_ یوسف (ع) کا گناہ ترك کرنے میں خدائي مدد کا ضروری سمجھنا ،انکا ربوبیت خداوندی پر اعتقاد کا جلوہ تھا _
ربّ ...و إلّا تصرف عنّی کیدہنّ أصب إلیہنّ
13_ عورتوں کے مکر اور جنسی خواہشات سے الہی امداد کے بغیر بچنا انبیاء علیہم السلام اور خدا کے خالص و نیك بندوں کے لیے بھی ممکن نہیں ہے_
وإلّا تصرف عنی کیدہنّ أصب و إلیہنّ
14_ انبیاء علیہم السلام گناہ سے بچنے اور عصمت پر قائم رہنے کے لیے ہمیشہ امداد الہی اور اسکی توفیق کے محتاج ہیں_
و الّا تصرف عنی کیدہنّ أصب الیہنّ

15_ خداوند متعال کے حضور دعاو التجا اور اس سے مدد طلب کرنا ، گناہ اور جنسی انحرافات سے بچنے کا طریقہ ہے _
ربّ ... وإلّا تصرف عنی کیدہنّ أصب الیہنّ
16_ خداوند متعال کی طرف توجہ اور اسکی ربوبیت پر اعتقاد رکھنا خصوصاً گناہ کے ارتکاب کے خطرہ کے موقع پر ضروری ہے _
ربّ ... الّا تصرف عنی کیدہنّ أصب الیہنّ
17_ ربوبیت الہی کی طرف توجہ کرنا، دعا کے آداب میں سے ہے _
قال ربّ ... و إلّا تصرف عنی کیدہنّ أصب إلیہنّ
18_ یوسف(ع) ، زلیخا اور اسکی ہم فکر عورتوں کی ناجائز خواہشات کو پورا کرنے کو بے عقلی اور بے وقوفی کے گرداب میں گرنا سمجھتے تھے_
والّا تصرف ... أصب الیہنّ و أکن من الجاہلین
جہل کا معنی عقل کے مقابلہ میں بے وقوفی ہے نیز اس کا معنی علم کے مقابلہ میں نادانی بھی ہے مذکورہ بالا تفسیر میں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پہلا معنی کیا گیا ہے _

19_ یوسف (ع) ،گناہ کے ارتکاب اور زلیخا و اسکی ہم فکر عورتوں کی خواہش پورا کرنے کو خدادادی علم و حکمت سے محرومیت کا موجب سمجھتے تھے _

أتیناہ حکماً و علماً ... و إلّا تصرف عنی کیدہنّ أصب إلیہنّ و أکن من الجاہلین

مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ جہل کا معنی بےوقوفی کریں تو یہاں کہہ سکتے ہیں کہ یوسف (ع) کا جاہل ہوجانے سے مراد علم اور حکمت سے خالی ہوجانا تھا جو خداوند متعال نے ان کو عطا فرمائي تھی (أتیناہ حکماً و علماً)" آیت 22"

20_ گناہ، اللہ تعالی کے عطا کیے ہوئے علوم سے محرومیت کاموجب ہے _

و أتیناہ حکماً و علماً ...و الّا تصرف عنی کیدہنّ أصب الیہنّ و أکن من الجاہلین

21_ ہوس پرستی اور ناجائز جنسی کاموں کے جال میں پھنسے ہوئے لوگ بے عقل اور بے سمجھ ہوتے ہیں _

22_ گناہ کا ارتکاب ،بے عقلی و بے وقوفی ہے _

أصب إلیہنّ و أکن من الجاہلین

23_ " عن علی بن الحسین (ع) ... و خرجن النسوة من عندہا (إمرا ة العزیز) فأرسلت کل واحدة منہنّ الی یوسف سرّاً من صاحبتہا تسألہ الزیارةفأبی علیہنّ و قال : " إلّا تصرف عنّی کیدہنّ أصب إلیہنّ و أکن من الجاہلین " (1)

امام سجاد(ع) سے روایت ہے کہ مصر کی عورتیں عزیز مصر کی بیوی کے ہال سے جب باہر چلی گئیں تو اپنی سہیلی (زلیخا) سے چھپ کر یوسف (ع) کو پیغام

....

1)علل الشرائع ص49 ، ح 1 ،ب 41، نور الثقلین ، ج 2 ص 415، ح17_

بھیجا کہ ہم تم سے ملنے کی خواہشمند ہیں یوسف (ع) نے اسکو قبول نہیں کیا اور کہا بارالہا اگر ان عورتوں کے مکر و حیلے کو مجھ سےتو نے دور نہ کیا تو میں انکی طرف رغبت پیدا کرلوں گا اور جاہلین میں سے ہوجاؤں گا ...

احکام : 5

اشراف مصر:

اشراف مصر کی عورتیں اور یوسف (ع) 6; اشراف مصر کی عورتوں کا مکر 23;اشراف مصر کی عورتوں کی دعوتیں 6

اطاعت :

اللہ تعالی کی اطاعت گذاری میں مشکلات 3

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کی مدد کی اہمیت 13، 14; توفیقات الہی کی اہمیت 14

انبیاء :

انبیاء کا بشر ہونا 8; انبیاء کی عصمت کا سبب 14; انبیاء کی معنوی و روحانی ضروریات 14

انسان :

انسان کے گمراہ ہونے کے مقامات 9

بے وقوف لوگ : 21

بے وقوفی :

بے وقوفی کے اسباب 22

جاہل لوگ:21

جنسی بے راہ روی :

جنسی بے راہ روی سے نجات 15

جنسی شہوت :

جنسی شہوت پر قدرت 13;جنسی شہوت کا خطرہ 9

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حکمت:
حکمت کے زوال کے عوامل 19، 20
دعا:
دعا کے آثار 15; دعا کے آداب 17
ذکر :
ربوبیت الہی کا ذکر 17;ذکر الہی کی اہمیت 16; ربوبیت الہی کے ذکر کی اہمیت 16; گناہ کے وقت ذکر الہی کرنا 16
ذلت:
ذلت کو گناہ پر ترجیح دینا 2
روایت : 23
زنا:

459
زنا کے احکام 5; شوہر والی بیوی سے زنا 5
ضرورتیں:
اللہ تعالی کی مدد کی ضرورت 14
عفت :
عفت کی اہمیت 3
عقیدہ :
ربوبیت الہی کا عقیدہ 12
علم :
علم کے زوال کے اسباب 19، 20قدر و قیمت 3 ; علم لدنی 19، 20
عورتیں:
عورتوں کے مکر سے نجات 13
گناہ :
گناہ سے نجات کا طریقہ 15;گناہ کا جواز 4;گناہ کے آثار 19، 20، 22;گناہ کے ترک کا سبب 14
محرمات :5
مخلصین :
مخلص لوگ اور ذلت 2; مخلص لوگ اور گناہ 2;مخلص لوگونکا عقیدہ 2، 3;مخلص لوگوں کا عفت کو برقرار رکھنا 3
مدد طلب کرنا :
اللہ تعالی سے مدد طلب کرنا 11;اللہ تعالی سے مدد طلب کرنے کے آثار 15
مشکلات :
مشکلات اور گناہ 4;مشکلات کے آثار 4
ناجائز روابط:5
ہوا و ہوس کے پجاری :
ہوا و ہوس کے پجاریوں کی بے وقوفی 21
یوسف (ع) :
یوسف (ع) اور اشراف مصر کی عورتوں کا مکر و حیلہ 7،11; یوسف (ع) اور بے قوفی و جہالت کے اسباب 18; یوسف (ع) اور ترک گناہ 12; یوسف (ع) اور ذلّت 2; یوسف (ع) اور زلیخا کی خواہشات 18، 19;یوسف(ع) اور زلیخا کی دھمکیاں 1;یوسف (ع) اور گمراہی کے اسباب 18; یوسف (ع) اور زلیخا کامکر 7،11; یوسف (ع) اور گناہ 2، 8;یوسف (ع) کا اقرار 10، 12;یوسف(ع) کا اللہ تعالی کی مدد طلب کرنا 10، 12;یوسف (ع) کا عجز 10، 12;یوسف (ع) کاعفت کو بچانا 3;یوسف (ع) کا عقیدہ 12; یوسف(ع) کا مدد طلب کرنا 11;یوسف (ع) کو دعوت دینا 6;یوسف (ع) کی پریشانی 7;یوسف (ع) کی دعا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

11، 23; یوسف (ع) کی سوچ 2، 3، 10، 18، 19; یوسف (ع) کی عفت 1

فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (٣٤)
تو ان کے پروردگار نے ان کی بات قبول کرلے اور ان عورتوں کے مکر کو پھیر دیا کہ وہ سب کس سننے والا اور سب کا جاننے والا ہے (34)

1_ خداوند متعال نے یوسف (ع) کی دعا(زلیخا اور اسکی ہم جولیوں کے مکر و فریب سے نجات کی در خواست) کو قبول کیا اور اس کو ان کے مکر و فریب سے محفوظ رکھا _
فاستجاب لہ ربّہ فصرف عنہ کیدہنّ
" استجابة " استجاب کا مصدر ہے جس کا معنی در خواست قبول کرنا ہے_
2_ خداوند متعال کی غیبی امداد، یوسف (ع) کے لیے زلیخا اور اشراف کی عورتوں کے مکرو فریب اور گناہ سے نجات کا موجب بني_
فاستجاب لہ ربّہ فصرف عنہ کیدہن ّ
3_ زلیخا اور اشراف کی عورتیں، یوسف (ع) کے خداوند متعال سے توسّل کرنے کی وجہ سے اس سے مایوس و ناامید اور اس کے خلاف مکر و فریب کرنے سے رك گئیں _
فصرف عنہ کیدہنّ
عورتوں کے مکر (کید) سے مراد یہاں انکا مکرر فریفتہ ہونا اور اظہار محبت کرنا ہے _ (صرف عنہ کیدہنّ) کی عبارت سے یہ مراد ہوگا کہ یوسف (ع) کی دعا کے بعد انہوں نے یوسف (ع) سے عشق بازی اورخواہشات کرنا ترك کردیں_ (ثم) کا لفظ جو بعد والی آیت کریمہ میں ہے _ اس بات پر نوید ہے کہ یوسف (ع) کے قید خانہ میں جانے سے پہلے ہی وہ اپنی آرزو کی تکمیل میں ناامید ہوگئیں تھیں اور ان سے دور ہوگئیں نہ یہ کہ ان کا زندان میں جانا ،انکے عشق کی خواہش کے قطع کا سبب بنا _
4_ خداوند متعال کے حضور عجز و انکساری کا اظہار اس ذات کی حمایت حاصل کرنے اور انسان کیلئے اپنی حاجات کی برآوری میں بہت مؤثر ہے _
فاستجاب لہ ربّہ ... إنہ ہو السمیع العلیم

5_ انسان کی عاقبت میں دعا کا کردار _
الّا تصرف عنی کیدہنّ ... فاستجاب لہ ربّہ فصرف عنہ کیدہنّ
6_ زلیخا اور دوسری عورتوں کے مکر و فریب سے نجات ، ربوبیت الہی کا ان پر جلوہ تھا _
فاستجاب لہ ربّہ ...إ نہ ہو السمیع العلیم
7_بندوں کی دعاؤں کو مستجاب کرنا، ربوبیت الہی کا جلوہ ہے_
فاستجاب لہ ربّہ
8_انسان کی سرنوشت و رفتار اور سیر و سلوك میں خداوند عالم کا کردار ہوتاہے_
الاّ تصرف ... فصرف عنہ کیدہنّ
9_اپنی تقدیر اور سرنوشت بنانے میں انسان کا خود خداوندعالم سے تقاضا کرنا، بہت کردار کا حامل ہوتاہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قال ربّ السجن احبّ الی ... فصرف عنہ کیدہن
10_خداوند عالم کے ارادے اور مشیّت کے مقابلے میں انسان کی چاہت اور کوشش، بے ثمر اور شکست سے دوچار ہوتی ہے_
فصرف عنہ کیدھنّ
11_صرف ذات الہی ہی سمیع (مطلق سننے والا) اور علیم (مطلق جاننے والا) ہے_
انّہ ہو السمیع العلیم
"ہو"کی ضمیر ، ضمیر فصل ہے جو حصر سے حکایت کررہی ہے اور"السمیع" اور "العلیم" پر جو " الف لام" داخل ہے وہ استغراق صفات کے لیے ہے اسی وجہ سے ان دونوں صفات سے مطلق سننے والا اور مطلق جاننے والا کا معنی لیا گیا ہے_
12_خداوند عالم بندوں کی دعاؤں کو سننے والا اور انہیں مستجاب کرنے والا ہے_
فاستحاب لہ ربّہ ... انّہ ہو السمیع
"سمیع" خداوند عالم کے سننے پر دلالت کرنے کے علاوہ "فاستجاب لہ ربّہ" کے قرینہ کی وجہ سے اس بات کی بھی حکایت کررہاہے کہ خداوند عالم لوگوں کی دعاؤں کو مستجاب بھی کرنے والا ہے_
13_ خداوند عالم بندوں کے حالات اور ان کی ضرورتوں سے مکمل طور پر آگاہ ہے_
فاستجاب لہ ربّہ ... انّہ ہو السمیع العلیم
14_خداوند عالم بندوں کی سازشوں اور ان کے مکر و فریب سے آگاہ ہے اور ان کو ناکام بنانے اور ختم کرنے سے بھی مکمل واقفیت رکھتاہے_
فصرف عنہ کیدہن انّہ ہو السمیع العلیم
"کیدہنّ" کے قرینے کی وجہ سے "سمیع" اور " علیم" کے متعلق کے جو مصادیق مورد نظر ہیں وہ اشرف مصر کی عورتوں کے مکر و فریب ہیں اور

462

"صرف عنہ" کے قرینہ کی وجہ سے اس کا معنی یہ لیا گیا ہے کہ خداوند عالم نے ان مکر و فریب کو ختم کیا ہے _
15_ خداوند عالم بندوں کی حاجات پر آگاہی کے لیے اس بات کا محتاج نہیں ہے کہ وہ زبان سے اپنا مدعی بیان کریں_
انہ ہو السمیع العلیم
خداوند عالم کے سننے کے بعد اس کے علم کا ذکر کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بندوں کی حاجات سے آگاہی کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ انسان خدا کے سامنے درخواست پیش کرے اور اپنی حاجات کو زبان پر جاری کرے اگر چہ حاجات کے مستجاب ہونے میں یہ چیز مؤثر ہے کہ حاجت کو زبان پر جاری کیا جائے_

اسماء و صفات:
سمیع 11،علیم11، مجیب12
اشراف مصر:
اشراف مصر کی عورتیں اور حضرت یوسف (ع) کی دعا4 ; اشراف مصر کی عورتوں کی مایوسي3; اشراف مصر کی عورتوں کے فریب سے نجات 2،6
الله تعالي:
الله تعالی کا سننا 12; الله تعالی کا علم غیب 13، 14،15;الله تعالی کا کردار 8;الله تعالی کی امداد کے آثار 2; الله تعالی کی حمایت کا زمینہ 4; الله تعالی کی ربوبیت کی علامات 6،7; الله تعالی کے ارادہ کی اہمیت 10; الله تعالی کے علم کی خصوصیات10 ; الله تعالی کے مختصّات 11
انسان:
انسانوں کا عجز10;انسانوں کا مکر و فریب 14; انسانوں کی خواہشات اور الله تعالی کے ارادے 10; انسانوں کی ضرورتیں 13; انسانوں کے تقاضوں کا کردار 9;انسانوں کے حالات 13
دعا:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

دعا کا مستجات ہونا 7; دعا کو قبول کرنے والا12; دعا کی قبولیت کا زمینہ 4; دعا کے آثار 5،4
رفتار:
رفتار کے موثر اسباب 8
زلیخا:
زلیخا اور حضرت یوسف (ع) کی دعا 3; زلیخا کی مایوسی 3; زلیخا کے مکرو فریب سے نجات 1،2،6
سرنوشت:
سرنوشت میں موثر اسباب 5،8،9
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1،2،3; حضرت یوسف (ع) کی دعا کا مستجاب ہونا 1;حضرت یوسف (ع) کی دعا کے آثار 3;
حضرت یوسف (ع) کی نجات 6; حضرت یوسف (ع) کی نجات کے اسباب 2

463

ثُمَّ بَدَا لَهُم مِّن بَعْدِ مَا رَأَوُاْ الآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّى حِينٍ (٣٥)
اس کے بعد ان لوگوں کو تمام نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی یہ خیال آگیا کہ کچھ مدت کے لئے یوسف کو قیدی بنا دیں(35)

1_اشراف مصر کی عورتوں کی حضرت یوسف (ع) کے ساتھ عشق کی داستان، حکومت اور ان کے گھروں میں بحران پیدا کرنے کا سبب بني_
ثم بدالہم من بعد ما رأوا الآیات
2_ بحران اور درباری حیثیت کو بحال کرنے کی خاطر مصر کی حکومت نے یہ قطعی ارادہ کرلیا کہ حضرت یوسف(ع) کو زندان میں ڈال دیا جائے_
ثم بدالہم ... یسجننہ
3_ حضرت یوسف (ع) کو زندان میں ڈالنے کا مقصد یہ تھا کہ انہیں گناہ گار ثابت کیا جائے_
ثم بدالہم من بعد ما رأوا الآیات یسجننہ
4_حضرت یوسف(ع) کے زندان میں جانے کی درخواست اور محرك زلیخا نہ تھي_
لئن لم یفعل ما ا مرہ لیسجنن ... ثم بدالہم ... لیسجننہ
"ثم بَدالہم " (یعنی کچھ مدت کے بعد یہ بات ان کے ذہن میں خطور کرگئي کہ حضرت یوسف(ع) کو زندان میں ڈال دیا جائے) یہ اس بات سے حکایت کرتاہے کہ حضرت یوسف (ع) کو زندان میں مقید کرنے کی رائے اور درخواست زلیخا نے نہ کی تھی اس کے علاوہ پہلی والی آیت واضح طور پر بتاتی ہے کہ خداوند عالم نے حضرت یوسف(ع) سے زلیخا اور دوسری عورتوں کو دور کردیا تھا اور عشقیہ داستان ختم ہوگئي تھی پس زلیخا اب اس بات کی منتظر نہ تھی کہ حضرت یوسف(ع) کو زندان میں ڈال کر انہیں اپنے مقصد کے لیے استعمال کرسکے_
5_ حضرت یوسف (ع) کی پاکدامنی پر متعدد علامات موجود تھیں_
ثم بدالہم من بعد ما رأوا الآیات
6_ متعدد دلائل اور علامات دیکھنے کے بعد عزیز مصر اور حکام، حضرت یوسف(ع) کی پاك دامنی سے مکمل طور پر آگاہ تھے_

464
ثم بدالہم من بعد ما راو الآیات
7_ مصر کے حکام نے حضرت یوسف (ع) کی بے گناہی کو جاننے کے باوجود انہیں زندان میں ڈال دیا_
ثم بدالہم من بعد ما راوالآیات یسجننہ
8_مصر کی استبدادی حکومت میں سیاسی اور عدلیہ کے نظام میں یکجہتی تھي_
ثم بدالہم من بعد ما راوا الآیات لیسجننہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

9_ حضرت یوسف(ع) کو محدود و نامعلوم عرصے تك زندان میں قید رکھنے کا فیصلہ سنایا گیا_
لیسجننہ حتی حین
10_حضرت یوسف(ع) کی زندان میں قید اس وقت تھی جب تك زلیخا اور دوسرے اشراف مصر کی عورتوں کے فتنہ کی آگ ٹھنڈی نہ ہوجائے_
لیسجننہ حتی حین
11_ "عن ابی جعفر (ع) فی قولہ: (ثم بدالہم من بعد ما رأوا الآیات یسجننہ حتی حین" فالآیات شہادة الصبی و القمیص المخرق من دبر و استباقہما الباب حتی سمع مجاذبتہا ایاہ علی الباب فلما عصاہا فلم تزل ملحة بزوجہا حتی حسبہ ...؟(1)
امام جعفر صادق (ع) سے خداوند عالم کے اس قول "ثم بدالہم"کے بارے میں روایت نقل ہوئي ہے کہ یہاں علامت سے مراد ، بچے کی گواہی دینا، پشت سے پیراہن کا پارہ ہونا اور دونوں کا دروازے کی طرف بھاگنا وہ بھی اس انداز سے کہ سناگیاتھا کہ وہ عورت پیچھے سے حضرت یوسف(ع) کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی پس جب حضرت یوسف (ع) نے اس عورت کی بات کو قبول نہ کیا تو اس نے سزا کے طور پر اپنے شوہر سے کہا کہ حضرت یوسف (ع) کو قید کردیا جائے"_
12_ "عن الصادق(ع) انّہ قال دخل یوسف السجن و ہو ابن إثنی عشر سنة و مکث فیہ ثمان عشر سنة ...(2)
امام جعفر صادق (ع) سے روایت نقل ہوئي ہے کہ حضرت یوسف(ع) بارہ سال کی عمر میں زندان میں قید ہوئے اور اٹھارہ سال تك اس میں قید رہے ..."

اشراف مصر:
حضرت یوسف(ع) کے ساتھ اشراف مصر کی عورتوں کے عشق کی داستان1
روایت: 11،12
....

1)تفسیر قمی ج1، ص344;نورالثقلین ج2 ص424 ، ح60_
2) ا مالی صدوق، ص 208، ح7مجلس 34; بحار الانوار ج 12ص 261ح 23

465
زلیخا:
زلیخا اور حضرت یوسف (ع) 4،11; زلیخا کے تقاضے 11
عزیز مصر:
عزیز مصر اور حضرت یوسف (ع) 6; عزیر مصر کے کارندوں کا ارادہ2
قدیمی مصر:
قدیمی مصر کا سیاسی نظام 8;قدیمی مصر کا عدالتی نظام 8; قدیمی مصر کا نظام حکومت 8;قدیمی مصر کی استبدادی حکومت 8; قدیمی مصر کی حکومت میں بحران کے اسباب 1;قدیمی مصر کے حکام اور حضرت یوسف (ع) 6،7
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1،2، 4، 6، 7، 9، 10، 11 ،12 ; حضرت یوسف (ع) کو تہمت لگانا 3;حضرت یوسف (ع) کو زندان میں ڈالنا 4،7;حضرت یوسف (ع) کو زندان میں ڈالنے کی درخواست 11;حضرت یوسف (ع) کو زندانی کرنے کا فلسفہ 2،3;حضرت یوسف (ع) کی پاکدامنی 6،7; حضرت یوسف (ع) کی پاکدامنی کی علامات 5; حضرت یوسف (ع) کی صداقت کے دلائل 11;حضرت یوسف (ع) کے خلاف فیصلہ 9،10; زندان میں حضرت یوسف (ع) کی عمر 12

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانَ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْراً وَقَالَ الآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزاً تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ (٣٦)
اور قید خانہ میں ان کے ساتھ دو جوان اور داخل ہوئے ایك نے کہا کہ میں نے خواب میں اپنے کو شراب نچوڑتے دیکھا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میں نے دیکھاہے کہ میں اپنے سرپڑروئیاں لادے ہوں اور پرندے اس میں سے کھارہے ہیں_ذرا اس کی تاویل تو بتائو کہ ہماری نظر میں تم نیك کردار معلوم ہوتی ہو(36)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

1_ مصر كے لوگوں نے اپنے ارادے كو عملى جامہ پہنايا اور حضرت يوسف (ع) كو زندان ميں ڈال ديا _
بدالہم ... يسجننہ حتى حين و دخل معہ السجن فتيان

466

2_ جس وقت حضرت يوسف (ع) كو زندان ميں ڈالاگيا اس وقت دربار مصر كے دو خادموں كو بھى زندان ميں ڈال ديا گيا_
و دخل معہ السجن فتيان
"فتي" (فتيان) كا مفرد ہے جس كا معنى غلام ہے نيز يہ جوان كے معنى ميں بھى استعمال ہوتاہے_
3_زندان ميں حضرت يوسف (ع) كے ساتھ كيے گئے قيديوں مينسے ہر ايك نے خواب ديكھا جسے انہوں نے حضرت يوسف (ع) كے سامنے بيان كيا _
قال احدہما انى أرى نى أعصر خمر
4_ حضرت يوسف (ع) كے ساتھ قيد كيے گئے دو قيديوں ميں سے ايك نے يہ خواب ديكھا كہ وہ شراب بنانے كے ليے انگور نچوڑ رہاہے_
قال احدہما إنى أرى نى أعصر خمر
"عصر" (أعصر) كا مصدر ہے جس كا معنى (پھلوں يا گيلے لباس ... كو) نچوڑناہے او رخمر اس مست كرنے والى شراب كو كہا جاتاہے جسے انگور سے حاصل كيا گيا ہو اور آيت ميں "خمر" سے مراد "اعصر" كے قرينہ كى وجہ سے انگور ہے _ انگور كو شراب سے تعبير كرنے كا مقصد يہ ہے كہ اس زندانى نے شراب بنانے كے ليے انگور كو نچوڑا تھا_
5_ حضرت يوسف (ع) كے ساتھ موجود دوسرے قيدى نے يہ خواب ديكھا كہ اس نے اپنے سرپر روٹى ركھى ہوئي ہے جس سے پرندے كھارہے ہيں_
و قال الآخر أنى أرى نى أحمل فوق را سى خبزاً تا مل الطير منہ
"طير" طائر كى جمع ہے جس كا معنى پرندے ہے_
6_حضرت يوسف(ع) كے ساتھ قيد دونوں قيديوں نے اپنے اپنے خوابوں كو كئي بار ديكھا تھا_
انى ارينى أعصر ... اَنى أرى نى أحمل
فعل ماضى "رايت" كى جگہ فعل مضارع "أري" كا استعمال ، خواب كے مسلسل آنے پر دلالت كررہاہے يعنى ميں نے چند راتوں كو مسلسل يہ خواب ديكھاہے يعنى اگر ميں دوبارہ بھى سوجاؤں تو يقينا يہى خواب ديكھوں گا_
7_حضرت يوسف (ع) كے ساتھ قيد ہونے والے قيديوں نے حضرت يوسف (ع) سے تقاضا كيا كہ ان كے خواب كى تعبير بتائيں اور اس كى تاويل بيان كريں_
نبنا بتا ويلہ
8_خواب كى تعبير ہوتى ہے اور اس بات كا امكان بھى موجود ہے كہ وہ كسى واقع كو بيان كررہى ہو_
نبئنا بتا ويلہ
9_ قديم زمانے سے ہى انسان، خواب كو واقعات پر اطلاع كا دريچہ جانتے تھے_
نبئنا بتاويلہ
10_ قديمى مصر كے بادشاہوں ميں شراب خوري، معمول كى بات تھي_

467
انّى أرينى أعصر خمر
11_ حضرت يوسف (ع) ، نيك افراد كے زمرے ميں شمار كيے جاتے تھے_
انا نريك من المحسنين
12_حضرت يوسف (ع) كے ساتھ زندان ميں قيد قيديوں نے حضرت يوسف (ع) كى شخصيت كو درك كرليا اور حضرت يوسف(ع) كے نيك بندوں ميں سے ہونے پر مطمئن تھے_
انا نرى ك من المحسنين

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

13_حضرت یوسف (ع) کی وجاہت اور ان کا عمل ان کی بلند مرتبہ شخصیت اور ان کے نیك افراد میں سے ہونے کو بیان کررہا تھا_
إنا نريك من المحسنين
آیت شریفہ میں موجود کلمہ "نري" ہمیں یقین ہے کے معنی میں ہے اور اس مطلب کو کلمہ "نري" کے ساتھ بیان کرنا گویا اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ ان دونوں قیدیوں نے حضرت یوسف (ع) کے کردار اور سیرت کو دیکھنے کے بعد ان کی بلند مرتبہ شخصیت پر یقین کرلیا تھا_
14_دونوں قیدیوں کا خواب کی تعبیر کے لیے حضرت یوسف (ع) کی طرف رجوع کرنا، اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت یوسف (ع) محسنین میں سے تھے_
نبئنا بتاويلہ إنا نری ك من المحسنين
"انا نراك" کا جملہ "نبئنا بتا ویلہ" کے لیے علت ہے_
15_ خواب کی تعبیر بیان کرنے کے لیے محسنین ،صاف و شفاف ضمیر اور مکمل شائستگی کے حامل ہوتے ہیں_
نبئنا بتاويلہ إنا نری ك من المحسنين
16_خواب کی تعبیر بتانا، ایك نیك کام اور خواب دیکھنے والوں پر احسان بھی ہے_
نبئنا بتاويلہ إنا نری ك من المحسنين
17_"عن ابی عبداللہ (ع) قال الآخر إنی ا رانی أحمل فوق را سی خبزاً" قال : أحمل فوق را سی جفنة فيہا خبز(1)
امام جعفر صادق (ع) سے اللہ تعالی کے اس قول "انّی ارانی احمل ..." کے بارے میں روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: یعنی میں اپنے سرپر ایك بہت بڑا سا پیالہ رکھے ہوئے ہوں جس میں روٹیاں ہیں ..."
18_عن ابی عبداللہ (ع) قول اللہ عزوجل"انا نراك عن المحسنين" قال كان يوسع المجلس و يستقرض للمحتاج و يعين الضعيف" (2)
امام جعفر صادق (ع) سے اللہ تعالی کے اس قول " انا
....

1) تفسیر عیاشی ج2، ص 177 ح 25;نورالثقلین ج2 ص 425، ح 66_
2) کافی ج2 ص 437 ح 3;نورالثقلین ج2 ص 425ح 68_

468
نراك من المحسنين " کے بارے میں روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: حضرت یوسف (ع) محفل میں بیٹھنے کے لیے دوسروں کے لیے جگہ چھوڑدیتے تھے اور ضرورت مندوں کی حاجت روائي کی خاطر قرض الحسنہ لیتے اور ناداروں کی ضرورتوں کو پورا کرتے تھے_

احسان:
احسان کے موارد 16
احسان کرنے والے:
احسان کرنے والوں کی خصوصیات 15;احسان کرنے والوں کے فضائل 15; احسان کرنے والے اور خواب کی تعبیر 15
خواب:
آب انگور کا خواب 4; پرندوں کے کھانے کا خواب 5;تاریخ میں خواب 9;خواب کی تعبیر 8 ; خواب کی تعبیر کی اہمیت 16;خواب کی حقیقت 8 ، 9 ; روٹی کو اٹھانے کا خواب 5
روایت: 17،18
شراب:
شراب کے پینے کی تاریخ10
عمل:
پسندیدہ عمل 16

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قديمی مصر:
قديمی مصر كے حكام اور حضرت يوسف (ع) 1; قديمی مصر كے حكام كی شراب نوشي10
حضرت يوسف (ع) :
حضرت يوسف (ع) احسان كرنے والوں ميں سے 11، 12، 13، 14،18; حضرت يوسف (ع) كا قصہ1،2، 3، 4 ، 5 ، 6،7،12، 14، 17،18;حضرت يوسف (ع) كو قيد كرنا1; حضرت يوسف (ع) كی شخصيت كی علامات 13; حضرت يوسف (ع) كی عظمت 12;حضرت يوسف (ع) كی وجاہت 13; حضرت يوسف (ع) كے ساتھ قيديوں كا اطمينان 12; حضرت يوسف (ع) كے ساتھ قيد قيديوں كی فكر 12;حضرت يوسف (ع) كے فضائل 11;حضرت يوسف (ع) كے ہمراہی قيدی 2;حضرت يوسف (ع) كے ہمراہی قيدی اور حضرت يوسف (ع) 4، 12، 14 ; حضرت يوسف (ع) كے ہمراہ قيديوں كے تقاضے 7; حضرت يوسف (ع) كے ہمراہ قيديوں كے خواب كی تعبير7;حضرت يوسف (ع) كے ہمراہ قيديوں كاخواب 3،4،5،6;خواب كی تعبير كا علم 7،14

قَالَ لاَ يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلاَّ نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَن يَأْتِيكُمَا ذَلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لاَّ يُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَهُم بِالآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ (٣٧)
يوسف نے كہاكہ جو كھانا تم كو ديا جاتاہے وہ نے آنے پائے گا اور ميں تمھيں تعبير بتادوں گا_يہ تعبير مجھے ميرے پروردگار نے بتائي ہے اور ميں نے اس قوم كہ راستے كو چھوڑدياہے جس كا ايمان اللہ پر نہيں ہے اور وہ روز آخرت كا بھی انكار كرنے والی ہے (37)

1_حضرت يوسف (ع) نے اپنے ہمراہ قيديوں كے تقاضے كو قبول كرليا اور انہيں اطمينان دلاديا كہ قبل اس كے كہ ان كی غذا آئے وہ انہيں خواب كی تعبير بتاديں گے_
نبئنا بتاويلہ ... قال لا ياتيكما طعام ترزقانہ إلاّ نبا تكما بتا ويہ
بالا مطب اس بنياد پر اخذ كيا گيا ہے جب "تا ويلہ" ميں موجود ضمير كا مرجع حضرت يوسف (ع) كے ہمراہ قيد دونوں قيدی ہوں چنانچہ اس مبنی كی بناء جملہ " قال لا ياتيكما ..." كا معنی اس طرح ہوگا كہ جو غذا تمہيں دی جاتی ہے وہ ابھی تمھيں نہيں دی جائے گی اور ميں اس سے پہلے تمہارے خواب كی تعبير بيان كردوں گا_
2_حضرت يوسف (ع) كے ہمراہ قيديوں كا حضرت كو قبول كرنا، اسی فرصت كو حضرت يوسف (ع) نے غنيمت سمجھتے ہوئے انہيں ہدايت الہی شروع كردي_
انانربك من المحسنين ...ذيكما مما علمی ابی إنی تركت ملّة قول لا يؤمنون باللہ
3_ حضرت يوسف(ع) نے اپنے علم كو الہی علم كی طرف اشارہ كرتے ہوئے اپنے ہمراہ قيديوں كو خداوند عالم كی پہچان پر ابھارا_
ذلكما مما علمنی ربي
حضرت يوسف(ع) نے اس حقيقت كی طرف (كہ يہ علم خداوند عالم نے مجھے عطا كيا ہے) اشارہ اس

ليے كيا كہ ان كے ہمراہ قيدی بھی خداوند عالم اور اس كی ربوبيت كی طرف توجہ كريں اور دونوں قيديوں كو "كما" كے ذريعے مخاطب قرار دينا اس مطلب كی تائيد كرتاہے_
4_حضرت يوسف(ع) كے پاس علم غيب تھا_
قال لا ياتيكما طعام ترزقانہ إلا نبا تكما بتاويلہ
"بتاويلہ" ميں موجود ضمير كا ايك احتمال يہ ہے كہ وہ "طعام" كی طرف لوٹ رہی ہو اور يہ بھی ممكن ہے كہ اس سے مراد دونوں قيديوں ميں سے ايك كا ديكھا ہوا خواب ہو_ پہلے احتمال كی صورت ميں جملہ " قال لا ياتيكما" اس بات سے حكايت كررہاہے كہ حضرت يوسف (ع) علم غيب سے مطلع تھے_
5_حضرت يوسف (ع) نے اپنے علم غيب سے مطلع ہونے كو اپنے ہمراہ قيديوں پر واضح كرديا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ذلكما مما علمنى ربّي
6_ غذا کی قسم اور اس کی خصوصیات کو بیان کرنا ، حضرت یوسف (ع) کی اپنے ہمراہ قیدیوں کے لیے یہ دلیل تھی کہ وہ علم غیب سے مطلع ہیں_
قال لا یاتیکما طعام ترزقانہ إلا نبا تکما بتاویلہ ذلکما مما علمنی ربّي
7_ قبل اس کے کہ غذا آتی حضرت یوسف (ع) نے اس کی نوعیت اور خصوصیات کو اپنے ہمراہ قیدیوں کے سامنے بیان کردیا_
قال لا یاتیکما طعام ترزقانہ إلا نبا تکما بتاویلہ قبل إن یا تیکم
اس بناء پر کے " بتاویلہ" میں موجود ضمیر "طعام' ' کی طرف لوٹ رہی ہو توجملہ"لا یاتیکما ..." کا معنی یوں بنے گا کہ حضرت یوسف (ع) نے یوں فرمایا کہ قبل اس کے کہ غذا تمہارے پاس آئے میں اس غذا کے بارے میں ساری معلومات تمہیں دے دونگا اور یہاں طعام کی تاویل سے مراد یہ ہے کہ غذا کی تمام خصوصیات اور نوعیت بیان کردوں گا_
8_حضرت یوسف (ع) اور ان کے ساتھ قید دوسرے قیدیوں کے لیے جو غذا لائي جاتی تھی اس کا کوئي ٹائم ٹیبل نہ تھا_
لا یاتیکما ترزقانہ
اگر غذا کا کوئي ٹائم ٹیبل مشخص ہوتا تو غذا کی پیشگوئي کرنا، کوئي مشکل بات نہ تھی اور جو شخص اس کی خصوصیات کی خبر دیتا یہ اس کے لیے کوئي خصوصیت کی بات نہ تھي_
9_خداوند عالم نے حضرت یوسف (ع) کو علم غیب سے نوازا_
ذلکما مما علّمنی ربّي
10_حضرت یوسف (ع) کی علم غیب پر دسترس اور انکی خوابوں کی تعبیر بتانے کی صلاحیت خداوند عالم کی طرف سے عطا کردہ علم کا ایك حصہ تھا_

471

ذلکما مما علمنی ربي
"ممّا" میں موجود "من" ممکن ہے تبعیض اور بعض کو بیان کررہاہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ نوع وجنس کے لیے ہو مندرجہ بالا معنی پہلے احتمال کی بناء پر ہے_
11_ علم غیب سے مطلع ہونا اور خوابوں کی تعبیر کا علم ایك باعظمت اور باارزش علم ہے_
ذلکما مما علمنی ربّي
"ذلك" اور "ذالکما" دور کے اشارے کے لیے آتے ہیں ان کو اگر نزدیك کے مشارالیہ میں استعمال کیا جائے تو اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ مشار الیہ متکلم کے نزدیك ایك باعظمت و باارزش مرتبے والا ہے_
12_انبیاء کرام کا خصوصی علم سے آگاہ ہونا ان پر خداوند عالم کی ربوبیت کا ایك جلوہ ہے_
ذلکما ممّا علمنّی ربي
13_حضرت یوسف (ع) نے زندان مصر میں مصریوں (جو کے خداوند عالم اور قیامت کا انکار کرتے تھے)کی شریعت اور آئین کی پیروی نہ کرنے کو واضح طور پر بیان کردیا_
انی ترکت ملّة قوم لا یؤمنون باللہ و ہم بالآخرة ہم کفرون
14_حضرت یوسف (ع) کو مصریوں کے آئین کی پاسداری نہ کرنے اور خداوند عالم اور آخرت پر ایمان لانے کی وجہ سے علم غیب اور خوابوں کی تعبیر سے نوازا گیا_
ذلکما مما علمنی ربی إنی ترکت ملّة قوم لا یؤمنون
"علمنّی ربّي" کی علت جملہ "انی ترکت ..." ہے یعنی کیونکہ میں نے کافروں کے آئین کو قبول نہیں کیا اور ان کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کیا اس لیے خداوند عالم نے مجھے ایسے علم سے نوازا ہے_
15_ حضرت یوسف (ع) نے اپنے خصوصی علم کو خدا اور آخرت پر ایمان کے مرہون منت قرار دیا گویا اس کے ذریعے وہ اپنے ہمراہ قیدیوں کو آئین الہی کی طرف دعوت دے رہے تھے_
مما علّمنی ربّی إنی ترکت ملّة قوم ... ہم کفرون
16_دینی مبلغین کے لیے ضروری ہے کہ جب بھی انہیں کوئي فرصت اور مناسب وقت ملے وہ تبلیغ دین کے لیے آمادہ ہوں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ذلكما ممّا علمنى ربى إنى تركت ... و ہم بالاخرة ہم كفرون
17_ حضرت يوسف (ع) كے زمانے كے مصرى لوگ ، خداوند عالم اور آخرت پر ايمان نہ ركھتے تھے_
انى تركت ملة قوم لا يومنون بالله و ہم بالاخره ہم كفرون

472

18_ شريعت و آئين الہى كو قبول نہ كرنا، خداوند عالم كے كفر كے مترادف ہے_
حاشا الله ...إنى تركت ملّة قوم لا يؤمنون بالله و ہم بالاخرة ہم كفرون
آيت 38 اور 39 نيزآيت 31 اور 51 ميں"حاشا لله" جيسے الفاظ اس بات پر دلالت كرتے ہيں كہ حضرت يوسف (ع) كے زمانے كے مصري،خداوند عالم كے وجود كو مانتے تھے ليكن حضرت يوسف (ع) نے انہيں خداوند كے كافر كے طور پر بيان كيا ہے (لا يومنون بالله) يہ تعبير "تركت ملّة قوم ..." كے قرينہ كى بدولت شايد اس وجہ سے ہے كہ ان كى شريعت اور آئين ،الہى نہيں تھا_
19_ خداوند عالم كا شريك قرار دينا، اس كے انكار كے مساوى ہے_
انّى تركت ملّة لا يؤمنون بالله
بعد والى آيت كو مدنظر ركھے ہوئے كہ جس ميں شرك كے مسئلہ كو بيان كيا گيا ہے يہ كہا جاسكتاہے كہ حضرت يوسف (ع) اپنے زمانے كے مصريوں كو خدا كا منكر سمجھتے تھے اس ليے كہ وہ خدا كا شريك قرار ديتے تھے_
20_ مشركين ، خداوند عالم كے منكر اور قيامت كا انكار كرنے والے، انسان كے ليے قوانين بنانے كى صلاحيت سے محروم ہيں_
انى تركت ملة قوم لا يومنون بالله و ہم بالآخرة ہم كفرون
21_شرك و كفر كے ماحول ميں ايمان اور اس كى پابندى كى بہت ہى ارزش اور قيمت ہے_
ذلكما ممّا علّمنى ربى إنى تركت ملّة قوم لا يؤمنون بالله و ہم بالا خرة ہم كفرون
22_ خداوند عالم اور آخرت پر ايمان نيز معاشره ميں موجود كفر سے روگردانى انسان ميں خصوصى علم اور بصيرت پيدا ہونے كے ليے زمينہ ہيں_
ذلكما ممّا علّمنى ربى أنى تركت ملّة قوم ہم كفرون
23_ "عن ابى عبدالله (ع) " قال: لما ا مر الملك بحبس يوسف فى السجن الهمہ الله علم تاويل الرؤيا ...؟
امام جعفر صادق (ع) سے روايت ہے كہ جب عزيز مصر نے حضرت يوسف (ع) كو زندان ميں ڈالنے كا حكم صادر كيا تو اس وقت خداوند عالم نے حضرت يوسف (ع) كو خواب كى تعبير كے علم سے نوازا_

آخرت:
آخرت كو جھٹلانے والے17;آخرت كو جھٹلانے والونكا صلاحيت سے عارى ہونا 20
الله تعالى :
الله تعالى كو جھٹلانا 19;الله تعالى كى تعليمات 9;الله تعالى كى ربوبيت كى نشانياں 12; الله تعالى كے عطايا 10

473

انبياء:
انبياء كے علوم 12; انبياء كے فضائل 12
ايمان:
آخرت پر ايمان 14، 22،15; ايمان كى قيمت 21; ايمان كے آثار 14 ،15 ، 22 ; كفر كے گھر ميں ايمان 21
بصيرت :
بصيرت كا زمينہ 22;
تبرّي:
آخرت كا انكار كرنے والوں سے روگردانى 12; قديمى مصريوں كے دين سے روگردانى 14،13; كفار سے روگردانى 13
تبليغ:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

روش تبليغ 16
خواب:
خواب کی تعبير کا علم11
دين:
دين کو جھٹلانے کے آثار 18; دين کی تبليغ کی اہميت 16
روايت: 23
شرك:
شرك کے آثار 19
علم:
علم کا زمينہ 22
علم غيب :
علم غيب کا سرچشمہ 9; علم غيب کی اہميت 11
قانون بنانے والا:
قانون بنانے والے کی شرائط 20
قديمی مصري:
قديمی مصری اور آخرت 17; قديمی مصريوں کا عقيده 17; قديمی مصريوں کا کفر 17
كفار:17
کفار کا صلاحيت سے عاری ہونا20
كفر:
خداوند عالم سے كفر 18; كفر سے اجتناب کے آثار 22; كفر کے موارد 18
مبلغين:
مبلغين کی ذمہ داری 16
مشركين:
مشركين کا صلاحيت سے عاری ہونا 20
يوسف (ع) :
حضرت يوسف اور ان کے ہمراہی 5،2; حضرت يوسف (ع) اور قديمی مصريوں کا دين 13،14; حضرت يوسف (ع) زندان ميں 23; حضرت يوسف (ع) کاايمان

13،15; حضرت يوسف (ع) کا خداشناسی کا اہتمام 3;حضرت يوسف (ع) کا علم غيب4،5،7،9،10; حضرت يوسف (ع) کا علم لدنی 3،10;حضرت يوسف (ع) کا قصہ 1،2 ، 3 ، 5 ، 6، 7 ،13 ، 15،23; حضرت يوسف (ع) کا معلم 9; حضرت يوسف (ع) کو خواب کی تعبير کا علم دينے کے اسباب 14;حضرت يوسف (ع) کو خوابوں کا تعبير کا علم 1،10،23;حضرت يوسف(ع) کی تبليغ 2،15; حضرت يوسف (ع) کی تعليمات 3;حضرت يوسف (ع) کی روگردانی 13; حضرت يوسف (ع) کی ہدايت گری 2;حضرت يوسف (ع) کے زندان کی خصوصيات 8;حضرت يوسف (ع) کے علم غيب کے اسباب 14; حضرت يوسف (ع) کا علم غيب کے دلائل 6;حضرت يوسف (ع) کا فضائل 4،10; حضرت يوسف (ع) کے ہمراہيوں کی غذا 6،7; حضرت يوسف (ع) کے ہمراہيوں کی ہدايت 2،3،15; حضرت يوسف (ع) کے ہمراہيوں کے تقاضے 1

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَآئِـي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ مَا كَانَ لَنَا أَن نُّشْرِكَ بِاللّهِ مِن شَيْءٍ ذَلِكَ مِن فَضْلِ اللّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَـكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَشْكُرُونَ (٣٨)

ميں اپنی باپ دادا ابرہيم _اسحاق اور يعقوب کے طريقے کا پيروہوں _ميرے لئے ممكن نہيں ہے كہ ميں كسى چيز كو بھی خدا كا شريك بنائوں _يہ تو ميرے اوپر اور تمام انسانوں پر خدا كا فضل و كرم ہے ليكن انسانوں كى اكثريت شكر خدا نہيں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کرتی ہے (38)

1_ حضرت ابراہیم (ع) ، حضرت اسحاق (ع) اور حضرت یعقوب (ع) حضرت یوسف (ع) کے آباؤ و اجداد تھے _
و اتبعت ملّة ابائي ابراہیم و اسحاق و یعقوب
2 _ یوسف (ع) نے مصر کے زندان میں دین ابراہیم(ع) ، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے پیروکارہونے کو ظاہر کردیا _
واتبعت ملة ء اباء ی ابراہیم و اسحاق و یعقوب
3 _ یوسف علیہم السلام نے زندان مصر میں قیدیوں کے لیے اپنا شجرہ نسب بیان کیا _
و اتبعت ملّة اباء ی ابراہیم و اسحاق و یعقوب

475

4 _ یوسف (ع) اپنے آباء و اجداد ابراہیم (ع) ، اسحاق (ع) اور یعقوب (ع) کی شریعت پر تھے اور وہ کوئي نئي شریعت لے کر مبعوث نہیں ہوئے تھے_
واتبعت ملّة ء اباء ی ابراہیم و اسحاق و یعقوب
5 _ اسحاق (ع) اور یعقوب(ع) پیغمبر اپنے باپ ابراہیم (ع) کی شریعت کے پیروکار تھے_
و اتبعت ملّة إباء ی ابراہیم و اسحاق و یعقوب
6 _مصر کے لوگوں کے لیے ابراہیم (ع) ، اسحاق (ع) اور یعقوب علیہم السلام شناختہ شدہ انبیاء تھے_
و اتبعت ملّة اباء ی و اسحاق و یعقوب
7 _حضرت یوسف (ع) کا حضرت ابراہیم(ع) ، اسحاق(ع) اور یعقوب(ع) کے دین کی پیروی کرنا ہی ان پر اللہ تعالی کی عنایت اور علم غیب و تعبیر خواب کی تعلیم دینے کا سبب ہوئي_
ذلکما مما علمنی ربی إنی ترکت ... و اتبعت ملّة ء اباء ي
(اتبعت) کا جملہ (ترکت) پر عطف ہے جو اس سے پہلے والی آیت میں مذکور ہے اسی وجہ سے اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ یوسف (ع) کا دین ابراہیم (ع) کی پیروی کرنا،ان کے لیے علوم الہی کے حصول کا سبب بنا ہے _
8 _حق تك رسائي،باطل کی شناخت اور اس کے ردّ کا مرہون منّت ہے_
انی ترکت ملة قوم لا یؤمنون ... و اتبعت ملة ء ابائي ابراہیم
9 _یوسف(ع) اور ان کے آباء و اجداد ابراہیم(ع) ، اسحاق(ع) اور یعقوب(ع) مؤحد اور معمولی سے معمولی شرك سے پاك و منزّا تھے_
ما کان لنا أن نشرك باللّه من شي
10_ انبیاء علیہم السلام ہر قسم کی شرك پرستی اور خداوند متعال کا شریك قرار دینے سے پاك و مبّرا ہیں_
ما کان لنا أن نشرك باللّٰہ من شيء
11_ خداوند متعال ہر قسم کے شریك اور ہم کفو سے پاك و پاکیزہ ہے _
ما کان لنا أن نشرك باللّه من شيء
(شيء)کا لفظ ممکن ہے اس سے مراد موجودات عالم مثل فرشتے ، ستارے،بت و غیرہ ہوں اس بناء پر (ماکان ...) کے جملے کا معنی یہ ہوگا کہ ہمارے لیے یہ سزاوار نہیں ہے کہ کسی بھی موجود عالم کو خداوند وحدہ لا شریك کا شریك قرار دیں اور اس طرح ممکن ہے (شيء) سے مراد شریك قرار دینا ہو_ تو اس بناء پر "ما کان لنا ..." کا معنی یہ ہوگا کہ ہمارے لیے یہ زیبا نہیں کہ کسی قسم کے شرك(مثلاًشرك خفی ہو یا جلی اور خدا کی عبادت یا اطاعت) کی طرف رغبت کریں_
12 _ شرك کے مختلف انواع و اقسام اور درجات ہیں _

476

ما کان لنا أن نشرك باللّه من شيء
مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ (شيء) سے مراد شرك اختیار کرنا ہو_
13_خداوند متعال کے لیے شریك خیال کرنا، حقیقت میں اس پر ایمان نہ لانے کے برابر ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

انی ترکت ملّة قوم لا يؤمنون باللّہ ... اتبعت ملة ء اباء ی ... ما کان لنا أن نشرك باللہ
جملہ (ما کان لنا أن نشرك باللہ) سے معلوم ہوتاہے کہ اس سے پہلے والی آیت کریم میں(لا يؤمنون باللّہ) سے مراد یہ ہے کہ وہ خداوند متعال کے لیے شریك خیال کرتے تھے_ شرك اختیار کرنے کو خدا پر ایمان نہ لانے سے تعبیرکرنا ،مذکورہ تفسیر کو بیان کرتا ہے_

14_ ابراہیم(ع) ، اسحاق (ع) ، یعقوب(ع) اور یوسف (ع) کے دین کا رکن اصیل اور روح ،توحید تھي_
و اتبعت ملّة ء اباء ی ابراہیم ... ما کنا لنا أن نشرك باللّہ من شيء
(ما کان لنا ...) کا جملہ (ملّة آبائي ...) کے جملے کے لیے وصف ہے _ ایك قانون کی اس کی حقیقت سے تفسیر اور وضاحت کرنا ،یہ بتاتا ہے کہ جس حقیقت کا ذکر ہواہے وہ دین کا ایك رکن اصلی اور بنیاد ہے _

15_شرك و کفر،وھبی اور خداوند متعال کے عطا کردہ علوم کے لیے موانع ہیں_
ذلکما مما علمنی ربی إنی ترکت ملّة قوم لا يؤمنون باللّہ ... ما کان لنا أن نشرك باللّہ

16_ حضرت ابراہیم (ع) ، اسحاق (ع) ، یعقوب(ع) ، یوسف (ع) اور دوسرے انبیاء (ع) کا توحید پر اعتقاد اور ہر قسم کی شرك پرستی سے انکامحفوظ ہونا، خداوند متعال کی طرف سے ان پر فضل و احسان تھا_
ما کان لنا أن نشرك باللّہ من شيء ذلك من فضل اللّہ علين

17_ انبیاء (ع) کا توحید کی تعلیم اور شرك کی نفی کے لیے مبعوث ہونا، لوگوں پر خدا کا فضل و کرم ہے _
ما کان لنا أن نشرك ... ذلك من فضل اللّہ ... علی الناس

18_ شرك سے دوری اور توحید کی طرف جھکاؤ ، فقط اللہ کی مدد اور اس کی عنایت کے جلوہ سے میسّر ہوتاہے_
ما کان لنا أن نشرك ... ذلك من فضل اللّہ علين

19_ خداوند متعال کی نعمتوں اور فضل الہی سے بہرہ مندہوناجائز اور پسندیدہ امر ہے _
ذلکما مما علمنی ربی ... ذلك من فضل اللہ علينا و علی الناس

20_ انبیاء (ع) توحید کا پیغام لانے والے اور وحدہ لا شریك کی عبادت کی تعلیم دینے والے تھے_

477

ما کان لنا أن نشرك باللّہ من شيء ذلك من فضل اللّہ علينا و علی الناس
انبیاء (ع) کا توحیدی اعتقاد رکھنے کو لوگوں پر خدا کا فضل و کرم سمجھنا جو کہ (ذلك من فضل اللّہ ... علی الناس) کا معنی ہے اس سے یہ معلوم ہوتاہے کہ لوگوں نے توحید کا علم انبیاء ہی سے حاصل کیا ہے_

21 _انبیاء (ع) لوگوں پر فضل الہی کے جاری ہونے کا وسیلہ ہیں_
ذلك من فضل اللّہ علينا و علی الناس

22_ لوگ، انبیاء (ع) اور توحید کے اساتید کے وجود کی نعمت کے مقابلے ناشکر گزارہیں_
ذلك من فضل اللّہ علينا و علی الناس و لکن اکثر الناس لا يشكرون
(شکر) نعمت کے مقابلے میں ہوتاہے، آیت کریمہ میں جن نعمتوں کا ذکر ہے _ وہ یہ ہیں(1) توحید (ما کان لنا أن نشرك ...)2_ انبیاء کا وجود، توحید کے اساتید اور شریعت الہی کو بتانے والے کے عنوان سے (ملة آبائي ابراہیم ...) مذکورہ تفسیر آیت شریفہ میں ذکر دوسری نعمت پرنا ظر ہے _

23_ لوگوں کی اکثریت ،شرك سے آلودہ ہیں _
ما کان لنا أن نشرك باللّہ ... و لکن أكثر الناس لا يشكرون

24 _ اللہ تعالی کے فضل و کرم کے مقابلہ میں شکر کرنا ضروری ہے_
ذلك من فضل اللّہ ... و لکن أكثر الناس لا يشكرون

25_ شرك اختیار کرنا ،خدا کے مقابلہ میں ناشکری ہے _
و لکن أكثر الناس لا يشكرون

ابراہیم (ع) :
ابراہیم (ع) اور یوسف (ع) 1 ; ابراہیم (ع) کا منزہ و مبرّا ہونا 9; ابراہیم (ع) کی توحید 9 ، 16;ابراہیم (ع) کی عصمت 16 ; ابراہیم (ع) کی نبوت 6;ابراہیم (ع) کے دین کے پیروکار 2 ، 4 ، 5; ابراہیم (ع) کے دین میں توحید 14

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ادیان :
ادیان توحیدی 14 ; ادیان کے مشترکات 14
اسحاق (ع) :
اسحاق (ع) اور دین ابراہیم(ع) 4 ، 5; اسحاق (ع) اور یوسف (ع) 1 ; اسحاق (ع) کا دین 5 ;اسحاق (ع) کی عصمت 16 ;
اسحاق (ع) کی نبوت 5 ، 6;اسحاق (ع) کے دین کے پیروکار 2 ، 4;اسحاق (ع) کے دین میں توحید 14
اکثریت :
شرک میں اکثریت 23
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا بے مثل و مثال ہونا 11 ; اللہ تعالی کا فضل و کرم 16 ، 17 ; اللہ تعالی کا منزہ و مبرا ہونا 11 ;اللہ

تعالی کی تعلیمات 7 ;اللہ تعالی کی عطا و بخشش کے موانع 15 ; اللہ تعالی کی آیات کے آثار 18 ;اللہ تعالی کی مدد کے آثار 18 ;اللہ تعالی کی نعمتوں سے استفادہ 19 ; اللہ تعالی کی نعمتوں کے اسباب 7 ; اللہ تعالی کے فضل و کرم کا وسیلہ 21
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) اور توحید عبادی 20 ; انبیاء (ع) اور شرک 10 ، 16 ; انبیاء (ع) اور شرک کی نفی 7;انبیاء اور فضل الہی 21 ;
انبیاء پر تفضل 16 ; انبیاء کا عقیدہ 16 ; انبیاء (ع) کا کردار 20 ، 21; انبیاء کا منزہ و مبرا ہونا 10 ; انبیاء کا نعمت ہونا 22
;انبیاء کی بعثت کا فلسفہ 7 1;انبیاء کی تعلیمات 17 ;انبیاء کی توحید 10 ،16;انبیاء کی عصمت 10
انسان :
انسانوں پر فضل و کرم کرنا 17
ایمان :
خداوند متعال پر ایمان نہ لانا 13
باطل:
باطل کی شناخت کے آثار 8 ; باطل کی نفی کے آثار 8
برائت کرنا :
شرک سے برائت کرن
توحید:
توحید کی اہمیت 14 ; توحید کی تعلیم 17 ; توحید ذاتی 11 ; توحید کے مبلغین 20 ; توحید کے معلمین 20 ، 22
حق :
حق تك پہنچانے کا سبب8
دین :
اصول دین 14
رجحانات:
توحید کی طرف رجحان کا سبب 8
شرک :
شرک سے اجتناب کا سبب 18 ;شرک کی حقیقت 13 ;شرک کے آثار 15 ،25; شرک کے اقسام 12 ; شرک کے مراتب 12
شکر:
شکر نعمت کی اہمیت 24
علم :
علم لدنی کے موانع 15
عمل:
پسندیدہ عمل 19

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کفر:
کفر کے آثار 15
کفران :
کفران نعمت 22; کفران نعمت کے موارد 25

قدیمی مصر کے لوگ :
قدیمی مصر کے لوگ اور حضرت ابراہیم (ع) 6; قدیمی مصر کے لوگ اور اسحاق (ع) 6; قدیمی مصر کے لوگ اور یعقوب (ع) 6
لوگ:
لوگوں کا انکار 22
مشرکین :23
موحدین :9،10 ، 16 ، 20
نعمت :
اظہار نعمت کا جواز 19 ; انبیاء (ع) کا نعمت ہونا 22
یعقوب (ع) :
دین یعقوب (ع) 5; دین یعقوب (ع) کے پیروکار 2 ، 4 ; دین یعقوب میں توحید 14 ; یعقوب (ع) اور دین ابراہیم (ع) 5 ; یعقوب (ع) اور یوسف (ع) 1;یعقوب (ع) کا منزه و مبرّا ہونا 9; یعقوب (ع) کی توحید 9 ، 16; یعقوب (ع) کی عصمت 16 ; یعقوب (ع) کی نبوت 5 ، 6
یوسف (ع) :
یوسف (ع) اور دین ابراہیم 2 ، 4 ، 7; یوسف (ع) اور دین اسحاق 4 ، 7 ; یوسف (ع) اور دین یعقوب 4 ، 7 ; یوسف (ع) زندان میں 2 ، 3 ;یوسف (ع) کا استاد 7 ; یوسف (ع) کا دین 2 ، 4 ;یوسف (ع) کا شجره نسب 3 ; کا قصہ 2 ، 3 ;یوسف (ع) کو خوابوں کی تعبیر کی تعلیم دینا 7 ; یوسف (ع) کو علم غیب کی تعلیم دینا 7 ;یوسف (ع) کی اطاعت کے آثار 7 ;یوسف (ع) کی توحید 9 ، 16 ; یوسف (ع) کی عصمت 16 ;یوسف (ع) کے اسلاف 1 ; یوسف (ع) کے دین میں توحید 14 ; یوسف (ع) کے والد گرامی 1

يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (٣٩)
میرے قید خانی کے ساتھیو ذرا یہ تو بتائو کہ متفرق قسم کے خدا بہتر ہوتے ہیں یا ایك خدائے واحد و قہار (39)

1_ یوسف (ع) نے اپنے ساتھی قیدیوں سے محبت اور مہربانی کے ساتھ انہیں تبلیغ کرنا شروع کردی _
یا صاحبی السجن ء أرباب متفرقون خیرأم اللّه الواحد
2 _ یوسف (ع) کے دو ساتھی قیدي، مشرکین میں سے تھے_
یا صاحبی السجن ء أرباب متفرقون خیر
3 _ یوسف (ع) نے اپنے ساتھی قیدیوں کو شرك سے دوری اور توحید پرستی کی دعوت دي_
یا صاحبی السجن ء أرباب متفرقون خیر أم اللّه الواحد

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

480

4 _ يوسف (ع) نے سوال پیش کرکے اپنے ساتھی قیدیوں کے وجدان کو بیدار کیا اور ان کے لیے وحدہ لا شريك اور توحید کی حقانیت کی وضاحت كي_
وأرباب متفرقون خير أم اللّه الواحد القہار
5_ مبلغين دينيكو چاہیے کہ مہربانی اور محبت کےساتھ لوگوں کو دین کی طرف بلائیں _
يا صاحبى السجن ء أرباب متفرقون خير ام اللّه الواحد
6_ قدیم مصر کے لوگ ،متعدد خداؤں کے معتقد اور ان میں سے ہر ايك کو کائنات کے بعض امور کا مدبر اور منتظم خیال کرتے تھے_
ء أرباب متفرقون خير أم اللہ الواحد القہار
7_ یوسف (ع) نے اپنے ساتھی قیدیوں سے یہ چاہا کہ توحیدی اور متعدد خداؤں کے عقیدے کا باہمی مقائسہ اور ان میں سے صحیح عقیدہ کا انتخاب کریں_
ء ارباب متفرقون خير أم اللّه الواحد القہار
8_ خداوند متعال، واحد (يكتا اور احد) اور قہار (غلبہ کرنے والا اور شكست ناپذير) ہے_
أم اللّه الواحد القہار
9_ متعدد خداؤں کا خداوندمتعال کے مقابلے میں تصور ان کے مغلوب ہونے کے تصور کے برابر ہے_
ء أرباب متفرقون خيرأم اللّه الواحد القہار
جب یوسف (ع) نے خداوند متعال کو قہار اور غالب سے ياد كيا تو اس سے معلوم ہوتاہے کہ انہوں نے دوسرے جھوٹے خداؤں کو مغلوب بھی تصور کیا _ ليكن اپنی کلام میں اسکا ذکر نہ کرنا اس نکتہ کی طرف اشارہ کرتاہے کہ یہی صفت ان کو مغلوب بتانے کے لیے کافی ہے تا کہ انسان یہ جان لے کہ كئي خدا ايك خدا کے مقابلے میں مغلوب اور خدائي کے لائق نہیں ہیں _
10_ مغلوب اور بے بس خداؤں پر اعتقاد رکھنا اور انکو عبادت کے لائق سمجھنا، ضعیف اور غیر صحیح عقیدہ ہے_
أرباب متفرقون خير ام اللّه الواحد القہار
11_ خدائے وحدہ لا شريك اور غالب پر اعتقاد و یقین اور اسکو عبادت کے لائق سمجھنا ،عاقلانہ اور صحیح اعتقاد و یقین ہے_
أرباب متفرقون خير ام اللّه الواحد القہار

اسماء و صفات :
قہار 8 ; واحد 8
اللہ تعالي:
اللہ تعالى کی قدرت11
بت:
بتوں کے مغلوب ہونے کے دلائل 9

481

تبليغ :
تبلیغ کا طریقہ 5 ; تبليغ ميں محبت و عطوف 5
توحید :
توحیدا ور شريك 7 ; توحيد افعالى 11 ; توحید عبادى 4 ، 11 ;توحید کی تبلیغ 4 ; توحید کی دعوت3
دین :
دین کی تبليغ 5
شرك :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

رب الارباب سے شرك كرنا 6 ; شرك اور توحيد 9 ; شرك سے اجتناب كى دعوت 3 ; شرك كا بے مقصد ہونا 10
عبادت:
عبادت كے فوائد 4
عقيده :
عقيده باطل 10 ; عقيده توحيد 11 ، عقيده شرك 10 ; عقيده صحيح 11;عقيده كو صحيح كرنے كى دعوت دينا 7
فطرت:
فطرت كو بيدار كرنا 4
قديمى مصرى لوگ:
قديمى مصرى لوگوں كا شرك 6; قديمى مصرى لوگوں كا عقيده 6
مبلغين :
مبلغين كى ذمہ دارى 5
مشركين : 2 ، 6
نفسيات كى پہچان :
تربيت كرنے كى نفسيات 4
يوسف (ع) :
يوسف (ع) اور ساتھى قيدى 3 ، 4 ،7; يوسف (ع) كا اظہار محبت 1 ; يوسف كا ساتھى قيديوں كو ہدايت كرنا 1 ;يوسف (ع) كا قصہ 1 ، 3 ، 4 ، 7 ;يوسف كا وعظ و نصيحت كرنا 3 ;يوسف (ع) كى اپنے ساتھى قيديوں كو دعوت 3 ;يوسف (ع) كى تبليغ 1 ; يوسف (ع) كى تبليغ كا طريقہ 4;يوسف (ع) كى خواہشات 7 ;يوسف (ع) كے ساتھى قيديوں كا شرك 2

مَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِهِ إِلاَّ أَسْمَاء سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَآؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلاَّ لِلّهِ أَمَرَ أَلاَّ تَعْبُدُواْ إِلاَّ إِيَّاهُ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَـكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ (٤٠)

تم اس خدا كو چھوڑ كر صرف ان ناموں كى پرستش كرتے ہو جنھيں تم نے خود ركھ ليا ہے يا تمھارے آبائو و اجداد نے_الله نے ان كے بارے ميں كوئي دليل نازل نہيں كى ہے جب كہ حكم كرنے كا حق صرف خدا كو ہے اور اسى نے حكم ديا ہے كہ اس كے علاوه كسى كى عبادت نہ كى جائے كہ يہى مستحكم اور سيد هادين ہے ليكن اكثر لوگ اس بات كو نہيں جانتے ہيں(40)

1 _ يوسف (ع) كے زمانے كے مصرى اور ان كے آباء و اجداد مشرك لوگ تھے اور كئي جھوٹے خداؤں كى پوجا كرتے تھے_
ما تعبدون من دونہ إلا أسماء سميتموہا أنتم و ء اباؤكم
2_خداوند متعال كے علاوه ہر معبود فقط خدائي نام ركھتاہے ليكن حقيقت اور كمال سے خالى ہے_
ما تعبدون من دونہ إلا اسماًء سميتموه
(اسماء سميتموہا) كے جملے سے مراد يہ ہے
كہ (تم نے فقط ان پر خداؤں كے نام ركھ ديئے ہيں)يہ فقط خالى نام ہے ان كے حقيقى مصاديق نہيں ہيں بلكہ اسم بے مسمى اور بغير حقيقت كے نام ہيں_
3_يوسف (ع) نے اپنے ساتھى قيديوں كے ليے ان كے معبودوں كو عبادت كے لائق نہ ہونے كى وضاحت كى اور ان كے ليے استدلال كے ذريعے يكتاپرستى كو ثابت كيا _
ما تعبدون من دونہ الا اسماءً ... ذلك الدين

القيم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

4_ شرك كرنا اور خدا وحده لا شريك كے علاوه دوسرے خداؤں پر اعتقاد ركھنا، انسانوں كا ساختہ خيا ل و توہم ہے_
إلا أسماء سميتموه
5_خداوند متعال نے اہل شرك كے خداؤں كى عبادت كرنے كى كبھى بھى اجازت نہيں دى ہے_
ما أنزل اللّه بہا من سلطان
مذكوره معنى اس صورت ميں ہے كہ لفظ (سلطاناً) سے مراد حجت اور دليل نقلى ہو_
6_ شرك ،عقلى و نقلى دليل سے فاقد اور خداكے علاوه ، معبودوں كى پرستش ہر قسم كے برہان و دليل سے خالى ہے _
ما أنزل اللّه بہا من سلطان
(سلطان) كا لفظ ممكن ہے حجت كے معنى ميں ہو خواه وه حجت عقلى ہو يا نقلى يہبھى ممكن ہے سلطنت اور حكومت كے معنى ميں ہو جس كا سرچشمہ اقتدار ہے ليكن مذكوره بالا معنى احتمال اول كى صورت ميں ہے اورقابل ذكر ہے كہ (بہا) كى ضمير عبادت كى طرف لوٹتى ہے كہ جس كا لفظ (تعبدون) سے استفاده ہوتاہے_
7_ اہل شرك كے معبود، ہر قسم كى سلطنت اور اقتدار سے محروم ہيں _
ما أنزل اللّه بہا من سلطان
يہ اس صورت ميں ہے كہ (سلطان) سے مراد سلطنت اور اقتدارليا جائے تو (بہا) كى ضمير (اسماءً) كى طرف پلٹے گى جس سے معبود مراد ہيں_
8_ موجودات كى قدرت اور طاقت خداوند متعال كى طرف سے ان كو عطا كرده ہے_
ما أنزل الله بہا من سلطان
9_استدلال اور برہان، خداوند متعال كى طرف سے انسان كے دل و دماغ پر القاء ہوتے ہيں _
ما أنزل اللّه بہا من سلطان
اہل شرك كے خيال كو غلط ثابت كرنے كے ليے كافى تھا كہ صرف يہ كہا جائے كہ مشركين اپنے مرام و مقصود كے ليے كوئي دليل نہيں ركھتے ليكن ان كے خيال كو جملہ (ما أنزل اللّه ...) (كہ خداوند متعال نے ان معبودوں كى عبادت كے ليے كسى دليل و برہان كو قائم نہيں كيا)تو اس سے اس حقيقت كى طرف اشاره ہے جو اوپر بيان ہوچكاہے_
10_ انسان كے عقائد كے ليے ضرورى ہے كہ وه دليل عقلى و نقلى پر قائم ہوں_
ما أنزل اللّه بہا من سلطان
11_ موجودات كى حقيقت اور ان كے حالات كى شناخت دليل و برہان كے ذريعے ممكن ہے_
ما أنزل اللّه بہا من سلطان

12_ كائنات پر سلطنت اور حكومت صرف خداوند متعال كے ساتھ خاص ہے _
ما أنزل بہا من سلطان ان الحكم الا الله
(حكم) سے مراد يا حكم تكوينى ہے يا تشريعى يا دونوں كو شامل ہے _ليكن مذكوره معنى اس صورت ميں ہے كہ حكم تكوينى مراد ہو _
13_ فقط خداوند متعال ہى احكام كى تشريع اور قانون بنانے كا حق ركھتاہے_
ان الحكم الا اللّه
يہ مذكوره معنى اس صورت ميں ہے كہ (حكم) سے مراد حكم تشريعى ليں _
14 _ خداوند متعال كا انسانوں كے ليے حكم ہے كہ وه صرف خدا كى عبادت كريں اور غير الله كى عبادت سے اجتناب كريں _
أمر ألا تعبدوا الا اياه
15_ مشركين اپنے معبودوں كى عبادت اس خيال سے كرتے ہيں كہ خدا نے انہيں ان كى عبادت كا حكم ديا ہے_
أمر ألا تعبدوا الا إياه
16_توحيد اور وحده لا شريك كى عبادت قانونى ہے جس ميں كسى قسم كا انحراف اور كج روى نہيناور شرك انحرافى اور نامناسب خيال ہے _
أمر ألا تعبدوا الاّايّاه ذلك الدين القيم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(قيّم) بمعنى مستقيم اور بغيرانحراف اور كج روى كے ہے _
17_وہ اديان جو صرف برہان و دليل كے ساتھ ہيں وہى انحراف اور كج روى سے منزہ و مبرّا ہيں _
ما أنزل اللہ بہا من سلطان ... أمر ألاّ تعبدوا الاّ ايّاہ ذلك الدين القيّم
18_ توحيد اور وحدہ لا شريك كى عبادت ،محكم اور دليل پر استوار دين ہے اور شرك پرستى ضعيف اور بے بنياد خيال ہے _
ما تعبدون من دونہ الاّ اسماءً ...أمر ألّا تعبدوا الاّ اياہ ذلك الدين القيم
(قيّم) كے معانى ميں سے مستقيم اور استوار بھى ہے يوسف(ع) نے توحيد اور وحدہ لا شريك كى عبادت كے ليے دليل و برہان كو قائم كرنے اور غير اللہ كى عبادت اور شرك پر دليل نہ ہونے كى ياد آورى كے بعد فرمايا (ذلك الدين القيم) اس سے معلوم ہوتاہے كہ توحيد كا ثابت و استوار ہونا اس كے برہان ہونے كى وجہ سے ہے اور شرك كا ضعيف و ناقص ہونا اس پر دليل نہ ہونے كى وجہ سے ہے _
19_ لوگوں كى اكثريت (مشركين) توحيد كے استحكام اور وحدہ لا شريك كى عبادت كا برہان و دليل پر قائم ہونے سے ناواقف ہے_
ذلك الدين القيم و لكن اكثر الناس لا يعلمون
مذكورہ تفسير ميں (الناس) سے مراد تمام لوگ ليے

گئے ہيں اسى بنياد پر (اكثر) سے مراد مشركين ہوں گے (لا يعلمون) كا مفعول ما قبل جملات كے قرينہ كى بناء پر توحيد كا محكم اور با دليل ہونا اور شرك كا دليل و برہان سے عارى ہونا ہے _
20 _ لوگ جب توحيد كے دلائل و برہان كى طرف توجہ كرينگے تو خودبخود وہ وحدہ لا شريك كى عبادت كى طرف ميلان پيدا كريں گئے_
و لكن أكثر الناس لا يعلمون
21 _ وہ لوگ جو صحيح و حقيقى عقائد كو فاسد اورخيالى عقائد سے جدا كرسكتے ہيں وہ عالم ہيں _
ما تعبدون من دونہا إلّا أسماء سميتموہا ... و لكن أكثر الناس لا يعلمون
22_ لوگوں كى نادانى اور جہالت، غير اللہ كى عبادت اور شرك كا موجب بنتى ہے _
ما أنزل اللہ بہا من سلطان ... و لكن أكثر الناس لا يعلمون
23 _ اكثر مشركين، توحيد كے محكم و استدلالى ہونے اور شرك كے ضعيف و غلط ہونے سے ناواقف ہيں_
ما تعبدون من دونہ ... و لكنّ أكثر الناس لا يعلمون
مذكورہ معنى اس صورت ميں ہے كہ (الناس) سے مراد مشركين ہوں اس بناء پر جملہ (و لكن اكثر الناس لا يعلمون) اس نكتہ كى طرف اشارہ ہے كہ اكثر مشركين (حقيقت) سے ناواقف ہيں اور بعض ان ميں سے اس بات سے واقف ہيں ليكن بغض اور اپنے مقام و منصب كو كھودينے كے خوف سے توحيد پرستى كى طرف مائل نہيں ہوتے ہيں _

احكام :
احكام كى تشريع كا حق13 ; احكام كى تشريع كا سبب13
اكثريت:
اكثريت كا جاہل ہونا 19 ; اكثريت كا شرك 19
اللہ تعالي:
اللہ تعالى كى حاكميت 12 ;اللہ تعالى كى خصوصيات 12 ، 13 ; اللہ تعالى كے اوامر 14 ، 15; ; اللہ تعالى كى نعمتيں 8 ، 9;اللہ تعالى كے حقوق 13
باطل معبود :
باطل معبودوں كا بيہودہ ہونا 2 ; باطل معبودوں كا عجز 7 ; باطل معبودوں كى عبادت كا ردّ 5
برہان :
برہان و دليل كا فائدہ 11

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

توحید :
توحید افعالی 2 ، 8 ، 12 ; توحید عبادی 16 ;توحید عبادی کا متقن ہونا 18 ، 19 ،23; ; توحید عبادی میں برہان و دلیل ہونا 18 ;توحید کی حقیقت 16

جہل:
جہل کے آثار22
خیال بافی :
خیال بافی کے آثار 4
دین :
دین سے انحراف کے موانع 17 ;دین کے مضرّات کی شناخت 17 ، 22 ; دین میں برہان کی اہمیت 17
شرك:
شرك عبادی کا بے منطق و دلیل ہونا 6 ;شرك عبادی کاپیش خیمہ 15; شرك عبادی کا سبب 22 ; شرك کا باطل ہونا16 ،23 ;
شرك کا بیہودہ ہونا 18 ،23 ; شرك کا ردّ 5 ; شرك کا سبب4 ; شرك کی حقیقت 16 ، 18; شرك کی گمراہی 16
عبادت:
الله کی عبادت کی اہمیت 14 ; باطل معبودوں کی عبادت کا ردکرنا5
عقیده :
عقیده باطل 6 ،15 ، 16 ; عقیده باطل کا سبب 4; عقیده صحیح کی تشخیص 21 ; عقیده میں دلیل کی اہمیت10
علم :
علم کے آثار20
علماء :21
قانون بنانا :
قانون بنانے کا حق 13
قدیمی مصری لوگ :
قدیمی مصری لوگوں کا شرك 1 ، قدیمی مصری لوگوں کا عقیده 1
کائنات :
کائنات کا حاکم12
مشرکین :
مشرکین اور باطل معبود 15; مشرکین اور توحید 23; مشرکین کی اکثریت کا جاہل ہونا23 ; مشرکین کی جہالت 19 ;مشرکین کی فکر 15
موجودات :
موجودات کی شناخت کا طریقہ 11 ، موجودات کی قدرت کا سبب8
نعمت :
استدلال کی نعمت 9
یوسف (ع) :
یوسف (ع) اور باطل معبود 3 ; یوسف (ع) اور توحید عبادی 3;یوسف (ع) اور ساتھی قیدی 3;یوسف (ع) کا استدلال 3;
یوسف (ع) کا قصہ 3

ا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْراً وَأَمَّا الآخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِن رَّأْسِهِ قُضِيَ الأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ (٤١)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

میرے قید خانے کے ساتھیو تم سے ایك اپنے مالك کو شراب پلائے گا اور دوسرا مولی پر لٹکا دیا جائے گا اور پرندے اس کے سرسے نوچ نوچ کر کھائیں گے یہ اس بات کے بارے میں فیصلہ ہوچکاہے جس کے بارے میں تم سوال کررہے ہو(41)

1_ یوسف (ع) نے اپنے ساتھی قیدیوں کو توحید اور یکتاپرستی کی دعوت دینے کے بعد ان کے خوابوں کی تعبیر بیان فرمائي_
یا صاحبی السجن أما احد کما فیسقی ربّہ خمر
2_ یوسف (ع) نے (انگوروں سے شراب بنانے کے لئے پانی لینے)کے خواب کی تعبیر اسکی رہائي اور اپنے مالك کے لیے ساقی بننا قرار دیا _
أ ما أحد کما فیسقی ربّہ خمر
"سقی "(مصدر یسقی) ہے جوپینا یا مشروب دینے کے معنی میں ہے تو اس صورت میں (اما احد کما فیسقي ...) یعنی تم میں سے ایك اپنے مالك و ارباب کو مشروب پلائے گا اور اسکا ساقی بنے گا_
3_ یوسف (ع) نے روٹی اٹھانے اور پرندوں کا اسکو کھانے والے خواب کو اسے پھانسی پر لٹکانے اور اس کے سر سے پرندوں کے کھانے کی تعبیر کي_
و أما الآخر فیصلب فتأکل الطیر من رأسہ
(صلب) (یصلب) کا مصدر ہے ، پھانسی کے ذریعہ مارنے کو کہتے ہیں _
4 _ قدیم مصر میں سزادینے کا یہ رواج تھا کہ مجرمین کو پھانسی پر لٹکاکر وہیں چھوڑ دیا جاتا تا کہ وہ پرندوں کی خوراك بن جائیں _
و أما الآخر فیصلب فتأکل الطیر من رأسہ
5_ یوسف(ع) نے اپنے ساتھی دو قیدیوں میں سے ایك کی

488
آزادی اور دوسرے کے تختہ دار پر جانے کو حتمی اور ناقابل تغیر کہا اور اس بات کو انہیں بتادیا_
قضی الامر الذی فیہ تستفتیان
(افتاء) کا معنی حکم بیا ن کرنے کا ہے اور (استفتاء) (تستفتیان) کا مصدر ہے جسکا معنی حکم بیان کرنے کی درخواست کرنا ہے (الامر) سے مراد خواب کی تعبیر ہے (یعنی وہ حادثہ جسکو خواب بتارہاہے)اس بناء پر "قضی امر ..."کا معنی وہ حادثہ و واقعہ ہے جنکو تمہارے خواب نے بیان کیا اور تم نے اس کے بارے میں سوال کیا یہ حتمی اور غیر قابل تغیر ہے اور رونما ہوکررہے گا_
6_ بعض حوادث پہلے سے معین اور نا قابل تغیر و تحول ہیں_
قَضی الا مر الذی فیہ تستفتیان
7_ یوسف (ع) کے ساتھی قیدیوں نے اپنے خوابوں کی تعبیر کے لیے ان سے مکرر اصرار کیا کہ ان کی تعبیر بیان کریں_
قضی الامر الذین فیہ تستنقیان
فعل ماضی (استفتیا) (تم نے سوال کیا) کی جگہ پر (تستفیتان) یعنی سوال کررہے ہو) لانا استمرار پر دلالت کرتاہے یعنی یوسف (ع) کے ساتھی قیدیوں نے ان سے مکرر تعبیر کرنے پر اصرار کیا _
8_ ممکن ہے خواب آئندہ آنے والے حالات کے لیے آئینہ اور اس سے آگاہی کا دریچہ ہو_
فیسقی ربہ خمراً ... فیصلب فتا کل الطیر من رأسہ
9_ یوسف (ع) آئندہ کے حالات اور غیب پر مطلع اور آگاہ تھے_
قضی الامر الذی فیہ تستفتیان
(قضی الامر ...) کا معنی یوسف (ع) کے ساتھی قیدیوں کے خواب کی تعبیر نہیں بلکہ وہ ایك حقیقت کا ذکر تھا جوآپ(ع) نے تعبیر کے خواب کے حاشیہ میں اسکو ذکر کیا _اس سے معلوم ہوتاہے کہ حضرت (ع) تعبیر خواب کے علاوہ آئندہ آنے والے حالات سے بھی آگاہ تھے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تاریخ :
جبرکی تاریخ 6
توحید :
توحید عبادی کی تبلیغ 1
خواب:
انگور کے پانی والے خواب کی تعبیر 2 ; پرندوں کے کھانے والے خواب کی تعبیر 3 ; خواب اور آئندہ کے حوادث 8 ; خواب کا کردار 8; روٹی اٹھانے والے خواب کی تعبیر 3 ; سچے خواب 8
سزا:
سزا کی تاریخ 4
علم :

489
آئندہ کے علم کا سبب 8
قضا و قدر :6
قدیمی مصر:
قدیمی مصر میں تختہ دار پر لٹکانا 4 ; قدیمی مصر میں سزا 4
یوسف (ع) :
یوسف (ع) اور ان کے ساتھی قیدی 5;یوسف (ع) کا ساتھی قیدیوں کی ہدایت کرنا 10 ;یوسف (ع) کا علم غیب 9 ; یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3 ، 5 ، 7 ;یوسف (ع) کو تعبیر خواب کا علم 1 ، 2،3 ، 5 ;یوسف(ع) کی پیشگوئي 9 ; یوسف (ع) کی تبلیغ 1 ، یوسف (ع) کے ساتھی قیدی کا تختہ دار پر جانا 5 ;یوسف (ع) کے ساتھی قیدیوں کا انجام 5;یوسف (ع) کے ساتھی قیدیوں کی خواہشات 7 ;یوسف (ع) کے ساتھی قیدیوں کے خوابوں کی تعبیر 1 ، 7 ;یوسف (ع) کے ساتھی قیدی کی نجات 5 ;یوسف (ع) کے فضائل 9

وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِي عِندَ رَبِّكَ فَأَنسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ (٤٢)
اور پھر جس کے بارے میں خیال تھا کہ وہ نجات پانے والا ہے اس سے کہا کہ ذرا اپنے مالك سے میرا بھی ذکر کردینا لیکن شیطان نے اسے مالك سے ذکر کرنے کو بھلادیا اور یوسف چند سال تك قید خانے ہی میں پڑے رہے (42)

1_یوسف (ع) نے اپنے ساتھی قیدی جو بادشاہ کا ساقی بننے والا تھا اس سے کہا کہ تم رہا ہونے کے بعد میری داستان کو بادشاہ سے بیان کرنا _
و قال للذی ظنّ أنہ ناج منہما اذکرنی عند ربك
2 _ یوسف (ع) کی نظر میں مصر کا بادشاہ کوئي ظالم انسان نہیں تھا کہ اس سے عدل و انصاف کی امید نہ رکھی جائے_
اذکرنی عند ربك
یوسف (ع) نے بادشاہ کے ساقی سے یہ خواہش کی کہ

490
بادشاہ کے سامنے میری مظلومیت کی داستان بیان کرنا اس سے معلوم ہوتاہے کہ یوسف (ع) اس کی دادرسی پر امید رکھتے تھے_
3 _ توحیدی اعتقاد میں اسباب سے استفادہ کرنے میں کوئي تضاد نہیں ہے _
قال للذی ظنّ انہ ناج منہا اذکر نی عند ربك
4 _ مشکلات اور سختیوں سے نجات حاصل کرنے مینکفار سے مدد حاصل کرنا جائز ہے _
اذکرنی عند ربك
ظاہر ہوتاہے کہ یوسف (ع) کا ساتھی قید ی آزاد ہونے کے وقت موحد نہینہوا تھا اور اس نے ایمان کا اظہار نہیں کیا تھا و

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

گرنہ قرآن مجید میں اس بات کا ذکر ہوتا، پس جب یوسف (ع) نے اس سے خواہش کی تھی وہ کافر تھا_
5_ بادشاہ کے ساقی نے یوسف (ع) کی بیان کردہ خواب کی تعبیر پر اعتماد کیا اور اپنی نجات کے بارے میں امیدوار ہوگیا_
و قال للذی ظنّ انہ ناج منہم
ممکن ہے (ظنّ) کی ضمیر(الذي) کی طرف لوٹے اور یہ بھی احتمال ہے کہ (یوسف (ع)) کی طرف لوٹے ، لیکن مذکورہ معني، احتمال اول کی صورت میں ہے تو اس صورت میں (قال للذي ...) کے جملے کا معنی یوں ہوگا کہ یوسف(ع) نے اس ساقی بادشاہ سے جو اپنی نجات پر امید رکھتا تھا کہا کہ مجھے بھی اپنے مالك کے پاس یاد کرنا ، اس بات سے معلوم ہوتاہے کہ خود یوسف (ع) بھی اس کی نجات پر یقین کامل رکھتے تھے نہ کہ انہیں گمان تھامذکورہ احتمال مناسب و قوی لگتاہے _
6_ یوسف(ع) کے ساتھی قیدی کے خواب کی تعبیر نے عملی جامہ پہنا اور اس نے زندان سے رہائي پاکر بادشاہ کی ملازمت اختیار کرلي_
فانسہ الشیطان ذکر ربہ
اس پر توجہ کرتے ہوئے کہ (فانساہ) کی ضمیر "الذی" کی طرف لوٹتی ہے کہ جس سے مراد بادشاہ کا ساقی ہے_ تو جملہ (فانساہ الشیطان ذکر ربہ) اس بات پر دلالت کرتاہے کہ وہ زندان سے آزاد ہوا اور بادشاہ کے دربار میں ملازم ہوگیا_
7_ یوسف (ع) کا ساتھی قیدی جس نے نجات حاصل کی وہ بادشاہ مصر کا غلام تھا_
اذکرنی عند ربك فأنساہ الشیطان ذکر ربہ
ربّ (عند ربك) کے جملے میں مالك کے معنی میں ہے اور آیات 43 اور 45 کی دلیل کی وجہ سے اس سے مراد مصر کا بادشاہ ہے_
8_ بادشاہ کے ساقی نے زندان سے رہائي حاصل کرنے کے بعد یوسف (ع) کی درخواست (کہ میری داستان کو یاد دلوانا) کو بھول گیا_
فأنساہ الشیطان ذکر ربہ
(أنساہ) کا مصدر (انساء) ہے یعنی بھلا دینا کے معنی میں ہے _ اور (أنساہ) اور (ربّہ) کی ضمیر

(الذّي) کی طرف لوٹتی ہے جس سے مرادبادشاہ کا ساقی ہے تو جملہ (فأنساہ ...) کا معنی یہ ہوگا کہ شیطان نے ساقی کے ذہن سے یہ بات نکال دی کہ وہ بادشاہ کے سامنے یوسف (ع) کے قصے کو بیان کرے _
9 _ شیطان ہی ساقی کے ذہن سے بادشاہ کے سامنے یوسف (ع) کے قصے کو ذکرکرنے کو بھلادینے کا سبب بنا_
فأنساہ الشیطان ذکرربّہ
10_شیطان کا انسان کی بھول و چوك میں مؤثر کردار ہے_
فأنساہ الشیطان ذکر ربہ
11_شیطان نے یوسف (ع) کو زندان میں باقی رکھنے کے لیے اپنی شیطانیت اور خباثت کا اظہار کیا _
فأنساہ الشیطان ذکر ربہ فلبث فی السجن
12 _ یوسف (ع) کا زندان سے باہر آنا اور مورد اتہام سے بچ جانا، شیطان کے مقاصدسے سازگار نہیں تھا_
فأنساہ الشیطان ذکر ربّہ فلبث فی السجن بضع سنین
13 _ یوسف(ع) ، بادشاہ کے ساقی کے آزاد ہونے کے بعد کئي سال تك زندان میں رہے_
فلبث فی السجن بضع سنین
(بضع) کا معنی (چند) ہے اوریہ3 سے 10تك مبہم عدد کیلئے کنا یہ ہے_
14 _مصر کا بادشاہ اگریوسف (ع) کی حقیقت سے آگاہ ہوجاتا تو ان کو زندان سے آزاد کردیتا_
فأنساہ الشیطان ذکر ربہ فلبث فی السجن بضع سنین
(لبث) کا معنی (ٹھہرنا) اور (باقی رہ جانا) ہے مذکورہ بالا معنی جملہ (لبث ...) کا پہلے والے جملے پر متفرع ہونے سے حاصل ہواہے یعنی شیطان نے بادشاہ کے ساقی کو فراموشی میں ڈال دیا _ جس کے نتیجے میں یوسف (ع) کئي سالوں تك زندان میں پڑے رہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

15_ " عن أبی عبداللّٰہ" ... (فی قول اللّٰہ) قال للّذی ظنّ أنہ ناج منہما اذکرنی عند ربك" قال: و لم یفزع یوسف فی حالہ الی اللّٰہ فیدعوہ فلذالك قال اللّٰہ (فأنساہ الشیطان ذکر ربہ فلبث فی السجن بضع سنینّ ... " (1)
امام جعفر صادق (ع) سے اس قول خدا (قال للذی ... اذکرنی عند ربك) کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت (ع) نے فرمایا : یوسف(ع) نے اس حالت میں خداکی پناہ نہیں مانگی جسکی وجہ سے خداوند متعال نے فرمایا : (فأنساہ الشیطان ذکر ربہ ...)

....

1)تفسیر عیاشی ج2 ص 176، ح 23; نورالثقلین ج2 ص 426; ح 73_

16_ عن أبی عبداللّٰہ (ع) فی قول اللّٰہ تعالی : " فلبث فی السجن بضع سنین" قال: سبع سنین (1)
امام جعفر صادق (ع) سے قول خدا (فلبث فی السجن بضع سنین) کے بارے میں روایت ہے کہ آپ(ع) نے فرمایا: (بضع سنین) سے مراد سات سال ہیں_

احکام : 4
توحید :
توحید اور مادی اسباب سے مدد حاصل کرنا 3
روایت : 15،16
سختی :
سختی سے نجات کی اہمیت 4
شیطان :
شیطان اور مصر کے بادشاہ کا ساقی 9;شیطان اور یوسف (ع) کا برائت کرنا 12 ;شیطان اور یوسف (ع) کی نجات 12;شیطان کاکردار 9، 10; شیطان کی شیطنت 11
فراموشي:
فراموشی کا سبب 10
مدد طلب کرنا :
کافروں سے مدد طلب کرنا 4; مدد کے طلب ہونے کا جواز 4
مصر کابادشاہ :
مصر کابادشاہ اور یوسف (ع) کی بے گناہی 14 ; مصر کے بادشاہ کی عدالت 2 ; مصر کے بادشاہ کے ساقی کا فراموش کرنا 8 ; مصر کے بادشاہ کے ساقی کی فراموشی کا سبب 9
یوسف (ع) :
یوسف (ع) اور مصر کا بادشاہ 2 ; یوسف (ع) اور مصر کے بادشاہ کا ساقی 1 ;یوسف (ع) زندان میں 11 ;یوسف (ع) کا زندان میں باقی رہنے کا فلسفہ 15;یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2،5،6، 8 ، 9 ، 11 ، 13 ، 14 ، 15،16; یوسف(ع) کی امید واري2;یوسف (ع) کی تعبیر خواب کا پورا ہونا5، 6 ; یوسف (ع) کی خواہشات 1 ، 8;یوسف (ع) کی زندان سے نجات 12 ، 14 ;یوسف (ع) کے زندان کی مدت 13 ، 16;یوسف (ع) کے ساتھی قیدی کا غلام ہونا 7;یوسف (ع) کے ساتھی قیدی کا امیدوار ہونا5 ;یوسف (ع) کے ساتھی قیدی کی ملازمت حاصل کرنا 6 ;یوسف (ع) کے ساتھی قیدی کی نجات 5 ، 6

....

1)تفسیر عیاشی ج2 ص 178 ح 30; نورالثقلین ج/ 2 ص 427 ح 76_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنبُلاَتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ يَا أَيُّهَا الْمَلأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِن كُنتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ (٤٣)

اور پھر ایك دن بادشاہ نے لوگوں سے کہا کہ میں نے خواب میں سات موٹی گائیں دیکھیں ہیں جنھیں سات پتلی گائیں کھائے جارہی ہیں اور سات ہر ہی تازی بالیاں دیکھی ہیں اور سات خشك بالیاں دیکھی ہیں تم سب میرے خواب کے بارے میں رائے دو اگر تمھیں خواب کی تعبیر دینا آتا ہوتو(43)

1_ بادشاہ مصر نے یوسف (ع) کے زندان میں کئي سال گذرنے کے بعد عجیب سا خواب دیکھا_

و قال الملك إنی أری سبع بقرات سمان ... إن کنتم للرء یا تعبرون

2_سات پتلی گائیں سات موٹی گائیں کو کھارہی تھیں اور سات بڑی تازی بالیاں اور سات خشك بالیاں دیکھنا ،بادشاہ کا تعجب آور خواب تھا_

إنی أری سبع بقرات سمان ... و اخر یا بست

(سمین)اور (سمینة) (سمان) کا مفرد ہیں جو موٹاپے کے معنی میں آتاہے (اعجف) اور عجفاء) (عجاف) کا مفرد ہے ، جو بہت ہی لاغر اور نحیف کے معنی میں آتاہے اور لفظ (سبع)کی تمیز اس سے پہلے والے جملے کے قرینہ کی وجہ سے (بقرات) ہے تو عبارت یوں ہوگي_یا کلھنّ سبع بقرات عجاف

3 _ مصر کے بادشاہ نے اس تعجب آور خواب کو کئي بار دیکھا_

إنی أری سبع بقرات سمان

494

بادشاہ، خواب کے ذکر کو فعل ماضی کے صیغے سے نقل کرسکتا تھا (رأیت) میں نے خواب کو دیکھا_ لیکن اس نے فعل مضارع کے صیغے کو استعمال کیا (أری) مینخواب دیکھ رہا ہوں_ ممکن ہے خواب کے استمرار کو بیان کررہا ہو_ میں کئي راتوں سے دیکھ رہاہوں اور ممکن ہے کہ دوبارہ بھی اسکو دیکھوں_

4 _مصر کے بادشاہ نے (پتلی اورموٹی گائے اور سرسبز و خشك بالیاں کے) خواب کو تعجب آور خواب سے یاد کیا _

یأیہا لملاء أفتونی فی ر ء یای إن کنتم للرء یا تعبرون

خوابوں کی تعبیر کرنے والوں کے سامنے اس خواب کو بیان کرنا اور ان کا اسکی تعبیر میں اپنی ناتوانی کو ظاہر کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہوسکتاہے کہ بادشاہ نے اس خواب کو تعجب آور خیال کیا تھا_

5_ موٹی و پتلی گائیں اور سرسبز و خشك بالیاں بادشاہ نے ایك ہی خواب میں دیکھی تھیننہ کہ ہر ایك کو علیحدہ علیحدہ خواب میں دیکھا تھا_

إنی أری سبع بقرات ... و سبع سنبلت خضر

کیونکہ لفظ (اری) کو خشك و سرسبز بالیوں کے دیکھنے میں دوبارہ ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ اگر بادشاہ ان کو دوسرے خواب میں دیکھتا تو فعل (أري) کو جملہ (سبع سنبلات) میں دوبارہ ذکر کرتا اور جملہ (أفتونی فی رؤیا) میں لفظ خواب (رؤیاي) کا مفرد ذکر کرنا بھی اس مطلب سے حکایت کررہا ہے _

6_مصر کے بادشاہ نے بزرگ درباری لوگوں اور خواب کی تعبیر کرنے والوں سے چاہا کہ اس شگفت آور خواب کی تعبیر کریں_

و قال الملك إنی أري ... یا یہا الملأ أفتوني

(ملا) کا معنی بزرگان ہے _مقام کی مناسبت سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس سے مراد دربار میں خوابوں کی تعبیر کرنے والے مراد ہیں جو ایك خاص منصب پر فائز تھے اور وہ بزرگ اور دانشمند سمجھے جاتے تھے_

7_مصر کا بادشاہ درباری خواب کی تعبیر کرنے والوں کی صحیح تعبیر کرنے میں متردد تھا_

أفتونی فی ر ء یائي إن کنتم للرء یا تعبرون

مذکورہ بالا تفسیر جملہ (إن کنتم ...) میں ان شرطیہ سے استفادہ ہوتی ہے _

8_مصر کا بادشاہ اپنے اس خواب سے یہ بھانپ گیاکہ غیر متوقعّ حادثہ و واقعہ کے رونما ہونے کے علاوہ یہ خواب ایك نئے دستور العمل اور نصیحت کا بیانگر ہے_

أفتونی فی ر ء یای ان کنتم للرء یا تعبرون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

"أفتاء" (أفتوني) كا مصدر ہے جو حكم بيان كرنے كے معنى ميں آتاہے_
9_ قديم مصر ميں خواب بيان كرنا اور خوابوں كى تعبير ايك

495
رائج علم تھا_
أفتونى فى ر ء ياى ان كنتم للرء يا تعبرون
10_ قديم مصر كے لوگ، خوابوں كو آنے والے حوادث سے مطلع ہونے كا راستہ سمجھتے تھے_
أفتونى فى ر ء يائي

اعداد:
سات كا عدد 2
خواب:
پتلى گائيںكا خواب 2 ، 5; خشك باليوں كا خواب 2 ،5 ; خواب كى تعبير كى تاريخ 9; سرسبز اور تازه باليوں كا خواب 2 ، 5 ; موٹى گائيں كا خواب 2 ،5
قديم مصر:
قديم مصر ميں خوابوں كى تعبير كا علم 9
قديم مصر كے لوگ:
قديم مصر كے لوگ اور تعبير خواب 10;قديم مصر كے لوگوں كى سوچ10
يوسف (ع) :
يوسف (ع) كا قصہ 1 ، 2 ، 7 ، 8

قَالُواْ أَضْغَاثُ أَحْلاَمٍ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الأَحْلاَمِ بِعَالِمِينَ (٤٤)
ان لوگوں نے كہا كہ يہ تو ايك خواب پريشان ہے اور ہم ايسے خوابوں كى تاويل سے باخبر نہيں ہيں(44)

1 _ دربار كى طرف سے خواب كى تعبير كرنے والوں نے بادشاه مصر كے خواب كو پريشان اور مختلف پہلوركھنے والا اور نامشخص خواب قلمداد كيا _
قالوا أضعث أحلام
(ضغث) ، (أضغاث)كا مفرد ہے جو گھاس كے گھٹے كو كہا جاتاہے _ خواب كى تعبيركرنے والوں كى بناء پر اس كے خواب كو متعدد پہلوؤں اور چند نے بادشاه كے خواب ميں گھاس كى مختلف گھٹيوں كے اجزاء پر مشتملقرار ديا_ اس طرح كہ ان كا آپس ميں ارتباط اور اس مجموعہ كى تاويل ان كے ليے دشوار بلكہ ناممكن مسئلہ تھي_
2_دربارميں خواب كى تعبير كرنے والوں نے اس مختلف اور متعدد اجزاء پر مشتمل خواب كو پريشان اور اپنے علم كے دائره كا رسے خارج قرار ديا _

496
و ما نحن بتأويل الاحلام بعالمين

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(الف و لام) (الأحلام) میں عہد ذكری ہے _ جو (أضغاث أحلام) كی طرف اشارہ كرتاہے پس اس صورت میں جملہ (ما نحن ...) كا معنی یہ ہوگا _ اس طرح كے خواب جو چند جمع كئے ہوئے پہلوونپر مشتمل ہے كی تعبیر ہم نہیں جانتے ہیں_
3 _ درباری تعبیر خواب كرنے والے، بادشاہ كے خواب كی تعبیر پر قدرت نہ ركھنے كے باوجود اس خواب كو قابل تعبیر و تا ویل سمجھتے تھے_
قالوا ... ما نحن بتأويل الا حلام بعالمين
(وما نحن ...) كا جملہ اس بات پر دلالت كرتاہے كہ اس طرح كے خواب تاویل و تعبیر ركھتے ہیں لیكن ہم اس سے ناواقف ہیں_
4_خواب كی تعبیر كے علم و دانش میں پریشان و منظم خوابوں كی تقسیم_
قالوا أضغاث أحلام
(أحلام) جمع حلم ہے جوخوابوں كے معنی میں ہے_
5 _چند پہلو ؤں پر درھم برھم خوابوں كی تعبیر ایك مشكل كام اور خاص علم كی حامل ہے_
و ما نحن بتاويل الاحلام بعالمين

خواب:
خواب پریشان 1 ، 4 ; خواب پریشان كی تعبیر كا مشكل ہونا 5;خواب كی تعبیر كا علم 5 ;خواب كے اقسام 4;خواب منظم 4
مصر كا بادشاہ :
بادشاہ مصر كے تعبیر خواب كرنے والوں كا اقرار 2 ، 3 ; بادشاہ مصر كے تعبیر خواب كرنے والوں كا عجز 2 ، 3 ; بادشاہ مصر كے تعبیر خواب كرنے والے 1
یوسف (ع) :
یوسف (ع) كا قصہ 1 ، 2

وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَاْ أُنَبِّئُكُم بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ (٤٥)
اور پھر دونوں قیدویوں میں سے جو بچ گیا تھا اور جسے ایك مدت كے بعد یوسف كا پیغام یاد آیا اس نے كہا كہ میں تمھیں اس كی تعبیر سے باخبر كرتاہوں لیكن ذرا مجھے بھیج تو دو (45)

1 _ یوسف (ع) كے دو ساتھی قیدیوں میں سے ایك نے موت سے نجات پاكر دربارمیں ملازمت پائي اور

497

دوسرے كو پھانسی پر لٹكا دیا گیا_
و قال الذين نجامنهم
2_ بادشاہ كا ساقی (جو یوسف (ع) كے قیدخانے كا ساتھی تھا) كافی مدت تك یوسف (ع) كو بھول گیا اور ان كی زندان میں گرفتاری سے غافل ہو چكا تھا_
و قال الذی نجامنهما و ادكر بعد أمة
(أمة) كے لفظ كا نكرہ ذكر كرنا ممكن ہے اس مدت كے طولانی ہونے پر دلالت كررہا ہو آیت 42 میں جملہ " فلبث فی السجن بضع سنين" اس بات كا مؤید ہے _
3 _ جب خواب كی تعبیر كرنے والے درباری ،بادشاہ كے خواب كی تعبیر سے بے بس ہوگئے توبادشاہ كا ساقی (جو یوسف (ع) كے ساتھ قید میں تھا) حضرت یوسف (ع) كے تعبیر خواب كے علم كو ذہن میں لایا _
و قال الذين نجامنهما و ادّكر بعد امة
(ادّكر) یعنی ذہن میں لایا (ذكر) سے ہے اور اصل میں (اذّتكر) تھا _ قواعد صرفی كی بناء پر (ادّكر) ہوگیا_ (امة) آیت شریفہ میں مدت و زمان كے معنی میں ہے _
4 _دربار كے ساقی نے یوسف (ع) كو بادشاہ كے خواب كی تعبیربیان كرنے كے لیے پیش كیا _
أنا أنبئكم بتا ويلہ فأرسلون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

5 _ بادشاہ کا ساقی بادشاہ کے عجیب و غریب خواب کی تعبیر کرنے پر حضرت یوسف(ع) سے مطمئن تھا_
أنا أنبئكم بتا ويلہ فارسلون
(أنا أنبئكم) کے جملے کی ترکیب مضمون جملہ کی تاکید پر دلالت کرتی ہے _ اور یہ اس بات کی حکایت کرتی ہے کہ ساقی دربار حضرت یوسف (ع) کی تعبیر خواب کی خصوصیات سے آگاہ ہی پر مطمئن تھا_
6_بادشاہ مصر کے ساقی نے حضرت یوسف (ع) کے علم کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ وہ قید خانہ میں ہیں _
أنا انبئكم بتا ويلہ فأرسلون
(أرسلون) کے جملہ کو (فاء) کےذریعہ جملہ (أنا أنبئكم بتاويلہ) کے لیے نتیجہ قرار دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ ساقی دربار نے یوسف (ع) کے قصہ اور ان کے زندان میں ہونے کو بمقدار ضرورت بیان کیا تھا_
7 _ ساقی دربار نے بادشاہ اور بزرگان دربار سے چاہا کہ اسکو حضرت یوسف (ع) کے پاس قیدخانہ میں جانے دیں تا کہ ان سے خواب کی تعبیر پوچھ سکوں_
أنا أُنبئكم بتا ويلہ فأرسلون
(فأرسلون) میں حرف (ن)نون وقاية ہے اور اس پر جو كسرہ ہے وہ یا ء متكلم محذوف پر دلالت كرتاہے اسكا متعلق (إلى يوسف فى السجن) ہے _ كيونكہ يہ بات واضح تھى اسى وجہ سے اسكو كلام ميں ذكر نہيں كياگيا _ تو اس صورت ميں (فارسلون) كا معنى يہ ہوا كہ مجھے حضرت يوسف (ع) كے پاس زندان مينجانے دو _

بادشاہ مصر:
بادشاہ مصر كا ساقى اور تعبير خواب كرنے والوں كا عجز 3 ; بادشاہ مصر كا ساقى اور يوسف (ع) 2 ، 3 ، 4 ، 6 ، 7 ; بادشاہ مصر كے ساقى كى خواہشات 7 ; بادشاہ مصر كے ساقى كا بھول جانا 2 ;بادشاہ مصر كے ساقي كا اطمينان 5 ; بادشاہ مصر كے ساقى كى نجات 1
يوسف (ع) :
يوسف (ع) كا زندان ميں ہونا 6;يوسف (ع) كا قصہ 1 ، 2 ، 3،4، 5 ، 6 ، 7 ; يوسف (ع) كو تعبير خواب كا علم 3 ، 4 ، 5 ، 6 ; يوسف (ع) كے ساتھى قيدى كى نجات 1 ; يوسف (ع) كے ساتھى كا پھانسى پر لٹك جانا 1

يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنبُلاَتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَّعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ (٤٦)
يوسف اے مرد صديقذرا ان سات موٹى گايوں كے بارے ميں جنھيں سات دبلى گائيں كھارہى ہيں اور سات ہرى باليوں اور سات خشك باليوں كے بارے ميں اپنى رائے تو بتائو شايد ميں لوگوں كے پاس باخير واپس جائوں تو شايد انھيں بھى علم ہوجائے (46)

1 _ ساقى دربار، بادشاہ كى اجازت سے جلدى سے زندان كى طرف گيا اور حضرت يوسف (ع) سے ملاقات كى _
فأرسلون يوسف أيّها الصديق أفتن
2 _ ساقى دربار نے حضرت يوسف (ع) كو بہت ہى سچا انسان كہا اور (صديق) كے لقب سے انكو مخاطب قرار ديا_
يوسف ايّہا الصديق
3 _ بادشاہ كے ساقى نے يوسف (ع) سے ملاقات كے وقت انكو سچا اور اپنى صحيح خواب كى تعبير كرنے والے سے ياد كيا _
يوسف ايّها الصديق
4 _ ساقى دربار نے بادشاہ كے خواب كو كامل اور دقيق طور پر يوسف (ع) كے ليے بيان كيا _
إنى أرى سبع بقرات ... أفتنا فى سبع

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بقرات ... و أخر يابسات

5 _ ساقی دربار نے حضرت یوسف (ع) سے چاہا کہ خواب میں سات دبلی گائيں جو سات موٹی گائيوں کو کھارہی ہیں اور سات سرسبز اور سات خشك باليوں كو جو ديكھا گيا ہے اسكی تعبير و تا ويل كرے_

أفتنا فی سبع بقرات سمان يا كلہن سبع عجاف سبع سنبلات خضر و أخر يابست

6 _ ساقی کا تعبیر خواب کے لیے حضرت یوسف (ع) کی طرف رجوع کرنے کا مقصد یہ تھا کہ بادشاہ کے خواب کی تعبير لوگوں تك پہنچائي جائے_

أفتنا فی سبع بقرات ... لعلّی أرجع إلی الناس

7 _ ساقی کا تعبیر خواب کے لیے یوسف (ع) کی طرف رجوع کرنے کا مقصد یہ تھا کہ حضرت یوسف (ع) کے مقام و منزلت لوگوں كو بتائي جائے_

لعلّی أرجع الی الناس

8 _ ساقی ، یہ خیال کرتا تھا کہ لوگونتك بادشاہ کے خواب کی تعبیر پہنچانے میں دربار مانع ہوگا_

لعلی أرجع الی الناس لعلّہم يعلمون

بادشاہ مصر:

بادشاہ مصر کا خواب 4; بادشاہ مصر کا ساقی اور حضرت یوسف (ع) 1 ، 2 ، 3 ، 4 ، 5 ، 6، 7;بادشاہ مصر کے خواب کی تعبیر کا لوگوں تك پہنچانا 6 ;بادشاہ مصر کے خواب کی تعبیر کی درخواست کرنا 5 ; بادشاہ مصر کے ساقی کا اجازت لینا 1 ; بادشاہ مصر کے ساقی کی فکر8; بادشاہ مصر کے ساقی کے مقاصد 6 ، 7 ; بادشاہ مصر کے ساقی کی خواہشات و امیدیں 5

یوسف (ع) :

یوسف (ع) سے ملاقات 1 ; یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3 ، 4 ، 5 ، 6،7 ; یوسف (ع) کی صداقت 2 ;یوسف (ع) کے القاب 2 ; یوسف (ع) کے خواب کی تعبیر کا صحیح ہونا 3 ; یوسف کے مقامات 7

قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَباً فَمَا حَصَدتُّمْ فَذَرُوهُ فِي سُنبُلِهِ إِلاَّ قَلِيلاً مِّمَّا تَأْكُلُونَ (٤٧)

یوسف نے کہا کہ تم لوگ سات برس تك مسلسل زراعت کروگے تو جو غلہ پیدا ہوا اسے بالیوں سمیت رکھ دینا علاوہ تھوڑی مقدار کے جو تمھارے کھانے کے کام میں آئے(47)

1_بادشاہ کے خواب میں سات موٹی گائيں مصر میں کھیتی باڑی میں رونق اور فراوانی کی علامت تھیں_

قال تزرعون سبع سنين دأب

(سات سال محنت کے ساتھ کھیتی باڑی کریں) یعنی سات سال آبادانی کے ہیں ظاہریہ ہے کہ حضرت یوسف (ع) اس معنی کو (سبع بقرات سمان) کے جملے سے سمجھے تھے_

2_ بادشاہ مصر کا خواب آنے والے پندرہ سالوں کے اچھے و برے حالات کے رموز کو بیان کررہا تھا_

قال تزرعون سبع سنين دأب

جملہ "تزرعون سبع سنين دأباً" سات سال محنت سے کھیتی باڑی کریں یعنی سات سال آبادانی کے ہیں اور جملہ " ثم يأتی من بعد ذلك سبع شداد" جو بعد والی آیت ہے وہ اسکو بتاتی ہے کہ سات سال قحطی اور خشك سالی کے ہیں " ثم يأتی من بعد ذلك عام ..." خشك سالی کے سات سال بعدفراواں بارش کاسال ہوگا_ پس بادشاہ کا خواب آنے والے پندرہ سالوں کے حالات کا بیان گر تھا_

3_ بادشاہ مصر کا خواب اصل میں آنے والے سخت و دشوار حالات سے نمٹنے کے لیے ایك دستور العمل اور پروگرام تھا_

قال تزرعون سبع سنين دأباً فما حصدتم فذروه فی سنبلہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس سے معلوم ہوتاہے کہ حضرت یوسف (ع) نے بادشاہ کے خواب کی تعبیر مینان حقائق اور دستورالعمل کہ جن کی یاد دہانی کرائي گی تھی اس خواب سے استفادہ کیا _ اسی وجہ سے وہ خواب

501

پندرہ سال دور حکومت کی حکایت کرنے کے ساتھ ساتھ دستور العمل بھی تھا_

4 _بادشاہ کے خواب میں سرسبز اور خشك بالیاں، کھیتی باڑی کے محصولات کو سات سال آبادانی میں ہونے کو بتاتی تھیں_

فما حصد تم فذروہ فی سنبلہ

(تزرعون) کا جملہ اگر چہ جملہ خبری ہے لیکن (فذروہ ...) کے قرینے سے مقام انشاء کےمیں ہے_اس معنی سے مراد دستور و پروگرام ہے پس (تزرعون ...) کا معنی یہ ہوا کہ سات سال تك بڑی کوشش اور محنت سے زراعت کرو_ حضرت یوسف (ع) کی زراعت سے مراد (فذروہ فی سنبلہ) (کے قرینے سے) دانے دار بالیوں والے پودوں کی زراعت تھي_حضرت یوسف(ع) نے کھیتی باڑی کے معنی کو (سبع سنبلات خضر ...) سے استفادہ کیا تھا_

5 _ بادشاہ مصر کے خواب میں پہلے سات سالوں میں بہت محنت اورکوشش کے ساتھ کھیتی باڑی کا ضروری ہونے کا پیغام پوشیدہ تھا_

سبع بقرات سمان ... قال تزرعون سبع سنین داب

(دأب) مصدر ہے جو کوشش کرنے کے معنی میں آتاہے _ اور (دأباً) آیت شریفہ میں اسم فاعل (دائبین)کی جگہ پر ذکر کیا گیا ہے ، اور (تزرعون) کے فاعل کے لیے حال واقع ہوا ہے اسی وجہ سے بہت زیادہ محنت و کوشش کرنے پر دلالت کرتاہے _ ظاہراً معلوم ہوتاہے کہ حضرت یوسف(ع) نے گائیں کے موٹے ہونے سے اس معنی کو اخذ کیا ہے_ یعنی بہت زیادہ کوشش سے زرعی محصولات کو حاصل کرکے غذائي مواد اور غلاّت کو سٹور کیا جائے_

6_بادشاہ کے خواب میں خشك بالیاں، محصولات غذائي کو سٹورکرنے کا پیغام اور ان کے ساتھ ان کے کٹے ہوئے خشك تنے بھی ہمراہ ہوں، پر دلالت کرتی تھیں_

و أخر یابسات ... فما حصد تم فذروہ فی سنبلہ

(فذروہ فی سنبلہ) کا جملہ مذکورہ دستور العمل کے ساتھ اس وجہ سے مناسبت رکھتاہے کہ بادشاہ نے اپنے خواب میں خشك بالیوں کو دیکھا تھا، کیونکہ خشك بالیاں ذخیرہ اور سٹور کرنے کو بتاتی ہیں _یہ بھی کہا جاسکتاہے کہ حضرت یوسف (ع) نے (اخر یابسات) کے جملے سے مذکورہ بالا دستورالعمل کو اخذ کیا ہو_

7_بادشاہ کے خواب میں سات سال کھیتی باڑی کی فراوانی مینبچت کرنے کا پیغام پوشیدہ تھا_

فما حصد تم فذروہ فی سنبلہ إلّا قلیلاً مما تا کلون

(حصاد) حصد تم کا مصدر ہے _ کھیتی کاٹنے کے معنی میں آتاہے اور (ذروا) فعل امر ہے _ رہا کرنے کے معنی میں آتاہے _ (ممّا) میں من بیانیہ ہے _ اور (الاّ قلیلاً) استثناء ہے لفظ ماسے

502

جو جملہ (فما حصد تم ...) میں ذکر ہے تو معنی یوں ہوگا_جس کھیتی کو پکنے کے بعد کاٹ رہے ہو ان کوانہیں کے سٹوں کے ساتھ رکھ دو (یعنی ان کے دانوں کو ان کے تنے سے جدأنہ کریں فقط اتنی تھوڑی مقدار جو کہ غذا کا مصرف ہے اس کو سٹوں سے جدا کرو _

8 _ غلاّت کی پیداوار میں سات سال تك کوشش اور ان غلات کو انکی بالیوں کے ساتھ سٹور کرنا اور مصرف و استعمال میں بچت سے کام لینا ، یہ حضرت یوسف (ع) کی مصر کے لوگوں کو نصیحتیں تھیں تا کہ وہ قحطی و خشکسالی کے سات سال میں مشکلات کا مقابلہ کرسکیں _

قال تزرعون سبع سنین دأب

بعض حضرات اس کے قائل ہیں کہ بادشاہ کے خواب میں دستور العمل اور آئندہ کی چارہ جوئي و مشکلات کے سدّ باب کے لیے اشارہ نہیں تھا_ بلکہ جو طریقے حضرت یوسف (ع) نے بیان فرمائے وہ ان کا خدادادی علم تھا اور ان کا بادشاہ کے خواب کے ساتھ کوئي تعلق نہیں تھا_ مذکورہ بالا معنی بھی اسی بات کو بیان کرتاہے_

9_اگر غلات کو انکی بالیوں اور تنے و چھلکے کے ساتھ سٹور کرلیں تو خراب ہونے اور بیماریوں سے محفوظ رہنے کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لیے زیادہ مناسب طریقہ ہے _
فما حصد تم فذروہ فی سنبلہ
10_ حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں مصر کی سرزمین کھیتی باڑی اور غلات کے محصولات کے عنوان سے اپنے مصرف سے زیادہ آمدنی دینے والی تھي_
قال تزرعون سبع سنین دأباً فما حصد تم فذروہ فی سنبلہ
11_ حضرت یوسف(ع) نے مصر کی حکومت سے اذیت اٹھانے کے باوجود بھی اپنے علم و دانش کو عطا کرنے میں دریغ نہیں کیا _
قال تزرعون ... إلّا قلیلاً مما تا کلون
12_ حضرت یوسف (ع) بزرگوار مرد مجاہداور درگذر کرنے والی شخصیت تھے_
أفتنا ... قال تزرعون
حضرت یوسف (ع) اگر چہ حکومت کی مشینری سے بے جرم و خطاء ستم اور قید و بندمیں دوچارہ ہوئے تھے لیکن پھر بھی اپنے علم و دانش کو بغیر کسی چون و چرا کے ان کے اختیار میں رکھ دیا _ یہ کام حضرت یوسف (ع) کی بلند و بالا شخصیت کی علامت ہے اور انکی بزرگواری اور جوانمردی کو بتا تا ہے _
13 _ علم و دانش کو پوشیدہ رکھنا بالخصوص جب معاشرہ اسکا محتاج ہو نیك اور پاك دل انسانوں کی شأن سے دور رہے _
قال تزرعون ... إلاّ قلیلاً مما تا کلون
14 _ خواب کی تعبیر میں نامناسب اظہار نظر کرنا، اسکی صحیح تعبیر و تفسیر کو ختم نہیں کرسکتا ہے_
قالوا أضغاث أحلام ... قال تزرعون سبع

503

سنین دأب
دربار میں خواب کی تعبیر کرنے والوں نے اگر چہ بادشاہ کو خواب تو در ہم بر ہم اور چرندو پرند قرار دیا لیکن پھر بھی حضر ت یوسف (ع) نے بادشاہ کے خواب کی جو تعبیر پیش کی وہ حقیقی طور پر پوری ہوئي یعنی ان کا اظہار خیال اس تعبیر پر اثر انداز نہ ہوا_
15 _ کافرں کا خواب بھی حقیقت کا بیان گر اور معاشرہ کو مشکلات و پریشانیوں سے بچانے کے لیے دستور العمل ہوسکتاہے_
قال الملك إنی ا ری ... قال تزرعون سبع سنین دأب
16_ حکومتوں کو اقتصادی پروگرام دینا اور کافروں کو بھوك و قحطی ا ور مشکلات سے نجات دینا جائز اور پسندیدہ کام ہے _
قال تزرعون سبع سنین ... الاّ قلیلاً مما تا کلون
17_ اقتصادی بحران اور پریشانیوں سے بچنے کیلئے بچت سے کام لینا اور بحرانی حالات سے نمٹنے کیلئے تیاری ضروری ہے _
فذروہ فی سنبلہ الاّ قلیلاً مما تا کلون
18_ اقتصادی مشکلات اور بحران میں معاشرتی اقتصاد کی ترقی کے شرائط سے استفادہ کرنا ضروری ہے _
تزرعون سبع سنین دأباً ... الاّ قلیلاً مما تأکلون
19_ حکومت کے لیے بحرانی اور قحطی صورتحال میں غذائي مواد کی تولیداور تقسیم میں کنٹرول کرنا ضروری ہے _
تزرعون سبع سنین ... الاّ قلیلاً مما تاکلون
آیت 49 میں مخاطب سے غائب کی طرف عدول یعنی (تغاثون) اور (تعصرون) کی جگہ پر (یغاث الناس) اور (یعصرون) کا ذکر گویا اس بات کو بتاتاہے کہ (تزرعون) اور (ذروہ) کے مخاطب حکومت کے رؤسا ہیں _
20_ معاشرہ کے حکمرانوں کے لیے ضروری ہے کہ اقتصادی مسائل کی پیش بینیاور حساب و کتاب پر مشتمل پروگرام مرتب کریں _
تزرعون سبع سنین ... مما یأکلون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

احکام : 16
اعداد:
سات کا عدد 1 ، 4 ، 5 ، 7 ، 8
اقتصاد:
اقتصادی بحران کی پیش بینی کرنے کی اہمیت 20; اقتصادی بحران میں پیداوار بڑھانا 19;اقتصادی بحران میں تقسیم 19 ;اقتصادی بحران میں دستور العمل و پروگرام بنانا 17،18 ;اقتصادی پروگرام بنانے کی اہمیت 20;اقتصادی ترقی سے استفادہ کرنا 18
بادشاہ مصر:

504

بادشاہ مصر کا خواب 2 ، 3 ، 5 ، 6 ،7;بادشاہ مصر کے خواب کی تعبیر 1 ، 4
حکمران:
حکمرانوں کی ذمہ داری 20
حکومت :
بحرانی صورت میں حکومت کرنا 19; حکومت کی ذمہ داری 19
خواب:
تعبیر خواب کی کیفیت 14; خشك بالیوں کے خواب کی تعبیر 4 ، 6 ; سرسبز و تازہ بالیوں کے خواب کی تعبیر 4 ; موٹی گائیں کے خواب کی تعبیر1
خوراك کی راشن بندي:
خوراك کی راشن بندی کی اہمیت 19
سرزمین:
یوسف (ع) کے زمانے میں مصر کی سرزمین 10
عمل:
پسندیدہ عمل 16
غلات:
غلات کا سٹور کرنا 6 ;غلات کی بالیوں کے فوائد 9;غلات کے پیداوار کی اہمیت8 ; غلات کے سٹور کرنے کا طریقہ 9 ;غلاّت کے سٹور کرنے کی اہمیت 8
قدیم مصر :
قدیم مصر غلات کی پیداوار میں 10 ; قدیم مصر کی تاریخ 2; قدیم مصر کی توانیاں 10 ; قدیم مصر کے حکمرانوں کی اذیتیں 11 ; قدیم مصر میں زراعت 10 ;قدیم مصر میں سرسبز و شادابی 1
قحطی :
قطحی سے سدّ باب 8;قحطی کے سدّ باب کی اہمیت 16
کفار:
کفار کی مدد کرنے کے احکام 16 ; کفار کے خوابوں کا سچا ہونا 15
کھیتی باڑی :
کھیتی باڑی کی اہمیت 5 ; کھیتی باڑی میں نقصانات سے بچنے کا طریقہ 9
محسنین :
محسنین کی خصوصیات13
مصرف:
مصرف کرنے کے طریقے 7 ، 17; مصرف کرنے میں بچت کی اہمیت 7 ،17
معاشرہ :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

معاشرے كى ضرورت كے وقت علم كو چھپانا 13; معاشرے كى ضروريات كو پورا كرنے كى اہميت 13; معاشرے كے حكمرانوں كى ذمہ دارى 20

نيك لوگ:

نيك لوگوں كى خصوصيات 13

505

يوسف (ع) :

يوسف (ع) اور قديم مصر كى حكومت 11 ; يوسف(ع) اور قديم مصر كے لوگ8;يوسف(ع) كا معاف كرنا 12 ; يوسف (ع) كو اذيت دينا 11 ; يوسف (ع) كى جوانمردى 11 ، 12 ; يوسف (ع) كى شخصيت 12 ;يوسف (ع) كى نصيحتيں 8 ; يوسف (ع) كے فضائل 11، 12

ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلاَّ قَلِيلاً مِّمَّا تُحْصِنُونَ (٤٨)

اس كے بعد سات سخت سال آئيں گے جو تمھارے سارے ذخيرہ كو كھا جائيں گے علاوہ اس تھوڑے مال كے جو تم نے بچا كر كرركھا ہے (48)

1_حضرت يوسف (ع) نے بادشاہ مصر كے خواب ميں سات دبلى گائيں كى تعبير سات سال سبز و شا دابى كے بعد قحطى و سختى كے سات سال واقع ہونے سے كى _

ثم يأتى من بعد ذلك سبع شداد

لفظ (شداد)جمع (شديد) ہے اور اسكا مصدر (شدہ) يعنى سختى و دشوارى ليا گياہے _اور (سبع شداد) سے مراد سات سال خشكى اور قطحى ہيں _ اور (ذلك) كا مشار اليہ سات سال خوشحالى اور فراوانى كے ہيں _

2 _ بادشاہ كے خواب ميں سات سال فراوانى اور آبادى كے بعد قحطى كے سال تھے_

ثم يأتى من بعد ذلك سبع شداد

معلوم ہو تا ہے كہ جو بادشاہ كے خواب ميں سات، دبلى پتلى گائيں موٹى گائيں كو كھارہى تھيں اس سے حضرت يوسف (ع) نے يہ اخذ كيا كہ قحطى كے سال فراوانى ،كے سالوں كے بعد رونما ہوں گے _

خواب كے بيان ميں موٹى گائيں كا ذكر دبلى پتلى گائينسے پہلے كرنا ممكن ہے كہ يوسف (ع) كى اس تعبير كى دوسرى دليل ہو_

3 _ بادشاہ مصر كے خواب ميں فراوانى كے سال ميں ذخيرہ شدہ خوراك سے خشك سالى كے سال ميں استفادہ كرنا ايك پوشيدہ پيغام تھا_

ثم يأتى من بعد ذلك سبع شداد يأكلن ما قدمتم لہن

(يأكلن) اور (لہن) كى ضمير (سبع شداد) كى طرف پلٹتى ہے اور (ما قدّمتم لھن) (جو تم نے آنے والے سالوں كے ليے بھيجا ہے) شادابى كے سالوں ميں ذخيرہ شدہ ہے تو اس صورت ميں (يأكلن) كا معنى يہ ہوگا كہ جو تم نے فراوانى كے سالوں ميں جمع كيا ہے اسكو كھائيں گے_

4 _ حضرت يوسف (ع) نے مصر كى حكومت كے كارندوں كو يہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تاكيد فرمائي كہ ان فراوانى كے سات سالوں سے حاصل ہونے والى تمام خوراك كو استعمال نہ كريں بلكہ قحطى كے سالوں كے ليے اسكو بچا كر ركھيں _
ياكلن ما قدمتم لہن الا قليلاً مما تحصنون
(احصان) "تحصنون" كا مصدر ہے اسكا معنى كسى شے كو امن كى جگہ پر قرار دينا ہے تو اس وجہ سے (الاّ قليلاً مما تحضون) كا معنى يوں ہوگا جس خوراك كو تم نے انبار كركے ركھاہے ان كو قحطى كے سال ميں استعمال نہ كرنا شايد اس سے يہ احتمال ديا جاسكتاہے كہ پندرہويں سال كے بيچ كے ليے اسكو بچاكر ركھنا ہے_
5 _ بادشاہ مصر كے خواب ميں يہ پيغام پوشيدہ تھا كہ قحطى كے سالوں ميں تمام سٹور شدہ خوراك كو مصرف نہ كرنا ضرورى ہے_
يأكلن ما قدمتم لہن الا قليلاً مما تحضون
(يأكلہن)فعل مضارع كا لفظ بادشاہ كے خواب كو نقل كرنے ميں جو (آيت 46) ميں استعمال ہوا ہے ، اس نكتہ كى طرف اشارہ كرتاہے كہ دبلى ، پتلى گائيں موٹى گائيں كو كھارہى ہيں ميں ان گائيں نے تمام موٹى گائيں كو نہيں كھايا وگرنہ فعل ماضى (أكلھن) كا استعمال كيا جاتاممكن ہے اس سے حضرت يوسف (ع) نے اس بات كو سمجھا كر كچھ غلات كو باقى ركھاجائے_
6 _ خواب ميں پتلى گائيں كا ہونا دشوارى و سختى پيش آنے كى علامت تھى اور انكى تعداد سالوں كى تعداد كو بيان كررہى تھي_
يأكلہن سبع عجاف ... ثم يأتى من بعد ذلك سبع شداد

اعداد:
سات كا عدد 1 ، 2 ،3، 4
بادشاہ مصر:
بادشاہ مصر كا خواب 2 ، 3 ،5;بادشاہ مصر كے خواب كى تعبير 1 ، 6
خواب :
دبلى پتلى گائيں كے خواب كى تعبير 1 ،6
غلات:
غلات كا ذخيرہ كرنا 4;غلات كے انبار سے استفادہ كرنا 3
قديمى مصر:
قديمى مصر كى فراوانى 2 ; قديمى مصر ميں خشكسالى 3; قديمى مصر ميں قحطى 1،2
مصرف:
مصرف كرنے ميں بچت كرنا 4 ، 5
يوسف (ع) :
حضرت يوسف (ع) كا قصہ 4 ، 5 ،6;حضرت يوسف (ع) كو تعبير خواب كا علم 1 ;حضرت يوسف (ع) كى نصيحتيں 4

ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ (٤٩)
اس كے بعد ايك سال آئے گا جس ميں لوگوں كى فرياد رہى اور بارش ہوگى اور لوگ خوب انگور نچوڑيں گے(49)
1 _ حضرت يوسف (ع) نے مصر كى حكومت اور لوگوں كو يہ خوشخبرى دى كہ قحطى كے سات سال ختم ہو جانے كے بعد نعمتوں كى فراوانى اور بارش كے برسنے كا سال آئے گا_
ثم يأتى من بعد ذلك عام فيہ يغاث الناس
(يغاث) كا فعل ممكن ہے كہ غيث (بارش) سے مشتق ہو اور يہ بھى احتمال ہے كہ غوث (مدد كرنا) سے ليا گيا ہوپہلے احتمال كى صورت ميں (يغاث الناس) كامعنى يہ ہوگا كہ لوگوں پر بارش نازل ہوگى _ اور دوسرے احتمال كى صورت ميں معنى يہ ہوگا كہ لوگوں كى مدد كى جائے گى _ دونوں صورتوں ميں قحطى كے ختم اور فراوانى و آبادانى كے شروع ہونے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کا معنی پایا جاتاہے _
2_بادشاہ کا خواب گویا قحطی کے سالوں کے بعد برکتوں والے سال کی آمد کو بتارہا تھا_
أفتنا ... ثم یأتی من بعد ذلك عام فیہ یغاث الناس
بادشاہ کے خواب میں دبلی پتلی گائیں کے سات سروں سے حضرت یوسف (ع) نے یہ اخذ کیا کہ سات سال کے بعد قحطی ختم ہوجائے گی اور قحطی کا ختم ہونا بارش کے برسنے کی خبر دیتاہے ، اس سے زراعت میں رونق اور پھلوں میں فراوانی ہوگي_
3 _ قحطی کے سالوں کے بعد پہلے ہی سال اہل مصر نے پھلوں کی فراوانی کے سبب ان سے جو س لینا شروع کیا _
ثم یأتی ... و فیہ یعصرون
(عصر) کا معنی میوہ جات یا تر لباس سے پانی کو نچوڑنا ہے_ اور لفظ (یعصرون) کا مفعول زراعت کی محصولات کے قرینے کی بناء پر پھل و میوہ جات ہیں _
4_مصر کے حکمرانوں کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ چودہ سالوں میں غلات کی زراعت اوراسکے مصرف و تقسیم کی نگرانی کریں_
ثم یأتی من بعد ذلك عام فیہ یغاث الناس و

فیہ یعصرون
مذکورہ جملہ حضرت یوسف (ع) کی گفتگو کے سیاق سے حاصل کیا گیا ہے کہ جو انہوں نے چودہ سالوں کے لیے دستورالعمل فرمایاہے_اور اس کو جملہ (تزرعون) اور (فذروہ) کے فعل مخاطب سے بیان کیا ہے_لیکن پندرہویں سال کی وضعیت و حالت اور اس قحطی کے بحران کے ختم ہونے کو (یغاث) اور (یعصرون) کے فعل سے بیان کیا ہے _ ان دو جملوں کے سیاق و سباق سے معلوم ہوتاہے کہ (تزرعون) کے مخاطب مصر کے حکمران تھے کہ جو زراعت اور اسکی تقسیم کے ذمہ دار تھے اور پندرہویں سال خود لوگ آزادانہ طور پر غلات کی زراعت اور مصرف کو خود ہی انجام دینگے_
5_خواب آئندہ کے حالات و واقعات کو بتانے اور بیان کرنے والے ہوسکتے ہیں _
یوسف أیہا الصدیق أفتنا ... قال تزرعون ... ثم یأتی من بعد ذلك عام
6 _ خواب ممکن ہے کہ انسانوں کے لیے اپنے اندر الہامات اور مشکلات میں راہنمائي کے رموز رکھتے ہوں_
یوسف ایّہا الصدیق أفتنا ... قال تزرعون ... ثم یأتی من بعد ذلك
7_ خواب کی تعبیر کا علم، آئندہ کے حوادث کے حلّ کا علم اور ان واقعات سے پیدا ہونے والی مشکلات سے چھٹکارہ کیلئے کار آمد ہے _
قال تزرعون ... عام فیہ یغاث الناس

بادشاہ مصر:
بادشاہ مصر کا خواب2;بادشاہ مصر کے خواب کی تعبیر1
بشارت:
بشارت کی نعمت 1
خواب:
خواب اورآئندہ کے حوادث 5 ، 6; خواب کانقش و کردار5 ،6;خواب کی تعبیر میں آئندہ کی خبر7 ; سچا خواب 5،6
علم :
تعبیر خواب کے علم کی اہمیت 7
نیند:
نیند میں الہام ہونا 6
قدیمی مصر:
قدیمی مصر کی تاریخ 1،3،4; قدیمی مصر میں اقتصادی بحران کی مدت4

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قديم مصر كے لوگ:
قديم مصركے لوگ قحطی كے بعد 3;قديم مصر كے لوگوں كو بشارت1
يوسف (ع) :
حضرت يوسف (ع) كا قصہ 1 ، 2 ، 4;حضرت يوسف (ع) كى خوشخبرياں 1

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللاَّتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ (٥٠)
تو بادشاہ نے يہ سن كر كہا كہ ذرا اسے يہاں تو لے آئو پس جب نمائندہ آيا تو يوسف نے كہا كہ اپنے 2_مالك كے پاس پلٹ كر جائو اور پوچھو كہ ان عورتوں كے بارے ميں كيا خيال ہے جنھوں نے اپنے ہاتھ كاٹ ڈالے تھے كہ ميرا پروردگار ان كے مكر سے خوب باخبر ہے (50)

1_ مصر كا بادشاہ حضرت يوسف(ع) كے پاس ساقى اور اپنے دربار كے آدمى كو بھيج كر خواب كى تعبير سے آگاہ ہوا_
و قال الملك ائتونى بہ
2 _مصر كا بادشاہ اپنے تعجب خيز خواب كے بارے ميں حضرت يوسف (ع) كى صحيح او رسچى تعبيرسے مطمئن ہو گيا_
و قال الملك ائتونى بہ
جب مصر كے بادشاہ نے اپنے خواب كى تعبير اور تا ويل سنى تو حضرت يوسف (ع) كو حاضر كرنے كا حكم ديا ، اس سے معلوم ہوتاہے كہ حضرت يوسف (ع) كى عالمانہ تعبير سے وہ متاثر ہوا تھا_
3 _ مصركے بادشاہ نے جب اپنے خواب كى تعبير سنى تو حضرت يوسف (ع) كو اپنے پاس لانے كا حكم ديا _
و قال الملك ائتونى بہ
4 _ مصر كے بادشاہ نے جب اپنے خواب كى تعبير معلوم كرلى تو حضرت يوسف (ع) كو زندان سے آزاد كرنے اور دربار ميں رہنے كا حكم ديا _
و قال الملك ائتونى بہ ... قال ارجع
بادشاہ كے حكم كے باوجود بھى جب حضرت يوسف (ع) زندان سے باہر اور دربارميں تشريف نہيں لائے، اس سے معلوم ہوتاہے كہ بادشاہ كا جو فرمان تھا (ائتونى بہ) (اسكو حاضر كرو) يہ فرمان اجبارى نہيں تھا بلكہ حضرت (ع) كو زندان سے آزاد كرنے

اور دربار ميں آنے كا دستور تھا_
5 _بادشاہ كا ساقي، حضرت يوسف (ع) كو زندان سے آزاد كرانے اور دربار ميں بادشاہ كے ہاں حاضر كرنے كے ليے زندان كى طرف روانہ ہوگيا_
فلما جاء ہ الرسول
"الرسول " ميں (الف و لام) عہد ذكرى كا ہے اور آيت نمبر 45 ميں جو(فأرسلون) ہے اس كے قرينہ سے معلوم ہوتاہے كہ يہ قاصد بادشاہ كا ساقى ہى تھا جو خواب كى تعبير معلوم كرنے كے ليے حضرت يوسف (ع) كى طرف روانہ كيا گيا تھا _
6 _حضرت يوسف (ع) نے دربار كى طرف سے بھيجے ہوئے قاصدين كو واپس لوٹا ديا تا كہ وہ بادشاہ كو كہيں كہ وہ زليخا كے مہمانوں كے واقعہ كے بارے ميں تحقيق كريں_
قال ارجع الى ربك فسئلہ ما بال النسوة
(بال) كے لفظ سے مراد شان اور مہم كام ہے ليكن آيت شريفہ ميں اس سے مراد ماجرا اور داستان ہے_
7_حضرت يوسف (ع) كى زندان سے باہرآنے اور بادشاہ كے ہاں جانے كے ليے يہ شرط تھى كہ ان عورتوں كى تفتيش كى جائے جنہوں نے زليخا كى دعوت ميں اپنے ہاتھوں كو كاٹ ديا تھا_
قال ارجع الى ربك فسئلہ ما بال النسوة التى قطعن أيديهن
8_ حضرت يوسف (ع) كأن عورتوں كے بارے ميں جنہوں نے يوسف (ع) كے جلوے كو ديكھ كر اپنے ہاتھ كاٹ ڈالے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تحقیق کرانے کا مقصد یہ تھا کہ وہ اپنی بے گناہی کو ثابت اور تہمتکو دور کریں _
قال ارجع الی ربك فسئلہ ما بال النسوۃ التی قطعن أیدیهن
9_ اپنی حیثیت و مقام کو واپس لانا اور نامناسب تہمتوں کو دور کرنا ضروری ہے_
فلما جاء ہ الرسول قال ارجع الی ربك فسئلہ ما بال النسوۃ
10_ حضرت یوسف (ع) کی نگاہ میں زندان سے رہائي اور مشکلات و پریشانیوں سے نجات کی نسبت اپنی شخصیت و مقام کو لوٹانا ،زیاہ اہمیت کا حامل ہے_
فلمّا جاء ہ الرسول قال ارجع إلی ربك فسئلہ ما بال النسوۃ
11_ حضرت یوسف (ع) کی پاکدامنی و عفت کے اثبات کے لیے زلیخا کی دعوت اور اشراف کی عورتونکا اپنے ہاتھوں کو کاٹنا، بہت ہی واضح اور گویا ثبوت تھا_
فسئلہ ما بال النسوۃ الّتی قطعن ایدیهن
حضرت یوسف (ع) اپنے مقدمے کی چھان بین کے لیے (التی قطعن ایدیهن) کے جملےبیان کرتے ہیں یعنی زلیخا کی دعوت اور اشراف کی عورتوں کا ہاتھ کاٹنا ،اسکو بیان کرکے اپنی بے گناہی کو ثابت کرناچاہتے ہیں_ اس سے یہ کہ

511

جاسکتاہے کہ حضرت یوسف (ع) مذکورہ قصہ کو اپنی عفت ، و پاکدامنی اور بے گناہی کو ثابت کرنے کے لیے بہترین گواہ کے طور پر پیش کرنا چاہتے ہیں _
12_حضرت یوسف (ع) نے زلیخا کی خدمات کا لحاظ کرتے ہوئے بادشاہسے اس کے بارے میں کوئي شکایت نہیں کي_
فسئلہ ما بال النسوۃ التی قطعن ایدیهن
حالانکہ زلیخانے اشراف کی دوسری عورتوں کی طرح حضرت یوسف (ع) پر تہمت لگانے اور انکی پریشانیونکو زیادہ کرنے میں کوئي کمی نہیں کی تھی لیکن حضرت یوسف(ع) نے اسکا ذکر نہیں کیا اور اس کے خلاف بادشاہ کو کوئي شکایت نہینکی _ اس سے یہ ظاہر ہوتاہے کہ زلیخانے حضرت یوسف (ع) کے لئے بچپن اور نوجوانی میں ان کے لیے جو خدمات انجام دیں تھیں اسکو مد نظر رکھتے ہوئے حضرت یوسف (ع) نے ان کے بارے میں کوئي شکایت نہیں کي_
13_حضرت یوسف (ع) باعظمت اور بزرگوار شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ آزاد اور کریم انسان تھے_
قال الملك ائتونی بہ ... فسئلہ ما بال النسوۃ التی قطعن ایدیهن
14 _ حضرت یوسف (ع) نے بادشاہ کو اپنی بے گناہی بتانے کے ساتھ ساتھ اس بات کی تاکید کی کہ ان کے قیدخانے میں جانے کا سبب ،اشراف کی عورتوں کا مکر و حیلہ تھا_
إن ربّی بکیدهنّ علیم
15_ حضرت یوسف (ع) اس بات پر تاکید کرتے تھے کہ ان کے خلاف دربار کے اشراف کی عورتوں کے مکر سے خداوند متعال اچھی طرح واقف ہے_
إن ربّی بکیدهن علیم
16_حضرت یوسف (ع) نے بادشاہ کو دیئے گئے اپنے پیغام مینخداوند متعال کو انسانوں کے امور کی حقیقت سے واقف و آگاہ بیان کیا_
إن ربی بکیدہنّ علیم
17_ حضرت یوسف (ع) نے بادشاہ مصرکو اپنے پیغام میں خداوند متعال کو اپنا ربّ اور مدبّر کے عنوان سے تعارف کرایا_
فسئلہ ما بال النسوۃ ... انی ربّی بکیدہن علیم
18_حضرت یوسف(ع) نے اپنے پیغام میں بادشاہ کو یہبتادیا وہ اسے اپنا رب و مالك نہیں سمجھتا اور نہ ہی اپنے آپ کو اس کا غلام سمجھتا ہے_
إن ربّی بکیدهن علیم

اسماء و صفات:
علیم 15

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

512

اشراف مصر :

اشراف مصر کی عورتوں کا زلیخا کی دعوت میں ہونا11 ; اشراف مصر کی عورتوں کا مکر 15;اشراف مصر کی عورتوں کے مکر کرنے کے آثار 14

بادشاہ مصر:

بادشاہ مصر اورحضرت یوسف 3;بادشاہ مصر کا اطمینان 2;بادشاہ مصر کا ساقی اور حضرت یوسف (ع) 5 ; بادشاہ مصر کی خواہشات 3;بادشاہ مصر کے اوامر 4; بادشاہ مصر کے خواب کی تعبیر 1;بادشاہ مصر کے ساقی کا کردار1

تہمت :

تہمت کو دور کرنے کی اہمیت 9

دوری اختیار کرنا :

شرك الہی سے دوری اختیار کرنا 18

زلیخا:

زلیخا کے مہمانوں سے تفتیش 7

زندان:

زندان سے نجات کی قدر و منزلت 10

عزت و آبرو:

عزت و آبرو کے واپس لوٹنے کی اہمیت 9;عزت و آبرو کے واپس لوٹنے کی قدر و قیمت 10

یوسف (ع) :

حضرت یوسف (ع) اور ان کی قدر منزلتیں 10 ; حضرت یوسف اور بادشاہ مصر1،7،14،16،17،18; حضرت یوسف (ع) اور بادشاہ مصر کا ساقی 6 ; حضرت یوسف (ع) اور تحقیق کرنے کی درخواست 6 ،7،8; حضرت یوسف (ع) اور ربوبیت خداوندی 17; حضرت یوسف(ع) اور زلیخا کی خدمات12; حضرت یوسف (ع) اور زلیخا کے مہمانوں کا قصہ 6;حضرت یوسف (ع) اور علم الہی 15 ،16;حضرت یوسف (ع) سے تہمت کو دور کرنا 8 ;حضرت یوسف (ع) کا دوری اختیار کرنا18 ; حضرت یوسف (ع) کا قصہ 2 ، 3 ، 4 ،5، 6 ، 7 ، 8 ، 11 ، 2 1،14 ، 17 ، 18; حضرت یوسف (ع) کا مدبر ہونا 17; حضرت یوسف (ع) کا مربی ہونا 17 ;حضرت یوسف (ع) کو تعبیر خواب کا علم 1;حضرت یوسف (ع) کی بے گناہی 8،14; حضرت یوسف (ع) کی تعبیر خواب کا صحیح ہونا 2 ;حضرت یوسف (ع) کی جوانمردی 13; حضرت یوسف(ع) کی خواہشات 6 ، 7،8; حضرت یوسف (ع) کی زندان سے نجات 3 ، 4 ،5;حضرت یوسف (ع) کی شخصیت 13;حضرت یوسف (ع) کے عفت کے دلائل 11;حضرت یوسف (ع) کے افکار10;حضرت یوسف (ع) کے کرامات 13; حضرت یوسف (ع) کے فضائل 13; حضرت یوسف (ع) کے زندان کا فلسفہ 14

513

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدتُّنَّ يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِ قُلْنَ حَاشَ لِلّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوءٍ قَالَتِ امْرَأَةُ الْعَزِيزِ الآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَاْ رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ (٥١)

بادشاہ نے ان عورتوں سے دریافت کیا کأخر تمھارا کیا معاملہ تھا جب تم نے یوسف سے اظہار تعلق کیا تھأن لوگوں نے کہا کہ حاشا للہ ہم نے ہرگز ان میں کوئي برائي نہیں دیکھی _ تو عزیز مصر کی بیوی نے کہا کہ اب حق بالکل واضح ہوگیاہے کہ میں نے خود انھیں اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کی تھی اور وہ صادقین میں سے ہیں(51)

1_بادشاہ مصر نے اشراف کی عورتوں کو حضرت یوسف (ع) کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ کی تحقیق کے لیے حاضر کیا_

قال ما خطبکن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

2_ بادشاہ مصر نے حضرت یوسف (ع) کا اشراف کی عورتوں کے ساتھ جو واقعہ ہوا تھا، اسکو عظیم اور اہم سمجھا اور بذات خود اشراف کی عورتوں سے تفتیش و تحقیق کي_
قال ما خطبکنّ اذا راودتنّ یوسف عن نفسہ
(خطب) کا معنی کام اور عظیم مسئلہ ہے یہاں اس سے مراد، داستان و قصہ ہے _
3 _ بادشاہ کا اشراف کی عورتوں سے تفتیش کرنا، حقیقت میں حضرت یوسف (ع) کے تقاضے اور پیغام کا جواب تھا_
فسئلہ ما بال النسوۃ ... قال ما خطبکنّ
4_ بادشاہ مصر، اشراف کی عورتوں سے تفتیش کرنے

514
سے پہلے ہی انکی جو حضرت یوسف (ع) سے خواہش (مقصود و مطلوب تك پہنچنے کی درخواست)تھی اور خود حضرت یوسف (ع) کی بے گناہی سے آگاہ و واقف ہو چکا تھا_
قال ما خطبکنّ اذروِدتنّ یوسف عن نفسہ
(إذ) کا لفظ(خطبکنّ) سے بدل اشتمال ہے اور بادشاہ کے اس مقصود کو بیان کرتاہے جو اس واقعہ کے بارے میں تفتیش و تحقیق کررہا تھا_ تو اس صورت میں (ما خطبکنّ ...) سے مراد یہ ہوا کہ تمہارا کیا مسئلہ و واقعہ تھا؟ظاہراً میری نظر میں مقصد یہ تھاکہ جو اپنے مقصود و مطلوب تك پہنچنے کے لیے حضرت یوسف (ع) سے خواہش کررہی تھیں وہ کیا واقعہ تھا_ شاہ نے یہ تصریح کی کہ تم عورتوں نے یوسف (ع) سے اپنی آرزو کو پورا کرنے کی خواہش کی تھی اس سے ظاہر ہوا ہے کہ وہ حضرت یوسف(ع) کی بے گناہی سے آگاہ ہو چکاتھا_
5_اشراف کی عورتوں نے حضرت یوسف (ع) سے اپنی آرزو کو پورا کرنے کی خواہش کرنے سے انکار نہیں کیا _
ما خطبکن اذ راودتنّ یوسف(ع) عن نفسہ قلن حش ا للّٰہ ما علمنا علیہ من سوء
6_اشراف کی عورتوں نے بادشاہ مصر کے حضور حضرت یوسف (ع) کی پاکدامنی اور ان کأن چیزوں سے آلودہ ہونے سے مبرّا و پاك ہونے کی گواہی دي_
قلن حاشا للّٰہ ما علمنا علیہ من سوء
(بدی و آلودگي)کے کلمے سے پہلےنفی واقع ہوئي ہے_ اس سے اطلاق ظاہر ہوتاہے یعنی ہر شے کی برائي اور بدی سے پاك و منزہ تھے لفظ (من) زائدہ بھی اس معنی کی تاکید کرتاہے_
7_اشراف مصر کی عورتوں کے نزدیك حضرت یوسف (ع) اپنی پاکدامنی کی وجہ سے خداوند متعال کی مخلوقات میں سے بے نظیر اورحیرت انگیز مخلوق تھے_
قلن حش للّٰہ
8_حضرت یوسف (ع) حیرت انگیز عفت کے مالك اور بہت ہی زیادہ قابل تعریف ہیں _
قلن حش للّٰہ
(حش للّٰہ) کا جملہ اسوقت استعمال ہوتاہے جب تعجب و شگفتی میں شدت ہو_
9_ بادشاہ مصراور قدیمی مصر کے درباري، حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں خداوند متعال کے وجود اور اسکے پاك و پاکیزہ ہونے پر اعتقاد رکھتے تھے_
قلن حش للّٰہ
10_ زلیخا بھی حضرت یوسف (ع) کے عورتوں والے واقعہ کے سلسلہ میں ہونے والی تفتیش و تحقیق والی عدالت میں حاضر تھي_
قالت امرأت العزیز الان حصحص الحق
11_ زلیخا کا شوہر، اشراف کی عورتونوالی عدالت و انصاف کے وقت زندہ تھا اور وہ حکومت مصر کے

515
عزیزمصر والے عہدے پر فائز تھا_
قالت امرأت العزیز
زلیخا کو (زوجہ عزیز) سے ذکر کرنے کا معنی یہ ہے کہ اس عدالت کی کاروائي کے وقت اسکا شوہر زندہ تھا اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عزیزمصر کے منصب پر فائز تھا_
12 _عزیزمصر کا منصب و عہدہ قدیمی مصر کی بادشاہت میں حکومتی عہدوں میں سے تھا_
و قالت الملك ... قالت أمرأت العزیز
حضرت یوسف (ع) کے بھائیوں کا آیت 88 میں اسکو (عزیز) مصر سے یاد کرنا یہ بتاتا ہے کہ (امرأت العزیز) مصر کی حکومت کا کوئي عہد ہ تھانہ کہ بادشاہ کی بیوی زلیخا کانام__
13_ زلیخانے اشراف مصر کی عورتوں کی حضرت یوسف(ع) کے پاك دامن ہونے پر گواہی کی تصدیق کی اور ان کی گفتگو کو حق کے واضح ہونے سے تعبیر کیا_
قالت امرأت العزیز الان حصحص الحق
"حصحصہ " (حصحص) کا مصدر ہے جسکا معنی چھپی ہوئي چیز کا روشن و واضح ہونا ہے بعض نے کہا ہے کہ ثبوت و استقرار کے معنی میں آتاہے _
14_ بالآخر حق ہی روشن اور واضح ہوتا ہے_
الآن حصحص الحق
15_ باطل ہمیشہ کے لیے حق کو چھپانہیں سکتاہے_
الآن حصحص الحق انا راودتہ عن نفسہ
16_ زلیخانے بادشاہ مصر کے سامنے یہ گواہی دی کہ اس نے حضرت یوسف (ع) سے اپنے مقصود کی درخواست کی تھی اور اس نے اس بات کو قبول کرنے سے انکار کیا تھا_
انا راودتہ عن نفسہ و انہ لمن الصادقین
(انا راودتہ عن نفسہ) کی آیت شریفہ اسکو بیان کررہی ہے جو آیت شریفہ 26 کے ذیل نمبر2 میں بیان ہوا ہے جو کہ حصر پر دلالت کررہا ہے_ یعنی میں نے ہی اس سے خواہش کی تھی وہ اس طرح کی خواہش و آرزو نہیں رکھتا تھا_
17_اس عدالت کی کاروائي سے پہلے زلیخا، حضرت یوسف (ع) کو مجرم قرار دیتی تھی اور ان پر اپنی آرزو تك پہنچنے کی تہمت لگاتی تھي_
قالت امرأت العزیز الآن حصحص الحق انا راودتہ عن نفسہ و انہ لمن الصادقین
مذکورہ بالا معنی (الآن) کی صفت سے استفادہ کیا گیا ہے _
18_زلیخانے بادشاہ مصر کے سامنے حضرت یوسف (ع) کی صداقت اور سچ بولنے کی تاکید کی _
و انہ لمن الصادقین
19_زلیخانے حضرت یوسف (ع) کو اپنی آرزو پورا کرنے کی خواہش کی تہمت میں اپنے جھوٹ بولنے کا اعتراف کیا_
أنا راودتہ عن نفسہ و انہ لمن الصادقین

اشراف مصر:
ا شراف مصر کا عقیدہ 9; اشراف مصر کی عورتوں سے تفتیش کرنا 1 ،3،2;اشراف مصر کی عورتوں کا اپنی آرزو کو پورا کرنے کی کوشش 5،4; اشراف مصر کی عورتوں کی سوچ7;اشراف مصر کی عورتوں کی گواہی 6;اشراف مصر کی عورتیں اور حضرت یوسف (ع) 5،6،7
اقرار:
جھوٹ بولنے کا اقرار 19
باطل :
باطل کی شکست 15
بادشاہ مصر:
بادشاہ مصر اور اشراف مصر کی عورتیں 1 ، 2 ، 4; بادشاہ مصر اور حضرت یوسف (ع) 3 ، 4;بادشاہ مصر اور حضرت یوسف (ع) کا قصہ 2 ;بادشاہ مصر کا تفتیش کرنا 1 ، 2 ، 3;بادشاہ مصر کا عقیدہ 9;بادشاہ مصر کی آگاہی 4 ;بادشاہ مصر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کی فکر 2
حق :
حق کأنجام و نتیجہ 14; حق کا روشن و واضح ہونا 14;حق و باطل 15
خود :
خود اپنے خلاف اقرار کرنا 19
زلیخا:
زلیخا اور اشراف مصر کی عورتوں کا عدالت میں پیش ہونا 10 ; زلیخا اور اشراف کی عورتوں کی گواہی 13 ; زلیخا اور بادشاہ مصر 18;زلیخا اور حضرت یوسف (ع) 16 ; زلیخا اور حضرت یوسف کی عفت 13;زلیخا اور حقانیت حضرت یوسف(ع) 13;زلیخا عدالت کی روائي و تفتیش سے پہلے 17; زلیخا کا اپنی آرزو کو پانے کی کوشش کرنا 16 ; زلیخا کا اقرار 13،16،18، 19; زلیخا کا جھوٹ بولنا 19;زلیخا کی تہمتیں 17 ، 19;زلیخا کی فکر 13 ;زلیخا کی گواہی 16
عزیز مصر:
اشراف مصر کی عورتوں سے عدالت کی تفتیش کے وقت عزیزمصر کا ہونا 11
عقیده :
خداوند متعال پر عقیده رکھنا 9 ; عقیده کی تاریخ 9
قدیمی مصر:
قدیمی مصر کی حکومت کے عہدے 12;قدیمی مصر کی حکومت میں عزیزی کا عہده 12;قدیمی مصر میں اشراف کا عقیده 9
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) پر تہمت 17 ، 19 ; حضرت یوسف (ع) کا بے مثل ہونا 7 ;حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 3 ، 4،5، 6،7،10 ،11، 13 ،16، 17،18،19;حضرت یوسف (ع) کی بے گناہي4; حضرت یوسف (ع) کی تعریف 8;حضرت یوسف (ع) کی خواہشات 3;حضرت یوسف (ع) کی عفت 6 ،7، 8،16 ;حضرت یوسف (ع) کی صداقت 18; حضرت یوسف (ع) کے خلاف جھوٹی سازش5; حضرت یوسف (ع) کے فضائل 8

ذَلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ (٥٢)
یوسف نے کہا کہ یہ ساری بات اس لئے ہے کہ 3_بادشاہ کو یہ معلوم ہوجائے کہ میں نے اس کی عدم موجودگی میں کوئي خیانت نہیں کی ہے اور خدا خیانت کاروں کے مکر کو کامیاب نہیں ہونے دیتا(52)

1_ حضرت یوسف (ع) نے مصر کے زندان میں بادشاہ کی دعوت کو قبول نہ کرنے اور اس کے پاس حاضر نہ ہونے اور ان سے انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے دلائل کو ذکر کیا _
قال ارجع الی ربك ... ذلك لیعلم
(ذلك لیعلم ...) سے آخر تك کی آیت شریفہ کے الفاظ زلیخا کے ہیں یا حضرت یوسف (ع) کا قول ہے مفسرین نے اس میں دو نظریات کو بیان کیا ہے _ اس بات پر کافی دلائل موجود ہیں کہ یہ حضرت یوسف (ع) کا کلام ہے ہم ان میں سے بعض کو بیان کرتے ہیں ظاہر یہ ہے کہ (أن الله ...) کا عطف (أنی لم أخنہ) پر ہو اور جملہ (ذلك لیعلم ... أن الله یهدي ...) اس سے احتمال نہیں دیا جاسکتا کہ یہ زلیخا کا کلام ہو _ کیونکہ بعد والی آیت شریفہ میں جو اعتقاد اور بلند معارف و حقائق اوران پر یقین ذکر ہواہے وہ زلیخا جیسی عورت سے بعید ہے جو مشرکین جیسے عقائد رکھتی ہے _
2 _ حضرت یوسف (ع) کے انصاف طلب کرنے اور اشراف کی عورتوں کی تفتیش کرانے میں یہ مقصد پوشیدہ تھا تا کہ عزیز مصر جان لے کہ حضرت یوسف (ع) اسکی زوجہ سے نامشروع رابطہ کرنے سے مبرّا و منزه تھے_
ذلك لیعلم أنی لم أخنہ بالغیب
اگر (ذلك لیعلم ...) کے جملے کو حضرت یوسف (ع) کا قول سمجھیں تو (ذلك) کا مشارالیہ زندان سے خارج نہ ہونا اور اشراف کی عورتوں کے خلاف مقدمہ کرنا ہوگا، (یعلم) اور (لم أخنہ) میں جو ضمیر ہے وہ ممکن ہے (عزیز) کی طرف پلٹ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

رہی ہو_ اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد (ملك) ہو_ مذکورہ بالا تفسير پہلے

518

احتمال کی صورت ميں ہے تو اس صورت ميں معنی يوں ہوگا(ذلك ليعلم ...) يعنی ميرا قيد خانے سے باہر نہ جانا اور انصاف کا تقاضا کرنے کا مقصد يہ ہے کہ عزيز مصر اس بات کو جان لے کہ ميں نے اس کی عدم موجود گيميں اس سے خيانت نہيں کی ہے_

3 _ حضرت يوسف (ع) کا عورتونسے تفتيش اور انصاف کرنے کے تقاضے کا مقصد يہ تھا کہ بادشاہ کو ثابت کرے کہ وہ اسکی زوجہ سے کوئي نامشروع رابطہ نہيں رکھتا تھا اور نہ ہی اس نے کوئي خيانت کی ہے _

ذلك ليعلم أنی لم اخنہ بالغيب

مذکورہ بالا تفسير اس صورت ميں ہے کہ (يعلم)اور (لم أخنہ) ميں جوضمير ہے وہ (ملك) کی طرف پلٹ رہی ہے_

4_ بادشاہ مصر کی زوجہ اور زليخا کے کھانے کی دعوت کی مہمان عورتيں، حضرت يوسف (ع) پر دلباختہ ہوگئيں تھيں_

ذلك ليعلم انی لم اخنہ بالغيب

يہ اس صورت ميں ہے کہ(يعلم) اور(لم اخنہ) کی ضمير (ملك) کی طرف پلٹے_ اور جملہ (ذلك ليعلم ...) سے معلوم ہوتاہے کہ بادشاہ کی زوجہ بھی ان ہی ميں سے تھی جنہوں نے اپنے ہاتھوں کو کاٹ ڈالا تھا_

5_ اپنے اوپر ناروا تہمت دور کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے_

ذلك ليعلم انی لم اخنہ بالغيب

6 _ لوگوں کی نظروں سے پوشيدہ ہونے کی صورت ميں اپنی عفت کو بچانا اور خلوت ميں خيانت سے پرہيز کرنا، قابل ستائشے اور نيك خصلت ہے_

ذلك ليعلم انی لم اخنہ بالغيب

(بالغيب)(خلوت ميں) يہ کلمہ ممکن ہے (لم اخنہ) ميں فاعل کی ضمير يا اسکی مفعول کی ضمير کےلئے حال ہو تو اس صورت ميں (لم أخنہ بالغيب) کا معنی يہ ہوگا جب وہ ميری آنکھوں سے پوشيدہ تھا يا ميں اسکی آنکھوں سے پوشيدہ تھا تو ميں نے اس سے کوئي خيانت نہيں کي_

7_ لو گوں کی ناموس پر تجاوز کرنا، ان کے ساتھ خيانت ہے _

ذلك ليعلم انی لم اخنہ بالغيب

8_ لوگوں سے خيانت کرنا، گناہ اور بری عادت ہے _

ذلك ليعلم انی لم اخنہ بالغيب

9_ خداوندمتعال، خيانت کرنے والوں کے مکرو حيلہ کو پر ثمر اور نتيجہ خيز نہيں ہونے ديتا_

و أن الله لا يهدی كيد الخائنين

10_ اشراف مصر کی عورتيں اور حضرت يوسف (ع) پر خيانت کی تہمت لگانے والي، خيانت کاروں ميں سے تھيں_

ان الله لا يهدی كيد الخائنين

519

(الخائنين) کا مصداق زليخا اور اشراف کی عورتيں نيز دربار کے وہ لوگ تھے جنہوں نے حضرت يوسف (ع) کو زندان ميں ڈالنے کا ارادہ کيا تھا_(ثم بدا لهم من بعد ما رأوا الآيات ليسجنہ) آيت 35

11_ خداوند متعال، اشراف کی عورتوں کے مکر وفريب کو دور اور حضرت يوسف (ع) کو قيد خانے سے نجات دينے والا ہے _

إن الله لا يهدی كيدالخائنين

12_ حضرت يوسف (ع) کے انصاف کا تقاضا کرنے کا مقصد يہ تھا وہ بادشاہ مصر کے سامنے يہ ثابت کرے کہ خيانت کار کبھی بھی اپنے مقصد ميں کامياب نہيں ہونگے اور ان کا مکر، انجام تك نہيں پہنچے گا_

ذلك ليعلم ... ان الله لا يهدی كيد الخائنين

جيسا کہ گذر چکاہے کہ (ان الله لا يهدی ...) کے جملے کا عطف (أنی ...) پر ہے ، يعنی جملہ (ذلك ليعلم ان الله ...) کا معنی يہ ہوگاکہ عزيز مصر اور بادشاہ مصر اس بات کو جان ليں کہ خداوند متعال خيانت کاروں کے مکر و حيلہ کو انجام تك نہيں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پہنچنےدیتا_
13 _ حضرت یوسف (ع) کی یہ کوشش تھی کہ بادشاہ مصر کو اس بات پر متوجہ کریں کہ مستقبل کے واقعات و حالات میں ارادہ الہی اور سنت پروردگار ہی حتمی و آخری امر ہوتاہے _
ذلك ليعلم ... ان الله يهدى كيد الخائنين

الله تعالي:
الله تعالی اور خیانت کاروں کا مکر 9; الله تعالی کاُنجات عطا کرنا 11 الله تعالی کی سنتوناور طریقوں کاکردار 13 ;; الله تعالی کے ارادے کا کردار 13
اشراف مصر :
اشراف مصر کی عورتوں سے تفتیش 3 ; اشراف مصر کی عورتوں کی خیانت 10 ; اشراف مصر کی عورتوں کے مکر کا دور ہونا 11
جنسی تجاوز :
جنسی تجاوز کا خیانت ہونا 7
حوادث :
حوادث میں مؤثر اسباب13
خیانت کار :
خیانت کاروں کے مکر کا شکست پذیر ہونا 9 ،12
خود:
اپنے نفس کے دفاع کی اہمیت 5 ; خود سے تہمت کو دور کرنا 5
خیانت :
خیانت سے اجتنا ب6 ; خیانت کا گناہ ہونا 8 ; خیانت کے موارد 7
صفات:

پسندیده صفات 6
عزیز مصر:
عزیز مصر اور حضرت یوسف (ع) 2
عفت :
عفت کی اہمیت 6
عمل:
ناپسند عمل 8
گناہ :
گناہ کے موارد 8
یوسف (ع) :
یوسف (ع) اور بادشاہ مصر 3 ، 12 ، 13; یوسف (ع) اور بادشاہ مصر کی دعوت کا ردّ کرنا 1 ; یوسف (ع) اور بادشاہ مصر کی زوجہ 3;یوسف (ع) سے خیانت کرنے والے 10; یوسف (ع) کا اپنے حق کو اثبات کرنے کا طریقہ 3; یوسف (ع) کاُنصاف طلب کرنے کا فلسفہ 2 ، 3 ،12;یوسف (ع) کاُنصاف طلب کرنا 1 ;یوسف (ع) کا زندان میں ہونا 1 ;یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3 ، 4 ، 10 ، 12 ،13; یوسف (ع) کو نجات دینے والا 11;یوسف (ع) کی تعلیمات 13 ;یوسف (ع) کی زندان سے نجات 11 ; یوسف (ع) کی عفت 2 ، 3 ;یوسف (ع) کی کوشش13

وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلاَّ مَا رَحِمَ رَبِّيَ إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ (٥٣)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اور میں اپنے نفس کو بھی بری نہیں قرار دیتا کہ نفس بہر حال برائیوں کا حکم دینے والا ہے مگر یہ کہ میرا پروردگار رحم کرے کہ وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے (53)

1_ حضرت یوسف (ع) نے اپنے آپ کو گناہوں سے بچانے اور برائیوں کے ارتکاب سے محفوظ رہنے کو امداد الہی کا مرہون منت سمجھاَنہ کہ توفیق الہی کے بغیر اپنے ارادہ کو دخیل سمجھا_
أنی لم اخنہ ... و ما ابرّ ء نفسی إن النفس لامارة بالسوء الاّما رحم ربي
جملہ(ما أبره نفسي) (میں اپنے نفس کو برائیوں کے ارتکاب سے بری قرار نہیں دیتاہوں) کوجب جملہ (لم اخنہ بالغیب)

سے ارتباط دیں گےنیز عورتوں کی حضرت یوسف (ع) کی پاکدامنی پر گواہی دینا(حاش للہ ما علمنا علیہ من سوء) اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حضرت یوسف (ع) کا اس جملے (ما ابرء نفسي) کو بیان کرنے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ میں گناہ کا مرتکب ہو اہونبلکہ (الآما رحم ربي) کی عبارت سے یہ معلوم ہوتاہے کہ اس بات کو بتانا چاہتے ہیں کہ میں جو ابھی تك گناہ کا مرتکب نہیں ہوا اس میندر حقیقت میری کوئي ذاتی طاقت نہیں ہے کیونکہ ہر انسان کأنفس بلکہ میرأنفس بھی ذاتی طور پر گناہ و بدی کی طرف ترغیب دینے والا ہے پس میں جو گناہ میں آلودہ نہیں ہوا ہوں اسکی وجہ یہ ہے کہ توفیق الہی اور اسکی رحمت میرے شامل حال تھي_
2 _ حضرت یوسف (ع) اس بات سے مبرا و منزہ تھے کہ اپنے کاموں کوخود ہی بغیر لطف الہی کے منظم و مرتب کریں _
و ما أبرّہ نفسي
3_ امداد الہی کے بغیر، انسانوں کأنفس ان کو گناہوں کے ارتکاب اور برائیوں کی طرف توجہ دلاتاہے_
ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربي
(امّارہ) کا لفظ مبالغہ کا صیغہ ہے جسکا معنی بہت زیادہ امر کرنے والا اور ترغیب دینے والا ہے (الا ما رحم) میں (ما) کالفظ ممکن ہے موصول اسمی اور (التي) کے معنی میں ہو تو اس صورت میں (ان النفس ...) کا معنی یہ ہوگا کہ انسانوں کانفس ان کو برائیوں کا حکم دیتاہے مگر یہ کہ اس نفس پر خداوند متعال رحم فرمائے_اور یہ احتمال بھی دیا جاسکتاہے کہ (ما) ظرفیہہو اس صورت میں مستثنی منہ (فی کل زمان) ہوگا اور جملے کا معنی یوں ہوگا (انسانوں کأنفس ہمیشہ اسکو برائیوں کا حکم دیتاہے مگر اسوقت کہ اس صاحب نفس پر خداوند متعال رحم فرمائے_
4 _ انبیاء (ع) بھی دوسروں کی طرح نفسانی کشش رکھتے ہیں _
و ما ابرہ نفسی ان النفس لامارة بالسوء
5 _ گناہ کا ترک، اور برائیوں اور ان کی آلودگی سے پرہیز کرنا فقط خداوند متعال کی امداد اور توفیق سے میسّر ہے _
إن النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربي
6 _ جب رحمت الہی انسان کے شامل حال ہو تو نفس انسان کو گناہوں کے ارتکاب اور برائیوں کی طرف ترغیب نہیں دیتاہے_
ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربي
7_ حضرت یوسف اپنے سےگناہوں اور خیانت سے بچنے کا سبب، رحمت الہی کے جلوہ کو سمجھتے تھے_
ما ابرءُ نفسی ... الا ما رحم ربي
8_ حضرت یوسف(ع) ،ربوبیت اور تدبیر الہی پر یقین اور اسکی رحمت کو گناہوں اور برائیوں کے ترك کا سبب سمجھتے تھے اور اس میں اپنی ذات کی ستائشے نہیں

کرتے تھے_
و ما ابرءُ نفسی ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربي
9_ انبیاء (ع) ، توفیق الہی اور ان پر جو رحمت الہی ہوتی ہے اس کے سبب سے گناہوں کے ارتکاب سے محفوظ اور نفس امارہ کے خطر سے نجات حاصل کرتے تھے_
إن النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربي

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

10_خواہشات نفسانی کے مقابلے میں ہوشیار رہنا اور ان کے خطرات سے محفوظ رہنے کے لیے رحمت الہی کو جلب کرنے کے اسباب مہیا کرنے کی ضرورت ہے _
ان النفس لامارۃ بالسوء الا ما رحم ربي
11_ خداوند متعال غفور (بہت بخشنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے _
ان ربی غفور رحیم
12_ خداوند متعال کی اپنی بندوں پر مغفرت و رحمت کا سبب، اسکی ربوبیت کأن پر جلوہ ہے _
الا ما رحم ربی ان ربی غفور رحیم
13_ خداوند متعال، انسانوں کے امور کو اپنی رحمت اور ان کے گناہوں کی بخشش کی بنیاد پر منظم کرتاہے_
ان ربی غفور رحیم
14_خداوند متعال کا بعض انسانوں پر رحم کرنا اور نفس امارہ کے سلطہ سے ان کو نجات دینا، اسکی رحمت اور غفران کی وجہ سے ہے _
ان النفس ... الا ما رحم ربی ان ربی غفور رحیم
15_ گناہوں کی بخشش اور انسانوں کی غلطیوں کا معاف ہونا، ان پر رحمت الہی کے شامل ہونے کی وجہ سے ہے _
ان ربی غفور رحیم
مذکورہ بالا تفسیر (غفور) کے لفظ کا (رحیم) کے لفظ پر مقدم ہونے سے حاصل ہوئي ہے _

اسماء و صفات:
رحیم11 ; غفور 11
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) اور نفس امارہ 9 ;انبیاء (ع) اور نفسانی میلانات4 ; انبیاء کا بشر ہونا 4 ; انبیاء (ع) کی عصمت کا سبب9
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی امداد 1; اللہ تعالی کی بخشش 12 ; اللہ تعالی کی بخشش کے آثار 13 ، 14 ;اللہ تعالی کی توفیقات 1 ، 9 ;اللہ تعالی کی توفیقات کے آثار 5 ;اللہ تعالی کی رحمت 12 ;اللہ تعالی کی رحمت کے آثار 6 ، 8 ، 13 ، 14 ;اللہ تعالی کی رحمت کے اسباب 10 ; اللہ تعالی کی رحمت کے شرائط 15 ;اللہ تعالی کی مدد کرنے

کے آثار 3 ، 5;اللہ تعالی کی نجات دینے کا سبب 14; ربوبیت الهي13 ; ربوبیت الہی کی نشانیاں 12
ایمان :
ایمان کے آثار8 ; ربوبیت الہی پر ایمان 8
پلیدي:
پلیدی و برائي کو ترک کرنے کا سبب5
تمایلات نفساني:
تمایلات نفسانی کے مقابلے میں ہوشیار رہنا10
رحمت :
وہ لوگ جنہیں رحمت الہی شامل حال ہے 7 ، 9 ، 14
گناہ :
گناہ سے محفوظ رہنے کے اسباب10 ; گناہ کی بخشش کے اسباب 3 ;گناہ کی بخشش کے آثار 13، 15; گناہ کی بخشش کا سبب 5 ، 8 ;گناہ کے موانع و رکاوٹیں 6
معصومین(ع) : 9
نفس امارہ :
نفس امارہ اور گناہ 6 ;نفس امارہ سے نجات 14; نفس امارہ کا کردار 3

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہوشیاری :
ہوشیاری کی اہمیت 10
یوسف (ع) :
یوسف (ع) پر ایمان 8 ; یوسف (ع) پر رحمت 7 ; یوسف (ع) کا پاك و پاكیزہ ہونا 2 ;یوسف (ع) کا عقیدہ 1 ، 7 ، 8 ;یوسف (ع) کی تواضع 8; یوسف (ع) کی توحید افعالی 1 ، 2 ; یوسف (ع) کی توفیق1 ; یوسف (ع) کی فکر2;یوسف (ع) کی عصمت کا سبب 1 ، 7 ، 8;یوسف (ع) کی مدد1

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مِكِينٌ أَمِينٌ (٥٤)
اور بادشاہ 1_نے کہا کہ انھیں لے آئوئیں اپنے ذاتی امور میں ساتھ رکھوں گا اس کے بعد جب ان سے بات کے تو کہا کہ تم آج سے ہمارے دربار میں باوقار امین کی حیثیت سے رہوگے (54)

1_جب بادشاہ مصر کے سامنے حضرت یوسف (ع) کی پاکدامنی ، کمال عفت اور بے گناہی ثابت ہوگئي تو اس کے دیدار کے لیے اسکا دل چاھا اور اس نے دوبارہ حضرت یوسف(ع) کو در بار میں لانے کا حکم دیا_
ذلك لیعلم أنی لم أخنہ ... و قال الملك ائتونی بہ أستخلصہ لنفسي
2_جب بادشاہ مصر نے دوبارہ حضرت یوسف (ع) کو دربار میں لانے کو کہا توانہیں اپنا مشیر خاص بنانے کا ارادہ کرلیا_
قال الملك ائتونی بہ أستخلصہ لنفسي
جب انسان کسی کو اپنے اندرونی حالات اور اپنے اسرار سے آگاہ کرے اور امور میں دخالت دینے کی اجازت دے تو اسکو (أستخلصہ) سے تعبیر
کیا جاتاہے(لسان العرب سے اس معنی کو لیا گیا ہے) لہذا(أستخلصہ نفسي) تا کہ حضرت یوسف (ع) کو اپنا محرم اسرار قرار دوں اور مملکت کے امور مینمداخلت دوناسی وجہ ہم اسکو خصوصی مشیر سے تعبیر کرسکتے ہیں _
3 _ جب حضرت یوسف (ع) پر یہ بات عیاں ہوگی کہ بادشاہ اور اس کے درباریوں کے ہاںاسکیبےگناہی ثابت ہوگئي ہے تب انکی زندان سے دربار میں جانے کی دعوت کو بغیر کسی چون و چرا کے قبول کرلیا_
قال الملك ائتونی بہ ... فلمّا کلّمہ
(فلما کلمّہ) کا جملہ (ائتونی بہ) کے جملے کے ساتھ متصل ذکر کرنا اور درمیان میں بادشاہ کا حضرت یوسف (ع) کو فرمان اور عورتوں کی عدالتی

تفتیش اور دوسرے مطالب کو ذکر نہ کرنا _ یہ اس بات کو بتاتاہے کہ حضرت یوسف (ع) اور بادشاہ کے فرمان کے درمیان کوئي فاصلہ نہیں تھا_
4_ بادشاہ اور حضرت یوسف (ع) کی پہلی ملاقات، بادشاہ کے خواب اور حضرت یوسف (ع) کی تعبیر اور ان کا بادشاہ کے مشیرانہ عہدے پر فائز ہونےکے سلسلہ میں گفتگو ہوئي_
و قال الملك ائتونی بہ استخلصہ لنفسی فلما کلمہ
اگر چہ آیت شریفہ میں اس بات کی وضاحت نہیں ہوئي کہ بادشاہ اور حضرت یوسف (ع) کے مابین کس موضوع پر گفتگو ہوئي لیکن قرائن حالیہ و مقالیہ اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ بادشاہ کے خواب اور حضرت یوسف (ع) کی تعبیر اور ان کو اپنے مشیر کے عہدے پر فائز کرنے کے سلسلہ میں گفتگو تھي_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

5_ حضرت یوسف (ع) کی بادشاہ سے پہلی ملاقات نے بادشاہ کے ان پر اعتماداور توجہ کو زیادہ کردیا_
فلما کلّمہ قال انك الیوم لدینا مکین امین
ظاہر یہ ہے کہ (کلمہ) میں فاعل کی ضمیر، حضرت یوسف (ع) اور مفعول کی ضمیر بادشاہ کی طرف لوٹ رہی ہے _(قال انك ...) کا جملہ اس بات کا مؤید ہے اور کیونکہ بادشاہ نے حضرت یوسف (ع) سے گفتگو کرنے کے بعد اس بات (إنك الیوم ...) کا اظہار کیا تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کی حضرت یوسف (ع) کی طرف توجہ ،پہلے سے زیادہ ہوگئي_
6_انسان کی کلام، اسکی شخصیت اور منزلتکو بیان کرنے والی ہوتی ہے_
فلما کلمہ قال انك الیوم لدینا مکین امین
7_ حضرت یوسف(ع) ، مقتدرو امین اور قابل اعتماد انسان تھے_
إنك الیوم لدینا مکین أمین
8_ بادشاہ مصر نے حضرت یوسف (ع) سے ملاقات کے دوران جب اس پران کی شخصیت اور ان کا علم و دانش عیاں ہوگیا تو اس نے اس بات کا اظہار کیا کہ اپنی حکومت کے معاملے میں انکے مشورے کو نافذ اور اس کے فرمان کی بجا آوری کرے گا_
فلما کلمہ قال انك الیوم لدینا مکین آمین
جسکا مقام و منزلت بلند و رفیع ہو اسکو(مکین) کہا جاتاہے نیز (أمین) اس کوکہا جاتاہے جو خیانت سے پرہیز کرے اوراسکی بات میں صداقت اور کردار و عمل میں سچائي کے ہونے کااطمینان ہو_بادشاہ کی یہ بات کہ تم ہمارے ہاں بلند مرتبہ رکھنے والے ہو یہ اس بات کی طرف کنایہ ہے _ کہ آپ کے مشوروں کو نافذ العمل ٹھہرائیں گے اور حکومت کے معاملے میں آپ جو بھی مشورہ دیں گے ہم اسکو قبول کریں گے _
9_ یوسف کے زمانے میں بادشاہ مصر ایك صاحب

حکمت و فراست اور مدبر شخص تھا _
و قال الملك ائتونی بہ استخلصہ لنفسی فلما کلمہ قال انك الیوم لدینا مکین آمین
10_حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں مصر کا بادشاہ ، پاکدامن ، دانشمند اور صحیح لوگوں کو دوست رکھنے والا انسان تھا_
فلما کلّمہ قال انك الیوم لدینا مکین امین
11_ جو شخص کسی کو منصب و مقام دے رہاہے اسے چاہیئے کہ اس منصب کو لینے والے شخص کی طاقت اور اسکی امانت داری کا یقین حاصل کرے_
قال الملك ائتونی بہ استخلصہ لنفسی ... مکین آمین
12 _ بادشاہ مصر کے ہاتھوں حضرت یوسف (ع) کی غلامی کے حکم کو ختم کیا جانا_
ائتونی بہ استخلصہ ... قال انك الیوم لدینا مکین امین
(استخلصہ لنفسي) کا جملہ نیز حضرت یوسف (ع) کی غلامی کے قصے کا دوبارہ اس داستان میں ذکر نہ ہونا مذکورہ بالا تفسیر کوبتاتا ہے_

بادشاہ مصر :
بادشاہ مصر اور امین لوگ 10; بادشاہ مصر اور علماء 10 ; بادشاہ مصراور عفیف و پاکدامن لوگ10;بادشاہ مصر اور یوسف (ع) 1 ، 2 ;بادشاہ مصر اور یوسف (ع) کی غلامی 12 ;بادشاہ مصر کا حضرت یوسف (ع) پر اعتماد 5 ; بادشاہ مصر کا خواب 4 ; بادشاہ مصر کا مخصوص مشیر 2، 4 ;بادشاہ مصر کی حکمت 9 ;بادشاہ مصرکی مدیریت 9 ; بادشاہ مصر کی یوسف (ع) سے ملاقات 8 ; بادشاہ مصر کے فضائل 9 ، 10
حکومت:
حکومت کے حکام کی امانتداری 11 ; حکومت کے حکام کی تعیناتی کے شرائط 11 ; حکومت کے حکام کی قدرت و طاقت 11
شخصیت :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

شخصیت کی پہچان کا سبب 6
کلام :
کلام کا کردار6
نفسیات کا علم 6
یوسف (ع) :
یوسف (ع) دربار مصر میں 3 ، 5 ، 8;یوسف (ع) زندان کے بعد 3 ، 4 ;یوسف (ع) سے لگاؤ 1 ; یوسف (ع) کا اقتدار7 ; یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3 ،4 ، 5 ، 8،12;یوسف (ع) کو دعوت دینا 1 ، 2 4; یوسف (ع) کی امانتداری 7 ; یوسف (ع) کی بادشاہ مصر سے گفتگو 4 ، 5;یوسف (ع) کی بےگناہی 3;یوسف (ع) کی بے گناہی کے آثار 1 ; یوسف کی شخصیت 8 ;یوسف (ع) کی عفت کے آثار 1; یوسف (ع) کے علم کے آثار 8 ;یوسف کے فضائل 7

قَالَ اجْعَلْنِي عَلَى خَزَآئِنِ الأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ (٥٥)
یوسف نے کہا کہ مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر کردوں کہ میں محافظ بھی ہوں اور صاحب علم بھی (55)

1 _ حضرت یوسف (ع) نے بادشاہ سے کہا کہ مجھے مصر کی زراعت کا وزیر اور غلات کے سٹور کا ناظر مقرر کردے_
قال اجعلنی علی خزائن الارض
حضرت یوسف (ع) نے بادشاہ کے خواب کی جو تعبیر بتائي کہ سات سال زراعت کے کام میں بہت محنت کرنی چاہیے اور اسکی پیداوار کو ذخیرہ کرنا چاہیے اس بات سے یہ معلوم ہوتاہے کہ حضرت یوسف (ع) نے ان سے خواہش کی (کہ مجھے زمین کے خزانے پر مامور کردیں) یعنی مذکورہ امور کو میرے سپرد کردے یعنی زراعت کی کاشت اور آمدنی (وزارت زراعت) اور غلات کے انبار میرے سپرد کردیئے جائیں_
2 _ حضرت یوسف (ع) کا حکومتی منصب کی خواہش کرنے کا مقصد یہ تھا کہ مصر کے لوگوں کے لیئے قحطی و خشکسالی کی وجہ سے جو حادثہ رونما ہونے والا ہے اس سے ان کو بچایا جائے_
اجعلنی علی خزائن الارض
3 _ حضرت یوسف (ع) نے بادشاہ کو مصر کے لوگوں کی خوراك کے امور کو سنبھالنے کی دلیل سے آگاہ کیا_
اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم
(انی حفیظ علیم) کا جملہ (اجعلني ...) کے جملے کے لیے علت ہے_
4 _ حضرت یوسف (ع) اس بات کی قدرت رکھتے تھے کہ خوراك کے ذخیرے کو تلف ہونے سے بچا سکیں _
اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم
5 _ حضرت یوسف (ع) غلات کی کاشت و کٹائي اور اس کو ذخیرہ اور صحیح تقسیم کرنے سے کامل طور پر واقف تھے_
اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم
6_حضرت یوسف(ع) اپنی صلاحتیوں کے مطابق کا شت وکٹائي اور غلات کو ذخیرہ اور تقسیم کرنے کی تاکید

کرتے تھے_
(انّی حفیظ علیم) کا جملہ نہ صرف اس پر دلالت کرتاہے کہ حضرت یوسف (ع) مذکورہ مسائل و امور کا علم رکھتےہیں بلکہ اس کے علاوہ عملی طور پر اسکی انجام دہی کی بھی طاقت رکھتے ہیں اور اس کو کامل طور پر انجام دینے کا وعدہ بھی کرتے ہیں _
7_کفر و شرك کی حکومت میں، حکومتی کاموں کی ملازمت کا تقاضا کرنے کا جواز _
قال اجعلنی علی خزائن الأرض
8_ حکومتی عہدوں پر فائز ہوناحتی کفر و شرك والی حکومتوں میں ملازمت کرنا جائز رہا ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قال اجعلنى على خزائن الأرض

9_ كسى دينى اور انسانى ذمہ دارى كو سنبھالنے كيلئے اپنے مثبت خصوصيات كو بيان كرنا جائز اور مناسب ہے _

قال اجعلنى على خزائن الأرض انى حفيظ عليم

10_ ماہر، لائق اور كام كوسمجھنے والے اشخاص كے ليے ضرورى ہے كہ كسى ذمہ دارى سے انكار نہ كريں بلكہ ان امور كے چلانے ميں ذمہ دارى كو قبول كريں _

قال اجعلنى على خزائن الأرض انى حفيظ عليم

11_ حكومت كو چاہيے كہ بحرانى حالات ميں اقتصادى امور(پيداوار اور اس كى تقسيم)كينگرانى كرے _

قال اجعلنى على حزائن الأرض انى حفيظ عليم

12_مہتمم ہونے اوروزارت كو چلانے كے ليے ،علم اور قدرت دو بنيادى شرطيں ہيں _

اجعلنى ... انى حفيظ عليم

13_ معاشرے كے مالياتى امور كى سرپرستى كے ليے اسكا صاحب علم اور امين ہونا، شرط ہے _

اجعلنى ... انى حفيظ عليم

14_ مہارت اور علم كے بغير كسى كام كى ذمہ دارى لينا نيز مہارت بغيرذمہ دارى كے كارساز نہيں ہے_

اجعلنى على خزائن الأرض انى حفيظ عليم

15_ عن رسول الله (ص) : رحم الله اخى يوسف لو لم يقل : اجعلنى على خزائن الأرض لو لّاہ من ساعتہ ولكنّہ آخّر ذلك سنة(1)

رسول الله (ص) سے روايت ہے كہ خداوند متعال ميرے بھائي حضرت يوسف (ع) پر رحمت نازل كرے اگروہ زمين كے خزانوں كى سرپرستى كا تقاضا نہ كرتے تو يہ منصب اسى وقت ان كو مل جاتا (ليكن انكا تقاضا كرنا كہ مجھے سرپرستى دى جائے يہ تقاضا كرنا سبب بنا كہ انہيں ايك سال كى تأخير سے يہ منصب عطا ہو ا _

....

1) مجمع البيان ، ج 5، ص 372; نورالثقلين ج2، ص 432حديث 98 _

529

16_ عن على بن موسى الرضا (ع) ... انّ يوسف (ع) ... لما دفعتہ الضرورة الى تولى خزائن العزيز قال : اجعلنى على خزائن الأرض ... (1)

امام رضا (ع) سے روايت ہے كہ جب يہ ضرورت محسوس ہوئي كہ حضرت يوسف (ع) عزيز مصر كے خزانوں كى سرپرستى كو قبول كرے تو فرمايا: اجعلنى على خزائن الأض ...

17_ قال سفيان : قلت لأبى عبدالله (ع) يجوز ان يزكّى الرجل نفسہ ؟ قال : نعم اذا اضطرّ اليہ اما سمعت قول يوسف : " ...انى حفيظ عليم ..." (2) سفيان كہتا ہے كہ ميں نے امام صادق (ع) سے عرض كى كہ كيا جائز ہے انسان اپنى تعريف كرے ؟ تو حضرت (ع) نے فرمايا ہاں جب ضرورت ہو تو، كيا تونے نہيں سنا كہ حضرت يوسف (ع) نے فرمايا " ...انّى حفيظ عليم ..."

18_ عن ابى عبدالله انہ قال لقوم مّمن يظہرون الزّہد و يدعون الناس ان يكونوا معہم على مثل الذى ہم عليہ من التقشّف ...ا خبرونى اين انتم عن ... يوسف النبى (ع) حيث قال لملك مصر: "اجعلنى على خزائن الأرض ..." فكان من امره الذى كان ان اختار مملكة الملك و ما حولہا الى اليمن ... فلم نجد احداً عاب ذلك عليہ ...(3) امام صادق (ع) سے روايت ہے كہ آپ(ع) نے ان لوگوں كو مخاطب ہو كر فرمايا جو اپنے زہد كا اظہار كرتے تھے اور لوگوں كو اسكى دعوت ديتے تھے كہ ان كى طرح دنيا كى زندگى كو سختى و مشكلات كے ساتھ گزارو ... ، تو حضرت (ع) نے انہيں مخاطب ہوكر فرمايا كہ مجھے بتاؤ كہ حضرت يوسف(ع) كے بارے ميں تمھارى كيا رائے ہے يہ كہ انہوں نے بادشاہ مصر سے فرمايا: (اجعلنى على خزائن الارض ...) پس حضرت يوسف(ع) نے اتنى ترقى كى كہ پورے ملك كا يمن تك بادشاہ بن گئے ليكن كسى ايك نے بھى ان ميں يہ عيب نہيں نكالا كہ وہ بادشاہ كيوں بناہے_

19_ عن الرضا (ع) ...فى قولہ تعالى : " ...انّى حفيظ عليم " قال: حافظ لما فى يدّى عالم بكلّ لسان (4) امام رضا (ع) سے خداوند متعال كے اس قول ...انّى حفيظ عليم ... كے بارے ميں روايت ہوئي ہے كہ اس سے مراد يہ ہے كہ ميں تمام چيزوں كى حفاظت كرنے والا ہوں جو ميرے كنٹرول ميں ہيں اور تمام زبانوں سے واقف ہوں _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

....

1) عیون الاخبار الرضا ، ج 2،ص 139، ح 2، ب 40 ; نورالثقلین ، ج2 ص 432، ح99_
2) تفسیر عیاشی ، ج2، ص 181، ح40; نورالثقلین ، ج 2 ص 433، ح103_
3) کافی ج 5، ص 70، ح 1 ; نورالثقلین ج 2، ص 434، ح 104_
4) علل الشرائع ص 238، ح2) ب173; نورالثقلین ج2، ص 432، ح100_

احکام : 7، 8، 9

اقتصاد :

اقتصادی امور میں سرپرستی کے شرائط 13; اقتصادی بحران مینپیداوار پر نظارت رکھنے کی اہمیت 11 ;اقتصادی بحران میں تقسیم پر نظارت رکھنے کی اہمیت 11; اقتصادی بحران میں سیاست 11

انسان :

لائق انسانوں کی ذمہ داري10

حکومت :

حکومت شرك سے ملازمت کی درخواست 7; حکومت کفر سے ملازمت کی درخواست7; حکومت کفر میں ذمہ داری کا قبول کرنا 7، 8; حکومت کی ذمہ داری 11

خوداپنی تعریف :

اپنی تعریف کا جائز ہونا 9، 17;اپنی تعریف کے احکام 9، 17

ذمہ داری :

ذمہ درای کو قبول کرنے کی اہمیت 10

روایت : 15، 16، 17، 18، 19

سرپرستی :

سرپرستی کرنے کا علم 12; سرپرستی کرنے کی قدرت 12; سرپرستی کے شرائط 12

ملازمت :

ملازمت کا جائز ہونا 7، 8;ملازمت کے احکام 7، 8

معاشرہ :

معاشرے میں اقتصادی امور کی اہمیت 13

وزارت :

وزارت سنبھلانے کے شرائط 12

وعدہ:

وعدہ اور مہارت14

یوسف (ع) :

یوسف (ع) اور غذائي امور کی سرپرستی 3، 4; یوسف (ع) اور غلّات کا ذخیرہ کرنا 6; یوسف (ع) اور قحطی کی مشکلات کا کنٹرول 2; یوسف (ع) اور وزارت زراعت 1; یوسف (ع) کا اپنی تعریف کرنا 17; یوسف (ع) کا علم 19; یوسف (ع) کا علم اقتصاد 5;یوسف (ع) کا قصّہ 1، 2، 3 ، 4، 6، 15، 16، 18، 19;یوسف (ع) کو زراعت کا علم 5، 6; یوسف (ع) کی اقتصادی سیاست 4; یوسف (ع) کی امانت داری 19;یوسف (ع) کی بادشاہ مصر سے گفتگو 1، 3، 16، 18; یوسف (ع) کی خزانہ داری 1، 4، 5، 16;یوسف (ع) کی خواہش کے پورا ہونے میں دیر 15;یوسف (ع) کی خواہشات1، 16، 18; یوسف (ع) کی خواہشات کا فلسفہ 2;یوسف (ع) کی دور اندیشی 2;یوسف (ع) کی صلاحیت 3، 4، 6;یوسف(ع) کی مجبوری 16

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَكَذَلِكَ مَكَّنِّا لِيُوسُفَ فِي الأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَن نَّشَاء وَلاَ نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (٥٦)
اور اس طرح ہم نے یوسف کو زمین میں اختیار دے دیا کہ وہ جہاں چاہیں رہیں _ہم اپنی رحمت سے جس کو بھی چاہتے ہیں مرتبہ دیے دیتے ہیں اور کسی نیك کردار کے اجرا کو 2_ ضائع نہیں کرتے (56)

1_ مصر کے بادشاہ نے حضرت یوسف (ع) کے مشورہ کو قبول کرتے ہوئے کھتی باڑی و زراعت اور اسکی نگہداری اور تقسیم کو ان کے سپرد کردیا _
اجعلنی علی خزائن الأرض ... و كذلك مكّنّا ليوسف فی الأرض
2_ حضرت یوسف (ع) مصر کی سرزمین پر بغیر کسی متنازع ہونے کے، قدرت اور مقام منزلت کے مالك ہوگئے _
مكّنا ليوسف فی الأرض يتبّوا منہا حيث يشاء
"تمکین" "مكنّنا" کا مصدر ہے جو کہ مکان دینے نیز قدرت عطا کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے _ یہاں حکم اور موضوع کی مناسبت اور (فی الأرض) کی قیدلگانے سے ظاہر ہوتا ہے کہ دوسرا معنی مراد ہے _ اسی وجہ سے "مكنّا ليوسف فی الأرض" کا معنی یہ ہوا کہ ہم نے مصر کی پوری سرزمین پر حضرت یوسف (ع) کو قدرت و سلطنت عطا کی اور (حيث يشاء) کا جملہ بتاتا ہے کہ اس کے مقابلے میں كوئي قدرت و طاقت نہیں تھي_
3_ حضرت یوسف (ع) ،مصر کی پوری سرزمین میں تصرف اور مستقر ہونے کے حوالے سے آزاد اور اختیار رکھتے تھے _
مكنّا ليوسف فی الأرض يتبّوا منہا حيث يشاء
(يتبّوا) کا معنی ٹھہرنا اور رہائشے پذیر ہونےکے ہیں پس جملہ " يتبّوا منہا حيث يشاء" کا معنی یہ ہوا کہ (مصر میں جس جگہ وہ چاہیں ٹھہر سکتے اور رہائشے پذیر ہوسکتے تھے) یہ جملہ لفظ (مكنّا) کی تفسیر کے مقام پر ہے_یہ جملہ اصل میں کنایہ

ہے کہ وہ مصر کی پوری سرزمین میں تصرف کرنے اور اس پر اقتدار کرنے کی طاقت و قدرت رکھتے تھے _
4_ حضرت یوسف (ع) ، خداوند متعال کی طرف سے مصر کی تمام سرزمین میں تصرف کرنے کی ولایت رکھتے تھے _
و كذلك مكنّا ليوسف فی الأرض يتبّوا منہا حيث يشاء
(مكنّا ليوسف ...) کا جملہ اقتدار تکوینی کے ساتھ ساتھ اقتدار تشریعی کوبھی شامل ہے_ یعنی خداوند متعال نے ان کو مصر کی تمام سرزمین پر دخل اندازی اور تصرّف کرنے کی اجازت عطا فرمائي ہے _
5_ حضرت یوسف (ع) کی داستان (کنعان کے کنویں سے نجات پاکر وزارت اور قدرت تك پہنچنا) یہ ارادہ خداوندی اور اس کی تدبیر کے مطابق تھي_
و كذلك مكنّا ليوسف فی الأرض
6_ اسباب اور علل کو پیدا اور جاری کرنا، خداوند متعال کے اختیار اور ہاتھ میں ہے _
و كذلك مكنّا ليوسف فی الأرض
7_ تاریخ کے حوادث اور اس کے جریان میں ارادہ الہی حاکم ہے _
و كذلك مكنّا ليوسف فی الأرض
8_ مملکت کی بحرانی صورت میں حکومتوں کو اختیار ہے کہ لوگوں کو ان کے اپنے اموال و املاك میں تصرّف کی آزادی محدود کردیں اور انہیں عمومی مصالح کی طرف لے جائیں_
اجعلنی علی خزائن الأرض ... كذلك مكنّا ليوسف فی الأرض يتبّوا منہا حيث يشاء
9_ خداوند متعال، جسکو بھی چاہے اپنی رحمت خاصّہ عطا کرتا ہے _
نصيب برحمتنا من نشاء
10_ مصر میں حضرت یوسف (ع) کا بلامنازع اور مطلق اقتدار ،خداوند متعال کی ان پر رحمت خاصّہ کا ایك جلوہ تھا _
كذلك مكنّا ليوسف ...نصيب برحمتنا من نشاء

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

11_ حضرت یوسف (ع) کا غلامی اور زندان میں اسارت کے بعد قدرت و حکومت حاصل کرنا ، تمام علل و اسباب پر خداوند عالم کی مشیّت کی حاکمیت کی محکم دلیل ہے_
كذلك مكنّا ليوسف فى الأرض يتبّوا منہا حيث يشاء نصيب برحمتنا من نشاء
(خداوند متعال) کا یہ جملہ (کہ جسکو چاہیں ہم اپنی رحمت میں شامل کر لیتے ہیں اور اسکو قدرت عطا کرتے ہیں) جو (نصيب برحمتنا) کے جملے سے سمجھا جاتا ہے یہ جملہ دعوی کے مقام پر

ہے جسکو (كذلك مكنّا) سے استدلال کیا گیا ہے _
یعنی خداوند متعال نے ایك غلام کو جس کے پاس اپنا اختیار بھی نہیں تھا تمام لوگوں کے اختیار کو اسکے ہاتھ میں دے دیا اور یہ روشن و واضح دلیل ہے کہ اللہ تعالی ، مطلق حاکم ہے _
12_ مشیت الہی کی حاکمیت اور اس کے ارادے کا نافذ ہونا _
نصيب برحمتنا من نشاء
13_ نیك کام کرنے والے دانشورحضرات کی قدرت و اختیار، ان پر خداوند متعال کی نعمت و رحمت ہے _
انّى حفيظ عليم ... وكذلك مكنّا يوسف (ع) نصيبٌ رحمتنا من نش
رحمت الہی کے مصداق "رحمتنا" (مكنّا ليوسف فى ا لأرض) کے قرینے کی وجہ سے حضرت یوسف (ع) جیسے کا انسانوں کاقدرت و اختیار تك پہنچانا ہے_
14_ خداوند متعال، نیك کام کرنے والوں کو دنیا میں اپنی جزاء و عطا سے نوازتا ہے _
ولا نضيع اجر المحسنين
بعد والی آیت کے قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں (اجر) سے مراد ، دنیا میں اجر دینا ہے _
15_ خداوند متعال نیك لوگوں کو اجر کی نوازش کرنے میں ذرہ برابر بھی ان سےکم نہیں کرتا_
ولا نضيع اجر المحسنين
16_ حضرت یوسف (ع) ان لوگوں میں سے تھے جن پر احسان کیا گیا تھا_
ولا نضيع اجر المحسنين
17_ حضرت یوسف (ع) کا مصر کی سرزمین پر قدرت حاصل کرنا اور الہی رحمت خاصّہ سے بہرہ مند ہونا، ان کے نیك کاموں کی جزا تھی _
كذلك مكنّا ...نصيب برحمتنا ...ولا نضيع اجر المحسنين
18_ حضرت یوسف (ع) کا مصر کی سرزمین پر قدرت حاصل کرنا، یہ واضح و روشن دلیلہے کہ خداوند متعال کی طرف سے نیك کام کرنے والونکا اجر ضائع نہیں ہوتا ہے_
19_ عفت ، پاکدامنی ، امانت، صداقت ،وحدہ لاشریك کی پرستش کرنا ، اپنے علم کو نہ چھپانا اورذمہ داری کو قبول کرنا، نیك کاموں کے مصادیق شمار ہوتے ہیں _
ولا نضيع اجر المحسنين
(المحسنين) کے مورد نظر مصادیق میں سے حضرت یوسف (ع) ہیں اسی وجہ سے جن اوصاف اور خصوصیات کو ان کے لیے ذکر کیا گیا ہے وہ قرآن مجید کی نظر میں احسان کرنے اور نیك کاموں کے موارد ہیں _

20_ محسنین لوگوں کا دنیا میں الہی رحمت خاصّہ کا حامل ہونا مشیت اور تقاضائے الہی ہے _
نصيب برحمتنا من نشاء و لانضيع اجر المحسنين
21_ مشیت الہي، منظم اور قانون کے ساتھ ہے _
نصيب برحمتنا من نشاء و لانضيع اجر المحسنين
(لا نضيع ...) کا جملہ اور (لأجر الأخرة ...) کا جملہ جو (من نشاء ...) کے بعد بیان ہوا ہے بہ بتاتا ہے کہ خداوند متعا ل یہ چاہتا ہے کہ اپنی رحمت کو مؤمن اور باتقوی محسنین کو عطا فرمائے _ یعنی رحمت کا عطاء کرنا بغیر دلیل اور قابلیت کے نہیں ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آزادی :
آزادی میں محدو دیت کے شرائط 8
احسان :
احسان کی اہمیت 20، احسان کے موارد 19
احکام :
حکومت کے احکام 8
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا ارادہ 5; اللہ تعالی کا دنیا میں عطا کرنا 14; اللہ تعالی کی بخشش 15; اللہ تعالی کی جزاء 15، 18;اللہ تعالی کی رحمت کی نشانیاں 10;اللہ تعالی کی عدالت 15، 18;اللہ تعالی کی عدالت کے دلائل 18;اللہ تعالی کی مشیت 9، 20; اللہ تعالی کی مشیت کی حاکمیت 11، 12;اللہ تعالی کی مشیت میں قانون کا ہونا 21;اللہ تعالی کے اختیارات 6; اللہ تعالی کے ارادے کی حاکمیت 7، 12
اللہ تعالی کا اجر :
اجر الہی کے شامل حال افراد14
امانتداري:
امانتداری کی اہمیت 19
تاریخ:
تاریخ میں تحولات کا سبب 7، 11
توحید :
توحید عبادی کی اہمیت 19
حکومت :
بحرانی حالات میں حکومت 8;حکومت کے اختیارات 8
رحمت :
رحمت خاصّہ کے مستحقین 20;رحمت کے مستحقین 9، 10،13، 17
صداقت :
صداقت کی اہمیت 19

ظاہری اسباب و عوامل :
ظاہری اسباب و عوامل کا کردار 6
عفت:
عفت کی اہمیت 19
علم :
علم کے اظہار کی اہمیت 19
علماء:
محسن علماء کی قدرت 13
عمومی مصلحتیں :
عمومی مصلحتوں کی اہمیت 8
مال :
اموال میں تصرّف کرنے کی محدودیت 8
محسنین :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

محسنين پر رحمت 20;محسنين كا دنيا ميں اجر 14; محسنين كى جزاء 15
مصر كا بادشاہ :
مصر كا بادشاہ اور حضرت يوسف (ع) كى فرمائشےات 1
نعمت :
نعمت كے مستحقين 13
يوسف (ع) :
حضرت يوسف(ع) اور وزير زراعت 1;حضرت يوسف(ع) پر رحمت 17;حضرت يوسف(ع) كا اجر 17 ; حضرت يوسف(ع) كا احسان 17; حضرت يوسف(ع) كا اقتدار 2، 3، 10;حضرت يوسف(ع) كا خزانہ دار ہونا 1; حضرت يوسف(ع) كا قصہ 1، 2، 3، 5، 11; حضرت يوسف(ع) كا محسنين مينسے ہونا 16;حضرت يوسف(ع) كى تشريعى ولايت 4; حضرت يوسف(ع) كى تكوينى ولايت 4; حضرت يوسف(ع) كى قدرت كا سبب 5، 11 ، 17، 18; حضرت يوسف(ع) كى نجات كا سبب 5; حضرت يوسف(ع) كے فضائل 10;حضرت يوسف(ع) كے مقامات 2;حضرت يوسف(ع) مصر ميں 2، 3، 4

وَلأَجْرُ الآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ آمَنُواْ وَكَانُواْ يَتَّقُونَ (٥٧)
اور آخرت كا اجر تو ان لوگوں كے لئے بہترين ہے جو صاحبان ايمان ہيں اور خدا سے ڈرنے والے ہيں(57)

1_ آخرت كا اجر، دنيا كے اجر سے بہتر اور برتر ہے _
لا نضيع اجر المحسنين ... و لاجر الاخرة خير
2_ نيك كام انجام دينے والے، دنيا كى زندگى ميں اجر سے بہرہ مند ہونے كے علاوہ آخرت ميں بھى بہترين اور برتر اجر پائيں گے_

536
لا نضيع اجر المحسنين ... و لاجر الاخرہ خيرٌ
3_ دنيا كى زندگى كا محدود ہونا اوراس ميں گنجائشے كى محدويت، نيك لوگوں كے اجرو پاداش كے ليے مناسب نہيں ہے_
لا نضيع اجر المحسنين و لاجر الاخرة خير للذين ... و كانوا يتّقون
4_ آخرت كا اجر ، رحمت الہى كا ايك نمونہ ہے _
نصيب برحمتنا من نشاء ... و لاجر الاخرة خير
5_ زمين پر سلطنت اور اقتدار كا ہاتھ ميں آنا، آخرت كى جزاء كے مقابلے ميں نا چيز ہے _
كذلك مكّنّا ليوسف فى الارض ... و لاجر الاخرة خير
6_ اخروى اجر سے بہرہ مندى كى شرط، ايمان اور تقوى سے ملتزم ہونا ہے _
و لاجر الاخرة خير للذين ء امنوا و كانوا يتقون
(كان) كا لفظ اور اس طرح كے دوسرے الفاظ اگر فعل مضارع كے ساتھ استعمال ہوں تو گذرے ہوئے زمانہ ميں استمرار كو بتاتے ہيں _ اسى وجہ سے تقوى كے ساتھ ملتزم رہنا مذكورہ عبارت سے استفادہ كيا گيا ہے _
7_ ايمان تقوى كے بغير اور تقوى بغير ايمان كے آخرت كى نعمتوں سے بہرمند ہونے كے ليے كام نہيں آسكتا _
للذين ء امنوا و كانوا يتّقون
8_ اخروى نعمتوں تك رسائي كے ليے قيامت اور ميدان محشر پر ايمان اور گناہوں سے پرہيز كرنا ضرورى ہے _
و لاجر الاخرة خير للذين ء امنوا و كانوا يتقون
آيت شريفہ ميں يہ بيان نہيں ہوا كہ ايمان (آمنوا)تقوى (يتقون) كا متعلّقكياہے _ (لاجرالاخرة) كے قرينے سے يہ معلوم ہوتا ہے كہ يہاں ايمان سے مراد آخرت پر ايمان ہے اور تقوى سے مراد ان امور سے پرہيز كرنا ہے جو آخرت كى نعمتوں سے محروم كر ديتے ہيں_
9_ حضرت يوسف(ع) ، متقى مومنين اور آخرت پر يقين ركھنے والوں كا واضح اور روشن نمونہ تھے_
و لاجر الاخرة خير للذين ء امنوا و كانوا يتقون
(الذين آمنوا ...) كا مصداق، مذكورہ آيا ت كے قرينہ سے معلوم ہوتا ہے كہ حضرت يوسف (ع) تھے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

10_ حضرت یوسف (ع) دنیا کے اجر سے بہتر، قیامت و آخرت میں اجر پائیں گے_
و كذلك مكّنّا ليوسف فى الارض ... و لا نضيع اجر المحسنين و لاجر الاخرة خير

... و كانوا يتقون

11_ حضرت یوسف (ع) کا دنیا و آ1خرت میں اجر پانے کا سبب، ایمان اور تقوی و پرہیزگاری کو برقرار رکھنا تھا_
و كذلك مكّنا ليوسف ... و لاجر الاخرة خير للذين ء امنوا و كانوا يتقون

آخرت :
آخرت پر ایمان لانے والے : 9
احسان :
احسان کی اہمیت 2
ایمان :
آخرت پر ایمان کے آثار 8;ایمان کا اجر 11; ایمان بغیر تقوی کے 7; ایمان کی اہمیت 6
اجر :
آخرت کا اجر 4;آخرت کے اجر کی اہمیت 1، 5; آخرت کے اجر کے شرائط 6; دنیا کے اجر کی ارزش 1
اللہ تعالی کا اجر :
اللہ تعالی کے اجر کے شامل حال لوگ2
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی رحمت کی نشانیاں 4
تقوی :
بغیر ایمان کے تقو ی 7;تقوی کی اہمیت 6; تقوی کی جزاء 11
حکومت :
حکومت کی اہمیت 5
زندگی :
دنیاوی زندگی کی محدودیت 3
قدرت :
قدرت کی اہمیت 5
گناہ :
گناہ کو ترک کرنے کے آثار 8
مؤمنین : 9
متقین : 9
محسنین:
محسنین اور دنیاوی پاداش 3;محسنین کا اجر آخرت 2; محسنین کا دنیا میں اجر 2; محسنین کی جزاء 3; محسنین کی دنیا میں زندگی 2
نعمت :
آخرت کی نعمت کے اسباب 7،8
یوسف(ع) :
حضرت یوسف (ع) کا ایمان 9، 11; حضرت یوسف (ع) کا تقوی 9،11; حضرت یوسف(ع) کا دنیا میں اجر 10، 11;
حضرت یوسف(ع) کی آخرت کی جزاء 10، 11; حضرت یوسف (ع) کے فضائل 9

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَجَاء إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُواْ عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ (٥٨)
اور جب یوسف کے بھائي مصر آئے اور یوسف کے پاس پہنچنے تو انھوں نے سب کو پہچان لیا اور وہ لوگ نہیں پہچان سکے(58)

1_ حضرت یوسف کی پیشگوئي جو بادشاہ کے خواب کی بنا ء پر بتائي تھی اس نے حقیقت کا روپ دھارلیا اور قحط و خشکسالی نے مصر اور اطراف مصر (کنعان و غیرہ) کو اپنی لپیٹ میں لے لیا _
و جاء اخوۃ یوسف قد خلوا علیہ
آیت 63میں (منع منا الکیل) کا جملہ اس بات کی حکایت کرتا ہے کہ مصر اور اطراف و نواح مصر مینقحط پڑگیا اور کنعان سے برادران یوسف کا آنا اور خوراك کے بارے میں سوال کرنا اس چیز کو بتاتا ہے کہ وہاں خوراك نہیں تھی _
2_ حضرت یوسف (ع) پیداوار و زراعت کے سات سال کے دوران قحط کے زمانے کے لیے غلات کی پیداوار ذخیرہ کرنے میں مکمل طور پر کا میاب رہے_
و جاء اخوۃ یوسف
3_ حضرت یوسف(ع) کے زمانے میں کنعان کی سرزمین، مصر کی حکومت میں نہیں تھی _
و جاء اخوۃ یوسف
یہ بات بعید نظر آتی ہے کہ حضرت یوسف نے مصر کے تمام مقامات سے غلات کو جمع کر کے مرکز میں اکھٹا کیا ہو _ کیونکہ ہر علاقے کے غلات کو منتقل کرنا خصوصاً اس زمانے میں جب حمل و نقل ایك دشوار امر تھا_ لہذا طبیعی چیز یہی تھی کہ غلات کواسی مقام پر جمع کیا جاتا اور اگر کنعان کا علاقہ مصر کی حکومت کے قلمرو میں ہوتا تو لازمی طور پر وہاں پر بھی ایك انبار بنایا جاتا تا کہ وہاں غلات کو جمع کیا جائے تو اس صورت میں کنعان کے لوگوں کو مصر آنے کی ضرورت نہیں تھی _
4_ غلات کی لگا تار کاشتکاری اور اسکی قحطی کے سالوں کے لیے ذخیرہ اندوزی کا منصوبہ صرف مصر کی حکومت کی حدود میں انجام پایا_
و جاء اخوۃ یوسف

5_ مصر کی سرزمین حضرت یوسف کی مدبرانہ اور عالمانہ فکر اور دور اندیشی سے قحط کے برے انجام سے نجات پاگئي _
و جاء اخوۃ یوسف
6_ مصر میں غلات و خوراك کے انبار و ذخیرہ کرنے کی خبر مصر اور اس کے اطراف کے شہروں تك پھیل گئي_
و جاء اخوۃ یوسف
7_ مصر و کنعان جغرافیائي اعتبار سے ایك ہی علاقے میں تھے اورایك جیسی آب و ہوا رکھتےتھے_
و جاء اخوۃ یوسف
8_ حضرت یوسف (ع) کے زمانہ میں قحط کے سات سالوں میں مصر کے اطراف کے لوگ اپنے نان و نفقہ کے لیے مرکز، مصر کی طرف رجوع کرتے تھے_
و جاء اخوۃ یوسف ... و لما جھزہم بجھازہم
9_ سوائے بنیامین کے حضرت یوسف (ع) کے بھائي کنعان سے مصر خورا ك مہیّا کرنے کی خاطر حضرت یوسف (ع) کی خدمت میں حاضر ہوئے_
و جاء اخوۃ یوسف فدخلوا علیہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بعد والی آیت (ائتونی باخ لکم ...) اپنے پدری بھائي کو میرے پاس لاؤ) یہ بتانا چاہتی ہے کہ یہاں (اخوۃ ...) سے مراد ،برادران یوسف ہیں اور بنیامین ان میں نہیں تھا_ اوربعد والی آیت (و لما جہزہم ...) کا جملہ یہ بتانا چاہتا ہے کہ ان کا مصر میں آنے کا کیا مقصد تھا_

10_ حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائیوں کو دیکھتے ہی پہچان لیا حالانکہ کئي سال گذر چکے تھے_

فدخلوا علیہ فعرفہم

(فاء) جو (فعرفہم) میں ہے اس بات کی حکایت کرتی ہے کہ حضرت یوسف (ع) نے بغیر کسی سوال و جواب اور چھان بین کے جونہی بھائیوں کو دیکھا تو انہیں پہچان لیا_

11_ حضرت یوسف (ع) سے لوگوں کی ملاقات حتی ان کیلئے جو مصر کے نہیں تھے بہت سہل و آسان تھي_

و جاء اخوۃ یوسف فدخلوا علیہ

(فاء) جو (فدخلوا علیہ) میں ہے اس بات کو بیان کرتی ہے کہ حضرت یوسف (ع) اور ان کے بھائیوں کے آنے کے بعد ان کی ملاقات میں کوئي فاصلہ نہیں تھا اور (عرفہم) کا جملہ بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کوئي نگہبان بھی نہیں تھا جو ملاقات کرنے والوں کے حسب و نسب کے بارے میں سوال کرے اور حضرت یوسف (ع) کو اس کے بارے میں خبر دے اور ان سے ملاقات کرنے کی اجازت طلب کرے اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حضرت یوسف (ع) سے ملاقات کرنا آسان تھی حتی کہ ان لوگوں کے لیے بھی جو مصر کے رہنے والے نہیں تھے_

12_ حکومت کے عہدہ داروں کو ایسا قانون بنانا چاہیے کہ لوگوں کی ان سے ملاقات آسانی سے ہو سکے_

و جاء اخوۃ یوسف فدخلوا علیہ فعرفہم

540

13_ حضرت یوسف (ع) کی بھائیوں سے ملاقات کرنے کے دوران کسی نے بھی انہیں نہیںپہچانا_

فدخلوا علیہ فعرفہم و ہم لہ منکرون

14_ مصر کے عام لوگ، حضرت یوسف (ع) کا حسب و نسب نہیں جانتے تھے _

فعرفہم و ہم لہ منکرون

اگر مصر کے عام لوگوں کے درمیان حضرت یوسف (ع) کا حسب و نسب اورقبیلہ و قوم واضح ہوتی تو یہ فطری بات ہے کہ حضرت کے بھائیوں کے کانوں تك یہ بات پہنچ جاتی اور حضرت یوسف(ع) ان کے لیے ناشناختہ نہ رہ جاتے_

15_ حضرت یوسف (ع) کی اپنے بھائیوں کے ساتھ آخری ملاقات اور بھائیوں کی اس ملاقات کے ما بین کم از کم بیس سال کا فاصلہ تھا_

یرتع و یلعب ... و لمّا بلغ اشدّہ ... فلبث فی السجن بضع سنین ... تزرعون سبع ... و جاء اخوۃ یوسف

اگر حضرت یوسف (ع) کی مصر میں زندگی کی تحقیق جائے تو تقریباً 20 بیس سال کاعرصہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ بچپن کا زمانہ دس سال کا تھاجب قافلے والوں کے ہاتھ لگے_ اور جملہ (یرتع و یلعب ...) اور (اخاف ان یاکلہ الذئب) بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے اور زلیخا ہی کے گھرمیں جوانی اور بلوغ کی عمر میں پہنچے تھے (لما بلغ اشدّہ) اوریہ فاصلہ آٹھ سے دس سال کا ہوتا ہے اور (بضع سنین) کا جملہ بتاتا ہے کہ تین سال سے کچھ زیادہ زندان میں رہے اور زندان سے رہائي کے بعد سات سال تك وزارت کے عہدہ پر فائز رہے اور یہ فطری و طبیعی بات ہے کہ قحط کے ایك سال بعد ہی حضرت سے بھائیوں کی ملاقات ہوئي تقریبا یہ فاصلہ بیس سال کا عرصہ بنتا ہے_

16_ عن ابی جعفر(علیہ السلام) ... " فعرفہم یوسف و لم یعرفہ اخوتہ لہیبۃ الملك و عزّتۃ ..."(1)

امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ آپ(ع) فرماتے ہیں حضرت نے اپنے بھائیوں کو پہچان لیا لیکن ان کے بھائیوں نے ان کی شاہی ہیبت و عظمت و جلال کی وجہ سے انہیں نہیں پہچانا_

برادران یوسف :

برادران یوسف اور حضرت یوسف (ع) 9، 16; برادران یوسف کی حضرت یوسف (ع) سے ملاقات 10، 13;برادران یوسف کے سفرکرنے کا مقصد 9

حکام :

حکام سے لوگوں کی ملاقات 12;حکام سے ملاقات کی سہولت 12; حکام کی ذمہ داری 12

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

روایت: 16

....

1)تفسیر عیاشی ، ج 2 ، ص 181، ح 42; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 238، ح 112_

سرزمین :
سرزمین کنعان حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں 3; سرزمین کنعان کی آب و ہوا 7;سرزمین کنعان کی جغرافیائي موقعیت 7; سرزمین کنعان میں قحط 1
قدیمی مصر :
قدیمی مصر حضرت یوسف کے زمانہ میں 8; قدیمی مصر کی آب و ہوا 7;قدیمی مصر کی تاریخ 4، 5، 6، 8;قدیمی مصر کی جغرافیائي حالت 7; قدیمی مصر کی حکومت کی حدود 3;قدیمی مصر کی قحط سے نجات 5;قدیمی مصر کی مرکزیت 8;قدیمی مصر میں زراعت 4; قدیمی مصر میں غلات کو انبار کرنا 4، 6; قدیمی مصر میں قحط 1، 4
قدیم مصر کے لوگ:
قدیم مصر کے لوگ اور حضرت یوسف (ع) کے اسلاف 14
مصر کا بادشاہ :
بادشاہ مصر کے خواب کی تعبیر 1
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) اور ان کے بھائي 16; حضرت یوسف (ع) اور غلات کو انبار کرنا 2;حضرت یوسف سے ملاقات کی سہولت 11;حضرت یوسف (ع) کا شناخت کرنا 16;حضرت یوسف (ع) کا قصہ 2، 9، 10، 11، 13، 15، 16;حضرت یوسف کا کامیاب ہونا 2;حضرت یوسف (ع) کی پیشگوئي 1;حضرت یوسف کی جدائي کی مدت 15;حضرت یوسف (ع) کی دور اندیشی کے آثار 5; حضرت یوسف (ع) کے خوابوں کی تعبیر کا صحیح ہونا 1;حضرت یوسف (ع) کے عظمت و جلالت 16

وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ أَلاَ تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَاْ خَيْرُ الْمُنزِلِينَ (٥٩)
پھر جب ان کا سامان کردیا تو ان سے کہا کہ تمھارا ایك 3_ بھائي اور بھی ہے اسے بھی لے آئو کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ میں سامان کی ناپ تول بھی برابر رکھتا ہوں اور مہمان نوازی بھی کرنے والا ہوں (59)

1_ حضرت یوسف (ع) ،مصر میں جمع کئے ہوئے غلات کي تقسیم پر خود نظارت کرتے تھے_

و جاء اخوة یوسف ... و لما جہزہم بجہازہم
2_ حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائیوں کی خوراك کے سامان اور غذائي مواد کو خود مرتب کیا_
و لما جہزہم بجہازہم
(تجہیز) (جہز)کا مصدر ہے جومہیا کرنے اور آمادہ کرنے کے معنی میں آتا ہے_ (جہاز) زاد و توشہ ہے(جہز) میں فاعل کی ضمیر حضرت یوسف (ع) کی طرف لوٹتی ہے پس جملہ(لما جہزہم ...) کا معنی یہ ہوا کہ حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائیوں کے ساز و سامان اور زاد و توشہ کو آمادہ کیا _ البتہ یہ بھی احتمال دیا جاسکتا ہے کہ (جہز) کی ضمیر حضرت یوسف (ع) کی طرف مجازاہو اس لیے کہ اکثر اوقات ایسا ہی ہوتا ہے کہ کام کرنے والوں کے کام کو کام کرانے اور حکم دینے والے کی طرف نسبت دی جاتی ہے_
3_ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹے جب حضرت یوسف (ع) کے سامنے اپنی شناخت کرا رہے تھے اور اپنی تعداد کا بھی ذکر کیا تو ان کے سامنے انہوں نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ ایك ہمارا پدری بھائي بھی ہے_
قال ائتونی بأخ لکم من ابیکم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

4_ حضرت يوسف (ع) كے بهائي جب پہلی بار خورد و خوراك كے ليے حضرت يوسف(ع) كی خدمت ميں حاضر ہوئے تو ان كے ساته بنيامين نہيں تهے_
قال ائتونی بأخ لكم من ابيكم
5_ حضرت يوسف (ع) كے بهائيوں نے اس حكم كی پابندی كرنے پر خود كو آماده كيا كہ اگلے سفر ميں بنيامين كو اپنے ہمراه لائيں گے_
قال ائتونی بأخ لكم من ابيكم
6_ حضرت يوسف (ع) نے افراد كی معين شده خوراك كو عادلانہ طور پر بغير كسی كمی كے دے ديا_
الا ترون انی اوفی الكيل
(كيل) (تولنا) يہ مصدر ہے ليكن آيت شريفہ ميں اسم مفعول (مكيل) كے معنی ميں آيا ہے اور اس سے مراد،خوراك اور غلات ہيں_(ايفاء) "اوفي" كا مصدر ہے جسكا معنی كامل طور پر بغير كسی كمی و زيادی كے ادا كرنے كے ہے _(اوفی) فعل مضارع كا فعل ماضی (وفيت) كی جگہ پر لانے كا مقصد يہ ہے كہحضرت يوسف(ع) ہميشہ تولنے ميں عادلانہ روش ركهتے تهے_
7_ حضرت يوسف (ع) مہمانوں اور ان لوگوں كو جو خورد و خوراك اور اپنی معين شده خوراك حاصل كرنے كے ليے ان كی خدمت ميں حاضر ہوتے ان كی اچهی طرح سے مہمان نوازی كرتے تهے_
الا ترون ... انا خير المنزلين
(نزول) طعام يا اس طرح كی چيزيں جو مہمانوں كے ليے مہيا كی جاتی ہيں كو كہا جاتا ہے اور (نزيل) مہمان كے معنی ميں ہے _(منزلين) اس آيت شريفہ ميں اسی سے ليا گيا ہے _ جو ميزبانوں اور مہمان نوازوں كے معنی ميں استعمال ہوا ہے _

543

8_ حضرت يوسف (ع) نے بهائيوں سے نيكی كی اور ان كے خورد و خوراك كے حصے كو كامل طور پر ادا كيا _
الا ترون انّی اوفی الكيل و انا خير المنزلين
9_ حضرت يوسف (ع) نے اپنے بهائيوں كو اپنی عدالت اور مہمانوں سے نيك سلوك كی طرف توجہ مبذول كرا كر انہيں بنيامين كو لانے كی ترغيب دلائي _
ائتونی بأخ لكم من ابيكم الا ترون انی اوفی الكيل و انا خير المنزلين
(الا ترون ...) كا جملہ (كيا تم اس بات كی طرف متوجہ نہيں ہوتے) جو (ائتونی بأخ لكم ...) كے بعد ذكر ہوا ہے حضرت يوسف (ع) كے مقصد كو بيان كرتا ہے جو بنيامين كو لانے كی ترغيب كی طرف اشاره كرتا ہےكہ انہوں نے اپنے بهائيوں كو اپنی مہمان نوازی اور معاملہ ميں عادلانہ رويہ كو ذكركركے بيان كيا ہے_
10_ بحرانی حالات اور اشياء كی كمی كی صورت ميں عدالت كرنا ،ايك نيك اور قابل قدر بات ہے _
الا ترون انی اوفی الكيل
آيت شريفہ 62 (اجعلوا بضاعتہم ...) سے معلوم ہوتا ہے كہ حضرت يوسف ،(ع) افراد كے حصے كو اسكی قيمت كے مقابلے ميں ادا كرتے تهے اسی وجہ سے اسكو معاملے اور كا ر و بار سے ياد كيا گيا ہے _
11_ مہمان نوازی ،اچهی اور قابل قدرخصلت اورعادت ہے_
الا ترون ... انا خير المنزلين
12_ حضرت يوسف(ع) نے اپنے بهائيوں كو يہ وعده ديا كہ اگر وه بعد والے سفر ميں بنيامين كو ساته لائيں گے تو پهربهی انكی اچهی خدمت كی جائے گی _
الا ترون ... اناخير المنزلين

اقتصاد :
اقتصادی بحران ميں عدالت كرنا 10
برادران يوسف(ع) :
برادران يوسف (ع) اور حضرت يوسف (ع) 3;برادران يوسف (ع) كا پہلا سفر 4; برادران يوسف(ع) كا مال تجارت 2;برادران يوسف(ع) كو وعده 12; برادران يوسف(ع) كی تشويق كرنا 9; برادران يوسف(ع) كی حضرت يوسف (ع) سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ملاقات 5
بنيامين :
بنيامين كا مصر سفر كرنا 5;بنيامين كو لانے كى تشويق 9
تجارت :
تجارت ميں عدالت 10
صفات :
پسنديده صفات 11
عمل:

544

پسنديده عمل 10
قابل قدر چيزيں:11
مہمان نوازى :
مہمان نوازى كى قدر و منزلت 11
يوسف (ع) :
حضرت يوسف(ع) اور ان كے بھائي 2، 8; حضرت يوسف(ع) اور بنيامين سے ملاقات 9، 12; حضرت يوسف(ع) اور غلات كى تقسيم 1;حضرت يوسف(ع) كا قصہ 1، 2، 3، 4، 5، 6، 8، 9، 12; حضرت يوسف(ع) كى تشويقات 9; حضرت يوسف(ع) كى عدالت 6، 8، 9;حضرت يوسف(ع) كى مہمان نوازى 7، 8، 9، 12; حضرت يوسف(ع) كى نظارت 1;حضرت يوسف(ع) كے فضائل 6،7،8;حضرت يوسف(ع) كے وعدے 12

فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلاَ كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلاَ تَقْرَبُونِ (٦٠)
اب اگر اسے نے لے آئے تو آئندہ تمھيں بھى غلہ نہ دوں گا اور نہ ميرے پاس آنے پائو گے (60)

1_ حضرت يوسف(ع) نے قحط كے سالوں ميں لوگوں كى معين شده خوراك كو وقت معين ميں متعدد مرتبہ تحويل ميںديا_
و لما جہزہم بجہازہم ... فان لم تاتونى بہ فلا كيل لكم
(كيل) يہاں اسم مفعول (مكيل) كے معنى ہے_ جو طعام اور غلات كے معنى ميں ہے_ غلّہ كو كيل سے اس وجہ سے تعبير كيا گيا ہے كيونكہ اس كو تحويل ديتے وقت پيمانہ كركے ديتے تھے_اور يہى چيز ان كى راشن بندى پر دلالت كرتى ہے _ اور يہ جملہ (فان لم تأتونى بہ ...) (يعنى اگر تم بعد والے سفر ميں بنيامين كو ميرے پاس ساتھ نہ لائے) اس بات پر دلالت كرتا ہے كہ غلّہ كو متعدد بار اور مخصوص زمان بندى ميں تحويل ديا گيا_
2_ حضرت يوسف (ع) نے بھائيوں كے ذہن ميں يہ بات ڈال دى كہ خوراك كے بعد والے حصے كو صرف اس صورت ميں دريافت كرسكتے ہو جب تم بنيامين كو ساتھ لاؤ گے_
فان لم تأتونى بہ فلاكيل لكم عندي
3_ حضرت يوسف (ع) نے اپنے بھائيوں كو يہ بتاديا كہ اگر دوسرى بار وہ بنيامين كو ساتھ نہ لائے تو ميرے ہاں نہ آئيں_

545

فان لم تأتونى بہ ... و لا تقربون
(لا تقربون ...) ميں نون مكسورہ ، نون وقايہ ہے اور يأى متكلم محذوف پر دلالت كرتى ہے تو اس صورت ميں (لا تقربون ...) كا معنى يہ ہوگا : كہ ميرے پاس نہ آنا _
4_ حضرت يوسف (ع) نے اپنے مقصود تك پہنچنے كے ليے ترغيب دلانے كے ساتھ ساتھ تہديد سے بھى كام ليا_
الا ترون اوفى الكيل ... فان لم تأتونى بہ فلا كيل لكم
5_ اپنے جائز اور مشروع مقاصد كے ليے اقتصادى پابندوں سے مدد حاصل كرنا جائز ہے _
فان لم تأتونى بہ فلا كيل لكم عندي

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

6_ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹے دوبارہ مصرلوٹنے اور خوراك حاصل کرنے کے سلسلہ میں مصمم تھے_
فان لم تأتونی بہ فلاکیل لکم عندي
7_ حضرت یعقوب (ع) کے خاندان کے لیے قحط کے سالوں میں اپنی خوراك مہیا کرنے کا واحد راستہ مصر میں آنا اور حضرت یوسف(ع) کی طرف رجوع کرنے مینتھا_
فان لم تأتونی بہ فلا کیل لکم عندی و لاتقربون
اگر بردران یوسف(ع) کے پاس خوراك حاصل کرنے کے لیے مصر آنے کے علاوہ بھی کوئي راستہ ہو تا توحضرت یوسف(ع) کی تہدید(فلا کیل لك عندي) کا کوئي معنی نہیں رہتا اوراس کا کو ئي اثر نہ ہوتا_
8_ حضرت یوسف (ع) ، بنیامین کا دیدار کرنے میں بہت ہی زیادہ شوق رکھتے تھے_
ائتونی بأخ لکم ... فأن لم تأتونی بہ فلا کیل لکم عندی و لا تقربون

آل یعقوب :
آل یعقوب کی تا مین معاش 7
احکام :5
اقتصاد :
اقتصادی پابندی کا جائز ہونا 5;اقتصادی ترقی کی اہمیت 5
برادران یوسف :
برادران یوسف اور غلّہ کا دریافت کرنا 2،6; برادران یوسف کا ارادہ 6;برادران یوسف کا حضرت یوسف سے ملاقات 6
عواطف :
بھائي کی عطوفت و محبت 8
ہدف و وسیلہ : 5

یوسف (ع) :
حضرت یوسف(ع) اور بنیامین 8;حضرت یوسف(ع) اور بنیامین سے ملاقات 2، 3;حضرت یوسف(ع) اور غلات کی تعین مقدار1; حضرت یوسف(ع) اور غلات کی تقسیم 1;حضرت یوسف(ع) سے ملاقات کے شرائط 2، 3; حضرت یوسف(ع) کا بنیامین سے لگاؤ 8 ;
حضرت یوسف(ع) کا پروگرام 1;حضرت یوسف(ع) کا ڈرانا 4;حضرت یوسف(ع) کا شوق دلوانا 4; حضرت یوسف(ع) کا قصہ 2، 3، 6;حضرت یوسف (ع) کی اقتصادی سیاستیں1;حضرت یوسف(ع) کی بھائیوں سے ملاقات 2، 3; حضرت یوسف(ع) کے پیش آنے کا طریقہ 4

قَالُواْ سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ (٦١)
ان لوگوں نے کہا کہ ہم اس کے باپ سے بات چیت کریں گے اور ضرور کریں گے (61)

1_ حضرت یعقوب (ع) اپنے بیٹے بنیامین سے خصوصی محبت کرتے تھے _
قالوا سنراود عنہ اباہ
2_ حضرت یعقوب (ع) ہمیشہ بنیامین کو اپنے بھائیوں کے ساتھ سفر کرنے سے منع کرتے تھے_
قالوا سنراودعنہ اباہ
3_ برادران یوسف (ع) نے بنیامین کے ہمراہ نہ ہونے کی دلیل یہ ذکر کی کہ حضرت یعقوب(ع) ان سے شدید لگاؤ رکھتے ہیں _
قالوا سنراود عنہ آباہ
(ہم اپنے باپ سے بات کریں گے اور کوشش کریں گے کہ اسکو راضی کریں تا کہ بنیامین کو ہمارے ساتھ بھیجے)جو جملہ (سنراودعنہ آباہ) سے معلوم ہوتا ہے_ اس سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ بنیامین جو ان کے ہمراہ نہیں تھے دراصل ان کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

باپ نے انہیں منع کیا تھا_
4_ حضرت یعقوب(ع) کے بیٹے بنیامین کو مصر لانے کیلئے حضرت یعقوب (ع) کی رضایت کو جلب کرنے کے علاوہ کوئي اور راستہ نہیں رکھتے تھے_
قالوا سنراود عنہ آباہ و انا لفاعلون
5_ حضرت یوسف (ع) کے بھائیوں نے یہ وعدہ کیاکہ دوسری بار جب وہ آئیں گے تو بنیامین کو آپ کی خدمت میں لے آئیں گے_
سنراود عنہ آباہ و انا لفاعلون
6_ برادران یوسف نے ان سے وعدہ کیا کہ وہ اپنے

باپ حضرت یعقوب (ع) کو راضی کریں گے کہ بنیامین کو ہمارے ساتھ روانہ کریں_
قالوا سنراود عنہ آباہ و انا لفاعلون
(مراودہ) (نراود) کا مصدر ہے جسکا معنی نرمی اور پیار و محبت سے درخواست کرنے کا ہے _ اور (عنہ) کا لفظ جس کے بارے میں درخواست کی جا رہی ہے اس پر دلالت کرتا ہے _تو اس صورت میں " سنراود ... " کا معنی یہ ہوا کہ ان کے باپ (بنیامین کے والد گرامی) سے نرمی و محبت سے درخواست کریں گے کہ آئندہ کے سفر میں ان کو ہمارے ساتھ روانہ کریں_
7_ برادران یوسف(ع) نے اس بات کی تاکید کی کہ وہ یہ صلاحیت رکھتے ہیں کہ والد گرامی کو راضی کرلیں تا کہ بنیامین کو آپ کے پاس لانے کے لیے ہمارے ساتھ روانہ کردے _
انالفاعلون
(سنراود عنہ آباہ) کے جملہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت یوسف کو یہ احتمال بھی تھا کہ ان کے والد گرامی راضی نہ ہوں (انا لفاعلون) کے جملے سے ان کے بھائي ان کو اطمینان دلانا چاہتے تھے کہ بغیر کسی تشویش کے والد گرامی کی رضایت
جلب کریں گے اور بنیامین کو آپ کے ہاں لے آئیں گے_

برادران یوسف :
برادران یوسف اور بنیامین 4، 5; برادران یوسف اور رضایت حضرت یعقوب (ع) 4، 6، 7; برادران یوسف کا وعدہ 5،6
بنیامین :
بنیامین کا مصر کی طرف سفر 4، 5، 6، 7;بنیامین کو ساتھ نہ لانے کے دلائل 3
عواطف :
عواطف پدری 1
یعقوب (ع) :
حضرت یعقوب(ع) اور بنیامین کی مسافرت 2; حضرت یعقوب(ع) کا قصہ 5; حضرت یعقوب(ع) کی بنیامین سے محبت 1، 2، 3
یوسف(ع) :
حضرت یوسف (ع) کا قصہ 3، 4، 6، 7;حضرت یوسف(ع) کے ساتھ عہد 5، 6

وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُواْ بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انقَلَبُواْ إِلَى أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (٦٢)
اور یوسف نے اپنے جوانوں سے کہا کہ ان کی پونجی بھی انکے سامان میں رکھ دو شائد جب گھر پلٹ کر جائیں تو اسے پہچان لیں اور اس طرح شاید دوبارہ پلٹ کر ضرور آئیں (62)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

1_ حضرت یوسف (ع) لوگوں کے حصے کو انہیں فروخت کرتے اور اس کی قیمت وصول کرتے تھے _
و قال لفتیانہ اجعلوا بضاعتہم فی رحالہم
(بضاعة)اس مال کو کہا جاتا ہے جو مال، تجارت اور خرید و فروش کے لیے ہو _ اسی وجہ سے (بضاعتہم) سے وہ مال مراد ہے جو برادران یوسف نے قیمت کے بد لے حاصل کیا تھا_
2_حضرت یوسف(ع) نے اپنے کا رندوں سے کہا کہ جو قیمت فرزندان یعقوب(ع) نے دی ہے اسے ان کے سامان میں پنہاں کردیں_
و قال لفتیانہ اجعلوا لضاعتہم فی رحالہم
3_ حضرت یوسف (ع) نے کارندوں سے یہ تاکید فرمائي کہ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں کے مال کو ان کے سامان میں اس طرح پوشیدہ کریں کہ اپنے وطن پہنچنے سے پہلے وہ اسکی طرف متوجہ نہ ہو سکیں_
اجعلوا بضاعتہم فی رحالہم لعلم یعرفونہا اذا انقلبوا الی اہلہم
4_ حضرت یوسف (ع) نے بہت سے غلاموں اور کارندوں کو اپنی خدمت میں لیا ہوا تھا جو ساز و سامان کا وزن ، تقسیم اور قیمت وصول کرنے پر ما مور تھے_
قال لفتیانہ اجعلوا بضاعتہم فی رحالہم
(فتیان)جو (فتي) کی جمع ہے غلاموں اور جوانوں کے معنی میں استعمال ہوتا ہے_
5_ حضرت یوسف (ع) یہ امید رکھتے تھے کہ جو مال اپنے بھائیوں کو واپس لوٹا دیاگیا ہے وہ اپنے وطن لوٹ

549

کر اسے پہچان سکینگے_
اجعلوا بضاعتہم فی رحالہم لعلہم یعرفونہ
یہ بات واضح ہے کہ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹے جب اپنے ساز و سامان کو کھولتے تو اپنے مال کو جو قیمت کے طور پر دیا تھا اس میں پاتے ، اسی وجہ سے (لعل) کا ذکر جو (شاید و ممکن) کے معنی میں ہے مناسب نہیں تھا اسی وجہ سے (لعل) کی تفسیر میں چند وجوہ ذکر کی گئي ہیں:
1_ (اذا انقلبوا ...) کی قید کے طور پر ذکر ہوا ہو اور اشفاق و ترجّی کے معنی میں ہو یعنی امید ہے کہ جب وہ اپنے اہل وعیال کے درمیان پہنچیں تو اسکو جان سکیں اور اس سے پہلے متوجہ نہ ہوں _
2_ یہاں شناخت سے مراد، اپنے حق کی شناخت ہے _ یعنی اس کے حق کو پہچان سکیں یعنی اپنے مال کوپہچان کر میری قدر دانی کا اقرار کریں_
3_ (لعل) (كَي) کے معنی میں ہو یعنی (یہاں تك کہ) اور یہ ترجی و امیدی کے معنی میں نہ ہو _
6_ حضرت یوسف (ع) ، حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں کے مال تجارت کو واپس لوٹا کر ان میں حق شناسی اور شکرگزاری کی حس ایجاد کرنا چاہتے اورانہیں دوبارہ لوٹنے کاشوق و ترغیب دلانا چاہتے تھے_
اجعلوابضاعتہم فی رحالہم لعلہم یعرفونہا ... لعلہم یرجعون
مذکورہ بالا معنی دوسرے احتمال کو بتاتا ہے جسکی وضاحت پہلے ذکر ہوچکی ہے_
7_ حضرت یوسف (ع) ،بھائیوں کو ڈرانے دھمکانے اور شوق و رغبت نیز ان کے لیے واپس لوٹنے کے تمام اسباب مہیّا کرنے کے باو جودان کے واپس لوٹنے پر اطمینان نہیں رکھتے تھے اور یعقوب(ع) کا بنیامین کو سفر پر نہ بھیجنے کا بھی احتمال دیتے تھے _
لعلہم یرجعون
8_ حضرت یوسف(ع) اپنے بھائي بنیامین کے مصر آنے کا بہت اشتیاق اور امیدرکھتے تھے_
اجعلوا بضاعتہم فی رحالہم ... لعلہم یرجعون
9_حضرت یوسف(ع) کا بنیامین کو کنعان سے مصر کی طرف سفر کرانے کی منصوبہ بندی کرنا،
فان لم تأتونی بہ فلا کیل لکم ...اجعلوا بضاعتہم فی رحالہم ... لعلہم یرجعون
10_ حضرت یعقوب (ع) اور ان کے بیٹے زیادہ مال و منال نہیں رکھتے تھے بلکہ مالی لحاظ سے بہت ہی محدود تھے_
اجعلوا بضاعتہم فی رحالہم ... لعلہم یرجعون
حضرت یوسف کا اپنے بھائیوں کو سرمایہ لوٹانے کے احتمالات میں سے ایك احتمال یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حضرت یعقوب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(ع) كے خاندان ميں مال و متاع كى كمى تھى _ اور آيت شريفہ 65 ميں (ما نبغى ہذہ بضاعتنا ... نمير اہلنا) كا جملہ اس پر مؤيد ہے_
11_ حضرت يوسف (ع) غلات كى تقسيم اور انبار شدہ خورا ك كے سلسلہ ميں مخصوص اختيارات ركھتے تھے_
قال لفتيانہ اجعلوا بضاعتہم فى رحالہم

حضرت يوسف (ع) كا حضرت يعقوب (ع) كے بيٹوں كو خوراك كے حصے سے منع كرنا كہ جب وہ آنے والى نوبت ميں بنيامين كو نہ لائے تو كچھ نہيں ملے گا اس سے مذكورہ بات سامنے آتى ہے اوران كے مال كو انہيں واپس لوٹا دينا يہ ان كے مخصوص اختيارات كى طرف اشارہ ہے_
12_ بحرانى حالات ميں خوراك كى مقدار وسہم معيّنكرنا اور جو سامان ديا جائے اس كے بدلے ميں عوض لينا، بيت المال كى حفاظت و نگہدارى اور اقتصادى امور سے آگاہى كا تقاضا كرتى ہے_
اجعلنى على خزائن الارض انى حفيظ عليم ... اجعلوا بضاعتہم فى رحالہم
حضرت يوسف (ع) كا خزانے كا سر براہ ہونے كے حوالے سے اجناس كى راشن بندى كرنا جب كہ اس كى كمى تھى يہ بات حفيظ اور عليم سے س سمجھى جا رہى ہے _
13_ بحرانى حالا ت اور راشن بندى كے ايامّ ميں حكومت كى طرف سے لوگوں كو مفت مال دينا كوئي پسنديدہ سياست نہيںہے_
قال لفتيانہ اجعلوا بضاعتہم فى رحالہم

اقتصاد :
اقتصادى بحران ميں سياست 12; ناپسنديدہ اقتصادى سياست13
برادران يوسف (ع) :
برادران يوسف(ع) كا فقر 10; برادران يوسف(ع) كو تشويق دلوانا 7; برادران يوسف(ع) كوڈرانا 7; برادران يوسف(ع) كے تجارت كے مال كو واپس لوٹانا 2، 3، 5، 6;برادران يوسف(ع) ميں تشكر كرنے كے مقدمات كو اجاگر كرنا 6;برادران يوسف(ع) ميں حق و حقيقت كى پہچان كو ابھارنا 6;برادران يوسف (ع) ميں مصر آنے كا انگيزہ ايجاد كرنا6
بيت المال :
بيت المال كى حفاظت كا طريقہ 12
خوراك كى راشن بندى :
خوراك كى راشن بندى كى اہميت 12
لوگ :
لوگوں كو خورد و نوش كا سامان مفت عطا كرنا 13
يعقوب(ع) :
يعقوب (ع) كا فقر 10
يوسف (ع) :
يوسف اور بنيامين كا سفر 7، 8،9;يوسف اور غلات كى تقسيم 11;يوسف اور غلات كى فروخت 1 ; يوسف كا اقتصادى پروگرام 1;يوسف(ع) كا اميدوار ہونا 8; يوسف كا بنيامين سے محبت كرنا 8 ; يوسف(ع) كا پروگرام 9; يوسف (ع) كا ڈرانا 7;يوسف كا قصہ 1، 2، 3، 5، 6،7، 11;يوسف (ع) كى تشويق دلوانا 7;

يوسف (ع) كى توقعات 5; يوسف (ع) كى نصيحتيں 3 ; يوسف (ع) كے اختيارات 11;يوسف (ع) كے اوامر 2; يوسف كے پيش آنے كا طريقہ 6;يوسف كے كارندوں كا كردار 4; يوسف(ع) كے مقاصد 6

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فَلَمَّا رَجِعُوا إِلَى أَبِيهِمْ قَالُواْ يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (٦٣)
اب جو پلٹ كر باپ كى خدمت ميں آئے اور كہا كہ بابا جان آئندہ ہميں غلہ سے روك ديا گيا ہے لہذا ہمارے ساتھ ہمارے بھائي كو بھى بھيج ديجئے تا كہ ہم غلہ حاصل كرليں اور اب ہم اس كى حفاظت كے ذمہ دار ہيں(63)

1_ حضرت يعقوب كے بيٹوں نے مصر سے واپس لوٹنے كے بعد انہيں اپنے سفر كى رپورٹ دى اور اسكى وضاحت ، بيان كى _
فلما رجعوا الى ابيہم قالو ...
2_ حضرت يعقوب (ع) كے بيٹوں نے اپنے والد گرامى كو يہ رپورٹ دى كہ اگر ہم بنيامين كے بغير گئے تو ہميں اپنے راشن كا حصہ نہيں ملے گا _
فان لم تاتونى بہ فلا كيل لكم ... فلما رجعوا الى ابيہم قالوا يا ا بانا منع منا الكيل
3_ حضرت يعقوب (ع) كے بيٹوں نے اظہار محبت كرتے ہوئے اپنے والد گرامى سے درخواست كى كہ بنيامين كو ہمارے ساتھ مصر روانہ كريں_
فأرسل معنا آخان
حضرت يعقوب (ع) كے بيٹوں كا بنيامين كا نام نہ لينا بلكہ اسے (آخانا) (ہمارے بھائي) كے جملے سے يادكرنا، اس كے ساتھ اپنى محبت كے اظہار كے ليے ہے_
4_ حضرت يعقوب (ع) كے بيٹوں نے مصر كے سفر ميں بنيامين كى حفاظت كرنے كا عہد كيا اور اس پر تاكيد كى _
فأرسل معنا آخانا نكتل و انا لہ لحافظون
5_ حضرت يعقوب (ع) كے بيٹوں كے نزديك، خوراك

كے معين سہم كا بنيامين كو ہمراہ نہ لانے كى صورت ميں بند ہونا ،ايك اہم بات تھى _
يأبانا منع منا الكيل
حضرت يعقوب (ع) كے بيٹوں كا ساز و سامان سفر كو كھولنے سے پہلے جو عموماً كاروانوں اور مسافرين كا گھر پہنچنے كے بعد پہلا اقدام ہوتا ہے اپنے والد بزرگوار كو خوراك كے راشن كے بند ہونے كى خبر دينا اور اس خبر دينے ميں جلدى كرنا ان كے نزديك اس كى اہميت كو بتاتا ہے _
6_ حضرت يوسف (ع) كے زمانہ ميں كنعان مينجو سات سال قحط و خشكسالى كے تھے اس ميں غلّہ اور خورد و خوراك كا سامان ناياب تھا_
قالوا يأبانا منع منا الكيل فأرسل معنا اخانا نكتل
7_حضرت يعقوب (ع) كے بيٹوں كے پاس قحط كے سالوں ميں اپنى خوراك مہيا كرنے كے ليے مصر ميں حضرت يوسف كے ہاں حاضر ہونے كے علاوہ اور كوئي راستہ نہيں تھا_
يأبانا منع منا الكيل فأرسل معنا اخان
حضرت يعقوب (ع) كے بيٹوں كے ليے مصر جا نے كے علاوہ كوئي راستہ نہيں تھا ورنہ حضرت (ع) اپنے بيٹوں كووہ راستہ بتاتے تا كہ بنيامين كو ان كے ساتھ بھيجنے پر مجبور نہ ہوتے_
8_ حضرت يعقوب (ع) كى بنيامين كو سفر سے منع كرنے كى وجہ يہ تھى كہ وہ اس كے ليے خطرہ محسوس كرتے تھے_
سنراود عنہ آباہ ... فأرسل معنا اخانا نكتل و انا لہ لحافظون
(سنراود عنہ آباہ ...) كے جملے سے معلوم ہوتا ہے كہ حضرت يعقوب(ع) ہميشہ بنيامين كو سفر كرنے سے روكتے تھے (انا لہ لحافظون) كا جملہ بتاتا ہے كہ اس كى دليل يہ تھى كہ وہ ان كے ليے خطرہ محسوس كرتے تھے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

9_ بنیامین ،اپنے والد گرامی حضرت یعقوب (ع) کی اجازت کے بغیر سفر نہیں کرتے تھے_
فأرسل معنا اخان
یہ کہ حضرت یوسف (ع) کے بھائیوں نے بنیامین کو مصر لے جانے کے لیے حضرت یعقوب (ع) سے بات کی کہ اسکو ہمارے ساتھ مصر جانے کی اجازت دیں (فأرسل معنا اخانا) کے جملے سے معلوم ہوتا ہے کہ بنیامین اپنے والد گرامی کی اجازت کے بغیر سفر نہیں کرتے تھے_
10_حضرت یعقوب (ع) کا اپنے بیٹوں اور اہل خانہ پر مکمل تسلطّ تھا _
یأبانا منع منا الکیل فارسل معنا اخان
11_ والدین، اپنے بیٹوں پر امر و نہی کرنے کا حق رکھتے ہیں_
فأرسل معنا اخان

12_ بیٹوں کے لیے والدین کا کہنا ماننا اور ان کے کہنے پر عمل کرنا، اولاد کی ذمہ داری اور ان کے ساتھ معاشرت و زندگی کرنے کے آداب میں سے ہے_
فأرسل معنا اخان

اطاعت :
والد کی اطاعت 11، 12
اہل خانہ :
اہل خانہ کی سرپرستی 10
برادران یوسف(ع) :
برادران یوسف (ع) اور بنیامین کا سفر 2، 3، 4، 5; برادران یوسف(ع) اور یعقوب (ع) 3; برادران یوسف(ع) قحط کے دوران 7;برادران یوسف(ع) کا زندگی کو چلانے کا طریقہ 7;برادران یوسف(ع) کا لوٹنا 1 ; برادران یوسف(ع) کا وعدہ 4;برادران یوسف(ع) کو غلات سے منع کرنا 2، 5;برادران یوسف(ع) کی حضرت یعقوب (ع) کو رپوٹ دینا 1، 2;برادران یوسف(ع) کی خواہشات 3; برادران یوسف(ع) کے پیش آنے کا طریقہ 3
بنیامین :
بنیامین اور حضرت یعقوب(ع) کی رضایت 9بنیامین سے محبت 3;بنیامین کا حضرت یعقوب (ع) کا احترام کرنا 9; بنیامین کی حفاظت 4;بنیامین کے لیے خطرے کا احساس 8
سرزمین :
کنعان کی سرزمین حضرت یوسف کے زمانے میں 6;کنعان کی سرزمین کی تاریخ 6; کنعان کی سرزمین میں قحط 6
عواطف :
برادری کی عطوفت
فرزند :
فرزند پر حق 11; فرزند کی ذمہ داری 12
معاشرت :
معاشرت کے آداب 12
والد :
والد ہ سے پیش آنے کا طریقہ 12;والد کا احترام 9; والد کے حقوق 11، 12
یعقوب :
حضرت یعقوب اور بنیامین کا سفر کرنا 8;حضرت یعقوب کی سرپرستی 10
یوسف :
حضرت یوسف کا قصہ 1، 2، 3، 4، 5، 7، 8

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلاَّ كَمَا أَمِنتُكُمْ عَلَى أَخِيهِ مِن قَبْلُ فَاللّهُ خَيْرٌ حَافِظاً وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ (٦٤)
یعقوب نے کہا کہ ہم اس کے بارے میں تمہارے اوپر اسی طرح بھروسہ کریں جس طرح پہلے اس کی بھائي یوسف کے بارے میں کیا تھا _خیر خدا بہترین حفاظت کرنے والا ہے اور وہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے (64)

1_ حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹوں کے مشورے کو قبول نہیں کیا اور بنیامین کو مصر بھیجنے کی مخالفت کی _
قال ہل ء امنکم علیہ الا کما امنتکم علی اخیہ من قبل

2_ حضرت یعقوب، بنیامین کی حفاظت کے لیے اپنے بیٹوں کی تاکید اور وعدے پر مطمئن نہیں تھے_
قال ہل ء امنکم علیہ الا کما امنتکم علی اخیہ من قبل
(ہل ء امنکم ...) میں استفہام ،انکاری ہے جو نفی کے معنی میں ہے_" ا مَنَ " (ء امن)کا مصدر ہے_ جو اطمینان کرنے اور امین سمجھنے کے معنی میں ہے _ پس (ہل ء امنکم ...) کا معنی یہ ہوا کہ میں تم کو بنیامین کے بارے میں امین نہیں سمجھتا ہوں اور تمہارے وعدوں پر مجھے اطمینان نہیں ہے_

3_ برادران یوسف(ع) کی آنحضرت (ع) کی حفاظت کے سلسلہ میں بدعہدی کی وجہ سے حضرت یعقوب(ع) کو 1پنے بیٹوں کی بنیامین کی حفاظت کے سلسلہ میں عہد پر عدم اطمینان تھا_
ہل ء امنکم علیہ الا کما امنتکم علی اخیہ من قبل
حضرت یعقوب (ع) نے بنیامین کی حفاظت کے بارے میں اپنے بیٹوں کے وعدونپر اعتماد و اطمینان کو حضرت یوسف (ع) کی حفاظت کے ساتھ تشبیہ دی _ اس میں وجہ شبہہ بے فائدہ اور بے نتیجہ ہونا ہے _ پس اس صورت میں " ہل امنکم علیہ الا ..." کا معنی یہ ہوگا کہ میرا اعتماد آپ لوگوں پر(اگر میں اعتماد کروں بھی سہي) تو بے ثمر و بے فائدہ ہے _ جس طرح میں نے یوسف (ع) کے بارے میں آپ پر اعتماد کیا تھا_

555

4_حضرت یعقوب(ع) کا بنیامین کو بیٹوں کے ہمراہ نہ بھیجنے کا سبب یہ تھا کہ کہیں یہ بھی یوسف(ع) جیسی مصیبت سے دوچارنہ ہو جائے_
الّا کما امنتکم علی اخیہ من قبل
حضرت یعقوب(ع) نے حضرت یوسف (ع) کا نام لینے کی بجائے بنیامین کے بھائي کے عنوان سے ان کو یاد کر کے ایك لطیف نکتہ کی طرف اشارہ کیا کہ ان دونوں کا آپس میں بھائي ہونے کے رشتے نے مجھے ان کی ایك سرنوشت (یعنی باپ سے جدائي اور فراق) کی وجہ سے پریشانی کردیا ہے_

5_افراد کو ذمہ داری سونپنے سے پہلے افراد کے سابقہ اعتماد پر توجہ رکھنا ضروری ہے_
ہل ء امنکم علیہ الا کما امنتکم علی اخیہ من قبل

6_ کسی فرد کا برا ماضی ہی اس بات کیلئے کا فی ہے کہ اس فرد سے احتیاط کی جائے اور اس کے قول و قرار پر یقین نہ کیا جائے_
ہل ء أمنکم علیہ الا کما امنتکم علی اخیہ من قبل

7_ افراد کے سوء سابقہ کی انہیں یادآوری کرانا اور اس پر اثر مرتب کرناجائزہے تا کہ مستقبل میں ایسے واقعات کی روك تھام کی جاسکے_
ہل ء امنکم علیہ الا کما امنتکم علی اخیہ من قبل

8_ گذرے ہوئے حوادث سے عبرت حاصل کرنا ضروی ہے تا کہ آئندہ اس جیسے واقعات سے محفوظ رہا جائے_
ہل ء امنکم علیہ الا کما امنتکم علی اخیہ من قبل

9_حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹوں کے اس وعدے پر کہ وہ حضرت یوسف (ع) کے حفاظت کریں گے ان پر اطمینان کیا اور ان کی حفاظت کرنے کے سلسلہ میں دل کو سہارا دیا _
کما امنتکم علی اخیہ من قبل

10_ افراد کو کسی شے یا چیزکی حفاظت کرنے میں مؤثر جاننا ، شرك کا موجب نہیں بنتا اور یہ توکل الہی اور مقام نبوت کے منافی نہیں ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

كما امنتكم على اخيہ من قبل
اس سورہ ميں آيت كريمہ(38) (ما كان لنا ان نشرك باللہ من شيء) كى دليل كى وجہ سے حضرت يعقوب(ع) ذرہ برابر بھى شرك كى طرف ميلان نہيں ركھتے تھے(كما امنتكم على اخيہ) كا جملہ بتاتا ہے كہ حضرت يعقوب (ع) اپنے بيٹوں كو امين خيال كرتے تھے اسى وجہ سے يوسف (ع) كى حفاظت ان كے سپردكردى پس اس سے معلوم ہوا كہ اشخاص كو كسى شے كى حفاظت ميں مؤثر سمجھنا، شرك نہيں اور نبوت كے مقام كے ساتھ بھى ناسازگار نہيں ہے_
556
11_ خداوند متعال، بہترين محافظ اور نگہبان ہے _
فاللہ خير حافظ
12_ خداوند متعال، ارحم الراحمين (تمام مہربانوں سے بہتر مہربان) ہے _
فاللہ خير حافظاً و ہو ارحم الراحمين
13_ خداوند متعال كا اپنے بندوں كى حفاظت و نگہبانى كرنا، اسكى وسيع تر رحمت كى وجہ سے ہے _
فاللہ خير حافظاً و ہو ارحم الراحمين
خداوند عالم كو بہترين حافظ ياد كرنے كے بعد خداوند متعال كى توصيف (ارحم الراحمين) سے كرنا گويا اس بات كو بتاتا ہے كہ ان دو صفتوں كے درميان ارتباط ہے _ يعنى كيونكہ وہ ارحم الراحمين ہے اسى وجہ سے بہترين محافظ بھى ہے_
14_ انسانوں كى امانتدارى كرنا اور اس امانت كى حفاظت پر پورا اترنا،ان كے رحم ودلسوزى كے ساتھ مربوط ہے _
فاللہ خير حافظاً و ہو ارحم الراحمين
15_ رحم و دلسوزى كا نہ ہونا، لوگوں سے خيانت كرنے كا سبب بنتا ہے _
قال ہل ء امنكم عليہ ... فاللہ خير حافظاً و ہو ارحم الراحمين
16_ حضرت يعقوب (ع) كى اپنے بيٹوں سے دورى كرنے كى وجہ يہ تھى كہ ان ميں رحم ودلسوزى نہيں تھى اور وہ حضرت يوسف(ع) اور بنيامينسے مہربانى سے پيش نہيں آتے تھے_
ہل ء امنكم عليہ الا كما امنتكم على اخيہ من قبل فاللہ خير حافظاً و ہو ارحم الراحمين

احتياط:
احتياط كرنے كے ضرورى موارد 6
اسماء و صفات :
ارحم الراحمين 12
اعتماد :
بے اعتمادى كے اسباب 6
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كا محافظ و نگہبان ہونا 11;اللہ تعالى كى رحمت كے آثار 13; اللہ تعالى كے مختصّات 11
امانتدارى :
امانتدارى كا پيش خيمہ 14
انسان :
انسانوں كى محافظت 13
برادران يوسف (ع) :
برادران يوسف(ع) اور بنيامين 16; برادران يوسف(ع) اور يوسف (ع) 3، 9، 16; برادران يوسف(ع) پر اعتماد
557
9;برادران يوسف(ع) پر بے اعتمادى 2، 3; برادران يوسف(ع) كے مشورے كو رد كرنا 1
بنيامين :
بنيامين كى محافظت 3; بنيامين كے انجام سے پريشانى 4
بے رحمى :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بے رحمی كے آثار 15
تاريخ :
تاريخ سے عبرت حاصل كرنے كى اہميت 8
توكل:
توكل كرنے كى حقيقت 10
حافظ :
بہترين حفاظت كرنے والا 11
حوادث :
ناگوار حوادث سے بچنے كا طريقہ 8; ناگوار حوادث كے تكراركے موانع 7
خيانت :
خيانت كا پيش خيمہ 15
ذمہ دارى :
ذمہ داريوں كى تقسيم ميں مؤثر عوامل 5
سابقہ :
بُرے سابقہ كے آثار 6
شرك :
شرك كى حقيقت 10
عبرت :
عبرت كے اسباب8
لوگ :
لوگوں پر اعتماد اور توكل 10; لوگوں پر اعتماد اور شرك 10; لوگوں كے سابقہ كى اہميت 5
مہربانى :
مہربانى كے آثار 14
يادآورى :
بُرے سابقہ كى يادآورى كرنے كا جواز 7
يعقوب (ع) :
يعقوب(ع) اور برادران يوسف(ع) كا عہد و پيمان 2; يعقوب (ع) اور برادران يوسف(ع) كى بے رحمى 16; يعقوب (ع) اور بنيامين 4;يعقوب(ع) اور بنيامين كا سفر كرنا 1 ; يعقوب(ع) كا اعتماد 9; يعقوب(ع) كا شك 2;يعقوب(ع) كى بے اعتمادى كے دلائل 3;يعقوب(ع) كى پريشانى كے اسباب 4; يعقوب(ع) كى مخالفت اور برادران يوسف(ع) 1
يوسف :
يوسف كا قصہ 1، 2، 3، 4، 9، 16; يوسف كى حفاظت9

وَلَمَّا فَتَحُواْ مَتَاعَهُمْ وَجَدُواْ بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ قَالُواْ يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي هَـذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ذَلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ (٦٥)

558

پھر جب ان لوگوں نے اپنا سامان كھولا تو ديكھا كہ ان كى بضاعت (قيمت)واپس كردى گئي ہے تو كہنے لگا بابا جان اب ہم كيا چاہتے ہيں يہ ہمارى پونجى بھى واپس كردى گئي ہے اب ہم اپنے گھر والوں كے لئے غلہ ضرور لائيں گے اور اپنے بھائي كى حفاظت بھى كريں گے اور ايك اونٹ كا بار اور بڑھواليں گے كہ يہ بات اس كى موجودگى ميں آسان ہے (65)

1_ حضرت يعقوب(ع) كے بيٹوں نے سفر كى رپورٹ دينے كے بعد، مصر سے خريدارى كيئے ہوئے سامان كو كھولنا شروع كر ديا _

و لما فتحوا متاعہم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

2_حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں نے جب اپنے سامان کو کھولا تو مصر سے خریداری کیئے ہوئے غلات کے درمیان اسکی قیمت کو پایا_
و لما فتحوا متاعہم وجدوا بضاعتہم ردت الیہم
3_حضرت یعقوب(ع) کے بیٹوں نے جب اداشدہ قیمت کو واپس پایا تو خوش ہوگئے اور حضرت یعقوب کو رپوٹ دی _
قالوا ىأبانا ما نبغی ہذہ بضاعتنا ردّت الین
(ما نبغي) میں(ما) استفہامیہ اور نبغی کا مفعول ہے _ (بغي) کا معنی چاہنا اور طلب کرنا ہے (ما نبغی) یعنی اس سے زیادہ ہم کیا چاہتے ہیں؟
4_ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹے اس بات پر اطمینان رکھتے

559
تھے کہ ان کے سرمایہ کو جان بوجھ کر واپس لوٹا دیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں یوسف (ع) کے کارمندوں نے کوئي بھول نہیں کي
وجدوا بضاعتہم ردّت الیہم ...ہذہ بضاعتنا ردّت الین
(ردّت الینا)کا جملہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹے مطمئن تھے کہ ان کی پونجی ان کی طرف لوٹا دی گئي ہے _ یعنی یہ گمان بھی نہیں تھا کہ انہوں نے غلطی سے رکھ دیا ہو تا کہ اسکو واپس لوٹا نے کواپنے لیئے ضروری سمجھیں_
5_ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں نے ان کو اس بات کی یقین دہانی کرائي کہ عزیز مصر (یوسف (ع)) نے ان کی پونجی کو بغیر کسی کمترین منت و سماجت اور ہمیں خبر دیئےغیر واپس لوٹا دیاہے _
ہذہ بضاعتنا ردّت الین
(ردّت) کے فعل کو مجہول لانا اورفاعل کاذکر نہ کرنا ، اس معنی کو بتا رہا ہے کہ مال کا کا واپس لوٹانا اس طرح تھا کہ ہمیں کوئي خبر نہ ہوتا کہ ہمیں کسی قسم کی شرمندگی کا احساس نہ ہو _
6_ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹے اپنے باپ کے ساتھ اور ان کی سرپرستی میں زندگی بسر کرتے تھے _
و لما فتحوا متاعہم ...قالوا یابانا ما نبغی ہذہ بضاعتنا ردّت الین
7_ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں نے جب اپنے سرمایہ کو واپس اپنے پاس دیکھا تو دوبارہ کوشش شروع کردی تا کہ والد بزگوار کو راضی کریں کہ وہ بنیامین کو ہمارے ساتھ روانہ کریں_
قال ہل أمنكم ... ىأ بانا ما نبغی ہذہ بضاعتنا ردّت الینا و نمیر اہلنا و نحفظ أخان
حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں کا یہ جملہ (ما نبغی ہذہ بضاعتنا ...) کوقرینہ مخاطب (یابانا) کے ساتھ دیکھیں تو کہ ان کا مقصود حضرت (ع) کی رضایت کو جلب کرنا ہے تا کہ وہ بنیامین کو ہمارے ساتھ بھیجیں _
8_ حضرت یوسف (ع) کا یہ اندازہ (اپنے بھائیوں کو ان کی پونجی واپس لوٹا دیں تو دوبارہ مصر آنے میں میلان پیدا کریں گے) اور ان کا حدس لگانا مناسب و صحیح تھا_
لعلہم یعرفونہا ... لعلہم یرجعون ... ما نبغی ہذہ بضاعتنا ردّت الینا و نمیر اہلن
9_ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں کے لیے اپنے خاندان کے نان و نفقہ کو مہیا کرنے کے لیے تنہا راستہ مصر کا سفر تھا
_
و نمیر اہلن
(میرة) طعام کے معنی میں ہے اور (میر)" نمیر" کا مصدر ہے جسکا معنی طعام کو فراہم اور مہیا کرنا ہے _
10_ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں کی بنیامین کو مصر ہمراہ

560
لے جانے کے لیے باپ کی رضایت کو جلب کرنے کے دلائل میں سے خورد و خوراك کے مہیا کرنے کی ضرورت اور اسکو آمادہ کرنے کے لیے سرمایہ کا ضروری نہ ہونا اور دربار مصر کی فرزندان یعقوب(ع) پر خاص عنایت و غیرہ تھے
_
ما نبغی ہذہ بضاعتنا ردّت الینا و نمیر اہلن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت یعقوب(ع) كے بیٹوں كا یہ جملہ (یا ابانا ہذہ ...) بنیامین كو سفر میں ہمراہ لے جانے میں حضرت (ع) كی رضایت كو جلب كرنا مقصود ہے _ اور ان كا ہر جملہ ان میں سے ایك دلیل ہے كہ ان كو سفر پر بھیجنا ضروری ہے _ اور حضرت یعقوب (ع) كے بیٹے (ما نبغی ...) كے جملے سے یہ بیان كرنا چاہتے ہیں كہ ہم پر عزیز مصر نے بہت لطف و مہربانی كی ہے اسی وجہ سے ہمارے لیے مناسب نہیں ہے كہ انكی اس خواہش (بنیامین كو ہمراہ لائیں) كو پورا نہ كریں انہوں نے جملہ (نمیر اہلنا) كو ایك مقدر جملہ مثل (نستظہر بہا) (یعنی اس لوٹائي ہوئي پونچی سے مدد حاصل كریں گے) پر عطف كیا ہے _ اس سے یہ بیان كرنا چاہتے ہیں كہ خوراك كو خریدنے میں كسی مشكل سے دوچار نہیں ہیں اور (نحفظ اخانا) كا جملہ اس بات كو بتارہا ہے كہ عزیز مصر كے مثبت جواب اور خوراك كے حصول كے لیے اپنے بھائي كی حفاظت لازمی كریں گے اور (ذلك كیل یسیر) اس كو بتارہا ہے كہ ہم طعام لانے كے لیے بہت محتاج ہیں _

11_ حضرت یعقوب (ع) كے بیٹوں نے بنیامین كو مصر كے سفر پر لے جانے كے لیے دوبارہ محبت بھرا عہد كیا _

نمیر اہلنا و نحفظ اخان

12_ حضرت یعقوب (ع) كو بنیامین كے ہمراہ بھیجنے كے لیے جو دلائل دے گے ان میں خوراك كے حصّے كی ممنوعیت كاختم ہونا، اور ایك اونٹ كے سامان كا زیادہ ہونا شامل تھا _

و نزداد كیل بعیر ذلك كیل یسیر

(ازدیاد) (نزداد) كا مصدر ہے جو كہ باب افتعال سے ہے جسكا معنی زیادہ اور اضافہ كی درخواست كرنا ہے _ (كیل بعیر) سے مراد اتنا وزن ہے جو ایك اونٹ اٹھا سكتا ہے اور جملہ (فان لم تأتونی بہ فلاكیل لكم ...) اور جملہ (منع منا الكیل) اس بات پر دلالت كرتا ہے كہ حضرت یوسف (ع) نے حضرت یعقوب (ع) كے بیٹوں كے لیے ان كی خوراك كے حصے پر پابندی لگادی جب تك وہ بنیامین كو ہمراہ نہیں لائیں گے اسی وجہ سے (نزاد كیل بعیر) سے مراد یہ ہے كہ بنیامین كو ساتھ لے جائیں گے تو خوراك كی پابندی ختم ہونے كے ساتھ ساتھ ہم ایك اونٹ كے وزن كی اضافی خوراك كا بھی تقاضا كرینگے _

13_ حضرت یوسف (ع) نے قحط كے سات سال میں غلات كی تقسیم كے لیے راشن بندی كا ایك قانون بنایا _

نزداد كیل بعیر

كیونكہ حضرت یعقوب (ع) كے بیٹوں كے ساتھ بنیامین كے آنے سے ایك اونٹ كے وزن كی اضافی خوراك ان كو مل جاتی اس بات سے چند

نكات كا اشارہ ملتا ہے : 1_ خوراك كا حصہ ہر ایك كے لیے مخصوص تھا _2_ اور یہ خوراك كا حصہ ہر ایك اونٹ كا وزن تھا اس سے زیادہ نہیں تھا_

14_ حضرت یوسف(ع) ہر مرحلہ میں ہر شخص كے لیے ایك اونٹ كے وزن كا غلّہ فروخت كرتے تھے_

نزداد كیل بعیر

15_ حضرت یوسف (ع) كی طرف سے قحط كے سات سالوں میں غلات كی تقسیم كے لیے یہ قانون تھا كہ جو شخص غلّہ كا تقاضا كر تا سہمیہ بھی اسی كودیا جاتا_

نزداد كیل بعیر

اگر كوئي شخص دوسرے كا حصّہ لے سكتا تو (نزاد كیل بعیر) (بنیامین كے آنے سے ایك اونٹ كے وزن كی خوراك كو دریافت كرسكتے ہیں) یہ بات بنیامین كو مصر لے جانے كے لیے ایك مستقل دلیل كے عنوان سےبیان نہ كی جاتی _

16_ اونٹ ،مصر اور قدیمی كنعان میں سامان منتقل كرنے كے سلسلہ میں ایك رائج وسیلہ تھا _

و نزداد كیل بعیر

17_ حضرت یعقوب (ع) كے بیٹوں نے پہلے سفر میں جو غلّہ حاصل كیا تھا اسے قحط كے لیے كافی نہیں سمجھتے تھے لہذا وہ دوسرے حصے كو حاصل كرنے كے لیے مصر كی طرف سفر كرنے كو ضروری سمجھتے تھے _

ذلك كیل یسیر

(ذلك) كا اشارہ متاع اور خوراك كی طرف ہے جسكو حضرت یعقوب (ع) كے بیٹوں نے پہلے سفر میں حاصل كیا تھا اور "یسیر" كا معنی كم اور تھوڑا ہے_ یہ بات واضح ہے كہ قحط كے سالوں كے لیے یہ بہت ہی كم تھا_

18_ خوراك مہیا كرنا ضروری ہے اور اپنی معاش و زندگی كو چلانے میں سستی و غفلت سے پرہیز كرنا چاہیے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نمیر اہلنا ...ذلك کیل یسر

19_ قحط اور خوراك كی كمی كے دوران اپنی ذاتی ضرورت كے لیے خوراك كو ذخیرہ كرنے كا جائز ہونا_

نمیر اہلنا ...ذلك کیل یسیر

آل یعقوب:

آل یعقوب كا معاش مہیا كرنا 9

احكام : 9

برادران یوسف (ع) :

برادران یوسف (ع) اور بنیامین كا سفر 7، 10، 11، 12;برادران یوسف (ع) اور حضرت یعقوب (ع) 5، 6، 7 ; برادران یوسف (ع) اور حضرت یعقوب (ع) كی رضایت 10، 12;برادران یوسف (ع) اور غلات كی كمی 17; برادران یوسف (ع) اور مصر كا سفر 17;برادران یوسف (ع) كا اطمینان 4;برادران یوسف (ع) كا عہد و پیمان 11;

برادران یوسف (ع) كا كردار 9;برادران یوسف (ع) كا مال تجارت 1;برادران یوسف (ع) كی خوشحالی 3;برادران یوسف (ع) كی زندگی كرنے كی جگہ 6; برادران یوسف (ع) كی كوشش 7; برادران یوسف (ع) كے تجارت كے مال كا واپس ہونا 2، 3، 4، 5، 7;برادران یوسف (ع) كے سفر كرنے كے دلائل 10، 12

بنیامین :

بنیامین كی محافظت11

شتر :

شتر كے فوائد 16

غلّات :

حضرت یوسف (ع) كے زمانے میں غلات كا سہم معین ہونا 13، 14، 15

قحط :

قحط كے دوران مینخوراك كا ذخیرہ كرنا 19

قدیمی مصر:

قدیمی مصر میں اونٹ 16; قدیمی مصر میں سامان كو حمل و نقل كرنے كے و سائل 16

معاش:

معاش كو مہیا كرنے كی اہمیت 18

یعقوب (ع) :

یعقوب (ع) كو راضی كرنے كا پیش خیمہ7

یوسف(ع) :

حضرت یوسف (ع) كا قصہ 1، 2، 3، 4، 7، 8، 11، 12، 13 ، 17; حضرت یوسف (ع) اور منت سماجت 5; حضرت یوسف(ع) كی اقتصادی سیاست 13 ، 14 ،15;حضرت یوسف(ع) كی دوراندیشی كا متحقق ہونا8

قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّى تُؤْتُونِ مَوْثِقاً مِّنَ اللّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلاَّ أَن يُحَاطَ بِكُمْ فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ (٦٦)

یعقوب نے كہا كہ میں اسے ہر گر تمھارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تك كہ خدا كی طرف سے عہد نہ كرو گے كہ اسے واپس ضرور لائو گے مگر یہ كہ تمھیں كو گھیر لیا جائے _اس كے بعد جب ان لوگوں نے عہد كرلیا تو یعقوب نے كہا كہ اللہ ہم لوگوں كے قول و قرار كا نگراں اور ضامن ہے (66)

1_ حضرت یعقوب (ع) بالآخر بنیامین كو اپنے بیٹوں كے ہمراہ مصر بھیجنے پر رضامند ہوگئے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قال لن ارسلہ معکم حتی تؤتون موثق

2_ حضرت یعقوب(ع) نے اپنے بیٹوں کے ہمراہ بنیامین کو مصر بھیجنے کے لیے خدا متعال کے ساتھ عہد و پیمان باندھنے کے ساتھ مشروط کردیا (خداوند متعال کے ساتھ عہد و پیمان باندھیں اور اس کے نام کی قسم اٹھائیں)

لن ارسلہ معکم حتّی تؤتون موثقاً من اللہ

(موثق) کا معنی عہد و پیمان ہے (لام) جو (لتأتنّنی) پر داخل ہوا ہے یہ لام قسم ہے یعنی ایسا وعدہ جو قسم خداوندی کے ساتھ ہو (من اللہ) کا جملہ اس بات کو بتاتا ہے کہ قسم بھی خداوند متعال کے نام سے اور عہد و پیمان بھی اسی کے ساتھ ہو (حتی تؤتون موثقا) یعنی قسم اٹھانا اور وعدہ کرنا_

3_ حضرت یعقوب (ع) نے بنیامین کی حفاظت کے سلسلہ میں اپنے بیٹوں کو تاکید کی کہ ان سے کوئي عذر و حیلہ قبول نہیں کیا جائے گا مگر یہ کہ تم پر کوئي غالب آجائے اور تم بے بس ہوجاؤ_

حتی تؤتون موثقا من اللہ لتأتنّنی بہ الّا ان یحاط بکم

4_ حضرت یعقوب (ع) بنیامین اور اس کی سلامتی سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے اس کی جدائي ان کے لیے رنج و دکھ کا موجب تھی _

لتأتنّنی بہ

جملہ(انا لہ لحافظون) اورگذشتہ آیت میں (فاللہ خیر حافظاً) اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ حضرت یعقوب (ع) ،بنیامین کو کسی دکھ و مصیبت میں نہیں دیکھنا چاہتے تھے _ اور جملہ (لتأتنّنی بہ) (اسکو میرے پاس لاؤ) اس بات کی حکایت کرتا ہے کہ اسکی جدائي حضرت (ع) کے لیے مشکل تھی اور وہ اسکو اپنے پاس ہی دیکھنا چاہتے تھے_

5_ حضرت یعقوب (ع) اپنے بیٹوں سے اس بات کی توقع نہیںرکھتے تھےکہ وہ بنیامین کی حفاظت کے سلسلہ میں اپنے آپ کو خطرے میں ڈالیں اور اسکو واپس لوٹا نے میں کوشش کریں_

الّا ان یحاط بکم

احاطة (یحاط) کا مصدر ہے جو کسی شے کو اس کے تمام اطراف سے گرفت میں لینے کو کہتے ہیں _ آیت شریفہ میں مغلوب ہونے کے معنی کے لیے کنایة استعمال ہوا ہے _ یعنی تمام راستوں اور امیدوں کا ختم ہوجانا _

6_ حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ بنیامین کی حفاظت اور واپس لوٹانے کی قسم سے ناتوانی اور عذر کو مستثنی قرار دیں_

لتأتنّنی بہ الّا ان یحاط بکم

ظاہر عبارت یہ ہے کہ جملہ (الّا ان یحاط بکم) قسم (لتأتنّنی بہ) سے استثناء ہے اسی وجہ حضرت یعقوب (ع) اپنے بیٹوں کو تاکید کر رہے تھے کہ قسم اٹھاتے وقت مجبوری اور عذر کو استثناء کریں اور اس طرح کہیں (واللہ لناتینك بہ الّا ان یحاط بنا) (خدا کی قسم بنیامین کو آپ کی

طرف واپس لائیں گے مگر یہ کہ ہم مجبور و مغلوب ہوجائیں اور تمام راستے ہمارے لیے بند ہوجائیں) _

7_ خدا کی قسم اٹھاتے وقت اور اس سے عہد و پیمان کرتے وقت مناسب یہ ہے کہ اپنی ناتوانی کو اس سے استثناء کیا جائے _

لتأتنّنی بہ الّا ان یحاط بکم

8_ عذر اور ناتوانی کی وجہ سے عہد و قسم کو پورا نہ کرنے کی صورت میں (عقوبت و کفارہ) ضروری نہیں ہوتاہے_

لتأتنّنی بہ الّا ان یحاط بکم ... قال اللہ علی ما نقول وکیل

9_ الہی ذمہ داریوں و قسم اور عہد کو پورا کرنے کی شرط ، استطاعت ہے _

الّا ان یحاط بکم

10_ حضرت یعقوب (ع) کے آئین اور ان کے خاندان کے نزدیك ،خدا کی قسم اٹھانا اور اس سے عہد و پیمان کی خاص اہمیت تھي_

حتی تؤتون موثقاً من اللہ ...الاّ ان یحاط بکم

12_ عہد و قسم کی پابندی اور اس کے تقاضے کے مطابق عمل کرنا ضروری ہوتاہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حتی توتون موثقاً من اللہ لتاتنّنی بہ
13_ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں نے قسم اٹھائي اور خداوند متعال سے عہد و پیمان باندھا کہ جتنا بھی ممکن ہو بنیامین کی حفاظت کریں گے اور اسکو باپ کے پاس واپس لوٹا ئیں گے_
حتی توتون موثقا فلما اتوہ موثقہم
14_ حضرت یعقوب(ع) نے خداوند متعال کو اپنے بیٹوں کے قول و قرار پر اپنا وکیل قرار دیا _
قال اللہ علی ما نقول وکیل
15_حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹوں کو قسم اور اپنے عہد و پیمان کے توڑنے پر خدا کے عذاب سے ڈرایا_
قال اللہ علی ما نقول وکیل
سیاق آیت دلالت کرتی ہے کہحضرت یعقوب (ع) کااپنے بیٹوں کے قول و قرار پر خداوند متعال کو وکیل قرار دینے کا مقصد یہ تھا کہ وہ ان کو عذاب الہی سے ڈرائے_
16_خداوند متعال کی قسم کو توڑنا اور اس کے عہد و پیمان پر عمل نہ کرنا، خداوند متعال کے عذاب کا سبب بنتاہے_
اللہ علی ما نقول وکیل
17_ حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹوں کو قسم اور عہد و پیمان پر عمل کرنے کے لیے انہیں خداوند متعال کی نظارت اور گواہی کی طرف متوجہ کیا _
اللہ علی ما نقول وکیل
(اللہ ...) والے جملے کو اگر جملہ خبری فرض کریں تو مذکورہ معنی حاصل ہوتاہے _

18_ خداوند متعال پر توکل کرناضروری ہے _
اللہ ما علی ما تقول وکیل

آل یعقوب :
آل یعقوب میں قسم اٹھانا 10
احکام 7 ،8
ادیان :
ادیان کی تعلیمات 11
اللہ تعالی :
اللہ تعالی سے عہد و پیمان 7 ،11، 13 ; اللہ تعالی کی وکالت 14;اللہ تعالی کے عذاب سے ڈرانا 15
برادران یوسف :
برادران یوسف اور بنیامین 13; برادران یوسف اور بنیامین کا سفر کرنا 1; برادران یوسف کا عہد و پیمان 2، 13; برادران یوسف کا قسم اٹھانا 2 ، 13;برادران یوسف کو خبردار کرنا 15;برادران یوسف کی ذمہ داری کی حدود3 ، 5 ، 6;برادران یوسف کی ضمانت 2
بنیامین :
بنیامین کی محافظت 3 ، 5 ، 6، 13;بنیامین کے سفر پر راضی ہونا 2
توکل:
اللہ تعالی پر توکل کرنے کی اہمیت 18
ذکر:
اللہ تعالی کی گواہی کا ذکر 17; اللہ تعالی کی نظارت کا ذکر 17
سزا :
سزا کے اسباب 16
شرعی ذمہ داري:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

شرعی ذمہ داری کو بجالانے کی قدرت9
عہد :
عہد کا ادیان میں ہونا 11; عہد کو وفاء کرنے پر عاجز ہونا 7 ،8 ; عہد و پیمان سے وفاکی اہمیت 12 ،17;عہد و پیمان کے احکام 7 ، 8 ، 9 ، 12 ; عہد و پیمان سے وفا کے شرائط 9
عہدشكني:
عہد شکنی کا گناہ 16;عہدشکنی کی سزا 15
قسم :
ادیان میں قسم کا ہونا 11; اللہ تعالی کی قسم اٹھانا 11 ;قسم اٹھانے کی اہمیت 10 ;قسم اٹھانے کے احکام 7 ، 8 ،9، 11 ، 12; قسم اٹھانے میں استثناء 7 ، 8 ;قسم کو پورا کرنے سے عاجز ہونا 7 ،8 ; قسم کو پورا کرنے کی اہمیت 11 ، 12 ، 17 ; قسم کو پورا کرنے کے شرائط 9 ;قسم کو توڑنے کا گنا ہ16;قسم کو توڑنے کی سزا ء 15

566

یعقوب (ع) :
حضرت یعقوب (ع) اور برادران یوسف 3 ، 6 ،17 ; حضرت یعقوب (ع) اور برادران یوسف کا عہد و پیمان 14; حضرت یعقوب (ع) اور برادران یوسف کی امیدیں 1 ; حضرت یعقوب (ع) اور بنیامین کا سفر 1 ، 2 ; حضرت یعقوب (ع) اور بنیامین کی جدائي 4; حضرت یعقوب(ع) کا خبردار کرنا 15;حضرت یعقوب (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3 ، 5 ، 6 ، 14; حضرت یعقوب (ع) کا وکیل 14; حضرت یعقوب (ع) کی بنیامین سے محبت 4;حضرت یعقوب (ع) کی توقعات 5;حضرت یعقوب (ع) کی رضایت 1 ; حضرت یعقوب (ع) کی رضایت کے شرائط 2 ; حضرت یعقوب کی نصیحتیں3 ; حضرت یعقوب (ع) کے پیش آنے کا طریقہ 17; حضرت یعقوب (ع) کے تقاضے6; حضرت یعقوب (ع) کے دین میں قسم اٹھانا 10 ; حضرت یعقوب (ع) کے رنج و الم کے اسباب 4
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) کا قصہ 13

وَقَالَ يَا بَنِيَّ لاَ تَدْخُلُواْ مِن بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُواْ مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ وَمَا أُغْنِي عَنكُم مِّنَ اللّهِ مِن شَيْءٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلاَّ لِلّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ (٦٧)
اور پھر کہا کہ میرے فرزند و دیکھو سب ایك دروازے سے داخل نہ ہونا اور متفرق دروازوں سے داخل ہونا کہ میں خدا کی طرف سے آنی والی بلائوں میں تمھارے کام نہیں آسکتا حکم صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اسی پر میرا اعتماد ہے اور اسی پر سارے توکل کرنے والوں کو بھروسہ کرنا چاہیئے (67)

1_ حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹوں کو مصر کی طرف سفر کرنے کے سلسلہ مینمعارف الہی سے واقف کیا اور ان کو توحید کے حقائق کی یاد دہانی اورتعلیم فرمائي_
قال یا بنی لا تدخلوا ... و علیہ فلیتوکل المتوکلون
2_حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں مصر کے متعدد دروازے تھے_
لا تدخلوا من باب واحد و ادخلوا من أبواب

567

متفرقہ
3 _ حضرت یوسف (ع) کے دربار میں آنے جانے والوں کے لیے کئي دروازے تھے_
لا تدخلوا من باب واحد و ادخلوا من أبواب متفرقہ
(ادخلوا) کے مفعول سے کیا مرادہے کیا مصر کا شہر ہے یا حضرت یوسف (ع) کا دربار ہے ؟ اس میں دو نظریے ہیں مذکورہ معنی دوسرے احتمال کی صورت میں ہے اور آیت شریفہ 69 میں (لما تدخلوا) کے جملے کا تکرار احتمال اول کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تائید کرتاہے_
4_حضرت یعقوب (ع) ، اپنے بیٹوں کے دوسری بار مصر جانے میں ان کیلئے ایك حادثہ محسوس کررہے تھے اور ان کے لیے ناگوار واقعہ پیش آنے سے پریشان تھے_
لا تدخلوا من باب واحد ... ما اغنی عنکم من اللہ من شيء
5_ حضرت یعقوب (ع) اپنے بیٹوں کے لیے مصر میں داخل ہوتے وقت خطرہ کو محسوس کر رہے تھے_
لا تدخلوا من باب واحد ... ما اغنی عنکم من اللّہ من شيء
6_ حضرت یعقوب (ع) ، بنیامین کے لیے مصر کے سفر میں ناگوار حادثہ پیش آنے کا احتمال دے رہے تھے_
لا تدخلوا من باب واحد ... ما اغنی عنکم من اللہ من شيء
حضرت یعقوب (ع) اپنے بیٹوں کے لیے نہ پہلے سفر میں اور نہ ہی تیسرے سفر میں کسی پریشانی کو محسو س نہیں کررہے تھے کیونکہ بنیامین ان کے ہمراہ نہیں تھے (اذہبوا فتحسوا من یوسف و اخیہ آیت 87) اور انہوں نے کوئي خاص تاکید بھی نہیں کی اس سے معلوم ہوتاہے کہ اس سفر میں بنیامین کے لیے کوئي خطر کو محسوس کررہے تھے_
7_ حضرت یعقوب (ع) ،نے اپنے بیٹوں کو مصر کی طرف عازم سفر ہونے کے دوران تاکید کی کہ جب اس شہر میں داخل ہوں تو ایك دروزے سے داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہوں_
یا بنی لا تدخلوا من باب واحد و ادخلوا من ابواب متفرقہ
8_حضرت یعقوب (ع) جو خطرہ محسوس کررہے تھے اس سے محفوظ رہنے کے لیے وہ اپنے بیٹوں، کی مختلف دروازوں سے داخل ہونے میں نجات سمجھتے تھے_
و ادخلوا من ابواب متفرقة و ما اغنی عنکم من اللّہ من شيء
9_ حضرت یعقوب (ع) اس بات سے پریشان تھے کہ اگر میرے بیٹے مصر کے ایك دروازے سے داخل ہونگے تو وہ نظر بد اور حسادت کا شکار ہوجائینگے_
لا تدخلوا من باب واحد ... و ما اغنی عنکم من اللّہ من شيء

568

آیت شریفہ میں یہ بیان نہیں ہوا کہ حضرت یعقوب (ع) اپنے بیٹوں یا بنیامین کے لیے کس خطرے کا احساس کررہے تھے لیکن اکثر مفسرّین نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ انہوں نے ان کو مختلف دروازوں سے داخل ہونے کا حکم دیا تھا اس سے اندازہ ہوتاہے کہ وہ نظر بد یا اس کی مانند دوسری جیسی چیزوں سے ہراساں تھے_
10_ اپنے بچوں کی سلامتی کے لیے سوچنا اور اس کے لیے راستے کو اختیار کرنا ضروری ہے_
یا بنی لا تدخلوا من باب واحد
11_ کوئي شخص ، کوئي شے اور کوئي منصوبہ، خداوند متعال کی تقدیر و مشیت اور احکام تکوینی کے سامنے رکاوٹ نہیں بن سکتا ہے_
ما اغنی عنکم من اللہ من شيء ان الحکم الا اللہ
(اغناء) (مصدر اغنی) ہے اور یہ غنا سے ہے _ جو کفایت کرنے اور منع کرنے کے معنی میں آتاہے (لسان العرب) (من شيء) کا جملہ (ما اغني) کے لیے مفعول اور (من اللہ) حال ہے (شيء) کے لیے اس صورت میں (ما اغنی عنکم ...) کا معنی یوں ہوگا کہ میں اپنے ذہن اور منصوبے سے اس (بلا و مصیبت) کہ جو خداوند متعال کی طرف سے (مقدر) ہے اسے نہیں روك سکتااور، اس سے کفایت نہیں کرسکتاہوں_
12 _ حضرت یعقوب (ع) کی طرف سے اپنے بیٹوں کی تعلیمات میں سے یہ تھا کہ خداوند متعال کی کائنات ہستی پر حاکمیت ہے اور خداوند متعال کی ذات پر توکل کرنا اور توکل کرنے اور اسباب و علل کے مہیا کرنے میں کوئي منافات نہیں ہے _
و ادخلوا من ابواب متفرقہ و ما اغنی عنکم من اللہ من شيء
13_تمام کائنات ہستی اور علل و اسباب پر خداوند متعال کی حاکمیت اور تمام چیزیں حکم و تقدیر الہی کے سامنے تسلیم خم ہیں _
وادخلوا من ابواب متفرقہ و ما اغنی عنکم من اللہ من شيء ان الحکم الا اللہ
14_انسان کے لیے اسباب کی تلاش، خداوند عالم کی حاکمیت مطلق سے غفلت کا سبب نہیں بننی چاہیے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ادخلوا من ابواب متفرقہ و ما اغنی عنکم من اللہ من شيء الا الحکم الا اللہ
حضرت یعقوب (ع) ، اپنے بیٹوں کیلئے ناگوار حادثے سے بچانے کی تدبیر ذکرکرنے کے بعد اس بات کو بیان فرماتے ہیں کہ اس کے باوجود بھی ہم مقدرات الہی سے دامن نہیں بچاسکتے کیونکہ حکم و فرمان فقط اس ذات خداوند ی کے ساتھ مخصوص ہے _البتہ اس بات کی طرف توجہ ضروری ہے کہ تمام علل و اسباب اسکی مشیت اور حکومت کے دائرے میں عمل کرتے ہیں _
15_ خداوند متعال پر توکل اور اللہ تعالی کی حاکمیت مطلق پر اعتقاد رکھنا اس بات کا سبب نہیں بننا چاہیے کہ اسباب و علل طبیعی کو ترک کردیا جائے_
ادخلوا من ابواب متفرقة ... ان الحکم الا اللہ

569
علی توکلت
حضرت یعقوب (ع) کے خداوند متعال پر توکل کرنے (علیہ توکلت) انہیں اسباب کی تلاش و کوشش سے نہیں روکا (لا تدخلوا من باب واحد) یہ درس تمام لوگوں کے لیے ہے_یہ بات نہیں کہ فقط اسباب کو جمع کرنے کی کوشش توکل الہی سے منافات رکھتی ہے بلکہ اسباب و علل کو فراہم کیا جائے اور خداوند متعال پر بھی توکل کیا جائے_
16_ حضرت یعقوب (ع) کی توحید، خداوند متعال پر توکل کرنا تھا_
علیہ توکلت
(علیہ)کا لفظ (توکلت) پر مقدم ہونا، اس کا فائدہ دے رہا ہے_
17_فقط خداوند متعال کی کائنات ہستی پر حاکمیت توکل کا موجب اور اس کے غیر پر بھروسہ نہ کرنے کا سبب ہے _
ان الحکم الا اللہ علیہ توکلت و علیہ فلیتوکل المتوکلون
(إن الحکم الا اللہ) کی تفریع (علیہ فلیتوکل) فاء کے ذریعے بیان ہونا مذکورہ بالا معنی کو بتاتی ہے _
18_ فقط خداوند متعال ہی اس کے لائق ہے کہ اس پر توکل اور بھروسہ کیا جائے_
و علیہ فلیتوکل المتوکلون
(المتوکلون) توکل کا ارادہ کرنے والے سے مراد یا تو وہ لوگ ہیں جو غیر خدا پر توکل کرتے ہیں پس اس صورت میں (و علیہ فلیتوکل المتوکلون) کا معنی یوں ہوگا کہ وہ جو توکل کرنا چاہتے ہیں ان کو چاہیے کہ فقط خداوند متعال پر توکل کریں یا وہ لو گ جو غیر خدا پر توکل کرتے ہیں (تو غیر اللہ سے امید کو توڑ دیں) فقط خداوند متعال پر توکل کریں_
19_تمام امور میں خداوند متعال پر توکل کرنے کی ضرورت ہے _
علیہ فلیتوکل المتوکلون
(فلیتوکل) کے متعلق کو حذف کرنا اور اس بات کو بیان نہ کرنا کہ کس میں یا کن چیزوں پر توکل کیا جائے اس بات کو بتاتاہے کہ اسکا متعلق عام ہے جو (تمام امور) کو شامل ہے _

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی تقدیر کا حتمی ہونا 11 ، 13; اللہ تعالی کی حاکمیت 12 ، 13; اللہ تعالی کی حاکمیت کی اہمیت 14; اللہ تعالی کی خصوصیات 13،17،18; اللہ تعالی کے اوامر کا حتمی ہونا 11; اللہ تعالی کی قدرت 11; اللہ تعالی کی مشیت کا حتمی ہونا 11
انسان :
انسانوں کا عجز11
ایمان :
ایمان کے آثار 17; اللہ تعالی کی حاکمیت پر ایمان 17

570
برادران یوسف :
برادران یوسف کو تاکید و نصیحت کرنا 7; برادران یوسف کا دوسری بار مصر کی طرف سفر کرنا4 ،7; برادران یوسف کا مصر میں داخل ہونا 5 ، 8 ; برادران یوسف کے ساتھ حسد کرنا 9; برادران یوسف کے لیے نظربد کا ہونا 9

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

توحید :
توحید افعالی 13 ،17; توحید کی تعلیم 10
توکل:
اللہ تعالی اور مادی اسباب 12 ، 15; اللہ تعالی پر توکل 12 ، 15، 16،18; اللہ تعالی پر توکل کی اہمیت 19; اللہ تعالی پر توکل کے اسباب 17 ; غیر اللہ پر توکل کرنے کا ممنوع ہونا 17
دین :
دین کی تبلیغ 1
عقیدہ :
اللہ تعالی کی حاکمیت کا عقیدہ15
عواطف:
پدری عواطف 4
غفلت :
اللہ تعالی سے غفلت کے اسباب 14
فرزند:
فرزند کی سلامتی کی اہمیت 10
مادی اسباب :
مادی اسباب اور غفلت 14; مادی اسباب کے کردار کی اہمیت 15;مادی اسباب کا خدا کی قدرت میں ہونا 13
مصر قدیم :
مصر قدیم کی تاریخ 2; مصر قدیم کے متعدد دروازے 2; مصرد قدیم میں شہر کی تعمیر و ترقی 2
نظریہ کائنات:
توحیدی نظریہ کائنات13،18; نظریہ کائنات اور ایڈیالوجي17
یعقوب (ع) :
حضرت یعقوب اور برادران یوسف 1 ، 12; حضرت یعقوب (ع) اور بنیامین کا فر کرنا6 ; حضرت یعقو ب (ع) کا توکل 16 ; حضرت یعقوب (ع) کا قصہ 1 ، 4 ، 5 ، 6 ،7; حضرت یعقوب (ع) کی پریشانی 4 ، 5 ،6 ، 8; حضرت یعقوب (ع) کی پریشانی کا فلسفہ 9 ; حضرت یعقوب (ع) کی دور اندیشی 4 ، 5 ، 6،8 ; حضرت یعقوب (ع) کی تبلیغ 1; حضرت یعقوب (ع) کی تعلیمات 1 ، 12 ; حضرت یعقوب (ع) کی توحید 16; حضرت یعقوب (ع) کی نصیحتیں 7
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) کا قصہ 4 ، 5 ، 6 ،7،8; حضرت یوسف (ع) کے محل کی خصوصیات 3; حضرت یوسف (ع) کے محل کے متعدد دروازے 3

وَلَمَّا دَخَلُواْ مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُم مَّا كَانَ يُغْنِي عَنْهُم مِّنَ اللّهِ مِن شَيْءٍ إِلاَّ حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَـكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ (٦٨)

اور جب وہ لوگ اسی طرح داخل ہوئے جس طرح ان کے والد نے کہا تھا اگر چہ وہ خدائي بلا کو ٹال نہیں سکتے تھے لیکن یہ ایك خواہش تھی جو یعقوب کے دل میں پیدا ہوئي جسے انھوں نے پورا کرلیا اور وہ ہمارے دئے ہوئے علم کی بنا پر صاحب علم بھی تھے اگر چہ اکثر لوگ اس حقیقت سے بھی نا واقف ہیں(68)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

1 _ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹے دوسری بار مصر میں داخل ہوئے_
و جاء اخوة یوسف ... و لما دخلوا من حیث امرہم ابوہم
2 _ حضرت یعقوب (ع) کے بیٹے حضرت (ع) کے فرمان کے مطابق مصر میں داخل ہونے سے پہلے متفرق اور اس شہر کے مختلف دروازوں سے داخل ہوئے_
و ادخلوا من أبواب متفرقة ... و لما دخلوا من حیث امرہم ابوہم
(حیث) اسم مکان ہے جو جگہ اور مکان کے معنی میں آیاہے_
3_حضرت یعقوب (ع) کے بیٹوں نے اپنے باپ کی اطاعت کي_
و لما دخلوا من حیث امرہم ابوہم
4_ والدین کے فرمان پر کان دھرنا، اولاد کی ذمہ داریوں اور معاشرت و زندگی کے آداب میں سے ہے _
و لما دخلوا من حیث امرہم ابوہم

572

5_ خداوند متعال، فرزندان یعقوب (ع) کے لیے مصر میں ناگوار و اقعہ کو مقدر بناچکا تھا_
ما کان یغنی عنہم من اللّه من شيء
اس سے پہلی آیت کے شمارہ 11 کے ذیل (ما کان یغني ...) میں جو ذکر ہوا ہے _ اس سے مذکورہ بات معلوم ہوتی ہے _
6_حضرت یعقوب (ع) کیتدبیر (کہ ان کے بیٹے مختلف دروازوں سے مصر میں داخل ہوں) خداوند متعال نے ان کے لیے جو کچھ مقدر میں لکھا تھا اس کو نہ روك سکي_
ما کان یغنی عنہم من اللّه من شيء
(یغني) میں ضمیر حضرت یعقوب (ع) کی طرف یا ان کے منصوبے کی طرف جو جملہ (ادخلوا من ابواب متفرقہ) سے معلوم ہوتاہے لوٹتی ہے بہرحال دو احتمال ایك ہی معنی میں ہیں_
7_تقدیر و مشیت الہي، بندگان الہی کی تدبیر پر حاکم ہے _
و لما دخلوا من حیث امرہم ابوہم ما کان یغنی عنہم من الله من شيء
8_حضرت یعقوب (ع) کی اپنے بیٹوں کو یہ نصیحت (کہ مصر میں داخل ہونے کے لیے مختلف دروازوں کو اختیار کرنا) سوائے اپنے بیٹوں کی سلامتی کے کوئي اور اثر نہیں رکھتی تھي_
ما کان یغنی عنہم من الله من شيء الا حاجة فی نفس یعقوب قضیہ
(الا حاجة ...) عبارت میں یہ استثناء منقطع ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ (قضاہا) میں جو فاعل کی ضمیر ہے وہ حضرت یعقوب (ع) کی طرف لوٹتی ہے _ اس صورت میں (ما کان یغني ... الا حاجة فی نفسی یعقوب قضاہا) اس آیت کا معنی یہ ہوگا کہ حضرت یعقوب (ع) کا منصوبہ، خداوند متعال کی تقدیر میں کوئي اثر نہ کرسکا ، لیکن حضرت یعقوب (ع) جو کچھ چاہتے تھے انہوں نے اپنے دستور (ادخلوا من ابواب متفرقہ) سے اس کو عملی جامہ پہنایا_ پس انکی خواہش (حاجة) اپنی ذمہ داری کو بجالانا تھا اور وہ اپنے بیٹوں کی راہنمائي تھی کہ احتمالی خطرہ سے ان کو نجات دلوانا تھي_
9_ حضرت یعقوب (ع) کا اپنے بیٹوں کو یہ فرمان دینا کہ وہ مختلف دروازوں سے داخل ہوں سوائے اپنی ذمہ داری (خطرے سے بچنے کا منصوبہ) کے انجام دینے کے سواء اور کچھ نہیں تھا_
ما کا ن یغنی عنہم من الله من شيء الا حاجة فی نفس یعقوب قضیہ
حضرت یعقوب (ع) اس اعتقاد کے ساتھ کہ میرے بیٹوں کی سلامتی پر خداوند متعال کا ارادہ حاکم ہے اور یہ سب اسی کے ہاتھ میں اور اس کے اختیار سے خارج نہیں ہے لیکن انکی یہ توجہ کہ مشیت الہی کے ساتھ اسباب و علل کی تلاش و کوشش کرنا بھی ضروری ہے اس چارہ اندیشی یہ اسے آمادہ کیا لیکن نتیجہ خدا پرچھوڑ دیا تھا_ اسی وجہ سے حضرت (ع)

573

کی خواہش اور حاجت اپنی ذمہ داری کو جو بیٹوں کی راہنما ئي تھی انجام دینے کے علاوہ اور کچھ نہیں تھي_
10_ حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹوں کی سلامتی برقرار رکھنےکے سلسلہ میں ذمہ داری کو انجام دیا _
الا حاجة فی نفس یعقوب قضیہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

11 _ والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کی سلامتی کے لیے کوشش کریں_
الا حاجة فی نفس یعقوب قضیہ
12 _ خداوند متعال نے حضرت یعقوب (ع) کی خواہش (کہ ان کے بیٹے) متعدد دروازوں سے داخل ہوں)کو پورا کیا _
الا حاجة فی نفس یعقوب قضیہ
مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ (قضاہا) کے فاعل کی ضمیر اللہ تعالی کی طرف لوٹے اس صورت میں (و لما دخلوا) سے (قضاہا) تك کا معنی یہ ہوگا اگر چہ حضرت یعقوب (ع) کی نصیحتیں مؤثر نہیں ہوئیں لیکن خداوند متعال نے ان کی خواہش و آرزو کو پورا کیا _
13 _ فرزندان یعقوب (ع) کا اپنے باپ کی اطاعت کرتے ہوئے متعدد دروازوں سے داخل ہونا، توفیق الہی تھا_
و لمادخلوا من حیث امرہم ابوہم ... الا حاجة فی نفس یعقوب قضیہ
ایك لحاظ سے حضرت یعقوب (ع) کی آرزو کا پورا ہونا (کہ بیٹے مختلف دروازوں سے داخل ہوں) (و لما دخلوا من حیث امرہم) کو ان طرف نسبت دی گئي ہے اور دوسری طرف یہ بیان ہوا ہے کہ خداوند عالم نے ان کی خواہش کو پورا کیا_
ان دو بیانات سے ظاہر ہوتاہے کہ ارادہ الہی اور اسکی توفیق سبب بنی کہ فرزندان یعقوب (ع) اس کے انجام دینے میں کامیاب ہوئے جو ان کے والد گرامی چاہتے تھے_
14 _ حضرت یعقوب (ع) خاص علم کے حامل تھے_
و إنہ لذو علم لما علمناہ
(علم) کے لفظ کا نکرہ لانا، اسکی خصوصیت کو بتاتاہے_
15_ خداوند متعال، حضرت یعقوب (ع) کو علم خاص سکھانے والا اور عطا کرنے والا ہے _
و انہ لذو علم علمناہ
(لام) کا حرف (لما علمناہ) میں تعلیل کے لیے ہے اور اسمیں (ما) مصدریہ ہے _
16_ اسباب و علل پر اللہ تعالی کے ارادہ کا حاکم ہونا،خداوند تعالی کی حضرت یعقوب (ع) کو تعلیمات تھیں_
ادخلوا من أبواب متفرقة و ما اغنی عنکم من اللہ من شيء ... و انہ ذو علم لما علمناہ

17_ زندگی کے امور میں تدبیر اور منصوبہ بندی سے کام لینا، ارادہ الہی کے حاکم ہونے کے ساتھ منافات نہیں رکھتا یہ ایك ایسی بات تھی جو خداوند عالم نے حضرت یعقوب(ع) کو تعلیم دی تھي_
و ادخلوا من ابواب متفرقة و ما اغنی عنکم من اللہ من شيء ... انہ لذو علم علمناہ
18_حضرت یعقوب (ع) کا اپنے بیٹوں کو یہ نصیحتیں (خداوندن متعال پر توکل کرنا اور اسکو اسباب و علل میں بروکار لانا) اس کے خاص علم کا جلوہ تھیں_
ادخلوا من ابواب متفرقہ ... و علیہ فلیتوکل المتوکلون ... إنہ لذو علم لما علمناہ
19_ حضرت یعقوب (ع) کا بیٹوں کے مصر میں دوسری بار جانے پر پیش بینی اور خطرے کا احساس کرنا اس خصوصی علم کا جلوہ تھا جو حضرت (ع) کے پاس تھا_
لاتدخلوا من باب واحد ... انہ لذو علم لما علمناہ
20_ اللہ کے ارادہ کی حاکمیت اور نظام علل و اسباب کے درمیان ارتباط کو کشف کرنے کے لیے خصوصی علم جو بلند مرتبے والا ہو تو بس اسی کا کام ہے _
ادخلوا من ابواب متفرقة و ما أغنی عنکم من اللہ من شيء ... و إنہ ذو علم لما علمناہ
21_ اکثر لوگ اسباب و علل پر آنکھ جمائے ہوئے ہیں اور ارادہ الہی کی حاکمیت اور توکل الہی کے ضروری ہونے سے ناواقف ہیں_
و لکن اکثر الناس لا یعلمون

اسباب و علل کا نظام:
اسباب و علل کا نظام اور حاکمیت الہی 20
اطاعت:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت یعقوب (ع) کی اطاعت 2 ، 3 ، 13;والد کی اطاعت 4
اکثریت:
اکثریت کی جہالت 21
اللہ تعالی :
ارادہ الہی اور امور میں نظم و ترتیب 17; ارادہ الہی اور مادی اسباب 16;ارادہ الہی کی حاکمیت 16 ، 21 ; اللہ تعالی کی تعلیمات 15،16،17; اللہ تعالی کی توفیقات 13; اللہ تعالی کی عطایا 15; مشیت الہی کی حاکمیت 7;مقدرات الہی 5; مقدرات الہی کی حاکمیت 7 ; مقدرات الہی کا حتمی ہونا 6
انسان :
انسانوں کا عاجز ہونا 7
برادران یوسف :
برادران یوسف اور یعقوب (ع) 2 ، 3 ، 13; برادران یوسف کا دو سرا سفر 1 ، 19 ; برادران یوسف کا مصر

میں داخل ہونا 1 ، 2 ، 6 ، 12 ، 13; برادران یوسف کو نصیحتیں کرنا 7 ، 8 ،18 ; برادران یوسف کی اطاعت 2 ، 3 ، 13; برادران یوسف کی توفیق 13; برادران یوسف کی سلامتی 8 ; برادران یوسف کے لیے ناگوار حادثہ 5 ،6
توکل:
اللہ تعالی پر توکل اور مادی وسائل 18; اللہ تعالی پر توکل کرنے کی اہمیت 21
شفقت:
پدری شفقت 8 ، 10
علم :
بہترین علم
فرزند:
فرزند کی ذمہ داری 4; فرزند کی سلامتی کی ذمہ داری 11
قدیم مصر:
قدیم مصر کے دروازے 2 ، 12 ، 13
مادی اسباب:
مادی اسباب کا کردار 21
معاشرت :
معاشرت کے آداب 4
یعقوب (ع) :
حضرت یعقوب(ع) اور اولاد 19; حضرت یعقوب (ع) اور اولاد کی سلامتی 10; حضرت یعقوب (ع) کا توکل پر اعتماد 18; حضرت یعقوب (ع) کا دینی ذمہ داری پر عمل کرنا 9; حضرت یعقوب (ع) کا علم لدنی 15 ، 17; حضرت یعقوب (ع) کا قصہ 10; حضرت یعقوب (ع) کا معلم 15 ، 16; حضرت یعقوب (ع) کا منصوبہ 6 ، 10 ; حضرت یعقوب (ع) کی دعا کا قبول ہونا 12; حضرت یعقوب (ع) کی دور اندیشی 19 ; حضرت یعقوب (ع) کی نصیحتوں کا فلسفہ 9 ;حضرت یعقوب (ع) کی نصیحتوں کے آثار 8 ; حضرت یعقوب(ع) کی نصیحتیں 18 ; حضرت یعقوب (ع) کے فضائل 14 ، 19
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 6 ، 8

وَلَمَّا دَخَلُواْ عَلَى يُوسُفَ آوَى إِلَيْهِ أَخَاهُ قَالَ إِنِّي أَنَاْ أَخُوكَ فَلاَ تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ (٦٩)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اور جب وہ لوگ یوسف کے سامنے حاضر ہوئے تو انھوں نے اپنے بھائي کو اپنے پاس پناہ دی اور کہا کہ میں تمھارا بھائي "یوسف"ہوں لہذا جو برتائو یہ لوگ کرتے رہے ہیں اب اس کی طرف سے رنج نہ کرنا(69)

1 _ حضرت یعقوب (ع) کی اولاد، بنیامین کے ہمراہ حضرت یوسف (ع) کے مکان پر آئے اور حضرت (ع) کی خدمت میں حاضر ہوئے_

و لما دخلوا علی یوسف ء اوی الیہ اخاہ

2 _ حضرت یوسف(ع) نے اپنے بھائیوں کی ملاقات میں بنیامین کو نزدیك بلاکر اپنے پاس بٹھایا _

و لما دخلوا ... اوٰی الیہ اخاہ

3 _ حضرت یوسف (ع) جب بھائیوں سے دورہوکر بنیامین کےساتھ اکیلے بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے اپنی کی شناخت کرائي _

قال إنی انا اخوك

مذکورہ اور بعد والی آیات سے معلوم ہوتاہے کہ یوسف (ع) اس سے پرہیز کرتے تھے کہ میرے بھائي مجھے پہچان لیں اسی وجہ سے اپنے بھائیوں سے چھپ کر بنیامین کو اپنی شناخت کروائي _ جملہ (قال ...) کا پہلے والے جملے سے فاصلہ اس بات کی طرف اشارہ کرتاہے کہ حضرت یوسف (ع) کی (بنیامین) سے گفتگو اس جگہ پر تھی جہاں ان کے بھائي موجود نہیں تھے_

4_ بنیامین کو یہ یقین نہیں تھا کہ وہ بھائي (یوسف)جو گم ہوگیا ہے وہ عزیز مصر ہو_

إنی أنا أخوك

جملہ (إنّی أنا اخوك) کو اسمیہ لانے کے ساتھ حرف تاکید (إن) کے ساتھ ذکر کرنا اور (أنا) ممیز کا لانا س بات کو بتاتاہے کہ بنیامین اس میں شك و تردید رکھتے تھے کہ اسکا بھائي عزیز مصر ہوسکتاہے_

577

5 _ حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائیوں کے ساتھ جو واقعات (کنعان کے کنویں میں انہیں رکھنے و غیرہ ...) گزرے تھے بنیامین کو بتائے_

قال إنی أنا اخوك فلا قبتئس بما کانوا یعملون

(کانوا) اور (یعملون) کی ضمیر برادران یوسف کی طرف لوٹتی ہے جملہ (إنی أنا اخوك) کے بعد (لا تبتئش) (غمگین نہ ہو افسوس نہ کرو) ذکر کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اپنی شناخت کروانے کے بعد کنعان کے کنویں کا واقعہ بنیامین کے لیے بیان کیا وگرنہ صرف اپنی شناخت کرانے سے تو بنیامین کا غم زدہ ہونا اور پریشان ہونا معنی نہیں رکھتا_

6_بنیامین ، حضرت یوسف (ع) کے گم ہونے والے واقعہ کے سلسلہ میں اپنے بھائیوں کے کردار سے غم زدہ اور متأسف ہوئے_

فلا تبتش بما کانوا یعملون

7_ حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائي بنیامین سے درخواست کی کہ بھائیوں کے گذشتہ برے سلوك کو بھول جائیں اور فراموش کردیں تا کہ اس غم کو دوبارہ دل میں نہ لائیں _

فلاتبتئش بما کانوا یعملون

8_ حضرت یوسف (ع) ،بنیامین کی راز داری پر اطمینان رکھتے تھے_

إنی أنا اخوك

9_ حضرت یوسف (ع) کی نیك خصلتوں میں سے بزرگواری کرنا ، کینہ رکھنے سے دوری کرنا اور قدرت رکھتے ہوئے انتقام نہ لینا تھیں_

10_ عزیز مصر کے مقام پر فائز حضرت یوسف (ع) کی اپنے بھائي بنیامین کے ساتھ ملاقاتسبب تھی کہ اپنے بھائیوں کی گذشتہ بدرفتاری کی وجہ سے جو ان کے درمیان تلخیاں آگئیں تھیں ان کو دل سے نکال دیا جائے_

إنی انا اخوك فلا تبتش بما کانوا یعملون

(فلا تبتش ...) کے جملہ میں فاتفریع جو (انی أنا اخوك) کی وضاحت کرتی ہے _ اس دلیل کو بیان کرتی ہے کہ اپنے بھائیوں کی گذشتہ بدرفتاری کے غم و غصے کو دل سے نکال دیا ہے _ یعنی حضرت یوسف(ع) اس فاتفریع کے ذریعے اس بات کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بیان کر رہے ہیں کہ اگر چہ ان کی بدرفتاری کی وجہ سے جتنی مشکلات میں نے اٹھائي ہیں اسی کے صدقے میں اس مقام و مرتبے تك پہنچا ہوں پس اسی وجہ سے نہ میں اور نہ ہی تم ان کے برے کاموں سے محزون و غمگین نہ ہوں_

برادران یوسف :
برادران یوسف کی حضرت یوسف(ع) سے ملاقات 1; برادران یوسف کی گذشتہ بدرفتاری کا فراموش کرنا 7
بنیامین :
بنیامین اور برادران یوسف کے پیش آنے ك

578

طریقہ 6; بنیامین اور حضرت یوسف (ع) 4; بنیامین اور حضرت یوسف (ع) کا قصہ 6 ; بنیامین اور غم زدہ ہونا 7 ; بنیامین کا شك 4; بنیامین کا غم زدہ ہونا 6; بنیامین کو دعوت دینا 2 ; بنیامین کی حضرت یوسف (ع) سے ملاقات 1 ، 3 5; بنیامین کی رازداری 4 ; بنیامین کے دکھ درد کے دور ہونے کے اسباب 10
عفو:
قدرت رکھتے وقت معافی دینا 9
محبت :
بھائي کی محبت 2
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) اور بنیامین 2 ، 7 ; حضرت یوسف (ع) اور کینہ رکھنا 9 ; حضرت یوسف (ع) کا اطمینان 8 ; حضرت یوسف (ع) کا بنیامین کو اپنی شناخت کروانا 3 ; حضرت یوسف (ع) کا سزا و بدری سے دور رکھنا 9 ; حضرت یوسف (ع) کا عزیز مصر ہونا 10 ; حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3 ، 4 ، 5 ، 6 ،7 ، 10 ; حضرت یوسف (ع) کی بنیامین سے ملاقات کے آثار 10 ; حضرت یوسف (ع) کی تمنائیں 7 ; حضرت یوسف (ع) کی جوانمردی 9 ; حضرت یوسف (ع) کی دعوت 2 ; حضرت یوسف (ع) کے دکھ و درد کے دور ہونے کے اسباب 10 ; حضرت یوسف (ع) کے فضائل 9

فَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ (٧٠)
اس کے بعد جب یوسف نے ان کا سامان تیار کرادیا تو پیالہ کو اپنے بھائي کے سامان میں رکھو ادیا 1_اس کے بعد منادی نے آواز دی کہ قافلے والو تم سب چور ہو(70)

1 _ حضرت یوسف (ع) کا بنیامین کو اپنے پاس رکھنے کا منصوبہ_
فلما جهزہم بجہازہم جعل السقاية فی رحل أخیہ
2 _حضرت یوسف (ع) نے بذات خود اپنے بھائیوں کے سامان کو مہیا و آمادہ کیا _
فلما جهزہم بجہازہم
3 _ حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائیوں کے سامان کو تیار کرتے وقت اپنے پانی پینے کے مخصوص برتن کو بنیامین کے سامان میں چھپادیا_
فلما جهز هم بحہازہم جعل السقاية فی رحل اخیہ

579

(سقاية) اس برتن کو کہا جاتاہے جو پانی پینے کے لیے استعمال ہوتاہے (ال) معرفہ کا جو اس پر داخل ہوا ہے _ اس سے معلوم ہوتاہے کہ وہ مخصوص برتن تھا_
4_ حضرت یوسف (ع) کے ملازمین بنیامین کو واپس جانے سے روکنے کے منصوبے (بنیامین کے سامان میں برتن کو چھپا دینا) سے ناواقف تھے_
جعل السقاية فی رحل اخیہ ثم أذن مؤذن
کیونکہ اگر حضرت یوسف (ع) کے ملازمین اس منصوبے سے آگاہ ہوتے تو وہ فرزندان یعقوب کو واضح طور پر اورتاکید

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کرکے چور نہ کہتے (إنكم لسارقون) اس سے معلوم ہوا کہ حضرت یوسف (ع) نے بذات خود بنیامین کے سامان میں پیالہ رکھ دیا تھا_اور وہ چاہتے تھے کہ دوسروں کو اس منصوبے کا علم نہ ہو _

5 _ حضرت یوسف (ع) کے ملازمین جب پانی پینے کے مخصوص پیالے کو تلاش نہ کرسکے تو فرزندان یعقوب پر چوری کی تہمت لگائي_

جعل السقاية فى رحل اخيہ ثم اذّن مؤذن ايتها العير إنكم لسارقون

6_ حضرت یوسف (ع) کے ملازمین میں سے ایك نے فرزندان یعقوب کے قافلے کو مخاطب ہوکر ان چوری کی تہمت لگائي_

ثم اذّن مؤذن ايتها العيرء انكم لسارقون

(میر) قافلے کے تمام افراد اور ان اونٹوں کو کہا جاتاہے جو ان کے سامان کو اٹھاتے ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ فارسی زبان میں یہ کلمہ کاروان اور قافلے کے مترادف ہے اور (تاذين) (اذن) کامصدر ہے_ اذان کا معنی اعلان کرنے کا ہے جسکا معنی کثرت سے اعلان کرنا ہے اور پس (أذن مؤذن ...) یعنی اعلان کرنے والے نے کئي بار اعلان کیا _

7_ فرزندان یعقوب پر چوری کا الزام اس وقت لگا جب وہ سامان باندھنے کی جگہ سے چلے گئے اور سفر کے لیے آمادہ ہوگئے تھے_

ثم إذن مؤذن ايتها العير إنكم لسارقون

(ثم)کا حرف اور جملہ (اقبلوا عليم) جو بعد والی آیت میں ذکر ہوا ہے ممکن ہے مذکورہ معنی کا مفہوم ادا کرے_

8_ بنیامین کے سامان میں جو پیالہ چھپا دیا گیا وہ قیمتی تھا_

جعل السقاية ... اذن مؤذن ايتها العير إنكم لسارقون

یہ بات کہ فرزندان یعقوب کو چور کہا گیا نہ یہ کہ تم نے چوری کی ہے اور یہ کہ اعلان کرنے والے نے علانیہ طور پر اعلان اور اسکا تکرار کیا اور جس کی وجہ سے جناب یوسف (ع) پیالے کے چور کو اپنا غلام بنا سکتے تھے ان سب باتوں سے معلوم ہوتاہے وہ کوئي قیمتی پیالہ تھا_

9_" عن ابى عبدالله (ع) ... قال: انہم سرقوا يوسف من أبيہ ألا ترى أنہ قال لہم حين قالوا: ماذا تفقدون؟ قالوا نفقد صواع

الملك و لم يقولوا: سرقتم صواع الملك، انّما عنى أنكم سرقتم يوسف من أبيہ (1)

حضرت امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے(ایك شخص کے سوال کے جواب میں کہ اس نے سوال کیا "انکم لسارقون" سے کیا مراد ہے) : فرمایا ان لوگوں نے جناب یوسف (ع) کو اپنے باپ سے چوری کیا تھا پھر فرمایااس بات پر کیوں توجہ نہیں کرتے ہو کہ جب برادران یوسف نے کہا کہ تم نے کیا چیز گم کی ہے _ تو حضرت (ص) کے ملازمین نے ان سے کہا (بادشاہ کا پیالہ گم ہوگیا ہے) یہ نہیں کہا کہ تم نے بادشاہ کے پیالے کو چوری کیا ہے پس اس کے علاوہ اور کوئي بات نہیں تھی کہ تم نے جناب یوسف(ع) کو ان کے والد گرامی سے چوری کیا ہے _

10_ عن ابى جعفر (ع) ... و ارتحل القوم (إخوة يوسف) مع الرفقة فمضوا، فلحقہم يوسف وفتيتہ فنادوا فيہم قال : " ايتہا العير إنكم لسارقون ... (2)

امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ برادران یوسف قافلے والوں کے ساتھ نکلے اور چلے گئے اس کے بعد جناب یوسف (ع) اور ان کے ملازمین ان سے جاکر ملے اسوقت ان کے درمیان آواز لگاکر منادی نے اس طرح کہا " ايتها العيرء انّكم لسارقون"

11 _ عن أبى عبدالله (ع) قال: التقية من دين الله ... لقد قال يوسف " ايتّها العير إنكم لسارقون" و الله ما كانوا سرقوا شيئاً ... (3)

امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ تقیہ، دین الہی میں سے ہے بے شك جناب یوسف (ع) نے فرمایا : ايتها العير إنكم لسارقون(لیکن) خدا کی قسم انہوں نے کسی چیز کی چوری انہیں کی تھي_

12 _ (عن ابى عبدالله (ع) ; قال رسول الله (ص) : لا كذب على مصلح ثم تلا: ايتّها العير إنكم لسارقون) ثم قال: والله ما سرقوا و ما كذب ...(4)

امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ رسالت مآب نے فرمایا: جھوٹا وہ ہے جو اصلا ح کرنے کا قصد نہ رکھتا ہو_ اسوقت ان آیات کی تلاوت فرمائي " ايتها العير إنكم لسارقون" اس کے بعد فرمایا: خدا کی قسم قافلے والوں نے چوری نہیں کی تھي(اعلان کرنے والے) نے بھی جھوٹ نہیں بولا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

برادران یوسف :

برادران یوسف پر چوری کی تہمیت 5 ، 10،6 ; برادران یوسف اور جناب یوسف (ع) 9; برادران یوسف کی چوری کرنا 9 ;
برادران یوسف پر چوري

....

1) ملل الشرائع، ص 52 ب 43، ح4، نورالثقلين، ج2، ص444، ح 134_
2) تفسير عياشي، ج2، ص 182، ح43، نورالثقلين، ج2 ص 439، ح112_
3)کافی ج2ص 217، ح3 ; نورالثقلين ج2، ص 443; ح 127_
4)کافی ج2 ص 343 ح 22 ;نورالثلين ج/2 ص 444 ح 129_

کے الزام کا وقت 7 ; برادران یوسف کا تجارتی کاروان 6; برادران یوسف کا تجارتی مال 3،2

بنیامین:

بنیامین کی حفاظت 1

بادشاہ مصر:

بادشاہ مصر کے پانی پینے کا برتن 3; بادشاہ مصر کے پانی پینے کے برتن کی قیمت 8; بادشاہ مصر کے پانی پینے کے برتن کا گم ہونا 9

تقیہ :

تقیہ کے احکام11

جھوٹ:

جھوٹ کا جائز ہونا 12 ; جھوٹ کے احکام 12 ; مصلحتی جھوٹ 12

دین :

دین کی تعلیمات11

روایت: 9 ، 10،11 ،12

حضرت یوسف (ع) :

حضرت یوسف (ع) اور برادران یوسف2 ، 10 ;حضرت یوسف (ع) اور بنیامین 1; حضرت یوسف (ع) کا تقیہ 11 ;
حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3، 4 ، 5 ، 6 ، 7،9،10; حضرت یوسف (ع) کی تدبیر 1 ، 3;حضرت یوسف (ع) کی تدبیر اور ان کے ملازمین 4; حضرت یوسف (ع) کے قصے کی تعلیمات 11 ، 12 ; حضرت یوسف (ع) کے ملازمین کی تہمتیں 5 ، 6

قَالُواْ وَأَقْبَلُواْ عَلَيْهِم مَّاذَا تَفْقِدُونَ (٧١)

ان لوگوں نے مڑ کر دیکھا اور کہا کہ آخر تمھاری کیا چیز گم ہوگئي ہے(71)

1_ فرزندان یعقوب، حضرت یوسف (ع) اور ان کے ملازمین کی طرف سے چوری کی تہمت کو سن کر واپس آگئے_

قالوا و اقبلوا علیہم

(قالوا) اور (أقبلوا) میں جو ضمیر ہے وہ (العیر) کی طرف لوٹ رہی ہے جو اس سے پہلی والی آیت ہے _ اور جملہ (و أقبلوا علیہم) (قالوا) کی ضمیر کے لیے حال ہے_

2_ فرزندان یعقوب نے جناب یوسف (ع) کے ملازمین سے پوچھا : تمہاری کونسی چیز گم ہوگئي ہے _

قالوا ... ماذا تفقدون

3 _ فرزندان یعقوب نے چوری کی تہمت سن کر تعجب کیا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قالوا ... ماذا تفقدون
آیت کے الفاظ اور فرزندان یعقوب کا سوال یہ نہیں تھا(ماذا سرقنا) اس بات سے معلوم ہوتاہے کہ ان کو یقین نہیں تھا اور حیرت زدہ تھے_

برادران یوسف :
برادران یوسف اور یوسف (ع) 1; برادران یوسف پر چوری کا الزام 1، 3 ; برادران یوسف کا پوچھنا 2 ; برادران یوسف کا تعجب 3 ; برادران یوسف کا لوٹنا 1
یوسف (ع) :
یوسف (ع) کے ملازمین کا پوچھنا ، یوسف (ع) کا قصہ 1،2،3

قَالُواْ نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَن جَاء بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَاْ بِهِ زَعِيمٌ (٧٢)
ملا زمین نے کہا کہ بادشاہ کا پیالہ نہیں مل رہاہے اور جو اسے لے کر آئے گا اسے ایك دونٹ کا بار غلہ انعام ملے گا اور میں اس کا ذمہ دار ہوں (72)
1_ بادشاہ کے پانی پینے والے پیالے کے گم ہونے کی وجہ فرزندان یعقوب کو ٹھہرانا اور انکی تلاشی لینا تھا _
ماذا تفقدون _ قالوا نفقد صواع الملك
(صواع) کا معنی ناپ تول کا برتن ہے _
2_ان تہمت زدہ افراد کو روکنا اور ان کی تلاش لینا جائز ہے جن کے درمیان مجرم موجود ہو_
إنكم لسارقون ... قالوا نفقد صواع الملك و لمن جاء بہ حمل بعير
3 _ مصر میں سات سال کی قحطی کے دوران سے افراد کے سہم کو معین کرنے کا پیمانہ شاہی پیالہ تھا_
حبل السقاية فی رحل أخيہ ... نفقد صواع الملك
گمشدہ پیالے کو (سقایہ) پیالے (صواع) ناپ تول کا پیمانہ سے تعبیر کرنے کا مقصد یہ تھا کہ

583

اس سے افراد کےمعین شدہ حصّہ کو ناپاجاتا تھأ اور اس ظرف کو حضرت یوسف (ع) کے پاس آنے سے پہلے بادشاہ پانی پینے کے لیےاستعمال کیا کرتا تھا_
4 _ حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں مصر میں وزن اور ناپ تول کا رسمی نظام اور قانونی طریقہ رائج تھا_
قالوا نفقد صواع الملك
(صواع) کا لفظ(الملك) کی طرف اضافہ (بادشاہ کا پیمانہ) یہ بتاتاہے کہ اس پیمانے کو بادشاہ نے معین و مشخص کیا تھا_ خواہ تجارت میں وہ تمام چیزیں جو ناپ کے ذریعے سے ہوں یا قطحی کے زمانے میں افراد کے حصوں کو معین و مشخص کرنے کے لیے ہوں_
5_ حضرت یوسف (ع) کی طرف سے شاہی پیالہ لانے والے کو غلہ سے لدا ہوا ایك اونٹ انعام دینے کا اعلان کیا گیا _
و لمن جاء بہ حمل بعير
6_گم ہونے والا پیمانہ، حضرت یوسف (ع) کے نزدیك بہت زیادہ ارزش و قیمت رکھتا تھا_
نفقد صواع الملك و لمن جاء بہ حمل بعير
اس پیمانے کو پانے والے کے لیے قحطی اور راشن بندی کے زمانہ میں غلہ سے لدا ہوا ایك اونٹ انعام قرار دینا سے معلوم ہوتاہے کہ وہ پیمانہ قیمتی اور ارزشمند برتن تھا_
7_حضرت یوسف (ع) بذات خود اس گم شدہ پیالے کو لانے والے کے لیے انعام دینے کے پابند ہوئے_
و لمن جاء حمل بعير و انا بہ زعيم
(انا بہ زعیم) میں (أنا) سے مراد یا تو خود جناب یوسف (ع) ہیں یا ملازمین کا سربراہ مراد ہے لیکن پہلے والے احتمال کی بناء پر مذکورہ معنی کیا گیا ہے _
8_ انعام کو مقرر کرکے رقابت اور مقابلے کو ایجاد کرنا جائز ہے _
و لمن جاء بہ حمل بعير

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

9_ جرم کو کشف اور پہچان کرنے اور مجرم کو گرفتار کرنے کے لیے انعام کا معین کرنا جائز ہے _
نفقد صواع الملك و لمن جاء بہ حمل بعير
10_ جعالہ (گم شدہ شيء کی تلاش کے لیے انعام مقرر کرنا) مشروع اور قانونی ہے _
و لمن جاء بہ حمل بعير و أنا بہ زعيم
(جعالہ) اصطلاح میں کام کو انجام دینے پر اس کے مقابلے عوض ادا کرنے کے لیے اپنے آپ کو متعہد و ملزم کرنا اسی وجہ سے یہ جملہ (لمن جاء ...) جعالہ کی قرار داد ہے _ اسمين قرار داد ذمہ دار کو (جاعل) انجام دینے والے کو (عامل) اور اجرت کو (جعل) کیاجاتاہے_
11_جعالہ کا صحیح ہونا عامل کے مشخص و معین ہونے کے ساتھ مشروط نہیں ہے _
12 _ کام کو انجام دینے کے لیے جعالہ کے صحیح ہونے میں

مدت کا معین کرنا ضروری نہیں ہے _
و لمن جاء بہ حمل بعير
کیونکہ حضرت یوسف (ع) کے ملازمین نے جعالہ کی قرار داد میں (شاہی پیالے کو پانے میں)مدت کو معین نہیں کیا کے یہ کام (خاص مدت یا مخصوص زمانے میں) انجام پذیر ہو اسی سے مذکورہ معنی حاصل ہوتاہے _
13 _ جعالہ کے صحیح ہونے میں کام انجام دینے کی مقدار جو جعالہ میں ضروری ہے وہ شرط نہیں ہے _
و لمن جاء بہ حمل بعير
یہ معلوم نہیں تھا گمشدہ پیالے کو تلاش کرنے میں کتنا کام انجام دینا ہوگا اس وجہ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ (جعالہ) کی قرار داد میں کام کی مقدار کا مجہول ہونا اس کے صحیح ہونے میں کوئي ضرر نہیں پہنچاتا_
14 _ ضمان و کفالت جائز قرار دادیں اور قانونی اعتبار سے معتبر ہیں _
و أنا بہ زعيم
(ضمان) اصطلاح میں طلبگار کا ادا کرنے والے شخص سے مطالبہ کرنے کی صورت میں مال کو ادا کرنے پر ملزم ہونے کو کہتے ہیں _ ضمانت کو قبول کرنے والے کو (ضامن) جس سے مال لینا ہے اسکو (مضمون علیہ) جس نے مال وصول کرنا ہے اسکو(مضمون لہ) کہا جاتاہے_
(کفالت) اصطلاح میں اس شخص کے حاضر کرنے کو کہتے ہیں جو کسی شخص کی گردن پر حق رکھتاہے_ اس کفالت کو قبول کرنے والے کو کفیل کہتے ہیں _ کیونکہ(أنا بہ زعيم) میں جو غائب کی ضمیر ہے وہ (حمل بعير) کی طرف لوٹتی ہے (زعيم) سے مراد ضامن ہے اور اگر (بہ) کی ضمیر (لمن جاء ...) کے جملے کو ادا کرنے والے کی طرف لوٹائیں(یعنی جاعل) تو اس صورت میں زعیم سے مراد کفیل ہوگا_
15_جعل کے لیے ضمانت (جعالہ کی اجرت) جعالہ کے کام کو انجام دینے سے پہلے دنیا بھی جائز ہے اور قانونی اعتبار سے بھی صحیح ہے _
و أنا بہ زعيم
(و انا بہ زعيم) کا جملہ کہنے والا جو (حمل بعير) کی اجرت کا ضامن ہوا ہے _ یہ عامل کے کام یعنی پیالے کو پانے سے پہلے اسکی اجرت کا ضامن ہوا ہے _
16_ اگر چہ مال کی ضمانت، ادا کرنے والے شخص کے اوپر لازم نہیں ہوئي پھر بھی ضمانت دینا جائز ہے اور قانونی ہے _
و أنا بہ زعيم
17_ ضمان کے صحیح ہونے میں طلب کرنے والے کی شناخت و پہچان کرنا معتبر اور شرط نہیں ہے _
و انا بہ زعيم
اگر چہ یہ بات پہلے گذرچکی ہے کہ جملہ (انا بہ زعيم) قرار داد اور ضمانت کو بتاتاہے اور اس قرار داد میں (مضمون لہ) (یعنی وہ جو شاہی پیالے کو پائے گا) معلوم نہیں کون ہوگا اسی وجہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سے لازم نہيں ہے كہ ضامن يہ جانے كہ (مضمون لہ) يعنى جسكو ضمان دينا ہے وہ كون ہے _
18_ طلبگار كى رضايت، ضمانت كے صحيح ہونے ميں شرط نہيں ہے _
و أنا بہ زعيم
جب ضامن نے وعدہ كيا تھايعني(انا بہ زعيم)كہا تھا اسوقت تك كسى نے شاہى پيالے كو نہيں پايا تھا اسى وجہ سے ضمانت ميں پيالے كو پانے والے كى رضايت شرط نہيں ہے _
19_حضرت يوسف (ع) كے زمانے ميں جعالہ ،ضمان، وكالت كى قرار داديں رائج تھيں_
و لمن جاء بہ حمل بعير و انا بہ زعيم
20_ عن ابى عبدالله (ع) فى قولہ : " صواع الملك" قال : كان قدحاً من ذہب و قال: كان صواع يوسف إذكيل بہ قال: لعن الله الخوان لا تخونوا بہ بصوت حسن(1)
امام جعفر صادق (ع) ،خداوند متعال كے اس قول (صواع الملك) كے بارے ميں فرماتے ہيں كہ يہ پيالہ سونے كا تھا اور پھر فرمايا جب اس سے كسى چيز كووزن كيا جاتا تو اچھى آواز ميں يہ جملہ كہتے كہ خداوند متعال خيانت كرنے والوں پر لعنت بھيجے اس ناپ وتول ميں خيانت نہ كرنا _

احكام : 8،9،10،11،12،13،14،15
انعام:
انعام دينے كے احكام 9
بادشاہ مصر :
بادشاہ مصر كے پانى پينے والے برتن كى قيمت 6; بادشاہ مصر كے پيالے كو پانے والے كا انعام 5 ، 7 ; بادشاہ كے پيالے كى بناوٹ 20;بادشاہ مصر كے پانے پينے والے پيالے كے فوائد 3; بادشاہ مصر كے پيالے كا گم ہونا 1 1 ; بادشاہ مصر كے پيالے كى خصوصيات 20
برادران يوسف :
برادران يوسف سے تفتيش كرنے كے دلائل1
تفتيش كرنا :
تفتيش كرنے كے احكام 2 ; تفشيش كرنے كے جواز كے موارد 2
جرم :
جرم كے كشف كرنے كے انعام كا جواز 9
جعالہ :
....

1)تفسير عياشى ج2 ص 185 ح 52 ; بحارالانوار ج12 ص 308 ح 120_

حضرت يوسف (ع) كے زمانے ميں جعالہ 19 ;جعالہ كا شريعت ميں جواز 10 ; جعالہ كا عقد10; جعالہ كى تاريخ 19 ; جعالہ كے احكام 10 ، 11 ، 12 ، 13; جعالہ كے صحيح ہونے كے شرائط 11 ، 12 ،13 ;جعالہ كے عامل كى تعيين 11 ; جعالہ ميں زمان 12 ; جعالہ ميں كام كى مقدار 13; جعالہ ميں ضمانت كا جواز 15
روايت : 20
ضمان:
حضرت يوسف (ع) كے زمانہ ميں ضمان 19 ; ضمان كا شريعت ميں جواز 14; ضمان كا عقد14; ضمان كى تاريخ 19;ضمان كے احكام 14 ،15،16 ، 17 ، 18; ضمان ك-ے صحيح ہونے كے شرائط 16 ، 17 ، 18 ;ضمان ميں طلبگار كا معين كرنا 17 ; ضمان ميں طلبگار كى رضايت 18
قديمى مصر:
قديمى مصر ميں قحطى كے دوران وزن كرنے كا برتن 3; قديمى مصر ميں وزن كرنے كا برتن 4;قديمى مصر ميں وزن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کرنا 4
کفالت:
حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں کفالت19 ; کفالت کا شریعت میں جواز 14; کفالت کا عقد 14;کفالت کے احکام 14 ; کفالت کی تاریخ 19
گرفتار کرنا :
گرفتار کرنے کے احکام 2 ; گرفتار کرنے کے جواز کے موارد 4
لین دین کے معاملات:
لین دین کے معاملات کا حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں ہونا 19 ; لین دین کے معاملات کے احکام 10 ،14;لین دین کی قانونی حیثیت 10 ، 14
متہمین :
متہمین کی تفتیش کا جواز 2 ; متہمین کی گرفتاری کا جواز 2
مجرمین :
مجرمین کی گرفتاری پر انعام 9; مجرمین کی تفتیش کا جواز 2 ; مجرمین کی گرفتاری کا جواز 2
مقابلہ :
مقابلے کے احکام 8 ; مقابلے میں انعام رکھنا 8
وزن کرنے کا برتن :
تاریخ میں وزن کرنے کا برتن 4
وزن :
وزن کرنے کی تاریخ 4
حضرت یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) کا جعالہ 7; حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 5، 7 ، 20; حضرت یوسف (ع) کا وعدہ 7

587

قَالُواْ تَاللّهِ لَقَدْ عَلِمْتُم مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ (٧٣)
ان لوگوں نے کہا کہ خداکی قسم تمھیں تو معلوم ہے کہ ہم زمین میں فساد کرنے کے لئے نہیں آئے ہیں اور نہ ہم چور ہیں(73)

1 _ فرزندان یعقوب نے حضرت یوسف (ع) اور ان کے ملازمین کے سامنے قسم اٹھائي کہ انہوں نے چوری نہیں کی اور مصر میں خرابی اور فساد کے قصد سے نہیں آئے ہیں_
تاللہ لقد علمتم ما لنفسد فی الارض و ما کن
اگر چہ (مقسم علیہ) (یعنی جو کام انجام ہوا اس پر قسم اٹھانا) یہ آیت شریفہ (لقد علمتم) ہے لیکن حقیقت میں (ما جئنا ...) مقسم علیہ ہے اسی وجہ سے جملے کا معنی یوں ہوگا کہ خدا کی قسم ہم فساد و بربادی کرنے کے لیے مصر میں نہیں آئے ہیں اور ہرگز چور بھی نہیںہیں اور تم ان حقیقتوں سے بخوبی واقف ہو_
2_ خدا کی قسم اٹھانا ،گناہ کے ارتکاب اور فساد پھیلانے سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے جائز ہے_
تاللہ لقد علمتم ما جئنا لنفسد فی الارض
3_ فرزندان یعقوب (ع) ، حضرت یوسف (ع) کے ملازمین کے ہاں نیك کردار اور فساد اور چوری سے منزہ و مبرہ جانے جاتے تھے_
تاللہ لقد علمتم ما جئنا لنفسد فی الارض و ما کنا سارقین
4 _ حضرت یوسف (ع) کی حکومت کے آدمی ان کاروانوں کی تفتیش و تحقیق کرتے تھے جو مصر میں وارد ہوتے تھے تا کہ اطمینان ہوجائے کہ وہ چور اور فساد کرنے والے نہیں ہیں_
لقد علمتم ما جئنا لنفسد فی الارض و ما کنا سارقین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(لقد علمتم) کا جملہ (کہ یقینا تم نے جان لیا کہ ہم ایسے ویسے نہیں ہیں) اس بات کو بتاتاہے کہ مصر میں آنے والے کاروان کی تفتیش کی جاتی تھی تا کہ مصر میں آنے کا مقصد معلوم ہوسکے ایسا نہ ہو کہ جاسوسي، خراب کام کرنے، چوری و غیرہ کے لیے تو مصر میں داخل نہیں ہوئے _

5_معاشرے کے رہبر و سیاستدان کے لیے یہ حتمی طور پر ثابت ہو ناچاہیے کہ جو غیر ملکی ان کی حکومتی حدود میں داخل ہوئے ہیں خرابی کرنے اور فساد کرنے والے نہیں ہیں_

تاللہ لقد علمتم ما جئنا لنفسد فی الارض و ما کنا سارقین

6_فرزندان یعقوب (ع) نے اپنےسابقہ نیك کردار اور چوری کے سابقہ سے پاك و مبرہ ہونے کی وجہ سے شاہی پیالے کی چوری کی تہمت کو اچھی بات نہیں سمجھي_

لقد علمتم ... ما کنا سارقین

7_افراد کے ماضی کا اچھا ہونا ان کی بے گناہی کی علامت ہے _

لقد علمتم ... و ما کنا سارقین

8_ افراد کا برا سابقہ، ان پر صرف برا گماہ ہونا اسکی تفتیش اور گرفتاری کا جواز ہے _

تاللہ لقد علمتم ما جئنا لنفسد فی الارض و ما کنا سارقین

9_ چوري، زمین پر فساد پھیلانے کے مترادف ہے_

ما جئنا بنفسد فی الارض و ما کنا سارقین

حضرت یوسف (ع) کے ملازمین نے فرزندان یعقوب ہر فساد پھیلانے کی تہمت نہیں لگائي کیوں کہ وہ چور ہونے اور مفسد ہونے کی نفی پہلے کرچکے تھے کیونکہ چوری کا واضح و روشن مصداق، فساد پھیلاناہے_

برادران یوسف :
برادران یوسف اور حضرت یوسف (ع) 1; برادران یوسف اور چوری 1; برادران یوسف (ع) اور ملازمین یوسف (ع) ;
برادران یوسف پر چوری کا الزام 6; برادران یوسف کا انکار کرنا 1 ; برادران یوسف کا حسن سابقہ 3 ،6 ; برادران یوسف کا قسم اٹھانا 1
تفتیش کرنا :
تفتیش کرنے کے احکام 8 ; تفتیش کرنے کے عوامل 8
چوری :
چوری کا فساد 9
خود:
اپنے کے چھٹکارے کے لیے قسم اٹھانا 1 ، 2
سابقہ :
حسن سابقہ کے آثار 7; برے سابقہ کے آثار 8
غیر ملکي:
غیر ملکیوں کی شناخت کی اہمیت 5 ; غیر ملکیوں سے پیش آنے کا طریقہ 5
قسم اٹھانا:
اپنی بے گناہی پر قسم اٹھانا قسم اٹھانے کے احکام 2; خداوند متعال کی قسم 2 ; قسم اٹھانے کا جواز 2

گرفتار کرنا :
گرفتار کرنے کے احکام 8 ; گرفتار کرنے کے اسباب 8
گناہ :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بے گناہی کی نشانیاں 7
معاشرہ :
معاشرے کے رہبروں کی ذمہ داری 5; معاشرے میں امن قائم کرنے کے اقدامات 5
مفسدین :
مفسدین کی شناخت کرنے کی اہمیت 5
نفی کرنا :
فساد پھیلانے کی نفی کرن
حضرت یوسف (ع) :
جناب یوسف (ع) کی حکومت میں امن عامہ قائم کرنے کے اقدامات 4; جناب یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 4 ،6 ; حضرت یوسف (ع) کے ملازمین اور برادران یوسف 3

قَالُواْ فَمَا جَزَآؤُهُ إِن كُنتُمْ كَاذِبِينَ (٧٤)
ملازموں نے کہا کہ اگر تم چھوٹے ثابت ہوئے تو اس کی سزا کیا ہے (74)

1_ حضرت یوسف (ع) کے ملازمین نے فرزندان یعقوب (ع) کو بتادیا کہ چور کے ملنے پر اسکو سزا دی جائے گي_
قالوا فما جزاؤہ ان کنتم کاذبین
2_ حضرت یوسف (ع) کے ملازمین نے ملزمان (فرزندان یعقوب) سے کہا کہ بادشاہ کے پیالے کے چور کی سزا تم خود مقرر کرو_
قالوا فما جزاؤة ان کنتم کاذبین
(جزاؤہ) کی ضمیر شاہی پیالے کے چور کی طرف پلٹتی ہے جو مذکورہ جملات سے سمجھا جاتاہے _
3_ حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں مصر کی عدالت کے قوانین میں سے یہ تھا کہ غیر ملکی مجرموں کو ملکی قوانین کے مطابق سزا دی جاتی تھي_
قالوا فما جزاؤہ ان کنتم کاذبین
(فما جزاؤہ) کا جملہ چور کی سزا کو معین کرنے کے بارے میں سوال ہے_ یہ ممکن ہے کہ اس معنی میں ہو کہ تہمت زدہ خود ہی اپنی سزا کو مقرر کریں_ اسی طرح یہ معنی بھی مراد ہوسکتاہے کہ معلوم کریں کہ ان کی شریعت میں چور کی سزا کیا ہے مذکورہ معنی دوسرے احتمال کی صورت میں ہوسکتاہے_

4_غیرملکی مجرمین کی سزا ان کے اپنےقانون کے مطابق ہونے کا جواز_
فما جزاء ہ ان کنتم کاذبین
5_ حضرت یوسف (ع) کو مصر میں اپنی وزارت کے دوران مجرمین پر مقدمہ چلانے اور ان کے بارے میں فیصلہ دینے کے بھی اختیارات تھے_
قالوا فما جزاؤہ ان کنتم کاذبین
6_ متہمین کے ماضی کا بے داغ ہونا اور ان کا اپنی بے گناہی پر قسم اٹھانا ان کے اتہام کے بارے میں تحقق کرنے اور تفتیش کرنے میں مانع نہیں ہوسکتا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قالوا تاالله لقد علمتم ... فماجزؤه ان كنتم كاذبين
اسوجہ سے کہ حضرت یوسف (ع) کے ملازمین نے فرزندان یعقوب کے حسن سابقہ کی پروا نہیں کی اسی طرح انکی اپنی بے گناہی پر قسم اٹھانے پر بھی کان نہیں دھرے ، اس سے مذکورہ بالا معنی کو حاصل کیا جاسکتاہے_

احکام :
سزا دینے کے احکام 4
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف پر چوری کی تہمیت 20
بادشاہ مصر :
بادشاہ مصر کے پانی پینے والے پیالے کے چور کی سزا 1 ، 2
تفتیش کرنا :
تفتیش کرنے کے احکام 6
چور:
چور کی سزا کو معین کرنے کی درخواست کرنا 2 ; چور کی سزا 1
عدالت کا نظام :4
غیرملکي:
غیر ملکیوں کی سزا 4; غیر ملکیوں کی سزا کا معیار3
قسم اٹھانا :
بے گناہی پر قسم اٹھان
قدیمی مصر :
قدیمی مصر میں سزا کے قوانین 3; قدیمی مصر کے عدالتی قوانین 3
متہمین :
متہمین سے تفتیش کرنا 6; متہمین کا حسن سابقہ 6 ; متہمین کا قسم اٹھانا 6
حضرت یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 5;حضرت یوسف (ع) کی قضاوت 5; حضرت یوسف (ع) کے اختیارات کی حدود 5;حضرت یوسف (ع) کے ملازمین اور برادران یوسف (ع) 1،2; حضرت یوسف (ع) کے ملازمین کی امیدیں 20

591

قَالُواْ جَزَآؤُهُ مَن وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ (٧٥)
ان لوگوں نے کہا کہ اس کی سزا خود وہ شخص ہے جس کے سامان میں سے پیالہ برآمد ہو ہم اسی طرح ظلم کرنے والوں کو سزاد دیتے ہیں(75)

1_ فرزندان یعقوب (ع) نے بادشاہ کے پیالے کے چور کی سزا اسکے غلام بننے کو قرار دیا_
قالوا فما جزاؤہ ... قالوا جزاؤہ من وجد فی رحلہ فہو جزاؤہ
(فہو جزاؤہ) کے جملے کا معنی یہ ہے کہ چور اس کی ملکیت میں چلا جائے گا جس کے مال سے چوری ہوئي ہے_ (مجمع البیان) میں ہے کہ اس غلامی کی مدت ایك سال ہوتی تھي_
2_ حضرت یعقوب (ع) کی شریعت میں چوروں کی سزا ان کا غلام ہونا تھا_
فہو جزائوہ کذلك نجزی الظالمین
(کذلك نجزی الظالمین) کے جملے کا اشارہ اس مطلب کی طرف ہے کہ جو کچھ ہم نے چور کے بارے میں کہا ہے و ہی ہمارے قانون میں ہے _
3_ چوری ظلم و ستم کرنے کا روشن ترین نمونہ ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

من وجد فی رحلہ فہو جزاء ہ کذلك نجزی الظالمین
(ظالمین) سے مراد مخصوصاً چوری کرنے والے ہیں _ کیونکہ مذکورہ سزا ظلم کے لیے نہیں تھي_ چور کی جگہ پر (ظالم) کا نام لیا جانا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ چوری ظلم و ستم کا واضح و روشن نمونہ ہے_
4_ فرزندان یعقوب (ع) نے چورکی سزا کو معین کرنے کے ساتھ ساتھ اسکی وضاحت کی کہ (شاہی پیالہ جس کے سامان میں پایا گیا) وہ چور ہوگا نہ کہ تمام قافلے والے اس کے ذمہ دار ہوں گے _
قالوا جزاء ہ من وجد فی رحلہ فہو جزاء ہ
حالانکہ فرزندان یعقوب (ع) (فما جزائہ) کے بدلے میں ان کا یہ جواب دینا کا فی تھا(ہو جزاء ہ) لیکن جب تمام قافلے والوں کو چوری کی نسبت دی گئي (ایتہا العیر إنکم لسارقون)

تو اس وجہ سے انہوں نے ضروری سمجھا کہ مفصل جواب (جزاء ہ من وجد فی رحلہ فہو جزاء ہ) دیا کہ تمام قافلے والے اس کے ذمہ دار نہیں ہیں بلکہ وہ ذمہ دار ہے کہ جس کے سامان میں شاہی پیالہ پایا گیا_
5 _ مصر کی حکومت حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں حضرت یعقوب (ع) کی شریعت کی پیروی نہیں کرتی تھي_
قالوا فما جزاء ہ ... من وجد فی رحلہ فہو جزاء ہ
6_ عن علی بن موسی الرضا (ع) : کانت الحکومة فی بنی اسرائیل إذا سرق إحد شيءناً استرق بہ فقال لہم یوسف : ما جزاء من وجد فی رحلہ ؟ قالوا : ہو جزاؤہ ...(1)
امام رضا (ع) سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل کی قوم میں قانون یہ تھا کہ جو کسی کی چوری کرتا تھا اسکی غلامی میں چلا جاتاہے _ اسی وجہ سے حضرت یوسف (ع) نے قافلے والوں کو کہا : جس کے سامان میں وہ پیالہ ملا تو اسکی سزا کیا ہے ؟ انہوں نے جواب دیا اسکی سزا وہ خود ہی ہے (یعنی غلامی میں چلا جائے)
7_ " عن أبی عبداللہ (ع) (فی قولہ تعالي) " جزاء ہ من وجد فی رحلہ فہو جزاء ہ": یعنون السنة التی تجری فیہم أنیحسبہ (2)...
امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے اس قول (جزاء ہ من وجد فی رحلہ فہو جزاء ہ) کے بارے میں کہ اس سے مراد وہ رسم و رواج ہے جو ان کے درمیان رائج تھا کہ اسکو زندانی کرتے تھے_

برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف (ع) اور چور کی سزا 1 ، 4; برادران یوسف (ع) کی سوچ 1 ،4
بنی اسرائیل:
بنی اسرائیل کی تاریخ 6 ; بنی اسرائیل کے رسم و رواج 7; بنی اسرائیل میں چوری کی سزا 6 ، 7; بنی اسرائیل میں سزا کے قوانین 7; بنی اسرائیل میں عدالتی نظام 6; بنی اسرائیل میں غلامی کا ہونا 6
بادشاہ مصر :
بادشاہ مصر کے پانی پینے والے پیالے کے چور کی سزا 1 ، 6
چور:
چور کا غلامی میں آنا 1 ، 2; چور کی سزا 1
....

1)عیون الاخبار الرضا ج2ص77،ح6; نورالثقلین ج/ 2 ص 446، ح 138_
2)تفسیر عیاشی ج2 ص 183 ح 44 ; نورالثقلین ج/2 ص 442;ح 124_

چوری :
چوری ظلم ہونا 3
روایت : 6 ،7

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ظلم :
ظلم کے موارد 3
سزا :
سزا کا ذاتی و شخصی ہونا 4; سزا کی خصوصیات 4
قدیمی مصر :
قدیمی مصر کی تاریخ 5 ; قدیمی مصر کے حکام کا دین 5
یعقوب (ع) :
یعقوب (ع) کے دین میں غلامی کا ہونا 2 ; یعقوب (ع) کے دین میں چور کی سزا 2
یوسف (ع) :
جناب یوسف (ع) کا قصہ 1

فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاء أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِن وِعَاء أَخِيهِ كَذَلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلاَّ أَن يَشَاءَ اللّهُ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مِّن نَّشَاء وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ (٧٦)
اس کے بعد بھائي کے سامان سے پہلے دوسرے بھائیوں کے سامان کے تلاش لی اور آخر میں بھائي کے سامان میں سے پیالہ نکال لیا_اور اس طرح ہم نے یوسف کے حق میں تدبیر کی کہ وہ بادشاہ کے قانون سے اپنے بھائي کو نہیں لے سکتے تھے مگر یہ کہ خدا خود چاہے ہم جس کو چاہتے ہیں اس کی درجات کو بلندکردیتے ہیں اور ہر صاحب علم سے برتر ایك صاحب 2_علم ہوتاہے (76)

1 _ حضرت یوسف (ع) نے بذات خود فرزندان یعقوب (ع) کے قافلے کے سامان کی تلاشی لي_
فبداء بأوعيتهم قبل وعاء اخيہ
(بدأ) اور (استخرج) کی ضمیر (أخیہ) کے

قرینے کی وجہ سے حضرت یوسف (ع) کی طرف پلٹتی ہے ان دو فعلوں کا اسناد حضرت یوسف (ع) کی طرف حقیقی ہے مجازی نہیں (یعنی اس طرح نہیں کہ اس نے فقط حکم دیا ہو کہ اس سامان کی تلاشی لی جائے اور بنفس نفیس شرکت نہ کی ہو) سیاق کلام کا تغیر دینا یعنی جمع کے فعل کو تبدیل کرنا(قالوا فما جزاء ہ) مفرد (بدأ) کے فعل میں یہ قرینہ ہے جس کی وجہ سے مذکورہ معنی لیا گیا ہے _(وعاء) ظرف کے معنی میں ہے جسکی جمع (اوعیة) ہے_
2_حضرت یوسف (ع) نے بنیامین کے سامان کی تلاشی لینے سے پہلے فرزندان یعقوب (ع) کی دقت سے تلاش لي_
فبداء بأوعيتهم قبل و عاء أخيہ ثم استخرجها من وعاء اخيہ
(ثم) کا لفظ اس بات پر دلالت کرتاہے کہ بنیامین کے سامان کی تلاشی کی نوبت میں کافی وقت لگ گیا اس بات سے معلوم ہوتاہے کہ دوسرے بھائیوں کے سامان کی تلاش بہت ہی دقت سے انجام پائي جسکی وجہ سے کافی وقت صرف ہوگیا_
3_ حضرت یوسف (ع) بنیامین کے سامان کی تلاش کرتے وقت اس کے سامان سے شاہی پیالے کو باہر نکالا_
ثم استخرجها من وعاء اخيہ
(استخرجہا) کے مفعول کی ضمیر (صواع) یا (سقایہ) کی طرف پلٹتی ہے یہ بات قابل ذکر ہے کہ فعل (وجد) کی جگہ پر (استخرج) کا فعل ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ حضرت یوسف (ع) کو علم تھا کہ شاہی پیالہ بنیامین کے سامان میں ہے _
4 _ حضرت یوسف (ع) نے بنیامین کو اپنے پاس روکنے کے لیے تدبیر نکالی تھی وہ خداوند متعال کی طرف سے وحی تھي_
كذلك كدنا ليوسف
5_بنیامین کے سامان میں شاہی پیالے کو چھپانا، فرزندان یعقو ب(ع) کے دین میں چور کی سزا کا پوچھنا اور بنیامین کے سامان کی تلاشی اس کے بھائیوں کے سامان کی تلاشی کے بعد لینا یہ سب حضرت یوسف (ع) کو خداوند متعال کی طرف الہامات تھے تا کہ بنیامین کو اپنے پاس ٹھہرایا جائے _
كذلك كدنا ليوسف

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(كذلك) كا اس سوچی سمجھی اسکیم و منصوبے کی طرف اشارہ ہے جو آیت 70 سے 75 میں ذکر کیا گیاہے_
6_ بنیامین کا حضرت یوسف (ع) کے پاس ٹھہرجانا جناب یوسف (ع) کے لیے فائدہ مند تھا_
كذلك كدنا ليوسف
(لیوسف) میں جو لام ہے وہ منفعت کا ہے اسی وجہ سے (بنیامین کو اپنے پاس روکنے) جو منصوبہ تھا یہ حضرت یوسف (ع) کے لیے فائدہ مند تھا_
7_بادشاہ مصر کے عدالتی قوانین کے مطابق جناب

595

یوسف (ع) کے لیے اسکی اجازت نہیں تھی کہ بنیامین کو روکے حتی چوری کے جرم میں ہی کیوں نہ ہو_
ما كان لياخذ اخاه فى دين الملك
یہاں دین سے مراد آئین و طریقہ ہے جب اس کے ساتھ(الملك) کا اضافہ ہوا ہے تو اس سے مراد وہ قوانین اور ضوابط ہیں جو مصر میں رائج تھے (فما جزاء ہ ...) جو آیت 74 میں ہے یہ قرینے اس وجہ سے اگر چور یہ چاہیے کہ مجھے اپنے قانون کے مطابق سزا دی جائے تو قاضی اورحاکم مصر اسی بنیاد پر حکم صادر کرسکتے تھے_
8_حضرت یوسف (ع) کی وزارت کے زمانے میں حکومت مصر میں عدالت اور سزا دینے کے قوانین رائج تھے_
ما كان ليأخذ أخاه فى دين الملك
9_ مصر کے عدالتی قوانین میں چوروں کی سزا غلامی نہیں تھي_
ما كان ليأخذ أخاہفى دين الملك
10_ حضرت یوسف (ع) اپنی وزارت کے دوران بھی حکومت مصر کے قوانین و دستورات کی مخالفت نہیں کرسکتے تھے_
ما كان ليأخذ اخاه فى دين الملك
11 _ حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں مصر میں بادشاہی کا نظام تھا_
ما كان لياخذ أخاه فى دين الملك
12_ حضرت یوسف (ع) مصر میں قحطی کے دوران اس علاقے کے بادشاہ نہیں تھے_
ما كان ليا خذ اخاه فى دين الملك
14_ مشیت الہی نے یہ چاہا کہ بنیامین، حضرت یوسف (ع) کے پاس ہی ٹھہرجائے_
ما كان ... الاّ ان يشاء الله
15_ حضرت یوسف (ع) مشیت الہی کے بغیر اور اگر اس کی مدد نہ ہوتی تو کسی بھی وسیلہ و ذریعہ سے بنیامین کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتے تھے_
ما كان لياخذ اخاه فى دين الملك الاّ ان يشاء الله
16_ حضرت یوسف (ع) کی وزارت کے زمانہ میں غیر ملکی مجرمین کو ان کے قوانین کے مطابق سزا دینا مصر کے قوانین و دستور کے خلاف نہیں تھا_
ما كان ليأخذ اخاه فى دين الملك الاّ ان يشاء الله
17_قوانین کا احترام اور پاس کرنا حتی غیر الہی نظام میں بھی ضروری ہے_
ما كان لياخذ اخاه فى دين الملك الاّ ان يشاء الله
18_مادی وسائل اور اسباب مشیت الہی کی تدبیر کے تابع ہیں _
ما كان لياخذ اخاه فى دين الملك الاّ ان يش

596

الله
19_مشیت الہی بھی اسباب و علل مادی کے ساتھ ساتھ چلتی ہے _
ما كان لياخذ اخاه فى دين الملك الاّ ان يشاء الله

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

20_ حضرت یوسف (ع) معنویت کے بلند مقامات کے حامل اور کمال کے درجات و مراحل پر فائز تھے_
نرفع درجات من نشاء
21_حضرت یوسف (ع) نے بنیامین کو اپنے پاس روکنے کا جو منصوبہ بنایا تھا اس سے یہ معلوم ہوتاہے کہ حضرت (ع) علم و دانش کے اعتبار سے اپنے بھائیوں سے بالاتر تھے_
كذلك كدنا ليوسف ... نرفع درجات من نشاء و فوق كل ذى علم عليم
(من نشاء) کا مصداق حضرت یوسف (ع) ہیں_
22_ معنوی مقامات اور درجات میں مختلف مراحل ہوتے ہیں_
نرفع درجات من نشاء
مذکورہ بالا معنی کو لفظ (درجات) کے جمع ہونے کی وجہ سے استفادہ کیا گیاہے _
23 _ خداوند متعال کی بارگاہ میں انسانوں کی منزلت اور رتبہ مختلف ہے _
نرفع درجات من نشاء
24 _ خداوند متعال اپنی مشیت کی بنیاد پر بعض انسانوں کو بعض پر فضیلت اور کمال عطا کرتاہے _
نرفع درجات من نشاء
25_ انسانوں میں دانش و علم کے اعتبار سے مختلف مراتب ہیں _
نرفع درجات من نشاء و فوق كل ذى علم عليم
مفسرین نے اس مذکورہ آیت کریمہ میں (علیم) کے معنی میں دو احتمال دیئے ہیں _ 1: اس سے مراد ہر عالم اور دانشمند ہے _2 : اس سے مراد خداوند متعال کی ذات ہے _
اگرپہلا احتمال دیں تو معنی یوں ہوگا ہر دانشمند کے اوپر بھی ايك دانشمند ہوتاہے _لیکن دوسرے احتمال کی صورت میں جملہ کا معنی یوں ہوگا خداوند متعال کا علم ہر دانشمند کے علم سے بالاتر ہے _ لیکن مذکورہ بالامعنی جو متن میں کیا ہے وہ پہلے احتمال کی صورت میں ہے _
26_برادران یوسف (ع) علم و دانش رکھنے والے اشخاص میں تھے لیکن حضرت یوسف (ع) ان سے سب زیادہ عالم اور آگاہ تھے_
و فوق كل ذى علم عليم
اس جملے سے پہلے جو معنی ذکر ہوا ہے اسمیں (علیم) سے مراد حضرت یوسف (ع) ہیں اور (کل ذی علم) سے مراد، ان کے بھائي ہیں _
27_خداوند متعال ہر عالم اور دانشمند سے زیادہ عالم اور

آگاہ ہے_
فوق كل ذى علم عليم
مذکورہ بالا معنی اس صورت میں ہے کہ (علیم) سے مراد، خداوند متعال لیا جائے_
و فوق كل ذى علم عليم
28_ انسان کا علم محدود ہے _
" و فوق كل ..." کے جملے میں جو عمومیت پائي جاتی ہے _ اس سے معلوم ہوتاہے کہ انسانوں میں کوئي ایسا انسان نہیں ہے جو تمام سے علم کے اعتبار سے افضل و بالاہو_
29_ علم رکھنا اور آگاہ ہونا بلند ی و برتری کا سرچشمہ ہے_
نرفع درجات من نشاء و فوق كل ذى علم عليم
مذکورہ بالا معنی دو جملوں کے ارتباط سے حاصل ہوا ہے _ جملہ (نرفع ...) اور جملہ (فوق كل ذى علم عليم) سے_

اسماء و صفات:
علیم 27
انسان:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

انسانوں کے علم کا محدود ہونا 28 ; انسانوں کے علم کے مراتب 25 ; انسانوں کے مراتب 23 ; انسانوں میں تفاوت 25 ; انسانوں میں تفاوت کا سبب 24 ; انسانوں میں معنوی درجات کا سبب24
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا علم 27 ; اللہ تعالی کی بخششیں24; اللہ تعالی کی تعلیمات 4 ; اللہ تعالی کی خصوصیات27 ; اللہ تعالی کی مشیت کے آثار 14،15،18 ،24;اللہ تعالی کی سنتیں 19 ;امدا د الہی کے آثار 15; اللہ تعالی کی مشیت کے جاری ہونے کے مقامات 19
اسباب و علل کا نظام 19
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف کا علم 26;برادران یوسف کے تجارتی سامان کی تلاشی 1،2; برادران یوسف (ع) کے فضائل 26
بادشاہ مصر :
بادشاہ مصر کے اختیارات کی حدود 12; بادشاہ مصر کے پانی پینے کا برتن 5; بادشاہ مصر کے پانی پینے والے پیالے کے کشف ہونے کا مکان 3
بنیامین :
بنیامین کو روکنے کا فلسفہ 6 ;بنیامین کی جزا 4; بنیامین کی حفاظت 4 ،5 ،14 ، 15 ، 21; بنیامین کی سزا 4; بنیامین کی گرفتاری کا غیر قانونی ہونا 7; بنیامین کے تجارتی سامان کی تلاش 2 ، 3
چور:
چور کو غلام بنانے کی ممنوعیت9; چور کی سزا 5 ،7
سزا :

598
حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں سزا کے قوانین 8
سزا دینے کا نظام :
حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں سزا دینے کا نظام 16
علم :
علم کے آثار 29
غلامی :
غلامی کے احکام9
غیر ملکی :
غیر ملکیوں کی سزا 16
فضیلتیں:
فضیلتوں کی وجہ 29
قانون:
قانون کو پاس کرنے کی اہمیت 17; قانون کے احترام کی اہمیت 17
قدیمی مصر :
حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں قدیمی مصر کی حکومت 11; قدیمی مصر کی بادشاہی حکومت 11 ; قدیمی مصر کے عدالتی قوانین 8 ، 9 ،16; قدیمی مصر کے قانون بنانے والے12; قدیمی مصر میں چور کی غلامی 9; قدیمی مصر میں حکومتی نظام 11 ; قدیمی مصر میں سزا کے قوانین 7 ، 8 ; قدیمی مصر میں عدالت کا نظام 8 ; قدیمی مصر میں قانون سازی کا سبب 2
مادی اسباب :
مادی اسباب کا کردار 18 ،19
معنوی مقامات:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

معنوی مقامات کے مراتب 22 ، 23
حضرت یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) اور بنیامین کی گرفتاری 7 ;حضرت یوسف (ع) اور بنیامین 4 ، 5 ، 21; حضرت یوسف (ع) اور قدیمی مصر کے قوانین 10; حضرت یوسف (ع) اور مشیت الہی 15; حضرت یوسف (ع) قدیمی مصرکی قحطی کے دوران 13; حضرت یوسف (ع) کا تلاشی لینا 1 ، 2 ، 3 ; حضرت یوسف (ع) کا علم 21 ، 26; حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ،3،4،5، 7 ،14;حضرت یوسف (ع) کو الہام ہونا 5; حضرت یوسف (ع) کی تدبیر 4 ، 21; حضرت یوسف (ع) کے فضائل 21 ، 26; حضرت یوسف (ع) کی تدبیر کا فلسفہ 5; حضرت یوسف (ع) کے کمالات 20 ; حضرت یوسف (ع) کے اختیارات کا احاطہ 7 ، 10; حضرت یوسف (ع) کے معنوی مقامات 20 ; حضرت یوسف (ع) کے منافع 6; حضرت یوسف (ع) کی تدبیر کرنے کا سبب 5 ; حضرت یوسف (ع) کی موفقیت 21 ; حضرت یوسف (ع) کو وحی کا ہونا 4 ; حضرت یوسف (ع) کو امداد الہی کا ہونا 15

قَالُواْ إِن يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَّهُ مِن قَبْلُ فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ أَنتُمْ شَرٌّ مَّكَاناً وَاللّهُ أَعْلَمْ بِمَا تَصِفُونَ (٧٧)
ان لوگوں نے کہا کہ اگر اس نے چوری کی ہے تو کیا تعجب ہے اس کا بھائي اس سے پہلے چوری کرچکاہے _یوسف نے اس بات کو اپنے دل میں چھپالیا اور ان پر اظہار نہیں کیا_کہا کہ تم بڑے برے لوگ ہو اور اللہ تمھارے بیانات کے بارے میں زیادہ بہتر جاننے والا ہے (77)

1_برادران یوسف (ع) نے جب بنیامین کے سامان میں شاہی پیالے کو دیکھا تو اسکو پیالے کا چور جانتے ہوئے اس بات کا اعتراف کیا _
قالوا إن یسرق فقد سرق أخ لہ من قبل
2_ برادران یوسف (ع) نے حضرت یوسف (ع) کے سامنے بنیامین پر چوری والی عادت کی تہمت لگائي_
قالوا إن یسرق
کیونکہ بنیامین کو بطور چور کے پہچانا گیا تو موقع کا تقاضا یہ تھا کہ برادران یوسف (ع) یہاں ہر فعل ماضی (سرق) کو لاتے لیکن انہوں نے فعل مضارع (یسرق)کو ذکرکرکے استمرار اور ہمیشہ عادت ہونے کو ثابت کیا _پس فعل ماضی کی جگہ فعل مضارع کے استعمال سے یہ بتانا چاہتے تھے کہ بنیامین کے اندر چوری کی عادت ہے _
3_ برادران یوسف (ع) نے حضرت (ع) کے حضور میں بنیامین کے بھائي (یوسف (ع)) کے بارے میں بات کی اور ان کے لیے بھی ماضی میں چوری کو مسلم امر ثابت کیا_
إن یسرق فقد سرق أخ لہ من قبل
4_ حضرت یوسف (ع) پر بچپن میں ناحق چوری کا الزام لگایاگیا تھا_
فقد سرق أخ من قبل ... قال ... اللہ اعلم بما تصفون

5_ برادران یوسف (ع) کو یقین تھا کہ حضرت یوسف (ع) اس دنیا میں نہیں ہیں_
فقد سرق أخ لہ من قبل
(من قبل) کا جملہ (سرق) کے متعلق ہے _ اس صورت میں (فقد سرق ...) کے جملے کا یہ معنی ہوگا کہ اسکا ایك بھائي تھا اس نے اس سے پہلے چوری کی تھي_
اور یہ بھی ممکن ہے (من قبل) متعلق (أخ لہ) کے ہو تو اس صورت میں یوں معنی ہوگا وہ اس سے پہلے ایك بھائي رکھتا تھا جس نے چوری کی تھی اسی وجہ سے (منقبل) کی تقید سے یہ ظاہر ہوتاہے_ کہ برادران یوسف یہ خیال کرتے تھے کہ حضرت یوسف (ع) اس دنیا سے چلے گئے ہیں_
6_ بنیامین اور حضرت یوسف (ع) یہ دونوں ایك ماں سے تھے _
إن یسرق فقد سرق أخ لہ من قبل

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

7_فرزندان يعقوب (ع) بنيامين كا چورى كى طرف رجحان كو ماں كى طرف سے خيال كرتے ہوئے ان كے بيٹوں ميں اس برائي كا سبب سمجھا_

إن يسرق فقد سرق أخ لہ من قبل

(إن يسرق) شرط كا جواب، ايك جملہ ہے جو محذوف ہے پس (فقد يسرق) كا جملہ سبب كى جگہ پر مسبب كا ذكر كيا گيا ہے _

اس وجہ سے جملہ (إن يسرق ...) كا معنى يوں ہوگا_ اگر اس نے چورى بھى كى ہے تو يہ اس سے بعيد نہيں ہے _ كيونكہ اس كے مادرى بھائي نے بھى چورى كى تھى پس ان ميں چورى كى عادت ماں كى وجہ سے ہے _

8_فرزندان يعقوب (ع) اس تجزيے كے تحت كہ بنيامين ميں ماں كے اثر كى وجہ سے چورى كى عادت آئي ہے _ اس سے وہ يہ ثابت كرنا چاہتے تھے كہ جو چورى كى وجہ سے شرمندگى كا سبب بنے ہيں يہ سب اس كى وجہ سے ہے _

إن يسرق فقد سرق اخ لہ من قبل

برادران يوسف (ع) نے بنيامين كو چورى (إن يسرق) كى عادت ہونے كو ثابت كرتے ہوئے يہ بات بتاناچاہتے تھے كہ دونوں مادرى بھائيوں كويہ برى عادت پيدائشے كے وقت ماں كى طرف سے ان كو ملى ہے _ كيونكہ دوسرے بھائي ان كى ماں سے نہيں ہيں اس وجہ سے اس برى صفت كو نہيں ركھتے _

9_ حضرت يوسف (ع) نے اپنے بھائيوں كى ناحق بات (چورى كى جھوٹى نسبت) پر اپنا دفاع نہيں كيا _

فاسرّہا يوسف فى نفسہ و لم يبدہا لہم

(أسرّہا) اور (لم يبدھا) ميں جو "ہا" كى ضمير ہے وہ اس جملے كى طرف لوٹتى ہے جسميں برادران يوسف (ع) نے حقيقت و واقعيت كو اپنے خيال ميں يوں بيانكيا (فقد سرق أخ) اس و جہ سے جملہ (فاسرّہا ...) كا معنى يوں ہوگا كہ حضرت يوسف (ع) نے واقعہ كى حقيقت اور واقعيت اپنے دل ميں چھپا ديا اسكو ظاہر كرنے سے پرہيز كيا _

601

10_ حضرت يوسف (ع) اپنے نفس پر كنٹرول كرنے والے اور حليم و بردبار تھے_

فاسرّہا يوسف فى نفسہ و لم يبدھا لہم

11 _ برادران يوسف (ع) سوائے بنيامين كے بدمزاجى ركھنے والے اور اچھى سيرت كے حامل نہيں تھے_

قال أنتم شرّ مكان

(مكان) آيت شريفہ ميں مقام و مرتبہ كے معنى ميں ہے _ يہ تميزہے جو مبتداء ميں تبديل ہوگئي ہے اصل ميں جملہ اس طرح ہے _ " مكانكم شرّ"

12_ حضرت يوسف (ع) كا يہ وضاحت كرنا كہ ميرے بھائي سيرت اور مقام و منزلت كے اعتبار سے پست ہيں_

قال أنتم شر مكان

13 _ خداوند متعال ہر بات پر خواہ وہ صحيح ہو يا نہ ہو كامل طور پر آگاہ ہے_

واللہ اعلم بما تصفون

14_ حضرت يوسف (ع) نے فرزندان يعقوب (ع) كو يہ بات گوش گذار كردى كہ ان كى يہ بات (تمہارى پدرى بھائي بنيامين نے چورى كى ہے) مجھے اس پر يقين نہيں ہے _

إن يسرق فقد سرق أخ لہ من قبل ... واللہ اعلم بما تصفون

(واللہ اعلم ...) كا جملہ (انتم ...) پر عطف ہے دونوں جملے (قال) كے ليے مقول واقع ہوئے ہيں _ اور يہ كہ (قال) كا لفظ (استر) اور (لم يبد) كے مقابلے ميں واقع ہوا ہے تويہاں ہم يہ كہہ سكتے ہيں كہ (قول) سے مراد ظاہركرنا اور كلام كو واضح و روش كرنا ہے نہ يہ كہ زير لب اور اپنے دل ميں يہ بات كہى ہو_

15_ " عن الرضا(ع) " فى قول اللہ : " إن يسرق فقد سرق أخ لہ من قبل ..." قال: كانت لاسحاق النبى (ع) منطقة ... و كانت عند عمہ يوسف و كان يوسف عندہا ... فربطتها فى حقوہ ... و قالت سرقت المنطقة فوجدت عليہ ...(1)

حضرت امام رضا (ع) نے خداوند متعال كے اس قول (إن يسرق فقد سرق اخ لہ من قبل ...) كے بارے ميں فرمايا كہ حضرت اسحاق (ع) ايك كمربند ركھتے تھے_ جو حضرت يوسف (ع) كى پھوپھى كے پاس تھا اور حضرت يوسف (ع) بھى اپنے پھوپھى كے ہاں زندگى كرتے تھے پس ان كى پھوپھى نے اس كمر بند كو ان كى كمر ميں باندھ ديا _ اور كہا كہ كمربند چورى ہوگيا ہے پھر وہ كمربند حضرت يوسف (ع) كى كمر سے مل گيا _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

16_" عن النبی فی قولہ : " ان یسرق فقد سرق آخ لہ من قبل" قال : سرق یوسف (ع) ضمناً لجدّہ أبی امہ من ذہب و فضۃ،
....

1)تفسیر عیاشی ج2 ص 185 ح 53 ; نورالثقلین 445ح 137_

فکسرہ و ألقاہ فی الطریقہ وقیرہ بذلك إخوتہ (1)
اس آیت (إن یسرق فقد سرق آخ لہ من قبل) کے بارے میں رسالت مآب (ص) سے حدیث ہے کہ حضرت یوسف (ع) نے اپنے نانا کے گھر سے ایك بت کو أٹھایا تھا جو سونے اور چاندی کا بنا ہوا تھاُ اسکو توڑ کر راستے میں ڈال دیا تھا، برادران یوسف اس بات پر ان کو برا بھلاکہتے تھے_

اللہ تعالي:
اللہ تعالی کا غلم غیب 13
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف اور یوسف (ع) 2 ، 3 ، 5; برادران یوسف (ع) کی سوچ 5 ،7 ; برادران یوسف (ع) کا اپنے آپ کی صفائي پیش کرنا 8 ;برادران یوسف (ع) کا اقرار 1; برادران یوسف کی تہمتیں 2 ، 3 ،7، 8; برادران یوسف (ع) کی بری سیرت 11 ، 12; برادران یوسف کی رذالت 11 ، 12
بنیامین:
بنیامین اور حضرت یوسف (ع) 6 ;بنیامین پر چوری کی تہمت 1 ، 2 ، 6 ،7، 8 ; بنیامین کی ماں پر تہمت 7 ; بنیامین کی ماں پر تہمت لگانے کا فلسفہ 8
بادشاہ مصر :
بادشاہ مصر کے پانی پینے کا پیالہ 1
روایت : 15، 16
حضرت یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) اور بت 16 ; حضرت یوسف (ع) اور برادران 14، 16 ; حضرت یوسف(ع) اور چوری 15 ،16;
حضرت یوسف (ع) اور حضرت اسحاق (ع) کا کمربند15; حضرت یوسف (ع) اور بھائیوں کی تہمتیں 9 ، 14; حضرت یوسف (ع) پر چوری کی تہمت 3 ، 4 ، 9، 14; حضرت یوسف (ع) کا اقرار 12 ; حضرت یوسف (ع) کا بچپن 4 ; حضرت یوسف (ع) کا صبر 9، 10 ; حضرت یوسف (ع) کا علم 9 ،10 ;حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3 ، 4 ، 5 ، 7، 8، 9، 14، 16;حضرت یوسف (ع) کو سرزنش کرنا 16 ; حضرت یوسف کی موت 5; حضرت یوسف (ع) کے پدری بھائي 6 ; حضرت یوسف (ع) کے فضائل 10
....

1)الدرالمنثور ج2 ص 564_

قَالُواْ يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَباً شَيْخاً كَبِيراً فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ (٧٨)
ان لوگوں نے کہا کہ اے عزیز مصر اس کے والد بہت ضعیف العمر ہیں لہذا ہم میں سے کسی ایك کو اس کی جگہ پر لے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لیجئے اور اسے چھوڑ دیجئے کہ ہم آپ کو احسان کرنے والا سمجھتے ہیں(78)

1_ حضرت یوسف (ع) نے بنیامین کو گرفتار کرلیا اور اسکو اپنے بھائیوں کے ساتھ نہیں جانے دیا _
فهو جزاء ه ... قالوا يأيها العزيز إن له اباً شيخاً كبير
2_ فرزندان یعقوب شفقت اور محبت کا اظہار کرکے حضرت یوسف (ع) کی رضایت کو حاصل کرنے لگے تھے کہ بنیامین کو آزاد کرالیں_
قالوا يا ايها العزيز إن له اباً شيخاً كبير
3_ فرزندان یعقوب (ع) نے بنیامین کو آزاد کرانے کے لیے دلیلیں بیان کیں تم (حضرت یوسف (ع)) صاحب اقتدار ہو جو چاہو کرسکتے ہواور تم نیك کام کرنے والے ہو _ اور حضرت یعقوب (ع) اس لائق ہیں کہ ان پر رحم کیا جائے_
قالوا يا ايها العزيز إن له اباً شيخاً كبيراً ... انا نرى ك من المحسنين
برادران یوسف (ع) کا حضرت یوسف (ع) کو (عزیز) سے خطاب کرنے کا مقصد یہ تھا کہ تم صاحب اقتدار ہو اپنی مرضی کے مطابق جو چاہو کرسکتے ہو اور حضرت یعقوب (ع) کو بوڑھے بزرگ انسان اور ضعیف العمرسے تعبیر کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ اس لائق ہیں کہ ان پر رحم و مہربانی کی جائے اور حضرت یوسف (ع) کی اس طرح تعریف کرنا کہ وہ نیك کام کرنے والے ہیں ان کو احسان اور مہربانی کرنے پر رغبت دلانا تھا_
4_ حضرت یعقوب (ع) ،حضرت یوسف (ع) کی وزارت اور

بنیامین پر چوری کے قصے کے وقت بوڑھے اور بہت ضعیف ہو چکے تھے_
إن له اباً شيخاً كبير
(شیخ) بوڑھے انسان کے معنی میں ہے اور (کبیر) بزرگ کے معنی میں ہے اس سے مراد سن و سال میں بزرگی کا ظاہر ہونا ہے _
5_ حضرت یوسف (ع) اس علاقے کی قطحی کے سالوں میں عزیز مصر تھے_
قالوا يا ايها العزيز
6_ برادران یوسف (ع) کی ایك رائے تھی کہ بنیامین کی آزادی کے مقابلے ہم میں سے کسی کو گرفتار کرلیں_
فخذ أخذنا مكانه
7_ برادران بنیامین کا بنیامین کو اپنے والد گرامی حضرت یعقوب (ع) کے پاس واپس لوٹا نے میں فداکاری اور ایثار کرنا _
فخذ اخذنا مكانه
9_ حضرت یوسف (ع) اپنی وزارت اور اقتدار کے زمانے میں نیك کام کرنے والے انسان تھے_
انا نرى ك من المحسنين
10_ حضرت یوسف (ع) کا اپنے اقتدار کے دوران نیك کام کرنا ان کے کردار اور عادات سے جلوہ گری تھي_
إنا نرى ك من المحسنين
(نری) کا لفظ آیت شریفہ میں (ہم اطمینان رکھتے ہیں) کے معنی میں ہے اس لفظ سے دیکھ رہے ہیں (ہم) کا معنی لینا اسوجہ سے ہے کہ برادران یوسف حضرت (ع) کی شخصیت پر اطمینان رکھتے تھے جو ان کے لیے ان کی رفتار و کردار کو مشاہدہ کرنے سے حاصل ہوا تھا_
11_ حضرت یوسف (ع) کو نیك کام کرنے والا دیکھ کر فرزندان یعقوب (ع) نے بنیامین کی آزادی کاتقاضا کیا اور کہا ان میں سے کسی ایك کو اس کی جگہ گرفتار کر لیا جائے_
فخد احدنا مكانه انا نرى ك من المحسنين

برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف اور بنیامین 8 ; برادران یوسف اور بنیامین کی نجات 2 ، 3 ،6، 7 ، 11; برادران یوسف اور حضرت یوسف 4 ، 2 ; برادران یوسف (ع) کا ایثار کرنا 6 ، 7 ;برادران یوسف کا مشورہ 6 ; برادران یوسف (ع) کی خواہشات 11 ;برادران یوسف(ع) کی کوشش 2 ;برادران یوسف کے پیش آنے کا طریقہ 3

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بنیامین :
بنیامین کی گرفتاری 1
عزیز مصر :
قحطی کے دوران عزیز مصر 5

605
قدیمی مصر :
قدیمی مصر کی تاریخ 5
حضرت یعقوب (ع) :
حضرت یعقوب (ع) ، حضرت یوسف(ع) کی حکومت کے دوران 4;حضرت یعقوب (ع) کا بڑ ھا پا4 ; حضرت یعقوب (ع) کی بنیامین سے محبت 8
حضرت یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) اور بنیامین 1 ;حضرت یوسف (ع) پر احسان کے آثار 11; حضرت یوسف (ع) کا احسان 3; حضرت یوسف (ع) کا اقتدر 3 ،9 ، 10; حضرت یوسف کاقصہ 1 ، 2 ، 3 ، 5، 6 ،7، 8 ، 9،11 ; حضرت یوسف (ع) کا محسنین میں سے ہونا 9; حضرت یوسف (ع) کی شفقت کو ابھارنا 2 ; حضرت یوسف (ع) کی عزیزی 5; حضرت یوسف (ع) کی قدیمی مصر میں قحطی کے دوران موجود گي5;حضرت یوسف(ع) کی وزارت 9; حضرت یوسف (ع) کے فضائل 9 ;حضرت یوسف (ع) میں احسان کرنے کی نشانیاں 10

قَالَ مَعَاذَ اللّهِ أَن نَّأْخُذَ إِلاَّ مَن وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِندَهُ إِنَّـا إِذاً لَّظَالِمُونَ (٧٩)
یوسف نے کہا کہ خدا کی پناہ کہ ہم جس کے پاس اپنا سامان پائیں اس کے علاوہ کسی دوسرے کو گرفت میں لے لیں اور اس طرح ظالم ہوجائیں (79)

1 _ حضرت یوسف (ع) نے فرزندان یعقوب (ع) کی تجویز (کہ بنیامین کی بجائے ا ن میں سے کسی ایك کوگرفتار کرلیں)کو قبول نہیں کیا _
فخذ ا حدنا مکانہ ... قال معاذ اللّٰہ ا ن نا خذ الا ّ من وجدن
(معاذ) مصدر میمی اور فعل محذوف کے لیے مفعول مطلق ہے (نعوذ باللّٰہ معاذاً) اور عبارت (أن نا خذ) میں (من) مقدر اور"مضار الیہ" کے متعلق ہے _ اس صورت میں جملہ (معاذ الله ان ناخذ ...) کا معنی یہ ہوگا _ کہ خدا کی پناہ چاہتے ہیں اس بات سے کہ اسکو اپنی گرفت میں لے لیں(گرفتار کرلیں) مگروہ کہ جس کے ہاں اپنے مال کو پائیں گے _
2 _ بے گناہ شخص کا مجرموں کی جگہ پر اپنے آپ کو پیش کرنا سبب نہیں بن سکتا کہ اسکو سزا دینا جائز ہے _
فخذ أحدنا مکانہ ... معاذ اللّٰہ ا ن ناخذ الا من وجدنا متاعنا عندہ

606
3 _ حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں مصر کے عدالتی قوانین میں یہ جائزنہیں سمجھا جاتا تھا کہ بے گناہوں کو مجرموں کی جگہ خواہ وہ خودہی اپنے کو پیش کریں سزا دی جائے_
معاذ اللّٰہ ا ن ناخذ الا من وجدنا متاعنا عندہ
مذکورہ معنی ضمیر متکلم مع الغیر کی جگہ ضمیر متکلم وحدہ کے استعمال سے حاصل کیا گیا ہے _ یعنی حضرت یوسف (ع) کا یہ جملہ کہ (ہم گرفتار نہیں کرتے) کی جگہ پر (میں گرفتار نہیں کرتاہوں) اس معنی کی طرف اشارہ کرتاہے کہ مصر کے قوانین میں اس چیز کی مجھے اجازت نہیں ہے کہ بے گناہ شخص کو گنہگار شخص کی جگہ پر گرفتار کروں اگر چہ وہ خود اپنے آپ کو پیش ہی کیوں نہ کردے_
4 _ حکام کا گناہ کاروں کی جگہ پر بے گناہوں کو سزا دینے سے پرہیز کرنا ضروری ہے _
قال معاذ اللّٰہ ا ن نا خذ الاّ من وجدنا متاعنا عندہ
5_ حضرت یوسف (ع) کا بنیامینکی طرف چوری کی نسبت دینے سے اجتناب کرنا _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

أن نأخذ إلاّ من وجدنا متاعنا عنده
(الا من وجدنا متاعنا عنده) کے جملہ کو (مگر وہ شخص جس کے پاس ہم نے اپنا مال پایا) (من سرق متاعنا) (مگر وہ شخص جس نے ہمارا مال چوری کیا ہو) کے جملے کی جگہ پر لانا گویا اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت یوسف (ع) بنیامین کی طرف چوری کی نسبت دینے سے اجتناب کررہے ہیں _
6_ جب تو ریہ کرنا ممکن ہو تو مصلحتی جھوٹ بولنے سے بھی پرہیز کرنا ضروری ہے _
معاذ اللّہ ا ن نا خذ الا من وجدنا متاعنا عندہ
حضرت یوسف (ع) یہ جانتے تھے کہ بنیامین کی طرف چوری کی نسبت دینے میں مصلحت ہے لیکن اس کے باوجود بھی جھوٹ بولنے سے پرہیز کیا اس مصلحت کو توریہ کے ذریعے پورا کردیا _
7_حقیقت و واقعیت کو اس طرح بیان کرنا کہ مخاطب اس کے برخلاف سمجھے اسکو توریہ کہتے ہیں اور یہ کام جائز او ر مشروع ہے _
أن ناخذ إلاّ من وجدنا متاعنا عنده
بنیامین کے سامان میں شاہی پیالے کا پایا جانا واقعیت رکھتا تھا اور صحیح بات تھی لیکن حضرت یوسف (ع) نے اسکو ایسی شرائط سے بیان کیا کہ فرزندان یعقوب (ع) نے اسکو چوری خیال کیا_ اسی کو توریہ کہا جاتاہے_
8_حضرت یوسف(ع) کا ظلم و ستم روا رکھنے پر خداوند متعال کی پناہ طلب کرنا_
قال معاذ اللّه ...إنا إذا الظالمون
9_ خداوند متعال کی پنا میں جانا، ظلم و ستم سے دور رہنے کے لیے ضروری ہے_
قال معاذ اللّه ... انا إذا الظالمون

607
10_حضرت یوسف (ع) اور انکے ملازمین نے مصر میں حکومت اور اقتدرا کے دوران ہر قسم کے ظلم و ستم سے اجتناب کیا _
قال معاذ اللّه ا ن ... إنا إذا الظالمون
ضمیر متکلم مع الغیر (نا) اور (نحن) جن کو حقائق میں انہوں نے پیش کیا (ان ناخذ ... إنا إذا الظالمون) سے حضرت یوسف کا مقصود خود وہ اور انکے کے ملازمین تھے _
11_ حکام کا ظلم و ستم سے پرہیز کرنا ضروری ہے_
قال معاذ اللّه ... إنا إذا الظالمون
12_ مجرمین کی جگہ بے گناہوں کو سزا دینا، ظلم اور گناہ ہے_
قال معاذ اللّه ...إنا إذا الظالمون

احکام :7
سزا کے احکام 2
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف اور بنیامین کی نجات 1
بے گناہ لوگ:
بے گناہ لوگوں کو سزا دینا 2 ، 3 ;بے گناہ لوگوں کو سزا دینے سے اجتناب کرنا 4 ; بے گناہ لوگوں کو سزا دینے کا گناہ 12;بے گناہ لوگوں کی سزا کا ظلم ہونا 12
پناہ طلب کرنا :
اللہ تعالی سے پناہ طلب کرنے کی اہمیت 9;ظلم سے پناہ طلب کرنا 8 ، 9 ; گناہ سے پناہ طلب کرنا 9
توریہ :
توریہ کا جواز 7 ; توریہ کے احکام 7 ; توریہ کے موارد 6
جھوٹ :
جھوٹ سے اجتناب کی اہمیت 6 ; جھوٹ مصلحتی 6

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حکّام :
حکّام اور ظلم 11 ; حکام کی ذمہ داری 4 ، 11
سزا :
سزاء کا شخص (مجرم) کے ساتھ مخصوص ہونا 2 ، 3 ، 4 ، 12; سزا کی خصوصیات 2 ، 3،4،12
عدالتی نظام :2
قدیم مصر :
قدیم مصر میں اقتدار حکومت 10 ; قدیم مصر میں سزا کے قوانین 3
حضرت یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) اور بنیامین پر تہمت 5 ; حضرت یوسف (ع) اور ظلم 8 ،10; حضرت یوسف (ع) اور بھائیوں کا مشورہ 1 ; حضرت یوسف (ع) کاپناہ مانگنا 8 ; حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 5 ، 10 ; حضرت یوسف (ع) کے ملازمین اور ظلم 10

608

فَلَمَّا اسْتَيْأَسُواْ مِنْهُ خَلَصُواْ نَجِيّاً قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُواْ أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُم مَّوْثِقاً مِّنَ اللّهِ وَمِن قَبْلُ مَا فَرَّطتُمْ فِي يُوسُفَ فَلَنْ أَبْرَحَ الأَرْضَ حَتَّىَ يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللّهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ (٨٠)
اب جب وہ لوگ یوسف کی طرف سے مایوس ہوگئے تو الگ جاکر مشورہ کرنے لگے تو سب سے بڑے نے کہا کہ کیا تمھیں نہیں معلوم کہ تمھارے باپ نے تم سے خدائي عہد لیا ہے اور اس سے پہلے بھی تم یوسف کے بارے میں کوتاہی کرچکے ہوتو اب میں تو اس سرزمین کو نہ چھوڑوں گا یہانتك کہ والد محترم اجازت دے دیں یا خدا میرے حق میں کوئي فیصلہ کردے کہ وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے (80)

1 _ فرزندان یعقوب (ع) ،حضرت یوسف (ع) کی رضایت حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے اور بنیامین کی آزادی سے مکمل ناامید ہوگئے _
فلما استیئسوا منہ
(یاس) اور (استیئاس) ناامید ہونے کے معنی میں ہے اس فرق کے ساتھ کہ (استیئاس) میں ناامیدی میں مبالغہ اور شدّت ہے (منہ) کی ضمیر سے مراد، بنیامین یا یوسف (ع) ہیں _ اس وجہ سے (فلما استیئسوا منہ ...) کا معنی یہ ہوگا اسوقت کہ جب فرزندان یعقوب (ع) ،حضرت یوسف (ع) کی (رضایت کو جلب کرنے) یا بنیامین کی (آزادي) سے کامل طور پر ناامید ہوگئے_
2_فرزندان یعقوب (ع) نے بنیامین کی آزادی سے ناامید ہوکر یوسف (ع) اور ان کے ملازمین سے کچھ دور جاکر اس مشکل کی چارہ جوئي کےلیے چھپ کر آپس میں مشورہ کیا_

609
فلما استیئسوا منہ خلصوا نجیب
(اخلاص) کے معانی میں سے علیحدہ ہونا اور کنارہ گیری کرناہے (نجّي)ایك یا کئي اشخاص کو کہا جاتاہے جن سے چھپ کر گفتگوکی جائے یہ جملہ (خلّصوا) کے فاعل کے لیے حال ہے پس (خلصوا نجیئاً) کا معنی یہ ہوا کہ برادران یوسف دوسروں سے جدا ہوکر علیحدگی میں راز کی باتیں کرنے لگے_
3 _ فرزندان یعقوب (ع) نے بنیامین کو مصر کے سفر سے واپس لوٹانے کے لیے اپنے والد گرامی حضرت یعقوب (ع) سے وعدہ اور قسم اٹھائي تھي_
أن اباکم قدأخذ علیکم موثقاً من اللّہ
4 _ بنیامین کے آزاد ہونے میں ناامید ہوجانے کے بعد اکثرفرزندان یعقوب (ع) کا نظر یہ تھا کہ وہ سب کنعان واپس چلے جائیں _
قال کبیرہم ا لم تعلموا ... فلن أبرح الارض

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(ألم تعلموا) میں استفہام توبیخی ہے حضرت یعقوب کے بڑے بیٹے (لاوي) کی اس بات پر کہ (فلن أبرح الارض) میں مصر کی سرزمین سے نہیں جاؤں گا) سے یہ نتیجہنکلتاہے کہ اس کی اپنے بھائیوں کی توبیخ اور سرزنش کا سبب یہ تھا کہ وہ انہیں واپس لوٹنے پر مصمم دیکھ رہا تھا _

5_حضرت یعقوب (ع) کے بڑےبیٹے نے یہ ارادہ کرلیا کہ وہ مصر کی سرزمین پر ٹھہر جائے اور کنعان واپس نہ جائے _

فلن أبرح الارض حتی یأذن لی أبي

"براح" (أبرح) کا مصدر ہے جسکا معنی جدا اور دور ہونے کا ہے (الارض) میں "الف ولام " عہد حضوری کا ہے اور یہ اس شہر و علاقے کی طرف اشارہ ہے جہاں بنیامین گرفتار کیا گیاہے _

6_ حضرت یعقوب (ع) کے بڑے بیٹے کی اس بات پر پشیمانی و ناراضگی کہ وہ اپنے عہد و پیمان پر پورا نہ اترے (بنیامین کو واپس لے آنے میں)

قال کبیرہم ... قد أخذعلیکم موثقاً ... فلن أبرح الارض

7_ حضرت یعقوب (ع) کے بڑے بیٹے کے ہانبنیامین کے بغیر قافلہ کو واپس لے جانا، اپنے اور اپنے بھائیوں کے لیے قسم کی مخالفت اور عہد شکنی تھي_

قال کبیرہم ألم تعلموا أن أباکم قد أخذعلیکم موثقاً من اللہ

لاوی کا (ألم تعلموا أن أباکم قد أخذ علیکم موثقا) کے جملہ کو (فلن أبرح ...) پر تفریع اور وضاحت کرنے کا مقصد یہ تھا کہ جو عہد و پیمان ہم نے حضرت یعقوب (ع) سے کیاہے اس کی وجہ سے ہمارے لیئے مناسب نہیں ہے کہ بنیامین کے بغیر واپس لوٹیں (اگر تمہارا ارادہ واپس لوٹنے کا ہے تم جانو) لیکن میں تو واپس نہیں جاؤں گا_

8_ حضرت یعقوب (ع) کا بڑا بیٹا، دوسرے بھائیوں کی نسبت اپنے عہد و پیمان پر زیادہ کاربند تھا_

610

قال کبیرہم ألم تعلموا أن ا باکم قد ا خذ علیکم موثقاً من اللہ ... فلن أبرح الأرض

9_ حضرت یعقوب (ع) کے بڑے بیٹے نے بھائیوں کے حضرت یوسف (ع) پر ظلم و ستم کو یاد کرکے باپ کے پاس بغیربنیامین کے جانے کو نامناسب سمجھا_

ألم تعلموا ... من قبل ما فرطتم فی یوسف

(ما) (مافرّطتم) میں مصدریہ ہے اور (من قبل ما فرطتم) کی عبارت کا عطف (أن أباکم ...) پر ہے _ یعنی (ألم تعلموا تفریطکم فی یوسف من قبل) تفریط کا معنی کسی شی کے نابود ہونے تك کوتاہی کرنا یا چھوڑ دینا ہے (لسان العرب)

10_ حضرت یعقوب (ع) کے بڑے بیٹے نے اپنے بھائیوں کے حضرت یوسف (ع) کے ساتھ برتاؤکی مذمت کی _

قال کبیرہم ... و من قبل ما فرطتم فی یوسف

11_حضرت یعقوب (ع) کے بڑے بیٹے نے بنیامین کے بغیر مصر واپس لوٹنے کے لیے یہ شرط لگائي کہ حضرت یعقوب (ع) کی طرف سے اجازت کا پیغام آئے یا خداوند متعال کی طرف سے کوئي حکم آئے_

فلن أبرح الا رض حتی یأذن لی أبی او یحکم اللہ لي

لاوی کی یہ بات کہنا کہ (حتی یأذن لی أبي) اس معنی کو بتاتاہے کہ ان کے باپ حضرت یعقوب (ع) اس بات پر اطمینان کریں کہ ہم نے بنیامین کی حفاظت میں کوتاہی نہیں کی بلکہ جو کچھ کہہ کر آئے تھے (الاّ ان یحاط بکم) اس پر عمل پیرا ہوئے ہیں _ یا اگر ان کو ہماری اس بات پر اطمینان نہ آئے اور اپنے وعدہ سے چشم پوشی کرلے تو اس صورت میں ہمیں اجازت دیں کہ ہم واپس لوٹ آئیں _ اور ممکن ہے کہ (یحکم اللہ) کا معنی یہ ہو کہ خدا کوئي سبب پیدا کرے کہ میں بنیامین کو عزیز مصر کے ہاتھوں سے آزاد کرکے واپس لوٹا سکوں_

12_ خداوند متعال، بہترین فیصلہ اور حکم کرنے والا ہے_

وہو خیر ا لحاکمین

13_ لاوي، خداوند متعال کے بہترین قضاوت و حکم کرنے پر اعتقاد رکھتا تھا_

قال ... او یحکم اللہ لی و ہو خیر الحاکمین

14 _ " عن أبی الحسن الہادی (ع) : ... قال (لاوی) : لن أبرح الا رض حتی یا ذن لی أبی ... (1) امام ہادی (ع) سے روایت ہے: ... کہ (لاوي) نے کہا :میں اس سرزمین سے دور نہیں جاؤں گا جب تك مجھے میرا باپ اجازت نہ دے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

....

1)تفسیر قمی ج1 ص 356; نورالثقلین ج2 ص 468ح 209_

611

اسماو صفات:
خیر الحاکمین 12
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی خصوصیات 12 ; اللہ تعالی کی قضاوت 12
برادران یوسف :
برادران یوسف (ع) اور بنیامین 3 ; برادران یوسف (ع) اور بنیامین کی نجات 1 ، 2 ;برادران یوسف اور یعقوب (ع) 3 ;برادران یوسف (ع) اور یوسف (ع) کی رضایت 10 ; برادران یوسف (ع) کا عہد 3;برادران یوسف (ع) کا قسم یاد کرنا 3 ;برادران یوسف (ع) کا کنعان کی طرف لوٹنا 4;برادران یوسف (ع) کی سرزنش 10 ;برادران یوسف(ع) کی سرگوشیاں 2;برادران یوسف کی مشورت2 ; برادران یوسف(ع) کی ناامید 2 ، 4 ; برادران یوسف (ع) کے ملنے کا طریقہ 10
روایت : 14
عقیدہ :
اللہ تعالی کی قضاوت پر عقیدہ 13
قاضی :
بہترین قاضی 12
لاوی :
لاوی اور اللہ تعالی کی تقدیرات 11 ; لاوی اور برادران یوسف (ع) کا ظلم 9 ; لاوی اور بنیامین کی نجات 6 ;لاوی اور حضرت یعقوب (ع) کی اجازت 11 ، 14 ;لاوی اور کنعان کی طرف لوٹنا 9 ، 11 ;لاوی کا ارادہ کرنا 5 ; لاوی کا بنیامین کو واپس لوٹانے کی کوشش کرنا 7 ; لاوی کا سرزمین مصر میں ہونا 5 ; لاوی کا عقیدہ 13 ;لاوی کا غمگین ہونا 6 ;لاوی کا قسم کو پورا کرنے کی کوشش کرنا 7; لاوی کاو عدہ کرنا پورا کرنے کی کوشش کرنا7 ،8; لاوی کی سرزنش کرنا 10 ;لاوی کی فکر 7،9،11
حضرت یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3 ، 4 ،5 ، 6 ، 7 ، 9 ،10 ، 11

612

ارْجِعُواْ إِلَى أَبِيكُمْ فَقُولُواْ يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَا إِلاَّ بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ (٨١)
ہاں تم لوگ باپ کی خدمت میں جائو اور عرض کرو کہ آپ کے فرزند نے چوری کی ہے اور ہم اسی بات کی گواہی دے رہے ہیں جس کا ہمیں علم ہیں اور ہم غیب کی حفاظت کرنے والے نہیں ہیں(81)

1_ لاوی نے اپنے بھائیوں کے کنعان واپس جانے پر رضایت کا اظہار کرتے ہوئے انہیں بنیامین کی چوری کی رپورٹ بیان کرنے کا طریقہ تعلیم دیا_
قال کبیرہم ... ارجعوا الی إبیکم فقولوا ی ابانا إن ابنك سرق
2_ لاوی نے اپنے بھائیوں کو تاکید کی کہ وہ حضرت یعقوب (ع) کے سامنے بنیامین کے چوری کرنے کی گواہی پر تاکید کریں _
إن ابنك سرق
3_ لاوی نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ اپنے بابا کو یہ یقین دلوائیں کہ بنیامین نے چوری کی ہے اسکی رپوٹ اور گواہی ہم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

يقين كے ساتھ دے رہے ہيں_
إن ابنك سرق و ما شہد نا إلاّ بما علمن
(ما شہدنا) ميں شہادت سے مرادكيا ہے اس ميں كئي احتمال ديئے گئے ہيں: ان ميں سے ايك يہ ہے كہ حضرت يعقوب (ع) كے سامنے برادران يوسف كى يہ گواہى كہ آپكے بيٹے بنيامين نے چورى كى ہے (إن ابنك سرق) كى اساس جملہ (ما شہدنا ...) ہے جس كا معنى يہ ہوگا كہ ابھى جو ہم آپ كے سامنے كہہ رہے ہيں كہ (ان ابنك سرق) يہ ايسى گواہى ہے كہ علم و يقين كے ساتھ ہم مطمئن ہوكر دے رہے ہيں _
4_ لاوى نے اپنے بھائيوں سے درخواست كى كہ اكٹھے ہوكر باپ كى خدمت ميں حاضر ہوں اور بنيامين كے چورى كرنے پر گواہى ديں _
ارجعوا إلى ابيكم فقولوا ... ما شہدنا الابم

613

علمن
لاوى كا جمع كے صيغوں كو لانا (قولوا) و (ما شہدنا) و (علمنا) مذكورہ معنى كو بتاتاہے_
5_ لاوى نے اپنے بھائيوں سے يہ چاہا كہ بنيامين كا چورى كرنا اور سفر كى رپورٹ كو محبت آميز لہجہ ميں باپ كے سامنے بيان كريں_
يأ بان
لاوى كا يہ وضاحت كرنا كہ باپ سے گفتگو شروع كرتے وقت جملہ (يأبانا) سے مخاطب ہونا اس بات كو بتاتاہے كہ ايسے لہجے ميں بات كرےں كہجس سے انكى شفقت كو جلب كرسكو_
6_ حضرت يعقوب (ع) كو بنيامين كے چورى كرنے كى رپورٹ ديتے وقت بھائيوں كا اپنے دل ميں موجود كينہ كا اظہار كرنا _
إن ابنك سرق
جملہ (إن ابنك سرق) (يقيناً آپ كے بيٹے نے چورى كى ہے)كو جس انداز ميں ذكر كيا گيا ہے اس سے معلوم ہوتاہے كہ بنيامين كے بھائي اپنے بغض و كينہ كا اظہار كررہے تھے_
7_لاوى نے اپنے بھائيوں سے يہ درخواست كى كہ اپنے والد گرامى كو يہ بتائيں كہ بنيامين نے ہمارى آنكھوں سے پنہاں ہو كر چورى كى ہے _
و ما كناّ للغيب حافظين
(و ما كنا ...) كے جملے ميں كئي احتمال ديئے گئے ہيں ... اس پر توجہ كرتے ہوئے كہ برادران يوسف (ع) بنيامين كے چور ہونے پر اطمينان ركھتے تھے (إن ابنك سرق) يہ اس بات كو بتاتاہے كہ جو كام ہمارى نظروں سے غيب ہوكر انجام ديا جائے اس كى ذمہ دارى ہم نہيں لے سكتے يعنى بنيامين نے چھپ كر چورى كى ہے اسى وجہ سے اسكو ہم نہيں روك سكتے تھے_
8_بنيامين كا چھپ كر چورى كرنا اور ان كے بھائيوں كے ليے يہ عذر و بہانہبنانا كہ وہ اسكو روك نہيں سكتے تھے جس كى وجہ سے وہ اس كو حضرت يعقوب (ع) كے پاس واپس نہيں لا سكے_
ارجعوا إلى إبيكم فقولوا ... و ما كنا للغيب حافظين
(و ما كنّا ...) كا جملہ اصل ميں ايك سوال كا جواب ہے كہ لاوي، حضرت يعقوب (ع) سے جسكا منتظر تھا_ يہ صحيح ہے كہ بنيامين نے چورى كى ہے ليكن تم نے اسے كيوں نہيں روكا تا كہ كام يہاں تك نہ پہنچ جاتا_
9_ اگر فرزندان يعقوب (ع) يہ جانتے كہ شاہى پيالہ بنيامين كے سامان ميں ہے تو اپنے دين كے مطابق چور كى سزا كوبيان نہ كرتے_
ما شہدنا الا بما علمنا و ما كنا للغيب حافظين
مذكورہ بالا معنى اس صورت ميں ہے كہ(ما شہدنا) ميں شہادت و گواہى سے مراد ،آيت شريفہ (75) (جزاؤہ من وجد فى رحلہ) چورى كرنے والے كا جو حكم بيان ہوا وہ ہو اس بناء پر (ما شہدنا الا بما علمنا و ما كن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

للغیب حافظین) کا معنی یوں ہو گا وہ جو کچھ ہم جانتے تھے (کہ چور کی سزا اسکا غلامی میں آنا ہے) (اسکی گواہی دی ہے لیکن ہم یہ نہیں جانتے تھے کہ شاہی پیالہ بنیامین کے پاس ہے تا کہ اس حکم کو بیان نہ کرتے تو اس صورت میں (حافظین) سے مراد (عالمین) ہوگا_

10_ حضرت یعقوب (ع) کے سامنے چور کی سزا بیان کرنے کے لیے (بنیامین) کے بھائیوں نے یہ عذر پیش کیا کہ وہ پنہانی امورسے بے خبر ہیں _

ما شہدنا الا بما علمنا و ما کنا للغیب حافظین

برادران یوسف(ع) :

برادران یوسف اور بنیامین کی چوری 3 ، 4 ، 5 ،9; برادران یوسف اور یعقوب (ع) 8 ، 10 ;برادران یوسف (ع) کا اطمینان 3 ;برادران یوسف (ع) کا بہانہ تلاش کرنا 8 ، 10 ;برادران یوسف (ع) کی حضرت یعقوب (ع) کو رپورٹ دینا 1 ، 4 ،5 ، 6 ، 7 ،8 ; برادران یوسف (ع) کا کنعان کی طرف لوٹنا 1 ; برادران یوسف کی تہمتیں 8 ; برادران یوسف کی گواہی دینا 2 ، 3 ، 4 ; برادران یوسف کے علم کا محدود ہونا 10;برادران یوسف (ع) کے کینہ کا اظہار 6

بنیامین :

بنیامین پر چوری کی تہمت 8 ;بنیامین پر چوری کی تہمت کے آثار 6;بنیامین پر چوری کی گواہی 2 ، 3 ، 4; بنیامین کی چوری کے گواہ 6; بنیامین کے دشمن 6

لاوی :

لاوی اور برادران یوسف 2 ، 3 ،5 ، 7 ; لاوی اور بنیامین پر چوری کی تہمت 7 ; لاوی اور بنیامین کا چوری کرنا 1;لاوی کا تعلیم دینا 1 ، 2 ; لاوی کی خواہشات و امیدیں 3 ، 4 ، 5 ، 7 ; لاوی کی نصیحتیں 2

جناب یوسف (ع) :

جناب یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3 ، 4 ، 5 ،6، 7 ، 9 ،10

وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيْرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا وَإِنَّا لَصَادِقُونَ (٨٢)

آپ اس سستی سے دریافت کرلیں جس میں ہم تھے اور اس قافلے سے پوچھ لیں جس میں ہم آئے ہیں اور ہم بالکل سچے ہیں (82)

1_ جہاں حضرت یوسف (ع) رہائشے پذیر (مصر)تھے وہاں لوگوں کے درمیان بنیامین کی چوری کی خبر مشہور

ہوگئي تھي_

و سئل القریة التی کنا فیہ

(قریة) زندگی گذارنے اور انسانوں کے اجتماع (شہر و دیہات)کی جگہ کو کہا جاتاہے اسی وجہ سے مذکورہ تفسیر میں اسکوآبادی سے تعبیر کیا گیا ہے _ (آبادی سے سوال کرنا جبکہ سوال سے مقصود آبادی کے لوگ ہیں)_ یہ اس بات کو بتاتا ہے کہ بنیامین کی چوری کی خبر پورے شہر میں پھیل گئي تھی اور تمام لوگ اس سے مطلع ہوگئے تھے_

2_ فرزندان یعقوب (ع) کے ہمراہ قافلے والے بنیامین کی چوری کے واقعہ سے واقف تھے_

و سئل ... العیر التی ا قبلنا فیہ

3 _ فرزندان یعقوب (ع) کا یہ گمان تھاکہ ان کے والد گرامی بنیامین کی چوری کے واقعہ کی تصدیق نہیں کریں گے _

و سئل القریة ... و العیر التی ا قبلنا فیہ

4 _ لاوی نے اپنے بھائیوں سے استدعا کی کہ حضرت یعقوب(ع) سے اس بات کا تقاضا کریں کہ وہ اہل مصر اور ان کے ہمسفر قافلے والوں سے بھی بنیامین کی چوری کے بارے میں پوچھ گچھ کریں _

فقولوا یأ بانا ... و سئل القریة ... والعیر التی ا قبلنا فیہ

(اقبال) (أقبلنا) کا مصدر ہے جو سامنے آناکے معنی میں آتاہے اور اس کا متعلق (الیك) اور اسکی مثل ہے جو وضاحت کی وجہ سے کلام میں ذکر نہیں ہوا اور(فیہا)(أقبلنا) کی ضمیر کے لیے حال ہے _ اس صورت میں جملہ (و سئل ... العیر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

التي ...) كا مطلب يہ ہے اس قافلے والوں سے پوچھيں كہ جس كے ساتھ ہم آپكے پاس پہنچے ہيں_ يہ بات قابل ذكر ہے كہ يہ آيت گذشتہ آيت كى طرح لاوى كى ان نصيحتوں كے بارے ميں ہے جو اس نے اپنے بھائيوں كو كى تھيں_
5_ فرزندان يعقوب (ع) ،مصر سے كنعانى قافلے كے ساتھ اپنے ديار كى طرف روانہ ہوئے_
والعير التى ا قبلنا فيہ
6_ لاوى نے اپنے بھائيوں سے چاہا كہ والد گرامى كے سامنے اپنى اس سچائي پر كہ بنيامين نے چورى كى ہے تاكيد كريں _
و إنا لصادقون
7_ عينى گواہوں كى گواہى دينا، مدّعى كو ثابت كرنے كا معتبر طريقہ ہے _
و سئل القرية ... و العير التى اقبلنا فيہ

احكام : 7
برادران يوسف :
برادران يوسف اوريعقوب (ع) 4،3 ; برادران يوسف (ع) كا كنعان كى طرف لوٹنا 5 ; برادران

يوسف (ع) كا گمان 3;برادران يوسف (ع) كى اميديں 4; برادران يوسف (ع) كى صداقت 6
بنيامين :
بنيامين پر چورى كى تہمت 6 ; بنيامين كى چورى اور تجارتى قافلہ 2; بنيامين كى چورى كى شہرت 1 ،2; بنيامين كى چورى كے بارے ميں چھان بين كرنا 4
دعوى :
دعوى كو ثابت كرنے كى دليليں 7
گواہى :
گواہى كے آثار 7 ; گواہى كے احكام 7
لاوى :
لاوى اور برادران يوسف (ع) 6 ;لاوى كى خواہشات 6;لاوى كى نصيحتيں 4
جناب يوسف (ع) :
جناب يوسف (ع) كا قصہ 1 ، 2 ، 4،3 ، 5 ، 6

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْراً فَصَبْرٌ جَمِيلٌ عَسَى اللّهُ أَن يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعاً إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (٨٣)
يعقوب نے كہا كہ يہ تمہارے1_دل نے ايك نئي بات گڑھ لى ہے ميں پھر بھى صبر جميل اختيار ركروں گا كہ شاہد خدا ان سب كو لے آئے كہ وہ ہر شى كے جاننے والا اور صاحب حكمت ہے (83)

1 _ فرزندان يعقوب(ع) ، كنعان واپس لوٹ آئے اور اپنے سفرنامہ كا حال اپنے والد گرامى كے سامنے اس طرح بيان كيا كہ جس طرح لاوى نے تاكيد كى تھي_
ارجعوا إلى ابيكم فقولوا ى ابانا ... قال بل سولت لكم ا نفسكم امر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آیت 81 ، اور 82 کے مطالب کہ جسمیں لاوی کی مصر میں ہونے والی باتیں ہیں اور (بل سوّلت ...) کا جملہ حضرت یعقوب (ع) کی طرف سے ان کی باتوں کا جواب ہے _ اس سے معلوم ہوتاہے کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ واقعہ کا کچھ حصہ اختصار کے طور پر بیان نہیں کیا گیا اوروہ یہ ہے(فرجعوا إلی ابیهم و قالوا كذا و كذا ...) دوسری

بات یہ ہے کہ جسطرح لاوی نے فرزندان یعقوب (ع) کو داستان بیان کرنے کی تاکید تھی اسی طرح انہوں نے والد گرامی کے سامنے بیان کی _

2 _ حضرت یعقوب (ع) نے بنیامین کی چوری کے واقعہ کوخود ساختہ داستانسمجھا اور اپنے بیٹوں کی بات پر یقین نہیں کیا _

قال بل سولت لكم أنفسكم أمر

کلمہ (بل) اس بات پر دلالت کرتاہے کہ حضرت یعقوب (ع) نے اپنی بیٹوں کی بات کو قبول نہیں کیا _

3_ حضرت یعقوب (ع) ،بنیامین کی گرفتاری اور اسکے واپس نہ لوٹنے میں اپنے بیٹوں کو قصورو وار سمجھتے تھے_

قال بل سولت لكم انفسكم امر

4 _ حضرت یعقوب(ع) ، گہری فکر کے مالك اور حوادث کا تجزیہ کے سلسلہ میں خاص ذہانت سے بہرہ مند نیز جلد یقین کرنے والے نہ تھے_

قال بل سولت لكم أنفسكم امر

5 _ حضرت یعقوب(ع) نے بنیامین کی گرفتار ی کو اپنے بیٹونکی نفسانی خواہشات کے سبب سازش کا ایك نتیجہ قرار دیا _

قال بل سؤلت لكم انفسكم امر

جملہ (سولت لكم ...) یعنی تمہارے نفس نے تمہارے غلط کام کو خوبصورت بناکر پیش کیا ہے اور اس کے مرتکب ہونے پر تمہیں آمادہ کیا اس جملے سے یہ ظاہر ہوتاہے کہ حضرت یعقوب (ع) اپنے بیٹوں کی سازش پر اطمینان رکھتے تھے_

6_حضرت یعقوب (ع) یہ سمجھتے تھے کہ بنیامین کی گرفتاری کی بنیاد ان کے بیٹوں(یوسف ،بنیامین یا دوسرے بھائي) کی سازش و مکر ہے_

قال بل سوّلت لكم ا نفسكم ا مر

حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹوں کی بات پر کیوں یقین نہیں کیا حالانکہ وہ تو عینی گواہ رکھتے تھے جسمیں شك کی گنجائشے بھی نہیں تھی اس کے باوجود بھی ان پر سازش کا الزام لگایا _ اس بارے میں جوابات دیے گئے ہیں 1 _ حضرت یعقوب (ع) اپنی خاص ذہانت و فراست کے سبب بنیامین کے صحیح ہونے پر اطمینان رکھتے تھے جس کی وجہ سے ان باتوں کو حقیقت سے دور سمجھتے تھے_2 _ بنیامین کو گرفتار کرنے کے لیے کوئي سازش بنائي گئي تھی _ فارسی میں مثل مشہور ہے کہ کاسہ زیر نیم کاسہ بودہ_3 _ یا یہ ایسی سازش تھی جوان کے بیٹوں نےتیار کی تھی اور یہ ایسی حقیقت تھی کہ حضرت یعقوب (ع) اپنی ذہانت اور فراست سے جسے جان چکے تھے لیکن یہ بات انکے لیے مخفی تھی اور جس پر وہ متوجہ نہ ہوئے کہ اس سازش کے بنانے والے خود بنیامین اور حضرت یوسف (ع) تھے_

7_ انسان کا نفس برے اور ناروا کاموں کو خوبصورت جلوہ دینے اور ا سکے ارتکاب پر آمادہ کرنے پر قدرت رکھتاہے _

قال بل سولت لكم انفسكم امر

8_ حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹوں (یوسف (ع) ،بنیامین اور لاوي) کے فراق میں ہر قسم کی جزع و فزع اور شکوہ کرنے سے پرہیز اور صبر کرنے کو بہتر سمجھا_

فصبر جميل

(صبر جمیل) ایسا صبر ہے کہ جسمیں جزع نہ ہو اور آنے والی مصیبت کا ذکر لوگوں سے نہ کرے (مجمع البیان)

9_حضرت یعقوب (ع) ، صبر و بردباری رکھنے والے بنی تھے_

فصبر جميل

10_ مشکلات اور تلخ ترین حوادث کے مقابلے میں صبر و شکیبائي اختیار کرنا اچھی خصلت ہے _

مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ (صبر) مبتداء ہے اور (جمیل) اسکی خبر ہے اور (فصبر جمیل) کی ترکیب میں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

دوسرا احتمال یہ ہے کہ (صبر) مبتداء محذوف کے لیے اور (جمیل) (صبر) کے لیے خبر ہواگر صفت ہو تو معنی یوں ہوگا (امري) صبرجمیل یا (صبر) صبر جمیل و غیرہ
11 _ حضرت یعقوب (ع) ،حضرت یوسف (ع) ، بنیامین اور لاوی کے زندہ ہونے پر یقین رکھتے تھے_
عسی اللّہ أن یا تینی بھم جمیع
(بہم) کی جمع والی ضمیر سے مراد حضرت یوسف (ع) بنیامین اور لاوی ہیں_
12 _ حضرت یعقوب (ع) ،اپنے تینونبیٹوں یوسف(ع) ، بنیامین اور لاوی کے واپس آنے اور ان کی ملاقات پر امید رکھتے تھے_
عسی اللّہ ا ن یا تینی بہم جمیع
13 _حضرت یعقوب (ع) اپنے بیٹوں کے واپس لوٹنے میں خداوند متعال کی مدد پر دل لگائے ہوئے اور اس کی امداد پرامید رکھتے تھے_
عسی اللّہ أن یأتینی بہم جمیع
14 _ حضرت یعقوب (ع) نے بنیامین پر چوری کی تہمت لگانے والے قصہسے صبرکے ساتھ چشم پوشی کرلی اور اللہ تعالی کی مددسے دل لگالیا_
فصبر جمیل عسی اللّہ أن یا تینی بہم جمیع
15_حضرت یعقو ب(ع) صبر و بردباری کو مشکلات کے حل کرنے میں خداوند متعال کی مدد کا پیش خیمہ سمجھتے تھے_
فصبر جمیل عسی اللّہ أن یا تینی بہم جمیع
16_ امداد الہی پر امید رکھنے والے صابر اور ثابت قدم انسان ہیں_
فصبر جمیل عسی اللّہ أن یا تینی بہم جمیع
17_ انسانوں کے امور کی تدبیر، خداوند متعال کے اختیار میں ہے _
عسی اللّہ أن یا تینی بہم جمیع
18_مشکلات و پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے اور

اپنی تمناؤں کو پانے کے لیے خداوند متعال پر توکل اور اس پر امید رکھنا ضروری ہے _
عسی اللّہ أن یأتینی بہم جمیع
19_ فقط خداوند متعال علیم اور حکیم ہے _
إنہ ہو العلیم الحکیم
ضمیر فعل (ہو) اور اسکی خبر کا معرفہ ہونا، حصر پر دلالت کرتاہے _
20_ حضرت یعقوب (ع) کا خداوند متعال کے علم و حکمت پریقین و اعتقاد سبب تھا کہ حضرت یعقوب (ع) خداوند متعال کی مدد اور سہارے پر اطمینان رکھتے تھے_
عسی اللّہ أن یأتینی بہم جمیعاً إنہ ہو العلیم الحکیم
(إنہ ہو ...) کا جملہ (عسی اللّہ ...)کے جملے کے لیے علت واقع ہوا ہے _
21 _ علم خداوند ی اور اسکے حکیمانہ افعال پر یقین رکھنا اس پر بھروسہ کرنے اور امید رکھنے کا پیش خیمہ ہے _
عسی اللّہ أن یأتینی بہم جمیعاً إنہ ہو العلیم الحکیم
22_ علم و حکمت کو خداوند متعال کی ذات میں منحصر سمجھنے پر یقین رکھنا ،غیر اللہ سے قطع امید کا پیش خیمہ ہے _
عسی اللّہ أن یا تینی بہم جمیعاً انہ ہو العلیم الحکیم
اگرچہ (عسی اللّہ ...) کا جملہ حصر کا معنی نہیں دیتا لیکن یہ کہہ سکتے ہیں کہ (إنہ ہو ...) جو علت واقع ہوا ہے اس جملہ کی حصر اسمیں سرایت کررہی ہے_ اس صورت میں (عسی اللّہ ...) کا معنی یوں ہوگا کہ میں فقط خداوند متعال پر امید رکھتاہوں اس کے غیر پر امید نہیں رکھتا کیونکہ فقط وہ ذات دانا اور حکیم مطلق ہے _
23 _ خداوند متعال کی مدد و حمایت پر امید کا اظہار کرنے کے بعد اسکی حمد و ثناء کرنا، نیك اور پسندیدہ طریقوں میں سے ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عسی اللّہ أن یا تینی بہم جمیعاً
24 _ حضرت یعقوب (ع) کا خداوند متعال کے علم و حکمت پر یقین رکھنا ان کے صبر و شکیبائي سے بہرہ مند ہونے کاسبب تھا_
فصبر جمیل ... إنہ ہو العلیم الحکیم
جملہ (إنہ ہو ...) علاوہ اس کے کہ (عسی اللّہ ...) کے لیے تعلیل واقع ہوا ہے ممکن ہے (فصبر جمیل) کے لیے بھی علت کو بیان کررہا ہو مذکورہ بالا معنی اسی احتمال کو بیان کرتاہے _
25_حضرت یعقوب (ع) اپنے بیٹوں(یوسف(ع) ، بنیامین اور لاوی) کے فراق و جدائي میں گرفتار ہونے کو حکمت و مصلحت الہی سمجھتے تھے_
فصبر جمیل ... إنہ ہو العلیم الحکیم
26_ انسان کا افعال الہی کو حکیمانہ اور عالمانہ سمجھنا اسے دشوار حوادث اور مشکلات میں صبر و شکیبائي اختیار

کرنے پر اکساتاہے_
فصبر جمیل ... إنہ ہو العلیم الحکیم
27_ " عن الصادق (ع) فی قولہ عزوجل فی قول یعقوب (ع) " فصبر جمیل" قال : بلا شکوی (1) امام جعفر صادق (ع) اس قول کے بارے میں جو خداوند متعال حضرت یعقوب (ع) سے نقل فرمارہاہے (فصبر جمیل) روایت ہے کہ اس صبر سے مراد ایسا صبر ہے جو بغیر کسی گلہ و شکوہ کے ہو_

آداب:
پسندیدہ آداب 23
اسماء و صفات :
حکیم 19 ; علیم 19
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی حکمت 25 ; اللہ تعالی کی خصوصیات 19 ; اللہ تعالی کے اختیارات 17 ;امداد الہی کا پیش خیمہ 15
امداد الہی :
امداد الہی پر امید رکھنے والے 16
امید رکھنا :
اللہ تعالی پر امید رکھنا 21 ; اللہ تعالی پر امید رکھنے کی اہمیت 18; امداد الہی پر امید رکھنا 13 ، 14 ، 20 ، 23 ; امید رکھنے کے اسباب 20 ، 21
انسان :
انسان کے اختیار 7 ; انسان کے نفس کی قدرت 7 ; انسانوں کا مدبر ہونا 17
ایمان :
اللہ تعالی کی حکمت پر ایمان 20 ، 21 ، 22 ، 24 ، 26 ; اللہ تعالی کی خصوصیات پر ایمان رکھنا 22 ; اللہ تعالی کے علم پر ایمان 20 ، 21 ، 22 ، 24 ، 26;ایمان کے آثار 20 ، 21 ، 22 ، 24 ، 26
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف (ع) کا قصور 3;برادران یوسف (ع) کا کنعان کی طرف لوٹنا 1 ; برادران یوسف (ع) کا مکر 6 ; برادران یوسف (ع) کی حضرت یعقوب(ع) کو رپورٹ 1 ; برادران یوسف (ع) کی سازش کے آثار 5 ;برادران یوسف (ع) کی نفس پرستی 5
بنیامین :
بنیامین کے فراق و جدائي کی حکمت 25 ; بنیامین کے گرفتار ہونے کا سبب 5 ،6
توسل :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

الله تعالی پر توسل کرنے کی اہمیت 18
توکل:

....

1) ا مالی شیخ طوسی ج1 ص 30 ; نورالثقلین ج2 ص 452، ح 147_

الله تعالی پر توکل کا پیش خیمہ 21 ; الله تعالی پر توکل کرنے کے اسباب 20 ;الله تعالی پر توکل کی اہمیت 18
تمنائیں :
تمناؤوں کے حصول کا پیش خیمہ 18
حمد:
الله تعالی کی حمد 23
ذکر:
ذکر الہی کی حکمت 26 ; علم الہی کا ذکر 26
روایت: 27
سختی :
سختی سے نجات کا پیش خیمہ 18 ; سختی میں صبر 10 ، 26;صبر میں سختی کے آثار 15
صابرین : 16
صبر:
صبر جمیل سے مراد 27;صبر کے عوامل 24 ، 26
صفات:
پسندیدہ صفات 10
عمل :
ناپسندیدہ عمل کو زینت دینا 7
لاوی :
لاوی کے فراق میں حکمت 25
ناامیدی :
غیر الله سے ناامیدی کا پیش خیمہ 22
یعقوب (ع) :
یعقوب اور برا دان یوسف 32;یعقوب (ع) اور بنیامین پر چوری کی تہمت 2 ، 14 ;یعقوب (ع) اور بنیامین سے ملاقات 12 ;یعقوب (ع) اور بنیامین کا زندہ ہونا 11 ;یعقوب (ع) اور بنیامین کا لوٹنا 12;یعقوب اور بنیامین کی گرفتاری 12; یعقوب (ع) اور لاوی سے ملاقات 12 ; یعقوب (ع) اور یوسف (ع) سے ملاقات 2 1 ; یعقوب (ع) اور لاوی کا زندہ ہونا 11 ; یعقوب (ع) اور یوسف (ع) کا زندہ ہونا 11;یعقوب (ع) کا آگاہ ہونا 6 ; یعقوب (ع) کا ارادہ 8 ;یعقوب(ع) کا اطمینان 11 ; یعقوب (ع) کا امید رکھنا 12 ، 13 ، 14،20;یعقوب (ع) کا ایمان 20 ، 24;یعقوب (ع) کا بنیامین کے فراق میں ہونا 8 ;یعقوب (ع) کا توکل 20 ;یعقوب (ع) کا صبر 8 ، 9 ، 14 ، 24 ;یعقوب (ع) کا صبر کرنے کا اہتمام کرنا 15 ; یعقوب (ع) کا قصہ 11 ، 12 ، 14 ;یعقوب (ع) کا لاوی کے فراق میں ہونا 8 ; یعقوب (ع) کا یوسف (ع) کے فراق میں ہونا 8 ;یعقوب (ع) کو حوادث کی تحلیل کرنے کا علم 4;یعقوب (ع) کی فکر 5، 15،25;یعقوب (ع) کی ہوشیاری 4 ;یعقوب (ع) کے فضائل 4 ، 9
یوسف (ع) :
یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3 ، 5 ، 6;یوسف (ع) کے فراق و جدائي کی حکمت 25

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَتَوَلّى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفَى عَلَى يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ (٨٤)
يہ كہہ كر انھوننے سب سے منھ پھير ليا اور كہا كہ افسوس ہے يوسف كے حال پر اور اتنا روئے كہ آنكھيں سفيد ہوگئيں اور غم كے گھونٹ پيتے رہے (84)

1 _ حضرت يعقوب(ع) نے بنيامين كى گرفتارى كى خبر سن كر اپنے بيٹوں كو قصور وار سمجھ كر غصّہ سے ان سے منہ پھير ليا_
و تولى عنہم
(تولى) كا معنى منہ پھيرنا ہے_ حضرت يعقوب (ع) كا اپنےبيٹوں سے منہ پھيرنا (فہو كظيم) كے قرينے كى وجہ سے پتا چلتاہے كہ ايساكرنا غضب و غصہ كى وجہ سے تھے_
2_ بنيامين كے واقعہ نے حضرت يعقوب (ع) كے ليے حضرت يوسف كى ياد كو تازہ كرديا اور يوسف (ع) كى جدائي پر ان كے شديد افسوس كے اظہار كا سبب بنا_
و قال يا سفى على يوسف
(اسفى) كے آخر ميں"الف" ياء متكلم سے تبديل ہوكر الف بناہے اس صورت ميں (ياسفى) يعنى اے ميرى حسرت و اميد_
3_ حضرت يعقوب (ع) كى حضرت يوسف (ع) سے شديداور لافانيمحبت تھي_
قال ياسفى على يوسف و ابيضت عيناہ من الحزن
4_حضرت يعقوب (ع) كا حضرت يوسف (ع) كے ساتھ دلى لگاؤ بنيامين اور اس كے دوسرے بھائيونكى نسبت بہت زيادہ تھا_
عسى اللہ أن يأتينى بہم جميعاً ... و قال يا سفى على يوسف
5_ حضر ت يعقوب (ع) كا حضرت يوسف (ع) كے فراق ميں بہت زيادہ گريہ و زارى كرنا ،ان كى دونوں آنكھوں كى نا بينائي كا موجب بنا_
و ابيضت عيناہ من الحزن
(ابيضاض) مادہ "بيض" باب افعلال كا مصدر

623
ہےجو سفيد ہونے كے معنى ميں ہے چشم كا سفيد ہونا نابيناہونے كے معنى سے كنايہ ہے _
6_ حضرت يعقوب (ع) كى بينائي كا چلاجانا ان كے بڑھاپے اور بنيامين كے گرفتار ہونے كے زمانے ميں تھا_
عسى اللہ ان يأتينى بہم جميعاً ... و ابيضت عيناہ من الحزن
7_ حضرت يعقوب (ع) كا حضرت يوسف(ع) كے فراق ميں بہت زيادہ گريہ كرنا_
و ابيضت عيناہ من الحزن
(من الحزن) ميں (من) تعليلى ہے اور اس بات كو بتاتاہے كہ حضرت يعقوب (ع) كا غم و حزن بينائي كے جانے كا سببتھا ليكن حزن و غم نے حضرت يعقوب(ع) كى آنكھوں پر اثر كيا نہ كہ دوسرے حواس پر اس سے معلوم ہوتاہے كہ حضرت (ع) كا بہت زيادہ رونا اور آنكھوں سے بہت زيادہ پانى كا چلا جانا ان كى بينائي كے جانے كا سبب تھا _
8_ دوستوں كے فراق اور افسوس ميں غمگين ہونا اور رونا مقام نبوت كے منافى نہيں ہے _
قال يا سفى على يوسف و ابيضت عيناہ من الحزن
9_دوستوں كے فراق و جدائي ميں غم و اندوہ ميں مبتلا ہونا اور آنسو بہانا جائز ہے _
و قال يأسفى على يوسف و ابيضت عيناہ من الحزن
10_ غمگين ہونا اور آنسو بہانا، بردبارى اور صبر و شكيبائي كے ساتھ منافات نہيں ركھتا_
فصبر جميل ... و قال ياسفى على يوسف و ابيضت عيناہ من الحزن
11_ بہت زيادہ غم و اندوہ اوررونا،آنكھ كى سياہى كو سفيد كرنے اور نابينائي كا سبب ہے _
و ابيضت عيناہ من الحزن
12_ حضرت يعقوب(ع) ، حضرت يوسف (ع) كے فراق ميں اندرونى طور پر بہت غم زدہ تھے اور حزن و اندوہ سے انكا دل لبريز تھا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

و ابیضت عیناه من الحزن فہو کظیم
(کظیم) یہاں اسم مفعول (مکظوم) کے معنی میں ہے یعنی جو اندرونی طور پر غم زدہ یا غیض و غضب سے بھرا ہوا ہو_
13_حضرت یوسف(ع) و بنیامین کے بارے میں اپنے بیٹوں کے سلوك سے حضرت یعقوب(ع) بہت غضبناك تھے اور ہمیشہ اپنے غصہ کو کنڑول میں رکھتے اور اس کا اظہار نہیں کرتے تھے _
و تولّی عنہم ... فہو کظیم
(کظیم) اسم فاعل (کاظم) کے معنی میں بھی ہو سکتاہے یعنی وہ شخص جو اپنے غم و اندوہ یا غیض و غضب کو پی جائے اور اسکو ظاہر کرنے سے گریز کرے_

14_حضرت یعقوب (ع) کا اپنے بیٹوں کو فراق یوسف (ع) اور بنیامین میں قصور وار ٹھہرانے کے باوجود بھی پورے طور پر خاموش رہ جانا اس بات کو بتاتاہے کہ وہ اپنے غیض وغضب کو چھپانے پر قادر تھے _
و تولی عنہم ... فہو کظیم
مذکورہ بالا معنی کااستفادہ (ہو کظیم) کو حرف فاء کے ذریعہ جملہ (تولّی عنہم) پر تفریح کی بناء پر ہے _
15_ انسان کا اپنے غم و غصّے کو چھپانا اوراسکا اظہار نہ کرنا اس کے جسم و جان پر منفی اثرات مرتب کرتاہے _
و ابیضت عیناہ من الحزن فہو کظیم
مذکورہ بالا معنی (ہو کظیم) کی تفریع و وضاحت جو حرف فاء کے ذریعے (ابیضت عیناہ من الحزن) پر ہوئي ہے سے حاصل ہوتاہے_ یعنی حضرت یعقوب(ع) کی آنکھیں غم و اندوہ کے سبب بے آب ہوگئیں اور ان کا غم و الم ان کے دل میں چھپا رہ گیا اور وہ اس کے اظہار کرنے سے پرہیز کرتے تھے_
16_"عن أبی عبداللہ (ع) : قیل لہ کیف یحزن یعقوب (ع) علی یوسف (ع) و قد اخبرہ جبرئیل أنہ لم یمت و أنہ سیرجع الیہ فقال : إنہ نسی ذلك (1)
امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ آپ سے کہا گیا کہ کس طرح حضرت یعقوب(ع) ، حضرت یوسف (ع) کے لیے غمگین ہوتے تھے حالانکہ جبرئیل (ع) نے ان کو خبر دی تھی کہ حضرت یوسف (ع) زندہ ہیں اور جلد ہی آپ کی طرف پلٹ کر آئیں گے ؟امام (ع) نے فرمایا: حضرت یعقوب (ع) جبرائیل کی بات کو بھول گئے تھے_
17_"سئل أبوعبداللہ (ع) ما بلغ من حزن یعقوب (ع) علی یوسف (ع) ؟ قال : حزن سبعین ثکلی بأولادہا (2)
امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا گیا کہ حضرت یعقوب(ع) ، حضرت یوسف (ع) کے بارے میں کس قدر غمزدہ تھے تو حضرت (ع) نے جواب دیا کہ جس طرح ستر عورتیں اپنے جوان بیٹوں کی موت پر غم زدہ ہوں تو(ان ستر بیٹوں) جتنا غم تھا_

احکام : 9
انسان :
انسان کی ضعیفی کے اسباب 15
حزن و الم :
....

1) تفسیر عیاشی ج2 ص 188، ح 59 ; نورالثقلین ج2 ص 452 ; ح 151_
2) تفسیر قمی ج1 ص 350 ; نورالثقلین ج2 ص 452_

حزن و الم کو چھپانے کے جسمانی آثار 15; حزن والم اور صبر 10;حزن و الم کے آثار 11
حضرت یعقوب (ع) :
یعقوب (ع) اور برادران یوسف 1 ،14،13;یعقوب (ع) کے غم و الم کے عوامل 2 ، 12 ; یعقوب (ع) او ر بنیامین کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

گرفتاری 1; یعقوب (ع) اور بنیامین کی جدائي14; یعقوب(ع) اور یوسف (ع) کی جدائي 14 ;یعقوب (ع) کا بنیامین کی گرفتاری کا اثر 2; یعقوب (ع) پر غم و غصے کی شدت 17;یعقوب (ع) پر فراق یوسف (ع) کا اثر 5; یعقوب (ع) سے بنیامین کا فراق 6;یعقوب (ع) سے بنیامین کا فراق 6; یوسف(ع) کا فراق 2 ، 6،7، 12 ، 16 ، 17;یعقوب (ع) کا برادران یوسف (ع) سے لگاؤ 4 ; یعقوب (ع) کا بنیامین کے ساتھ لگاؤ 4 ;یعقوب (ع) کا بڑھاپا 6;یعقوب (ع) کا غضب 1 ;یعقوب (ع) کا غضب کو پی جانے کی نشانیاں 14; یعقوب(ع) کا غصہّ پی جانا 13;حضرت یعقوب (ع) کا غم و الم 16 ;یعقوب (ع) کا قصہ 1 ، 5،2، 6، 7 ، 12 ، 13 ; یعقوب (ع) کا گریہ 7 ; حضرت یعقوب (ع) کامنہ پھیرنا 1 ;یعقوب (ع) کا یوسف (ع) کے ساتھ لگاؤ 3 ، 4 ;یعقوب (ع) کی قدرت و طاقت کی علامتیں 14;یعقوب (ع) کی نابینائي کا زمانہ 6; یعقوب (ع) کی نابینائي کے عوامل 5 ; یعقوب (ع) کے
غضب کے عوامل 13 ;حضرت یعقوب (ع) کے غم زدہ ہونے کے آثار 5
حضرت یوسف (ع) :
یوسف (ع) کا قصہ 7 ، 12 ، 13;یوسف (ع) کی جدائي کے آثار 12
روایت: 17،16
شفقت :
شفقت پدری 1
گریہ :
گریہ اور صبر 10; گریہ کا جائز ہونا 9;گریہ کے احکام 9
نابینائي :
نابینائي کے عوامل 11
نبوت :
نبوت اور محبوب لوگوں کے فراق میں غم زدہ ہونا 8 ; نبوت اور محبوب لوگوں کے فراق میں گریہ کرنا 8
626

قَالُواْ تَاللہ تَفْتَأُ تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتَّى تَكُونَ حَرَضاً أَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ (٨٥)

ان لوگوں نے کہا کہ آپ اسی طرح یوسف کو یاد کرتے رہیں گے یہانتك کہ بیمار ہوجائیں یا ہلاك ہونے والوں میں شامل ہوجائیں (85)

1_ حضرت یعقوب (ع) ہمیشہ اپنے بیٹے یوسف (ع) کی یادو جدائي میں غم زدہ رہتے تھے_
قالوا تاللہ تفتئوا تذکر یوسف
(تفتئوا)افعال ناقصہ میں سے ہے اور اس کے ساتھ (لا) نافیہ مقدر ہے _ تو اصل میں جملہ یوں ہوگا (تفتئوا تذکر یوسف)تم یوسف (ع) کی یاد میں ہوتے ہو _
2_حضرت یعقوب (ع) ، حضرت یوسف (ع) کی جدائي کو برداشت نہ کرنے والے غم کی وجہ سے نڈھال یا مرنے کے خطرہ سے دوچار تھے _
قالوا تاللہ تفتئوا تذکر یوسف حتی تکون حرضاً او تکون الہکین
(حرض) ایك ایسی بیماری کو کہاجاتاہے جس میں مبتلا شخص تباہی یا ہلاکت کے قریب ہو _
3_ فرزندان یعقوب (ع) اپنے باپ کی اس بیماری کی وجہ سے جس میں وہ ہلاکت یا قریب المرگ سے دوچار تھے بڑے ناراحت اور پریشان تھے_
قالوا تاللہ تفتئوا تذکر یوسف حتی تکون حرضاً أو تکون من الہالکین
4_ فرزندان یعقوب (ع) ، حضرت یعقوب(ع) کو فراق یوسف(ع) میں اس جان لیوا غم کی وجہ سے ملامت کرتے تھے_
قالوا تاللہ تفتئوا تذکر یوسف
(قالوا تاللہ ...) کا سیاق اور گفتگو کا انداز ایسا ہے کہ حضرت یعقو ب(ع) کو ملامت کرنے کے ساتھ یہ درخواست بھی کی گئي کہ حضرت یوسف (ع) کو بھول جائیں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

5_فرزندان یعقوب (ع) نے ان سے یہ چاہا کہ یوسف (ع) کو بھول جائیں اور اسکو ذہن سے نکال دیں_

627

قالوا تاللّہ تفتئوا تذکر یوسف

6_ فرزندان یعقوب (ع) نے خدا کی قسم اٹھا کر حضرت یعقوب (ع) کو بڑھاپے ہونے اور اس دنیا سے چلے جانے سے خبردار کیا _

قالوا تا للّہ تفتئوا تذکر یوسف حتی تکون حرضاً او تکون من الہالکین

حرف (تاء) قسم کے لیے ہے اور (تفتؤا تذکر یوسف) کا جملہ جواب قسم ہے اس لحاظ سے کہ (حتی تکون حرضاً ...) کا جملہ اس کے لیے غایت واقع ہواہے _ اصل میں جواب قسم جملہ (تکون حرضاً) ہے _

7_رنج و الم اور شدید غصہ انسان کی جسمی طاقت کو ختم کرکے مرنے کے قریب بنا دیتاہے_

قالوا تاللّہ تفتئوا تذکر یوسف حتی تکون حرضاً أو تکون من الہالکین

انسان:

انسان میں ضعف کے عوامل 7

برادران یوسف :

برادران یوسف(ع) اور یعقوب(ع) 4 ،6،5;برادران یوسف (ع) اور یعقوب (ع) کی بیماری 3;برادران یوسف (ع) کا خطرے سے آگاہ کرنا6;برادران یوسف (ع) کا ملامت کرنا 4;برادران یوسف (ع) کی امیدیں 5 ; برادران یوسف (ع) کی پریشانی 3

دکھ:

دکھ کے آثار7

روحانی علم :

روحانی علم کی عطوفت و لذت 7

شفقت :

خاندان مینشفقت و محبت کے آثار1

غم:

غم کے آثار 7

موت :

موت کے اسباب 7

یعقوب (ع) :

یعقوب (ع) کا غم 4; یعقوب (ع) کا قصہ 1 ، 4،3; یعقوب (ع) کو خبردار کرنا 6;یعقوب (ع) کو موت کا خطرہ 6; یعقوب کی ملامت 4; یعقوب (ع) کی بیماری کا سبب 2 ; یعقوب (ع) کی موت کا سبب 2;یعقوب(ع) ، یوسف (ع) کے فراق میں 1 ،2،3

یوسف (ع) :

یوسف (ع) کا قصہ 1 ،6،4،3;یوسف (ع) کو فراموش کرنے کی درخواست 5; یوسف (ع) کی جدائي کا سخت ہونا 2

628

قَالَ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللّهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللّهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ (٨٦)

یعقوب نے کہا کہ میں اپنے حزن و غم اور اپنی بیقراری کی فریاد اللہ کی بارگاہ میں کررہاہوں اور اس کی طرف سے وہ سب جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ہو(86)

1_ حضرت یعقوب (ع) ، حضرت یوسف (ع) کے فراق میں شدیداور ناقابل تحمل غم میں گرفتار تھے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قال إنما أشكو ابثی و حزنی الی اللہ
(بث) لغت میں شدیدحزن کے معنی میں ہے_ گویا اسکی شدت موجب بنتی ہے کہ اس غم کا مالك شخص اس کو تحمل نہیں کر سکتا ہے اس وجہ سے لوگوں کوبتاتا ہے اور اسے عام کرتا ہے_
2_حضرت یعقوب(ع) ، فراق یوسف (ع) کے جان لیوا غم و اندوہ کی شکایت صرف خداوند متعال سے کرتے تھے _
قال إنما أشکو ابثی و حرنی الی اللّه
کسی شخص کے سامنے شکایت لے جانے کا معنی یہ ہے کہ اس شخص کواس شے کی برائي یا اس کے بارے میں گلہ کرنا ہے پس اس صورت میں (انما أشکوا بثی و حزنی إلی اللّہ) یعنی فقط خداوند متعال کی ذات کو اسکی شکایت کروں گا کہ اس کے غم نے مجھ پر کتنا اثر کیا ہے اور ان کے بارے میں فقط خداوند متعال کی ذات سے شکایت اور اس سے فیصلے کی دعا کروں گا_
3 _ حضرت یعقوب(ع) ، نے کبھی بھی اپنے رنج و الم اور دکھ کی شکایت غیر اللہ (فرزندان اور اپنے اصحاب) سے نہیں کي_
قال انما أشکو ابثی و حرنی الی اللّه
4_حضرت یعقوب (ع) صرف خدا ند عالم کی ذات کو اپنے غم و دکھ کو دور کرنے پر قادر سمجھتے تھے_
قال إنما اشکو ابثی و حزنی إلی اللہ
حضرت یعقوب (ع) کا اپنے حزن و الم کی شکایت خداوند متعال کی ذات سے کرنے کا مقصد اپنے سے اس غم کو دور کرنے کی درخواست کرنا تھا_
5_ حضرت یعقوب(ع) ، توحیدی فکر سے بہرہ مند تھے_
قال إنما اشکو ابثی و حزنی الی اللّه

6_ حضرت یعقوب (ع) ،جب اپنے بیٹوں اورساتھیوں کو اپنے غم واندوہ کی شکایت نہیں کرتے تھے تو انہیں اپنے اوپر ملامت کرنے کا سزاوار بھی نہینسمجھتے تھے_
قالوا تاللہ تفتئوا تذکر یوسف ... قال إنما أشکوا ابثی و حزنی الی اللّه
7_ دکھ و درد اور مصیبتیں خواہ زیادہ ہوں یا کم صرف ذات اقدسسے انکی شکایت کرنا چاہیے اورفقط اس سے مدد طلب کرنی چاہیے_
قال إنما اشکو ابثی و حزنی الی اللہ
(بث) کا معنی شدید حزن ہے اس بناء پر قرینہ مقابلہ کی وجہ کہا جا سکتا ہے کہ حضرت یعقوب (ع) کی کلام میں" حزن"سے مراد، کم و آسان غم و اندوہ ہے _
8_ خداوند متعال کی بارگاہ میں شکوہ کرنا ،صبر کے ساتھ منافات نہیں رکھتا ہے _
فصبر جمیل ... إنما اشکو ابثی و حزنی الی اللّه
حضرت یعقوب (ع) کا یہ اظہار کرنا کہ صبر جمیل زیبا اور اچھا ہے اور دوسری طرف خداوند متعال سے اس کے بارے میں شکوہ بھی کیا ہے تو معلوم ہوتاہے کہ ان دونوں کے درمیان کو ئي منافات نہیں ہے _
9_حضرت یعقوب (ع) اپنے بیٹوں اور ساتھیوں کے عقیدہ کے برخلاف حضرت یوسف (ع) کے زندہ ہونے پر اطمینان رکھتے تھے_
و أعلم من اللّه ما لا تعلمو
(من اللّہ) کا معنی ممکن ہے (اللہ کی طرف سے) ہو اور ممکن ہے اسکا معنی (اللہ تعالی کے بارے میں) ہو پس پہلے احتمال کی صورت مینمقام کی مناسب سے (ما لایعلمون) سے مراد یہ ہے کہ حضرت یوسف (ع) زندہ ہیں اور حضرت یعقوب (ع) اسکے دیدار کے مشتاق ہیں ... و غیرہ _
10_ حضرت یعقوب (ع) ،یوسف (ع) کے دیدار اور اس کی جدائي کے ختم ہونے پر مطمئن تھے_
و أعلم من اللہ ما لا تعلمون
11_ حضرت یعقوب (ع) کا حضرت یوسف (ع) کے زندہ ہونے پر اطمینان، اس علم و دانش کی وجہ سے تھا جو خداوند متعال کی ذات نے ان کو عطا فرمایا تھا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

و أعلم من اللّٰہ ما لا تعلمون
12_ حضرت يعقوب(ع) ، اللہ تعالى كى ذات اور صفات كے متعلق ايسے حقائق كا علم ركھتے تھے جو دوسروں پر مخفى تھا_
و أعلم من اللّٰہ ما لا تعلمون
مذكورہ بالا معنى اس صورت ميں ہے كہ (من اللّٰہ) كا معنى (اللہ تعالى كے بارے ميں)ہو_ اس صورت ميں (ما لا تعلمون) سے مراد، خداوند متعال كى صفات و خصوصيات ہيں _

630
13_ فرزندان يعقوب (ع) خداوند متعال كے بارے ميں حقائقسے جاہل اور ناواقف تھے _
و أعلم من اللّٰہ ما لا تعلمون
14_ حضرت يعقوب (ع) كا خداوند متعال كى ذات و صفات كے بارے ميں خصوصى علم و معرفت ركھنا اس بات كى دليل ہے كہ وہ اسكى ذات كے سامنے خاضع و خاشع اور غير اللہ كے سامنے اپنى مشكلات كو بيان نہيں كرتے تھے _
انما أشكو ابثى و حزنى إلّى اللّٰہ وأعلم من اللہ ما لا تعلمون
(أعلم من اللّٰہ) كا جملہ (انما أشكوا ...) كے ليے علت كى حيثيت ركھتا ہے يعنى ميرافقط خداوند متعال كى ذات سے شكايتكرنا جبكہ (تم ايسے نہيں ہو)اس ليے ہے كہ جو ميں جانتاہوں يعنى خداوند متعال كى صفات و خصوصيات كا جو مجھے علم ہے تم اس سے ناواقف ہو_
15_معرفت الہى كا زيادہ ہونا، توحيدى فكر سے زيادہ بہرہ مند ہونے كا سبب ہے _
إنماأشكوا ... و أعلم من اللّٰہ ما لا تعلمون
16_ عن أبى عبداللّٰہ (ع) قال: قدم أعرابى على يوسف ... قال لہ يوسف : ...فإذا مررت بوادى كذا و كذا فقف فناد: يا يعقوب(ع) ، يا يعقوب فإنہ سيخرج اليك رجل ... فقل لہ : لقيت رجلاً بمصر و ہو يقرئك السلام و يقول لك:إن و ديعتك عند اللّٰہ عزوجل لن تضيع، قال: فمضى الا عرابّى ... فا بلغہ ما قال لہ يوسف ... فكان يعقوب (ع) يعلم أن يوسف(ع) حيّ لم يميت و أن اللّٰہ تعالى ذكرہ سيظہرہ لہ بعد غيبتہ و كان يقول لبنيہ : " إنى أعلم من اللّٰہ ما لاتعلمون ..." (1)
امام جعفر صادق (ع) سے روايت ہے كہ ايك باديہ نشين حضرت يوسف (ع) كے پاس آيا ... _ حضرت يوسف (ع) نے اس سے كہا: ...جب تم فلاں وادى سے گذر كرو تو وہاں كھڑے ہوكر آواز دينا اے يعقوب (ع) اے يعقوب (ع) اسوقت ايك شخص تيرى طرف آئے گا تو تم اس سے كہنا كہ ميں نے مصر ميں ايك شخص سے ملاقات كى ہے جو آپ كو سلام عرض كررہا تھا اور كہہ رہاتھا كہ تمہارى امانت خدا كے نزديك ہميشہ باقى رہے گئي_تب امام (ع) نے فرمايا:وہ باديہ نشين گيا اور حضرت يوسف (ع) كا پيغام حضرت يعقوب (ع) كو ابلاغ كيا ... اس سے حضرت يعقوب (ع) كو معلوم ہوگيا كہ حضرت يوسف (ع) زندہ ہيں اور اس دنيا سے نہيں گئے ہيں اور خداوند متعال جلد ہى اسكو غيبت كے بعد ضرور ظاہر كرے گا_ اسى وجہ سے ہميشہ اپنے بيٹوں سے يہ كہا كرتے تھے (إنى أعلم من اللّٰہ ما لا تعلمون ...)
17_ عن أبى عبداللّٰہ (ع) : ہبط عليہ جبرئيل فقال لہ : يا يعقوب ربك يقرؤك
....

1)كمال الدين صدوق ص 141ح 9 ; ب 5;نورالثقلين ج2 ص 465، ح 195_

631
السلام و يقول لك: شكوتنى إلى الناس ... فلا تعود تشكونى إلى خلقي ... فقال: " انما أشكوا بثّى و حزنى إلى اللّٰہ ...(1)
امام جعفر صادق (ع) سے روايت ہے كہ ايك مرتبہ حضرت جبرائيل (ع) حضرت يعقوب (ع) كے پاس آئے _ اور كہا: كہ تيرا پروردگار تم پر سلا م بھيجتاہے اور كہہ رہاہے كہ تو نے لوگوں سے ميرا گلہ و شكوہ كيا ہے_ پھر ايسا نہ كرنا پس حضرت (ع) نے يہ جملہ كہا: " انّما اشكوابثى و حزنى إلى اللہ ..."

اللہ تعالى :
اللہ تعالى سے شكوہ كرنا 2،3، 7، 14، 17; اللہ تعالى كى خصوصيات 7 ; اللہ تعالى كى شناخت كے آثار 15 ; اللہ تعالى كے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عطایا 11
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف (ع) کا جہل 13; برادران یوسف (ع) کو اللہ تعالی کی شناخت 13
توحید:
توحید کے اسباب 15
جبرئیل:
جبرئیل (ع) اور یعقوب (ع) 17
روایت: 16 ، 17
صبر:
صبر اور اللہ تعالی سے شکوہ کرنا 8
مدد طلب کرنا :
اللہ تعالی سے مدد طلب کرنا 7
یعقوب (ع) :
یعقوب (ع) اور اللہ تعالی کی قدرت 4; یعقوب (ع) اور برادران یوسف(ع) کی سرزنش 6 ; یعقوب (ع) اور حضرت یوسف (ع) کی زندگی 9 ، 11 ، 13 ، 16;یعقوب (ع) اور یوسف (ع) سے ملاقات 10; یعقوب (ع) پر وحی 17; یعقوب (ع) حضرت یوسف (ع) کے فراق میں 1 ،2 ; یعقوب (ع) کا اطمینان 9 ، 10 ; یعقوب (ع) کا شکوہ 2 ، 6،3 ، 17،14 ; یعقوب (ع) کا علم 16 ;یعقوب (ع) کا علم غیب 12 ; یعقوب (ع) کا علم لدنی 11; یعقوب (ع) کا غمزدہ ہونا 6 ;یعقوب (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3 ،9، 10 ;یعقوب (ع) کو اللہ تعالی کی شناخت 12 ; یعقوب (ع) کی توحید 4 ،5; یعقوب (ع) کی فکر 4 ،6; یعقوب (ع) کے علم کا سبب 11; یعقوب (ع) کے فضائل 5 ، 12;یعقوب (ع) میں اللہ تعالی کی شناخت کے آثار 14; یعقوب (ع) میں تضرع کے دلائل 12; یعقوب (ع) میں غم کے اسباب 1
یوسف (ع) :
یوسف (ع) کا قصہ 9 ، 10 ، 16

يَا بَنِيَّ اذْهَبُواْ فَتَحَسَّسُواْ مِن يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلاَ تَيْأَسُواْ مِن رَّوْحِ اللّهِ إِنَّهُ لاَ يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللّهِ إِلاَّ الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ (٨٧)
میرے فرزند و جائو یوسف اور ان کے بھائي کو خوب تلاش کرو اور رحمت خداسے مایوس 1_ نہ ہونا کہ اس کی رحمت سے کافر قوم کے علاوہ کوئي مایوس نہیں ہوتاہے (87)

1_ حضرت یعقوب (ع) کو یہ یقین تھا کہ حضرت یوسف (ع) اور بنیامین زندہ ہیں اور وہ تلاش کرنے سے مل جائیں گے _
یا بنی اذھبوا فتحسسوا من یوسف و أخیہ
2_ حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ حضرت یوسف (ع) اور بنیامین کی تلاش میں نکلیں اور اسکو پانے کی کوشش کریں_
یا بیتی اذہبوا فتحسسوا من یوسف و أخیہ
(تحسسوا) کا مصدر (تحسس) ہے جو طلب کرنے اور تلاش کرنے کے معنی میں آتا ہے _
3 _ حضرت یعقو ب(ع) نے بنیامین کے فراق و جدائي کو اپنی مصیبتوں اور مشکلات کے ختم ہونے کی علامت سمجھا اور حضرت یوسف (ع) اور بنیامین کے مل جانے پر امید رکھنے لگے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یا بیتی اذھبوا فتحسسوا من یوسف و أخیہ و لا تأیئسوا من روح اللّٰہ
جب حضرت یعقوب (ع) بنیامین کی داستان کے بعد حضرت یوسف(ع) کی تلاش کرنے کی بات کرتے ہیں اور اپنے بیٹوں کو انہیں تلاش کرنے کا حکم دیا ہے اس سے یہ ظاہر ہوتاہے کہ انہوننے بنیامین کے واقعہ کو خدا کی رحمت کے نزول کا سبب سمجھا اور یوسف (ع) کے مل جانے پر امید رکھنے لگے_ بنیامین کے واقعہ سے پہلے حضرت یوسف (ع) کی تلاش نہ کرنا اس حقیقت پر دلیل ہے کہ حضرت یوسف (ع) کا مسئلہ بنیامین کی گرفتاری کے ساتھ مربوط تھا_
4_حضرت یعقوب(ع) نے اپنے بیٹو ں سے چاہا کہ وہ حضرت یوسف (ع) اور بنیامین کی تلاش جاری رکھیں اور انکے ملنے سے ہرگز مایوس نہ ہوں_

و لا تأیئسوا من روح اللّٰہ
5_ حضرت یعقوب (ع) کی اپنے بیٹوں کو یہ نصیحت تھی کہ خداوند متعال کی رحمت سے ناامید نہ ہونا بلکہ اسکی مدد پر امید رکھنا _
و لا تایئسوا من روح اللّٰہ
یہاں(روح) کا معنی سرور، خوش آرام و رحمت کاہے اوراس کلمہ کا (اللّٰہ) کی طرف مضاف کرنا اور (من روح اللّٰہ)کا (لا تایئسوا) کے متعلق ہونا بتاتاہے اسکا معنی (رحمت) ہے_
6_حضرت یعقو ب(ع) ، حضرت یوسف اور بنیامین کو پالینے کے سلسلہ میں رحمت و مدد الہی پر مطمئن تھے_
فتحسسوا من یوسف و أخیہ و لا تایئسوامن روح اللّٰہ
آیت شریفہ میں رحمت الہی کا جلوہ، یوسف(ع) کو پانے اور بنیامین تك پہنچنے تك اسکی مدد ہے _
7_ اپنے مقصود تك پہنچنے اور مشکلات کو رفع کرنے کی خاطر اللہ تعالی پر ایمان اوراسکی مدد کے ساتھ ساتھ انسان کو کوشش و تلاش ضرور کرنی چاہیے_
اذھبوا فتحسسوا من یوسف و أخیہ ولا تایئسوا من روح اللہ
حضرت یعقوب (ع) اپنے بیٹوں کو یوسف (ع) اور بنیامین کی تلاش کے سلسلہ میں اللہ تعالی کی مدد اور رحمت کی طرف توجہ دلا تے ہیں اور ان سے یہ بھی چاہتے ہیں کہ انکی تلاش میں سفر کریںلہذا مذکورہ بالا معنی اس سے حاصل کیا جاسکتاہے_
8_ اپنے مقصودکے حصول اور مشکلات کو دور کرنے میں مدد اور رحمت الہی سے دل لگانا ضروری ہے _
و لا تایئسوا من روح اللّٰہ انہ لا یأئیس من روح اللّٰہ الا القوم الکافرون
9_ انسان کی زندگی کی مشکلات دور کرنا اور اس کے لیے آسانی پیدا کرنا، خداوند متعال کے ہاتھ و اختیار میں ہے _
و لا تایئسوا من روح اللّٰہ
10_ ذات اور صفات الہی کی معرفت اسکی رحمت و مدد سے امید رکھنا ہے _
و أعلم من اللّٰہ ما تعلمون ولا یایئسوا من روح اللّٰہ الا القوم الکافرون
11_ فقط کفار ہی اسکی مدد پر امید نہیں رکھتے اور اسکی رحمت سے مایوس ہیں_
لا یایئسوا من روح اللہ الا القوم الکافرون
آیت شریفہ میں (کافرون) سے مراد وہ لوگ ہیں جو قدرت الہی اور اسکی رحمت کی عطا نیز اسکا اپنے بندوں کی ضروریات سے آگاہ و عالم ہونے سے منکر ہیں_
12 _تجاویزاور نصیحتوں کی توجیہ کے ساتھ ساتھ اس کے نتیجہ اور انجام کو بھی بیان کرنا، ایك اچھی اور مناسب بات ہے _
لا تایئسوا من روح اللّٰہ إنہ لا یأئیس من روح

اللّٰہ الا القوم الکافرون
(انہ لا یایئسوا ...) کا جملہ (لا تایئسوا ...) کے لیے علت واقع ہوا ہے _ حضرت یعقو ب (ع) نے اپنی نصیحت (رحمت الہی سے مایوس نہ ہونا) کو بیان کرنے کے ساتھ اسکا انجام (کفر کے گرداب میں گرنے) کو بھی بیان کیا_ یہ تمام لوگوں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کے لیے مناسب بات ہے کہ اپنی نصیحت و تاکید یا فرمان کو اس کے انجام کی دلیل کے ساتھ بیان کریں_
1 _ عن أبی جعفر(ع) : ... (یعقوب) دعا ربہ فی السحر أن یهبط علیہ ملك الموت فهبط علیہ ... قال یعقوب ... ہل عرض علیك فی الارواح روح یوسف ؟ فقال: لا فعند ذلك علم انہ حیّ فقال لولده : " اذهبوا افتحسسوا من یوسف ...؟"(1)
امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ حضرت یعقوب (ع) نے سحر کے وقت دعا کی کہ خدایا ملك الموت کو میرے پاس بھیج ... تو وہ زمین پر نازل ہوا ... تو حضرت یعقوب (ع) نے سوال کیا ... کہ ارواح میں سے حضرت یوسف (ع) کی روح کو تیرے پاس لایا گیا ہے ؟ اس نے جواب دیا نہیں اس سے حضرت کو معلوم ہوگیا کہ حضرت یوسف (ع) زندہ ہیں تو اسوقت اپنے بیٹوں کو کہا (اذہبوا فتحسسوا من یوسف ...)_
14_عن أبی عبداللّٰہ (ع) : ... (من الکبائر) الاس من روح اللّٰہ ، لان اللّٰہ عزوجل یقول: " إنہ لا ییأس من روح اللّٰہ الاّ القوم الکافرون ...(1) امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ (گناہ کبیرہ) میں سے ایك خداوند متعال سے ناامید ہونا ہے کیونکہ خداوند متعال فرماتاہے (إنہ لا ییأس من روح اللّٰہ الا القوم الکافرین)

اللہ تعالي:
اللہ تعالی کی رحمت پر اطمینان 6;اللہ تعالی کی شناخت کے آثار 10 ; اللہ تعالی کی صفات کی شناخت کے آثار 10 ;اللہ تعالی کی مدد پر اطمینان 6 ; اللہ تعالی کے اختیارات 9
اللہ تعالی کی مدد :
اللہ تعالی کی مدد سے مایوس ہونے والے 11
امید رکھنا :
اللہ تعالی پر امید رکھنے کے اسباب 10; اللہ تعالی کی رحمت پر امید رکھنا 5 ، 8، 10 ; اللہ تعالی کی مدد پر امید رکھنا 5 ، 8 ، 10
ایمان :
ایمان اور عمل 7;اللہ تعالی کی مدد پر ایمان 7 ; اللہ تعالی پر ایمان 7 ; ایمان کے آثار 8
....

1)تفسیر قمی ج1 ص 350 ; تفسیر برہان ج2 ص 264 ح 8_

بنیامین :
بنیامین کی تلاش 2 ، 4 ، 6
رحمت :
رحمت سے ناامید ہونا گناہ ہے 14; رحمت سے ناامید لوگ 11
روایت : 13 ، 14
عمل :
پسندیدہ عمل 12;عمل کے انجام کا بیان 12
کافرین :
کافروں کی خصوصیات 11; کافروں کی ناامیدی 11
گناہان کبیرہ : 14
مشکلات :
مشکلات کو دور کرنے کا پیش خیمہ 8 ; مشکلات کو دور کرنے کا سبب 9
مشورہ :
مشورہ بیان کرنے کا طریقہ 12
نصیحت :
نصیحت کرنے کا طریقہ 12

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ناامیدی :
ناامیدی سے منع کرنا 4 ، 5
یعقوب(ع) :
یعقوب (ع) اوربرادران یوسف(ع) 4 ، 5 ; یعقوب (ع) اور بنیامین کا زندہ ہونا 1 ; یعقوب (ع) اور بنیامین کی جدائي 3;یعقوب(ع) اور حضرت یوسف (ع) کا زندہ ہونا 1; یعقوب (ع) کا اطمینان 6 ;یعقوب (ع) کا امید رکھنا 3 ; یعقوب (ع) کا قصہ 2 ، 3 ، 4 ; یعقوب (ع) کا یوسف کے فراق میں ہونا 13 ;یعقوب (ع) کی امیدیں 4 ;یعقوب (ع) کی فکر 1 ; یعقوب (ع) کی نصیحتیں 5 ; یعقوب (ع) کے اوامر 2 ; یعقوب (ع) کے غم کا ختم ہونا 3
یوسف (ع) :
یوسف (ع) کی تلاش 2 ، 3 ، 4،6 ،13; یوسف (ع) کا قصہ 2 ، 4 ، 13

636

فَلَمَّا دَخَلُواْ عَلَيْهِ قَالُواْ يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا إِنَّ اللّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ (۸۸)
اب وہ جو لوگ دوبارہ یوسف کے پاس گئے تو کہنے لگے کہ اے عزیز ہم کو اور ہمارے گھر والوں کو بڑی تکلیف ہے اور ہم ایك حقیر ہی پونچی لے کر آئے ہیں آپ ہمیں پور اپورا غلہ دنے دیں اور ہم پر احسان کریں کہ خدا کار خیر کرنے والونکو جزائے خیر دیتاہے (88)

1_ فرزندان یعقوب(ع) ، قحطی کے دوران تیسری بار مصر آئے اور حضرت یوسف (ع) کی خدمت میں پہنچے_
فلما دخلوا علیہ
2 _ خاندان یعقوب (ع) ، قحطی کے دوران بہت ہی تنگدستی اور رنج الم میں گرفتار ہوا_
قالوا ... مسّنا و أہلنا انصر
(مس) لمس کرنے اورارتباط کرنے کے معنی میں ہے _(ضرّ) بہت زیادہ فقر اور سختی کے معنی میں استعمال ہوتاہے _
3_ فرزندان یعقوب(ع) نے (حضرت یوسف (ع) کو) خاندان یعقوب(ع) کی مادی حالت کی خرابی اور معیشت کی سختی کے بارے میں بتایا_
قال ىا أیہا العزیز مسّنا و أہلنا الضر و جئنا ببضاعة مزجية
4_ حضرت یوسف(ع) ، قحطی مصر کے دوران اس علاقے میں عزیزی کے عہدے پر فائز تھے_
قالوا یا أیہا العزیز
5 _ حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں حکومتی عہدوں میں سے "عزیزي" ایك عہدہ تھا_
قالوا یا أیہا العزیز

637
6_ حضرت یعقوب (ع) کی اولاد، اہل و عیال (بیوي، بچے و غیرہ) رکھتے تھے_
مسّنا و أہلنا الضر
(أہل الرجل) بیوی ، بچے اور دوسرے رشتہ داروں کوکہا جاتاہے _
7_ فرزندان یعقوب (ع) ، مصرکی طرف تیسرے سفر کے دوران اپنی خوراك کے حصے کو خریدنے کے لیے پوری قیمت نہیں رکھتے تھے_
و جئنا ببضاعة مزجية فأوف لنا الکیل
(مزجاة) ناچیز اورحقیر کے معنی میں آتاہے _
8_فرزندان یعقوب(ع) نے اپنی تنگدستی اوراپنے حصے کو خریدنے کے لیے مناسب مال نہ رکھنے کو بیان کرنے کے ذریعہ حضرت یوسف (ع) سے عرض کی کہ انکا حصہ کامل طور پر دیاجائے_
مسّنا و أہلنا الضر و جئنا ببضاعة مزجية فأوف لنا الکیل

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

9_ مصر میں قحطی کے دوران غلّات کے معین حصے کو فروخت کرنااور اس کے مقابلے میں اسکی قیمت دریافت کرنا ،حضرت یوسف (ع) کی دائمی سیاست تھي_
و جئنا ببضاعة مزجية فأوف لنا الكيل
چنانچہ اس سورة کی مذکورہ آیات 59 ، 60 ، 62 اس پر دلالت کرتی ہیں کہ حضرت یوسف(ع) نے خوراك کے ذخیرہ کو حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا اور لوگوں کو ان کے حصّے دینے کے ساتھ ساتھ ان سے اسکی قیمت بھی وصول کرتے تھے_ اس مورد بحث آیت شریفہ مینبھی لفظ(کیل) اور جملہ (جئنا ببضاعة مزجاة) اس بات کی حکایت کرتاہے کہ خوراك کی حصہ بندی اور اس کے مقابلے میں قیمت وصول کرنے کا پروگرام طولانی مدت گزرنے تك بھی جاری و ساری رہا_
10_حضرت یوسف (ع) تنگدست اور فقراء لوگوں سے خوراك کے حصے کی قیمت وصول نہیں کرتے تھے_
مسّنا و أہلنا و جئنا ببضاعة مزجاة فأوف لنا الكيل
اس جملہ (أوف لنا الكيل) میں فاء تفریع ہے جو جملہ (مسّنا و أہلنا الضر ...) کی تفریع ہے اس سے مذکورہ بالا معنی حاصل کیا گیا ہے _
11_ حضرت یوسف (ع) ،بیت المال کے تصرّ ف کرنے اور ذخیرہ شدہ خوراك بخشش و عطا کرنے میں خصوصی اختیارات کے حامل تھے_
و جئنا ببضاعة مزجاة لنا الكيل و تصدق علين
12_ فرزندان یعقوب (ع) نے حضرت یوسف (ع) سے درخواست کی کہ انکے بھائي بنیامین کو انہیں واپس لوٹا دیں _
و تصدق علين
فرزندان یعقوب (ع) کی عطیہ مانگنے کی جو درخواست تھی وہ کس شے کے بارے میں تھی اسمیں تین احتمالات ہیں_

1_بنیامین مراد ہیں جو ظاہراً حضرت یوسف (ع) کی ملکیت میں تھے_2_ ممکن ہے خوراك کے حصے میں اضافہ کی درخواست ہو_3_ خوراك کا وہی مخصوص حصہ لیکن بغیرکسی عوض و قیمت کے _ مذکورہ تفسیر پہلے احتمال کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہے _
13_ فرزندان یعقوب (ع) کے نزدیك خوراك کو دریافت کرنا حضرت یوسف (ع) کی تلاش و دریافت اور بنیامین کی واپسی سے زیادہ اہمیت کا حامل تھا_
یا أیہا العزیز مسّنا و أہلنا الضر ... فأوف لنا الكيل و تصدق علين
فرزندان یعقوب (ع) حضرت یعقوب(ع) کے حکم پر مصر میں آئے تا کہ حضرت یوسف (ع) کے بارے میں کوئي اطلاع حاصل کریں اور بنیامین کو واپس لائیں لیکن انہوں نے اس سے پہلے اپنے فقر و تنگدستی کا ذکر کیا اور خوراك کے حصے کا مطالبہ کیا_ مذکورہ بالا معنی ہم اس سے سمجھ سکتے ہیں _
14_ برادران یوسف (ع) نے خاندان یعقوب(ع) کی معاشی زندگی کی سختی کی وجہ سے ان سے درخواست کی کہ ہمارے سال کے خوراکی حصے کو زیادہ کرکے غلات سے ہمیں دیا جائے_
مسنا و أہلنا الضر ... فأوف لنا الكيل و تصدق علين
15_انبیاء کی اولاد اور خاندان کو صدقہ دیناجائز اور نیك کام ہے _
و تصدق علینا إن اللّہ يجزى المتصدقين
(تصدق) صدقہ دینے کے معنی میں ہے (صدقہ) کا معنی جس طرح کشاف میں ذکر ہوا ہے ایسا عطیہ اور بخشش ہے جس سے ثواب حاصل کرنا مقصود ہوتاہے_
16_مستحقین اور حاجتمندوں کو صدقہ دینا مستحب ہے _
مسّنا و أہلنا الضر ... إن اللّہ يجزى المتصدقين
17_ خداوند متعال صدقہ دینے والوں کو اجر عطا کرے گا_
إن اللہ يجزى المتصدقين
18_ فرزندان یعقوب (ع) کی نظر میں عزیز مصر (یوسف(ع)) خدا کی معرفت ، خیر خواہ، اور جو د و کرم رکھنے والا حاکم تھا_
فأوف لنا الكيل و تصدق علینا إن اللّہ يجزى المتصدقين

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

19_ برادران یوسف(ع) نے مصرکی طرف اپنے تیسرے سفر کے دوران حضرت یوسف (ع) کے سامنے اپنے فقر اور تنگدستی کی شکایت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی ذلت و ضعف کا اظہار کیا _
مسّنا و أہلنا الضر ... و تصدق علینا إن اللہ یجزی المتصدقین
20_ "عن ابی الحسن الہادی (ع) ... لما مات

العزیز ... إفتقرت إمرأة العزیز و احتاجت حتی سألت الناس فقالوا: ما یضرّك لو قعدت للعزیز و كان یوسف یسمی العزیز(خ _ ل_ و كل ملك كان لہم سمی بھذا الاسم) ... فقامت الیہ و قالت : سبحان ... من جعل العبید بالطاعة ملوكاً ...(1)
امام ہادی (ع) سے روایت ہے ... عزیز مصر کے مرنے کے بعد اسکی بیوی (زلیخا) فقیر اور محتاج ہوگئي یہاں تك كہ لوگوں سے مدد کی درخواست کرتی تھی پھر لوگوں نے اسے کہا تیرے لیے کیا پریشانی ہے کہ عزیز مصر کے راستے میں بیٹھ جاؤ (اور اس سے مدد طلب کرو)حضرت یوسف (ع) کو اس زمانے میں عزیز مصر کے نام سے یاد کیا جاتا تھا (ہر بادشاہ جو مصر کے لوگوں پر حکومت کرتا تھا اسکو عزیز کے نام سے یاد کیا جاتا تھا)
پس سابق عزیز مصر کی بیوی حضرت یوسف (ع) کے راستے پرکھڑی ہوگئي اوراس نے کہا: پاك ہے وہ خدا جو غلاموں کو اپنی اطاعت کے سبب بادشاہی عطا کرتاہے_
21 _ عن احمد بن محمد عن أبی الحسن الرضا (ع) قال: سئلتہ عن قولہ " و جئنا ببضاعة مزجاة " قال: المقل (2)
احمد بن محمد کہتاہے: میں نے امام رضا (ع) سے اس قول خدا کے بارے سوال کیا کہ جسمیں (فرزندان یعقوب نے کہا تھا) " و جئنا ببضاعة مزجاة" تو حضرت (ع) نے جواب فرمایا: اس سرمایہ) سے مراد (مقل) (3) تھا_

آل یعقوب (ع) :
آل یعقوب قحطی کے دوران 2 ; آل یعقوب (ع) کا فقر 2 ، 3; آل یعقوب (ع) کا مبتلا ہونا 2 ; آل یعقوب کی تاریخ 2 ; آل یعقوب کے دکھ 2
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی جزائیں 17
احکام : 15 ، 16
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) کے رشتہ داروں کو صدقہ دینا 15; ابنیاء (ع) کی اولاد کو صدقہ دینا 15
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف (ع) اور بنیامین کی واپسی 13 ;برادران یوسف (ع) اور غلّہ کا دریافت کرنا 13; برادران یوسف (ع) اور یوسف 3 ، 8 ، 12 ، 14 ، 18 ، 19;برادران یوسف (ع) اور یوسف (ع) کی تلاش 13 ;برادران یوسف(ع) کا حصہ 8 ،14 ;برادران یوسف(ع)
....

1)تفسیرقمی ج1 ص 357; نورالثقلین ج/ 2 ص 472 ح 218_
2)تفسیر عیاشی ج2 ص 192 ، ح 67 ; نورالثقلین ج2 ص 458 ح 157_
3)مقل لغت میں پھل یا درخت کے شیرہ کو کہا جاتاہے جو دوا و غیرہ میں استعمال ہوتاہے اگر چہ اس کے اور بھی مختلف معانی ذکر کیئےئے ہیں_

کا فقر 7 ، 8 ، 14 ، 19 ; برادران یوسف(ع) کا گلا شکوہ 19 ; برادران یوسف (ع) کا مال تجارت 21; برادران یوسف (ع) کا مصر میں تیسرا سفر 1 ،7،19 ;برادران یوسف (ع) کی خواہشات 8 ، 12 ، 14; برادران یوسف (ع) کی دنیا طلبی 13 ; برادران یوسف(ع) کی ذلت 19;برادران یوسف کی فکر 18 ;برادران یوسف (ع) کی یوسف (ع) کو رپورٹ دینا 3 ; برادران یوسف(ع) کے اہل و عیال 6; برادران یوسف (ع) کے تجارتی مال کا بے قیمتی ہونا 7
بضاعة مزجات:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بضاعة مزجات سے مراد 21
روایت : 20 ، 21
زلیخا :
زلیخا کا انجام 20
صدقہ :
صدقہ دینے والوں کی جزا ء 17 ;صدقہ کے احکام 15 ، 16; صدقہ کے مصارف 15
غلاّت :
حضرت یوسف (ع) (ع) کے زمانہ میں غلات کی راشن بندی 9 ; حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں غلات کی فروخت 9
فقراء :
فقراء کو صدقہ دینا 16
قدیمی مصر :
قدیمی مصر میں حکومت کا نظام 5
مستحبات 16
ہبہ :
ہبہ و بخشش کی درخواست کرنا 14
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) اور بیت المال 1 1; حضرت یوسف (ع) اور فقراء 10;حضرت یوسف (ع) عزیزی کے دوران 5; حضرت یوسف (ع) قحطی کے دوران 4 ; حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 3،4 ، 7، 8 ، 9 ، 10 ، 11 ، 12 ، 13 ، 14 ، 18 ، 19 ، 20;حضرت یوسف (ع) کی خیر خواہی 18 ; حضرت یوسف (ع) کی سخاوت 11 ، 18 ;حضرت یوسف (ع) کی عزیز ي4 ، 20 ;حضرت یوسف (ع) کے اختیارات کی حدود 11 ; حضرت یوسف (ع) کے اقتصادی پروگرام 9 ،10

قَالَ هَلْ عَلِمْتُم مَّا فَعَلْتُم بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنتُمْ جَاهِلُونَ (٨٩)

اس نے کہا کہ تمھیں معلوم ہے کہ تم نے یوسف اور ان کے بھائي کے ساتھ کیا برتائو کیا ہے جب کہ تم بالکل جاہل تھے (89)

1 _ عزیز مصر نے جب فرزندان یعقوب (ع) کی ذلت و خواری کا مشاہدہ کیا توانہیں کنعان کے کنویں میں حضرت یوسف (ع) کو چھوڑنے کے قصے کو یاد دلوایا _

قال ہل علمتم ما فعلتم بیوسف و أخیہ

(ما فعلتم بیوسف) کے جملے سے مراد یا اس کا مصداق حضرت یوسف(ع) کو کنعان کے کنویں میں چھوڑنا ہے گویا اس سے مراد وہی ہے جسکو خالق کائنات نے اسی سورة کی آیت 15 میں ذکر کیا ہے اور اس طرح فرمایا: بے شك اس واقعہ (کنویں کا قصہ) کو آئندہ ان کو تم بیا ن کرو گئے (حالانکہ وہ آپ کو نہیں پہچانتے ہونگئے)_

2 _ بنیامین ، حضرت یوسف (ع) کا پدری و مادری بھائي حضرت یوسف (ع) کی طرح اپنے بھائیوں کی اذیت و آزارسے دوچار تھا_

قال ہل علمتم ما فعلتم بیوسف و اخیہ

3 _ بنیامین نے اپنے بھائیوں کے نامناسب رویہ اور اذیت رسانی کی حضرت یوسف (ع) کے سامنے وضاحت کی تھی _

ہل علمتم ما فعلتم بیوسف و أخیہ إذ أنتم جاہلون

(ما فعلتم بیوسف و أخیہ) کے جملہ سے یہ معلوم ہوتاہے کہ فرزندان یعقوب(ع) نے بنیامین کو بھی اذیت دی تھی اور حضرت یوسف(ع) کو اس کی اطلاع تھی ظاہراً حضرت یوسف (ع) بنیامین کے ذریعہ اس سے مطلع ہوئے تھے_

4_ حضرت یوسف (ع) اور بنیامین کی آپس میں جدائي کی داستان دونوں بھائیوں کے لیے بہت سخت اور غمگین داستان تھي_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہل علمتم ما فعلتم بيوسف و اخيہ
(ما) عبارت(ما فعلتم بيوسف و أخيہ) ميں ممكن ہے كہ حضرت يوسف (ع) اور بنيامين كى جدائيكے رنج و الم كى طرف اشارہ ہو_
5 _ حضرت يوسف (ع) نے اپنے بھائيوں كى جہالت اور

642
نادانى كو اپنے اور نبيامين پر ظلم و ستم كرنے كا سبب سمجھا _
ہل علمتم ما فعلتم بيوسف و أخيہ إذ أنتم جاہلون
6_برادران يوسف (ع) حضرت يوسف (ع) كو كنعان كے كنويں ميں ڈالتے وقت بے عقلى اور جہالت ميں گرفتار تھے_
ہل علمتم ما فعلتم بيوسف و أخيہ اذا انتم جاہلون
7_گناہوں كے ارتكاب اور ستمگرى كا سرچشمہ، جہالت ہے _
ہل علمتم ما فعلتم بيوسف و أخيہ إذأنتم جاہلون
8_برادران يوسف(ع) نے اپنى زندگى كا ايك حصّہ گزارنے كے بعد بنيامين كو آزار و اذيت دينے سے ہاتھ كھينچ ليا تھا_
ہل علتم ما فعلتم بيوسف و أخيہ إذ انتم جاہلون
(إذ أنتم جاہلون) كا جملہ چونكہ (فعلتم) كے ليے ظرف ہے تو اس فعل كے زمانہ كو برادران يوسف (ع) كى جاہليت اور نادانى كے زمانہ كے ساتھ مقيد كررہا ہے اور يہ بات اس مفہوم كو بتاتى ہے كہ اس زمانے كے بعد بنيامين كے ساتھ انكا برتاؤ نامناسب نہيں تھا_حكم و موضوع اور طبيعت حال كى مناسبت، اس احتمال كو ذہن ميں لاتى ہے كہ وہ زمانہ ان كى جدائي كا زمانہ تھا_
9_حضرت يوسف(ع) نے اپنے بھائيوں كے غلط رويہ پر اعتراض كرنے كے ساتھ ساتھ ان كى غلطى كى وجہ (جہالت و نادانى) بھى انہيں آگاہ كرديا_
اذ أنتم جاہلون
حضرت يوسف (ع) كا اپنے بھائيوں كے غلط رويہ كو ان كى جہالت كے زمانے(إذ أنتم جاہلون) كے ساتھ منسوب كرنا اس معنى كى طرف اشارہ كر رہا ہے كہ ميں تم كو بے قصور سمجھتا ہوں كيونكہ تم اس زمانے ميں اس غلطى كے مرتكب ہوئے ہو جب تم نادان و بے وقوف تھے_
10_حضرت يوسف عفو ودرگذر ، مرد مجاہد اورانتقام نہ لينے والے انسان تھے_
ہل علمتم ما فعلتم بيوسف و أخيہ إذ انتم جاہلون
11_ برادران يوسف (ع) كى ان كے سامنے ذلت و خوارى ان كے ظلم و ستم كا نتيجہ تھا_
تصدق علينا ... ہل علمتم ما فعلتم بيوسف و أخيہ
حضرت يوسف (ع) كا اپنے بھائيوں كے ذلت و خوارى كے اظہاركے جواب ميں ان كے ظلم و ستم كو ياد دلوانے كا مقصد يہ تھا كہ حضرت يوسف (ع) يہ بتانا چاہتے تھے كہ آج ميرے بھائيوں كا ميرے سامنے ذليل و خوار ہوكر آنا اس ظلم و ستم كا نتيجہ ہے جو كل انہوں نے مجھ پر روا ركھا تھا_

643
12_ عن أبى عبداللّہ (ع) ... كل ذنب عملہ العبد وإن كان بہ عالماً فہو جاہل حين خاطر بنفسہ فى معصيتہ ربہ، و قد قال فى ذلك تبارك و تعالى يحكى قول يوسف لإخوتہ " ہل علمتم ما فعلتم بيوسف و اخيہ إذ إنتم جاہلون" فنسبہم إلى الجہل لمخاطرتہم با نفسہم فى معصيتہ اللّہ (1) حضرت امام جعفر صادق (ع) سے روايت ہے : جو شخص كسى گناہ كو انجام ديتا ہے اگر چہ وہ اس كے گناہ ہونے كو جانتا ہووہ نادانہے كيونكہ اس نے خود كو معصيت الہى كے ذريعہ خطرہ سے دوچار كياہے اسى وجہ سے خداوند تبارك و تعالى اسى مورد كو بيان كرتے ہوئے يوسف(ع) كے اس قول كو جو انكے بھائيوں كے ليے تھا يوں بيان فرمايا ہے " ہل علمتم ما فعلتم بيوسف و أخيہ إذ أنتم جاہلون" امام (ع) نے فرمايا: حضرت يوسف (ع) نے ان كى طرف بے وقوفى و نادانى كى نسبت دى كيونكہ انہوننے اپنے آپ كو معصيت الہى كےذريعہ خطرہ ميں ڈال ديا تھا_

برادران يوسف (ع) :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

برادران یوسف اور بنيامين 2 ، 18 ; برادران یوسف (ع) اور یوسف (ع) 2 ; برادران یوسف (ع) پر اعتراض 9 ;برادران یوسف(ع) كا ناپسنديده عمل 9;برادران یوسف (ع) كى اذيتيں 2 ، 3 ،8 ;برداران یوسف كى ذلّت 11;برادران یوسف(ع) كى جہالت كے آثار 5; برادران یوسف(ع) كى جہالت 6،129;برادران یوسف (ع) كے ظلم كا سبب 5;برادران یوسف (ع) كے ظلم كے آثار 11

بنيامين :

بنيامين اور یوسف (ع) 3 ; بنيامين پر ظلم 5;بنيامين كو اذيت دينا 2 ، 3 ، 18 ; بنيامين كى یوسف (ع) سے جدائي 4; بنيامين كے دكھ و درد 4

جہل:

جہالت كے آثار7

روايت : 12

ظلم :

ظلم كاسبب 7

گناه :

گناه كا سبب 7

گناہگار :

گناہگاروں كى جہالت 12

يادہانى:

برادران یوسف (ع) كو ياد دہانی1; یوسف (ع) كو كنويں مينڈالنے كى ياد دہانى 1

یوسف (ع) :

....

1)تفسير عياشى ج1 ص 228 ; ح 62 ; نفسير برہان ج1 ص 354 ح 6_

644

حضرت یوسف (ع) اور انكے بھائي 1 ، 9،12; حضرت یوسف (ع) بنيامين كے فراق ميں 4 ; حضرت یوسف (ع) پر اعتراض 9 ;حضرت یوسف (ع) پر ظلم 5 ،11; حضرت یوسف (ع) كا قصہ 1 ، 2 ، 3 ، 4 ، 6،8 ، 9 ; حضرت یوسف (ع) كا معاف كرنا 1 ;یوسف (ع) كو اذيت 2;حضرت یوسف (ع) كى جرات 10 ;حضرت یوسف (ع) كى فكر 5; حضرت یوسف كے دكھ 4 ; حضرت یوسف (ع) كے فضائل 10 ; یوسف (ع) كے مادرى و پدريبھائي 2

قَالُواْ أَإِنَّكَ لَأَنتَ يُوسُفُ قَالَ أَنَاْ يُوسُفُ وَهَـذَا أَخِي قَدْ مَنَّ اللّهُ عَلَيْنَا إِنَّهُ مَن يَتَّقِ وَيِصْبِرْ فَإِنَّ اللّهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (٩٠)

ان لوگوں نے كہا كيا آپ ہى یوسف ہيں ؟انھوں نے كہا كہ بيشك ميں یوسف ہوں اور يہ ميرا بھائي ہے _الله نے ہمارے اوپر احسان كيا ہے اور جو كوئي بھى تقوى اور صبر اختيار كرتاہے الله نيك عمل كرنے والوں كے اجر كو ضائع نہيں كرتاہے (90)

1 _ فرزندان يعقوب (ع) نے عزيز مصر كى اس بات سے (كہ تم نے یوسف (ع) اور اس كے بھائي كے ساتھ كيا سلوك رواركھا) پہچان ليا كہ وہ انكابھائي یوسف (ع) ہے _

ہل علمتم ما فعلتم بيوسف ... قالوا إنك لا نت يوسف

(أنك ...) كے جملے ميں چار تاكيديں موجود ہيں _ جملہ اسميہ ہے ، حرف تاكيد "ان" اور لام تاكيد اور ضميرفصل (أنت) ہے _ يہ تمام تاكيدات اس بات سے حكايت ہيں كہ برداران یوسف(ع) كويہ اطمينان حاصل ہو گيا تھا كہ ان كا مخاطب حضرت یوسف(ع) ہى ہيں_

2 _ فرزندان يعقوب (ع) كا اس بات پر تعجب اور حيرت زده ہوناكہ عزيز مصر ،ان كا بھائي یوسف (ع) ہے_

قالوا أونك لانت يوسف

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

باوجود اس كے كہ برادران يوسف (ع) اس بات پر مطمئن تھے كہ عزيز مصر وہى يوسف ہے انہوں نے اپنے جملے كو استفہام تقريرى كے ساتھ بيان كيا اور حضرت (ع) سے چاہا كہ وہ اقرار كريں كہ (ميں يوسف ہوں) اس سے معلوم ہوتاہے كہ وہ حيرت زدہ اور تعجب ميں تھے يعنى مطمئن ہونے كے باوجود نا يقينى سى كيفيت تھي_

645

3_ حضرت يوسف(ع) نے اپنے بھائيوں كى حيرت اور عدم يقينى سى كيفيت كے نتيجہ ميں ان كے سوال كا جواب ديتے ہوئے فرمايا ميں ہى يوسف (ع) ہوں _

أءنك لا نت قال أنا يوسف

4_ بنيامين، فرزندان يعقوب كى عزيز مصر كے ساتھ تيسرى ملاقات ميں تشريف ركھتے تھے_

و ہذا أخي

5_ عزيز مصرنے اپنے بھائي بنيامين كو اپنے دعوى كى سچائي(كہ ميں يوسف (ع) ہوں)پر گواہ قرار ديا_

قال أنا يوسف و ہذا أخي

ممكن ہے جملہ (ہذا أخي) اس كے علاوہ كہ جملہ (قد منّ اللّہ) كے ليے تمہيد ہو كہ عزيز مصر كے اس دعوى پر كہ ميں وہى يوسف (ع) ہوں پر گواہ اور شاہدبھى ہو در اصل وہ اپنے بھائيوں سے يہ كہتے ہيں :اگر تم اسميں متردد ہو كہ ميں يوسف (ع) نہيں ہوں تو ميرے اور بنيامين كے چہرے پر نگاہ كرو توتم ہمارے درميان اخوت و برادرى كو پا لو گے _

6_خداوند متعال نے يوسف (ع) اور نبيامين كو اپنيعظيم نعمت سے نوازا_

قد منّ اللّہ علين

(منّ) كا معنى احسان كرنے اور نعمت عطا كرنے كا ہے_ (مفردات راغب) ميں ہے كہ (منّة) بہت قيمتى نعمت كے معنى ميں ہے_(علينا) ميں جو ضمير ہے بعد والے جملے (إنہ من يتق ...) كے قرينے كى وجہ سے جو (قد منّ اللّہ علينا) كے ليے تعليل ہے _ اس سے مراد يوسف (ع) اور بنيامين ہيں نہ كہ تمام بھائي_

7_حضرت يوسف (ع) و بنيامين، تقوى اختيار كرنے والے ، صابر اور احسان كرنے والوں مينسے تھے_

قد مَنّ علينا إنہ من يتق و يصبر فان اللّہ لا يضيع أجرا لمحسنين

8_ مصر ميں حضرت يوسف (ع) كا عزيزى مصر ، اقتدار اورحكومت تك پہنچنا ، نيك عمل ، صبر اور تقوى اختيار كرنے كى جزاء تھي_

قد مَنَّ اللّہ علينا إنہ من يتق و يصبر فان الله لا يضيع أجر المحسنين

9_ بنيامين كى عزت كى حفاظت ،اور دوسرے بھائيوں كى طرح ذليل و خوار نہ ہونا،نيك كام اور تقوى و صبر اختيار كرنے والوں كى جزاء كے ضائع نہ ہونے كى علامت ہے _

قد منّ اللّہ علينا إنہ من يتّق و يصبر فإن اللّہ لا يضيع أجر المحسنين

10_ حضرت يوسف (ع) كا اقتدار اور عزت، نيك كام اور صبر و تقوى اختيار كرنے والونكے اجركے ضائع نہ ہونے كى روشن اور واضح دليل ہے _

قد مَنّ اللّہ علينا إنہ من يتّق و يصبر فان اللّہ لا يضيع أجر المحسنين

11_ حضرت يوسف (ع) اور بنيامين كى ملاقات اور ان كى

646

جدائي كا ختم ہونا، خداوند متعال كى ان پر عظيم نعمت تھى _

قال أنا يوسف و ہذا أخى قد من اللّہ علين

12_ نيك كام اور صبر و تقوى اختيار كرنے والوں كے ليے اقتدار اور عزت، خداوند متعال كى عظيم نعمتوں ميں سے ہے _

قالوا يأيہا العزيز ... قد من اللّہ علين

نعمت الہى كامورد نظر مصداق، حضرت يوسف (ع) كو سرزمين مصر ميں عزت و اقتدار كا ملنا ہے_

13_صبر اور تقوي، اجر الہى سے بہرہ مند ہونے كا موجب ہيں _

إنہ من يتّق و يصبر فإن اللّہ لا يضيع أجر المحسنين

(من يتقّ ...) كى شرط كا جواب محذوف ہے اور جملہ (فإن اللّہ ...) اس محذوف كا قائم مقام اور اس كو بيان كررہا ہے يعني_

من يتّق ويصبر فہو من المحسنين و لا يضيع اللّہ اجرہ لان اللّہ لا يضع أجر المحسنين

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

14_ خداوند متعال نيك كام كرنے والونكو مكمل جزا ء عطا كرتا ہے اور اس سے كسى چيز كو كم نہيں كرتا_
فإن اللّٰہ لا يضيع أجر المحسنين
15_ تقوى اختيار كرنا اور تقوى كے راستے پربردبار رہنا ، احسان اورنيك عمل كے واضح اور روشن مصداق ہيں _
إنہ من يتّق و يصبر فإن اللّٰہ لا يضيع اجر المحسنين
16_ حضرت يوسف (ع) نے اپنے بھائيوں كو تقوى صبر اور محسنين كے زمرے مينشامل ہو نے كى دعوت دي_
إنہ من يتّق و يصبر فإن اللّٰہ لا يضع أجر المحسنين
17_دينى مبلغين كے ليے ضرورى ہے كہ ارشاد و ہدايت كے ليے مناسب موقع سے فائده اٹھائيں _
أءنك لا نت يوسف قال أنا يوسف ... من يتقّ و يصبر
18_ خداوند متعال كا اجر دينا ،نظام اور قانون كے ساتھ ہے_
من يتق و يصبر فإن اللّٰہ لا يضيع أجر المحسنين
19_نعمت ، مال و دولت اور عزت ركھنے والے لوگوں كو چاہيے كہ وہ اس طرف توجہ اور اقرار كريں كہ يہ سب قدرت كى عطا ہيں_
قد منّ اللّٰہ علينا إنہ من يتق و يصبر فان اللّٰہ لا يضيع أجر المحسنين
20_" عن سدير قال: سمعت ابا عبداللّٰہ (ع) يقول : إن فى القائم سنّة من يوسف (ع) ... فما تنكر ہذہ الا مة أن يكون اللّٰہ ان يفعل

بحجتہ ما فعل بيوسف ... ہم لا يعرفونہ حتى يا ذن اللہ عزوجل أن يعرّفهم نفسہ كما أذن ليوسف حين قال: ... أنا يوسف و ہذا أخى (1)
سدير كہتے ہيں كہ ميں نے امام جعفر صادق (ع) سے سنا كہ انہوں نے فرمايا:بے شك حضرت امام زمانہ عليہ السلام كے اندرايك صفت حضرت يوسف (ع) كى پائي جاتى ہے ... كہ يہ امت كسى شے كا انكار كررہى ہے ؟ (كيا)خداوندمتعال آخرى حجت كے ليے ايك كام كو انجام دے جو حضرت يوسف (ع) كے ليے انجام ديا_وہ لوگ حجت خدا كو نہيں پہچانيں گے يہاں تك كہ خداوند متعال حكم دے گا كہ اپنا تعارف كرائيں جسطرح حضرت يوسف (ع) كو (اپنى شناخت كرانے كا) حكم ديا تھا اور اس وقت انہوں نے كہا (أنا يوسف و ہذا أخي ...)

احسان :
احسان كى اہميت 14; احسان كى جزاء 8 ; احسان كى دعوت دينا 16 ; احسان كے موارد 15
اقرار :
اللہ تعالى كى نعمتوں كا اقرار 19
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كا اجر 13 ، 14 ;اللہ تعالى كى نعمتيں 6 ، 11 ، 12; اللہ تعالى كے اجر كا نظام اور قانون كے مطابق ہونا 18
امام المہدى (عج)
امام مہدى (عج) كى پہچان 20
برادران يوسف (ع) :
برادران يوسف (ع) اور يوسف 1 ، 2 ، 3 ; برادران يوسف (ع) كا تعجب 2 ;برادران يوسف كا سوال كرنا 3 ; برادران يوسف كى دعوت 16 ; برادران حضرت يوسف(ع) كى ملاقات 4
بنيامين :
بنيامين پر نعمتوں كا نزول 6 ،11;بنيامين سے يوسف (ع) كى ملاقات 4 ، 11 ;بنيامين كا صبر 7 ;بنيامين كا متقين ميں سے ہونا 7 ;بنيامين كا محسنين ميں سے ہونا 7 ;بنيامين كى عزت 9 ; بنيامين كى گواہى 5 ;بنيامين كے فضائل 7
تبليغ :
تبليغ كا طريقہ 17 ; تبليغ كا موقع 17 ; تبليغ ميں مناسب وقت كى شناخت 17
تقوا :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تقوی کی اہمیت 15 ; تقوی کی جزاء 8 ; تقوی کی دعوت 16;تقوی کے آثار 13
جزاء :
جزاء کے اسباب 13
....

1)علل الشرائع ص 244 ; ب 179 ; بحار الانوار ج 12 ص 283 ح 61_

ذکر :
ذکر کی نعمت 19
روایت : 20
صابرین : 7
صابرین پر نعمتیں 12;صابرین کا اقتدار 12 ; صابرین کی جزاء کا حتمی ہونا 9،10 ; صابرین کی عزت 12
صبر:
صبر کی اہمیت 15; صبر کی جزاء 8 ; صبر کی دعوت 16 ;صبر کے آثار 13
عزت :
عزت کا سبب 19
فرصت :
فرصت سے استفادہ حاصل کرنا 17
قدرت:
قدرت کا سبب 19
مبلغین :
مبلغین کی ذمہ داری 17
متقین : 7
متقین کا اقتدارا 12 ; متقین کی عزت 12 ; متقین کی نعمتیں 12; متقین کے اجر کا حتمی ہونا 9 ، 10
محسنین :7
محسنین کا اقتدار 12 ;محسنین کی جزا کا حتمی ہونا 9 ،10 ; محسنین کی عزت 12; محسنین کی کامل جزاء کا ہونا 14
نعمت :
نعمت پانے والے 6;نعمت پانے والوں کی ذمہ داری 19 ; نعمت کا سبب19;نعمت کے مراتب 6
یوسف (ع) :
یوسف (ع) اور برادران 3 ، 16;یوسف (ع) پر احسان 8 ; یوسف (ع) پر نعمتوں کا آنا 6 ، 11 ; یوسف (ع) کا تقوی 8; یوسف (ع) کا دعوی 5 ;یوسف (ع) کا صبر 7 ، 8 ; یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3 ، 4 ، 5 ،16;یوسف (ع) کا متقین میں سے ہونا 7 ;یوسف (ع) کا محسنین سے ہونا 7 ;یوسف (ع) کی بنیامین سے ملاقات 11 ;یوسف (ع) کی پہچان 1 ، 3 ، 20 ;یوسف (ع) کی تبلیغ 16 ;یوسف (ع) کی جزاء 8 ;یوسف (ع) کی حاکمیت 8; یوسف (ع) کی عزت 10 ;یوسف (ع) کی عزیزی 8;یوسف(ع) کی صداقت کے گواہ 5;یوسف (ع) کی قدرت 10 ;یوسف (ع) کے فضائل 7

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قَالُواْ تَاللّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللّهُ عَلَيْنَا وَإِن كُنَّا لَخَاطِئِينَ (۹۱)
ان لوگوں نے کہا کہ خدا کی قسم خدا نے آپ کو فضیلت اور امتیاز عطا کیا ہے اور ہم سب خطاکار تھے (91)

1_ حضرت یوسف(ع) ، اپنے بھائیوں سے صاحب فضیلت اور افضل تھے_
لقد ء اثرك اللّه علين
ایثار (آثر) کا مصدر ہے جو فضیلت دینے اور اختیار کرنے کے معنی میں آتاہے_
2_ حضرت یوسف (ع) کی فضیلت اور بزرگي، خداوند متعال کی طرف سے ان پر عنایت تھي_
لقد ء اثرك الله علين
3_حضرت یوسف (ع) کے بھائیوں نے خداوند متعال کی قسم اٹھاکر حضرت (ع) کی بزرگی و فضیلت کا اعتراف اور یقین کیا _
تاللّه لقد اثرك اللّه علين
حرف تاء (تاللّه) میں حرف قسم ہے_
4_ خداوند متعال کی قسم اٹھانا، جائز اور شریعت کے دائرے میں ہے _
تاللّه لقد ء اثرك اللّه علين
5_ خداوند متعال کے نام کی قسم اٹھانا، تاریخی حیثیت رکھنے کے علاوہ گذشتہ ادیان میں جائز تھا_
تاللّه لقد ء اثرك اللّه علين
6_ حضرت یوسف (ع) کے بھائیوں کو یقین و اعتقاد حاصل ہوگیا کہ ان کا مقام و منزلت خدا کی عطا ہے _
لقد ء اثرك اللّه علين
7_ حضرت یوسف (ع) اور ان کے بھائي، انسان کی زندگی اور تاریخ کو بنانے میں خداوند متعال کے مؤثر ہونے پر اعتقاد اور یقین رکھتے تھے_
قدمن اللّه علينا ... لقد إثرك اللّه علين
8_ برادران یوسف نے حضرت یوسف (ع) کے حق میں خطا کے مرتکب ہونے کی تاکید اور اقرار کیا_
و إن كنّا لخاطئين

(ان) مذکورہ عبارت میں مثقلہ (إنّ) سے مخففہ میں تبدیل ہوا ہے اس پر دلیل (لخاطئين) کا لام ہے _
9_ برادران یوسف (ع) نے حضرت (ع) کے سامنے اپنے گناہ و غلطی کا اعتراف اور اپنے گذشتہ کاموں پرپشیمانی کا اظہار کیا _
و َ إن كنّا لخاطئين

احکام 4
اقرار :
حضرت یوسف (ع) کے فضائل کا اقرا ر 3 ;خطا کا اقرار 7 ،9 ; گناہ کا اقرا ر9
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی بخشش 2
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف (ع) اور یوسف 3 ، 6 ، 8،9 ; برادران یوسف (ع) پر ایمان 7 ; برادران یوسف (ع) کا اقرار 3 ، 8،9
;برادران یوسف (ع) کوخدا کی شناخت 7 ; برادران یوسف کا گناہ 9;برادران یوسف (ع) کي پشیمانی 9 ; برادران یوسف (ع) کی غلطیاں 8 ،9 برادران یوسف (ع) کی فکر 6
تاریخ :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تاریخ میں تبدیلی کا سبب 7
خطا :
خطا سے پشیمانی 9
خود :
اپنے خلاف اقرار کرنا 8 ، 9
قسم اٹھانا :
خدا کی قسم اٹھانا 4 ; خدا کی قسم اٹھانے کی تاریخ 5 ; قسم اٹھانے کا ادیان الہی میں ہونا 5;قسم اٹھانے کا جائز ہونا 4 ;قسم اٹھانے کے احکام 4
گناہ :
گناہ سے پشيماني9
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) اور بھائي 1;حضرت یوسف (ع) پر ایمان 7 ; حضرت یوسف (ع) کا اللہ تعالی کی معرفت رکھنا 7 ;حضرت یوسف (ع) کا قصہ 8،9 ;حضرت یوسف (ع) کے فضائل 1 ; حضرت یوسف (ع) کے فضائل کا سبب 2 ، 6

651

قَالَ لاَ تَثْرَيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ (٩٢)
یوسف نے کہا کہ آج تمھارے اوپر کوئي الزام نہیں ہے _خدا تمھیں معاف کردے گا کہ وہ بڑا رحم کرنے والا ہے (92)

1 _ حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائیوں کے ظلم و ستمسے چشم پوسی کرتے ہوئے انہیں معاف کردیا _
قال لا تثریب علیکم
بھائیوں کوسرزنش نہ کرنے کو مناسب نہ سمجھنا کے جملہ (لا تثریب ...) اسکو بیان کرتا ہے کہ حضرت یوسف (ع) نے ان کو معاف فرمادیا_
2_ حضرت یوسف (ع) معاف کرنے والے اور انتقام لینے کی عادت سے دور تھے_
قال لاتثریب علیکم
3 _ حضرت یوسف (ع) نے نہ صرف بھائیوں کو سزا نہیں دی بلکہ ان کی ملامت کرنےسے بھی پرہیز کیا_
لا تثریب علیکم
(تثریب) ملامت کرنے اور گناہ پر سرزنش کرنے کو کہا جاتاہے(لسان العرب) سے یہ معنی لیا گیا ہے _
4 _ حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائیوں کے اعتراف خطاء کرنے کے بعد انکو اپنی اور دوسروں کی طرف سے سرزنش کرنے کو نا مناسب سمجھا_
لاتثریب علیکم الیوم
کلمہ (تثریب) نکرہ ہے _حرف نفی اور (لام) کے بعد واقع ہواہے اسی وجہ سے ہر ملامت و سرزنش کو شامل ہے _ اور فاعل (سرزنش کرنے والے) کا ذکر نہ کرنا عموم پر دلالت کرتاہے یعنی نہ میں اور نہ کوئي اور جملہ (لا تثریب علیکم الیوم) جملہ خبر ی اور مقام انشاء اور دستور میں واقع ہواہے یعنی ضروری ہے کہ تمھاری ملامت نہیں ہونی چاہیے اور کسی کو بھی نہیں چاہیے کہ تمہیں ملامت و سرزنش کرے_
5 _ انقام لینے کی قدرت کے باوجود معاف کردینا محسنین کی خصوصیات ہے _
فإن اللّه لا يضيع أجر المحسنين ... قال لا تثريب عليكم اليوم

652
6_ حضرت یوسف(ع) نے خداوند متعال سے دعا کی کہ میرے بھائیوں کی غلطیوں اور گناہوں کو معاف فرمادے_
یغفر اللّه لکم
(یغفر ...) کا جملہ دعا بھی ہوسکتاہے اور خبر بھی ہوسکتاہے_ لیکن مذکورہ بالا معنی پہلے احتمال کی صورت میں ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

7_ حضرت یوسف (ع) کے بھائیوں کا عمل، گناہ تھا اور خداوند متعال کی بخشش کے بغیر وہ سزا کے مستحق تھے_
يغفر اللّہ لكم
8_وہ لوگ جنہوں نے کسی پر ظلم و ستم کیا ہو پھر اس کے بعد اپنے گناہ کا اعتراف کرکے توبہ کرلیں تو ان کو ملامت کرنا اور سزا دینا نيك لوگوں سے دور ہے _
لا تثريب عليكم اليوم
(اليوم) ظرف اور (تثريب) کے متعلق ہے _ ایسے وقت کو بیان کررہا ہے کہ جب برادران یوسف نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور اپنے گناہوں سے توبہ کی (وإن كنّا لخاطئين)
9_ غلطی کرنے والوں سے درگذراور ان کی بخشش کے لیے دعا کرنا، نيك خصلت اور محسنین کی صفات میں سے ہے _
فإن اللّہ لا يضيع أجر المحسنين ... لا تثريب عليكم اليوم يغفر اللّہ لكم
10_ خداوند متعال(أرحم الراحمين) (تمام مہربانوںسے مہربان ترين) ہے _
و ہو أرحم الراحمين
11_ گناہوں کی مغفرت اور بحشش خداوند متعال کی صفات میں سے ہے _
يغفر اللّہ لكم
12_ خداوند متعال کا اپنے بندوں کے گناہوں کو بخش دینا اور معاف کردینا اسکی رحمت و مہربانی کا جلوہ ہے _
يغفر اللّہ لكم و ہو أرحم الراحمين
مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ (يغفر الله ...) جملہ خبر یہ ہے _
13_ حضرت یوسف(ع) نے اپنے بھائیوں کو خدائي مغفرت اوراسکی رحمت انکے شامل حال ہونے کی بشارت دي_
14 _حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائیوں کو رحمت الہی کے وسیع ہونے کی طرف توجہ مبذول کرواکر انہیں انکے گناہوں کی مغفرت پر امید دلائي_
يغفر اللّہ لكم و ہو أرحم الراحمين
(وہو ...) کا جملہ حالیہ ہے اور (يغفر اللّہ) کے جملے کے لیے بمنزلہ تعلیل واقع ہوا ہے یعنی کیونکہ وہ ذات (ارحم الراحمین) ہے اسی وجہ سے تمہارے گناہوں کو بخش دے گا _
یہ بات قابل ذکر ہے کہ خداوند متعال کی اس

صفت کو حضرت یوسف کا ذکر کرنا جبکہ وہ اپنے اوپر بھائیوں کے ظلم و ستم کو معاف کرچکے تھے اس بات کی طرف اشارہ کرتاہے کہ مجھ جیسے نے تمھیں معاف کردیا ہے لیکن وہ ذات میرے اور میرے علاوہ سب سے زیادہ مہربان ہے اسی وجہ سے شك ہی نہیں کہ آپ کو معاف فرما دے گا _
1 5_مظلوم کا ظالم کو صرف معاف کردینا کافی نہیں ہے بلکہ اسکی مغفرت، رحمت الہی سے بھی مشروط ہے_
لا تثريب عليكم اليوم يغفر اللّہ لكم و ہو أرحم الراحمين
مذکورہ بالا معنی اس بات سے ہم حاصل کرسکتے ہیں کہ حضرت یوسف (ع) نے بھائیوں کے بارے میں اپنے حق کو معاف کرنے کے بعد خداوند متعال سے بھی دعا کی کہ ان کے گناہونکو معاف فرمادے_
16_ ظلم و ستم برداشت کرنے والوں کا ظالم اور ستمگروں کو معاف کردینا، ظالم و ستمگروں پر رحمت و مغفرت الہی کا پیش خیمہ ہے _
لا تثريب عليكم اليوم يغفر اللّہ عليكم
17_ خداوند عالم کو (ارحم الراحمین)جس صفت رحمت کی بخشش کرنے سے توصیف استغفار کے اداب اور مغفرت کیلئے دعا ہے _
يغفر الله لكم و ہو أرحم الراحمين

استغفار:
استغفار کے آداب 17
اسماء و صفات :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ارحم الراحمين 10 ، 17
اقرار :
گناہ کے اقرار کے آثار 8 ; غلطی کا اقرار کرنا 4
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی بخشش کا سبب16;اللہ تعالی کی بخشش کی اہمیت 7 ،14; اللہ تعالی کی بخشش کے آثار 15;اللہ تعالی کی خصلتیں 11 ; اللہ تعالی کی رحمت کی نشانیاں 12;اللہ تعالی کی رحمت کے آثار 15; اللہ تعالی کی مہربانی کی نشانیاں 12
امید لگانا :
بخشش پر امید لگانا 14
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف (ع) اور یوسف (ع) 7 ;برادران یوسف (ع) سے درگذر کرنا 1 ; برادران یوسف (ع) کا اقرار 4 ; برادران یوسف (ع) کا گناہ 7 ;برادران یوسف (ع) کو بشارت 13 ; برادران یوسف (ع) کی بخشش 7; برادران یوسف (ع) کے لیے استغفار 6 ; برادران یوسف (ع) کی خطا 4; برادران یوسف (ع) کی سزا 7

654

بشارت :
اللہ تعالی کی بخشش کی بشارت 13 ; اللہ تعالی کی رحمت کی بشارت 13
توبہ :
توبہ کے آثار 8
خطا کرنے والے :
خطا کرنے والوں کو معاف کرنا 9;خطا کرنے والوں کی بخشش 12; خطا کرنے والوں کے لیے استغفار 9 ; خطا کرنے والوں کے لیے دعا 9
دعا :
دعا کے آداب 17
ذکر:
اللہ تعالی کی رحمت کا ذکر 14
صفات :
پسندیدہ صفات 9
ظالمین :
ظالموں سے درگذ کرنا 16 ;ظالموں کا اقرار 8 ; ظالموں کی بخشش 16 ; ظالموں کی بخشش کے شرائط 15 ; ظالموں کی توبہ 8 ;ظالموں کی سزا 8 ; ظالموں کی سرزنش 8
عفو:
قدرت کے وقت عفو و بخشش کرنا 5
عمل :
ناپسند عمل 4
گناہ :
گناہ کی بخشش 11 ، 14; گناہ کے موارد 7
گناہ کرنے والے :
گناہ کرنے والوں کی بخشش 12
محسنین :
محسنین کی خصوصیات 5;محسنین کی صفات 9 ; محسنین کے فضائل 8
مظلوم :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مظلوم کا بخش دینا 15 ،16
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) اور ان کے بھائي 6 ، 13 ، 14 ; حضرت یوسف (ع) او ربھائیوں کا ظلم 1;حضرت یوسف (ع) اور بھائیوں کی ملامت 3 ، 4 ; حضرت یوسف (ع) کا حوصلہ و جرا ت 2 ، 3 ;حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 3 ، 4،6، 13 ، 14 ;حضرت یوسف (ع) کا معاف کرنا 1 ، 2 ، 3 ;حضرت یوسف (ع) کی بشارتیں 13; حضرت یوسف (ع) کی تعلیمات 14 ;حضرت یوسف (ع) کی خیرخواہی 6 ; حضرت یوسف (ع) کی دعا 6 ;حضرت یوسف (ع) کے فضائل 2

655

اذْهَبُواْ بِقَمِيصِي هَـذَا فَأَلْقُوهُ عَلَى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيراً وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ (۹۳)
جائو میری قمیص لے کر جائو اور بابا کے چہرہ پر ڈال دو کہ ان کی بصارت پلٹ آئے گی اور اس مرتبہ اپنے تمام گھر والوں کو ساتھ لے کر آنا (93)

1_ حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائیوں کو اپنی خصوصی قمیض کے ساتھ کنعان کی طرف روانہ کیا _
اذھبوا بقمیصی ہذ
(ہذا) کا لفظ اس پر دلالت کرتاہے کہ حضرت یوسف (ع) نے ايك مخصوص قمیض دے کر اپنے بھائیوں کو کنعان کی طرف روانہ کیا _
2 _ حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائیوں سے چاہا کہ اس قمیض کو والد گرامی کے چہرہ پر ڈال دینا تو ان کی بصارت پلٹ آئے گی _
فألقوہ علی وجہ أبی یأت بصیر
(یأت) کا لفظ آیت شریفہ میں (یصیر) کے معنی میں ہے (یعنی لوٹ آئے گی اور تبدیل ہوجائے گي) اور جملہ (فارتد بصیراً) آیت 96 میں اس بات کی تائید کرتاہے_ یہ بات قابل ذکر ہے کہ بعض مفسرین کا یہ عقیدہ ہے کہ (یأت) کا معنی (آئے گا) ہے _ اور (بصیراً) کا لفظ حال ہے یعنی جب وہ مصر کی طرف تشریف لائیں گے تو اس وقت صاحب بصیرت ہوں گے_
3_ حضرت یعقوب (ع) ،حضرت یوسف (ع) کی جدائي میں نابینا ہوگئے تھے _
یأت بصیر
4_ حضرت یوسف (ع) نے اپنے بھائیوں سے چاہا کہ حضرت یعقوب (ع) کے چہرہ پر انکی قمیض ڈالنے میں جلدی کرنا اور اس میں تاخیر نہ کرنا _
اذہبوا ... فألقوہ علی وجہ أبي
مذکورہ تعبیر کا "فألقوہ " میں حرف فاء سے استفادہ کیا گیاہے "فألقوہ" یعنی کنعان پہنچتے ہی سب سے پہلے اس قمیض کو ان کے چہرہ پر ڈالنا_
5_ حضرت یوسف (ع) نے اپنے والد گرامی کے نابین
656
ہوجانے پر آگاہ تھے_
یأت بصیر
6_ حضرت یوسف (ع) ، غیب اور آئندہ کے واقعات پر مطلع تھے_
فألقوہ علی وجہ أبی یأت بصیر
حضرت یوسف کی قمیض کا حضرت یعقو ب(ع) کی آنکھوں پر ڈالنےکا یہ اثر کہ وہ بابصیرت ہوجائیں گے یہ غیبی امور مینسے تھا اور حضرت یوسف (ع) اس پر اطلاع رکھتے تھے_
7_حضرت یعقوب (ع) کا حضرت یوسف (ع) کی قمیض سے بابصیرت ہونا حضرت یوسف (ع) کی کرامت تھي_
فالقوہ علی وجہ أبی یأت بصیر
(یأت) کا فعل (فألقوہ) امر کا جواب ہے اسی وجہ سے حرف شرط مقدر کی وجہ سے مجزوم ہوگیا ہے اصل میں کلام یوں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہے " إن تلقوہ علی وجہ أبی یأت بصیراً" یہ جملہ اس معنی میں ہے کہ حضرت یوسف (ع) کی قمیض کی تاثیرحضرت یعقوب (ع) کا بابصیرت ہوناہے _

8_خارق العادۃ چیزوں کا انبیاء سے ظاہر ہونا اور ان سے متعلقہ چیزوں سے مریضوں کی شفا یابی ممکن ہے _

اذہبوا بقمیصی ہذا فالقوہ علی وجہ أبی یأت بصیر

9_ حضرت یوسف(ع) نے اپنے بھائیوں سے چاہا کہ اپنے تمام اہل و عیال (خاندان یعقوب (ع)) کو مصر میں لے آئیں_

و أتونی بأہلکم أجمعین

10_ حضرت یوسف (ع) اپنی حکومت کے زمانے میں حضرت یعقوب (ع) اور انکے خاندان کو اس ملك میں جگہ دینے میں کوئي مشکل و پریشانی نہیں رکھتے تھے_

و أتونی بأہلکم اجمعین

11_ اپنے رشتہ داروں اور تعلق رکھنے والوں کی مدد کرنا نیك صفت اور نیك لوگوں کی خصوصیات میں سے ہے _

و أتونی بأہلکم اجمعین

12 _ "عن أبی جعفر (ع) " فی قولہ تعالی قال ...(اذہبوا بقمیصی ہذا) الّذی بلّتہ دموع عيني ... (1) امام باقر (ع) سے اللہ تعالی کے اس قول (اذہبوا بقمیصی ہذا) کے بارے میں روایت ہے کہ اس قمیض کو لے جائیں جو میری آنکھوں کے آنسوں سے بھری ہوئي ہے (اسکو اپنے ہمراہ لے جائیں) _

آل یعقوب (ع) :

....

1) تفسیر عیاشی ج2 ص 196 ، ح 79 ;نورالثقلین ج/2 ص 462 ح 185_

657

آل یعقوب سے کوچ کرنے کی درخواست کرنا 9آل یعقوب (ع) کا مصر میں رہنا 10;

انبیاء (ع) :

ابنیاء (ع) اور خارق العادہ کام 8; انبیاء اور مریضوں کی شفا8

برادران یوسف (ع) :

برادران یوسف (ع) کا کنعان کی طرف لوٹ جانا 1

رشتہ دار:

رشتہ داروں کی امداد کرنا 11

روایت: 12

صفات:

پسندیدہ صفات11

محسنین :

محسنین کی خصوصیات 11

حضرت یعقوب (ع) :

حضرت یعقو ب(ع) کا حضرت یوسف (ع) سے جدا ہونا 3;حضرت یعقوب (ع) کا مصر میں ٹھہرنا 10 ; حضرت یعقوب (ع) کی بصارت 2 ، 7 ; حضرت یعقو ب(ع) کی شفاء 2 ، 7 ; حضرت یوسف (ع) کی نابینائي کے اسباب 3

حضرت یوسف (ع) :

حضرت یوسف (ع) اور بھائي 1 ، 4 ، 9 ; حضرت یوسف (ع) اور یعقوب (ع) کی نابینائي 5;حضرت یوسف (ع) کا علم غیب 6 ; حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3 ، 4 ،5 ، 7 ، 12 ;حضرت یوسف (ع) کی جدائي کے آثار 3 ;حضرت یوسف (ع) کی حکومت کی خصوصیات 10 ;حضرت یوسف (ع) کی خواہشات 2 ، 4 ،9 ; حضرت یوسف (ع) کی قمیض 1 ، 2، 12،4;حضرت یوسف (ع) کے فضائل 6 ،7 ; حضرت یوسف (ع) کے کرامات 7

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلاَ أَن تُفَنِّدُونِ (٩٤)
اب جو قافلہ مصر سے روانہ ہوا تو ان کے پدر بزرگوار نے کہا کہ میں یوسف کی خوشبو محسوس کررہاہوں اگر تم لوگ مجھے سٹھیا یا ہوا نہ کہوا(94)

1_ فرزندان یعقوب (ع) کا قافلہ قیمتی ہدیہ اور واضح دلیل کے ساتھ کہ حضرت یوسف (ع) صحیح و سالم ہیں مصر سے کنعان کی طرف چلا_
اذهبوا بقمیصی ہذا ... و لما فصلت العیر
(فصلت) کو (فصول) کے مصدر سے لیا گیا ہے اور (فصول) کا معنی خارج ہونا اور جدا ہونے

کا ہے _
2_حضرت یعقوب (ع) ، نے دور کے فاصلے سے (کنعان سے مصر تك) حضرت یوسف (ع) کی قمیض سے ان کی خوشبواستشمام کرلی _
و لما فصلت العیر قال أبوہم إنی لاجد ریح یوسف
(قال أبوہم ...) کا جملہ (لما فصلت ...) کے لیے جواب شرط ہے اس سے معلوم ہوتاہے کہ حضرت یوسف (ع) کی خوشبو کا سونگھنا اور قافلے کے ہمراہ حضرت (ع) کی قمیض کے ہونے کے ساتھ مربوط ہے _حالانکہ وہ قافلہ ابھی مصر کے قریب تھا _ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت یعقوب (ع) نے بہت دور سے حضرت یوسف (ع) کی خوشبو کو ان کی قمیض سے محسوس کیا _
3 _ حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹوں کے مصر سے نکلتےاپنی دریافت کردہ چیز (حضرت یوسف(ع) کی خوشبو کا احساس) کو اپنے نزدیك بیٹھے ہوئے لوگوں کے سامنے بیان فرمایا _
و لما فصلت الصیر قال أبوہم إنی لاجد ریح یوسف
4 _ حضرت یعقوب (ع) کی معجزانہ قوة شامہ (سونگھنے کی طاقت) اور بہت دور فاصلہ سے حضرت یوسف (ع) کی خوشبو کو استشمام کرنے کی کرامت _
و لما فصلت العیر قال أبوہم إنی لاجد ریح یوسف
5_ہر انسان کی ایك مخصوص خوشبو ہوتیہے_
إنی لاجد ریح یوسف
6_ خوشبو کا پھیلنا محدود نہیں ہے وہ اپنے مقام و منبع سے بہت دور تك کے فاصلے تك پھیل سکتی ہے _
و لما فصلت العیر قال أبوہم إنی ل اجد ریح یوسف
7_ حضرت یعقو ب(ع) کا خاندان ،حضرت یوسف (ع) کے زندہ ہونے کے بارے میں حضرت (ع) کی باتوں کا انکار کرتے تھے_
قال أبوہم ... لو لا ا ن تفندون
یہ بات واضح ہے کہ جملہ (إنی لا جد ...) (لولا ...) کے جملے کا جواب نہیں ہوسکتا_ کیونکہ خواہ وہ لوگ حضرت یعقوب (ع) کی فکر کو درست خیال کرتے یا نہ انہوں نے حضرت یوسف (ع) کی خوشبو کو محسوس کیا تھا اس وجہ سے شرط کا جواب محذوف ہے اور حالیہ و مقامیہ قرائن اس بات کا مؤید ہوسکتے ہیں کہ اس جواب شرط کا جملہ مثل اس کے ہے (لما کذبتمونی ...) (تم مجھے نہ جھٹلاتے اور حضرت یوسف (ع) کے وصال کے نزدیك ہونے پر یقین کرلیتے)
8_ حضرت یعقوب (ع) پران کے خاندان والے یہ تہمت لگاتے کہ بڑھاپے اور زیادہ عمر نے حضرت (ع) کے عقل و خرد پر اثر کیا ہوا ہے_
لو لا أن تفنّدون
(فنّد) کا معنی بڑھاپے کی وجہ سے عقل پر اثر ہون

ہے _ اور (تفندون کا مصدر) تفنید ہے یعنی کسی کے فکرو اندیشہ کو بڑھا پے کی وجہ سےضعیف قرار دینا (کشاف) _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

9_حضرت یعقوب (ع) کے رشتہ دار،ان سے جسارت اور بے ادبی کا سلوك كرتے تھے_
لو لا أن تفنّدون
10_حضرت یعقوب (ع) کے رشتہ داروں اور اقرباء کی طرف سے انکی شخصیت کا پامال ہونا_
لو لا أن تفنّدون
11_ علماء کاجہلاکے درمیان زندگی بسرکرنا رنج اور مشکلات کا باعث ہے _
إنی لا جد ریح یوسف لو لا ان تفنّدون
12_مصر کی طرف تیسرے سفر کےلیے حضرت یوسف (ع) اور بنیامین کی تلاش کے لیے فرزندان یعقوب(ع) میں سے کچھ لوگ گئے تھے_
یا بنی اذھبوا ... و لما فصلت العیر قال أبوہم لو لا ان تفنّدون
(قال أبوہم ...)کے جملہ سے یہ ظاہر ہوتاہے کہ حضرت یعقوب (ع) جن سے مخاطب ہیں وہ حضرت کے بیٹے ہیں اس بناء پر (لو لا ان تفنّدون)کے جملے میں مخاطبین ان کے بیٹے ہیں اس سے ظاہر ہوتاہے کہ حضرت یوسف (ع) اور بنیامین کی تلاش کے لیے حضرت کے کچھ بیٹے مصر کی طرف گئے تھے(یا بنی اذھبوا ...) اور ان میں سے بعض اپنے بابا کے پاس رہ گئے تھے_
13_ عن أبی عبداللّه (ع) قال: ... ان ابراہیم لما أوقدت لہ النار أتاہ جبرئیل (ع) بثوب من ثیاب الجنة ... فلما حضر إبراہیم الموت جعلہ فی تمیمہ و علّقہ إسحاق علی یعقوب ، فلما ولد یوسف(ع) علّقہ علیہ فکان فی عضدہ ... فلمأخرجہ یوسف بمصر من التمیمة و جد یعقوب ریحہ و ہو قولہ : "إنی لا جد ریح یوسف ..." فہو ذلك القمیص الذی أنزل اللّه من الجنہ ...(1)
امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم (ع) کو جلانے کے لیے آگ کو روشن کیا گیا تو حضرت جبریل (ع) جنت کی قمیضوں میں سے ایك قمیض ان کے لیے لائے ...جب حضرت ابراہیم (ع) اس دنیا سے جانے لگے تو اسکو ایك جلد میں رکھ کر حضرت اسحاق (ع) کے لیے تعویذ بناکر دیا حضرت اسحاق (ع) نے حضرت یعقوب (ع) کے گلے میں ڈال دیا جب حضرت یوسف (ع) اس دنیا میں تشریف لائے توحضرت یعقوب (ع) نے (اسکو) حضرت یوسف (ع) کو باندھ دیا وہ حضرت یوسف (ع) کے بازو پر بندھا ہوا تھا پس جب حضرت یوسف(ع) نے مصر میں اسے جلد سے نکالا تو حضرت یعقو ب(ع) کو اسکی خوشبو آئي
....

1) کافی ج1 ص 232 ح 5 ; نورالثقلین ج2 ص 463ح 187_

یہی وجہ تھی کہ حضرت یعقوب (ع) نے یہ جملہ فرمایا (إنی لاجد ریح یوسف ...) پس یہ وہ قمیض تھی کہ جسکو خداوند متعال نے جنت سے بھیجا تھا ...

آل یعقوب (ع) :
آل یعقو ب(ع) اور حضرت یوسف (ع) کی زندگی 7; آل یعقوب اور یعقوب (ع) 9،10; آل یعقوب (ع) کی اہانتیں 9 ، 10 ; آل یعقوب(ع) کی تہمتیں 8
انسان :
انسانوں کی خوشبو 5 ; انسانوں کی خصوصیات 5
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف اور حضرت یوسف (ع) کی سلامتي1; برادران یوسف (ع) کا تحفہ 1 ;برادران یوسف(ع) کاکنعان کی طرف لوٹنا 1; برادران یوسف (ع) کا مصر کی طرف تیسرا سفر 12
خوشبو :
خوشبو کی حدود کا وسیع ہونا 6
روایت : 13
زندگی :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

زندگی کا دکھ و دردوالا ہونا 11
علماء:
علما، جہلاء کے درمین 11; علماء کے دکھی ہونے کے موارد 11
حضرت یعقوب (ع) :
حضرت یعقوب (ع) اور حضرت یوسف (ع) کا پیراہن 2;حضرت یعقوب (ع) اور حضرت یوسف (ع) کی خوشبو 2 ، 3 ، 4 ، 13;حضرت یعقوب (ع) پر بے عقلی کی تہمت 8 ; حضرت یعقوب (ع) کا قصہ 2 ، 3، 4، 8 ، 9 ، 10 ;حضرت یعقوب (ع) کی اہانت 9 ; حضرت یعقوب (ع) کی پیشگوئي 3 ;حضرت یعقوب (ع) کی شخصیت کی توہین 10; حضرت یعقوب (ع) کی کرامات 3،4
حضرت یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) کا پیراہن 3،1 ; حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 3 ، 4 ، 7، 12 ، 13;حضرت یوسف (ع) کی خوشبو کا سونگھنا 2 ، 3 ، 4 ; حضرت یوسف (ع) کے زندہ ہونے کو جھٹلانے والے7

قَالُواْ تَاللّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلاَلِكَ الْقَدِيمِ (٩٥)
ان لوگوننے کہا کہ خدا کی قسم آپ ابھی تك اپنی پرانی گمراہی میں مبتلا ہیں(95)

1_ حضرت یعقوب (ع) کے رشتہ دار،حضرت یوسف(ع) کے زندہ ہونے پر حضرت یعقوب(ع) کے یقین کو دیرینہ خطاء اور انکے اس پر اصرار کوا نکی ضعف عقلی کا سبب قرار دیتے تھے _
إنك لفی ضلالك القدیم
فرزندان یعقوب (ع) اور حضرت کے رشتہ داروں کا اس جملہ (ضلالك القدیم) (پرانی غلطي) سے مراد ممکن ہے یہ ہو کہ وہ حضرت یوسف (ع) کو زندہ سمجھتے یا یہ کہ اسکو دوسرے بیٹوں پر افضل جانتے تھے اور یہ بھی بعید نہیں ہے کہ دونوں معنی مراد ہوں_
2 _ حضرت یعقوب (ع) کے رشتہ دار، قسم اٹھاکر حضرت (ع) یعقوب(ع) کو یوسف (ع) سے بے حدمحبت اور دوسروں سے افضل سمجھنے میں فکری خطا و کج روی سے متہم کرتے تھے _
إنك لفی ضلالك القدیم
3 _ حضرت یعقوب (ع) ، حضرت یوسف (ع) کی جدائي کے
پورے عرصہ میں ہمیشہ ان کے زندہ ہونے پر یقین رکھتے تھے اور اپنے ساتھیوں کے سامنے اسکا اظہار کرتے تھے_
قال أبوہم إنی لأجد ریح یوسف ... قالوا تاللّہ إنك لفی ضلالك القدیم
4 _ حضرت یعقوب (ع) کے رشتہ داروں نے یوسف (ع) کی خوشبو استشمام کی خبر کو جھٹلایا اور اس احساس کو انکی ضعف فکری کا سبب قرار دیا _
قالوا أبوہم إنی لاجد ریح یوسف ... قالوا تاللّہ إنك لفی ضلالك القدیم
5_حضرت یعقوب (ع) کے رشتہ داروں نے حضرت (ع) کے بلند منزلت و مرتبہ کے ساتھ بے ادبی و جسارت کي_
إنك لفی ضلالك المبین
6_ خداوند متعال کے نام کی قسم اٹھانا، تاریخ بشر میں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بہت قديمى ہے_
قالوا تاللہ إنك لفى ضلالك المبين
7_" نشيط ... قال: قلت لا بى عبداللہ(ع) :اكان إخوة يوسف صلوات اللہ عليہ أنبياء قال: لا و لا بررة أتقياء و كيف و ہم يقولون لابيهم يعقوب : " تاللہ إنك لفى ضلالك القديم" (1) نشيط نے كہا : كہ ميں نے امام جعفر صادق (ع) سے سوال كيا كہ مولا برادران يوسف (ع) پيغمبر تھے؟آپ(ص) نے فرمايا نہيں بلكہ نيك اور پرہيزگار لوگوں ميں سے بھى نہيں تھے_يہ كيسے پيغمبر ہوسكتے ہيں جو اپنے باپ يعقوب (ع) كو يہ كہيں: (تاللہ إنك لفى ضلالك القديم)_

آل يعقوب (ع) :
آل يعقوب (ع) اور يعقوب (ع) 1 ،2،4،5 ;آل يعقو ب(ع) اور يوسف (ع) كا زندہ ہونا1;آل يعقوب (ع) كا قسم اٹھانا 2 ; آل يعقوب (ع) كى اہانتيں 5; آل يعقوب (ع) كى تہمتيں 1،2 ;آل يعقوب (ع) كى فكر 1
برادران يوسف :
برادران يوسف (ع) اور نبوت 7 ; برادران يوسف اور يعقوب (ع) 7 ; برادران يوسف (ع) كى تہمتيں 7
روايت :7
قسم اٹھانا :
قسم اٹھانے كى تاريخ 6 ; اللہ تعالى كى قسم اٹھانا 6
يعقوب (ع) :
حضرت يعقوب (ع) اور حضرت يوسف (ع) كا زندہ ہونا 3; حضرت يعقوب (ع) اور حضرت يوسف (ع) كى خوشبو 4;
حضرت يعقوب (ع) پر خطا كى تہمت 1 ، 2;حضرت يعقوب(ع) پر اكج فكر كى تہمت 1 ، 4 ;حضرت يعقوب (ع) كا علم غيب 3 ; حضرت يعقوب (ع) كا قصہ 1 ، 2 ، 3،4، 5 ;حضرت يعقوب (ع) كى اہانت كرنا 5 ;حضرت يعقوب (ع) كى پيش گوئي 3 ;حضرت يعقوب (ع) كى حضرت يوسف (ع) سے محبت 2;حضرت يعقوب (ع) يوسف (ع) كى جدائي ميں 3
حضرت يوسف (ع) :
يوسف (ع) كا قصہ 3
....

1) تفسير عياشى ج2 ص 194 ح 74 ; نورالثقلين ج2 ص 464 ح 192_

فَلَمَّا أَن جَاء الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَى وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيراً قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللّهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ (٩٦)
اس كے بعد جب بشير نے آكر قميص كو يعقوب كے چہرہ پر ڈال ديا تو دوبارہ صاحب بصارت ہوگئے اور انھوں نے كہا كہ ميں نے تم سے نہ كہا تھا كہ ميں خدا كى طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہيں جانتے ہو(96)

1_ حضرت يوسف (ع) كا پيراہن لے آنے والا بشارت دينے كے عنوان سے قافلہ كے دوسرے افرادكى نسبت جلدى سے حضرت يعقوب (ع) كى خدمت ميں حاضر ہوا _
فلما أن جاء البشير
(بشير) بمعنى اسم فاعل (مبشر) اس كو كہا جاتاہے جو خوشى كے پيغام كو پہنچائے_ قابل ذكر ہے كہ اگر (بشير) بھى فرزندان يعقوب (ع) كے ہمراہ حضرت (ع) كى خدمت ميں پہنچاہوتا تو سب سے مناسب يہ تھا كہ جملے كو اس طرح ذكر كيا جاتا (فلمآ أن جاء القاہ البشير على وجہہ) ليكن كہا گيا (فلما أن جاء البشير) اس معنى كو ظاہر كرتا ہے كہ خوشى كى خبر دينے والا دوسرے افراد كى نسبت پہلے پہنچ گيا تھا_
2_ فرزندان يعقوب (ع) كے قاصد نے اپنے ہمراہ يوسف (ع) كے پيراہن كولا كر حضرت يوسف (ع) كے زندہ ہونے كى يعقوب (ع) كوبشارت دى _
فلما أن جاء البشير

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بشارت اور مسرت بخش خبر کا مصداق، حضرت یوسف (ع) کے زندہ ہونے اور انکی حکومت کی خبر نیز ان کا اپنے ہمراہ معجزہ نما پیراہن کا ہوناہے_ یہ بات قابل ذکر ہے کہ آیت نمبر 93 میں ذکر جملہ (اذھبوا بقمیض) یہ بتاتا ہے کہ بشیر وہ برادران یوسف میں سے ایك تھا نہ کہ ان کے علاوہ کوئي دوسرا شخص
3_بشارت دینے والے کا پہلا کام،حضرت یعقوب (ع) کی ملاقات کے وقت پیراہن یوسف (ع) کوحضرت

664

یعقوب (ع) پر ڈالنا تھا_
فلما أن جاء البشیر ألقاہ علی وجہہ
جملہ (ألقاہ ...) (فلما أن جا البشیر) کا جواب ہے_ لہذا پیراہن کا ان پر ڈلنا فقط اسکے آنے اور بشارت دینے سے متحقق ہوگیا _ اسمیں (أن) کا حرف زائدہ ہے اور تاکید کرتا ہے کہ اس کے آنے اور پیراہن کے ڈالنے کے درمیان کوئي فاصلہ نہیں ہے _
4 _ حضرت یعقوب (ع) کے چہرے پر قمیض یوسف (ع) کی قمیض ڈالنے سے فوراً ان کی آنکھوں میں روشنی آگئي اور انکی بصارت لوٹ آئي_
ألقاہ علی وجہہ فارتد بصیر
(ارتداد) (ارتد) کا مصدر ہے جسکا معنی کسی شے کااپنی پرانی صورت یا حالت پر لوٹ آنا ہے _(فارتد ...) میں فاء کے دو معنی ہیں 1_پیراہن ڈالنے اورحضرت یعقوب(ع) مینبصارت آنے کے درمیان ترتب اور سببیت کو بتاتاہے2_ ان دونوں کے درمیان کوئي فاصلہ اور وقفہ نہیں ہے_
5_حضرت یوسف (ع) کی یہ پیشگوئي پوری ہوگئي کہ ان کے پیراہن کے وسیلہ سے حضرت یعقوب (ع) کی بینائي واپس لوٹ آئے گي_
اذھبوا بقمیض ہذا فألقوہ علی وجہ أبی یأت بصیراً ... ألقاہ علی وجہہ فارتد بصیر
(ألقاہ) میں (ہ) کی ضمیر قمیض کی طرف لوٹتی ہے اور (وجہہ) و (ارتد) کی ضمیریں حضرت یعقوب (ع) کی طرف لوٹتی ہیں لیکن (ألقي) کے فاعل کی ضمیر میں دو نظریے ہیں _ 1_بعض کے نزدیك (بشیر)کی طرف لوٹتی ہے_ 2_ بعض کے نزدیك یعقوب (ع) کی طرف لوٹتی ہے _
6_ پیغمبران الہی کی چیزوں کے متبرّك ہونے کا جواز _
ألقاہ علی وجہہ فارتد بصیر
7_ پیغمبروں کی چیزوں سے تبرك کے ذریعہ شفاء پانا ممکن ہے _
ألقاہ علی وجہہ فارتد بصیر
8_ حضرت یوسف (ع) کا معجزہ اور کرامت کا ظہور یہی تھا کہ حضرت (ع) کے پیراہن سے یعقوب (ع) کی نابینا آنکھوں کو شفا حاصل ہوئي _
ألقاہ علی وجہہ فارتد بصیر
9_حضرت یعقو ب(ع) ،حضرت یوسف (ع) کی بشارت حیات سے پہلے ہی ان کے زندہ ہونے پر مطمئن تھے_
ألم أقل لکم إنی أعلم من اللہ ما لا تعلمون
(من اللہ) کا معنی ممکن ہے " خدا کی طرف سے"ہو اور یہ بھی احتمال ہے"خدا کے بارے میں ہو"_ اگر پہلے والا معنی لیں تومقام کی مناسب سے جملہ (ما لا تعلمون) کا معنی حضرت یوسف (ع) کا زندہ ہونا اور انکا دیدارو غیرہ ہے _
10_حضرت یعقوب(ع) اپنے بیٹوں کے برعکس حضرت یوسف (ع) کی جدائي کے دن ختم ہونے پر اطمینان رکھتے تھے_

665

ألم أقل لکم إنی أعلم من اللہ ما لا تعلمون
11_حضرت یعقو ب (ع) اپنے اس یقین کہ حضرت یوسف (ع) زندہ ہیں اور ان کی جدائي کے دن ختم ہونے والے ہیں کا اپنے رشتہ داروں کے سامنے اظہار کرتے تھے_
ألم أقل لکم إنی أعلم من اللہ ما لا تعلمون
12_ حضرت یعقوب (ع) کا یوسف (ع) کے زندہ ہونے اور ان سے ملاقات کا علم ایسا تھاجو خداوند متعال کی طرف سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ان کو عطاکیا گیا تھا_
ألم أقل لكم إنی أعلم من اللّٰہ ما لا تعلمون
13_حضرت یعقوب(ع) ، خداوندمتعال کے بارے میں ایسے حقائق و صفات سے واقف تھے جو دوسروں پر مخفی و پوشیدہ تھے_
ألم أقل لكم إنی أعلم من اللّٰہ ما لا تعلمون
مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ (من اللّٰہ) کا معنی "خداوند متعال کے بارے میں"ہو_ اسی بنیاد پر (ما لا تعلمون)کا جملہ صفات اور خصوصیات الہی سے شمار ہوگا_
14_ غیب سے آگاہی اور علوم الہی سے بہرہ مند ہونا ، پیغمبروں کی خصوصیات میں سے ہے _
ألم أقل لكم إنی أعلم من اللّٰہ ما لا تعلمون
15_ فرزندان یعقوب (ع) کا حقائق الہی سے ناآگاہ اور جاہل ہونا _
ألم أقل لكم إنّی أعلم من اللّٰہ ما لا تعلمون
16_ "عن ابی عبداللہ (ع) قال: ... " فلمّا أن جاء البشیر و ہو یہوداإبنہ ... (1)
حضرت امام جعفرصادق(ع) سے روایت ہے کہ آپ(ع) نے فرمایا (فلما أن جاء البشیر) میں بشیر سے مراد حضرت یعقوب (ع) کا بیٹا یہودا ہے_

احکام : 6
اللّٰہ تعالی :
اللّٰہ تعالی کا فضل 12
انبیاء (ع) :
انبیاء سے متعلق اشیاء 6 ،7 ;انبیاء سے متعلق چیزوں کا شفا بخش ہونا 7;انبیائ(ص) سے متعلق چیزوں کا متبرّك ہونا 7،6;انبیاء (ع) کا علم غیب 14; انبیاء (ع) کا علم لدنی 14;انبیاء کی خصوصیات 14
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف کو اللّٰہ تعالی کی شناخت 15; برادران یوسف (ع) کی جہالت 15
تبرك:
تبرك کا شرعب جواز 6
....

1) کمال الدین صدوق ص 142 ، ح 9 ; نورالثقلین ج2 ص 425ح 195_

روایت 16
شفاء:
شفاء ملنے کے اسباب 7
علم غیب :
علم غیب کا سرچشمہ 14
یعقوب (ع) :
یعقوب (ع) اور آل یعقوب 11; یعقوب (ع) اور انکے بیٹے 11;یعقوب (ع) اور یوسف (ع) کا زندہ ہونا 9، 11،10 ، 13;یعقوب پر فضل و مہربانی 12;یعقوب (ع) کا علم غیب 9 ،12،10 ، 13; یعقوب (ع) کا قصہ 4 ، 11;یعقوب (ع) کو بشارت 1 ، 2 ، 3;یعقوب (ع) کو خدا کی شناخت 13; یعقوب (ع) کو شفاء 4 ، 5 ،8 ;یعقوب (ع) کی بصارت 4 ، 5 ،8; یعقوب (ع) کے فضائل 13
یوسف (ع) :
یوسف (ع) کا پیراہن 3 ، 4، 5 ، 8; یوسف (ع) کا قصہ 1 ، 2 ، 5،4،3; یوسف (ع) کا معجزہ 8;یوسف (ع) کی بشارت دینے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

والا 1 ، 2 ، 3;یوسف (ع) کے کرامات 4 ، 8; یوسف (ع) کے قصہ کی خوشخبری دینے والا 16;یوسف (ع) کے موجود ہونے کی پیشگوئي 5
یہودا:
یہودا کی خوشخبریاں 16

قَالُواْ يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ (٩٧)
ان لوگوں نے کہا بابا جان اب آپ ہمارے گناہوں کے لئے استغفار کریں ہم یقینا خطاکار تھے(97)

1_ فرزندان یعقوب(ع) نے ان کے سامنے اپنے آپکو گنہگارقرار دیا اور اپنے گناہ کا اقرار و اعتراف کیا _
قالوا یآبانا استغفر لناذنوبنا إنا کنّا خاطئین
2 _ فرزندان یعقوب(ع) ، حضرت یعقوب (ع) و یوسف (ع) اور بنیامین کے ساتھ اپنے اس سلوك و برتاؤ کو گناہ سمجھنے کے باو جود اس کے مرتکب ہوئے_
قالوا یأ بانا استغفر لنا ذنوبنا إنا کناخاطئین
یہاں(ذنوبنا) سے مراد قرینہ مقام کی وجہ سے فرزندان یعقوب (ع) کا حضرت یعقوب (ع) اور حضرت یوسف (ع) و بنیامین کے ساتھ برتاؤ ہے_
3 _ فرزندان یعقوب(ع) نے حضرت یعقوب (ع) و حضرت

667
یوسف (ع) اور بنیامین کے ساتھ اپنے ناروا سلوك پر پشیمانی اور ندامت کا اظہار کیا _
یأ بانا استغفر لنا ذنوبن
4_فرزندان یعقوب (ع) نے التماس کے انداز میں ان سے درخواست کی کہ وہ خداوند متعال سے انکے گناہوں کی مغفرت طلب کریں _
یأ بانا استغفر لنا ذنوبن
فرزندان یعقوب (ع) کا (یا أبانا)(اے ہمارے والد گرامي)(کے ذریعہخطاب ان کی مہر و محبت کو جلب کرنے اور ان کی پدری شفقت کو ابھارنے کے لیے ہے (اے ہمارے والد گرامي) جسکو مذکورہ متن میں (التماس کے انداز) سے تعبیر کیا گیاہے_
5_ فرزندان یعقوب(ع) ان کے بارگاہ ایزدی میں تقرب پر یقین اور اس کے معترف تھے_
یأبانا استغفر لنا ذنوبن
6_ گناہوں سے استغفار کرنا ضروری ہے_
استغفر لنا ذنوبن
7_ پیغمبروں سے اپنے گناہوں کی مغفرت اور دعا کی درخواست کے لیے توسل کرنا جائز ہے _
یأبانا استغفر لنا ذنوبن
8_ فرزندان یعقوب نے حضرت (ع) سے درخواست کی کہ حضرت یوسف (ع) کے ہاں انکی سفارش کریں اور انکی غلطوں سے درگذر کرنے کے لیے کہیں _
یأبانا استغفر لنا ذنوبن
فرزندان یعقوب (ع) کی اس کلام (استغفر لنا ذنوبنا) میں (ربّنا) کا لفظ نہ ہونا اور اس کے مقابلہ میں حضرت یعقوب(ع) کا ان کے جواب میں جملہ (سوف استغفر لکم ربي)میں کلمہ (ربّي)کی تصریح کرنا، مذکورہ بالا معنی کو بتاتاہے_ اور حضرت یعقوب (ع) کا یہ تصریح کرنا کہ فقط ذات پروردگار ہی معاف کرنے والی اور مہربان ہے _ممکن ہے اس احتمال کا مؤیدہو _

احکام :7
استغفار :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

گناہ سے استغفار کرنا 6 ; استغفار کی اہمیت 6
اقرار :
گناہ کا اقرار1،2
انبیاء :
انبیاء سے دعا کی درخواست کرنا 7
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف اور بنیامین 2،3; بردران یوسف(ع) اور حضرت یعقوب (ع) 2،3، 4،5; برداران یوسف(ع) اور یوسف(ع) 2; برادران یوسف (ع) کا اقرار 1، 2، 5;برادران یوسف (ع) کی فکر 5;برادران یوسف (ع) کی خواہشات و امیدیں 4،8;برادران یوسف (ع) کی پشیمانی 3; برادران یوسف (ع) کے برتاؤ کا طریقہ 2،

3;برادران یوسف (ع) کے لیے استغفار 4
توسل:
انبیاء سے توسل کاجائز ہونا 7; توسل کے احکام 7 ; غیراللہ سے توسل کرنے کا جواز 7
خود :
اپنے خلاف اقرار کرنا 1
رفتار :
ناپسندیدہ رفتار سے پشیمان ہونا 3
یعقوب(ع) :
حضرت یعقوب (ع) کا مقرب الہی ہونا 5; حضرت یعقوب (ع) کی شفاعت 8
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) کا قصّہ 1، 2، 3، 4، 8;حضرت یوسف (ع) کو سفارش کرنا 8

قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيَ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (٩٨)
انھوں نے کہا کہ میں عنقریب تمھارے حق میں استغفار کروں گا کہ میرا پروردگار بہت بخشنے والا او رمہربان ہے (98)

1_ حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹوں کے ان پر ظلم روا رکھنے کو در گذر کر کے معاف فرمادیا _
قال سوف أستغفر لكم ربّي
2_ حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹوں کو یہ نوید دی کہ وہ بہت جلد خداوند متعال کی درگاہ میں ان کے گناہوں کی بخشش کی درخواست اور انکی شفاعت کریں گئے _
قال سوف استغفر لکم ربّي
3_ گناہوں کا معاف کرنا، خداوند متعال کی صفات میں سے ہے _
قال سوف استغفر لکم ربّي
4_بندونکے گناہونکی بخششخداوند متعال کی ربوبیت کا جلوہ ہے _
قال سوف أستغفر لكم ربّي
5_انبیاء پرستم روا رکھنا، قابل بخشش ہے _
سوف أستغفر لكم ربّي
6_ ربوبیت الہیکی طرف توجہ، آداب دعا و استغفار میں

سے ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سوف أستغفر لكم ربّي
7_ اولاد کے حق میں والدین کی دعا، مستجاب ہونے کے قریب تر ہے _
یا با نا أستغفرلنا ...قال سوف أستغفر لكم ربّي
فرزندان یعقوب (ع) کا حضرت(ع) سے گناہوں کی مغفرت کرنے کی درخواست کرنا یہ بتاتا ہے کہ وہ حضرت (ع) کی دعا کو اجابت کے قریب تر سمجھتے تھے چاہے اس لحاظ سے کہ وہ ان کے باپ ہیں یا اس اعتبار سے کہ اللہ کے نبی ہیں یا ان کی نظر میں دونوں لحاظ تھے _
8_وساطت اور شفاعت انبیائ، خداوند متعال کے ہاں مخلوق کے گناہوں کی بخشش اور ان کے لیے اسکی رحمت کو جلب کرنے کے لیے انبیاء کرام کا وسیلہ ہے _
سوف استغفر لكم ربّي
9_ غلطی کرنے والوں سے درگذر اور ان کے لیے دعا کرنا، نیك خصلت اور پیغمبروں کی صفات میں سے ہے _
يأ بانا استغفرلنا ...قال سوف أستغفر لكم ربّي
10_ اجابت دعا اور گناہوں کی بخشش اور اسکی رحمت کی درخواست کے لحاظ سے اوقات ،متفاوت ہیں _
سوف استغفر لكم ربّي
(سوف) کا لفظ بتاتا ہے کہ حضرت یعقوب(ع) نے اپنے بیٹوں کے لیے استغفار کو آئندہ زمانے کے لیے چھوڑدیا ممکن ہے اس سے- یہ مقصود ہو کہ اس کے بعد آنے والے وقت میں دعا اجابت کے زیادہ نزدیکہو _
11_ گناہ و استغفار کے در میان جتنا بھی طولانی فاصلہ ہو توبہ کی قبولیت کے لیے مانع نہیں ہوتا ہے _
انّا كنّا خاطئين ... سوف أستغفرلك ربّي
فرزندان یعقوب(ع) کا حضرت یوسف (ع) پر ظلم و ستم کرنے کے زمانہ اور ان کے استغفار کرنے کے زمانے میں بیس سال سے زیادہ کا عرصہ تھا _ یہ طولانی فاصلہ سبب نہیں بناکہ حضرت یعقوب (ع) یہ کہیں کہ تمہارا استغفار وتوبہ کرنا بے فائدہ ہے_
12_ فقط خداوند متعال غفور (بخش دینے والا) اور رحیم (مہربان) ہے
انّہ ہوالغفور الرحيم
13_ خداوند متعال کا بخش دینا، اسکی رحمت کا تقاضا اور جلوہ ہے _
انّہ ہوالغفور الرحيم
14_ انسانوں کی توبہ قبول کرنا، خداوند متعال کے" غفور" و" رحیم" ہونے کا جلوہ ہے _

سوف أستغفر لكم ربّى انّہ ہوالغفور الرحيم
15_ حضرت یعقوب(ع) ، بزرگ شخصیت، کریم اور در گذر کرنے والے انسان تھے _
يا بانا استغفر لنا ...قال سوف استغفر لكم ربّى انّہ ہوالغفور الرحيم
16_ حضرت یعقوب (ع) نے اپنے بیٹوں کو خداوند متعال کی بخشش اور مہربانی کی طرف توجہ دلاکر ان میں انکے گناہوں کی بخشش کی امید پیدا کی _
سوف أستغفر لكم ربّى انّہ ہوالغفور الرحيم
17_ لوگوں کو خداوند متعال کی مغفرت و رحمت اور ان کے گناہوں کی بخشش کی امید دلوانا، پسندیدہ عمل اور انبیا کی صفات میں سے ہے _
سوف أستغفر لكم ربّى انّہ ہوالغفور الرحيم
18_ عن ابى عبدالله : فى قول يعقوب لبنيه "سوف استغفر لكم ربّى " قال: ا خرّہا إلى السحر ليلة الجمعة " (1)
ترجمہ : امام جعفر صادق(ع) سے قرآن مجید میں حضرت یعقوب (ع) کے قول (سوف استغفر لكم ربي) کے بارے میں روایت ہے کہ آپ(ع) نے فرمایا : حضرت یعقوب (ع) نے استغفار کو شب جمعہ کی سحر کے وقت تك مؤخر کیا _

استغفار:
استغفار کا وقت 10، 11; استغفار کے آداب 6

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسما و صفات:
رحیم 12; غفور 12
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی بخشش 16، 17; اللہ تعالی کی بخشش کی نشانیاں 14; اللہ تعالی کی تعلیمات 13;اللہ تعالی کی خصوصیات 12;اللہ تعالی کی ربوبیت کی نشانیاں 4; اللہ تعالی کی رحمت کا سبب 8;اللہ تعالی کی رحمت کی نشانیاں 13، 14;اللہ تعالی کے طریقے 3
امید رکھنا :
بخشش پر امید رکھنا 16، 17; رحمت پر امید رکھنا 16، 17
انبیاء :
انبیاء پر ظلم کرنے کا گناہ 5;انبیاء کی شفاعت کے آثار 8; انبیاء کے صفات 9، 17
برادران یوسف (ع) :
بردران یوسف (ع) سے در گذر کرنا 1;برادران یوسف کا ظلم 1; برادران یوسف (ع) کو بشارت 2; برادران یوسف (ع)
....

1) من لا یحضر الفقیہ ، ج1، ص272، ح24; نور الثقلین ج 2، ص 466، ح 198_

کے لیے استغفار 2، 18
باپ:
باپ کی دعا کی اہمیت 7
تاکید :
برادران یوسف (ع) کو تاکید کرنا 16
توبہ :
توبہ کا قبول کرنا 14:توبہ کی قبولیت کے شرائط 11
جمعہ :
شب جمعہ کی فضیلت 18
خطا کرنے والے :
خطا کرنے والوں کی بخشش 9;خطا کرنے والوں کے لیے استغفار 9; خطا کرنے والوں کے لیے دعا 9;
دعا:
دعا کی اجابت کا پیش خیمہ 7; دعا کی اجابت کا وقت 10;دعا کے آداب 6
ذکر :
ربوبیت الہی کا ذکر 6
روایت: 18
زمان:
زمان و وقت کا مؤثر ہونا 10
صفات:
پسندیدہ صفات 9
عمل:
پسندیدہ عمل 17
فرزند :
فرزند کے لیے دعا کرنا 7
گناہ:

Presented by: https://jafrilibrary.com

گناہ کا قابل معافی ہونا 5;گناہ کی بخشش 3، 4
حضرت یعقوب(ع) :
حضرت یعقوب(ع) اور برادران یوسف 1، 2، 16; حضرت یعقوب (ع) کا استعفار 2; حضرت یعقوب(ع) کا قصہ 1;
حضرت یعقوب(ع) کا معاف کرنا 1، 15 ; حضرت یعقوب(ع) کی بشارتیں 2;حضرت یعقوب(ع) کی شخصیت 15; حضرت یعقوب(ع) کی شفاعت کرنا 2; حضرت یعقوب(ع) کے استغفار کا وقت 18;حضرت یعقوب(ع) کے فضائل 15

672

فَلَمَّا دَخَلُواْ عَلَى يُوسُفَ آوَى إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُواْ مِصْرَ إِن شَاء اللّهُ آمِنِينَ (٩٩)
اس کے بعد جب وہ لوگ سب یوسف کے یہاں حاضر ہوئے 1_تو انھوں نے ماںباپ کو اپنے پہلو میں جگہ دی اور کہا کہ آپ لوگ مصر میں انشاء اللہ بڑے اطمینان و سکون کے ساتھ داخل ہوں (99)

1_ خاندان یعقوب(ع) نے حضرت یوسف (ع) کی پیشکش کو قبول کیا اور تمام اہل خانہ نے کنعان سے مصر کی طرف کوچ کیا_
و أتونی بأہلکم أجمعین ... فلما خلوا علی یوسف
(دخلوا) کی ضمیر قرینہ (و اتونی بأہلکم اجمعین) جو آیت شریفہ 93 میں ہے اورکلمہ (ابویہ) کی وجہ سے برادران یوسف اوران کے خاندان اور ان کے ماں و باپ کی طرف لوٹتی ہے اور (فلمّا دخلوا علی یوسف) کا جملہ چند مقدر جملوں پر عطف ہے _ کہ جوجملہ (و اتونی بأہلکم اجمعین) کے قرینے کی وجہ سے یہ مراد ہے کہ انہوں نے حضرت یوسف (ع) کی پیشکش کو قبول کیا اور تمام خاندان نے مصر کی طرف کوچ کیا_
2_ حضرت یوسف (ع) اپنےماں باپ بھائیوں اور دوسرے رشتہ داروں کے استقبال کے لیے مصر شہر سے باہر تشریف لے گئے_
فلما دخلوا علی یوسف ... قال ادخلوا مصر
(ادخلوا مصر) مصر میں داخل ہوجایئےس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت یوسف(ع) نے شہر سے باہر اپنے خاندان سے ملاقات کی اور مصر سے باہر ان کے استقبال کے لیے گئے _
فلما دخلوا علی یوسف ... قال ادخلوا مصر
3_ اپنے والدین اور رشتہ داروں کے استقبال کے لیے جانا اور ان کے آنے کا انتظار کرنا، اچھی عادت اور معاشرتی آداب میں سے ہے _ حضرت یوسف(ع) اپنے والدین اور رشتہ دراوں کے استقبال کے

673
وقت _ حضرت یوسف (ع) کو ان کے نام سے یاد کرنا اور رتبہ و مقام (عزیز یا اسکی مانند) کا ذکر نہ کرنا مذکورہ بالا معنی کو بتاتا ہے _
5_ حضرت یوسف (ع) نے مصر شہر کے باہر اپنے خاندان کے استقبال کی کے لیے مخصوص مقام و جگہ کا اہتمام کیا _
فلما دخلوا علی یوسف
جملہ (جب وہ حضرت یوسف (ع) کے ہاں پہنچے) (فلما دخلوا علی یوسف) یہ بتاتا ہے کہ حضرت یوسف (ع) کسی مکان یا خیموں میں ٹھہرے ہوئے تھے وگرنہ داخل ہونا اور باہر جانے کا استعمال صحیح نہیں ہے _ بلکہ ان کی جگہ پر ملاقات کرنے اور اس طرح کے الفاظ کا استعمال زیادہ مناسب تھا _
6_ حضرت یعقوب (ع) اور ان کے خاندان کے افراد نے شہر مصر کے باہر حضرت یوسف (ع) سے ملاقات کی اور ان کی کئي سالوں کی حضرت یوسف(ع) سے جدائي ختم ہوگئي_
فلما دخلوا علی یوسف
7_ حضرت یوسف(ع) نے اپنے والدین سے مخصوص محبت کے اظہار کے ساتھ ان کو اپنے ساتھبٹھا یا _
فلما دخلوا علی یوسف ء اوی الیہ أبویہ
8_ حضرت یوسف (ع) کی والدہ گرامی ،خاندان یعقوب (ع) کے کنعان سے مصرکی جانب کوچ کرتے وقت باحیات تھیں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فلما دخلوا علی یوسف ء اوی الیہ ابویہ
9_ اپنے رشتہ داروں خصوصاً والدین کا احترام کرنا ضروری ہے _
فلما دخلوا علی یوسف ء اوی الیہ أبویہ و قال ادخلو مصر
10_ حضرت یوسف (ع) نے اپنے والدین اور رشتہ داروں کی استقبالیہ تقریب کوختم کرنے کے بعد ان سے درخواست کی کہ وہ مصر میں داخل ہوں اورہاں سکونت اختیار کریں _
قال ادخلوا مصر ان شاء الله أمنین
حکومت کی طرف سے قحطی کے دوران خاندان یعقوب (ع) کے لیے امن و سکون کہ لفظ (أمنین) اسکی طرف اشارہ کردیا ہے لہذا اس معنی کے ساتھ سازگار و مناسب ہے کہ حضرت یوسف(ع) کا (ادخلوا ...) کے جملے سے یہ مقصود تھا کہ خاندان یعقوب (ع) مصر میں سکونت اختیار کریں _
11_ حضرت یوسف (ع) نے اپنے والدین اور رشتہ داروں کو یہ نوید و خوشخبری دی کہ اگر خدا نے چاہا تووہ مصر میں امن وامان سے رہیں گے اور قحطی کے عواقب سے محفوظ ہوں گے _
قال ادخلوا مصر ان شاء الله امنین
(آمن) (آمنین) کا مصدر ہے جسکا معنی خوف نہ

رکھنا اور مطمئن رہنا ہے _ وقت کی مناسبت (دوران قحطي) اور مکان (دوسروں کے ملکیت میں داخل ہونا) کی مناسبت سے امن و سکون کے واضح مصداق،پریشان نہ ہونا اور حکومت کی طرف سے امن و امان میں ہونا ہے _
12_ مصر، حضرت یوسف(ع) کے زمانہ میں امن کا شہر تھا_
أدخلوا مصر ان شاء الله أمنین
13_ معاشرے میں امن و امان کا ہونا اور زندگی کے گذربسرمینخوف و ہراس کا نہ ہونا، قرآن مجید اور انبیاء کی نظر میں ایك ضروری چیز ہے _
قال ادخلوا مصر ان شاء الله امنین
14_ حضرت یوسف (ع) قدرت و طاقت کے با وجود خدا پر بھروسہ کرتے اور کاموں کے انجام پانے میں مشیت الہی کو مؤثر سمجھتے تھے _
ادخلوا مصر ان شاء الله امنین
15_ حاکم اور قدرتمند لوگوں کو چاہیے کہ مشیّت الہی سے غافل نہ رہیں اور اپنی قدرت اور مادی وسائل کو امور کی انجام دہی کے لیے کافی خیال نہ کریں _
ادخلوا مصر إن شاء الله أمنین
16_ انسانوں کی زندگی کے مسائل میں مشيّت الهي، حاکم اور مؤثر ہے_
أدخلوا مصر إن شاء الله أمنین
17_ اپنے مسائل و امور کی انجام دہی میں مشیت الہی کو مؤثر سمجھنا اور اپنے ارادوں میں اسکا اظہارکرنا ضروری ہے _
أدخلوا مصر إن شاء الله أمنین
18_" عن الحسن بن اسباط قال: سألت ا باالحسن فی کم دخل یعقوب من ولدہ علی یوسف ؟ قال: فی ا حد عشر ابناًلہ ...(1)
حسن ابن اسباط کہتے ہیں کہ میں نے امام رضا (ع) سے سوال کیا کہ حضرت یعقوب (ع) اپنے کتنے بیٹوں کے ہمراہ حضرت یوسف (ع) کے ہاں تشریف لائے حضرت (ع) نے فرمایا: گیارہ بیٹوں کے ساتھ _

آل یعقوب (ع) :
آل یعقوب (ع) کا استقبال 2، 5;آل یعقوب (ع) کا کوچ کرنا 1;آل یعقوب (ع) کو بشارت 11; آل یعقوب (ع) کی حضرت یوسف (ع) سے ملاقات 6; آل یعقوب (ع) مصر میں 10
اقتصاد :
اقتصادی استحکام کی اہمیت 13

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اللہ تعالی :

....

1) تفسیر عیاشی ، ج2، ص197، ح 84; نور الثقلین ج2، ص 467، ح 204_

اللہ تعالی کی مشیّت کے آثار 17; اللہ تعالی کی مشیّت کی حاکمیت 16
امور:
امور کا سبب 17
ایمان :
توحید افعالی پر ایمان 17
باپ:
باپ کا استقبال 3; باپ کے احترام کی اہمیت 9
برادران یوسف(ع) :
برادران یوسف (ع) کا استقبال 2; برادران یوسف (ع) کا مصر میں داخل ہونا 18
بشارت :
قدیمی مصر میں امن و امان کی بشارت 11
حکّام :
حکّام اور اللہ تعالی کی قدرت 15; حکّام کی ذمہ داری 15
رشتہ دار:
رشتہ داروں کا استقبال 3; رشتہ داروں کے احترام کی اہمیت 9
رسوم :
پسندیدہ رسوم 3
روایت : 18
قدیمی مصر:
قدیمی مصر کی تاریخ 12;قدیمی مصرمیں اقتصادی استحکام 11; قدیمی مصر میں امن و امان 12;
معاشرہ :
معاشرے میں امن و امان کی اہمیت 13
ماں :
ماں کا استقبال 3; ماں کے احترام کی اہمیت 9
معاشرت:
معاشرت کے آداب 2، 3، 5
نظریہ کائنات:
توحیدی نظریہ کائنات 17
یعقوب (ع) :
حضرت یعقوب (ع) کا استقبال 2;حضرت یعقوب (ع) کا قدیمی مصر میں داخل ہونا 18;حضرت یعقوب کا قصہ 1;حضرت یعقوب (ع) کا مصر میں سکونت اختیار کرنا 10;حضرت یعقوب (ع) کو بشارت 11;حضرت یعقوب (ع) کی حضرت یوسف (ع) سے ملاقات 6
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) کا اپنی والدہ گرامی سے محبت کرنا 7; حضرت یوسف (ع) کا توکل کرنا 14;حضرت یوسف (ع) کا قصّہ 1، 2، 4، 5، 6، 7، 8، 10، 11، 18; حضرت یوسف (ع) کا مادر گرامی کا استقبال کرنا2; حضرت یوسف (ع) کا مشیت الہی کو ترجیح دین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

14;حضرت یوسف (ع) کاحضرت یعقوب (ع) سے محبت کرنا 7; حضرت یوسف (ع) کی امیدیں 10;حضرت یوسف (ع) کی پیشگشوں کو قبول کرنا1;حضرت یوسف (ع) کی خوشخبریاں 11;حضرت یوسف (ع) کی جدائي کا ختم ہونا 6;حضرت یوسف (ع) کی فکر 14;حضرت یوسف (ع) کی مادر گرامی کو بشارت 11; حضرت یوسف (ع) کی والدہ مصر میں 8; حضرت یوسف (ع) کے استقبال کرنے کی جگہ 5; حضرت یوسف (ع) کے استقبال کی خصوصیات 4;حضرت یوسف (ع) کے زمانے میں مصر 12

وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّواْ لَهُ سُجَّداً وَقَالَ يَا أَبَتِ هَـذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقّاً وَقَدْ أَحْسَنَ بَي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاء بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ أَن نَّزغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (١٠٠)

اور انھوں نے والدین کو بلند مقام پر تخت جگہ دی اور سب لوگ یوسف کے سامنے سجدہ میں2_گر پڑے یوسف نے کہا کہ بابا یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے جسے میرے پروردگار نے سچ کردکھایا ہے اور اس نے میرے ساتھ احسان کیا ہے کہ مجھے قید خانہ3_ سے نکال لیا اور آپ لوگوں کو گائوں سے نکال کر مصر میں لے آیا جب کہ شیطان میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد پیدا کر چکاتھا _بیشك میرا پروردگار اپنے ارادوں کی بہترین تدبیر کرنے والا اور صاحب علم اور صاحب حکمت ہے (100)

1_ حضرت یعقوب (ع) اور ان کے خاندان والے استقبال کے بعد مصر میں داخل ہوئے اور حضرت یوسف (ع) کی درگاہ میں تشریف لائے _
قال ادخلوا مصر ... و رفع أبویہ علی العرش

(ادخلوا مصر) اور جملات(رفع ابویہ علی العرش ...) کے درمیان جو ذکر کرنے کی ترتیب ہے اس سے یہ نکتہ ظاہر ہوتا ہے کہ مذکورہ آیت کریمہ میں جو حقائق بیان کیے گئے ہیں وہ حضرت یعقوب (ع) کے خاندان کے مصر میں داخل ہونے کے بعد انجام پائے ہیں اور کلمہ (العرش) اس بات کو بتاتا ہے کہ وہ حضرت یوسف(ع) کے دربار میں حاضر ہوئے _
2_ حضرت یوسف (ع) کا مصر کے شہر میں تخت اور حکم فرمائي کا دربارتھا _
و رفع أبویہ علی العرش
3_حضرت یوسف (ع) نے اپنے والد و والدہ گرامی کو اپنے فرمان جاری کرنے والے تخت پربٹھایا _
و رفع أبویہ علی العرش
4_ حضرت یوسف (ع) نے اپنے والدین کا خاص احترام کیا_
و رفع أبویہ علی العرش
5_والدین کا احترام ضروری ہے _
و رفع أبویہ علی العرش
6_ نیك حکمران اپنے والدین پر حکومت اور فرمان جاری نہیں کرتے _
و رفع أبویہ علی العرش
حضرت یوسف (ع) نے اپنے والدین کو اپنے تخت پر بٹھا کر ان کا مخصوص احترام کرنے کے علاوہ یہ بھی بتانا چاہتے تھے کہ وہ کبھی بھی اپنے والدین گرامی پر حکمرانی اور فرمان جاری نہیں کریں گے بلکہ ان کے فرمانبردار و مطیع ہوں گے_
7_برادران یوسف (ع) اور ان کے تمام رشتہ دار حتی ان کے والدین گرامی سبنے ان کے لیے سجدہ کیا_
و رفع أبویہ علی العرش و خرّوا لہ سجّد
(خرور) (خرّوا) کا مصدر ہے جو سقوط کرنے اور زمین پر گرنے کے معنی میں آتا ہے _ اور (سجّداً) ساجد کی جمع ہے _ اور (خرّوا) اور اس سے پہلے والی آیت میں (أدخلوا علی یوسف) نیز (ادخلوا) کی ضمیر برادران یوسف (ع) اور ان کے خاندان اور ماں و باپ کی طرف لوٹتی ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

8_ حضرت یوسف(ع) نے اپنے خاندان کے مصر آنے کے بعد اپنے گذشتہ واقعات اور خداوند متعال کے احسانات کا خلاصہ اپنے والد گرامی حضرت یعقوب (ع) کے سامنے بیان کیا_
یا بت ... قد أحسن بی إذا أخرجنی من السجن و جاء بکم من البدو
9_والدین اور رشتہ داروں کا ان کے لیے سجدہ کرنا ، انکے بچپن کے اس خواب (گیارہ ستاروں اور چاند و سورج کا ان کے سامنے سجدہ کرنا) کی تعبیر تھی _
قال ی ابت ہذا تاؤیل ر ء یای من قبل قد جعلہ

ربّی حق
خواب کی تأویل یعنی وہ حقیقت جو خواب میں ایك طرح سے جلوہ گر ہوئي اور خواب نے اس بیان کیا ہے_
10_خواب ممکنہےحقائق کو بیان اور آئندہ کے واقعات کے لیے کا شف ہو_
قال ی ا بت ہذا تأویل ر ء یای من قبل
11_بر حق حکمرانونکا احترام اور ان کے سامنے تواضع اور سر تسلیم خم کرنا ضروری ہے_
و خرّوا لہ سجّد
12_گذشتہ ادیان میں احترام اور تواضع کی خاطرنہ کہ عبادت اور پرستش کے لیے سجدہ کرنا جائز تھا_
و خرّوا لہ سجّد
بہت سی آیات میں حضرت یوسف (ع) اور حضرت یعقوب(ع) کے عقیدے اور مقصود کو بیان کیا گیا ہے کہ وہشرك اور غیر اللہ کی عبادت سے منزہ و مبّرہ تھے بلکہ ایسا عقیدہ رکھنے والوں کے ساتھ مناظرہ و جہاد کرتے تھے لہذاخاندان یعقوب (ع) کا ان کیلئے سجدہ عبادت اور پرستش کے ارادے سے نہیں تھا بلکہ صرف احترام اور تواضع کے لیے تھے_
13_خداوند متعال نے حضرت یوسف(ع) کے خواب کو حقیقت بخش اور اس حقیقت کو ظاہری وجود عطا کیا_
ہذا تا ویل ر ء یای من قبل قد جعلہا ربی حق
اگر خواب سچا ہو اور جو کچھ اس میں ظاہر ہو موافقت اور مطابقت رکھتا ہو تو اسکو خواب حق کہا جاتا ہے _ اسی وجہ سے جملہ (قد جعلہا ربی حقاً) کا معنی یہ ہوگا کہ خداوند متعال نے ویسے ہی کیا جو میں نے پہلے خواب دیکھا تھا اس نے حقیقت کا جامہ پہن لیا ہے_
14_ خداوند متعال نے حضرت یوسف (ع) کو بلند مرتبہ و مقام عطا کیا اور ان کے رشتہ داروں کوانکا احترام اورخضوع و خشوع پر آمادہ کیا _
و جعلہا ربّی حق
15_خداوند متعال نے حضرت یوسف (ع) کو اپنے احسانات سے نوازا اور انہیں نعمتیں عطا فرمائیں_
قد أحسن ربّي
16_ حضرت یوسف (ع) کو زندان سے آزاد کرنا اور خاندان یعقوب (ع) کا کنعان سے مصر کی طرف کوچ کرنا حضرت یوسف (ع) پر خداوند متعال کے احسانات میں سے تھے_
و قد أحسن بی إذ أخرجنی من السجن و جاء بکم من البدو
17_ خاندان یعقوب(ع) ، مصر میں آنے سے پہلے صحرا میں زندگی بسر کرتے تھے_
و جاء بکم من البدو
(بدو) صحرا اور بیابان کے معنی ہے_

18_حضرت یوسف(ع) ، توحید افعالی کے معتقد اور قدرشناس نیز الہی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والے انسان تھے_
قد جعلہا ربی حقاً و قد أحسن بیإذ اخرجنی من السجن و جاء بکم من البدو
19_ آبادیوں اور شہروں میں زندگی بسر کرنا، صحرا اور بیابان کی زندگی سے بہتر ہے_
قد أحسن بی إذ ... جاء بکم من البدو
حضرت یوسف(ع) نے خاندان یعقوب (ع) کا صحرا اور بیابان سے شہر و آبادی کی طرف کوچ کرنے کو خداوند متعال کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

احسانات میں سے شمار کیاہے اس سے مذکورہ معنیکا استفادہ ہوتا ہے_
20_رشتہ داروں اور دوستوں کا آپس میں بغیر کسی کینہ و کدورت اور لڑائي جھگڑے کے زندگی بسر کرنا، خداوند متعال کی نعمتوں میں سے ہے_
قد أحسن بی إذ ... جاء بکم من البدو
حضرت یوسف (ع) کا (جاء بکم من البدو) کے جملے سے مراد، فقط صحرا و بیابان کی زندگی کو ترك کرنا مقصود نہیں تھا و گرنہ فقط فعل (جاء بکم) کو یہاں ذکر نہ کرتے بلکہ اس طرح فرما سکتے تھے_ (اذ انجاکم من البدو) اور اس کے ساتھ جملہ (من بعد أن نزغ ...) کا ذکر کرنے کا مقصد یہ تھا کہ آپس میں رشتہ داروں کی اچھی زندگی کرنااس شرط پر ہے کہ ان کے درمیان کینہ اور لڑائي جھگڑا نہ ہو _
21_ شیطان نے حضرت یوسف (ع) اور ان کے بھائیوں کے درمیان وسوسہ اورخباثت کے ذریعہ فساد برپا کیا _
من بعد ا ن نزغ الشیطان بینی و بین اخوتي
(نزغ) کا معنی فساد و لڑائي پر اُکسا نا ہے اور (نزغ الشیطان) سے مراد وہ وسوسے ہیں جو وہ فساد پیدا کرنے کے لیے انسانوں میں القاء کرتا ہے _
22_کینہ اور لڑائي کا موجب، شیطان ہے _
من بعد أن نزغ الشیطان بینی و بین إخوتي
23_ شیطان، اغوا اور بہکانے والا عنصر اورانسان بہکنے والا موجود ہے _
من بعد أن نزغ الشیطان بینی و بین إخوتي
24_رشتہ داروں کے درمیان فساد و جھگڑے پیدا کرنا اور انسانوں کوقطع رحمی پر اکسانا، شیطانی کاکام ہے_
من بعد أن نزغ الشیطان بینی و بین إخوتي
25_ خداوند متعال نعمتوں اور نیکیوں کے تحقق کا سرچشمہ اور شیطان، فساد اور جھگڑے کی رغبت دلانے والا ہے _
قد أحسن بی إذ اخرجنی من السجن و جاء بکم من البدو من بعدأن نزغ الشیطان بینی و بین إخوتي
26_ حضرت یوسف (ع) اپنی اس بات (میرے بھائیوں اب تم پر کوئي ملامت نہیں ہے)پر پابند اور وفادار تھے_

680

لا تثریب علیکم الیوم ... نزغ الشیطان بینی و بین إخوتي
حضرت یوسف (ع) نے حضرت یعقوب(ع) کے سامنے اپنی داستان کو بیان کرنے کے دوران اپنے بھائیوں کے وہ واقعات جو جدائي اور فراق کا سبب بنے ان کوبیان نہیں کیا اور اس بارے میں کوئي گلہ شکوہ اوران غلط رویے کی یاددہانی نہیں کرائي بلکہ شیطان کو اپنے اور اپنے بھائیوں کے درمیان جو جھگڑا رونما ہوا اسکا عامل قرار دیا _ اوربھائیوں سے خطاب کے وقت جو بات (کہ کسی کو حق حاصل نہیں ہے کہ تمہیں سرزنش اور ملامت کرے) کہی تھی اس پر پابندی کے ساتھ عمل کیا _
27_ توبہ کرنے اور پشیمان خطا کاروں کی غلطیوں سے درگذراور ان کی لغزشوں کو یاد نہ کرنا، نیك خصلت اور پسندیدہ اخلاق ہے_
من بعد أن نزغ الشیطان بینی و بین اخوتي
28_خداوند متعال جس کو چاہے لطافت کے ساتھ اسکو وجود میں لے آتا ہے اور کائنات اور اس کے عوامل و اسباب پر حکومت و سلطنت رکھتا ہے_
ان ربی لطیف لما یشائ
29_ فقط، خداوند متعال ہی علیم (مطلق جاننے والا) اور حکیم ہے_
انہ ہو العلیم الحکیم
30_حضرت یوسف (ع) کا واقعہ (قید خانہ سے رہائي اور رشتہ داروں سے جدائي و غیرہ کا ختم ہونا) خداوند متعال کی عالمانہ اورحکیمانہ تدبیر اور منصوبے کی وجہ سے تھا_
ان ربّی لطیف لما یشاء انہ ہو العلیم الحکیم
31_حضرت یوسف (ع) کے واقعات کا مطالعہ، خداوند متعال کی ربوبیت اور علم و حکمت کی طرف توجہ اور یقین کا پیش خیمہ ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ان ربّی لطیف لما یشاء انہ ہو العلیم الحکیم
32_امام ہادی (ع) سے خداوند متعال کے اس قول (و خرّوا سجّداً) کے بارے میں سوال ہوا تو حضرت (ع) نے یوں جواب دیا " اما سجود یعقوب و ولده لیوسف فانہ لم یکن لیوسف و انما کان ذلك من یعقوب و ولده طاعة للّٰہ و تحیة لیوسف ..."(1)
حضرت یعقوب (ع) اور ان کے بیٹوں کا سجدہ حضرت یوسف (ع) کے لیے نہیں تھا بلکہ یہ سجدہ خداوند متعال کی اطاعت اور حضرت یوسف (ع) کے احترام کے لیے تھا_

آل یعقوب (ع) :
آل یعقوب (ع) حضرت یوسف (ع) کے دربار میں 1; آل یعقوب (ع) کا صحرا میں زندگی بسر کرنا 17;آل
....

1) تفسیر قمی ج 1 ، ص 356; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 468 ح 209_

یعقوب (ع) کا قدیمی مصر میں داخل ہونا 1;آل یعقوب (ع) کا کوچ کرنا 16; آل یعقوب (ع) کی تاریخ 17
احسان :
احسان کاسرچشمہ 25
اسماء و صفات :
حکیم 29، علیم 29
اللہ تعالی :
اللہ تعالی اور حضرت یوسف (ع) کا خواب 13; اللہ تعالی اور مادی وسائل 28; اللہ تعالی کا احسان 8، 15;اللہ تعالی کا عمل و دخل 25;اللہ تعالی کی بخششیں 14;اللہ تعالی کی حاکمیت 28;اللہ تعالی کی خصوصیات 29;اللہ تعالی کی مشیت 28; اللہ تعالی کی نعمتیں 15، 20;اللہ تعالی کے احسان کرنے کے موارد 16
انسان :
انسان کا اغوا و گمراہی کو قبول کرنا 13; انسان کی خصوصیات 23
ایمان :
اللہ تعالی کی حکمت پر ایمان 31; اللہ تعالی کی ربوبیت پر ایمان 31; اللہ تعالی کے علم پر ایمان 31; ایمان کا سبب 31
باپ :
باپ پر حکومت 6;باپ کے احترام کی اہمیت 5
برادران یوسف (ع) :
برادران یوسف کا مطیع ہونا 32; برادران یوسف (ع) کے سجدہ کرنے کا فلسفہ 32
توبہ کرنے والے :
توبہ کرنے والوں کو معاف کرنا 27
توحید :
توحید افعالی 28
حکمران :
بر حق حکمرانوں کے احترام کی اہمیت 11; بر حق حکمرانوں کے لیے تواضع کرنا 11; برحق حکمرانوں کے لیے خشوع کرنا 11; صالح حکمرانوں کی خصوصیات 6
حکومت :
باپ پر حکومت کرنا 6; ماں پر حکومت کرنا 6
خلقت :
خلقت پر حاکم 28
خطا کرنے والے:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خطا کرنے والوں سے درگذر کرنا 27

682
خواب :
خواب اور آئندہ کے واقعات 10; سچّا خواب 10; سچے خواب کا کردار 10
دشمنی :
دشمنی کے اسباب 22
ذکر :
خدا کی ربوبیت کے ذکر کا پیش خیمہ 31;خدا کے ذکر کی حکمت 31; خدا کے علم کا پیش خیمہ 31
روایت : 32
رشتہ دار :
دشتہ داروں میں جھگڑا ڈالنے والونکی سرزنش 24
سجدہ :
ادیان الہی میں سجدہ 12;غیر اللہ کے لیے سجدہ7، 12; سجدے کے جواز 12; سجدے کے احکام 12
شکر کرنے والے : 18
شہر میں رہنے والے :
شہر میں رہنے والوں کی اہمیت 19
شیطان :
شیطان کا ورغلانہ 23; شیطان کا جھگڑا کروانا 21; شیطان کا کردار 22، 23، 25; شیطان کے وسوسے 20
صالحین :
صالحین کی حکومت کا دائر کار 6
صحراء میں رہنا :
صحراء میں رہنے کی اہمیت 19
صفات :
پسندیدہ صفات 27
صلہ رحم :
قطع رحم کی سرزنش 24
عقیدہ :
توحید افعالی پر عقیدہ 18
عمل :
شیطانی عمل 24
فساد :
فساد پر اکسانا 25
کینہ :
کینہ ڈالنے کے اسباب 22
مادی وسائل :
مادی وسائل پر حاکم 28

683
ماں :
ماں کے احترام کی اہمیت 5

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

موحدین : 18
نظریہ کائنات :
توحیدی نظریہ کائنات 28
نعمت :
رشتہ داروں کے ساتھ زندگی کرنے کی نعمت 20 ; نعمت کا سبب 25
یعقوب (ع) :
حضرت یعقوب(ع) کا احترام 4;حضرت یعقوب(ع) کا حضرت یوسف (ع) کے دربار میں ہونا 1،3; حضرت یعقوب (ع) کا قدیمی مصر میں داخل ہونا 1;حضرت یعقوب(ع) کا قصّہ 1، 7;حضرت یعقوب(ع) کا مطیع ہونا 32; حضرت یعقوب(ع) کے سجدے کا فلسفہ 32;حضرت یعقوب(ع) کے لیے حضرت یوسف (ع) کا قصہ بیان کرنا 8
یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) اور برادران 21; حضر ت یوسف (ع) اور مادر گرامی 4;حضرت یوسف (ع) اور یعقوب (ع) 4، 8; حضرت یوسف(ع) پر احسان 8، 15، 16;حضرت یوسف (ع) پر نعمتیں15;حضرت یوسف (ع) کا احترام 32;حضرت یوسف (ع) کا تخت 32; حضرت یوسف (ع) کا دربار 2;حضرت یوسف (ع) کا زندان سے نجات پانا 16; حضرت یوسف (ع) کا شکر کرنا 18;حضرت یوسف (ع) کا عقیدہ 18;حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1، 2، 3، 7، 26 ; حضرت یوسف (ع) کا مدبر و حاکم 30; حضرت یوسف (ع) کا مصر میں ہونا 2;حضرت یوسف (ع) کامانکا احترام کرنا 4، 32; حضرت یوسف (ع) کو آل یعقوب کا سجدہ 7 ، 9;حضرت یوسف (ع) کی توحید 18; حضرت یوسف (ع) کی ماں کا دربار میں ہونا 3;حضرت یوسف (ع) کی وفاداری 26; حضرت یوسف (ع) کے خواب کا پورا ہونا13;حضرت یوسف(ع) کے خواب کی تعبیر 9 ; حضرت یوسف (ع) کے قصّہ کے مطالعہ کرنے کے آثار 31;حضرت یوسف(ع) کے قصہ میں حکمت الہی 30 ; حضرت یوسف (ع) کے قصے میں خدا کا عمل دخل 30;حضرت یوسف (ع) کے فضائل 4;حضرت یوسف(ع) کے فضائل کا سبب 14; حضرت یوسف (ع) کے لیے خشوع کرنے کے عوامل 14;حضرت یوسف (ع) کے لیے خضوع کرنے کے عوامل 14;حضرت یوسف(ع) کے لیے مادرحضرت یوسف (ع) کا سجدہ کرنا 7، 9; حضرت یوسف (ع) کے لیے یعقوب کا سجدہ 7، 9

رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنُيَا وَالآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِماً وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ (١٠١)
پروردگار تو نے مجھے ملك بھی عطا كيا اور خوابوں كی تعبير كا علم بھی ديا _ تو زمين و آسمان كا پيدا كرنے والا ہے _اور دنيا و آخرت ميں ميرا ولی اور سرپرست ہے مجھے دنيا سے فرمانبردار اٹھانا اور صالحين سے ملحق كردينا(101)

1_حضرت یوسف(ع) نے خداوند متعال کی دی ہوئي نعمتوں اور احسانات کو حضرت یعقوب(ع) کے سامنے شمار کرتے ہوئے ذات احدیت کی حمد و ثناء اور اسکی درگاہ میں دعا کرنا شروع کي_
رب قدء اتیتنی ... فاطر السموات و الأرض توفنی مسلماً و الحقنی بالصالحین
2_ خداوند متعال کی ربوبیت کی طرف توجہ کرنا، دعا اور راز و نیاز کے آداب میں سے ہے _
رب قد ء اتیتنی ... توفنی مسلماً و ألحقنی بالصالحین
3_ حضرت یوسف(ع) نے اللہ تعالی کی نعمتوں کو یاد کرنے اور خداوند متعال کی ہمہ گیر ربوبیت و علم اور حکمت کی طرف توجہ کرتے ہوئے اپنے آپ کو اس کے حضور محسوس کیا _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

انّ ربّی لطیف لما یشاء انہ ہوالعلیم الحکیم ربّ قد أتیتني
سیاق میں بتدیلی یعنی (ان ربّی ... انہ ہوالعلیم) جو غائب کا جملہ تھا اس سے مخاطب کے جملے (ربّ قد اتیتني) کی طرف عدول اپنے اندر چند نکات رکھتا ہے _ ان میں سے ایك یہ کہ حضرت یوسف (ع) نے اللہ تعالی کی دی ہوئي نعمتوں کو یاد کرتے ہوئے ربوبیت و علم اور حکمت مطلق الہی کی طرف توجہ کرتے ہوئے اس حقیقت کی طرف متوجہ ہوئے کہ خداوند متعال حاضر و ناظر ہے _ اسی وجہ سے اپنے آپ کو اس کے حضور محسوس کرتے ہوئے اس سے ہمکلام ہوئے _
4_ انسان کا اللہ تعالی کے اسماء و صفات کی طرف توجہ

کرنا اپنے آپکو خدا کے حضور پانے کا سبب اور اسکی درگاہ میں دعا وراز و نیاز کرنے کا ذریعہ ہے _
5_ خداوند متعال نے حضرت یوسف (ع) کو حکمرانی اور حکومت عطا فرمائي _
رب قد ء اتیتنی من الملك
6_ حضرت یوسف (ع) کی حکومت کا احاطہ محدود تھااور تمام سرزمینوں کو شامل نہیں تھا_
قد ء اتیتنی من الملك
مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ(من الملك) کے من کو تبعیضیہقرار دیاجائے _
7_ قدرت اور دنیاوی نعمتوں سے بہرمند ہونا، خداوند متعال کی عظیم نعمتونمیں سے ہے _
رب قد ء اتیتنی من الملك
چونکہ حضرت یوسف (ع) الطاف الہی اور اسکی شکر گزاری کے مقام بیان میں ہیں اس سے معلوم ہوتا ہےکہ جن چیزوں کو انہوں نے ذکر کیا ہے وہ خداوند متعال کی نعمتونمیں سے ہیں اور خدا کی بے شمار نعمتوں میں سے چند نعمتوں کو جو ذکر کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے وہ بڑی عظمت اور بزرگی والی نعمتیں ہیں _
8_ حضرت یوسف (ع) خوابوں کی تعبیر اور آنے والے واقعات کے تجزیہ کا علم رکھتے تھے _
علمتنی من تأویل الأحادیث
(احادیث) حدیث کی جمع ہے صاحب مفردات نے لفظ حدیث کے معنی میں کہا ہے (کہ ہر وہ کلام جو سننے یا وحی کے ذریعہ خواہ بیداری میں یا خواب کی حالت میں انسان تك پہنچے اسکو حدیث کہتے ہیں)اسی وجہ سے احادیث سے مراد ممکن ہے خواب یاآئندہ کے واقعات و حوادث ہوں _
9_ حضرت یوسف (ع) کا خوابوں کی تعبیر و تأویل اور آنے والے واقعات کے تجزیہ کاعلم مطلق اور لا محدود نہیں تھا _
علمتنی من تأویل الأحادیث
مذکورہ معنی (من) تبعیض کی وجہ سے کیا گیا ہے
10_ خداوند متعال، حضرت یوسف (ع) کو خوابوں اور حوادث کی تأویل اور تحلیل کی تعلیم دینے والا ہے
رب قد ... علمتنی من تأویل الأحادیث
11_ خوابوں کی تعبیر اور حوادث کی تحلیل کا علم ، گرانقدر علم اور خداوند متعال کی نعمتوں میں سے ہے _
و عملتنی من تأویل الأحادیث
12_ خداوند متعال، آسمانوں اور زمین کو خلق کرنے والا ہے _
فاطر السموات و الأرض
(فاطر) خلق کرنے اور پیدا کرنے کے معنی میں آتا ہے _ یہ لفظ آیت کریمہ میں منادی واقع ہوا ہے اصل میں جملہ یہ ہے (یا فاطرالسموات)
13_ کائنات کی خلقت،متعدد آسمانوں پر مشتمل ہے _

فاطر السموات
14_ خداوند متعال انسانوں کا ولی اور سرپرست ہے اور ان کے تمام امور اس کے اختیار میں ہیں_
أنت وليّ فی ا لدینا و الأخرة
15_ خداوند متعال کی حکمرانی اور سرپرستي، زمان و مکان کے ساتھ محدود نہیںبلکہ دنیا و آخرت میں نافذ العمل ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

أنت وليّ فی الدنيا و الأخرة

16_ کائنات کا خالق ہی حقيقت ميں انسانوں پر سرپرستی اور حکمرانی کرنے کی طاقت اور لياقت رکھتا ہے _

فاطر السموات و الأرض انت وليّ فی الدنيا و الأخرة

حضرت يوسف (ع) نے خداوند متعال کو آسمانوں اور زمين (کائنات) کے خالق کی صفت سے متصف کرنے کے بعد اسے اپنا ولّی قرار ديا ہے تا کہ اس حقيقت کی طرف اشاره کريں کہ کيونکہ وه کائنات کا خالق ہے لہذا ولّی اور سرپرست بھی ہے _

17_ حضرت يوسف (ع) کا صاحب قدرت و اختياراور خوابوں کی تعبيرو آئنده کے حالات کی تحليل کے علم سے بہره مند ہونا، خداوند متعال کی ولايت و سرپرستی کے وسيلہ سے تھا _

قدء اتيتنی من الملك و علمتنی ... أنت ولّی فی الدنيا و الأخرة

18_ خداوند متعال اور اس کے احکام تقدير کے مقابلے ميں سر تسليم خم کرنا ضروری ہے _

توفنی مسلم

(اسلام) (مسلماً) کا مصدر ہے _ جسکا معنی تسليم ہونا اور فرمانبرداری ہے _ يہاں (مسلماً) کے متعلق کو ذکر کر کے اس عموم کا معنی بتلانا مقصود ہے يعنی خداوند متعال جو فرمان دے يا تقدير بنادئے اس کے مقابلے ميں سر تسليم خم کرنا مراد ہے_

19_ حضرت يوسف (ع) کی خداوند متعال سے درخواست اور يہ دعا تھی کہ تمام زندگی اور مرتے وقت بھی خداوند عالم کے حضور سر تسليم خم ہو_

توفّنی مسلم

20_ زندگی کے ختم ہونے تك تسليم خدا ہونا، خداوند متعال کيعظيم نعمتونميں سے ہے _

توفّنی مسلم

(توفنی مسلماً) (تسليم کی حالت ميں مجھے موت آئے) کا جملہ اس بات سے کنايہ ہے کہ ميں ہميشہ تيری ذات اقدس کے سامنے سر تسليم خم رہوں اس طرح کہ جس لحظہ اور حالت ميں ميری جان جارہی ہو ميں اس صفت کے ساتھمتصف ہوں_

21_ خداوند متعال، انسانوں کو موت ديتا ہے اور ان کی جان و روح کو واپس ليتا ہے _

توفنی مسلم

(توفّي) کامل اور پورے طور پر لينے کے معنی ميں ہے _ اور اس سے مراد موت دينا ہے کيونکہ انسان کو مارنا، اسکی جان و روح کو لينا ہے _

22_ نيك لوگوں کے ساتھ آخرت ميں زندگی بسر کرنا، خداوند متعال کی قابل قدر نعمتوں ميں سے ہے _

و ألحقنی بالصالحين

جملہ (الحقنی) کا جملہ (توفنی مسلماً) کے بعد آنا اس بات کو بتاتا ہے کہ يہاں الحاق اور ملنے سے مراد، قيامت اور آخرت کے ميدان ميں ملنا ہے _

23_بارگاه الہی ميں حضرت يوسف(ع) نے اپنی دعا و مناجات ميں نيك لوگوں سے ملحق ہونے کی درخواست کی _

وألحقنی بالصالحين

24_ انسان کو چاہيے کہ ہميشہ خداوند متعال کے مقابلے ميں سر تسليم خم رہنے، عاقبت با خير ہونے اور آخرت کی زندگی ميں صالحين کے ساتھ رہنے کی دعا اور خداوند متعال کی بارگاه ميں راز و نياز کرے _

توفنی مسلماً و الحقنی بالصالحين

25_ خداوند متعال کی سرپرستی کو قبول کرنا، خدا کے سامنے سر تسليم خم ہونے اور آخرت کی زندگی ميں صالحين کے ساتھ زندگی بسرکرنے کی لياقت کا پيش خيمہ ہے _

أنت ولّی فی الدنيا و الأخرة توفنی مسلماً و ألحقنی بالصالحين

26_ خداوند متعال کی نعمتوں کو ياد کرنا اور اسکی شائستہ صفات کے ساتھ حمد و ثناء کرنا، خداوند متعال کی درگاه ميں دعا کرنے کے آداب ميں سے ہے _

ربّ قد ء اتيتنی من الملك ... فاطرالسموات و الأرض ...توفنی مسلماً وألحقنی بالصالحين

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

27_ خداوند متعال كى اطاعت اور اس كے سامنے تسليم ہونا، صالحين كے زمرے ميں شامل ہونے كى شرط ہے _
توفنى مسلماً وألحقنى بالصالحين

28_ عن ا بى عبدالله (ع) يقول: بينا رسول الله (ص) جالس فى ا ہل بيتہ إذ قال : احبّ يوسف أن يستوثق لنفسہ ...لما عزل لہ عزيز مصر عن مصر ... خرج الى فلاة من الأرض فصّلى ركعات فلمّا فرغ رفع يده إلى السماء فقال: " ربّ قد آتيتنى من الملك و علّمتنى من تأويل الأحاديث فاطر السماوات و الأرض أنت وليى فى الدنيا و الأخرة " قال: فہبط اليہ جبرئيل فقال لہ : يا يوسف ما حاجتك ؟ فقال : رب" توفنى مسلماً و ألحقنى بالصالحين" فقال ابو عبدالله (ع) خشى

688

الفتن" (1) امام صادق (ع) سے روايت ہے كہ آپ (ع) نے فرمايا: رسالت مآب اپنے اہل بيت كے ساتھ تشريف فرما تھے كہ بغير كسى تمہيد كے فرمايا كہ حضرت يوسف (ع) چاہتے تھے كہ اپنے كام كو محكم كريں ...جب عزيز مصر ان كے حق ميں اپنى حكمرانى سے بركنار ہوگيا تب حضرت يوسف (ع) ايك جنگل و بيابان ميں تشريف لے گئے اور وہاں چند ركعت نماز ادا كى اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو آسمان كى طرف ہاتھ بلند كيے اور كہا (ربّ قد اتيتنى ...) آنحضرت -(ص) نے فرمايا كہ اس وقت حضرت جبرئيل نازل ہوئے اور ان سے كہا اے يوسف (ع) تيرى كيا حاجت ہے ؟ حضرت يوسف (ع) نے كہا: پرودرگار "توفنى مسلماً و الحقنى بالصالحين " اس كے بعد امام جعفر صادق (ع) نے فرمايا حضرت يوسف (ع) فتنوں سے ڈر گئے تھے_

آسمان :
آسمان كا متعدد ہونا 13; آسمانوں كا خالق 12
ارواح:
ارواح كا قابض 21
اسماء و صفات :
فاطر 12
اطاعت:
خداوند متعال كى اطاعت كے آثار 27
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كا عمل و دخل 21; اللہ تعالى كى آخرت ميں ولايت و سرپرستى 15;اللہ تعالى كى بخشش 5; اللہ تعالى كى تعليمات 10; اللہ تعالى كى خالقيت 12; اللہ تعالى كى خصوصيات 16; اللہ تعالى كى دنيا ميں ولايت 15; اللہ تعالى كى مطلق ولايت 15; اللہ تعالى كى نعمتيں 1، 7، 11، 20، 22;اللہ تعالى كى ولايت و سرپرستى كو قبول كرنے كے آثار 25;اللہ تعالى كى ولايت و سرپرستى كى خصوصيات 15;اللہ تعالى كى ولايت و سرپرستى كى نشانياں 17; اللہ تعالى كے احسان 1;اللہ تعالى كے اختيارات14
انجام:
اچھے انجام كى اہميت 20،24
انسان :
انسانوں كا ولّى وسرپرست 14، 16
تسليم:
اللہ تعالى كے سامنے تسليم ہونے كا پيش خيمہ 25; اللہ تعالى كے سامنے تسليم ہونے كى اہميت 18، 24 ; اللہ تعالى كے سامنے تسليم ہونے كے آثار 27; دين كے سامنے تسليم ہونے كى اہميت 18; مقدرات الہى كے سامنے تسليم ہونے كى اہميت 18
تقرب:
تقرب الہى كا پيش خيمہ 14
....

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

1) تفسیر عیاشی ج 2 ص 199، ح 89; نورالثقلین ، ج 2، ص472، ح 22_

689

حمد:

حمد الہی 1، 26

خلقت:

خلقت کے خالق کی ولایت 16

دعا :

دعا کا پیش خیمہ 4;دعا کی اہمیت 24; دعا کے آداب 2، 26

ذکر :

اسماء و صفات کا ذکر 4; اللہ تعالی ربوبیت کا ذکر 2; اللہ کی حکمت کو ذکر کرنے کے آثار 3; اللہ تعالی کے علم کو ذکر کرنے کے آثار 3; اللہ تعالی کی نعمت کا ذکر 26;اللہ تعالی کی نعمت کو ذکر کرنے کے آثار 3;اللہ کی ربوبیت کو ذکر کرنے کے آثار 3; ذکر کے آثار 4

روایت 28

زمین :

خالق زمین 12

صالحین :

صالحین کی ہمنشینی کی شرائط 17; آخرت میں صالحین کی ہمنشيني22، 23، 24، 25

علم :

تعبیر خواب کے علم کی اہمیت 11;حوادث کی تحلیل کے علم کی اہمیت 11

موت:

موت کا سبب 21

نعمت :

آئندہ کے واقعات کی تحلیل کے علم کی نعمت 11;حکومت کی نعمت 7; خداوند متعال کے سامنے تسلیم خم ہونے کی نعمت 20; خوابوں کی تعبیر کے علم کی نعمت 11; صالحین کے ساتھ رہنے کی نعمت 22; قدرت کی نعمت 7; نعمت کے مراتب 7، 20، 22

ولایت :

ولایت کا معیار 16

یوسف (ع) :

حضرت یوسف (ع) اور صالحین 23;حضرت یوسف (ع) اور یعقوب (ع) 1;حضرت یوسف (ع) اللہ تعالی کے حضور میں 3;حضرت یوسف (ع) پر احسان 1; حضرت یوسف (ع) کا قصہ 1; حضرت یوسف(ع) کا ولی و سرپرست 17;حضرت یوسف (ع) کو آیندہ کے واقعات کی تحلیل کا علم 8،9،10، 17;حضرت یوسف (ع) کو خوابوں کی تعبیر کا علم 8، 9،10، 17;حضرت یوسف (ع) کی عاجزی 19;حضرت یوسف (ع) کی حکومت 17; حضرت یوسف (ع) کی حکومت کی حدود 6;حضرت یوسف (ع) کی دعا 1، 19، 23، 28;حضرت یوسف (ع) کی شکر گزاری 1;حضرت یوسف (ع) کی قدرت کا سبب 17;حضرت یوسف (ع) کی نعمتیں 1;حضرت یوسف (ع) کے تقرب الہی کا سبب 3;حضرت یوسف (ع) کے علم کا محدود ہونا 9;حضرت یوسف (ع) کے فضائل 5، 8

690

ذَلِكَ مِنْ أَنبَاء الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُواْ أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ (۱۰۲)

پیغمبر یہ سب غیب کی خبریں ہیں جنھیں ہم وحی کے ذریعہ آپ تك پہنچارہے ہیں ور نہ آپ تو اس وقت4_نہ تھے جب وہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لوگ اپنے کام پر اتفاق کررہے تھے اور یوسف کے بارے میں بری تدبیریں کررہے تھے(102)

1_ گذشتہ تاریخ کے کافی اہم واقعات اور قصّے انسانوں پر مخفی اور پوشیدہ رہ گئے ہیں _
ذلك من أبناء الغيب
"انباء" نبأ کی جمع ہے _ (نبأ) جسطرح مفردات راغب میں آیا ہے ایسی خبر کوکہا جاتا ہے جو بہت بڑا فائدہ رکھتی ہو _ " غیب " یعنی وہ شے جو لوگوں کی نظر اور حواس سے پنہاں ہواور اس کے بارے میں کوئي اطلاع نہ رکھتے ہوں اور(من ابناء الغيب) "من" تبعیض کے معنی میں ہے _ پس (ذلك من انباء الغيب) سے مراد یہ ہے کہ جو باتیں ذکر ہوئیں ہیں وہ ایسی باتیں تھیں جو لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ تھیں _
2_ حضرت یوسف (ع) کا قصّہ، تاریخ بشریّت میں بہت اہم واقعہ تھا جو بعثت پیغمبر اسلام (ص) سے پہلے لوگوں پر مخفی رہ گیا تھا _
ذلك من انبا الغيب
(ذلك) حضرت یوسف (ع) کے قصّہ اور حضرت (ع) کے زمانے میں جو واقعات رونما ہوئے ہیناسکی طرف اشارہ ہے یعنی (ذلك النبأ من انباء الغيب) سے یادکیا گیا ہے _
3_ خداوند متعال نے حضرت یوسف(ع) کے واقعہ کی پیغمبر اسلام (ص) پر وحیکے ذریعہ تشریح کی _
ذلك من انباء الغيب نوحيه اليك
4_ قرآن مجید، تاریخ بشریت سے آشنا ئي اور اہم تاریخی و مخفی ماند ہ واقعات کی شناخت کا سرچشمہ ہے_
ذلك من انباء الغيب نوحيه اليك
5_ پیغمبر اسلام، نزول قرآن سے پہلے حضرت یوسف (ع) کی داستان کے حقائق اور خصوصیات سے واقف

نہیں تھے _
و ما كنت لديہم اذ أجمعوا أمرہم
(ما كنت لديہم) (کہ تو ان کے درمیان نہیں تھا) کا جملہ کنایہ ہے کہ رسالت (ص) حضرت یوسف (ع) کی داستان سے واقف نہیں تھے _
6_ رسالت مآب (ص) کا حضرت یوسف (ع) کے قصّہ سے نزول قرآن مجید سے پہلے آگاہ نہ ہونا، قرآن مجید کے الہیہونے پر روشن دلیل ہے _
ذلك من أنباء الغيب نوحيه اليك و ما كنت لديہم
(ما كنت لديہم) جملہ حالیہ ہے اور جملہ (نوحيه اليك) کے لیے بمنزلہ علت ہے _ یعنی قرآن مجید کا وحی الہی ہونے کی حقیقت پر روشن دلیل یہ ہے کہ آپ (ص) حضرت یوسف (ع) کے قصّہ سے بے خبر تھے _ لیکن اسکو اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے اوریہ سوائے وحی کے ممکن نہیں تھا_
7_ برادران یوسف (ع) کا حضرت (ع) کے خلاف مکر و حیلہ اور سازش کرنے کا عزم و ارادہ _
اذأ جمعوا أمرہم و ہم يمكرون
"اجماع" (اجمعوا) کا مصدر ہے جو ارادہ اورکسی کام کے لیے آمادہ ہونے کے معنی میں ہے_ اور"اجمعو"میں ضمائر جمع سے مراد برادران یوسف ہیں لیکن یہ احتمال بھی بعید نظر نہیں آتا کہ ان ضمائر سے مراد برادران یوسف (ع) کے علاوہ زلیخا ، اور مصر کے حکمران ہوں _
8 _ حضرت یوسف (ع) کے بھائیوں کا وہ اجتماع جسمیں انہوں نے حضرت (ع) کے خلاف مکر و حیلہ اور سازش کا پروگرام بنایا تھا نزول قرآن مجید سے پہلے، داستان یوسف (ع) کا یہ مخفی ترین حصہ تھا_
إذ أجمعوا أمرہم و ہم يمكرون
حضرت یوسف (ع) کی داستان کے اس حصّہ (بھائیوں کا ان کے خلاف مکر و حیلہ و سازش کی میٹنگ کرنا) کی یاد آوری اس بات کو بیان کرنے کے بعد کہ حضرت یوسف (ع) کا واقعہ غیبی باتونمیں سے تھا اس بات کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے کہ یہ داستان کا مخفی ترین حصہ ہے_
9_ قرآن مجید کا برادران یوسف (ع) ، زلیخا اور مصر پر حکمران کمیٹی کے مکر و حیلہ اور سازش کو بیان کرنا، اس کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وحی اور الہی ہونے پر روشن و واضح دلیل ہے _
ما كنت لديهم إذ أجمعوا أمرہم و ہم يمكرون
(و ما كنت لديہم ...) كا جملہ (ذلك من أبنا الغيب) كے ليے علت كے مقام پر ہے_

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) اور قصہ يوسف (ع) 3، 5، 6; آنحضرت (ص) كی طرف وحی 3 ; آنحضرت (ص) كے علم كا محدود ہونا 5، 6
برادران يوسف (ع) :

برادران يوسف (ع) كا مكر 7، 8، 9
تاريخ :
تاريخ كے مخفی حصّے 1، 2; تاريخ كے مصادر4
زليخا :
زليخا كا مكر 9
شناخت :
شناخت كے مصادر4
قرآن مجيد:
قرآن مجيد اور يوسف (ع) كا قصّہ 8، 9 ; قرآن مجيد كی اہميت 4، 5،8;قرآن مجيد كے وحی ہونے كے دلائل 6، 9
قديمی مصر:
قديمی مصر كے حكمرانوں كا مكر و حيلہ 9
يوسف (ع) :
يوسف (ع) كا قصہ 7;يوسف (ع) كے ساتھ مكر و حيلہ 7، 8، 9 ;يوسف (ع) كے قصہ سے ناواقفيت 2; يوسف(ع) كے قصہ كا آنحضرت سے پہلے ہونا 2،5; يوسف (ع) كے قصہ كے چھپے ہوئے پہلو 8

وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ (١٠٣)
اور آپ كسی قدر كيوں نہ چاہيں انسانوں كی اكثريت ايمان لانے والی نہيں ہے (103)

1_ اكثر لوگ قرآن مجيد اور وحی الہی پر ايمان لانے والے نہيں ہيں_
و ما أكثر الناس ... بمؤمنين
(مؤمنين) كا متعلق آيت قبل (نوحيہ اليك) اور بعد والی آيت (ان ہو ...)كے قرينہ كی بناء پر قرآن و وحی الہی ہے_
2_ پيغمبر اسلام كا لوگوں كے اطمينان لانے كے سلسلہ ميں بہت حريص اور ان كی اكثريت ميں آپ(ص) كی فراوان كو شش كا بے اثر ہونا _
و ما اكثر الناس و لو حرصت بمؤمنين
"حرص" كا معنی كسی شے سے بہت زيادہ لگاؤ اور اس كی دستيابی كيلئے كوشش كرنا ہے _
3_اكثر لوگوں كا ايمان نہ لانے كا سبب ان كاحق قبول كرنے سے انكار ہے نہ كہ پيغمبر اسلام (ص) كی تبليغ ميں

كوئي كمی تھی اور نہ ہی قرآن كی حقانيت كی دليل ميں كوئي نقص تھا_
ذلك من ا نبا الغيب ... و ما أكثر الناس و لو حرصت بمؤمنين
اس سے پہلے والی آيت شريفہ ميں يہ بيان ہوچكا ہے كہ قرآن مجيد كی حقانيت اور اسكا خدا كی طرف سے ہونا روشن اور واضح بات ہے _ اور (و لو حرصت) كا جملہ يہ بتاتا ہے كہ پيغمبر اسلام(ص) نے دين كی تبليغ ميں مستمر كوشش كی ہے _ يہ دو حقيقت اس بات كو بيان كرتی ہيں كہ لوگوں پر حجت اور دليل كا كام مكمل ہوگيا ہے _ اور ان كا ايمان نہ لانا ان كے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حق کو قبول نہ کرنے کی وجہ سے ہے _

4_خداوند متعال نے حضرت یوسف(ع) کے خلاف ان کے بھائیوں کے مکر و فریب کو بیان کر کے رسالت مآب کو تسلی دی ہے کہ لوگوں کی مخالفت کی فکر نہ کریں _

إذ أجمعوا أمرہم و ہم یمکرون و ما أکثر الناس و لو حرصت بمؤمنین

مذکورہ بالا معنی جملہ (ما اکثر الناس ...) کابرادران یوسف(ع) کا حضرت یوسف(ع) کے خلاف مکرو سازش (و ہم یمکرون) کے ساتھ کے خصوص ربط کا تقاضا ہے اور یہ اس نکتہ کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اے پیغمبر گرامي وہ تو فرزندان یعقوب تھے انہوں نے اپنے بھائي اور والد گرامی کے ساتھ کیا برتاؤ کیا _ اور تم (ص) لوگوں کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے غمگین نہ ہونا اور خود کو قصور وار خیال نہ کرو کیونکہ اکثر لوگ حق کو قبول نہیں کرتے_

5_ لوگوں کا تکبر اورخود پسندي، پیغمبر اسلام (ص) اور قرآن مجید پر ایمان نہ لانے کا سرچشمہ ہے_

و ما أکثر الناس و لو حرصت بمؤمنین

مذکورہ آیت کریمہ میں ممکن ہے حضرت یوسف (ع) اور ان کے بھائیوں کے قصہ کے کچھ نتائج کی طرف اشارہ ہو _ اس واقعہ میں یہ بیان ہوا ہے کہ یوسف (ع) کے بھائیوں کا ان سے برتاؤ کا ايك سبب غرور اور خود کو بڑا سمجھنا تھا ، (و نحن عصبة) اسی وجہ سے جملہ (ما اکثر الناس ...) پورے واقعہ کو نقل کرنے کے بعد اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ اہل مکہ کا پیغمبر اسلام (ص) پر ایمان نہ لانے کی ایك وجہ ان کا غرور اور خود کو بڑا خیال کرنا تھا_

6_ اہل مکہ کا پیغمبر اسلام (ص) پر ایمان نہ لانے کا ایك سببب انکی حسادت تھي_

و ما اکثر الناس و لو حرصت بمؤمنین

مذکورہ بالا معنی گذشتہ توضیح سے معلوم ہوسکتا ہے_

آنحضرت (ص) :

آنحضرت (ص) سے حسد کرنا 6; آنحضرت (ص) کا لگاؤ 2;

694

آنحضرت(ص) کو تسلی دینا 4;آنحضرت (ص) کی کوشش 3; آنحضرت (ص) کی کوشش کابے اثر ہونا 2

اکثریت :

اکثریت پر حجت کا تمام کرنا 3; اکثریت کا بے ایمان ہونا 1

ایمان :

آنحضرت (ص) پر ایمان نہ لانا 1،5; بے ایمانی کا سبب 3، 5، 6; قرآن مجید پر ایمان نہ لانا 1، 5; وحی پر ایمان نہ لانا 1

برادران یوسف :

برادران یوسف کا مکر 4

حسد :

حسد کے آثار

حق:

حق قبول نہ کرنے کے آثار 3

دین :

دین کو نقصان پہنچانے والے اسباب کی شناخت 5،6

عجب :

عجب کے آثار 5

علایق :

انسانوں کا ایمان کے ساتھ علاقہ و رابطہ 2

قرآن مجید :

قرآن مجید کی حقانیت 3; قرآن مجید کے قصوں کا فلسفہ 4

کفر :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آنحضرت کاانکار کرنے کا سبب 6
مکہ :
اہل مکہ کی حسادت 6
یوسف :
حضرت یوسف(ع) کا قصہ بیان کرنے کا فلسفہ 4; حضرت یوسف(ع) کے ساتھ مکر و فریب 4

695

وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ هُوَ إِلاَّ ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ (١٠٤)
اور آپ ان سے تبلیغ رسالت کی اجرت تو نہیں مانگتے ہیں یہ قرآن تو عالمین کے لئے ايك ذکر اور نصیحت ہے (104)

1_ پیغمبر اسلام (ص) قرآن مجید اور وحی کی تعلیم و تبلیغ کرنے کے بدلے ذرہ برابر اجرت طلب نہیں کی کرتے تھے _
و ما تسئلہم علیہ من اجر
لفظ (سؤال) اور جو اس سے الفاظ سے مشتق ہوئے ہیں جب بغیر حرف (عن) کے متعدی ہوتے ہیں، جیسا کہ آیت شریفہ میں ہے تو مطالبہ اور درخواست کرنے کے معنی میں آتے ہیں _ اور لفظ (اجر) نکرہ ہے جو نفی کے بعد واقع ہوا ہے اسی وجہ سے عموم پر دلالت کرتا ہے اور تھوڑی سی اجرت کو بھی شامل ہوگا_ اور (من) زائدہ بھی اسی معنی کی تاکید کرتا ہے _
2_کفارکے پاس قرآن مجید اور پیغمبر اسلام (ص) پر ایمان نہ لانے کا کوئي عذر و بہانہ نہیں تھا_
و ما أکثر الناس و لو حرصت بمؤمنین و ما تسئلہم علیہ من أجر
(102)نمبر آیت کریمہ، نے قرآن مجید اور رسالت مآب کی حقانیت کو ثابتکیاہے اور (103) نمبر آیت کریمہ کا اشارہ اسی معنی کی طرف ہے کہ رسالت مآب کے توسط سے قرآن مجید اور تعلیمات وحی لوگوں تك پہنچ گئي ہیں اور مورد گفتگو آیت اس مطلب کو بیان کررہی ہے کہ اس کے ان سے کوئي اجرت طلب نہیں کی گئي _ یعنی کافروں کے ایمان نہ لانے کا ہر عذر اور بہانہ بنانے کا راستہ بند کر دیا گیا ہے _
3_ دینی مبلّغین کوقرآن کریم کی تعلیم اورابلاغ دین کی اجرت لینے سے پرہیز کرنا چاہیے _
و ما تسئلہم علیہ من أجر
4_اسلام اور قرآن مجید کی تعلیمات عالمگیر اور کسی زمان و مکان اور گروہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں_
ان ہو إلاّ ذکر للعالمین
5_ قرآن مجید کے معارف اور ان کے احکام ایسے

696
حقائق ہیں کہجنہیں سیکھا ارو ہمیشہ ذہن نشین کرنا ضروری ہے _
ان ہو الّا ذکر للعالمین
(ذکر) ایسے علم و معرفت کو کہا جاتا ہے کہ ذہن میں حاضر ہو اور اس سے غفلت نہ برتی جائے _ قرآن مجید کو ذکر کی صفت سے یاد کرنا ،اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس کے حقائق کو سیکھا جائے اور انکو بھولنا اور ان سے غافل بھی نہیں ہونا چاہیے_
6_ قرآن مجید کی تبلیغ، مادی وسائل کی در آمد کا وسیلہ قرار نہ پائے_
و ما تسئلہم علیہ من أجر ان ہو الاّ ذکر للعالمین
(ان ہو ...) کے جملے میں حصر ، حصر اضافی و نسبی ہے اور جملہ (و ما تسئلہم ...) کے قرینہ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس سے مقصود یہ ہے کہ قرآن مجید کو خداوند متعال نے پیغمبر اسلام (ص) پر نازل فرمایا تا کہ لوگوں کواسکے حقائق بتائیں اور اسکی تبلیغ کریں نہ یہ کہ اسکو اپنی معاش اور زندگی چلانے کا ذریعہ قرار دیں اور پیغمبر گرامی (ص) نے بھی ایسے ہی کیا (ما تسئلہم ...)
7_ قرآن مجید کا زمانہ بعثت کے لوگوں سے خاص نہ ہونا یہ ايك مناسب دلیل ہے کہ اسکی تبلیغ کے بدلے میں ان سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

كوئي بهی اجرت نہيں مانگی گئي_
و ما تسئلہم عليہ من اجر ان ہو الا ذكر للعالمين
مذكوره بالا معنی اجر رسالت كو طلب نہ كرنے اور قرآن مجيد كا تمام عالم كے ليے ہونے كے درميان باہمی ارتباط كا تقاضا ہے _ يعنی چونكہ قرآن مجيد تمام لوگوں اور تمام زمانوں كے ليے ہے اس وجہ سے مناسب نہيں ہے كہ ايك گروه و طائفہ خاص سے اسكی اجرت طلب كی جائے_

8_ كسی وقت لوگوں كے خاص گروه يا حتی اكثريت كا ايمان نہ لانا، دينی مبلغين كے ليے مايوسی اور نااميدی كا سبب نہيں بننا چاہيے_
و ما أكثر الناس و لو حرصت بمومنين ... ان ہو الّا ذكر للعالمين
(ان ہو الا ذكر للعالمين) كا جملہ، قرآن مجيد اور اسلام كے عالمگير ہونے پر دلالت كرتا ہے اور اسكو بعثت كے زمانے اور اہل مكہ سے خاص ہونے كی نفی كرتاہے_ يہ اس بات كی طرف اشاره كرتا ہے كہ اے پيغمبر اسلام (ص) آپ كو مكہ كی اكثريت كے ايمان نہ لے آنے پر پريشان اور مايوس نہيں ہونا چاہئے كيونكہ قرآن مجيد فقط ان لوگوں كے ساتھ مخصوص نہيں ہے بلكہ پوری كائنات كے ليے ہے اگر يہ ايمان نہيں لاتے تو دوسروں كی طرف چلے جائيں_

آنحضرت(ص) :
آنحضرت اور قرآن مجيد كی تبليغ 1;آنحضرت كی صفت تبليغ 11
اسلام :

اسلام كا پوری كائنات كے ليے ہونا 4; اسلام كی خصوصيات 4
ايمان :
آنحضرت(ص) پر ايمان نہ لانا 2;آنحضرت كی صفت تبليغ 11
تبليغ :
تبليغ ميں نقصان دينے والے اموركی شناخت 3،6،8
ذكر :
قرآن مجيد كے ذكر كی اہميت 5
قرآن محيد :
كا پوری كائنات كو شامل ہونا 4; قرآن مجيد كا تقدسی 6; قرآن مجيد كا تمام كائنات كے ليے ہونے كے آثار 7; قرآن مجيد كی اہميت 6; قرآن مجيد كی تبليغ كی اجرت3، 6، 7; قرآن مجيد كی تعليم كی اہميت 5; قرآن محيد كی خصوصيات 4
كفر :
كفر كا بے منطق و بے دليل ہونا 2
مبلغين :
مبلغين اور تبليغ كی اجرت 3; مبلغين اور لوگوں كا كفر 8; مبلغين كی ذمہ داری 3،8;مبلغين كے اميدوار ہونے كی اہميت 8

وَكَأَيِّن مِّن آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ (١٠٥)
اور زمين و آسمان ميں بہت سی نشانياں ہيں جن سے لوگ گذر جاتے ہيں اور كناره كش ہی رہتے ہيں (105)

1_ زمين اور آسمان خداوند متعال كی توحيد اور وحدانيت كی بے شمار نشانيوں اور آيات پر مشتمل ہيں _
و كأيّن من ء اية فی السموات و الأرض
(كأيّن) عدد كے ليے كنايہ ہے اور كثرت پرقرآن دلالت كرتا ہے _ يہ لفظ مبتداء اور جملہ (فی السموات و الأرض) اسكی خبر ہے _ اور (من آية) اسكی تميز ہے _ اور اس لفظ (آية) سے مرادبعد والی آيت ميں (و ما يومن اكثر ہم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

باللہ) کے قرینے کی وجہ توحید و وحدانیت کی نشانی ہے _
2_ کائنات میں توحید و احدیت الہی کی نشانیاں، ہمیشہ انسانوں کے سامنے اور منظر عام پر ہیں_
و کایّن من ء آیة فی السموات و الارض یمرون علیہ
(مرور) کا معنی گذرنے کاہے اور لوگوں کا آیات اور اللہ کی نشانیوں سے گزرنا، ان کے دیکھنے کو مستلزم ہے _ جیسے کہا جاتا ہے کہ انسان آسمانی آیات سے عبور نہیں کرتاہے اسی طرح (یمرون علیہا) کا جملہ ان آیات کے بارے میں کنایہ ہے کہ"وہ مشاہدہ کرتے ہیں "
3_ کفر اختیار کرنے والے، توحید کی آیات اور نشانیوں میں غور و فکر نہیں کرتے اورتوحید پر انکی دلالت کو نہپنپاتے_
یمرون علیہا و ہم عنہا معرضون
"اعراض" (معرضون) کا مصدر ہے جو منہ پھیر لینے کے معنی میں ہے _ توحید کی نشانیوں سے منہ پھیر لینے کا معنی یہ ہے کہ اسمیں غور و فکر نہیں کرتے اور اس کو درك نہیں کرتے کہ یہ خداوند متعال کی وحدانیت کے گواہ و دلائل ہیں_
4_ وہ لوگ جو آسمانوں اور زمین (کائنات) میں موجود نشانیوں سے خداوند متعال کی توحید اور وحدانیت کو درك نہیں کر پاتے وہ اس لائق ہیں کہ انکی مذمت اور سرزنش کی جائے_
وکأیّن من ء ایة فی السموات و ال ارض یمرون علیہا و ہم عنہا معرضون
آیت شریفہ کا انداز، مذمت اور سرزنش کو بتاتا ہے_
5_ زمینمتحرّك ہے اور انسانوں کو آیا ت آسمانی سے عبور کرواتی ہے _
کایّن من ء ایة فی السموات و الارض یمرون علیہ
اگر (یمرون علیہا) کے جملے کا کنایہ (مشاہدہ کرنا) معنی نہ کریں بلکہ حقیق معنیمراد لیں تو (زمین کی حرکت کرنا)اس کا معنی ہوگا _کیونکہ آیات آسمانی پر عبوراس معنی کے ساتھ مناسب ہے کہ زمین حرکت کرتی ہو اور اس حرکت کے سبب انسان آیات الہی سے عبور کرتا ہے _ (تفسیر المیزان سے یہ معنی لیا گیا ہے)_
6_کائنات ،متعدد آسمانوں پر مشتمل ہے _
کأیّن من ءایة فی السموات

آسمان :
آسمانوں کا متعدد ہونا 6;آسمانوں میں آیات الہی کا ہونا 1، 4، 5
آیات الہی :
آیات آفاقی 1، 4; آیات الہی سے منہموڑنے والے 3آیات الہی سے منہ موڑنے والوں کی

سرزنش 4; آیات کائنات کا مشاہدہ 2
توحید :
توحید کے دلائل 1، 2
زمین :
زمین کی حرکت 5;زمین میں آیات الہی کا ہونا 1، 4
سرزنش :
سرزنش کے مستحقین 4
کائنات:
کائنات میں خدا کی نشانیان 4
کفار :
کفار کا منہ پھیرنا 3; کفار کی خصوصیات 3

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّهِ إِلاَّ وَهُم مُّشْرِكُونَ (١٠٦)
او ران میں کی اکثریت خدا پر ایمان بھی لاتی ہے تو شرك کے ساتھ (106)

1_ اكثر ايمان كا دعوى اور وجود الہى كا اعتراف كرنے والے، اسكا شريك خيال كرتے ہيں_
و ما يؤمن أكثر ہم باللّہ إلّا و ہم مشركون
2_ اكثر توحيد پرست توحيد كو كسى نہ كسى طريقہ سے شرك كے ساتھ مخلوط كر ديتے ہيں _
و ما يؤمن أكثر ہم باللّہ إلاّ و ہم مشركون
3_ خالص توحيد پرست كہ جنكى توحيد،ہر قسم كے شرك سے منزه ہے بہت كم ہيں_
و ما يؤمن أكثر ہم باللّہ إلاّ و ہم مشركون
4_ توحيدى عقيده كو ہر قسم كے شرك سے دور ركھنے كي كوشش كرنا بہت ضرورى ہے _
و ما يؤمن أكثر ہم باللّہ و ہم مشركون
5_ عن ابى عبدالله (ع) (فى قول تعالى) :" و ما يؤمن اكثر ہم بالله و ہم مشركو ن" انہا نزلت فى مشركى العرب اذ سئلوا من خلق السماوات و الارض و ينزل المطر؟ قالوا : الله ثم ہم يشركون و كانوا يقولون فى تلبيتہم : لبيك لا شريك لك الا شريكا ہو انك تملكہ و ما ملك (1)

....

1) مجمع البيان ج 5 ; ص 410; نور الثقلين ج 2 ص 476 ; ح 237_

امام جعفر صادق (ع) سے الله تعالى كے اس قول " ما يؤمن اكثر ہم بالله الا و ہم مشركون " كے بارے ميں روايت ہے كہ يہ آيت كريمہ مشركين عرب كے بارے ميں نازل ہوئي ہے _ جب ان سے سوال ہوا كہ آسمانوں اور زمين كا خالق كون ہے اور بارش كون برساتا ہے ؟ تو جواب ميں كہتے ہيں خداوند متعال : ليكن اس كے باوجود بھى شرك كرتے تھے اور تلبيہ (يعنى اس كے حضور زبان سے اظہار كرنا) كے وقت كہتے تھے لبيك _ تيرى ذات كا كوئي شريك نہيں سوائے اس شريك كے جو تجھ سے ہے اور تو اسكا مالك ہے اور جس كا وہ مالك ہے تو اس كا بھى مالك ہے_
6_ عن ابى عبدالله (ع) (فى قولہ تعالى) _ "و مايؤمن اكثر ہم بالله و الا و ہم مشركون"
انہم اہل الكتاب آمنوا بالله و اليوم الاخر و التوراة و النجيل ثم اشركو بانكار القرآن و انكار نبوة نبيا محمد (ص) _(1)
امام جعفر صادق عليہ السلام سے الله تعالى كے اس قول (و ما يؤمن اكثرہم با لله الا و ہم مشركون) كے بارے ميں روايت ہے كہ بے شك وہ اہل كتاب ہيں جو خداوند متعال اور روز قيامت اور تورايت و انجيل پر ايمان لائے ہيں _ پھر قرآن مجيد اور پيغمبر گرامى حضرت محمد(ص) كى نبوت كا انكار كركے مشرك بن گئے _
7_ عن ابى الحسن الرضا(ع) (فى قولہ تعالى) : "و ما يؤمن اكثرہم بالله الا و ہم مشركون " قال : انہ شرك لا يبلغ بہ الكفر_
" و ما يؤمن اكثرہم بالله و ہم مشركون " كے بارے ميں امام رضا(ع) سے روايت ہے آپ (ع) كہ اس بارے ميں فرماتے ہيں اس شرك سے مراد ايسا شرك ہے كہ جو بھى ايسا شرك ركھتا ہے ليكن وہ كفر كى حدتك نہيں پہنچتا _
8_ عن ابى جعفر (ص) : فى قولہ الله تبارك و تعالى "و ما يؤمن اكثرہم بالله الا و ہم مشركون " قال : شرك طاعة و ليس شرك عبادة و المعاصى التى يرتكبون شرك طاعة اطاعوا فيہا الشيطان فاشركوا بالله فى الطاعة لغيره (3)
امام محمد باقر (ع) سے الله تعالى كے اس قول "ما يومن اكثر ہم بالله الاّ ہم مشركون" كے بارے ميں روايت نقل ہوئي ہے كہ آپ نے فرمايا كہ يہاں شرك سے مراد اطاعت ميں شرك ہے نہ كہ عبادت ميں شرك وہ ايسے گناہوں كا ارتكاب كرتے ہيں جس ميں اطاعت ميں شرك ہے نہ كہ شيطان كى اطاعت كرتے ہيں _ پس غير الله كى اطاعت كرنے سے وہ خداوند متعال كے ہے شريك قرار ديتے ہيں _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

....

1)مجمع البیان ج5 ص 410 ; نور الثقلین ج 2 ; ص476 ج 237 _
2)مجمع البیان ج 5 ص 410 بحار الانوار ج ص 106_
3) تفسیر قمی ، ج 1 ص 358; نور االثقلین ، ج 2 ص 475_ ج 231_

701

9_ عن ابی عبدالله (ع) "و ما یؤمن اکثرہم باللہ الا و ہم مشرکون " فہم الذین یلحدون فی اسمائہ بغیر علم فیضعونہا غیر مواضہا ... (1)

امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہآپ(ع) الله تعالی کے اس قول (و مایؤمن اکثرہم باللہ و الّا و ہم مشرکون) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہاں ایسے لوگ مراد ہیں جو اسماء الہی کے سلسلہ میں جہالت کی بناء پر کجروی کرتے ہیں اور ان اسماء کو غیر الله میں استعمال کرتے ہیں_

10_ عن ابی عبدالله (ع) فی قولہ :"و ما یؤمن اکثرہم باللہ الا و ہم مشرکون " قال : ہو الرجل یقول : لولا فلان لہلکت ولو لا فلان ل اصبت کذاوکذا و لو فلان لضاع عیالي ...(2)

اما م جعفر صادق (ع) سے قول خداوند متعال کے اس قول(و مایؤمن اکثرہم باللہ والّا و ہم مشرکون) کے بار ے میں روایت ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے کہ جو یہ کہے کہ اگر فلاں نہ ہوتا تو میں ہلاك ہوجاتا ، اگر فلاں نہ ہوتا تو میرے سر پر یہ گذرجاتی ، اگر فلاں نہ ہوتا تو میرے اہل و عیال برباد ہوجاتے ...

11_ عن یعقوب بن شعیب قال : سألت ابا عبدالله " وما یؤمن اکثرہم باللہ الّا و ہم مشرکون" قال : کانوا یقولون: نمطر بنو کذا و نبوّء کذا و منہا انہم کانوا یأتون الکہا ان فیصدّ قونہم فیما یقولون (4) یعقوب ابن شعیب نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے آیت کریمہ" و ما یؤمن اکثرہم باللہ الّا و ہم مشرکون " کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس آیت سے مراد وہ لوگ ہیں جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ بارش کا برسنا اس ستارے کے سبب سے ہے یا اس کی فلانی حالت میں آنے کے سبب سے ہے اور وہ لوگ کاہنوں اور جادوگروں کے پاس آتے اور ان کی باتوں کو قبول کرتے ہیں _

اعراب :
اعراب کا شرك 5
اکثریت :
اکثریت کا شرك 1; اکثریت کے شرك سے مراد 7، 8، 9، 10،11
اہل کتاب :
اہل کتاب کا شرك 6

....

1) توحید صدوق ص 324ح 1 : نورالثقلین ، ج 475 ، ج 229 _
2)تفسیرعیاشي،ج2،ص 200;ح 96 ;نور الثقلین،ج 2;ص 476 ;ح 235_
3) (نو) کے لفظ سے مراد یا تو ستارہ ہیں یا ان کے مختلف حالات ہیں _
4) بحار الانوار ج 69، ص99 ح 22; بحارالانوار ج2،ص 213، ح 12

702

الله تعالی :
اسماء الہیہ میں شرك الحاد کرنا 9
ایمان :
ایمان کے دعوے داروں کا شرك 1
توحید:
شرك و توحید کو ملانا 2
روایت :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

روایت 5، 6، 7، 8، 9، 10، 11
شرك:
شرك افعالى 5، 8، 10، 11;شرك سے دورى كرنے كى اہميت 4; شرك كے مراتب 7
مؤمنين :
مؤمنين كى كمى 3
موحدين :
موحدين اور شرك 2;موحدين كى كمى 3

أَفَأَمِنُواْ أَن تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لاَ يَشْعُرُونَ (١٠٧)
تو كيا يہ لوگ اس بات كى طرف سے مطمئن ہوگئے ہيں كہ كہيں ان پر عذاب الہى آكر چھا جائے يا اچانك قيامت آجائے اور يہ غافل ہى رہ جائيں(107)

1_ قرآن مجيد اور پيغمبر اسلام (ص) كى رسالت كا انكار كرنے والے دنيا كے)عذاب (عذاب استيصال) اور آخرت كے عذابوں ميں گرفتار ہونے كے خطرے ميں ہيں_
أفأمنوا ان تاتيہم غاشية من عذاب الله او تاتيہم الساعة
(افامنوا) كى ضمير ممكن ہے (اكثر الناس) كى طرف لوٹے جو آيت 103 ميں ہے _ اس صورتميں اس ضمير سے مراد وہ لوگ ہيں جو قرآن مجيد و وحى الہى اور رسالت پيغمبر اسلام (ص) كا انكار كرتے ہيں اور اس كے بارے ميں كافر ہوگئے ہيں _
2_ مشركين،دنيا اور آخرت كے عذابوں ميں گرفتار ہونے كے خطرے سے دوچار ہيں _
افأمنوا ان تأتيہم غاشية من عذاب الله او تأتيہم الساعة
مذكورہ بالا معنى اس صورت ميں ہے كہ (افامنوا)

كى ضمير سے مراد وہ مشركين ہوں جو اس سے پہلے والى آيت ميں بيان ہوچكے ہيں _
3_ الله كے عذاب عالمگير عذاب ہيں اور اپنے مستحقين كو گھير لينے والے ہيں _
افأمنوا ان تأتيہم غاشية من عذاب الله
(غاشيہ) كا معنى تمام كو شامل ہونے والا ہے يہ لفظ ايك محذوف موصوف كے ليے صفت واقع ہوا ہے _ جو كہ (عذاب الله) كے قرينے كى وجہ سے (عقوبة) يا اسكى مثل الفاظ ہوسكتے ہيں _ اور (من) كا حرف ممكن ہے يہاں تبعيض كے ليے واقع ہوا ہو _ اور يہ بھى احتمال ہے كہ (من) بيانيہ ہو اگر دوسرا احتمال ليا جائے تو اس صورت ميں اس آيت كريمہ سے مذكورہ بالا معنى كو حاصل كرنا روشن اور بغير كسى ابہام كے ہے _
4_ مشركين اور كفار، عذاب الہى سے فرار نہيں كرسكتے اور اپنے آپ كو اس سے نہيں بچاسكتے _
أن تأتيہم غاشية من عذاب الله
عذاب الہى كوعالمگير اور تمام كو شامل ہونے كى صفت سے ذكر كرنے كا مقصد يہ ہے كہ اس سے فرار ممكن نہيں اور پنے آپ كو اس كے دكھ و رنج سے محفوظ نہيں ركھا جا سكتا _
5_ كفار اور مشركن كا دنيا و آخرت كے عذاب الہى سے محفوظ رہنے كا احساس تعجب آور اور نامناسب بات ہے _
أفأمنوا ان تأتيہم غاشية من عذاب الله و تأتيہم الساعة
(افأمنوا) ميں ہمزہ استفہام ممكن ہے توبيخى ہو يا تعجب كو بيان كرنے كے ليے ذكر ہوا ہو _يعنى يہ تعجب آور بات ہے كہ خداوند متعال كے عذاب سے اپنے آپ كو امن و امان ميں محسوس كر رہے ہيں _ حالانكہ توحيد اور رسالت پر واضح و روشن دليل و برہان ہوتے ہوئے بھى توحيد و رسالت كو قبول كرنے سے گريزاں ہيں _
6_ قيامت ناگہانى اور انسانوں كى بے علمى و لا علمى ميں واقع ہوگى _
أو تأتيہم الساعة بغتہ و ہم لا يشعرون
(بغتة) كا معنى ناگہانى طور پر اور پہلے اطلاع ديے بغير واقع ہونا ہے اور (وہم لا يشعرون) كا جملہ حال مؤكدہ ہے _ پس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ان كا متوجہ نہ ہونا (بغتة) كے لفظ سے معلوم ہوتا ہے_
7_ بشريت كى تحقيق و علم قيامت كے برپا ہونے كے وقت كو معين كرنے حتى احتمال دينے سے بھى قاصر ہے _
أو تأتيہم الساعة بغتة و ہم لا يشعرون
اس صورت ميں يہ كہہ سكتے ہيں كہ شيء ناگہانى اور اچانك واقع ہوئي ہے _ كہ انسان اس كے واقع ہونے كے زمانے كو احتمال و حدس كى صورت ميں بھى معين نہ كر سكتا ہو _
8_ توحيد، قرآن مجيد اور رسالت پيغمبر اسلام (ص) كے وجود پر روشن و واضح دلائل و حقانيت كا ہونا ان كے انكار

كے ليے ہر قسم كے بہانہ كو ختم كرديتا ہے اور كفار كو عذاب الہى كا مستحق بنانے كا موجب بنتا ہے_
و ما اكثر الناس ... بمومنين ... و ما يؤمن اكثرہم باللہ و الاّ و ہم مشركون أفأمنو
آيت (ذلك من ابنا الغيب ...) جو حقانيت قرآن مجيد اور رسالت پيغمبر اسلام (ص) كى حقانيت كى دليل پر مشتمل ہے _ اور آيت كريمہ (و كأيّن من آية ...) كہ جسميں توحيد كى دليل ہے _ اس پر فأ كا حرف جو (أفأمنوا) ميں ہے اس نے عذاب كے استحقاق كو مترتب كيا ہے يعنى كيونكہ اتمام حجت ہوگئي ہے اس ليے كسى بہانہ و عذركى ضرورت نہيں ہے اور كفار عذاب كے مستحق ہيں _

اللہ تعالى :
اللہ تعالى كے عذابوں كا احاطہ كرنا 3
امور:
شگفت و تعجب آور امور 5
انسان:
انسانوں كے علم كا محدود ہونا 7
آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) كو جھٹلانے والوں كا آخرت ميں عذاب 1; آنحضرت (ص) كو جھٹلانے والوں كا دنيا ميں عذاب 1; آنحضرت كى حقانيت كى وضاحت 8
توحيد :
توحيد كے واضح دلائل 8
عذاب :
اہل عذاب 1، 2; عذاب استيصال 1; عذاب سے محفوظ رہنا 5; عذاب كے اسباب 8_
قرآن مجيد :
قرآن مجيد كى حقانيت كى وضاحت 8;قرآن مجيد كے جھٹلانے والوں كا آخرت ميں عذاب 1; قرآن مجيد كے جھٹلانے والوں كا دنيا ميں عذاب 1
قيامت :
قيامت كا ناگہانى ہونا 6; قيامت كا وقت 7; قيامت كے بر پا ہونے كے خصوصيات 6
كفار :
كفار پر اتمام حجت كرنا8; كفار پر عذاب8; كفار پر عذاب كا حتمى ہونا 4،5
مشركين:
مشركين پر آخرت كا عذاب 2;مشركين پر اتمام حجت 8; مشركين پر دنيا كا عذاب 2; مشركين پر عذاب كا حتمى ہونا 4،5; مشركين كا عذاب 8

قُلْ هَـذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَاْ وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَانَ اللّهِ وَمَا أَنَاْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (١٠٨)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آپ كہہ ديجئے كہ يہى ميرا راستہ ہے كہ ميں بصيرت كے ساتھ خدا كى طرف دعوت ديتاہوں اور ميرے ساتھ ميرا اتباع كرنے 1_ والا بھى ہے اور خدا پاك و بے نياز ہے اور ميں مشركين ميں سے نہيں ہوں (108)

1_ توحيد كا پر چار، قرآن مجيد كى تبليغ اور شرك كے خلاف جہاد كرنا پيغمبر اسلام (ص) كى ذمہ دارى اور راہ و رسم تھي_
قل ہذہ سبيلي
(ہذہ) كا اشارہ ان مطالب كى طرف ہے جو گذشتہ آيت ميں ذكر ہوئے ہيں _ان ميں سے توحيد كا پرچار، شرك كى نفى ، قرآن مجيد كى تبليغ اور وحى كى تعليمات ہيں _
2_ لوگوں كو خداوند متعال كى طرف بلانا اور اسكى طرف توجہ دلانا، پيغمبر اسلام (ص) كى ذمہ دارى اور راہ و رسم تھي_
ادعوا الى الله
3_ہر قسم كے شرك سے پاكيزہ خالص توحيد ، قرآن و وحى پر ايمان اور خداتك پہنچنے كے راستہ ہيں _
و ما اكثر الناس و لو حرصت بمؤمنين ... و ما يؤمن اكثرہم بالله الّا و ہم مشركون ... قل ہذہ سبيلى ادعوا الى الله
4_ پيغمبر اسلام (ص) اس بات پر مامور تھے كہ اپنى رسالت كے عقائدى پروگرام كا صريح طور پر اعلان كريں _
قل ہذہ سبيلى ادعوا الى الله ...و ما أنا من المشركين
مذكورہ بالا معنى لفظ (قل) سے استفادہ ہوا ہے _
5_ پيغمبر اسلام (ص) اپنے توحيدى عقيدہ اور شرك كى نفى اور اس كے علاوہ لوگوں كو توحيد كى طرف بلانے اور شرك كے خلافجہاد كرنے كے ليے روشن دليل و

706
حجّت ركھتے تھے _
قل ہذہ سبيلى أدعوا الى الله على بصيرة انا و من اتبعني
(بصيرة) كا معنى روشن دليل اور حجت ہے (لسان العرب) مذكورہ آيات اور مورد بحث آيت شريفہ ميں جن بعض چيزوں كو ذكر كيا گيا ہے وہ لفظ(بصيرة) كے متعلق ہيں _
يہ بات قابل ذكر ہے كہ اسكى تركيب مينچند احتمالات ديئےئے ہيں _ مثلاً (على بصيرة) لفظ (أنا) كے ليے خبر واقع ہوا ہے _ اور جملہ (من اتبعنى) لفظ (أنا) پر عطف ہے _ يعنى اصل ميں جملہ يوں ہوگا (انا و من اتبعنى على بصيرة)_
6_ پيغمبر اسلام (ص) كے پيرو كار، موّحد اور اپنے توحيدى عقيدے پر دليل و حجّت ركھتے تھے _
على بصيرة انا و من اتبعني
7_ امّتوں اور لوگوں كى بصيرت ان رہبر و رہنما كى بصيرت كى وجہ سے ہے _
على بصيرة انا و من اتبعني
(من اتبعنى) كے جملے ميں (على بصيرة) كا تكرار نہ كرنا جب كہ مقصود يہى ہے اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ پيروكاروں كى بصيرت پيغمبر اسلام (ص) (رہبر و رہنما) كى بصيرت كى وجہ سے ہے _
8_ اسلامى معاشرے كے رہبر و رہنما اور دينى مبلغين كے ليے ضرورى ہے كہ روشن فكر اور با بصيرت ہونے كے ساتھ اپنے نظريے اور روش پر روشن و واضح دليل و حجت ركھتے ہوں _
قل ہذہ سبيلى ادعوا الى الله على بصيرة ان
9_ پيغمبر اسلام (ص) كے پيروكار، لوگوں كو توحيد كى طرف بلانے اور شرك كے خلاف جہاد كرنے پر مامور ہيں_
ادعوا الى الله على بصيرة انا و من اتبعني
مذكورہ معنى اس صورت ميں ہے كہ (على بصيرة) (أدعوا) كے متعلق ہو تب اس صورت ميں لفظ (أنا) (أدعوا) كى ضمير كے ليے تاكيد ہے _ اور (من اتبعنى) كا جملہ (أدعوا) كے فاعل پر عطف ہے توجملہ يوں ہوگا (أنا أدعوا الى الله على بصيرة و من اتبعنى يدعوا الى الله على بصيرة)
10_ دينى عقائد كو حجت اور روشن دليل كى بنياد پر ركھنا ضرورى ہے _
على بصيرة انا و من اتبعني

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

11_ لوگوں كو توحيد كى طرف بلانا اور شرك كے خلاف جہاد كرنا، پيغمبر اسلام (ص) كى صداقت كے ساتھ پيروى كرنے كى نشانى ہے _
ادعوا الى الله على بصيرة ا نا ومن اتبعني
12_ خداوند عالم ہر قسم كے عيب ونقص اور شريك ركھنے سے منزہ و مبرّہ ہے _

(سبحان)كا معنى تسبيح (ہر عيب و نقص سے پاك و پاكيزہ ہونا) ہے اور يہ لفظ ايك محذوف فعل (اسبح نسبح) كے ليے مفعول مطلق ہے يعنى (اسبح يا نسبح الله تسبيحاً)مورد نظر بحث ميں يہ عيب و نقص اور شريك ركھنے كے مصاديق ميں سے ہے_ يہ بات بھى قابل ذكر ہے كہ جملہ (سبحان الله) (ہذہ سبيلى) كے جملے پر عطف ہے اور اصل ميں جملہ يوں ہے (قل سبحان الله) _
13_ پيغمبر اسلام (ص) كبھى بھى مشركين ميں سے نہيں تھے _
و ما انا من المشركين
14_ توحيد اور شرك كى نفى كرنا، دين اسلام كى بنياد ہے _
قل ہذہ سبيلى ... و ما انا من المشركين

اسماء وصفات :
صفات جلال 12
اسلامى معاشرہ :
اسلامى معاشرے كے رہبروں كا دليل كے ساتھ ہونا 8; اسلامى معاشرے كے رہبروں كى بصيرت 8
الله تعالى :
الله تعالى اور عيب 12;الله تعالى كا پاك و پاكيزہ ہونا 12
امتيں :
امتوں كى بصيرت كا پيش خيمہ 7
ايمان :
ايمان كے آثار 3; قرآن مجيد پر ايمان 3; وحى الہى پر ايمان 3
آنحضرت (ص) :
آنحضرت(ص) اور مشركين 13;آنحضرت (ص) كا اخلاص 5;آنحضرت(ص) كا بلانا 2;آنحضرت(ص) كا پاك و پاكيزہ ہونا13;آنحضرت(ص) كا شرك كے خلاف جہاد1;آنحضرت(ص) كى پيروى ميں صداقت 11; آنحضرت كى تبليغ 4; آنحضرت(ص) كى توحيد پرستى 13 ;آنحضرت(ص) كى توحيد پرستى كے دلائل 5; آنحضرت(ص) كى ذمہ دارى 1، 2، 3;آنحضرت(ص) كى سيرت 1، 2; آنحضرت(ص) كى وضاحت 4 ; آنحضرت(ص) كے پيروكا ر و ں كا بلا نا 9;آنحضرت(ص) كے پيروكاروں كى توحيد پرستى 6;آنحضرت(ص) كے پيروكاروں كى ذمہ دارى 9; آنحضرت(ص) كے شرك كے خلاف جہاد پر دلائل 5
بصيرت :
بصيرت كى اہميت 8
تبليغ :

تبليغ ميں صراحت و وضاحت كرنا 4
تقرب :
تقرب كا طريقہ 3
توحيد :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

توحید ذاتی 12;توحید کی اہمیت 9، 14; توحید کی تبلیغ 1; توحید کی دعوت دینا 2، 5، 9;توحید کی دعوت کے آثار 11;توحید کے آثار 3; توحید میں اخلاص 3
دین :
اصول دین 14
رہبری :
رہبری کا کردار 7;رہبری کی اہمیت 17; رہبری کے شرائط 8
شرک :
شرک کی نفی کرنے کی اہمیت 14;شرک کے خلاف بلانے کے آثار 11; شرک کے خلاف جہاد کے لیے بلانا 5، 9
عقیدہ :
عقیدہ میں دلیل کی اہمیت 10; عقیدہ میں صراحت 4
قرآن مجید :
قرآن مجید کی تبلیغ 1
لوگ :
لوگوں کو دعوت دینا 2
مبلّغین :
مبلّغین کا استدلال 8; مبلغین کی بصیرت 8; مبلغین کے شرائط 8
مسلمین:
مسلمین کا استدلال 6;مسلمین کی توحید کے دلائل 6
معاشرہ :
معاشرے کے رہبرونکی بصیرت کے آثار 7
موحدین :6
نظریہ کائنات :
توحیدی نظریہ کائنات :12

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلاَّ رِجَالاً نُّوحِي إِلَيْهِم مِّنْ أَهْلِ الْقُرَى أَفَلَمْ يَسِيرُواْ فِي الأَرْضِ فَيَنظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَدَارُ الآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اتَّقَواْ أَفَلاَ تَعْقِلُونَ (١٠٩)

اور ہم نے آپ سے پہلے انھیں مردوں کو رسول بنایا ہے جو آبادیوں میں رہنے والے تھے اور ہم نے ان کی طرف وحی بھی کی ہے تو کیا یہ لوگ زمین میں سیر نہیں کرتے کہ دیکھیں کہ ان سے پہلے والوں کا انجام کیا ہوا ہے اور دار آخرت صرف صاحبان تقوی کے لئے بہترین منزل ہے _کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے ہو(109)

1_رسالت (ص) مآب سے پہلے كئي انبياء عليہم السلام رسالت کے ساتھ مبعوث ہوئے_
و ما أرسلنا من قبلك ا لّارجال
2_ خداوند متعال، پيغمبروں كو مبعوث كرنے والا اور رسولوں كو بھيجنے والا ہے
وما أرسلنا من قبلك الّا رجال
3_ تمام انبياء عليہم السلام جنس بشريت او رمردوں كى صنف ميں سے تھے _
و ما أرسلنا من قبلك الّا رجال
آيت شريفہ اس تو ہم كو دور كرنے كے درپے ہے كہ پيغمبروں كا فرشتوں سے ہونا ضرورى ہے _
اسى وجہ سے (رجال) (مرد) كا لفظ(فرشتوں) كے مقابلے ميں ذكرہوا ہےليكن لفظ (انا ساً) وغيرہ كى جگہ پر (رجالاً) كا ذكر كرنا اس حقيقت كى طرف اشارہ ہے كہ انبيا عليہم السلام عورتوں كى صنف سے نہيں تھے _
4_ انبيا عليہم السلام اپنے لوگوں اور اپنے معاشرے سے نبوت كے ليے منتخب ہوئے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

و ما أرسلنا من قبلك الّا رجالاً من أہل

القرى

(قرى) (قرية)كى جمع ہے جو وادى (صحرا وں اور بيابانوں) كے مقابلے ميں ہے _اس كا شہروں اوربستيوں پراطلاق ہوتا ہے _ (القرى) ميں الف لام ممكن ہے مضاف اليہ كےمقام پر ہو يعنى جملہ يوں ہوگا (من اہل قرى ہم) اور يہ بھى احتمال ديا جاسكتا ہے (ال) اسميں عہد حضورى كا ہو يعنى (ہذه القرى)ليكن مذكوره بالا معنى احتمال اول كى صورت ميں ہے _

5_ پيغمبروں كو خود انسانوں سے انتخاب كرنا، خداوند متعال كى روش اور سنّتوں ميں سے ہے _

و ما ارسلنا من قبلك الّا رجالاً ...من اہل القرى

6_ خداوندمتعال كا اپنے پيغمبروں سے ارتباط،وحى كے ذريعے سے تھا_

الّا رجالاً نوحى اليہم

7_ پيغمبروں كو آبادى ميں رہنے والوں (شہر و بستيوں) سے چناگيا نہ كہ جنگل، صحرا و بيابانوں ميں رہنے والوں ميں سے _

الّا رجالاً نوحى اليہم من اہل القرى

8_ گذشتہ انبياء (ع) كو جھٹلانے والے دنياوى عذابوں ميں گرفتار ہوئے _

أفلميسيروا فى الأرض فينظروا كيف كان عاقبة الذين من قبلہم

(أفلم يسيروا) كى ضمير سے مراد مشركين اور مخالفين پيغمبر اكرم (ص) ہيں اور (الذين من قبلہم) سے مراد، ان سے پہلے والى امتيں ہيں _

9_ خداوند متعال، لوگوں كو اس بات كى دعوت دے رہا ہے كہ زمين كے مختلف مقامات پر سير كرو تا كہ ان لوگوں كى عاقبت اور برے انجام كا مشاہده كرو جنہوں نے گذشتہ انبيا ء كو جھٹلايا تھا _

افلم يسيروا فى الأرض فينظروا كيف كان عاقبة الذين من قبلہم

10_ انبياء (ع) كوجھٹلانے والوں كے باقى مانده آثار كا مطالعہ كرنا گويا اس بات كى طرف اشاره ہے كہ وه برى عاقبت اور عذاب الہى ميں گرفتار ہوئے _

افلم يسيروا فى الأرض فينظروا كيف كان عاقبة الذين من قبلہم

11_ خداوند متعال نے پيغمبر اسلام (ص) كى رسالت كا انكار كرنے والوں كو برے انجام اور عذاب استيصال (دنياوى عذاب) ميں گرفتار ہونے كى دھمكى دى _

أفلم يسيروا فى الأرض فينظروا كيف كان عاقبة الذين من قبلہم

12_ گذشتہ لوگوں كى تاريخ كا مطالعہ كرنا اور ان كے انجام سے عبرت حاصل كرنا ضرورى ہے _

أفلم يسيروا فى الأرض فينظروا كيف كان عاقبة الذين من قبلہم

13_ آخرت كامقام، تقوى اختيار كرنے والوں اور

شرك اور رسالت مآب (ص) كى مخالفت سے پرہيز كرنے والوں كے ليے اچھامقام ہے _

ولدار الأخرة خير للذين اتقو

(اتقوا) كا متعلق، گذشتہ آيات كے قرينے كى وجہ سے شرك اور انبياء (ع) كى مخالفت ہے _

14_ تقوى پر عمل كرنا نيز شرك اور انبياء (ع) كى مخالفت سے پرہيز كرنا سعادت آخروى كو حاصل كرنے كا وسيلہ ہيں_

ولدار الأخيره للذين اتقو

15_ پيغمبر اسلام (ص) اور دوسرے انبياء (ع) ،لوگوں كو تقوى اختيار كرنے كى دعوت ديتے تھے _

و ما ارسلنا من قبلك الّا رجالاً ...ولدار الأخيره للذين اتقو

16_ پيغمبر اسلام (ص) كو بشر ہونے كى حيثيت سے جھٹلانا ان كى بے عقلى ، تاريخ بشر اور گذشتہ انبياء (ع) اور سنّت و روش الہى سے نا واقفيت كى دليل ہے _

و ما ارسلنا من قبلك الّا رجالاً نوحى اليہم من اہل القرى ...أفلا تعقلون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(و ما ارسلنا ...) كے جملے كا لحن و انداز يہ بتاتا ہے كہ يہ جملہ اس وہم واحتمال كا جواب ہے جو يہ خيال كرتے تھے كہ خداوند متعال كى طرف سے بھيجا ہوا نمايندہ انسانوں سے نہيں ہوسكتا بلكہ فرشتوں يا ان جيسوں سے ہوسكتا ہے _

17_ وہ لوگ جو انبياء (ع) كوجھٹلانے كے انجام كى فكر نہيں كرتے اور تقوى اختيار كرنے والوں كے آخرت كے پاكيزہ مقام كو نہيں سمجھتے وہ اس لائق ہيں كہ ان كى ملامت اور سرزنش كى جائے _

أفلم يسيروا ... أفلا تعقلون

18_ وہ لوگ جو پيغمبر اسلام (ص) كى نبوت كو ان كے بشر ہونے كى بناء پر انكار كرتے ہيں وہ لائق ملامت ہيں _

و ما ارسلنا من قبلك الّا رجالاً ...افلا تعقلون

19_دينى معارف كو سمجھنے كے ليے اپنى فكر و انديشہ سے كام لينے كى ضرورت ہے_

و ما ارسلنا من قبلك الّا رجالاً ...أفلا تعقلون

آخرت :

آخرت كا اچھا ہونا 13

الله تعالى :

الله تعالى كا انبياء (ع) سے ارتباط كا طريقہ 6; الله تعالى كا ڈرانا 11;الله تعالى كا كردار9 دخل 2;الله تعالى كى دعوت دينا 9; الله تعالى كى سنتوں اور روش سے جہالت كے دلائل 16;الله تعالى كى سنتيں اور روش 5

انبياء :

انبياء (ع) كا اپنے لوگوں سے ہونا 4; انبياء پر وحى ہونا 6; انبياء سے مخالفت كو ترك كرنے كے آثار 14; انبياء (ع) كا بشر ہونا 3، 5; انبياء (ع) كا شہر نشين ہونا 7; انبياء (ع) كا مرد ہونا 3;انبياء (ع) كو جھٹلانے والوں كا برا انجام 10، 11;انبياء (ع) كو جھٹلانے والوں كا عذاب 8، 10، 11; انبياء (ع) كو جھٹلانے والوں كو دھمكى دينا 11;انبياء (ع) كى بعثت كا سبب 3;انبياء (ع) كى تاريخ 1;انبياء (ع) كى تبليغ 15;انبياء (ع) كى خصوصيات 3;انبياء (ع) كے انتخاب كا مقام 4، 5 ، 7 ;انبياء (ع) كے جھٹلانے والوں كے برے انجام كا مطالعہ كرنا 9، 10، 17;انبياء (ع) ميں انسجام و يك سوئي 15 ;كا حضرت محمد (ص) سے پہلے والے انبياء (ع) 1;

انجام :

برے انجام سے ڈرانا 11

آنحضرت (ص) :

آنحضرت (ص) كا بشرہونا 16، 18; آنحضرت (ص) كو جھٹلانے كے آثار 16;آنحضرت (ص) كو جھٹلانے والوں كى سرزنش 18;آنحضرت (ص) كى تبليغ 15

تاريخ :

تاريخ سے جہالت كے دلائل 16;تاريخ كے مطالعہ كى اہميت 12; تاريخ سے عبرت 12

تقوى :

تقوى كى اہميت 15; تقوى كى دعوت دينا 15 ; تقوى كے آثار 14

دين :

دين كو سمجھنے كا طريقہ 19;دين ميں فكر و غور كرنے كى اہميت 19

سرزنش :

سرزنش كے مستحق 17، 18

سعادت :

اخروى سعادت كا پيش خيمہ 14

سياحت :

سير و سياحت كرنے كا فلسفہ 9 ;سير و سياحت كرنے كى تشويق 9

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

شرك :
شرك سے اجتناب كے آثار 14
عبرت :
عبرت حاصل كرنے كے اسباب و عوامل 12
عذاب:
اہل عذاب 8، 10; عذاب استيصال سے ڈرانا 11
عقل :
بے عقلى كى نشانياں 16
متقين :
آخرت ميں متقين 13
وحى :
وحى كا كردار6

حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّواْ أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُواْ جَاءهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَن نَّشَاء وَلاَ يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ (١١٠)
يہاں تك كہ جب ان كے انكار سے مرسلين مايوس ہونے 2_ لگے اور ان لوگوں نے سمجھ ليا كہ ان سے جھوٹا وعدہ كيا گيا ہے تو ہمارے مدد مرسلين كے پاس آگئي اور ہم نے جن لوگوں كو چاہا انھيں نجات دے دى اور ہمار اعذاب مجرم قوم سے پلٹا يا نہيں جاسكتاہے (110)

1_ گذشتہ انبياء (ع) لوگوں كو توحيد پرستى كى طرف مائل كرنے ميں بہت كوشش كرتے تھے اور ان كى ہدايت كرنے ميں كافى مدت صرف كرتے تھے _
حتّى اذا استيئس الرسل و ظنوا انہم قد كذبو
(حتي) كا لفظ جملہ محذوف كے ليے غايت ہے _ اس آيت شريفہ اور اس سے پہلے والى آيت كو ديكھتے ہوئے ممكن ہے وہ محذوف جملہ يہ ہو_ وہ انبياء (ع) كہ جن كو گذشتہ امتوں كى طرف بھيجا گيا انہوں نے اپنے لوگوں كو توحيد كى دعوت دى ليكن انہوں نے قبول نہيں كيا _ ان كو عذاب كے آنے سے ڈرايا اور اس تبليغ سے وہ منصرف نہيں ہوئے كہ يہاں تك ...يہ بات واضح ہے كہ انبياء (ع) تھوڑى مدت ميں اگر كام پورا نہ ہو تو نااميد ہوجائيں ايسى بات نہيں ہے اور بغير كسى كوشش و محنت كے نا اميد ہونا بھى معقول بات نہيں ہے اسى وجہ سے يہ جملہ (حتّى اذا استيئس الرسل) اس بات كى حكايت كرتا ہے كہ بہت طولانى مدت ميں اس كام كے ليے انہوں مسلسل كوشش و محنت كي_
2_ عام لوگ پيغمبروں كى مخالفت كرتے تھے اور ان كى بات كو قبول كرنے سے انكار كرتے تھے _
حتّى إذا استيئس الرسل
اگر اكثر لوگ ايمان لے آتے تو انبياء (ع) مايوس نہ ہوتے پس (استيئس الرسل) كا جملہ اس بات كى حكايت كرتا ہے كہ اكثر يا تمام لوگ انبياء (ع) كى دعوت حق كو قبول نہيں كرتے تھے اور جملہ

(فنجى من نشاء) اس بات پر دلالت كرتا ہے كہ بعض لوگ ايمان لائے تھے _
3_ كفار لوگوں كا انبياء كے جھٹلانے پر اصرار كرنا اور ان سے دشمنى اور لجاجت وھٹ دھرمى سے پيش آنا ، انبياء كى

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کامیابی اور اپنی قوم کے ایمان لانے پرنا امیدی کا باعث بنا_
حتی اذا استئیس الرسل
(استئیس)کا متعلق لوگوں کا ایمان لانا اور انبیاء کا کامیاب ہو نا ہے _
4_ انبیاء (ع) اپنی امت کے کفار کو عذاب الہی کے نازل ہونے سے خبردار کرتے تھے _
و ظنوا انہم قد کذبو
(ظنوا) میں جمع کی ضمائر (الذین) جو کہ سابقہ آیت کی طرف پلٹ رہی ہے _
5_ کفار اور جھٹلانے والی امتوں کو مہلت دینا اور ان پر عذاب کے نازل کرنے میں تا خیر سے کام لینا خداوند متعال کی سنتوں اور روش میں سے ہے _
حتی اذا استئیس الرسل و ظنوا انہم قد کذبو
جسطرح عذاب میں تا خیر تمام امتوں کے لیے تھی اسی طرح جھٹلانے والے بھی تمام انبیاء (ع) کو جھٹلانے والے تھے کیونکہ (رسل) جمع بھی ہے اور اس پر جو"الف لام" تمام انبیاء کو شامل ہے_ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جھٹلانے والوں کو مہلت دینا اور ان کے عذاب میں جلدی نہ کرنا خداوند متعال کی دائمی روش اور سنت ہے _
6_جھٹلانے والے کفار کے عذاب میں تاخیر اس کے جھوٹے ہونے پر اطمینان کا موجب ہوتی تھي
و ظنوا أنہم قد کذبو
(کذب) جھوٹ بولنے کے معنی میں ہے (کذبوا) یعنی ان پر جھوٹ بولا گیا _ اب جملہ (فنجّی عن نشاء) اور جملہ (لا یردّ بأسنا) اس بات کو بتا تے ہیں کہ کفار جس کے بارے میں جھوٹ خیال کرتے تھے وہ عذاب الہی کا نزول تھا یہ بات قابل ذکر ہے کہ (قد کذبوا) میں جو (قد) ہے وہ تاکید اور تحقیق کے لیے ہے _ جو یہ بتارہا ہے کہ (ظنوا) کا لفظ اطمینان پیداکرنے کےلیے ہے_
7_ خداوند متعال اپنے پیغمبروں کی مدد کرنے والا اور ان کے مخالفین کی سرکوبی کرنے والا ہے _
حتی اذا استیئس الرسل ... جاء ہم نصرن
8_ انبیاء کو جھٹلانے والوں پر عذاب کا نزول، خداوند متعال کی طرف سے اپنے انبیاء و رسل کی مدد کرنے کی ایک جھلک ہے _
جاء ہم نصرنا فنجی من نش
(جاء ہم نصرنا) خداوند متعال کی مدد سے مراد (فنجی من نشأ)کے قرینہ کے سبب، نزول عذاب ہے _ اسی وجہ سے نزول عذاب سے اللہ تعالی کی امداد کامراد لینا، مذکورہ بالا معنی کی تفسیر ہے_
9_ انبیاء کا لوگوں کے ہدایت حاصل کرنے سے نا امید

715

ہوجانا اپنی امتوں پر نزول عذاب کے لیے شرط تھي_
حتی اذا استیئس الرسل ... جاء ہم نصرنا فنجی من نشاء
10_ لوگوں سے ہدایت پانے کی قابلیت و صلاحیت کا ختم ہو جانا ان پر عذاب الہی کے نزول کی شرائط میں سے ہے_
حتی اذا إستیئس الرسل ... جاء ہم نصرن
11_ خداوند متعال نے پیغمبروں اور ان کے پیرو کاروں کو استصیال کے عذابوں سے نجات عطا فرما ئي _
جاء ہم نصرنا فنجی من نشاء
(نجی) ماضی مجہول اور (من) اس کا نائب فاعل ہے (نشاء) کا مفعول (نجاتہ) لفظ کی طرح ہے جس کا (نجی) کے لفظ سے استفادہ کیا جارہا ہے _ اسی وجہ سے(فنجی من نشاء) کا معنی یہ ہوا کہ جسکی نجات کو ہم چاہتے تھے پس اسکی نجات ہوگئي اور (من نشاء) کے مصادیق جو مورد نظر ہیں وہ انبیاء (ع) اور ان کے پیرو کار ہیں _
12_ خداوند متعال، تقوی اختیار کرنے والوں اور نیک کام کرنے والوں کو استیصال کے عذابوں سے نجات عطا فرماتا ہے _
فنجی من نشاء
(من نشاء) کے مصادیق میں پیغمبروں کے علاوہ تقوی اختیار کرنے والے اور نیک لوگ بھی ہیں_ اس بات پر پہلے والی آیات (أفلم یسیروا ... و لدار الاخرة خیر للذین اتقوا) اور مورد بحث آیت کے آخری الفاظ (ولا یردّ بأسنا عن القوم المجرمین)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قرينہ ہيں _
13_ عذاب كے نازل ہونے كے بعد گنہكار مجرم لوگ اپنى نجات كا كوئي راستہنہ پاسكينگے _
و لا يردّ بأسنا عن القوم المجرمين
(بأس) عذاب كے معنى ميں ہے_ (ردّ) (لايردّ) كا مصدر ہے جو واپس لوٹا نے كے معنى ميں ہے_
14_ الله تعالى كى مشيتيں نافذ ہونے والى اورتخلّف ناپذير ہيں _
فنجى من نشاء
15_ الله تعالى كى مشيتيں قانون كے ساتھ ہوتى ہيں _
فنجى من نشاء ولا يردّ باسنا عن القوم المجرمين
جب خداوند متعال نے بعض لوگوں كى نجات كو اپنى مشيت كے ساتھ وابستہ كرديا تو جملہ(فنجى من نشاء) اور جملہ (و لا يرّد بأسنا) اس بات كو بتاتے ہيں كہ مجرم لوگ عذاب ميں گرفتار ہوں گے _يہ حقيقت ميں اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ مشيّت الہى بغير قانون اور دليل كے نہيں ہوتى _
16_انبياء (ع) الہى كى تكذيب، جرم اور گناہ ہے اور ان كو

716

جھٹلانے والے مجرم اور گنہگار ہيں _
و لا يرّد بأسنا عن القوم المجرمين
17_ پيغمبر اسلام (ص) كو جھٹلانے والے اور گنہگار لوگ دنيا كے عذابوں ميں گرفتار ہونے كے خطرے سے دوچار ہيں _
و لا يرّد بأسنا عن القوم المجرمين
18_ قال المأمون ... يا ابا الحسن (ع) فاخبرنى عن قول الله عزوجل : " حتى اذا استيأس الرسل و ظنّوا انّہم قد كذبوا جائہم نصرنا " قال الرضا (ع) يقول الله عزوجل " حتى اذا استيأس الرسل" من قومہم و ظنّ قومہم ان الرسل قد كذبوا جاء الرسل نصرنا ... (1)
مامون نے امام رضا (ع) سے اس آيت كريمہ "حتى اذا استيأس الرسل و ظنّوا انہم قد كذبوا جائہم نصرنا " كے بارے ميں پو چھاتوامام رضا (ع) نے فرمايا كہ خداوند متعال فرماتا ہے: جب انبياء (ع) اپنى قوموں سے نااميد ہوگئے اور ان كى قوموں نے يہ گمان كيا كہ انبياء (ع) جھوٹ بولتے ہيں تو ہمارى مدد پيغمبروں كے ليے پہنچ گئي_

الله تعالى :
الله تعالى كا نجات عطا كرنا 11، 12; الله تعالى كى امداد 7;الله تعالى كى سنتيں اور طريقے 5;الله تعالى كى مدد كى علامتيں 8;الله تعالى كى مشيت كا حتمى ہونا 14;الله تعالى كى مشيت كا قانون كے ساتھ ہونا 15
الله تعالى كى سنتيں اور روش :
مہلت دينے كى سنّت 5
اكثريت :
اكثريت كى نافرمانى 2
امم:
امم پر عذاب كے شرائط 9; كافر امم كو مہلت دينا 5
انبياء :
انبياء سے دشمنى كے آثار 3;نبياء كا اقوام كے ايمان سے نااميد ہونا 18;انبياء كا خبردار كرنا 4; انبياء كا نااميد ہونا 18;انبياء كا ہم آہنگ ہونا 4;انبياء كا ہدايت كرنا 1;انبياء كا ياور و مددگار 7;انبياء كو جھٹلانے كا گناہ 16;انبياء كو جھٹلانے والوں سے نااميد ہونا 3;انبياء كو جھٹلانے والوں كا اصرار 3; انبياء (ع) كو جھٹلانے والوں كى دشمنى 3;انبياء (ع) كو جھٹلانے انبياء (ع) كى امداد 8; انبياء (ع) كى تبليغ 1 ;انبياء (ع) كى دعوتيں 1 ;انبياء (ع) كى نااميدى كے آثار 9 ; انبياء كى نااميدى كے اسباب 3;انبياء كي نجات 11;انبياء كے پيروكاروں كى نجات 11; انبياء كے جھٹلانے والوں كا عذاب 8; انبياء كے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جھٹلانے والوں کی لجاجت 3; انبیاء کے مخالفین 2; انبیاء (ع) کے مخالفین کی سرکوبی 7

....

1) عیون اخبار الرضا ، ج 1 ، ص 202 ، ح 1; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 479، ح 251_

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) کو جھٹلانے والوں پر دنیا کا عذاب 17
توحید :
توحید پرستی کی دعوت کی اہمیت 1
جرائم :
موارد جرم 16
روایت : 18
صالحین :
صالحین کی نجات 12
عذاب :
اہل عذاب 17;عذاب استیصال سے نجات 11، 12; عذاب سے نجات 13; عذاب کو جھٹلانے کے اسباب 6; عذاب میں مہلت 5; نزول عذاب کے شرائط 10
کفار :
کفار پر عذاب 4; کفار پر عذاب میں تاخیر 6;
کفار کو ڈرانا 4; کفار کی فکر6; کفار کے ایمان لانے سے ناامیدی 9
کفر :
کفر پر اصرار کے آثار 3
گناہ :
گناہ کے موارد 16
گنہگار : 16
گنہگاروں پر دنیاوی عذاب 17;گنہگاروں پر عذاب کا حتمی ہونا 13
متقین :
متقین کی نجات 12
مجرمین : 16
نافرمانی :
انبیاء (ع) سے نافرمانی 2
ہدایت :
ہدایت کو قبول نہ کرنے کے آثار 10

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُوْلِي الأَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيثاً يُفْتَرَى وَلَـكِن تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (١١١)

یقینا ان کے واقعات میں صاحبان عقل کے لئے سامان عبرت3_ہے اور یہ کوئي ایسی بات نہیں ہے جسے گڑھ لیا جائے یہ قرآن پہلے کی تمام کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے اور اس میں ہر شے کی تفصیل ہے اور یہ صاحب ایمان قوم کے لئے ہدایت اور رحمت بھی ہے (111)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

1_ پيغمبروں اور ان كى امتوں كے واقعات مايہ عبرت اور وعظ و نصيحت پر مشتمل ہيں_
لقد كان فى قصصہم عبرة
"قصص" داستان كے معنى ميں ہے اور "قصصہم " كى ضمير" رسل" اور "امم " جو كہ گذشتہ آيت " من نشاء" " القوم المجرمين" سے سمجھے جا ر ہے ہيں كى طرف لوٹ رہى ہے _
2_ فقط عقل مند انسان ہى انبياء (ع) كے واقعات سے وعظ و نصيحت اور عبرت كا سبق ليتے ہيں _
لقد كان فى قصصہم عبرة لاولى الالباب
يہ بات واضح ہے كہ انبياء (ع) كے واقعات تمام لوگوں كے ليے باعث عبرت ہيں _ ليكن ان كو عقل مندوں كے ساتھ مختص كرنے كا مقصد يہى ہے كہ يہ لوگ انبياء (ع) كى داستانوں سے درس حاصل كرتے ہيں اور دوسرے لوگ اس سے محروم ہيں_
3_ حضرت يوسف (ع) اور ان كے بھائيوں كى داستان، مايہ عبرت اور سبق حاصل كرنے كى داستا ن ہے_
لقد كان فى قصصہم عبرة
يہ احتمال بھى ديا جاسكتا ہے كہ (قصصہم) ميں ضمير، جناب يوسف (ع) اور ان كے بھائيوں اور وہ سب لوگ جو حضرت يوسف (ع) كى داستان ميں ذكر ہوئے ہيں _ مثلاً زليخا كا كردار و غيرہ ان سب كى طرف پلٹ رہى ہے _ اس صورت ميں جملہ

(لقد كان ...) كى دلالت مذكورہ بالا معنى پر صريح اور واضح تر ہے _
4_ داستان كا عبرت انگيز ہونا اس كے شرائط حسن ميں سے ہے _
نحن نقص عليك احسن القصص ... لقد كان فى قصصہم عبرة
خداوند متعال نے جناب يوسف (ع) كى داستان كے ابتداء ميں اس بات كو بيان كياہے كہ يہ داستان بہت اچھى داستان ہے _ اور اس كے آخر ميں اسكا ہدف و مقصد، عبرت او وعظ و نصيحت كو بتايا پس قرآن مجيد ميں اچھى داستان و واقعہ وہ ہو تا ہے جس ميں عبرت و نصيحت ہو_
5_قرآن مجيد كى كلام جھوٹى اور گھڑى ہوئي نہيں تھى بلكہ سچى اور صحيح كلام تھى _
ما كان حديثاً يفترى
(كان) كى ضمير سے مراد، قرآن مجيد ہے _ آيت كريمہ (و لكن تصديق ...) ميں جو اوصاف بيان ہوئے ہيں اسى معنى كو بتاتے ہيں _
6_ قرآن مجيد اس سے بالاتر ہے كہ بشركا بنايا اور گھڑا ہوا ہو _
ما كان حديثاً يفترى
7_ فقط وہ كلام جو سچى اور صحيح ہو اور جھوٹ پر مبنى نہ ہو وہى مايہ عبرت اور سبق سيكھنے كے قابل ہے_
لقد كان فى قصصہم عبرة ... ما كان حديثاً يفترى
(ماكان ...) كا جملہ (لقد كان ...) كے جملے كے ليے علت كے مقام پر ہے _ يعنى كيونكہ قرآن مجيد سچا اور صحيح كلام ہے اسى وجہ سے اس كے واقعات سے عبرت حاصلكى جاسكتى ہے _
8_ قرآن مجيد، گذشتہ آسمانى كتابوں كى تائيد و تصديق كرنے والا ہے _
و لكن تصديق الذى بين يديہ
(تصديق) مصدر ہے اور اسم فاعل (تصديق كرنے والا) كے معنى ميں ہے اور يہ لفظ (لكن) كے ذريعے لفظ (حديثاً) پر عطف ہوا ہے _
9_ آسمانى كتابيں آپس ميں ارتباط ركھنے والى اور ايك دوسرے كے ساتھ منسلك ہيں _
و لكن تصديق الذى بين يديہ
10_ قرآن مجيد، گذشتہ آسمانى كتابوں كے ليے سچى اور صحيح دليل ہے _
و لكن تصديق الذى بين يديہ
قرآن مجيد كا گذشتہ آسمانى كتابوں كى تصديق كرنے كا معنى ممكن ہے يہ ہوسكتا ہے كہ قرآن مجيد كا نزول سبب بنا ہے كہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ان گذشتہ آسمانی کتابوں کی پیشگوئیاں کہ قرآن آنے والا ہے سچ ثابت ہوں_ اسی وجہ سے خود قرآن مجید کا نزول اس بات کو ثابت کرنے کے دلیل ہوسکتا ہے کہ وہ کتابیں سچی اور حقیقت پر مبنی تھیں_
11_ قرآن مجید نے ہر اس شيء کو واضح طور پر بیان کیا ہے

720

جس کے لیے لوگ دنیا و آخرت کی سعادت کو حاصل کرنے کے لیے محتاج ہیں _
و لکن ... تفصيل كل شيء
قرآن مجید کو (رحمت) اور (ہدایت) سے یاد کرنا خصوصا (لكن تفصيل كل شيء ...) کے بیان کے بعد اس بات کو بتاتا ہے کہ (ہر شيء) سے مراد تمام ہدایت کے طریقے اورہر وہ چیز جو رحمت کا سبب بنے اور بشر کے لیے سعادت اور خوشبختی کا موجب ہو اس کتاب میں اسکا ذکر موجود ہے_
12_ قرآن مجید، ہدایت دینے والی کتاب ہے_
لكن ہدى
13_ قرآن مجید کی ہدایات ہرقسم کی گمراہی سے منزّہ اور ذرّہ برابر گمراہی کے پیغام سے پاکیزہ ہیں _
ولكن ہديً
(ہدى) مصدر ہے لیکن یہاں اسم فاعل کے معنی میں ذکر ہوا ہے (ہدایت کرنے والا) اسم فاعل کی جگہ پر مصدر کا استعمال کرنا اس حقیقت کو بتاتا ہے_ کہ اسکا موصوف (قرآن مجید) محض ہدایت ہے _ یعنی اسکی راہنمائیوں مینکسی قسم کی گمراہی و ضلالت نہیں ہے _
14_ قرآن مجید، لوگوں کے لیے رحمت برسانے والا ہے_
و لكن ... ہديً و رحمة
15_ فقط مؤمنین ہی قرآن مجید سے ہدایت و راہنمائي اور اسکی رحمت کی بارش سے فیض یاب ہوسکتے ہیں_
و لكن ... ہديً و رحمة لقوم يؤمنون
مذکورہ معنی کی دلیل وہ کلام ہے جس کی اسی آیت کے نمبر 2 میں وضاحت بیان کی گئي ہے_

آسمانی کتابیں :
آسمانی کتابوں کی تصدیق 8; آسمانی کتابوں کی صداقت کے دلائل 10; آسمانی کتابوں کی آپس میں ہم آہنگی 9
امتیں :
امتوں کی سرنوشت سے عبرت لینا 1
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) کے قصے سے عبرت حاصل کرنا 1،2
انسان :
انسان کی معنوی و روحانی ضروریات 11
تاریخ :
تاریخ سے عبرت حاصل کرنا 1، 2
سچ بولنا :
سچے بولنے کے آثار 7
سعادت :
سعادت اخروی کے اسباب 11; سعادت دنیاوی

721

کے اسباب 11
صاحبان عقل و دانش :
صاحبان عقل و دانش کا عبرت حاصل کرنا 2; صاحبان عقل و دانش کی خصوصیات 2

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

صداقت :
صداقت کے آثار 7
عبرت :
عبرت کا پیش خیمہ 7; عبرت کے اسباب 1، 2، 3
قرآن مجید :
قرآن مجید اور آسمانی کتابیں8; قرآن مجید کا رحمت ہونا 14; قرآن مجید کا کردار 8، 10; قرآن مجید کامنزّہ ہونا5، 13; قرآن مجیدکا وحی ہونا 6; قرآن مجید کا ہدایت کرنا 12، 15;قرآن مجید کی تعلیمات 11;قرآن مجید کی خصوصیات 5، 6، 12، 14;1;قرآن مجید کی رحمت کے شامل حال 15; قرآن مجید کی صداقت 5; قرآن مجید کی فضیلت 6;قرآن مجید کے ہدایت کرنے کی خصوصیات 13
قصہ :
اچھے قصے کے شرائط 4; قصّہ سے عبرت حاصل کرنا 4
مؤمنین :
مؤمنین کا ہدایت کو قبول کرنا 15;مؤمنین کی خصوصیات 15; مؤمنین کے فضائل 15
حضرت یوسف (ع) :
حضرت یوسف (ع) کے قصے سے عبرت حاصل کرنا 3

المر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَالَّذِيَ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلَـكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يُؤْمِنُونَ (١)
المر_یہ کتاب خدا کی آیتیں ہیں اور جو کچھ بھی آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ سب برحق ہے لیکن لوگوں کی اکثریت ایمان لانے والی نہیں ہے(1)

1_" الف ، لام ،میم،ر" قرآن مجید کے رموز میں سے ہیں _
المر
2_ سورہ رعد کی آیات، قرآن مجید کا جزء ہیں _
تلك ء آيات الكتاب
(تلك) اشارہ سے مراد، سورہ رعد کی آیات ہیں پس (تلك آيات ...) سے مراد وہ آیات ہیں جو تمہارے سامنے ہیں وہ اس کتاب (قرآن مجید) کی آیات ہیں _
3_ سورہ رعد کی آیات بلند مرتبہ اور عظمت والی ہیں _
تلك ء آيات الكتاب
(تلك) دور کے لیے اشارہ ہے اگر اسکو نزديك کے مشارٌ الیہ کے لیے استعمال کیا جائے تو یہ بتاتا ہے کہ متکلم کے نزديك اسکی عظمت ہے_
4_ پیغمبر گرامی (ص) کے زمانے ہی میں قرآن مجید کی کتابت ہوئي _
تلك ء آيات الكتاب
کتاب یعنی (لکھی ہوئي ، مرتب شدہ) کا قرآن مجید پر اطلاق کرنا اس وجہ سے ہے کہ قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد اس کو لکھا جاتا تھا یا یہ احتمال دیا جاسکتا ہے کہ خداوند متعال کی طرف سے یہ تاکید ہو کہ اسکو کتاب اور لکھائي کی صورت میں لایا جائے جو بھی احتمال دیا جائے دونوں صورت میں مذکورہ معنی حاصل ہوسکتا ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

5_ قرآن مجيد اور اسكى آيات، خداوند متعال كى نشانياں ہيں_
تلك ء آيات الكتاب
(آيات) كے لفظ سے مراد، نشانياں و علامات ہيں اور قرآن مجيد كى آيات كو اس وجہ سے آيات كہا جاتا ہے كہ نازل كرنے والے كى خصوصيات كو بيان كرتى ہيں_
6_قرآن مجيد ايسى كتاب ہے جو شروع سے آخر تك حق ہے اور ہر نقص و عيب سے خالى ہےنيز ہر قسم كے باطل و نامناسب شيء سےمنزّہ ہے _
والذى أنزل اليك من ربك الحق
(الحق) ميں "الف لام" استغراق كا ہے جو تمام خصائق كو شامل ہے پس اس صورت ميں (الحق) سے مراد، حق كامل ہے كہ جسميں كم ترين باطل كى بھى جگہ نہيں_
7_ قرآن مجيد، خداوند متعال كى طرف سے كتاب ہے اور پيغمبر اسلام(ص) پر نازل ہوئي ہے_
و الذى انزل اليك من ربك الحق
8_ قرآن مجيد، ربوبيت خداوندى كا جلوہ ہے _
و الذى انزل اليك من ربك
9_ قرآن مجيد كى آيات عظيم الشان آيات ہيں كہ جن ميں تعليمات كا مواد عظيم اور بلند مرتبہ والا ہے _
تلك ء آيات الكتاب
10_ قرآن مجيد كا پيغمبر اسلام (ص) پر نزول خداوند متعال اور ان كے درميان واسطہ و رابطہ كا ذريعہ ہے _
و الذى انزل اليك من ربك الحق
(انزل) كا فاعل عبارت ميں خداوند متعال نہيں ہوسكتا كيونكہ اگر ايسا ہو تو عبارت يوں ہوگى " و الذى انزل ربك اليك الحق " يا يوں ہونى چايئے (الذى انزل اليك الحق) يعنى جہاں فاعل كو حذف كر كے فعل مجہول ذكر كيا جائے تو عبارت ميں فاعل كى طرف اشارہ نہيں كيا جاسكتا _ اسى وجہ سے انزل كا فاعل"جبريل (ع) يا ..." كوئي اور ہوگا_
11_ قرآن مجيد پر ايمان ، اس كا الہى ہونا اور اس كو ہر قسم كے باطل سے منزّہ جاننا ضرورى ہے _
و الذى أنزل اليك من ربك الحقّ و لكنّ اكثر الناس لا يؤمنون
12_ اكثر لوگ، قرآن مجيد پر ايمان نہيںلاتے اور اسكى پورى حقانيت پر يقين نہيں ركھتے _
و الذى انزل اليك من ربك الحق و لكن اكثر الناس لا يؤمنون
(لايؤمنون ...) كے متعلق ميں مطالب ہيں جو (و الذى انزل ...) سے معلوم ہوتے ہيں ان ميں سے قرآن مجيد اور اس كا حق ميں كامل درجے پر ہونا ہے_
13_ اكثر لوگ قرآن مجيد كے الہيہونے اور اس كے خداوند متعال كى طرف سے نازل ہونے پر ايمان

نہيں ركھتے _
الذى ... من ربك الحق و لكن اكثر الناس لا يؤمنون
جملہ (الذى انزل ...) ميں جو حقائق ہيں ان ميں سے قرآن مجيد كا خداوند متعال كى طرف سے ہونا ہے_ اسى وجہ سے (من ربك)كى حقيقت بھى (لا يؤمنون) كے متعلق ہے يعنى جملہ يوں ہے (لا يومنون بأن القر1ن من ربك)_
14_ اكثر يا سب لوگوں كا قرآن مجيد پر ايمان نہ لے آنا خلاف توقعہے _
و الذى انزل اليك من ربك الحق و لكن اكثر الناس لا يؤمنون
مذكورہ بالا معنى حرف (لكن) جو استدراك كے معنى ميں ہے سے حاصل ہوتا ہے _ كيونكہ جب مخاطب اس حقيقت كو سن لے كہ قرآن مجيد سراپا حق ہے تو اس سے يہ توقع كرتا ہے كہ تمام لوگ ايمان لے آئے ہيں ليكن لفظ (لكن) اس فكر كو ختم كرتے ہوئے كہہ رہا ہے كہ ايسے نہيں ہوا بلكہ اكثر لوگ ايمان نہيں لائے _
15_ اكثر لوگوں كا كسى طرفجھكاؤ ہونا يا نہ ہونا اسكى حقانيت اور عدم حقانيت كى دليل نہيں ہے_
و لكنّ اكثر الناس لا يؤمنون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

16_ " عن سفیان ... الثوری ، قال : قلت لجعفر بن محمد ... یا بن رسول الله ما معنی قول الله عزوجل ... " المر" قال(ع) ... فمعناۃ: انا الله المحی الممیت الرازق " (1)
سفیان ثوری سے روایت ہے کہ میں نے جعفر ابن محمد (اما م صادق (ع)) سے عرض کی اے فرزند رسول (ص) الله تعالی کے اس قول (المر) سے کیا مراد ہے _ حضرت نے فرمایا ...اس سے مراد یہ ہے (میں الله زندہ کرنے والا اور مارنے والا،روزی دینے والا ہوں) روایت سے یہ مراد ہے کہ (الف) (انا) کا رمز ہے (ل) سے الله تعالی مراد ہے _ (م) رمز ہے "محیی اور ممیت " کا اور (ر) رمز ہے" رزّاق "کا _

آیات الہی : 5
الله تعالی :
الله تعالی کا زندگی عطا کرنا 16; الله تعالی کا رازق ہونا 16; الله تعالی کی ربوبیت کی نشانیاں 8
اکثریت :
اکثریت کا بے ایمان ہونا 12، 13، 14; اکثریت کا کردار 15
امور :
تعجب آور امور 14
....

1) معانی الاخبار ، ص 22، ح 1 ; نور الثقلین ،ج 2 ، ص 480 ، ح 3 _

آنحضرت :
آنحضرت پر وحی 7، 10
ایمان :
قرآن مجید پر ایمان نہ لانا 12، 13، 14;قرآن مجید کی حقانیت پر ایمان 11; قرآن مجید کے وحی ہونے پر ایمان 11
حروف مقطعہ : 1
حروف مقطعہ سے مراد 16
حقانیت :
حقانیت کامعیار 15
روایت : 16
سورہ رعد :
سورہ رعد کی آیات 2; سورہ رعد کی عظمت 3
قدر و قیمت کا اندازہ لگانا :
اکثریت سے قدر و قیمت کا اندازہ لگانا 15
قرآن مجید :
قرآن مجید کا آیات الہی سے ہونا 5; قرآن مجید کا جمع کرنا 4;قرآن مجید کا نزول 7; قرآن مجید کا وحی ہونا 7، 13; قرآن مجید کا ہر عیب و نقص سے پاك ہونا 6; قرآن مجید کی آیات 2، 5; قرآن مجید کی تاریخ 4; قرآن مجید کی تعلیمات 9;قرآن مجید کی خصوصیات 6، 8، 9; قرآن مجید کی حقانیت 6; قرآن مجید کی کتابت 4;قرآن مجید کے آیات کی عظمت 3، 9; قرآن مجید کے رموز 1;قرآن مجید کے نزول کاواسطہ 10

اللّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لأَجَلٍ مُّسَمًّى يُدَبِّرُ الأَمْرَ يُفَصِّلُ الآيَاتِ لَعَلَّكُم بِلِقَاء رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ (٢)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

الله ہی وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر کسی ستون کے بلند کردیا ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو اس کے بعد اس نے عرش پر اقتدار قائم کیا اور آفتاب و ماہتاب کو مسخر بنایا کہ سب ایك معینہ مدت1_تك چلتے رہیں گے وہی تمام امور کی تدبیر کرنے والاہے اور اپنی آیات کو مفصل طور سے بیان کرتاہے کہ شاید تم لوگ پروردگار کی ملاقات کا یقین پیدا کرلو (2)

1_ خداوند متعال آسمانوں کو بلند کرنے والا ہے _
الله الذی رفع السموات
2_کائنات متعدد آسمانوں کی حامل ہے_
رفع السموات
3_ آسمانوں کو نامرئي ستونوں پر بنایا اور کھڑا کیا گیا ہے_
رفع السموات بغیر عمد تونہ
(عَمَدَ) عمود کی جمع ہے یا اسم جمع ہے جو ستونوں کے معنی میں ہے اور (ترونہا) کا جملہ (عمد) کے لیے صفت ہے _ اس صورت میں (رفع السموات) کا معنی یہ ہوگا کہ خداوند متعال نے آسمانوں کو ایسے ستونوں کے بغیر جو قابل مشاہدہ ہوں قائم کیا ہے _ اس جملے کا مفاد یہ ہوگاکہ ستون ہیں لیکن تم ان کو نہیں دیکھ سکتے ہو _
4_ خداوند متعال، عرش (تمام کائنات) پر تسلط اور حکومت رکھتا ہے _
ثم استوی علی العرش
(استوا) کے معانی میں سے ایك معنی تسلط رکھن

بھی ہے _ اور (ثم) رتبہ تراخی کے معنی میں ہے جو بات جملےکے اس مفہوم کو بیان کرتی ہے کہ آسمانوں کو بلند کرنے سے مہم بات یہ ہے کہ وہ عرش پر تسلط رکھتا ہے _
5_ چاند و سورج، خداوند متعال کے تابع اور اس کے حکم کے پابند ہیں _
سخر الشمس و القمر
(تسخیر) (سخّر) کا مصدر ہے جو رام کرنے اور غلبہ حاصل کرنے کے معنی میں آتا ہے _
6_ آسمان ، عرش ، خورشید اور چاند ہمیشہ معین و مخصوص طریقے سے حرکت میں ہیں _
کل یجری لاجل مسمیّ
(کل) کا مضاف الیہ ایك محذوف ضمیر ہے جو (السموات) (عرش) (شمس) و (قمر) کی طرف لوٹتی ہے (مسمّي) یعنی معین و مشخص کے معنی میں ہے (اجل) لغت میں معینمدت کے معنی میںہے اور مدت کے ختم ہونے کے معنی میں بھی آتا ہے _ مذکورہ بالا معنی دوسرے معنی کی صورت میں ہے واضع رہے کہ اس صورت میں (لأجل) میں جو لام ہے وہ (الی) کے معنی میں ہوگی _
7_ آسمانوں کی حرکت، عرش ، خورشید وچاند کی دنیا میں زندگي، ایك معین مدت کے، ختم ہونے تك ہے _
کل یجری لأجل مسمیّ
مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ (لاجل) کا معنی مدتکیا جائے اور (لاجل) میں "لام " آیت اور ہدف کے معنی میں ہو _
8_ آسمانوں اور خورشید وچاند (کائنات خلقت) کی زندگی محدود اور ختم ہونے والی ہے _
کل یجری لاجل مسمیّ
9_ خداوند متعال، کائنات کے امور کو منظم و مرتب کرنے والا ہے _
یدبّر الامر
10_ کائنات و جہان کے امور کو نظم و ترتیب دینا فقط آسمانوں کو بلند کرنے ، عرش پر تسلّط رکھنے اور خورشید و ماہ کو اپنے اختیار میں رکھنا ہے _
الله الذی رفع السموات ... یدبّر الامر
(الله الذی ...) کی ترکیب میں دو احتمال دیئےئے ہیں :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

1_(اللہ) مبتداء اور (الذی) اسکی صفت ہے اور جملہ (يدبر الامر) (اللہ) كے ليے خبر ہے _
2_ (اللہ) مبتداء اور (الذی) اس كے ليے خبر ہے _ مذكورہ بالا معنى دونوں ہى صورتوں ميں حاصل ہوتا ہے ليكن دوسرے احتمال ميں مذكورہ معنى پر دلالت روشن اور واضح ہے _
11_ متعدد آسمانوں كى خلقت اور اسكا بلند كرنا ، خورشيد و چاند كو مسخر كرنا يہ خداوند وحدہ لا شريك كى قدرت اور اقتدار كى نشانياں اور كائنات ميں اس كى تدبير كى وحدانيت و يكتائي پر دلالت كرتے ہيں _

728

يفصّل الايات
(اللہ الذى رفع السموات) كا جملہ اس بات كى حكايتكرتاہے كہ(آيات) كا متعلق خداوندمتعال كااقتدار اور اسكا كائنات پر تسلّط اور مخلوقات كائنات ميں نظم و تدبر ہے _پس عبارت يوں ہوگى (يفصل الايات الدّالة على قدرتہ و ...)
12_ خداوند متعال نے كائنات كى موجودات كو ايك دوسرے سے عليحدہ اور جداگانہ بنايا ہے تا كہ ہر ايك شيء اسكى وحدانيت اور قدرت كى كائنات ميں نظم و تدبّر كى نشانى و گواہ ہو _
يفصّل الايات
(الايات) (نشانياں) سے مراد، كائنات كے موجودات مثل آسمان ، زمين ، پودے و غيرہ ... ہوسكتے ہيں اور ممكن ہے اس سے مراد، آيات قرآنى ہوں _ ليكن مذكورہ بالا معنى احتمال اول كى صورت ميں ہے واضع رہےكہ (تفصيل) جو كہ (يفصّل) كا مصدر ہے اسكا معنى جداگانہ بنانا اور دوسرے سے ممتاز، عليحدہ كرنا ہے _
13_ قرآن مجيد، خداوند متعال كے اقتدار كے دلائل اور اس كى نشانيوں كو بيان كرنے والا اور كائنات كے امور ميناس كے نظم و ترتيب كو روشن و واضح كرنے والا ہے_
يدبر الامر يفصّل الايات
مذكورہ بالا معنى ميں (آلايات) سے مراد ،آيات قرآن لى گئي اس صورت ميں (تفصيل) (جدا كرنے) سے مراد واضح و روشن كرنا اور وضاحت سے بيان كرنا ہے _
14_ خداوند متعال، تمام انسانوں كا پروردگار اور رب ہے_
لعلّكم بلقاء ربّكم توقنون
15_ كائنات كا نظام (آسمانوں كا بلند ہونا ، خورشيد و چاند اور ان كى حركت كا فرمان الہى كے تحت رام ہو نا) خداوند متعال كى ربوبيت كى دليل اور نشانى ہے_
اللّہ الذى رفع السموات ... لعلكم بلقاء ربكم توقنون
چونكہ آيت كريمہ كے ابتداء ميں (اللہ الذى ...) كے جملے سے خداوند متعال كى توصيف و تعريف كى گئي ہے پس ظاہر يہ تھاكہ (لعلكم ...) كے جملے كو بھى (لعلّكم بلقاء اللہ) لايا جائے يہ تبديلى لانا يعنى لفظ (اللّہ) كى جگہ پر (ربكم)كو ذكر كرنا يہ بتاتا ہے كہ يہاں (اللہ) كى خصوصيات يعنى اسكى ربوبيت كے اثبات كو مد نظر ركھا گيا ہے _
16_ تمام انسان، خداوند متعال سے ملاقات كريں گے اور اسكے حضور ميں حاضر ہوں گے _
لعلّكم بلقاء ربكم توقنون
17_قيامت كا برپا ہونا ايك ايسا قانون و اصل ہے كہ اس پر يقين و اطمينان ركھنا چاہيئے_
لعلكم بلقاء ربّكم توقنون
(ملاقات پروردگار)قيامت كے برپا ہونے سے

729

كنايہ ہے _كيونكہ وہ ايسا ميدان ہوگا كہ جہاں ربوبيت الہى انسانوں كو ملموس اور محسوس ہوگى _ اور وہ اسے عين اليقين كى حد تك محسوس كريں گے_
18_ قرآن مجيد كا قدرت و نظم و تدبيرالہى اور اس كے كائنات پر تسلّط كو بيان كرنے كے مقاصد ميں سے ايك مقصد يہ ہے كہ انسانوں كو اس بات پر معتقد كرے اور يقين دلائے كہ قيامت اور لقاء پروردگار حتمى ہے _
يفصّل الايات لعلّكم بلقاء ربكم توقنون
مذكورہ معنى اس صورت ميں ہے كہ (الايات) سے مراد آيات قرآنى ہوں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

19_ کائنات کے موجودات اور اس کے نظام میں دقت کرنا، قیامت پر یقین پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے _
الله الذی رفع السموات ... یفصّل الآیات لعلکم بلقاء ربکم یوقنون
مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ (الایات) سے مراد، آیات تکوینی مثلاً آسمانوں کا بلند ہونا و غیرہ ہوں_
20_ خداوند متعال کا کائنات کی خلقت پر قدرت رکھنا اور اس کے امور میں نظم و ارتباط دینا یہ دلیل ہے کہ وہ قیامت کو برپا اور ایجاد کرنے پر قدرت رکھتا ہے_
اللّہ الذی رفع السموات ... یفصّل الایات لعلکم بلقاء ربکم توقنون
21_ خداوند متعال اور اس کے صفات کی شناخت ، انسان کا معاد وپر یقین رکھنے کا سبب بنتی ہے _
الله الذی ... لعلکم بلقاء ربکم توقنون
22_ " عن ابی الحسن الرضا (ع) ... فی قولہ تعالی " بغیر عمد ترونہا " ... فقال ثم عمد: و لکن لا ترونہا " (1)
امام رضا (ع) سے خداوند متعال کے اس قول (بغیر عمد ترونہا) کے بارے میں روایت ہو ئي ہے کہ حضرت (ع) نے فرمایا وہاں ستون ہیں لیکن تم ان کو نہیں دیکھ سکتے ہو _

اجل :
اجل معیّن 7، 8
آسمان :
آسمانوں کا متعدد ہونا 2; آسمانوں کا بلند و بالا ہونا 1، 3 ،10،11، 15;آسمانوں کی حرکت 6; 15; آسمانوں کی بناوٹ 3;آسمانوں کی حرکت کا فلسفہ 7; آسمانوں کی خلقت 11;آسمانوں کی زندگی 8; آسمانوں کے ستون 3، 22
آفاقی نشانیاں : 12، 15
الله تعالی :
....

1) تفسیر قمی ، ج 2 ، ص 328; نور الثقلین ،ج 2 ، ص 480 ح 5

الله تعالی کا عرش پر قدرت رکھنا 4; الله تعالی کی تدبیر کے دلائل 15; الله تعالی کی حاکمیت 4;الله تعالی کی حاکمیت کی نشانیاں 18; الله تعالی کی خصوصیات 10;الله تعالی کی ربوبیت 14; الله تعالی کی شناخت کے آثار 21;الله تعالی کی قدرت 20;الله تعالی کی قدرت کی نشانیاں 11، 13، 18;الله تعالی کی قدرت کے آثار 20; الله تعالی کی قہاریت 5; الله تعالی کے افعال 1;الله تعالی کے نظم کی تدبیر9; نظم و ارتباط کی نشانیاں 11، 12، 13، 18;الله تعالی کے نظم کی تدبیر 9;الله تعالی کے نظم وتدبیر کے آثار 20
انسان :
انسانوں کی تربیت کرنے والا 14
ایمان :
الله تعالی سے ملاقات پر ایمان 18;ایمان کا سرچشمہ 19; قیامت پر ایمان 19; معاد پر ایمان 18
توحید :
توحید ربوبی کی نشانیاں 11، 12
چاند :
چاند پر حاکم ہونا 10;چاند کاتسلیم ہونا 5، 15; چاند کی تسخیر 11; چاند کی حرکت 6، 15;چاند کی حرکت کا فلسفہ 7;چاند کی عمر 8
خورشید :
خورشید پر حکومت کرنا 10;خورشید کا تسلیم ہونا 5، 15; خورشید کو مسخر کرنا 11; خورشید کی حرکت 6، 15; خورشید کی حرکت کا فلسفہ 7; خورشید کی عمر 8
دین :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اصول دین 17
روایت : 22
عرش :
عرش کا حاکم 10; عرش کی حرکت 6; عرش کی حرکت کا فلسفہ 7
قرآن مجید :
قرآن مجید کی تعلیمات 13;قرآن مجید کے مقاصد 18
قیامت :
قیامت کا حتمی ہونا 17; قیامت کے حتمی ہونے کے دلائل 20
کائنات :
کائنات کا حاکم 4، 18;کائنات کا قانون کے دائرے میں ہونا 6;کائنات کی تدبیر کرنے والا 10 ; 20;کائنات کی خلقت 20;کائنات کی عمر کا محدود ہونا 8;کائنات میں مطالعہ کرنے کے آثار 19
لقاء اللہ :
لقاء اللہ کا حتمی ہونا 16
موجودات :
موجودات میں امتیاز کا فلسفہ _12
یقین:
قیامت پر یقین 17; قیامت پر یقین کے اسباب 21

وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَاراً وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (٣)

وہ خدا وہ ہے جس نے زمین کو پھیلایا 2_ اور اس میں اٹل قسم کے پہاڑ قرار دئے اور نہریں جاری کیں اور ہر پھل کا جوڑا3_ قرار دیا وہ رات کے پردے سے دن کو ڈھانك دیتاہے اور اس میں صاحبان فکرونظر کے لئے بڑی نشانیاں پائي جاتی ہیں(3)

1_ خداوندمتعال، زمین کا فرش بچھانے والا اور دریاؤں و پہاڑوں کو اس کے دل میں قرار دینے والا ہے _
و ہو الذی مد الارض و جعل فیہا رواسی و انہار
(مد) پھیلانے اور بچھانے کے معنی ہیں ہے "رواسي" (جمع راسیہ) ہے جو سیدھے پہاڑوں کے معنی میں ہے _
2_ آسمانوں اور زمین کی پہلی شکل میں تغیر اور تبدیلیآئي ہے _
رفع السموات ... مد الارض
(رفع السموات) کا ظاہری جملہ یہ ہے کہ بلند کرنے کی یہ صفت آسمانوں کے لیے لائي گئي ہے_ یعنی ابتداء خلقت میں یہ آسمان ائھائے نہیں گئے تھے _ خداوند متعال نے ان کو بلند کیا ہے اور (مد الارض) بھی اس معنی میں ہے کہ زمین ابتداء میں بچھائي نہیں گئي تھی خداوند متعال نے اسکے فرش کو بچھایا _
3_ خداوند متعال، زمین مینگیاہ اور پھلوں کو خلق کرنے والا ہے _
و من کل الثمرات جعل فیہا زوجین اثنین

(ثمرات) "ثمرہ ..." کی جمع ہے اور میووں کے معنی میں ہے نیز درختوں کے معنی میں بھی آتا ہے _ (قاموس المحیط) سے یہ معنی لیا گیا ہے)
4_ پودے اورپھلوں میں سے ہر ایك کی دوانواع نر و مادہ ہیں
و من کل الثمرات جعل فیہا زوجین اثنین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(زوجين) لغت ميں ايك جفت و جوڑے كے معنى ميں ہے اور جفت سے ايككے معنى ميں بھى ہے _(زوجين) دوسرے معنى كے لحاظ سے ہے_ اسى صورت ميں (زوجين) يعنى دو چيز ايك زوج ہے اور ايك اسكا دوسرا ساتھى ہے _ (اثنين) زوجين كى تاكيد ہے_

5_ خداوند متعال ہميشہ رات كى تاريكى سے دن كےچہرے كو چھپاتا ہے _

يغشى الليل النہار

(غشاء)" يغشي" كا مصدر ہے جوچھپانا اور قرار دينے كے معنى ميں آتا ہے _ (يغشى) صيغہ فعل مضارع كو "مد " اور" جعل" فعل ماضى كے مقابلے مينلانا يہ معنى دے رہا ہے كہ رات دن كے چہرے كو مسلسل چھپاتى ہے _

6_ زمين اور اسكا فرش بچھانا _ محكم و استوار پہاڑ، نہر، زوجين پودے اور شب و روز كا ہميشہ ہونا يہ سب خداوند متعال كى كائنات ميں تدبيركى وحدانيت كے دلائل ہيں _

ان فى ذلك لايات لقوم يتفكرون

7_ فقط صاحبان عقل و فكر ہى كائنات (زمين ، پہاڑ ، نہريں ،و غيرہ) ميں خداوند متعال كے وجود اور مدبر ہونے كى دلالت كو سمجھتے ہيں _

ان فى ذلك لايات لقوم يتفكرون

8_كائنات كى مخلوقات ميں غور و فكر،انسان كو خداوند متعال كى شناخت اور اسكو اس ہستى كے مدبر جاننے ميں راہنمائي كرتا ہے _

ہو الذى مدّ الارض ... إنّ فى ذلك لايات لقوم يتفكرون

9_ خداوند متعال اور كائنات كى مخلوقات كى پہچان كے ليے غور و فكر كرنا،ايك وسيلہ ذريعہ ہے _

ہو الذى مذ الارض ... ان فى ذلك لايات لقوم يتفكرون

10_كائنات كى مخلوقات، انسانوں كے يے قيامت اور آخرت كى نشانيوں پر مشتمل ہے _

ان فى ذلك لايات لقوم يتفكرون

مذكورہ بالا معنى اس صورت ميں ہو سكتا ہے كہ لفظ (آيات) كا متعلق (لعلكم بلقاء ربكم توقنون)كے قرينے كى وجہ سے لقاء و ملاقات پروردگار اور قيامت كا برپا ہونا ہو_

11_ كائنات كى مخلوقات ميں غور و فكر كرنا، لقاء پروردگار اور قيامت كے برپا ہونے كا يقين دلواتا ہے _

انّ فى ذلك لأيات لقوم يتفكرون

آسمان :

آسمانوں ميں تغير و تبديلى 2

آفاقى نشانياں : 6، 9

الله تعالى :

الله تعالى كى تدبير 7; الله تعالى كى خالقيت 3;الله تعالى كى شناخت كا پيش خيمہ 9;الله تعالى كے افعال 1، 5; الله تعالى كے طريقہ كى شناخت 8

ايمان:

ايمان لانے كا سبب 11; قيامت پر ايمان 11; لقا الله پر ايمان 11

پودے :

پودوں كا خالق 3; پودوں ميں جفت و زوجين كا ہونا 4، 6

پہاڑ:

پہاڑوں كا مستقر ہونا 6; پہاڑوں كے استقرار كا سبب 1

توحيد:

توحيد ربوبيت كى نشانياں 6

روز:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

روز کا چھپنا 5; روز کا دوام 6
زمین:
زمین کی تاریخ 2; زمیں کی شکل 2; زمینکی وسعت 6; زمین کی وسعت کا سبب 1; زمین میں تغیر و تبدیل 2
شب :
شب کا دوام 6;شب کی تاریکی 5
شناخت:
شناخت کا آلہ 9; شناخت کے منابع 9
غور و فکر :
غور و فکر کے آثار 8، 9، 11
قیامت :
قیامت کے دلائل 10
متفکرین :
متفکرین کا خدا کو پہچاننا 7
متفکرین اور آسمانی نشانیاں: 7
میوہ جات :
میوہ جات کا خالق 3; میوہ جات میں زوجیت کا ہونا 4
نہریں:
نہروں کا جاری ہونا 6; نہروں کا سبب 1

وَفِي الأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَى بِمَاء وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ فِي الأُكُلِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (٤)
اور زمین کے متعدد ٹکڑے آپس میں ایك دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اور انگور کے باغات ہیں اور زراعت ہے اور کھجوریں ہیں جن میں بعض دو شاخ کی ہیں اور بعض ایك شاخ کی ہیں اور سب ایك ہی پانی سے سینچے جاتے ہیں اور ہم بعض کو بعض پر کھانے میں ترجیح دیتے ہیں اور اس میں بھی صاحبان عقل کے لئے بڑی نشانیاں پائي جاتی ہیں (4)

1_زمین بہت سے ٹکڑوں پر مشتمل ہے اور مختلف سرزمینوں کو ایك دوسرے کے ساتھ ملایا گیا ہے _
و فی الارض قطع متجاورات
(قطع)" قطعة" کی جمع ہے جو اجزاء اور اقسام کے معنی میں ہے _ اور(تجاور) " متجاورات" کا مصدر ہے جو ایك دوسرے کے نزدیك اور ہم جوار ہونے کے معنی میں ہے _ سرزمینوں کو مختلف حصوں اور ٹکڑونکے وصف میں بیان کرنے کا معنی یہ ہے کہ ان میں تفاوت اور فرق ہے اس وجہ سے (قطع متجاورات) سے مراد یہ ہے کہ زمین، کے مختلف مناطق اگر چہ ایك دوسرے کے نزدیك اور متصل ہیں لیکن ایك دوسرے سے متفاوت اور مختلف ہیں _
2_ زمین انگور، کے درخت کے باغوں کی جگہ اورقابل کاشت زمین کو اپنے اندر جگہ دیئے ہوئے ہے _
و فی الأرض ...جنّات من اعناب و زرع
(جنّة) (جنّات) کا مفرد ہے جو کہ باغ و بوستان کے معنی میں ہے کیونکہ درختوں کی وجہ سے زمین چھپ جاتی ہے اسی وجہ سے اسکو بوستان کہ

جاتا ہے اور اس کے لے درختونکا کلمہ لایا گیاہے (زرع) اگنے کے معنی میں ہے یا اس شي کو کہتے ہیں جو اگ چکی ہو _ اس آیت شریفہ میں دوسرا معنی مراد لیا گیا ہے _
3_ زمین، کھجور کے درختوں کو اگانے والی اور ان درختوں کو اپنے اندر جگہ دینے والی ہے جو ایك جڑ و ریشہ رکھتے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہوں یا علیحدہ علیحدہ رکھتے ہوں_
و فی الارض ... نخیل صنوان اور غیر صنوان
(نخیل) (نخل) کی جمع ہے جس کا معنی کھجور کے درخت ہیں (صنوان) (صنو) کی جمع ہے جو ایسے چند کھجور کے درختوں کو کہا جاتا ہے جو ایك ہی جڑ رکھتے ہوں ان میں سے ہر ایك درخت کو (صنو) کہا جاتا ہے _
4_ انگور کے درخت اور کھجور کے درخت اور دوسرے پودے اگر چہ آبیاری کے لیے ایك ہی پانی سے سیراب ہوتے ہینلیکن پھل اور میوہ جات مختلف اور متفاوت رکھتے ہیں _
جنّات من اعناب و زرع و نخیل ... یسقی بماء واحد: و نفضل بعضہا علی بعض فی الأکل
5_ خداوند متعال، پودوں اور درختوں کے پھلوں اور میوں کے درمیان ذائقہ کو تبدیل کرنے والا اور بعض کو بعض پر ترجیح دینے والا ہے _
و نفضل بعضہا علی بعض فی الأکل
(أکُل) پھل اور ثمرہ کے معنی میں ہے اور تمام غذائوں پر بھی بولا جاتا ہے _
6_ زمین اور اس کے مختلف حصے ، درخت اور سر سبز و شاداب فعصلیں، خداوند عالم کے وجود اور کائنات میں اس کی تدبیر کی وحدانیت کی علامت ہیں _
انّ فی ذلك لأیات لقوم یعقلون
7_ درختوں میں مختلف قسم کے پھل ہونا اور زراعت کی پیدا وار کامتفاوت ہونا جب کہ ایك ہی پانی سے سب سیراب ہوتے ہیں یہ سب خداوند عالم کی توحید اور کائنات کی تد بیرمیں و حدانیت کی علامت ہیں_
یسقی بماء واحد: و نفضل بعضہا علی بعض فی الأکل انّ فی ذلك الأیات لقوم یعقلون
8_ مختلف درختوں اور پودوں کا طبیعی پانی سے ایك ہی انداز سے سیراب ہونا، خداوند متعال کے وجود اور کائنات میں اس کی تدبیر کی وحدانیت کی علامت ہیں _
یسقی بماء واحد: ...انّ فی ذلك لأیات لقوم یعقلون
9_ فقط صاحبان عقل و فہم ہی ربوبیت الہی اور کائنات کی تدبیرمیں اسکی وحدانیت کو درك کرسکتے ہیں_
انّ فی ذلك لأیات لقوم یعقلون
10_ عقل، ربوبیّت الہی کی پہچان اور طبیعی پیدا ہونے

والی اشیاء کے ذریعہ اس کی شناخت کا وسیلہ ہے _
انّ فی ذلك لأیات لقوم یعقلون
11_طبیعی موجودات میں غور و فکر کرنا انسان کو خداوند متعال کی شناخت اور کائنات کے امور میں اس کی تدبیر کی وحدانیت کی طرف ہدایت کرتا ہے _
انّ فی ذلك لأیات لقوم یعقلون
12_ کائنات کے امورکی تدبیر کو خداوند متعال کے اختیار سے خارج خیال کرنا، جہالت اور فکری کمزوری ہے_
انّ فی ذلك لأیات لقوم یعقلون
13_ کائنات کے موجودات میں غور و فکر کرنا، لقا اللہ اور قیامت کے برپا ہونے میں یقین حاصل ہونے کا پیش خیمہ ہے _
انّ فی ذلك لأیات لقوم یعقلون
مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ لفظ (آیات) کا متعلق جملہ (لعلکم بلقاء ربکم توقنون) کے قرینہ کی وجہ سے سابقہ آیات میں لقاء اللہ اور قیامت کا بر پا ہونا ہو_

آسمانی نشانیاں : 6، 7، 8، 10، 11
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی ربوبیت 12; اللہ تعالی کی شناخت کا طریقہ 11;اللہ تعالی کی شناخت کا وسیلہ 10; اللہ تعالی کے اختیارات کی حدود 12;اللہ تعالی کے افعال 5
انگور :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

انگور کے باغ 2; انگوروں کے درخت 4
ایمان :
ایمان کا پیش خیمہ 13; قیامت پر ایمان 13; لقاء اللہ پر ایمان 13
پودے :
پودوں کی خوراك 4، 7، 8
پھل:
بعض پھلوں کا افضل ہونا 5; پھلوں کا کردار 6; پھلوں کی اقسام 4، 7; پھلوں کی مختلف اقسام کا سبب 5
توحید :
توحید ربوبی کا پیش خیمہ 11; توحید ربوبی کی نشانیاں 7، 8 ;توحید ربوبی کے دلائل 16
جہالت :
جہالت کی نشانیاں 12
درخت :
درختوں کا کردار 6;درختوں کی اقسام 4; درختوں کی اقسام کا سبب 7
زمین :
زمین کا کردار 6; زمین کی حالت 1; زمین کی خصوصیات 1;زمین میں باغات 2، 3;زمین میں سر سبز و شاداب فصلیں 2

737

زمین :
زمینوں میں تفاوت 1
شناخت :
شناخت کرنے کا آلہ 10 ;شناخت کرنے کے منابع و مراکز 10
عقل :
عقل کا کردار 10
عقلاء :
عقلاء کی توحید ربوبی 9; عقلاء کی خدا شناسی 9; عقلاء کی قدرت 9;عقلاء کے فضائل 9
غور و فکر :
غور وفکر کی اہمیت 13;غور و فکر کے آثار 11، 13; غور و فکر نہ کرنے کی نشانیاں و علامات 12
فکر :
غلط فکر کرنا 12
کھجور :
کھجوروں کے باغ 3; کھجوروں کے درخت 4; کھجوروں کے درختوں کی خصوصیات 3
کائنات :
کائنات میں غور و فکر کرنا 13
موجودات :
موجودات کا کردار و نقش 10;موجودات میں غور وفکر کرن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَإِن تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَئِذَا كُنَّا تُرَاباً أَئِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ أُوْلَـئِكَ الَّذِينَ كَفَرُواْ بِرَبِّهِمْ وَأُوْلَئِكَ الأَغْلاَلُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَأُوْلَـئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدونَ (٥)

اور اگر تمھیں کسی بات پر تعجب ہے تو تعجب کی بات ان لوگوں کا یہ قول ہے کہ کیا ہم خاك ہوجانے کے بعد بھی نئے سرے سے دوبارہ پیدا کئے جائیں گے _یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کا انکار کیا ہے اور انھیں کی گردنوں میں طوق ڈالے جائیں گے اور یہی اہل جہنم ہیں اور اسی میں ہمیشہ رہنے والے ہیں (5)

1_ انسان مرنے کے بعد خاك میں تبدیل ہونے کے بعد قیامت کے میدان میں حاضر ہونے کے لیے

دوبارہ زندہ ہوگا اور نئي زندگی پائے گا _
اء ذا كنّا تراباً اء نا لفی خلق جدید
2_ انسان مرنے کے بعد اور خاك ہوجانے کے بعد قیامت کے میدان میں حاضر ہونے کے لیے جدید و نئي زندگی پائے گا_
أء نا لفی خلق جدید
(فی) کا لفظ (انا لفی خلق جدید) میں یہ معنی دیتا ہے کہ خاك ہوجانے کے بعد انسان کی نئي زندگی شروع ہو جاتی ہے اور انسان نئي پیدا ئشے کے یے آمادہ ہوتا ہے _
3_ قیامت کاانکار کرنے والے، خاك میں تبدیل مردونکے زندہ ہونے کو ناممکن کام خیال کرتے ہیں _
أذا كنّا تراباً أء نا لفی خلق جدید
جملہ (اء ذا ...) میں استفہام انکاری ہے _ اور اسکا تکرار،انکار کی شدّت اور غیر ممکن ہونے کو بتاتا ہے _
4_ انسانوں کو دوبارہ زندگی ملنے کو غیر ممکن سمجھنا، آخرت کے میدان میں قیامت کے وجود سے انکار کرنے والوں کی دلیل ہے _
ا ء ذا كنّا تراباً اء نا لفی خلق جدید
5_ قیامت کا انکار کرنے کی بات ،تعجب آور اور دلیل و منطق سے خالی ہے _
و ان تعجب فعجب قولہم
اس پر توجہ کرتے ہوئے کہ فعل (تعجب) کا متعلّق ذکر نہیں کیا گیا تو (ان تعجب) کا معنی یہ ہوگا اگر تم تعجب کرنے والے ہو تو تم پر یہ حالت عارض ہوتی ہے ...
6_ قیامت کا انکار، ربوبیت الہی کے انکار کے برابر اور مترادف ہے _
اولئك الذين كفروا بربہم
7_ انسانوں پر خداوند متعال کی ربوبیّت،اس بات کی متقاضی ہے کہ مرنے کے بعد انسانوں کے لیے دوبارہ زندگی اور قیامت کو تشکیل دیا جائے _
اولئك الذين كفروا بربّہم
8_ خداوند متعال کا انسانوں کے لیے پرودگار ہونے پر یقین رکھنا ،انسانوں کو اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ قیامت کو قبول کیا جائے اور مرنے کے بعد دوبارہ آخرت کے میدان میں حاضر ہونے پر ایمان لا یا جائے _
اولئك الذين كفروا بربہم
9_ خداوند متعال کی ربوبیّت، تمام لوگوں حتی کافروں کو بھی شامل ہے _
اولئك الذين كفروا بربہم
10_ قیامت سے کا انکار ، جہل و نادانی کا نتیجہ ہے اور انسان کی ترقی اور بلندی کے لیے مانع ہے _

اولئك الأغلال فی اعناقہم
(اغلال) "غلّ" کی جمع ہے اور بند و زنجیروں کے معنی میں ہے _ اگر اس سے اسکا حقیقی معنی مراد ہو تو اس صورت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں جملہ (اولئك الأغلال فی اعناقہم) کا معنی قیامت اور ربوبیت الہی سے انکار کرنے والوں کی سزا اور انجام کو بیان کرتا ہے _ نیز اس سے مجازی معنی مراد لیاجاسکتا ہے (بند و زنجیر جہالت و نادانی ، خرافات اور غلط رسم و رواج و غیرہ) تو اس صورت میں جملہ (اولئك ...) کا معنی یہ ہوگا کہ جو ربوبیت الہی اور قیامت و معاد پر ایمان نہیں رکھتے اس کی وجہ اور اسباب یہی ہیں_

11_ ربوبیت الہی اور معاد کا انکار کرنے والوں کو قیامت کے دن ان کی گردنوں میں زنجیروں اور طوق کو ڈالا جائے گا_

اولئك الأغلال فی اعناقہم

12_ قیامت کے منکر، دوزخ کی آگ میں گرفتار ہوں گے _

اولئك اصحاب النّار ہم فیہا خالدون

13_ آخرت کے میدان کی کوئي انتہا نہیں ہے اور دوزخ اور اس کی آگ ہمیشہ رہنے والی ہے _

ہم فیہا خالدون

14_ انسان، آخرت میں فنا ہونے والا نہیں ہے بلکہ ہمیشہ باقی رہے گا _

ہم فیہا خالدون

آخرت :

آخرت کا ہمیشہ ہونا 13; آخرت کی خصوصیات 14; آخرت میں ہمیشہ زندہ رہنا 14

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کی ربوبیت کی تکذیب 6; اللہ تعالی کی ربوبیت کی خصوصیات 9;اللہ تعالی کی ربوبیت کی عمومیت9;اللہ تعالی کی ربوبیت کے آثار 7

اموات :

اموات کا آخرت میں زندہ ہونا 1، 2

امور:

تعجب آور امور 5

انسان :

انسان کا حشر و نشر 1، 2;انسان کا ہمیشہ ہونا 14; انسانوں کا انجام 1، 2

ایمان :

ایمان کا سبب 8;ایمان کے آثار 8;ربوبیت الہی پر ایمان 8;قیامت پر ایمان 8; قیامت پر ایمان کی اہمیت 6; معاد پر ایمان 8

جہالت :

جہالت کے آثار 10

جہنم :

جہنم کا ہمیشہ و جاوید ہونا 13;جہنم کی آگ کا ہمیشہ ہونا 13

جہنمی لوگ : 12

ربوبیت الہی :

ربوبیت الہی کو جھٹلانے والوں کا آخرت میںانجام 11

رشد و ترقی :

رشد و ترقی کے موانع و رکاوٹیں 10

عذاب:

عذاب دینے کا آلہ 11; عذاب کے زنجیر 11

قیامت :

قیامت کا انکار کرنے والے اور اموات کا زندہ ہونا 3; قیامت کو جھٹلانے پر تعجب 5;قیامت کو جھٹلانے کے آثار 6،

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

10;قیامت کو جھٹلانے کے اسباب 10;قیامت کو جھٹلانے والوں کی سوچ 3 ;قیامت کو جھٹلانے والوں کے دلائل 4;قیامت کی بر پائي کا پیش خیمہ 7; قیامت کی تکذیب کا بے منطق و دلیل ہونا 5
معاد :
معاد کاپیش خیمہ 7; معاد کو بعید اور غیر ممکن خیال کرنے کے آثار 4;معاد کو جھٹلانے والوں کا آخرت میں انجام 11;معاد کو جھٹلانے والوں کے دلائل4;معاد کو غیر ممکن سمجھنا 3;معاد کے جھٹلانے والوں کا جہنم میں ہونا 12;معاد کے جھٹلانے والوں کی سزا 12;معاد کے دلائل 1، 2
نظریہ کائنات :
نظریہ کائنات اور ایڈیالوجی 8

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِمُ الْمَثُلاَتُ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ (٦)
اور اے رسول یہ لوگ آپ سے بھلائي سے پہلے ہی برائي (عذاب)چاہتے ہیں جب کہ ان کے پہلے بہت ہی عذاب کی نظیریں گذر چکی ہیں اور آپ کا پروردگار لوگوں کے لئے ان کے ظلم پر بخشنے والا بھی ہے اور بہت سخت عذاب کرنے والا بھی ہے (6)

1_ پیغمبر اسلام (ص) ، ربوبیت الہی اور آخرت کے میدان کا انکار کرنے والوں کو دنیاوی عذاب سے ڈراتے تھے_

741
و یستعجلونك بالسیئة
2_ ربوبیت الہی اور قیامت سے انکار کرنے والے مذاق اور عدم یقینی کی وجہ سے ان موعود عذابوں کے نزول میں تعجیل چاہتے تھے_
یستعجلونك بالسیئة
"یستعجلونك "کا مصدر (استعجال) ہے جسکا معنی جلدی کی درخواست کرناہے، (بالسیئة) میں حرف" بائ" تعدی کے لیے ہے (ال) اسمیں عہد ذہنی کا ہے اس برائي سے مراد، جملہ (قد خلت من قبلہم المثلات) کے قرینے کی وجہ سے" عذاب" ہے _ پس اس صورت میں جملہ (یستعجلونك بالسیئة) کا معنی یہ ہوا کہ وہ تم سے چاہتے ہیں کہ جس عذاب کا وعدہ دیا گیا ہے اسمیں جلدی کریں_
3_ پیغمبر اسلام (ص) لوگوں کو ایمان کی طرف بلانے والے اور کفر کو ترك کرنے کو کہنے والے تھے تاکہ رحمت الہی کو حاصل کریں اور دنیا و آخرت کی خوشبختی تك پہنچ جائیں_
یستعجلونك بالسیئة
"الحسنہ" میں "الف لام" عہد ذہنی ہے اور اس کا اشارہ پیغمبر اکرم(ص) کی ان نوید کی طرف ہے جو وہ اہل ایمان کو ابلاغ کرتے تھے اور "السیتہ" کے قرینہ مقابل کی وجہ سے اس سے مراد دنیا و آخرت کے عذاب سے دوری اور سعادت داریں کو حاصل کرنا ہے _
4_ خداوند متعال، بندوں کو نیکی و سعادت کی طرف بلاتا ہے نہ کہ بدی اور عذاب کی طرف _
یستعجلونك بالسیئة قبل الحسنة
5_ گذشتہ امتوں کے کفار لوگ، دنیاوی عذابوں میں گرفتار ہوئے_
و قد خلت من قبلہم المثلات
(مثلات) (مثلہ) کی جمع ہے جسکا معنی سزائیں اور بہت بڑا عذاب ہے _ کیونکہ (مثلات) کی اصل (مثل) ہے جسکا معنی مانند ہے لہذا کہا جاتا ہے کہ اس کو مثال قرار دیا جاتاہے تا کہ دوسرے اس سے عبرت حاصل کریں اور اس کے اسباب سے پرہیز کریں (خلّو) "خلت" کا مصدر ہے جسکا معنی گذرا ہوا اور تمام شدہ ہے _
6_ کفار کا گذشتہ کفار کے برے انجام سے مطلع ہونے کے باوجود بھی ان سے عبرت حاصل نہکرنا تعجب اورحیرانگی کا سبب ہے اور ان کی بے عقلی کی علامت ہے_
و یستعجلونك بالسیئة قبل الحسنة و قد خلت من قبلہم المثلات
آیت شریفہ میں کفار کی کم عقلی اور نہ فہمی کو تعجب سے دیکھا گیا ہے اور (و قد خلت ...) کا جملہ حالیہ دلیل کے طور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پر اسكو ثابت كر رہا ہے _ تا كہ گذشتہ كفر اختيار كرنے والى قوموں كے عذاب الہى ميں مبتلا ہونے سے يہ بھى مطلع ہو جائيں_
7_ گذشتہ قوموں كى تاريخ كا مطالعہ، تا كہ اس سے عبرت و نصيحت حاصل كى جائے ضرورى ہے_

742

و قد خلت من قبلہم المثلات
8_ خداوند متعال لوگوں كے گناہوں اورظلم ستم كو معاف كرنے والا ہے _
و انّ ربك لذو مغفرة للناس على ظلمہم
9_ لوگوں كا ظلم و ستم كرنا، رحمت الہى كے سب كو شامل ہونے ميں مانع نہيں ہوسكتا _
انّ ربك لذو مغفرة للناس على ظلمہم
10_ گناہ گار اور ستم كرنے والے لوگ مغفرت الہى سے نااميد نہ ہوں اور يہ خيال نہ كريں كہ ہم بخشش الہى كے قابل نہيں ہيں_
ان ربك لذو مغفرة للناس على ظلمہم
(علي) جملہ (على ظلمہم) ميں (مع) كے معنى ميں ہے_
11_ معادكا افكار و ربوبيت الہى كا انكار اور الله كے وعدہ ديے گئے عذابوں كا مذاق، ظلم كا مصاديق ميں سے ہے_
و ان ربك لذو مغفرة للناس على ظلمہم
(ظلمہم) كے مصاديق ميں سے (يستعجلونك) كے قرينے كى وجہ سے (مذاق اڑانا اور استہزائ) مراد ہے _ اس سے پہلى مذكورہ آيت ميں معاد اور ربوبيت الہى سے انكار ايسے موارد تھے جو اس ميں ذكر كيے گئے ہيں_
12_خداوند متعال كا كفر كرنے والوں پر جلدى عذاب كا نہ بھيجنا يہ خدا كى ان پر مغفرت و رحمت كى وجہ سے ہے_
يستعجلونك بالسيئة ... ان ربك لذو مغفرة للناس على ظلمہم
(يستعجلوك ...) كا جملہ اس معنى كى طرف اشارہ كرتا ہے كہ خداوند متعال، كفار پر عذاب كرنے ميں جلدى نہيں كرتا اور انكو مہلت و فرصت ديتا ہے اور جملہ " انّ ربك ..." اسكى دليل و علت كے معنى ميں ہے يعنى خداوند متعال كا عذاب ميں جلدى نہ كرنا اور اسكا مہلت دينا اسكى بخشش و مہربانى كى وجہ سے ہے_
13_ خداوند متعال كے عذاب، سخت اور خوف ناك ہيں_
ان ربك لشديد العقاب
14_ بندگان الہى كو گناہوں سے مغفرت كى خوشخبرى دينا اور سخت عذاب سے ڈرانا، ربوبيت الہى كا تقاضا ہے_
و ان ربك لذومغفرة ... و ان ربك لشديد العقاب
15_ گنہگار اور ستم كرنے والے اگر مغفرت و رحمت الہى ان كو شامل حال نہ ہو ئي تو خداوند متعال كے سخت ترين عذابوں ميں گرفتار ہو جائيں گے_
ان ربك لذو مغفرة ... و ان ربك لشديد العقاب
16_ " عن ابراہيم بن العباس يقول : كنّا فى

743

مجلس الرضا (ع) فتذا كرو الكبائر و قول المعتزلہ فيہا : انّہا لا تغفر فقال الرضا(ع) : قال ابو عبدالله (ع) : قد نزل القرآن بخالف قول المعتزلہ ، قال الله عزوجل : ان ربك لذو مغفرة للناس على ظلمہم"(1)
ابراہيم بن عباسكہتے ميں كہ ہم چند لوگ امام رضا (ع) كى خدمت ميں موجود تھے تووہاں گناہان كبيرہ اور معتزلہ كے اس عقيدے كہ گناہ قابل بخشش نہيں ہيں كے بارے ميں گفتگو ہوئي تو اس وقت حضرت امام رضا (ع) نے امام جعفر صادق (ع) سے قول كو نقل كرتے ہوئے فرمايا كہ بے شك قرآن نے معتزلہ كے برعكس كہا ہے خدا فرماتا ہے : " و ان ربك لذو مغفرة للناس على ظلمہم ..."

اچھائي :
اچھائي كو طلب كرنے كى اہميت 4

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آخرت :
آخرت کے جھٹلانے والوں کا دنیا میں عذاب 1; آخرت کے جھٹلانے والوں کو بحردار کرنا اور ڈرانا 1
اسما و صفات :
شدید العقاب 13
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی بخشش 8، 10; اللہ تعالی کی بخشش کا عام ہونا 12; اللہ تعالی کی ربوبیت کے آثار 14;اللہ تعالی کی ربوبیت کو جھٹلانا 11; اللہ تعالی کی نصیحتیں4; اللہ تعالی کے صفات 8
امور :
تعجب آور امور 6
امید رکھنا :
بخشش کی امید رکھنا 10
آنحضرت :
آنحضرت کا خبردار کرنا 1;آنحضرت کی تبلیغ و دعوت 3
ایمان :
ایمان کی دعوت 3;ایمان کے آثار 3
بخشش :
بخشش کا سبب 8;بخشش کی بشارت 14
تاریخ :
تاریخ سے عبرت حاصل کرنا 7;تاریخ کے مطالعے کی اہمیت 7
ربوبیت الہی :
ربوبیت الہی کو جھٹلانے والوں پر دنیا کا عذاب 1;
....

1) توحید صدوق ، ص 406، ح4، ب 63; نور الثقلین ، ج 2 ص 482، ح 13_

ربوبیت الہی کو جھٹلانے والوں کو ڈرانا 1; ربوبیت الہی کو جھٹلانے والوں کی خواہشات 2; ربوبیت الہی کے جھٹلانے والوں کا مذاق اڑانا 2
رحمت :
رحمت کا عام ہونا 9; رحمت کی طرف بلانا 3; رحمت کے موانع 9
روایت : 16
سعادت :
سعادت اخروی کی طرف بلانا 3;سعادت دنیاوی کی طرف بلانا 3 ;سعاد ت طلب کرنے کی اہمیت 4
ظالمین :
ظالمین کا عذاب 15;ظالمین کی بخشش 10
ظلم :
ظلم کی بخشش کا سبب 8;ظلم کے آثار 9; ظلم کے موارد 11
عبرت :
عبرت کے اسباب 7
عذاب :
اہل عذاب 5، 15; دنیاوی عذاب سے ڈرانا و خبردار کرنا 1; عذاب سے ڈرانا 14; عذاب شدید 13، 15;عذاب کا مذاق اڑانا 2، 11; عذاب کے مراتب 13، 15; عذاب میں تعجیل کی درخواست کرنا 2

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عقل :
بے عقلی کی نشانیاں 6
قیامت :
قیامت کو جھٹلانے والوں کا مذاق اڑانا 2; قیامت کو جھٹلانے والوں کی خواہشات 2
کفار :
کفار پر دنیاوی عذاب 5; کفار کی بخشش 12; کفار کی بے عقلی کی علامتیں 6;کفار کے عبرت حاصل نہ کرنے پر تعجب کرنا 6;کفار کے عذاب میں تأخیر کا فلسفہ 12
کفر :
کفر سے اجتناب کی دعوت 3;کفر سے اجتناب کے آثار 3
گذشتہ امتیں :
گذشتہ امتوں کا برا انجام 6; گذشتہ امتوں کے کفار 5
گناہ :
گناہ کی بخشش 8
گناہان کبیرہ :
گناہان کبیرہ کی بخشش 16
گنہگار :
گنہگاروں پر عذاب 15;گناہگاروں کی بخشش 10
معاد :
معاد کا جھٹلانا 11

745

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُواْ لَوْلا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (٧)
اور یہ کافر کہتے ہیں کہ ان کے اوپر کوئي نشانی 1_(ہماری مطلوبہ)کیوں نہیں نازل ہوتی تو آپ کہہ دیجئے کہ میں صرف ڈرانے والا ہوں اور ہر قوم کے لئے ایك ہادی اور رہبر ہے (7)

1_ پیغمبر اسلام (ص) کی بعثت کے زمانہ کے کفار انکی رسالت کی حقانیت پر معجزہ اور آیت و نشانی نہ ہونے کا دعوی کرتے تھے _
و یقول الذین کفروا لو لا انزل علیہ ء ایة من ربّہ
2_کفارہمیشہ قرآن مجید کے علاوہ پیغمبر اسلام(ص) سے ان کی رسالت کی حقانیت پر معجزہ کے طلب گار تھے _
یقول الذین کفروا لو لا انزل علیہ ء ایة من ربّہ
فعل ماضی (قال) کی جگہ پر (یقول) کا استعمال، اس معنی کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ کفار اپنی اس مذکورہ بات پر فقط پہلے ہی مدعی نہیں تھے بلکہ آیندہ بھی مدعی رہیں گے اور اس پر اصرار و تاکید کرتے رہیں گے_
3_ کفار کا غلط پرو پیگنڈہ اور پیغمبر اسلام (ص) کے خلاف فضا سازی کرنا_
لو لا انزل علیہ ء یة من ربّہ
4_ خداوند متعال، پیغمبر اسلام (ص) کی رسالت کے کام کو سر و سامان دینے والا اور ان کے امور کو منظم کرنے والا ہے_
لو لا انزل علیہ ء ایة من ربّہ
چونکہ کفار نے معجزہ کے نزول کی درخواست، (من ربّہ) کی قید سے ذکر کی ہے اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ پیغمبر اسلام (ص) ان کو بتا چکے تھے کہ خداوند متعال اسکا پروردگار ہے اور اس کے کاموں کو وہی منظم و مرتب فرماتا ہے اوروہی اسکی رسالت کے کام کو سر و سامان عطا کرتا ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

5_ معجزہ كا دكھانا، خداوند متعال كا كام ہے اور اس ميں اسكى مرضى شرط ہے _
لو لا انزل عليہ ء اية من ربّہ
كفار كى كلام ميں (من ربّہ) كى قيد سے مذكورہ معنى كا احتمال بھى ہوسكتا ہے گويا وہ پيغمبر اسلام (ص) سے معجزے كو طلب كرتے تھے اور حضرت اس كام كو خداوند متعال كے سپر كرتے تھے _ اسى وجہ سے وہ كہتے تھے كہ كيوں خداوند عالم كى طرف سے (جس كا يہ دعوى كرتا ہے) اس كى طرف سے معجزہ نہيں آتا ہے _
6_ پيغمبر اسلام (ص) كى يہ ذمہ دارى ہے كہ لوگوں كو عذاب الہى سے ڈرائيں اور صحيح راستے كى طرف راہنمائي كريں _
انّما انت منذر
7_ كفار كى يہ درخواست كرنا كہ معجزہ دكھايا جائے يہ بات پيغمبر اسلام (ص) كى ذمہ دارى سے خارج تھى _
لو لا انزل عليہ ء اية من ربّہ انّما انت منذر
(انّما انت منذر) ميں حصر ہے اور وہ حصر اضافى ہے _ يہ معجزہ دكھانے كے مقابلے ميں ہے اسى وجہ سے جملے كے دو معنى ہيں:
1_ تم ڈرانے والے ہو _
2_ معجزہ دكھانا تمہارا كام نہيں ہے_
8_ تمام امتيں ايك ہدايت كرنے والے كو ركھتى تھيں جو انہيں صحيح راستے كى راہنمائي كرتا تھا_
و لكل قوم ہاد
ً9_اُمتوں كو ہادى عطا كرنا، خداوند متعال كى صفات ميں سے ہے _
لكل قوم ہاد
10_ " عن ابى جعفر (ع) فى قول الله عزوجل : "انّما انت منذر و لكل قوم ہاد" فقال رسول الله (ص) المنذر و لكل زمان منّا ہاد يہديہم الى ما جاء بہ نبى الله ثم الہداة من بعده عليّ ثم الاوصياء واحد بعد واحد:(1)
امام باقر (ع) سے قول خدا (انّما انت منذر و لكل قوم ہاد:) كے بارے ميں روايت نقل ہوئي ہے كہ حضرت (ص) نے فرمايا (منذر) رسول خدا (ص) ہيں اور ہر زمانے ميں ہم ميں سے ايك نہ ايك ہادى ہے جو لوگوں كو اسكى طرف ہدايت كرتا ہے جو پيغمبر اسلام (ص) لے كر آئے ہيں_ اور رسالت مآب كے بعد ہدايت كرنے والے حضرت على (ع) ہيں پھر ان كے بعد ان كے وصى ہيں جو ايك دوسرے كے بعد ائيں گے_

ائمہ :
ائمہ (ع) كا ہدايت كرنا 10
امام على (ع) :
امام على (ع) كا ہدايت كرنا 10
....

1) كافى ،ج 1 ص 191، ح 2; نور الثقلين ، ج 2 ، ص 483، ح 21_

الله تعالى :
الله تعالى كى تدبير 4; الله تعالى كى روش و طريقے 9; الله تعالى كى مشيت 5;الله تعالى كے افعال 5
آنحضرت :
آنحضرت كا ڈرانا 6،10; آنحضرت كا مدبّر اور منظم كرنے والا ہونا 4; آنحضرت كا ہدايت كرنا 6 ;آنحضرت كى حقانيت كو جھٹلانے والے 1; آنحضرت كى ذمہ دارى كى حدود 6، 7; آنحضرت كے خلاف فضا سازى 3
الله تعالى كى روش و طريقے:
ہدايت كى روش و طريقہ 9

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

امتیں :
امتوں کو ہدایت کرنے والے 8، 9، 10
روایت : 10
عذاب :
عذاب سے ڈرانا 6
صدر اسلام :
صدر اسلام کے کافروں کا دعوی 1; صدر اسلام کے کفار اور آنحضرت 1، 2، 3; صدر اسلام کے کفار اور معجزہ 1;
صدر اسلام کے کفار کی خواہشات 2، 7;کفار کی فضا سازی 3
لوگ :
لوگوں کی ہدایت 6
معجزہ :
معجزہ اقترای 2، 7; معجزے کا سبب 5

اللّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَى وَمَا تَغِيضُ الأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِندَهُ بِمِقْدَارٍ (٨)
اللہ بہتر جانتا ہے 2_کہ ہر عورت کے شکم میں کیا ہے اور اس کے رحم میں کیا کمی اور زیادتی ہوتی رہتی ہے اور ہر شے کی اس کے نزديك ايك مقدار معین ہے (8)

1_ خداوند متعال ہر عورت اور مادہ کے شکم میں بچے کی خصوصیات سے واقف ہے _
الله یعلم ما تحمل کل انثی
(ما) سے (تحمل کل اثنی) کے قرینے کی وجہ سے شکم ،مراد ہے _" انثي" ہرمادہ جنس مادہ کو کہا جاتا ہے _ خواہ وہ انسان (عورت) کی ہو ي

748
حیوان (مادہ) کی ہو _
2_ خداوند متعال، عورتوں کے رحم و شکم اور ہر مادہ کے رحم و شکم سے واقف ہے جو وہ بچے کے لیے جذب کرتا ہے _
الله یعلم ... ما تغیض الارحام
(غیض) کم کرنا اور اپنے اندر لینے کو کہتے ہیں _ موقع و محل کی مناسبت سے جذب کرنے سے تعبیر ہوا ہے اور کیونکہ پہلے والا جملہ جنین کے متعلق ہے پس جو کچھ رحم جذب کرتا ہے وہ جنین کے متعلق ہوگا خواہ اس کا تعلق جنین کی پیدائشے سے ہو یا جنین کے رشد کے ساتھ ہو_
3_ خداوند متعال ان چیزوں سے آگاہ و واقف ہے جسکو عورتوں اور مادہ حیوانوں کا رحم بچے کے لیے جذب نہیں کرتا بلکہ اسکو دور کرتا ہے _
الله یعلم ما تحمل کل انثی ... و ما تزداد
(ازدیاد) (تزداد) کا مصدر ہے جو زیادہ ہونے کے معنی میں آتا ہے اور اسمیں جو ضمیر ہے وہ (ارحام) کی طرف لوٹتی ہے یعنی وہ چیز جسکو رحم کے اندر بچے مینزیادہ کیا جاتا ہے _(ماتزداد) کی عبارت کا معنی یہ ہوا کہ رحم کی جو چیزیں ضرورت سے زیادہ ہوتی ہیں وہ خود بخود اس سے خارج ہوتی ہیں یاممکن ہے وہ چیزیں ہوں جو جنین کے لیے زیادہ کی جائیں تا کہ اس کی نشو و نما اور رشد کے کام آئیں_
4_ خداوند متعال ان نطفوں سے آگاہ ہے جو عورتوں اورمادہ حیوانوں کے رحم جذب کرتے ہیں تا کہ وہ بچہ کی صورت میں آسکیں_
الله یعلم ما تحمل کال انثی و ما تغیض الارحام
5_ خداوند متعال عورتوں اور مادہ حیوانوں کے رحم میں نطفہ کو جذب کرنے کے بعد اس میں جو اضافہ کیا جاتا ہے اس سے آگاہ ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

الله یعلم ما تحمل کل انثی ... و ما تزداد
6_ کائنات اور عالم وجود کی ہر شيء اپنی مخصوص حدود اور اندازے میں ہے_
و کل شيء عنده بمقدار
7_ خداوند متعال، ہر شيء کی مقدار اور اندازه کو معین کرنے والا ہے _
و کل شيء عنده بمقدار
8_ وه چیزیں جن کو رحم جذب کرتا ہے یااسمیں اضافہ کرتا ہے یا وه اپنے سے خارج کرتا ہے اسکی مقدار اور اسکا اندازه مشخص و معین ہے_
الله یعلم ... و کل شيء عنده بمقدار
9_ عن احدہما ... علیہما السلام_ فی قول الله عزوجل : " یعلم ما تحمل کلّ انثی و ما تغیض الارحام و ما تزداد " قال : الغیض کل حمل دون تسعة اشہر " و م

تزداد " کل شيء یزداد علی تسعة اشہر ...(1)
امام محمد باقر یا امام صادق سے الله تعالی کے اس قول (یعلم ما تحمل کل انثی و ما تغیض الارحام و ما تزداد) کے بارے میں رایت ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: (غیض) سے مراد وه حمل ہے جو (9) ماه سے کم تر ہو ، اور (و ما تزداد) سے مراد وه حمل ہے جو (9) ما ه سے زیاده ہوجائے_
10_ " عن محمد بن مسلم قال : سألت ابا عبدالله (ع) عن قول الله : " یعلم ما تحمل کل انثی و ما تغیض الارحام ؟ قال : ما لم یکن حملاً ، " و ما تزداد " قال : الذکر و الانثی جمیعاً(2)
محمد ابن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے خداوند متعال کے اس قول (یعلم ما تحمل کل انثی و ما تغیض الارحام) کے بارے میں سوال کیا تو حضرت (ع) نے فرمایا (ما تغیض الارحام) سے مراد وه شيء ہے جو حمل نہ ہو اور (ما تزداد) کے بارے میں فرمایا لڑکی اور لڑکا دونوں مراد ہیں_

الله تعالی :
الله تعالی کا علم غیب ، 1، 2، 3، 4، 5، 10
رحم میں بچہ ہون
حاملہ ہونا :
نو ماه حاملہ ہونے کی مدت
جنین:
جنین کا علم 2، 4، 10; جنین کی خصوصیات کا علم 1
رحم (بچہ دانی):
رحم کی خصوصیات کاعلم 2، 3، 4، 5;رحم کے جذب کرنے والی چیزوں کی مقدار 8; رحم کے جذب کرنے والی چیزیں 2، 4;رحم کے دفع کرنے والی چیزوں کی مقدار 8; رحم کے دفع کرنے والی چیزیں 3
روایت : 9،10
موجودات :
موجودات کی تقدیر7
مخلوقات :
مخلوقات کا قانون کے دائرے میں ہونا 6; مخلوقات کی تقدیر 6
....

1) کافی ، ج 6; ص 12; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 485، ح 31_
2) تفسیر عیاشی ، ج 2 ، ص 205، ح 13; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 485، ح 34_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ (۹)
وہ غائب و حاضر سب کا جاننے والا بزرگ و بالاتر ہے (9)

1_ خداوند متعال، تمام ظاہر و باطن چیزوں سے واقف ہے _
عالم الغیب و الشہادۃ
2_ خداوند متعال، حقیقت میں عظیم اور بلند مرتبہ و الا ہے _
الکبیر المتعال
3_ قرآن مجید میں کائنات کی موجودات کو غیب اور حاضر میں تقسیم کیا گیا ہے_
الغیب و الشہادۃ
4_ کافروں کی درخواست پر پیغمبر اسلام (ص) کو معجزات کا عطا نہ کرنے کی دلیل یہ تھی کہ خداوند متعال اس بات کو جانتا تھا کہ ان معجزات کا ان پر کوئی اثر نہ ہوگا_
و یقول الذین کفروا لو لا انزل علیہ ء ایۃ ... اللہ یعلم ما تحمل ... عالم الغیب و الشہادۃ
رحم میں بچے کے بارے میں خداوند متعال کے علم اور اسکی خصوصیات اور ظاہر و باطن چیزوں کا علم کے بعد اس چیز کی طرف اشارہ کرنا کہ خداوند عالم کفار کے تقاضے کے باوجود ان کو معجزہ نہیں دکھاتا اس نکتہ کو بیان کررہا ہے کہ خداوند عالم جانتا ہے کہ معجزہ کے دکھانے سے کفار ہدایت نہیں پائیں گے اسی وجہ سے ان کی درخواست پر عمل نہیں کیا جاتا _
5_ عن ابی عبداللہ (ع) فی قولہ عزوجل : " عالم الغیب و الشہادۃ" فقال: " الغیب مالم یکن و الشہادۃ ما قد کان " (1)
امام جعفر صادق (ع) نے اللہ تعالی کے اس قول (عالم الغیب و الشہادۃ) کے بارے میں ارشاد فرمایا غیب وہ شيء جو وجود میں نہیں آئي ہو اور شہادت وہ شيء ہے جو وجود میں آئي ہو _
....

1)معانی الاخبار ، ص 146، ح 1 ; تفسیر برہان ، ج 2 ، ص 283، ح 6_

اسما و صفات :
کبیر 2; متعال 2
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا علم 4; اللہ تعالی کا علم غیب 1;اللہ تعالی کی صفات 2; اللہ تعالی کی عظمت 2
روایت :5
شہود :
شہود سے مراد 5
غیب :
غیب سے مراد5
کفار :
کفار پر معجزے کا اثر نہ ہونا 4
مخلوقات :
مخلوقات کا ظاہر ہونا 3; مخلوقات کا غیب ہونا 3 مخلوقات کی طبقہ بندی 3
معجزہ :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

معجزہ اقتراحی کے ردّ کے کا دلائل 4

تفسیر راھنما جلد 8

سَوَاء مِّنكُم مَّنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَن جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ (١٠)
اس کے نزديك تم ميں کے سب برابر ہيں جو بات آہستہ کہے اور جو بلند آواز سے کہے اور جو رات ميں چھپار ہے اور دن ميں چلتار ہے (10)

1_ خداوند متعال ظاہري، ڈھکی چھپی سب باتوں سے واقف ہے _
سوائٌمنكم من اسرّ القول و من جھربہ
اس سے پہلے والی آيت اس بارے ميں ہے كہ يہ مذكورہ بالا آيت علم خداوندی كے بارے ميں بحث كر رہی ہے لہذا جملہ (سواء منكم ...) كا معنی (سواءٌ منكم فی علمہ) ہوگا _
2_ خداوند متعال، دلوں كے راز اور وہ باتيں جو زبان پر

نہيں لائي گئيں ان سب سے واقف ہے _
سواء منكم من اسرّ القول
(اسرار) پنہان اور پوشيدہ ركھنے كے معنی ميں آتا ہے _ گفتگو كو چھپانے كا معني، ظاہر نہ كرنا يا زبان پر جاری نہ كرنا ہوسكتا ہے _ اور ممكن ہے اس معنی ميں بھی ہو كہ لوگوں كے سامنے" علی الاعلان" نہ كہا جائے اور چھپ كر بيان كيا جائے_مذكورہ بالا معنی احتمال اول كی صورت ميں ہے_
3_خداوند عالم كے ہاں دلوں كے راز كا علم اور پنہانی و ظاہر ی گفتگو كا علم مساوی ہے _
سواءٌ منكم من اسرّ القول و من جھربہ
(سواءٌ) مصدر ہے اور اسم فاعل (متساوی) كےمعنی مينہے _ يہ لفظ خبر مقدم ہے اور اسكا مبتداء " من اسرّ ..." ہے يعنی جملہ يوں ہوگا "من اسرّ منكم القول و من جھر بہ متساويان فی علمہ "
4_ خداوند متعال سب سے واقف ہے خواہ وہ رات كی كامل تاريكی ميں چھپے ہوئے ہيں يا وہ روشن دن ميں ظاہر بظاہر ہيں_
و من ہو مستخف بالليل و سارب بالنہار
(استخفاء) (مستخف)كا مصدر ہے اور (خفاء)يہ دونوں چھپے ہوئے كے معنی ميں آتے ہيں ليكن ايك فرق ہے كہ (استخفاء) ميں تاكيد ہے (سَرَبَ) راستے كے معنی ميں ہے اور (سارب) اسكو كہتے ہيں كہ جو راستے كو طے كرتا ہے _ اور اس وجہ سے كہ راستہ اور راستے كو طے كرنے والا عموماً انسانوں پر مخفی نہيں ہوتا خصوصاً دن كے اجالے ميں لہذا يہ كہا جاسكتا ہے كہ (سارب) آيت شريفہ ميں جو (مستخف) كے مقابلے ميں ذكر ہوا ہے يہآشكار سے كنايہ ہے _
5_خداوند متعال كاعلم رات كی تاريكوں ميں چھپے ہوئے اور دن كی روشنوں ميں ظاہر بظاہر ہو نے والوں كے ليے مساوی ہے _
و من ہو مستخف بالليل و سارب بالنہار
(من ہو) كا (من اسرّ) پر عطفہوا ہے اسی وجہ سے (سواءٌ) (من ہو) كے ليے خبر بھی ہے تو جملہ يوں ہوگا (من ہو مستخف و من ہو سارب سواءٌ فی علمہ)_

اللہ تعالی :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اللہ تعالى كا علم غيب 1، 2، 4; اللہ تعالى كے علم غيب كى خصوصيات 3، 5
اسرار :
اسرار كا علم 2
شب :
شب كى تاريكى 4
دن :
دن كى روشنائي 4
گفتگو:
چھپى ہوئي گفتگو 2; گفتگو كا علم 8

753

لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللّهِ إِنَّ اللّهَ لاَ يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُواْ مَا بِأَنْفُسِهِمْ وَإِذَا أَرَادَ اللّهُ بِقَوْمٍ سُوءاً فَلاَ مَرَدَّ لَهُ وَمَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَالٍ (١١)

اس كے لئے سامنے اور پيچھے سے محافظ طاقتيں ہيں جو حكم خدا سے اس كى حفاظت كرتے ہيں اور خدا كسى قوم كى حالات 3_ كو اس وقت تك نہيں بدلتا جب تك وہ خود اپنے كو تبديل نہ كرلے اور جب خدا كسى قوم پر عذاب كا ارادہ كرليتا ہے تو كوئي ٹال نہيں سكتاہے اور نہ اس كے علاوہ كوئي كسى والى و سرپرست ہے (11)

1_ فرشتے، انسانوں كو نابود كرنے والے حوادث اور خطرات سے حفاظت اور مراقبت كرنے پر مامور ہيں _
لہ معقّبات ... يحفظونہ من امر اللہ
(معقبات) كا مصدر (تعقيب) ہے جوكسى كے پيچھے كسى كام كى خاطر جانے كو كہتے ہيں_ اس صورت ميں (معقبات) سے مراد (يحفظونہ) كے قرينے كى وجہ سے وہ طاقتيں ہيں جو انسان كى حفاظت كرتى ہيں اور اس كے پيچھے پيچھے ہوتى ہيں _ مفسرين قائل ہيں كہ (معقّبات) طاقتوں سے مراد، فرشتے ہيں_
2_ انسانوں ميں سے ہر ايك كئي فرشتوں كى حفاظت اور نگرانى سے بہرہ مند ہے_
لہ معقّبات ... يحفظونہ
مذكورہ بالا معنى لفظ (معقّبات) كو جمع لانے كى وجہ سے حاصل ہوا ہے اور يہ بات قابل ذكر ہے كہ (لہ) كى ضمير اور (يحفظونہ) ميں مفعول كى ضمير (من اسرّ القول) كى طرف پلٹ رہى ہے اور اس سے مراد انسان ہے كيونكہ جملہ (سواءٌ منكم) ميں ، انسانوں كو خطاب ہے _
3_ انسانوں كے محافظ اور نگہبان فرشتے، تمام اطراف

754
اور جوانب سے ان كى حفاظت كرتے ہيں _
لہ معقّبات من بين يديہ و من خلفہ يحفظونہ
(من بين يديہ) يعنى سامنے سے (من خلفہ) يعنى پيچھے سے يہ دونوں تمام اطراف سے كنايہ ہيں_
4_خطرہ اور مشكل پيدا كرنے والے حوادث خداوند متعال كى طرف سے ہوتے ہيں اور اس كے حكم سے جارى ہوتے ہيں_
يحفظونہ من امر اللہ
(من امر اللہ) ميں حرف" من" ممكن ہے سببيہ ہو تو اس صورت ميں جملہ (يحفظونہ من امر اللہ) كايہ معنى ہوگا كہ اسكى حفاظت كرتے ہيں يہ فرشتوں كو خداوند متعال كى طرف سے حكم ہے اور يہ بھى ممكن ہے (اسكے مساوى ہونے) كے معنى ميں ہو اس صورت ميں (امر اللہ) سے مراد حوادث اور خطرات ہوں گے كيونكہ يہ خداوند متعال كے حكم كى وجہ سے تحقق پزيرہوئے ہيں اسى وجہ سے ان كہ (امر اللہ) كہا گيا ہے اس صورت ميں جملہ (يحفظونہ من امر اللہ) كا معنى يہ ہوگا كہ اسكى خطرات سے حفاظت كرتے ہيں_
5_ فرشتے، خداوند متعال كے فرمان كى وجہ سے انسانوں كى حوادث اور خطرات سے حفاظت كرتے ہيں _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

يحفظونہ من امر اللہ
مذکورہ بالا معنی اس صورت میں ہے کہ جب (من) کو سببیہ فرض کریں_
6_ خداوند متعال انسانی معاشرے کے میلان اور اعمال میں تغیر اور تبدل کی وجہ سے ان کی حالت اور انجام میں تغییر لاتا ہے_
ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم
7_بشر کی معیشت اور معاشرتی مسائل میں تبدیلی ، خداوند متعال کے اختیار اور اس کے ہاتھ میں ہے_
ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بأنفسہم
8_ انسان اپنی اجتماعی اور اقتصادی سرنوشت میں بھر پور کردا کا حامل ہے _
ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بأنفسہم
9_انسانی معاشروں کے میلان و کردار اس کے نعمت کے حصول یا مصیبتوں اور سختیوں میں گرفتار ہونے میں بہت مؤثر ہیں_
ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بأنفسہم
10_انسانی معاشرے اپنی سرنوشت اورانجام کو رقم کرنے میں نہ تو ارادہ الہی کے مقابلے میں مستقل ہیں اور نہ ہی اسکی طرف سے مجبور ہیں_
ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا م

بأنفسہم
(ان اللہ لا یغیر ما بقوم) کا جملہ خداوند متعال کو ہی تغییر دینے والا اور درمیان سے اٹھا لینے والا سمجھتا ہے اور (حتی یغیروا ما بأنفسہم) کا جملہ انسانوں کو اپنی سرنوشت اور انجام کو رقم کرنے میں دخیل اور مؤثر سمجھتا ہے _
11_ خداوند متعال، انسان اور اس کے انجام اور تمام کائنات پر حاکمیت رکھتا ہے_
ان اللہ لا یغیر ... و اذا اراد اللہ بقوم سوءاً فلا مرّد لہ
12_ خداوند متعال کا ارادہ نافذ ہونے والا اور تخلف ناپذیر ہے _
و اذا اراد اللہ بقوم سوءاً فلا مرّد لہ
13_ خداوند متعال کی طرف سے نعمتوں کا زوال ہے اور انسانوں کا کردار ہی اس کا سبب بنتا ہے _
ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بأنفسہم و اذا اراد اللہ بقوم سوءاً
14_ گمراہ لوگوں اورتباہ کاروں سے عذاب کا ٹل جانا تقدیر الہی میں نہیں ہے_
و اذا اراد اللہ بقوم سوءاًفلا مرّد لہ
آیت شریفہ میں (قوم) سے مراد حکم اور موضوع کی مناسبت ہے گنہگار قوم ہے _(مرّد) مصدر میمی ہے جو لوٹانے کے معنی میں ہے_
15_خداوند متعال نے گمراہ لوگوں اور گنہگاروں کے مقدّر میں جو عذاب اور سختیاں لکھی ہیں کوئي چیز اور کوئي شخص حتی کہ حفاظت والے فرشتے بھی اس میں نہ تو کوئي مدد کرسکتے ہیں اور نہ ہی بچاسکتے ہیں _
و ما لہم من دونہ من وال
(فلا مرّد لہ) کا جملہ یہ بتاتا ہے کہ خداوند متعال کی تقدیر میں جو مشکل اور عذاب لکھا ہوا ہے اسکوپلٹا یا نہیں جا سکتا اور جملہ (و ما لہم ...) اس بات کو بتاتا ہے کہ اس عذاب کے آجانے کے بعد کوئي بھی عذاب والوں کو نہیں بچاسکتا اور نہ ہی ان کی مدد کرسکتا ہے _
16_ فقط خداوند متعال ہی انسانوں کا سرپرست اور ولی ہے _
ما لہم من دونہ من وال
17_ فقط خداوند متعال ہی مقّدر میں لکھے ہوئے عذاب کو ٹال سکتا ہے_
فلا مرّد و ما لہم من دونہ من وال
18_ " عن ابی عبداللہ (ع) قال فی ہذہ الایة :"لہ معقّبات من بین یدیہ " الایة قال : من ... المعقّبات ، الباقیات الصالحات"(1)
امام جعفر صادق (ع) سے(لہ مقّبات من بین یدیہ) کی آیت شریفہ کے بارے میں ارشاد ہوا ہے کہ باقیات الصالحات بھی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

معقّبات (جو انسانوں کے محافظ ہیں) سے ہیں_

....

1) تفسیر عیاشی ، ج 2 ، ص 205، ح 17; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 486،ح 38_

19_ عن ابی جعفر فی قولہ : " لہ مقعبات من بین یدیہ ومن خلفہ یحفظونہ من امر اللہ " یقول : بامر اللہ من ان یقع فی رکی ، او یقع علیہ حائط ، او یصیبہ شی حتی اذا جاء القدر ... یدفعونہ الی المقادیر و ہما ملکان یحفظانہ باللیل و ملکان بالنہار یتعاقبانہ (1)

امام باقر(ع) سے خداوند متعال کے اس جملے (لہ معقّبات ...) کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت (ع) ارشاد فرماتے ہیں (خداوند متعال کے حکم سے اسکی اس سے حفاظت کرتے ہیں) کہ کنویں میں نہ گرجائے اس پر دیوار نہ گرے یا اسکو كوئي نقصان نہ ہو یہ اس وقت تك ہے کہ جب خداوند متعال کی تقدیر نہ آجائے ...پھر اسکو تقدیر کے حوالے کردیا جاتا ہے _ اور وہ محافظ دو فرشتے ہیں جو رات میں اور دو فرشتے دنمیں اپنی اپنی باری سے اسکی حفاظت کرتے ہیں_

20_ دخل عثمان علی رسول اللہ (ص) فقال اخبرنی عن العبد کم معہ من ملك ؟ قال ... و ملکان بین یدیك و من خلفك یقول اللہ سبحانہ : (لہ معقبات من بین یدیہ و من خلفہ ...(2)

عثمان رسالت ماب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی مجھے بتائیں کہ ہر انسان کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں ؟ حضرت (ص) نے فرمایا دو فرشتے تیرے آگے اور دو تیرے پیچھے ہیں اس کے بارے میں خداوند متعال فرماتا ہے (لہ معقبات ...)

21_ عن ابی عبداللہ (ع) قال : ان ابی کان یقول : ان اللہ قضی قضاء حتما لا ینعم علی عبدہ بنعم فسلبہا ایاہ قبل ان یحدث العبد ذنبا یستوجب بذلك الذنب سلب تلك النعمة و ذلك قول اللہ :"ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما با نفسہم _(3)

امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ میرے والد گرامی نے فرمایا ہے کہ خداوند متعال نے اپنی تقدیر میں اسکو حتمی طور پر مقرر کیا ہے کہ انسان کو ہر نعمت عطا کرے اور اس سے واپس نہ لے مگریہ کہ انسان كوئي گناہ کرے جو اس نعمت کے جانے کا سبب بنے یہی وہ بات ہے کہ خداوند متعال فرماتا ہے " ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم "

22_ عن علی بن الحسین (ع) یقول : الذنوب التی تغیر النعم ، البغی علی الناس و الزوال عن العادةفی الخیر و اصطناع المعروف ، و کفران النعم ، و ترك الشکر ، قال اللہ عز و جل : "ان اللہ لا

....

1) تفسیر قمی ، ج 1 ; ص 360 ; نورالثقلین ، ج 2 ، ص 487 ; ج 42_
2) بحارالانوار ، ج 5 : ص 324 ; ح 12_
3) تفسیر عیاشی ، ج 2 ; ص 206 ;ح 19; نورالثقلین ،ج 2 ;ص 488 ; ح 50;

یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم:"(1)

امام زین العابدین (ع) سے روایت ہے کہ وہ گناہ جو نعمت کے ختم ہونے کا سبب بنتے ہیں وہ یہ ہیں _ لوگوں پر ظلم وستم کرنا _ نیك کاموں کی عادت اور نیك خصلت کوانتخاب کرنے سے پرہیز کرنا _ نعمتوں کا انکار کرنا ، شکر گزاری کو ترك کرنا یہ قول ہے کہ خداوند متعال فرماتا ہے _

ان اللہ لا یغیر مابقوم حتی یغیرواما بانفسہم

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کا عمل و دخل 13;اللہ تعالی کی حاکمیت 11;اللہ تعالی کی قدرت 17; اللہ تعالی کی ولایت 16; اللہ تعالی کے ارادہ کا کردار10; اللہ تعالی کے ارادے کاحتمی ہونا 12; اللہ تعالی کے اوامر 5;4;اللہ تعالی کے مختصات 17،16 ;اللہ تعالی کے مقدرات کا حتمی ہونا 17; اللہ تعالی کے مقدرات میں تغیر 17;اللہ تعالی کے مقدرات 21; کے اختیارات کی حدود ہونا 7

اقتصاد:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اقتصادی تبدیلیوں کا سبب 7; اقتصادی تبدیلیونکے عوامل 8
انسان :
انسان کا انجام 6; انسان کا کردار 8;انسان کی حفاظت 1; 2;3; 5 ; 19 ; انسانوں کا حاکم ہونا 11; انسانوں کا ولی و سر پرست 16
انجام :
انجام و سرنوشت میں موثر عوامل 10;8;6
باقیات و صالحات :
باقیات و صالحات کی اہمیت 18
توحید:
توحید افعالی 17
جبر و اختیار : 10
حوادث :
حوادث کا سبب 4
روایت : 22;21;20;19;18
سختی :
سختی کا سبب 9
شکر :
شکر کو ترک کرنے کے آثار 22
ظلم :
ظلم کے آثار 22
عمل:
عمل خیر کے ترک کرنے کے آثار 22;ناپسند عمل کے آثار13
....

1) معانی الاخبار ، ص 270 ;ح 2 ; نورالثقلین ،ج 2 ;ص 487;ح 45_

758
کفران:
کفران نعمت کے آثار 22
گمراہ:
گمراہونکا نقصان 15;14; گمراہوں کے عذاب کا حتمی ہونا15
گناہ :
گناہ کے آثار 22;21
گنہکار :
گنہکاروں کا نقصان 14; 15
مخلوقات :
مخلوقات کا حاکم 11
ملائکہ :
محافظ ملائکہ کا تسلیم ہونا 19; محافظ ملائکہ کا متعدد ہونا 2،20; محافظ ملائکہ کی ذمہ داری 5;3;1محافظ ملائکہ کی ذمہ داری کی حدود 19; محافظ ملائکہ کی قدرت کی حدود15
موجودات :
موجودات کا عاجز ہونا15

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نعمت :
نعمت کا سبب 9; نعمت کے سلب ہونے کے عوامل 21; نعمت کے سلب ہونے کا سبب 13 ; نعمت میں تبدیلی کے عوامل 22

هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفاً وَطَمَعاً وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ (١٢)
وہی خدا ہے جو تمھیں ڈرانے اور لالچ دلانے کے لئے بجلیاں دکھاتاہے اور پانی ہے لدے ہوئے بوجھل بادل ایجاد کرتاہے (12)

1_ خداوند متعال آسمانی بجلیوں کو ظاہر کرنے والا اور انسانوں کے درمیان ان کو روشن کرنے والا ہے
ہو الذی یریکم البرق
2_ خشکسالی سے لوگوں کو ڈرانا اور نزول بارش کی امید رکھنا، ان کے لیے آسمانی بجلی کے آنے اور اس کو ظاہر کرنے کا پیش خیمہ ہے _
ہو الذی یریکم البرق خوفا و طمع
(خوفاً) اور (طمعا) دونوں الفاظ ممکن ہے مفعول لہ حصولی ہوں اورممکن ہے مفعول لہ تحصیلی ہوں _ پہلی صورت میں (ہو الذی ...) کا معنی یوں ہوگا (چونکہ تم خوف مند تھے اور امید بھی

رکھتے تھے پس آسمانی بجلی کو تمہارے یے ظاہر کریں گے، دوسرے احتمال کی صورت ہیں (ہو الذی ...) کی عبارت کا معنی یہ ہوگا اس لیے کہ تم خوف زدہ ہوجاؤ اور امیدبھی رکھنے لگو تو آسمانی بجلیوں کو تمہارے لیے روشن کردیں گے مذکورہ بالا معنی پہلے احتمال کی صورت میں ہے _
3_ آسمانی بجلیاں، لوگوں کے لیے خوف و ہراس کا سبب ہونے کے ساتھ ساتھ انکی امید کا بھی سبب ہیں _
ہو الذی یریکم البرق خوفا و طمع
مذکورہ بالا معنی اس صورت میں ہے کہ (خوفا) اور (طمعا) مفعول لہ تحصیلی ہوں_
4_ خداوند متعال سخت و سنگین بادلوں کو وجود میں لانے والا ہے
ونیشيء السحاب الثقال
(ینشيء) کا مصدر (انشاء) ہے جو خلق کرنے اور ظاہر کرنے کے معنی میں آتا ہے (سحابہ) کی جمع" سحاب "ہے جو بارش برسانے والے بادلوں کو کہا جاتا ہے اور (ثقال) ثقیل کی جمع ہے _
5_ طبیعی اسباب و عوامل فقط خداوند متعال کے اختیار میں ہیں اور فقط وہ ان پر حاکم ہے _
ہو الذی یریکم البرق ... و ینشيء السحاب الثقال
6_ قال الرضا (ع) فی قول الله عزوجل :"ہو الذی یریکم البرق خوفا و طمعا " قال : خوفا للمسافر وطمعا للمقیم (1)
امام رضا (ع) سے قول خداوندی (ہوالذی یریکم البرق خوفاو طمعا) کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت (ع) نے فرمایا(یہ بجلی) مسافر کے لیے خوف وہراس کا موجب ہوتی ہے اور وطن میں رہنے والے کے لیے امید افزا ہے _
7_ سأل ابوبصیر ابا عبدالله (ع) ... ماحال البرق فقال : تلك مخاریق الملائکة تضرب السحاب فتسوقہ الی الموضع الذی قضی الله عزوجل فیہ المطر (2) ابوبصیر نے امام جعفر صادق (ع) سے بجلی کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا تو حضرت(ع) نے فرمایا یہ فرشتوں کے تازیانے اور کوڑے ہیں جو بادلوں کو مارتے ہیں یہ ان کو اس جگہ پر لے جاتے ہیں جہاں خداوند عزّوجل نے ان کے لیے بارش برسانے کی جگہ مقرر کی ہے _

آسمانی بجلي:
آسمانی بجلی کا سرچشمہ 2; آسمانی بجلی کا کردار 3، 6; آسمانی بجلی کو روشن کرنے والا 1;آسمانی بجلی کی حقیقت 7
....

1) معانی الاخبار ، ص 374 ، ح 1 ; نورالثقلین ، ج 2 ; ص 489 ; ح 52_
2) من لایحضرہ الفقیہ ج 1، ص334، ح9; نورالثقلین ج 2، ص489، ح55_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

760
امید رکھنا :
امید رکھنے کے آثار 2; بارش کی امید رکھنا 2; بارش کے اسباب 3، 6
اللہ تعالی :
اللہ تعالی اور طبیعی عوامل 5;اللہ تعالی کی حاکمیت 5; اللہ تعالی کی خالقیت 4; اللہ تعالی کے اختیارات کی حدود 5;اللہ تعالی کے افعال 1
بادل :
بادلوں کو حرکت میں لانے والے عوامل7;بارش
برسانے والے بادلوں کا خالق 4
توحید :
توحید افعالی 5
خوف :
خشکسالی کا خوف 2; خشکسالی کے اسباب عوالم 3، 6;خوف کے آثار 2
طبیعی اسباب :
طبیعیاسباب کا حاکم 5
ملائکہ :
ملائکہ کا کردار 7
نظریہ کائنات :
توحیدی نظریہ کائنات 5

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلاَئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَن يَشَاءُ وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللّهِ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ (١٣)
گرج اس کی حمد کی تسبیح کرتی ہے اور فرشتے اس کے خوف سے حمد و ثنا کرتے رہتے ہیں اور وہ بجلیوں کو بھیجتا ہے تو جس تك چاہتا ہے پہنچا دیتاہے اور یہ لوگ اللہ کے بارے میں کج بحثی کررہے ہیں جب کہ وہ بہت مضبوط قوت اور عظیم طاقت والاہے (13)

1_ آسمانی بادلوں کی گرج خداوند متعال کی تسبیح اور اسكي حمد و ثنا کرنے والی ہے _

761
و يسبّح الرعد بحمده
(رعد) ایسی آواز کو کہتے ہیں جو بادلوں سے سنی جاتی ہے _ فارسی میں اسکو (تندر و غرش آسمان) (گرج و چمك آسمان) کہا جاتا ہے _
2_ فرشتے ،خداوند متعال کی تسبیح اور اسکی حمد و ثناء کرنے والے ہیں _
و يسبّح ...ملائكة
(الملائکہ) کا (الرعد) پر عطف ہے یعنی جملہ یوں ہوگا (يسبّح الملائکہ بحمده من خيفتة)
3_ آسمان بجلیاں ايك قسم کا ادراك و شعور رکھتی ہیں _
و يسبّح الرعد بحمده
4_ فرشتوں کا خداوند متعال سے خوف و ہراس رکھنا _
الملائكة من خيفتة
5_ آسمانی بجلی کا خداوند متعال سے خوف و ہراس رکھنا _
يسبح الرعد ... من خيفتہ
مذکورہ بالا معنی اس صورت میں ہے کہ (من خيفتہ) کا جملہ جسطرح ملائکہ کی تسبیح کے لیے علت ہے اسی طرح رعد کی تسبیح کے لیے بھی علت ہو _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

6_ خداوند متعال ہرعیب و نقص سے پاك و پاكیزه اور حمد و ثناء كے لائق ہے _
و يسبّح الرعد بحمده والملائكہ من خيفتہ
(تسبيح) (يسبح) كا مصدر ہے جوہر عيب و نقص سے پاك و پاكيزه سمجھنے كے معنى ميں ہے _
7_ فرشتے اور آسمانى بجلياں، حمد و ثناء كے ذريعے خدا وند متعال كى تسبيح كرتى ہيں _
و يسبّح الرعد بحمده
(باء)" بحمده "ميں ممكن ہے مصاحبت كے ليے ہو اور يہ بھى امكان ہے كہ استعانت كے ليے ہو مذكوره بالا معنى احتمال دوم كى صورت ميں ہے _
8_ خداوند متعال كى حمد و ثناء كے ساتھ تسبيح كرنا، تسبيح الہى كرنے كا بہترين طريقہ ہے _
و يسبّح الرعد بحمده و الملائكة من خيفتہ
9_ خداوند متعال كى حمد و ثناء كرنے ميں ايسے جملات ادا كيے جائيں كہ ان كے معانى ايسے ہوں كہ جن ميں ذره برابر بھى عيب و نقص ذات اقدس كے ليے لازم نہ آئے _
و يسبّح الرعد بحمده و الملائكة من خيفتہ
مذكوره معنى اس صورت ميں ہے كہ (بحمده) ميں با استعانت كے ليے فرض كى جائے _ پس اس صورت ميں "يسبّح الرعد بحمده والملائكہ" كا معنى يوں ہوگا يعنى فرشتے اور آسمانى بجلى حمد و ثناء كے ذريعے خداوند متعال كى تسبيح كرتے ہيں _ يہ بات واضح ہے كہ حمد و ثناء اس وقت تسبيح اور پاكى كو اپنے اندر سموئے ہوئے ہوگى جب حمد و ثناء كے ليے ايسے الفاظ منتخب كيے جائيں جن سے ايسے معانى قصد كيے جائيں جن

ميں خداوند عالم كے ليے كوئي نقص و عيب لازم نہ آئے _
10_ خداوند متعال كا خوف، فرشتوں كو خداوند عزّوجل كى تسبيح اور حمد و ثناء كى طرف متوجہ و آماده كرتا ہے _
و يسبّح ... والملائكة من خيفتہ
(من خيفتہ) ميں" من" تعليل كا ہے _
11_ خداوند متعال كى ہيبت اور جلال كى طرف توجہ كرنا، موجودات كو اسكى تسبيح اور حمد و ثناء پر آماده كرتا ہے _
و يسبّح الرعد بحمده و الملائكة من خيفتہ
12_ خداوند متعال ،آسمانى بجلياں بھيجنے والا ہے _
ہو الذى يريكم ...و يرسل الصواعق
(صواعق) صاعقہ كى جمع ہے _ اہل لغت نے صاعقہ كا معنى وه آگ كيا ہے جو بجلى كى كڑك سے وجود ميں آتى ہے _بعض نے كہا ہے وه سخت آواز ہے جو فضا سے سنائي ديتى ہے اور بعض دوسرے مفسرين نے اسكا معنى يہ كيا ہے كہ وه ايسى بجلى كى گرج ہے جو اپنے ساتھ آگ كو بھى گراتى ہے _
13_ بجليوں كى زد مين آنا، مشيت الہى كے سبب سے ہے _
يرسل الصواعق فيصيب بہا من يشاء
(اصابة) (يصيب) كا مصدر ہے جور "پہنچنے" اور اندر ڈالنے كے معنى ميں آتا ہے نيز مصيبت ميں ڈالنے كے معنى ميں بھى آتا ہے لہذا پہلے اور دوسرے معنى كى صورت ميں (بہا) ميں با كا حرف تعدى كے ليے آيا ہے ليكن تيسرے معنى كى صورت ميں حرف (با) آلة اور وسيلہ كے معنى ميں آئي ہے تو جملہ (يصيب بہا من يشاء) كا معنى مذكوره معانى كى بنياد پر يوں ہوگا _ خداوند متعال جس پر چاہے اپنى صاعقہ (بجليوں) كو گرا تا ہے _ اور خداوند متعال ان بجليوں (صاعقہ) كو جہاں چاہے نازل كرتاہے اور خداوند عالم اس صاعقہ كے ذريعہ جس كو چاہيے مصيبت ميں ڈال ديتا ہے _
14_ مشيت الہى نافذ ہونے والى اور تخلف ناپذير ہے_
فيصيب بہا من يشاء
15_ كفر اختيار كرنے والے لوگ باوجود اس كے كہ پورى كائنات ميں ربوبيت الہى كى نشانياں ديكھتے ہينپھر بھى موحدين كے ساتھ خداوند متعال اور اسكى ربوبيت كے بارے مينبحث و تكرار اور مناظره كرتے ہيں _
ہو الذى يريكم البرق ... و ہم يجادلون فى اللہ
جملہ حاليہ (و ہم يجادلون فى اللہ) تمام جملوں كے ليے قيد و صفت واقع ہوا ہے جو اس سے پہلے والى آيات ميں ذكر ہوئے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہیں یعنی یہ کہ خداوند متعال کے وجود کے آثار اور اسکی ربوبیت جو نمایاں اور واضح ہے اور وہی ذات ہے جو کہ بجلی ، گرج ، بادل اور صاعقہ کو وجود میں لاتی ہے اور تمام امور کو وجود بخشتیہے اور وہ لوگ اس کے بارے میں بحث و تکرار کرتے ہیں _

16_ خداوند متعال کے عذاب اور عقوبتیں بہت ہی سخت اور مٹا دینے والی ہیں_
و ہو شدید المحال
(محال) (محل) کے مادہ سے لغت میں کئي معنوں میں آیا ہے :
1_ عذاب و عقوبت _
2_ مکر کرنا اور کسی کام کو مخفی پروگرام کے ذریعے چلانا _
3_ قدرت اور توانائي _
17_ خداوند متعال کے مخفی پروگرام اور اس کے حیلے بہت ہی پیچیدہ ہیں اور ان پر مطّلع ہونا نا ممکن ہے _
و ہو شدید المحال
اس بناء پر کہ (محال) مکر و حیلہ کے معنی میں ہو _ گفتگو کا مزاج و تناسب اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ (شدّت) سے مراد، مکر و حیلہ کے پنہاں اور پوشیدہ ہونے میں شدت ہو _
18_ خداوند متعال نے ان کفر اختیار کرنے والوں کو جو آیات الہی کا مشاہدہ کرتے ہوئے بھی اسکی ربوبیت کا انکار کرتے ہیں عذاب شدید اور سخت مکر و حیلے سے ڈرایا ہے_
و ہم یجادلون فی الله و ہو شدید المحال
19_ خداوند متعال بہت قدرت رکھنے والا اور توانا ہے _
و ہو شدید المحال
20_ قال رسول الله (ص) : انما الرعد وعید من الله ... (1)
رسالت مآب سے روایت ہے کہ بے شك رعد (بجلی کا چمکنا) خداوند متعال کی طرف سے ڈرانا اور تہدید ہے _
21_ " عن النبي(ص) ... ان ربّکم سبحانہ یقول : لو ا ن عبادی اطاعونی ... لم اسمعہم صوت الرعد (2)
پیغمبر اسلام(ص) سے روایت ہے کہ آپکا پروردگار فرماتا ہے اگر میرے بندے میری اطاعت کرتے تو بجلی کی گرج کی آواز ان کے کانوں تك نہ پہنچاتا_
22_ " عن ابی جعفر الباقر (ع) : ان الصواعق تصیب المسلم و غیر المسلم و لا تصیب ذاکراً(3)
امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ (صاعقہ) آسمانی بجلیاں ممکن ہے مسلمان یا غیر مسلم دونونتك پہنچیں مگر وہ لوگ جو ذکر الہی میں مشغول ہیں ان پر نہیں گرتیں _
23_ "عن ابی عبدالله (ع) انہ قال : لا تملّوا من قراء ة اذا زلزلت الارض زالزالہا فانہ من کانت قرائتہ بہا فی نوافلہ لم یصیبہ الله

....

1)الدر المنثور ، ج 4 ، ص 624_
2) مجمع البیان ، ج 5، ص 434; نور الثقلین ، ج 2 ص 489، ح 57_
3) مجمع البیان ، ج 5، ص 435_

عزوجل بزلزلة ابداً و لم یمت بہا و لا بصاعقہ (1)
امام جعفر صادق(ع) سے روایت ہے کہ حضرت (ع) فرماتے ہیں سورہ (اذا زلزلت الارض زلزالہا)کو پڑھنے سے تھکاوٹ محسوس نہ کریں ، کیونکہ جو شخص اس سورہ کو اپنی نافلہ نمازوں میں پڑھتا ہے ، تو خداوند متعال کبھی بھی اسکو زلزلے سے دوچار نہیں کرتا اور زلزلہ اور صاعقہ سے اسکو ہلاك و موت نہیں دیتے _
24_ " عن علی (ع) ... قولہ : " و ہو شدید المحال " قال : یرید المکر(2)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مولائے کائنات امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب (ع) سے خداوند عالم (و ہو شدید المحال) کے بارے میں روایت ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا کہ (المحال) سے خداوند عالم نے مکر و حیلے کا ارادہ کیا ہے_

25_ " فی مجمع البیان فی قولہ : " شدید المحال " ای شدید الاخذ ، عن علي(ع) (3)

مجمع البیان میں اللہ تعالی کے اس قول (شدید المحال) کے بارے میں امیر المؤمنین علی (ع) سے روایت ہے کہ اس سے مراد، بہت سخت عقوبت کرنا ہے _

اسماء و صفات :
شدید المحال 16، 19; شدید المحال سے مراد 24، 25; صفات جلال6
اطاعت :
اطاعت الہی کے آثار 21
اللہ تعالی کی تسبیح کرنے والے: 1، 2، 7
آسمانی بجلی :
آسمانی بجلی سے محفوظ رہنے کے اسباب 23; آسمانی بجلی کا سبب 12;آسمانی بجلی کی حدود 22
اللہ تعالی :
اللہ تعالی اورعیب 16;اللہ تعالی اور نقص 6;اللہ تعالی کا پاك و پاکیزہ ہونا 6، 9;اللہ تعالی کا خوف دلوانا 20;اللہ تعالی کا مکر 24;اللہ تعالی کا مکر و حیلے سے ڈرانا 18;اللہ تعالی کی ربوبیت 15; اللہ تعالی کی قدرت 19; اللہ تعالی کی مشیت 13; اللہ تعالی کی مشیت کا حتمی ہونا 14; اللہ تعالی کے افعال 12; اللہ تعالی کے عذاب 16، 18; اللہ تعالی کے مکر کی خصوصیات 17
تحریك :
تحریك کے عوامل 11

....

1)کافی ، ج 2 ص 626، ح 24; نور الثقلین ، ج 2 ، ص 491، ح 66_
2)غیب نعمانی ، ص 148; بحار الانوار ، ج 52، ص 245، ح 124_
3) مجمع البیان ج5، ص 435; الدر المنثور ، ج 4 ، ص 627_

765

تسبیح :
تسبیح الہی 7; تسبیح الہی کا پیش خیمہ 10;تسبیح الہی کے آدب 8; تسبیح الہی کے اسباب 11
جر و بحث:
اللہ تعالی کے بارے میں جر و بحث کرنا 15
حمد :
حمد الہی 1، 2، 6، 7، 8; حمد الہی کا پیش خیمہ 10;حمد الہی کی روش 9; حمد الہی کے اسباب11
خوف :
اللہ تعالی سے خوف 4، 5، 10
ذاکرین :
ذاکرین کے فضائل 22
ذکر :
ذکر الہی کی عظمت 11;ذکر الہی کے آثار 11، 22
ربوبیت الہی :
ربوبیت الہی کو جھٹلانے والوں کا عذاب 18
رعد :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

رعد کا حمدکرنا 1، 7; رعد کا خوف 5; رعد کا شعور 3;رعد کا کردار 20; رعد کی آواز 21; رعد کی تسبیح 1، 7
روایت : 20، 21، 22، 23، 24، 25
زلزلہ :
زلزلہ سے بچنے کے اسباب 23
سزا :
سزا کے مراتب 25
سورہ زلزال :
سورہ زلزال کے تلاوت کے آثار 23
عذاب :
عذاب سے ڈرانا 18; عذاب کا سخت ہونا 16; عذاب کے مراتب 16، 18
کفار :
کفار کا جدال و جر و بحث کرنا 15; کفار کی لجاجت کرنا 15; لجوج کفار کا عذاب 18; لجوج کفار کو ڈرانا 18
مبتلاء ہونا :
آسمانی بجلی میں مبتلاء ہونا 13
ملائکہ :
ملائکہ کا خوف 4; ملائکہ کی تسبیح کا پیش خیمہ 10;ملائکہ کی تسبیح کرنا 2، 7;ملائکہ کی حمد و ثناء کرنا 2، 7; ملائکہ کے حمد و ثناء کا سبب و پیش خیمہ 10;ملائکہ کے خوف کے آثار 10
موحدین :
موحدین کے ساتھ جر و بحث کرنا 15

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لاَ يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ إِلاَّ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاء لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ وَمَا دُعَاء الْكَافِرِينَ إِلاَّ فِي ضَلاَلٍ (١٤)

بر حق پکار نا صرف خدا ہی کا پکار ناہے اور جو لوگ اس کے علاوہ دوسروں کو پکارتے ہیں وہ ان کی کوئي بات قبول نہیں کرسکتے سوائے اس شخص کے مانند جو پانی کی طرف 1_ ہتھیلی پھیلائے ہو کہ منھ تك پہنچ جائے اور وہ پہنچنے والا نہیں ہے اور کافروں کی دعا ہمیشہ گمراہی میں رہتی ہے (14)

1_ خداوند متعال کو پکارنا اور اس کے حضور دعا کرنا، حق اور بجا امر ہے _
لہ دعوة الحق
(دعوة) پکارنے اور درخواست کرنے کے معنی میں آتا ہے _یہ لفظ آیت شریفہ میں موصوف ہے کہ اس کے ساتھ اسکی صفت (الحق) کا اضافہ کیا گیا ہے یعنی : " الدعوة الحقة"
2_ جھوٹے خداؤنکو پکارنا اور ان سے درخواست کرنا، بیہودہ اورباطل کام ہے _
لہ دعوة الحق
(لہ) کا (دعوة الحق) پر مقدم کرنا حصر کو بتاتا ہے یعنی حق کی دعوت اسی کے لائق ہے نہ کسی اور کے ، اور اس کے غیر سے مراد ،جھوٹے خدا ہیں جو بعد والے جملے کے قرینے سے معلوم ہوتے ہیں کہ مشرکین ان کو پکارتے تھے اور انکی پوجا کرتے تھے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

3_ فقط ذات پروردگار ہی بندوں کی دعاؤں کو مستجاب کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے _

767
لہ دعوة الحق
(لا یستجیبون لہم بشيء الا لباسط) کا جملہ، حق کی دعوت کے ملاك اور معیار کو بیان کر رہا ہے اس صورت میں خدا کو پکارنے کا حق ہونا اس دلیل کی وجہ سے ہے کہ وہ ہماری دعاؤں سے واقف ہے اور ان کو پورا کرنے پر قدرت رکھتا ہے_
4_ جھوٹے خدا، دعاؤں کو قبول کرنے پر قدرت نہیں رکھتے_
و الذین یدعون من دونہ لا یستجیبون لہم بشيء
(یدعون) اور (لہم) کی ضمیر سے مراد، مشرکین ہیں اور وہ ضمیر جو (الذین) موصول کی طرف پلٹتی ہے وہ محذوف ہے پس (و الذین یدعون ...) کا معنی یہ ہوا یعنی وہ جنکو مشرکین پکارتے ہیں وہ ان کی دعاوں کو قبول نہیں کر سکتے حتی کہ تھوڑی سی بھی قبول نہیں کر سکتے _
5_ لوگوں کی ضرورت کو پورا کرنے پر قدرت رکھنا ، ان کی درخواستوں اور دعاؤں کو منظور و قبول کرنا ، خداوند متعال ہونے کی نشانیاں ہیں_
لہ دعوة الحق و الذین یدعون من دونہ لا یستجیبون لہم بشيء
6_ جھوٹے خداؤں سے درخواست کرنے والے کی مثال ایسے پیاسے کی ہے جو دور سے پانی کی طرف ہاتھ بڑھا تا ہے کہ خود بخود پانی اس کے منہ میں آجائے جبکہ ایسا ہرگز ہونے والا نہیں ہے _
الا کبسط کفیہ الی الماء لیبلغ فاہ و ما ہو ببالغہ
(الا کباسط) کے جملہ کو بعض مفسّرین نے (استجابت) سے استثناء کیا ہے اور کہا ہے کہ اصل میں جملہ یوں ہوگا " لایستجیبون بشيء من الاستجابة الا استتجابة کاستجابة الماء لباسط کفیہ الی الماء" اور بعض مفسّرین (الذین یدعون) سے اسکو استثناء کرتے ہیں جسکی وجہ سے انہوں نے کہاہے کہ اصل میں جملہ یوں ہے " الذین یدعون من دونہ لیسوا الا کباسط کفیہ الی الماء " یہ بات قابل ذکر ہے کہ (لیبلغ) میں ضمیر (الماء) کی طرف لوٹتی ہے اور (فاہ) (اسکا منہ) یہ ضمیر (باسط) کی طرف لوٹتی ہے _ اور (ہو) کی ضمیر (الماء) اور (ببالغہ) کی ضمیر (فاء) کی طرف پلٹتی ہے _
7_ کافروں کی جھوٹے خداؤں کے حضور میں درخواست اور دعا کرنا، بے ثمر اورتباہی ہے_
و ما دعاء الکافرین الا فی ضلال
(ضلال) کے معانی میں سے ایك معنی تباہی اور نابودی ہے _ تباہی اور نابودی کو (فی ضلال) میں دعا کے لیے ظرف قرار دیناس معنی کو تبا رہا ہے کہ وہ دعا کامل طور پر ختم ہوجاتی ہے اور نابود ہوجاتی ہے گویا کہ نابودی نے اسکو تمام اطراف سے گھیر لیا ہوتا ہے _

768
8_ غیر اللہ کو پکارنا اور اس سے حاجت طلب کرنا، کفر ہے _
لہ دعوة الحق ... و ما دعاء الکافرین الا فی ضلال
9_ " عن علی بن ابی طالب (ع) فی قولہ : " لہ دعوة الحق " قال : التوحید ، لا الہ الا اللہ (1)
مولائے کائنات علی ابن ابی طالب (ع) اللہ تعالی کے اس قول (لہ دعوة الحق) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد و کلمہ توحید (لا الہ الا اللہ) ہے_

الوہیت :
الوہیت قدرت میں15; الوہیت کامعیار 5
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے مختصات 3
باطل معبود :
باطل معبود اور اجابت دعا 4;باطل معبودوں سے درخواست کرنے کا بے اثر ہونا 2، 7; باطل معبودوں کا عجز 4;

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بندے :
بندوں کی حاجت کو پورا کرنا 5
تشبیہات قرآن :
پیاسونسے تشبیہ6; باطل معبودوں سے درخواست کرنے کی تشبیہ کرنا 6
توحید :
توحید کی اہمیت 9
حق :
دعوت حق سے مراد 9
خواہشات :
غیر اللہ سے درخواست کرنا 8
دعا :
دعا کی اجابت 5; دعا کی حقانیت 1; دعا کی اجابت کا سبب 3، 4; رد شدہ دعا 2
روایت : 9
عمل :
ناپسندیدہ عمل 2
قرآن مجید :
قرآن مجید کی تشبیہات 6
کفر :
کفر کے موارد 8
....

1)الدر المنثور ، ج 2 ، ص 628; تفسیر طبری ، ج 8; ص 128_

769

وَلِلّهِ يَسْجُدُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ طَوْعاً وَكَرْهاً وَظِلالُهُم بِالْغُدُوِّ وَالآصَالِ (١٥)
اللہ ہی کے لئے زمین و آسمان والے ہنسی خوشی یا زبر دستی سجدہ کررہے ہیں اور صبح و شام ان کے سائے بھی سجدہ کناں ہیں (15)

1_ آسمانوں اور زمینوں میں جتنی بھی چیزیں ہیں خداوند متعال کے سامنے خاضع ہیں اور اس کے لیے سجدہ کرتی ہیں_
و للہ یسجد من فی السموات و الارض
2_ موجودات میں چند گروہ ایسے ہیں جو اطاعت کرتے ہوئے اپنی مرضی سے خداوند متعال کو سجدہ کرتے ہیں _ اور چند گروہ بادل نخواستہ_
و للہ یسجد من فی السموات و الارض طوعاً و کرہ
(طوع) اور (کرہ) مصدر ہیں اور آیت شریفہ میں اسم فاعل (طائعین) اور (کارہین) کے معنی میں ہیں _(طائع) اس شخص یا شيء کو کہا جاتا ہے جو کام کو اپنی مرضی سے انجام دے (کارہ) اس شخص یا شيء کو کہا جاتا ہے جو کام کو بغیر تمایل و مرضی کے اور کراہت سے انجام دے _
3_ آسمانوں اور زمین کے موجودات،غیر اللہ کے سامنے خاضع نہیں ہیں اور غیر اللہ کو سجدہ نہیں کرتے_
و اللہ یسجد من فی السموات و الارض
(للہ) کا (یسجد) پر مقدم کرنا، حصر کا معنی دیتا ہے اس صورت میں(للہ یسجد ...) کا معنی یوں ہوگا یعنی خداوند متعال کے لیے سجدہ کرتے ہیں اسکے غیر کو سجدہ نہیں کرتے_
4_ کائنات، متعدد آسمانوں پر مشتمل ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

و لله يسجد من فى السموات
5_ آسمانوں ميں عقل و شعور والى مادى موجودات ہيں _
و لله يسجد من فى السموات ... و ظلالہم
مذكورہ بالا معنى لفظ (من) اور (ہم) سے

770

استفادہ كيا گيا ہے كيونكہ يہ الفاظ ان موجودات كے ليے استعمال ہوتے ہيں جو شعور و عقل ركھتے ہوں _ اور ان موجودات كا سايہ دار ہونا دليل ہے كہ وہ مادى ہيں _
6_ موجودات عالم كے سائے خداوند متعال كو سجدہ كرتے ہيں اور اس كے مطيع اور فرمانبردار ہيں _
و لله يسجد فى السموات ... و ظلالہم
(ظلال) ظل كى جمع اور سايوں كے معنى ميں ہے_
7_ سايوں كا خداوند متعال كے سامنے خاضع ہونا اور صبح و عصر كے وقت فرمانبردار ہونا، روشن اور واضح طور پرہے_
و ظلالہم بالغدو و الاصال
(غدو) (غداة)كى جمع اور صبح كے اوقات كو كہا جاتا ہے و " اصال " (جمع اصيل) ہے جو عصر كے معنى ميں ہے _ سايوں كے سجدے سے مراد عالم تكوين ميں قوانين الہى كى پيروى كرنا ہے _ يہ تمام اوقات اور زمانوں ميں ہے _صبح و عصر كے ساتھ مخصوص نہيں ہے _ پھر ان دو صفات و قيود كو لانے كا مقصد يہ تھا كہ ان دو وقتوں ميں سائے واضح اور روشن طور پر قوانين الہى كى فرمانبردارى اور اطاعت كرتے ہيں_
8_ كائنات كے موجودات اور اس كے آثار ہميشہ او رہر حال ميں خداوند متعال كے سامنے سر تسليم ہيں اور اس كے مقابلے ميں خاضع ہيں _
ولله يسجدمن فى السماوات و الأرض طوئماً و كرہاً وظلالہم
ممكن ہے (ظلال) كا لفظ آيت شريفہ ميں موجودات كے آثار اور تبعات كے ليے بطور نمونہ بيان كيا گيا ہو _
9_ " عن ابى جعفر (ع) فى قولہ : (و لله يسجد من فى السموات والأرض طوعاً و كرہاً ...ا ما من يسجد من اہل السموات طوعاً فالملائكة ... ومن يسجد من اہل الارض طوعاً فمن ولد فى الا سلام ...وا ما من يسجد كرماً فمن اجبر على الاسلام ...)(1)
امام باقر (ع) سے الله تعالى كے اس قول (ولله يسجد من فى السموات و الأرض طوعاً وكرہا ...) كے بارے ميں روايت ہے كہ جو اہل آسمانوں ميں سے اپنى مرضى اور لگاؤ كے ساتھ سجدہ كرتے ہيں وہ فرشتے ہيں_ اور جو لوگ اہل زمين ميں سے اپنى مرضى اورلگا ؤ كے ساتھ سجدہ كرتے ہيں وہ لوگ مسلمان ہيں اور (اسلامى ماحول اور اسلامى فيملي) ميں متولد ہوئے ہيں ...اور وہ لوگ جو مجبورى كے ساتھ سجدہ كرتے ہيں يہ وہ لوگ ہيں جو اسلام كو قبول كرنے پر مجبور ہوگئے ہيں _
....

1) تفسير قمى ج1 ص 362; نورالثقلين ج2 ص 492 ، ح 71_

771

آسمان :
آسمان كامتعدد ہونا 4;آسمانوں كى مادى موجودات 6 ;آسمانوں كى موجودات كا باشعور ہونا 5; آسمانوں كى موجودات كا سجدہ كرنا 9
الله تعالى :
الله تعالى كے سامنے خاضع ہونا1
جبر و اختيار 2
روايت:9

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سایہ :
سایہ کا تسلیم ہونا 6;سایہ کا سجدہ 6 ;سایہ کا صبح میں خاضع ہونا 7 ; عصر میں سایہ کا خاضع ہونا 7
سجدہ :
اجباری سجدہ 2 ،9;اللہ تعالی کے لیے سجدہ کرنا 1 ، 2 ، 9،6
ملائکہ :
ملائکہ کا سجدہ 9
کائنات :
کائنات کا خاضع ہونا 1;کائنات کا سجدہ 1
موجودات:
موجودات کا تسلیم ہونا 8،2; موجودات کا خضوع 3 ;موجودات کا سجدہ 1 ، 2 ، 9،3;موجودات کی توحید عبادی 3;
موجودات کے آثار کا خاضع ہونا 8

قُلْ مَن رَّبُّ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ قُلِ اللّهُ قُلْ أَفَاتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِ أَوْلِيَاء لاَ يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ نَفْعاً وَلاَ ضَرّاً قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الأَعْمَى وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ أَمْ جَعَلُواْ لِلّهِ شُرَكَاء خَلَقُواْ كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (١٦)

پيغمبر كہہ ديجئے كہ بتائو كہ زمين و آسمان كا پروردگار كون ہے اور بتا ديجئے كہ اللہ ہى ہے اور كہہ ديجئے كہ تم لوگوں نے اس كو چھوڑ كر ايسے سرپرست اختيار كئے ہيں جو خود اپنے نفع و نقصان كے مالك نہيں ہيں اور كہئے كہ كيا اندھے اور بينا ايك جيسے ہوسكتے ہيں يا نور و ظلمت برابر ہوسكتے ہيں يا ان لوگوں نے اللہ كے لئے ايسے شريك بنائے ہيں جنھوں نے اسى كى طرح كى كائنات خلق كى ہے اور ان پر خلقت مشتبہ ہوگئي ہے_كہہ ديجئے كہ اللہ ہى ہرشے كا خالق ہے اور وہى يكتا اور سب پر غالب ہے (16)

1 _ خداوند متعال، آسمانوں اور زمين كا مالك و مدبر ہے_
قل من رب السموات والارض قل الله
2_ كائنات ميں متعدد آسمان ہيں_
رب السموات
3_ خداوند متعال كے كائنات ميں عمل دخل پراور تمام اطراف كے عالم ہونے پر يقين ركھنا، اور تمام چيزوں كا اس كے ليے فرمانبردار ہونا، انسان كو اسكى

عالم كائنات و ہستى پر مطلق ربوبيت كو قبول كرنے كى طرف ہدايت كرتاہے_
الله يعلم ... ہو الذى يريكم البرق ... لله يسجد ... قل من رب السموات والارض
مشركينسے سوال بيان كرنے كے ساتھ كائنات پر ربوبيت الہى كا بيان كرنا خصوصاً ان آيات كے بعد جو خداوند متعال كى خصوصيات اور صفات كى بيان گر ہيں يہ اس بات كوبتاتا ہے كہ مورد بحث آيت شريفہ كا مضمون گذشتہ آيات كے ليے نتيجہ ہے يعنى خداوند متعال كا تمام چيزوں سے آگاہ و واقف ہونا (الله يعلم ...)اور اسكا كائنات عالم ميں تصرف و عمل دخل كرنا (ہو الذى يريكم ...) اور تمام لوگوں كا اللہ تعالى كے مقابلے ميں خضوع كرنا (الله يسجد ...) ہر فكر و سوچ ركھنے والے كو اس نتيجہ تك پہنچاتا ہے كہ وہى تمام كائنات و ہستى كا رب اور مالك ہے اور اس كے سوا كوئي بھى ربوبيت نہيں ركھتا_
4_عصر بعثت كے مشركين كا خدا وند عالم كا كا ئنات ميں كردار و عمل ودخل ديكھنے كے باوجود خداوند عالم كى ربوبيت كا انكار كرنا _
قل من رب السموات والارض قل الله

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خداوند متعال نے جو سوال مشرکین سے کیا ہے اسکا خود جواب دے رہاہے (من رب السموات) کا جواب (قل الله)اس سے معلوم ہوتاہے کہ وہ لوگ ربوبیت خداوندی کے اقرار اور اعتراف سے اجتناب کرتے تھے_
5_حقائق و معارف کو سوال کے قالب میں بیان کرنا اور اسکا جواب دینا قرآن مجید کی روش میں سے ہے تا کہ لوگوں کو حقائق کی طرف متوجہ کرے_
قل من رب السموات والارض قل الله
6_معارف اور دین کی تبلیغ کو کس طرح انجام دیا جائے اسمیں خداوند عالم، پیغمبر اسلام (ص) کا راہنما اور ہدایت کرنے والا ہے _
قل من رب السموات والارض قل الله قل افاتخذتم
7_مشرکین خداوند متعال کی ولایت پر روشن و واضح دلائل رکھنے کے باوجود بھی دوسروں کو اپنے لیے ولی و سرپرست خیال کرتے تھے اور ان کی طرف متوجہ ہوتے تھے_
افاتخذتم من دونہ أولياء
جملہ (اتخذتم ...) کو (فاء) کے ذریعے سے خداوند متعال کے ان کاموں اور طریقوں کو بیان کرتے ہوئے تفریع قرار دینا، جن پر مشرکین بھی یقین رکھتے تھے_ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ انسانوں پر تنہا اللہ تعالی کی ولایت ہے_ اور اس کے علاوہ کسی اور کی ولایت کا خیال و تصور کرنا ،نامناسب اور بغیر دلیل کے تصّور ہے _
8_ فقط خداوند عالم کی ذات ہی انسانوں کے امور کا ولی اور اختیار رکھنے والی ہے _
أفاتخذتم من دونہ أولياء
9_ وہ لوگ جنہوں نے خداوند متعال کی ولایت کو قبول

774

نہیں کیا اوہ متعدد اور مختلف ولایتوں کے اسیر و قیدی بن گئے_
مذکورہ بالا معنی (أولياء) کو جمع لانے کی صورت میں حاصل ہوا ہے_
أفاتخذتم من دونہ أولياء
10_اہل شرك کے معبود، حتی اپنے آپ کو فائدہ دینے اور اپنے آپ سے ضرر و نقصان کو دور کرنے پر قادر نہیں ہیں_
لا يملكون لانفسہم نفعاً و لا ضر
11_ ولایت و سرپرستی کے لائق تنہا وہ ذات ہوسکتی ہے جو اپنے آپ کو نفع پہچانے اور ضرر کودور کرنے پر قادر ہو_
لا يملكون لانفسہم نفعاً و لا ضر
12 _ فقط کائنات کا مدبرّ و منتظم ہی نفع دینے اور ضرر کو دور کرنے پر قادر ہوتاہے_
من ربّ السموات والارض قل الله قل افاتخذتم من دونہ اولياء لا يملكون لانفسہم نفعاً و لا ضر
13_جنہوں نے کائنات پر ولایت الہی اور اسکی ربوبیت کو قبول کیا ہے وہ لوگ صاحب بصیرت ہیں_ اور جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ اس کائنات پر غیر اللہ کی ولایت اور اسکا انتظام ہے وہ اندھے ہیں_
قل ہل يستوى الاعمى والبصير أم ہل تستوى الظلمات والنور
(اعمي) اندھا(بصير)بصیرت والااور (ظلمات) اندھیرے اور (نور) روشنی میں احتمال ہے کہ ان کلمات کی مثال مشرکین اور موحدین کے لیے ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ اہل شرك کے معبودوں کی خصوصیات اور خداوند متعال کی خصوصیات ہوں_پہلے والے احتمال کی صورت میں مذکورہ بالا معنی کیا گیا ہے _
14_بابصیرت موحدین، دل کے اندھے مشرکین کے ساتھ کبھی بھی مساوی نہیں ہیں_
قل ہل يستويالاعمى والبصير
15_ مشرکین کا موحدین کے ساتھ مساوی نہ ہونا،اس طرح ہے کہ جس طرح اندھیروں کا ڈھیر روشنی کے ساتھ برابری نہیں کرسکتا_
أم ہل تستوى الظلمات والنور
16_غیر اللہ کی ولایت اور ربوبیت کو قبول کرنا اندھیروں میں ڈوب جانے کے برابر ہے_ اور اللہ تعالی کی ربوبیت اور ولایت کو قبول کرنا، نور کو پالینے کے برابر ہے _
قل من رب السموات ... ام ہل تستوى الظلمات والنور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

17_ خداوند متعال، حقیقی بصیر اورپر فروغ ہے_ اور اہل شرك كے معبود اندھے اورتاريك دل والے

775
ہيں_
قل ہل يستوى الاعمى والبصير أم ہل تستوى الظلمات والنور
مذكورہ معنى اس صورت ميں ہے كہ (اعمى) و (ظلمات) اہل شرك كے معبودوں كے اوصاف ہوں اور (بصير) اور (نور) اوصاف الہى ہوں_
18_حق كا راستہ ايك ہے اور باطل كے بہكانے والے راستے، متعدد ہيں_
ام ہل تستوى الظلمات والنور
مذكورہ بالا معنى كو اس سے حاصل كيا گيا ہے كہ (ظلمات) جمع ہے اوراس كے مقابلے ميں (نور) كا لفظ مفرد ہے _
19_مشركين اپنے خداؤں كى مخلوق نہ ركھنے كے باوجود بھى ان كى ولايت اور تدبير و نظم و انضباط پر يقين ركھتے تھے_
افاتخذتم من دونہ أولياء ... أم جعلوا اللّہ شركاء خلقوا كخلقہ فتشبہ الخلق عليہم
(خلقوا كخلقہ) كا جملہ (شركاء) كے ليے صفت ہے (خلق) كا لفظ (كخلقہ) اور (الخلق) ميں مصدر ہے اور اسم مفعول (مخلوقات)كے معنى ميں ہے (تشابہ) (تشابہ) كا مصدر ہے اور (علي) كے لفظ كى وجہ سے جو اس بات كا قرينہ بنتاہے كہ اسكا معنى مشتبہ ہونا ہے جو مشابہت كى وجہ سے ہے (أم) مذكورہ آيت ميں" ام" منقطعہ ہے اور استفہام انكارى كے معنى كواپنے اندر ليے ہوئے ہے اور اس بات كا بھى معنى ديتاہے كہ خود مشركين بھى اپنے خيالى معبودوں اور خداؤں كے ليے مخلوقات ہونے پر يقين نہيں ركھتے تھے_ تا كہ خداوند متعال كى مخلوقات كے ساتھ مشتبہ ہو جائيں_
20_خداوند متعال، موجودات كے خلق كرنے ميں كوئي شريك نہيں ركھتا_
أم جعلوا للہ شركاء خلقوا كخلقہ
21_ غير اللہ كوئي مخلوقات اور خلقت نہيں ركھتے_
أم جعلوا للہ شركاء خلقوا كخلقہ
22_ غير اللہ كى ولايت و سرپرستى كو قبول كرنا، شرك ہے_
افاتخذتم من دونہ اولياء ... ام جعلوا للہ شركاء
23_ عصر بعثت كے مشركين، خداوند متعال كے وجود كے معتقد تھے_
ام جعلوا للہ شركاء خلقوا كخلقہ
24_ خداوند متعال تمام موجودات كا خالق اور پيدا كرنے والا ہے _
قل اللہ خالق كل شيء
25_ خداوند متعال، اہل شرك كى ان چيزوں كا بھى

776
خالق ہے جسكو وہ اپنا معبوداور خدا خيال كرتے ہيں_
ام جعلوا للہ شركاء ... قل اللہ خالق كل شيء
"شيء" كے وہ مصاديق جو مورد نظر ہيں ان سے مراد ، اہل شرك كے معبود ہيں_
26_ فقط خداوند متعال ہى واحد (يكتا) اور قہار (بہت غلبہ كرنے والا) ہے_
27_وہ چيزجو خود خداوند متعال كى مخلوق ہے وہ خداوند متعال كى ربوبيت ميں شريك نہيں ہوسكتى اور خدا كے عنوان مانى نہيں جاسكتى _
ام جعلوا للہ شركاء ... قل اللہ خالق كل شيء
28_ ربوبيت اور ولايت، فقط خالق كائنات كے ليے مناسب ہے _
افاتخذتم من دونہ اولياء ... قل للہ خالق كل شيء
29_ خداوند متعال كا وحدہ لا شريك اور اسكا كائنات پر غلبہ اور تسلط ہونا، اسكى ولايت اور ربوبيت كى دليل ہے _
افاتخذتم من دونہ اولياء ... و ہو الواحد القہار

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آسمان :
آسمان کا متعدد ہونا 2 ; آسمانوں کا مالك 1; آسمانوں کا مدبر 1
اسما و صفات :
خالق 24; قہار 36; واحد 26
الوہیت:
الوہیت کا معیار27
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا تدبر 1 ; اللہ تعالی کی بصیرت 17 ; اللہ تعالی کی تعلیمات 6 ;اللہ تعالی کی حاکمیت کے آثار 29 ; اللہ تعالی کی خالقیت 24،25; اللہ تعالی کی ربوبیت کو قبول کرنا 3 ; اللہ تعالی کی ربوبیت کو قبول کرنے کے آثار 16;اللہ تعالی کی ربوبیت کے دلائل 29 ; اللہ تعالی کی عظمت کے دلائل 17 ; اللہ تعالی کی مالکیت 1 ; اللہ تعالی کی نورانیت 7 ; اللہ تعالی کی ولایت 7 ،8 ;اللہ تعالی کی ولایت سے منہ موڑنے کے آثار9; اللہ تعالی کی ولایت کی اہمیت 13;اللہ تعالی کی ولایت کے دلائل 29 ;ا للہ تعالی کی ہدایات6; اللہ تعالی کے اختصاصات 8 ،21 ، 26
آنحضرت (ص) :
آنحضرت(ص) کا معلم 6 ; آنحضرت(ص) کی تبلیغ کا طریقہ 6 ;آنحضرت(ص) کی ہدایت 6

انسان :
انسانوں کا ولی 8
ایمان :
ایمان کے آثار 3 ;علم الہی پرا یمان 3
باطل :
باطل کے راستوں کا متعدد ہونا 8
باطل معبود :
باطل معبود اور انکی خلقت 19 ;باطل معبودوں کا خالق 25 ;باطل معبودوں کا دلوں کی بصیرت سے خالی ہونا 17 ; باطل معبودوں کا عاجز ہونا 10 ; باطل معبودوں کی ظلمت و تاریکی 17
بصیرت :
اہل بصیرت 13; اہل بصیرت کے فضائل 14; بصیرت کے اسباب 16
توحید :
توحید افعالی 20 ، 21 ،24 ; توحید ربوبی کے دلائل 27;توحید کے آثار 29 ; خالقیت میں توحید کا ہونا 20 ، 21 ، 24
حق :
حق کی راہ کا ایك ہونا 18
حقائق :
حقائق کو واضح کرنے کا طریقہ 5
خالقیت :
غیر اللہ اور خالقیت 21
خلقت :
خلقت کا حاکم 26; خلقت کے مدبر کی خصوصیات 12 ; خلقت کے خالق کی ربوبیت 28 ; خلقت کے خالق کی ولایت 28
دلوں کے اندھے :13
دین :
دین کو بیان کرنے کا طریقہ 5

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ربوبيت :
ربوبيت كا ملاك 27 ، 28
زمين :
زمين كا مالك 1 ; زمين كا مدبر 1
سوال كرنا :
سوال كرنے كے فوائد 5
شرك :
شرك كو رد كرنا 27 ; شرك كے موارد 22
ظلمت :
ظلمت كے اسباب 16

778

عقيده :
باطل معبودوں كى ولايت پر عقيده ركھنا 19;باطل معبودوں ميں تدبير اوركا عقيده ركھنا 19; خداوند متعال پر عقيده ركھنا 23
قرآن مجيد :
قرآن مجيد كى تشبيہات 15; قرآن مجيد كى تعليمات كا طريقہ 5
قرآن مجيد كى تشبيہات :
تاريكى اور اندھيرے سے تشبيہ دينا 15; روشنائي سے تشبيہ دينا 15; مشركين كى تشبيہ 15; موحدين كى تشبيہ 15
مشركين :
صدراسلام كے مشركين اور ربوبيت الہى 4;صدر اسلام كے مشركين كا عقيده 23; صدر اسلام كے مشركين كا كفر 4 ;
صدر اسلام كے مشركين كى لجاجت 4 ;مشركين اور موحدين 15; مشركين پر ولايت 7 ; مشركين كا باطل عقيده 19 ;
مشركين كا كوردل ہونا 14; مشركين كا ولى 7; مشركين كى سوچ7
مشركين كى لجاجت :7،19
موحدين :
موحدين كے فضائل 14 ، 15
نظريہ كائنات:
توحيد نظريہ كائنات 8 ، 20 ، 21 ، 24
نفساتى علم :
تربيتى نفسياتى علم 5
ولايت :
غير الله كى ولايت 9 ; غير الله كى ولايت كا معيار 11 ، 28;غير الله كى ولايت كو قبول كرنا 22 ;غير الله كى ولايت كو قبول كرنے پر سرزنش 13 ;غير الله كى ولايت كے قبول كرنے كے آثار 16
ولى :
ولى كا ضرر و نقصان كو دور كرنا 11 ; ولى ميں نفع دينے كى صلاحيت ہونا11
ہدايت:
ہدايت كے اسباب3

779

أَنزَلَ مِنَ السَّمَاء مَاء فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَداً رَّابِياً وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاء حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُ كَذَلِكَ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

يَضْرِبُ اللّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاء وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الأَرْضِ كَذَلِكَ يَضْرِبُ اللّهُ الأَمْثَالَ (١٧)
اس نے آسمان سے پانی برسایا تو وادیوں میں بقدر ظرف بہنے لگا اور یلاب میں جوش کھا کر جھاگ آگیا اور اس دھات سے بھی جھاگ پیدا ہوگیا جسے آگ پر زیور یا کوئي دوسرا سامان بنانے کے لئے پگھلاتے ہیں _اسی طرح پروردگار حق و باطل کی مثال بیان کرتاہے کہ جھاگ خشك ہوکر فنا ہوجاتاہے اور جو لوگوں کو فائدہ پہنچانے والاہے وہ زمیں میں باقی رہ جاتاہے اور خدا اسی طرح مثالیں بیان کرتاہے (17)

1_خداوند متعال آسمان سے بارش کو نازل کرنے والا ہے _
أنزل من السماء ماء
2 _ پانی کے راستے اور پہاڑوں کے درّے اپنی اپنی ظرفیت اور وسعت کے مطابق بارش کے پانیوں کو اپنے اندر جاری کرتے ہیں_
فسالت أورية بقدره
(سیل) "سالت" کا مصدر ہے جو جاری کرنے کے معنی میں آتاہے (أودية) وادی کی جمع ہے جو پانی کے جاری ہونے والے راستوں اور دروں کو کہا جاتاہے اور (قَدَر) کا معنی اندازہ اور

مقدار ہے _(سالت) کا (اودیة) کی طرف اسناد و نسبت دینا مثل (جری المیزاب) کے اسناد کی طرح مجازی ہے _ تو اس صورت میں (فسالت أودية ...) کا معنی یہ ہوا کہ پس دریاؤں میں ان کی وسعت و ظرفیت کے مطابق پانی جاری ہو ا _
3_دریاؤنمیں سیلابوں کے جاری ہونے سے ان کے اوپر کے آکر جھاگ بن گئي تھی ان کو ہمراہ لے لیا_
فاحتمل السیل زیداً رابي
(احتمال) "احتمل" کا مصدر ہے جو اٹھانے کے معنی میں آتاہے _ (السیل) کثرت سے جاری ہونے والے پانی کو کہا جاتاہے_ (زَبدَ) کا معنی جھاگ ہے اور (رَبو) کا مصدر (رابیاً) ہے جس کا معنی اوپر کو آجانا ہے_
4_ آگ کی بھٹیوں میں جن دھاتوں کوپگھلایاجاتاہے وہ اپنے اندر سیلاب کی طرح جھاگ پیدا کرتی ہیں_
و مما یوقدون علیہ فی النار ... زبد مثلہ
(مما یوقدون) میں (من) نشویہ ہے اور "یوقدون"کا مصدر "القاد"ہے جسکا معنی آگ کو بھڑکانا ہے حرف (ما) سے مراد(حلیة) اور (متاہ) کے قرینے کی وجہ سے دھاتیں جیسے سونا و چاندی وپتیل و غیرہ ...ہیں اور(فی النار) حال مؤکد ہے اس صورت میں (یوقدون ...) کا معنی یوں ہوا ایسی دھاتیں کہ جب ان پر آگ کو روشن اور بھڑکایا جاتاہے (وہ پگھلا دیتی ہے) توجھاگ، سیلاب کی جھاگ کی طرح ہو جاتی ہے_
5_ زندگی کے وسائل و ضروریات اور زیورات کو بنانے کے لیے آگ کی بھٹیوں میں دھاتوں کو پگھلانے کی ضرورت ہوتی ہے_
و مما یوقدون علیہ فی النار ابتغاء حلیة او متاع
(ابتغاء) طلب کرنے کے معنی میں آتاہے اور یہ (یوقدون) کے لیے مفعول لہ ہے (حلية) وہ شی ء ہے جو زینت اور خوبصورتی کے لیے بنائي جاتی ہے (متاع) اس شيء کو کہتے ہیں جسکو زندگی کی ضروریات میں استعمال کیا جاتاہے_
6_عصر بعثت کے لوگ آگ کی بھٹیوں میندھاتوں پگھلانے کے ذریعے سے زندگی کی ضروریات اور زیورآلات کو بنانے سے واقف تھے_
و مما یوقدون علیہ فی النار ابتغاء حلیة او متاع
7_حق کی تشبیہ، بارش اور سیلاب کی طرح ہے اور باطل اس جھاگ کی مانند ہے جو اوپر کو ابھر گئي ہے _
أنزل من السماء ماء فسالت أودية بقدرہا فاحتمل السیل زبداً رابیاً ... کذلك یضرب الله الحق و باطل
8_ حق و حقیقت ان دھاتوں کی مانند ہے جسے پگھلایا گي

ہو اوروہ پانی ہو گئي ہو یہ اور باطل اس جھاگ کی مانند ہے جو اس کے اوپر آگئي ہے _
و ممما یوقدون علیہ فی النار ... زبد مثلہ کذلك یضرب الله الحق والباطل

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

9_خداوند متعال حق كو نازل كرنے والا اور اسكا سرچشمہ ہے _
أنزل من السماء ماء ... كذلك يضرب الله الحق و الباطل
10_ حقائق اور معارف، خداوند متعال كى طرف سے نازل ہوئے ہيں اور ہر باطل سے خالى ہيں_
أنزل من السماء ماء ... فاحتمل السيل زبداً رابياً ...كذلك يضرب الله الحق والباطل
اس وجہ سے كہ حق كو پانى سے تشبيہہ دى گئي ہے جو كہ آسمان سے نازل ہوتاہے اس وقت وہ اپنے ساتھ كسى جھاگ كو نہيں ركھتا_ مذكورہ معنى اسى صورت ميں حاصل ہوتاہے_
11_ باطل، حق كے اردگرد، خودنما ئي اور اپنے آپ كو ظاہر كرتاہے اور اپنے كو اس كے اوپر لے آنے كى كوشش كرتاہے_
فاحتمل السيل زبداً رابي
12 _ پگھلى ہوئي دھاتوں اور سيلابوں كى جھاگ كو دور ڈالا جاتاہے اور وہ نابود ہوجاتى ہے ليكن پانى اور دھاتوں سے فائدہ اٹھايا جاتاہے_
فاما الزبد فيذہب جفاء و ا ما ماينفع الناس فيمكث فى الارض
(جفا) كسى شيء سے دور ہونے كے معنى ميں آتاہے (جفا) اس شيء كو كہتے ہيں جسكو دورگرايا جائے لسان العرب ميں ذكر ہوا ہے"جفاء السيل" يعنى وہ جھاگ اور اضافى و نجس چيزيں و غيرہ جسكو سيلاب دور كنارے پر ڈال ديتاہے)
13_ باطل، ناچيز ، ہلكى ، كھوكھلى اور اندر سے خالى ،شيء ہے_
فاحتمل السيل زبداً رابياً ... كذلك يضرب الله الحق والباطل
14_ ہر انسان، اپنى استعداد اور ظرفيت كے مطابق حقائق اور معارف الہى سے بہرہ مند ہوتاہے_
أنزل من السماء ماء فسالت اودية بقدرہا ... كذلك يضرب الله الحق والباطل
جملہ (فسالت اوديةبقدرہا) سے معلوم ہوتاہے كہ ہر درة اپنى ظرفيت كے مطابق پانى كو جارى كرتاہے_ يہ معنى (كذلك يضرب الله الامثال) كى ضرب المثل ميں ايسا ہے كہ ہر انسان اپنے اندر ايك خاص استعداد كو ركھتاہے اوراس استعداد كے اندازے كے مطابق معارف الہى كو حاصل كرتاہے_
15_ معارف الہى اور حقائق الہى ہميشہ اس خطرے ميں ہيں كہ باطل امور كے ساتھ مخلوط اور مل نہ جائيں _
أنزل من السماء ... فاحتمل السيل زبداً رابي

و مما يوقدون ... زبد مثلہ
16_ توحيد اور ولايت الہى اور اسكى ربوبيت ايسے حقائق ہيں جو باقى رہنے والے ہيں اور شرك و غير الله كى عبادت ايسے باطل ہيں جو كمزور اور ختم ہونے والے ہيں_
فاما الزبدفيذہب جفاء و اما ما ينفع الناس
گذشتہ آيات كى روشنى ميں باطل كے مورد نظر مصاديق جنكو جھاگ سے تشبيہہ دى گئي ہے وہ شرك اور غير الله كى عبادت ہيں _ اور حق كے مصاديق ميں سے جو نفع دينے والے اور باقى رہنے والے ہيں ، توحيد اور اسكى ولايت اور ربوبيت الہى پر يقين ركھناہے_
17_ خداوند متعال كى يہ نويد و خوشخبرى ہے كہ حق كى كاميابى ہے اوريہ زمين پر نافذ ہونے والا ہے _ اور باطل شكست كھانے والا اورمٹنے والاہے _
فا ما الزبد فيذہب جفاءً و اما ما ينفع الناس فيمكث فى الارض
18_ توحيد ، ولايت و ربوبيت الہى پر يقين ركھنے كے مختلف مراتب و درجات ہيں اور ہر انسان اپنى استعداد كے مطابق انكو درك كرتاہے _
قل من رب السموات والارض ... أنزل من السماء ماء فسالت اودية بقدرہا ...كذلك يضرب الله الامثال
19_ انسانوں ميں بعض گروہ ايسے ہيں جو حقائق اور معارف الہيكو تھوڑا سا بھى نہيں جانتے اور اس سے بہرہ مند نہيں ہوتے_
أنزل من السماء ماء فسالت أوردية بقدرہا ... كذلك يضرب الله الحق والباطل
(أودية) كا نكرہ ذكر كرنا (يعنى بعض درّے نہ سارے درے) اس بات كو بتاتاہے كہ بارش تمام دروں اورو درياؤں پر نہيں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

برستی اور پانی بھی ان سب میں جاری نہیں ہوتا_ یہ مثال گویا یہ بات بتانا چاہتی ہے کہ معارف الہی تمام دلوں کو روشنی نہیں دیتے بلکہ مخصوص دل (نہ سارے دل) اس کو درك کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں_
20_خداوند متعال، حقائق کو واضح اور روشن کرنے کے لیے بہت زیادہ مثالیں ذکر فرماتاہے_
كذلك يضرب الله الامثال
عموم کے حروف جیسے (کل) و (الف لام جنس) جب جمع پر داخل ہوتے ہیں تو کبھی استغراق حقیقی کے معنی میں آتے ہیں اور کبھی کثرت و فراوانی کے معنی میں آتے ہیں _ اسکو عموم عرفی سے تعبیر کیا جاتاہے_ ظاہر یہ ہوتاہے کہ دوسرا معنی لفظ (الامثال) سے کیا گیا ہے _
21_ حقائق کو محسوس ہونے والی چیزوں سے تشبیہہ دینا اور ان کے لیے امثال کو بیان کرنا، قرآن مجید کے طریقوں اور شیوہ جات میں سے ہے _
كذلك يضرب الله الامثال
22_حق کی مثال ،آسمان سے نازل ہونے والے پانی

783

نیز پگھلی ہوئي دھاتوں سے دینا اور باطل کی مثال ،سیلابوں کی جھاگ اورپگھلی ہوئي دھاتونسے جوجھاگ پیدا ہوتی ہے اس سے دینا، قرآن مجید کی ضرب الامثال مینسے ہے _
كذلك يضرب الله الحق والباطل ... كذلك يضرب الله الامثال

استعدادیں :
استعدادوں کا کردار 14، 18;استعدادوں میں تفاوت 14 ، 18
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی بشارتیں 17 ; اللہ تعالی کی تعلیمات کا طریقہ و روش 20;اللہ تعالی کی ربوبیت کا ہمیشہ و جاوید ہونا 16 ;اللہ تعالی کی ربوبیت کی حقانیت 16 ;اللہ تعالی کی ولایت کا ہمیشہ و جاوید ہونا 16 ;اللہ تعالی کی ولایت کی حقانیت 16 ;اللہ تعالی کے افعال 1 ، 9
ایمان :
ایمان کے مراتب 18 ; توحید پر ایمان 18 ; ربوبیت الہی پر ایمان 18 ; ولایت الہی پر ایمان 18
بارش:
بارش کے نزول کا سبب 1
باطل :
باطل کا حق پر تحمیل ہونا 11; باطل کے موارد 16 ; باطل کافضول ہونا 13
بشارت :
باطل کے شکست کھانے کی بشارت 17 ; حق کے کامیاب ہونے کی بشارت 17
توحید :
توحید کا ہمیشہ و جاوید ہونا16; توحید کی حقانیت 16
حق :
حق کا سبب 9 ;حق کی اصالت 7 ،8 ، 11 ; حق کے موارد 16
حقائق :
حقائق کے واضح و روشن ہونے کی روش 20
درّے:
درّوں کی ظرفیت کی مقدار 2
دین :
دین سے استفادہ 14; دین کا پاك و پاکیزہ ہونا 10 ;دین کو سمجھنے سے محروم لوگ 19;دین میں ضرر کی شناخت کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

طريقہ 15;دين ميں ملاوٹ كا خطرہ 15
زيورآلات :
زيور آلات كى ساخت و بناوٹ كا طريقہ 5
سيلاب :
سيلاب كا مفيد حصہ 12; سيلاب كى جھاگ 3 ، 12

784
شرك :
شرك عبادى كا باطل ہونا 16 ; شرك كا مٹ جانا 16
صنعت:
صنعت كى تاريخ 6
فلز و دھات :
پگھلى ہوئي دھات كا دوران بعثت ہونا 6 ;پگھلى ہوئي دھات كا فائدہ مند ہونا12;پگھلى ہوئي دھات كى جھاگ 12 پگھلى ہوئي دھات كے فوائد 5
قرآن مجيد:
قرآن مجيد كى تشبيہات 4 ، 7 ، 8 ، 21 ; قرآن مجيد كى تعليمات كا طريقہ 21 ; قرآن مجيد كى مثالوں كا فلسفہ 20 ; قرآن مجيد كى مثاليں 4 ، 8 ، 21 ، 22
قرآن مجيد كى تشبيہات :
بارش سے تشبيہہ 7 ، 22 ; باطل سے تشبيہ 7 ، 8 ، 22; پگھلى ہوئي دھات سے تشبيہ 8 ، 22;پگھلى ہوئي دھات كى جھاگ سے تشبيہ 4 ; حق سے تشبيہ 7 ، 8; سيلاب سے تشبيہ 7 ; سيلاب كى جھاگ سے تشبيہ 4 ،7،22; محسوسات سے تشبيہ 21
نہريں:
نہروں كى ظرفيت كى مقدار 2

لِلَّذِينَ اسْتَجَابُواْ لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَى وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُواْ لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الأَرْضِ جَمِيعاً وَمِثْلَهُ مَعَهُ لاَفْتَدَوْاْ بِهِ أُوْلَـئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ (١٨)
جو لوگ پروردگار كى بات كو قبول كرليتے ہيں ان كے لئے نيكى ہے اور جو اس كى بات كو قبول نہيں كرتے انھيں زمين كے سارے خزانے بھى مل جائيں اور اسى قدر اور بھى مل جائے تو يہ بطور فديہ دے ديں گے ليكن ان كے لئے بدترين حساب ہے اور ان كا ٹھكانا جہنم ہے اور وہ بہت برا ٹھكاناہے (18)

1 _ نيك بخت اور سعادت مند ہونا فقط ان لوگوں كے ليے ہے جو خداوند متعال كى دعوت پر لبيك كہتے ہيں _

785
للذين استجابوا لربہم الحسنى
2_ موحدين ،رسالت مآب (ص) پر ايمان لانے والے اور قيامت پر يقين ركھنے والے ہى خداوند متعال كى دعوت كو قبول كرنے والے ہيں _
للذين استجابوا لربہم الحسنى
مذكورہ آيات اس بات كو بيان كرتى ہيں كہ (لذين استجابوا) سے مراد، موحدين اور رسالت مآب(ص) پر ايمان لانے والے اور قيامت پر يقين ركھنے والے ہيں _
3 _ ربوبيت الہى پر يقين اور اس كى طرف توجہ كرنا، الله تعالى كى دعوت كو قبول كرنے كا پيش خيمہ ہے _
للذين استجابوا لربہم
4 _ خداوند متعال كى دعوت كو قبول كرنے والے، قيامت كے دن كے حساب و كتاب سے رنج و تكليف ميں مبتلاء نہيں ہونگے اور ان پرحساب ميں سختى بھى نہيں كى جائے گى _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

للذين استجابوا لربہم الحسنی
(الحسنی) کے لفظ کے مقابلے میں ان لوگوں کے انجام کا ذکر کرنا جنہوں نے دعوت الہی سے منہ موڑ لیا اور لفظ (سوء الحساب) اور (جہنم) کااس کے مقابلے میں ذکر کرنا یہ قرینہ ہے کہ "الحسني" سے مراد حساب میں آسانی اور بہشت ہے _
5_ بہشت و جنت، خداوند متعال کی دعوت کو قبول کرنے والوں کی جگہ ہے _
للذين استجابوا لربہم الحسني
6_مشرکین ، روز قیامت سے انکار کرنے والے، رسالت مآب اور قرآن مجید کے منکر اور دعوت الہی سے منہ موڑنے والے لوگ ہیں _
والذين لم يستجيبوا لہ
مذکورہ آیات اس بات پر شاہد و قرینہ ہیں کہ " الذين لم يستجيبوالہ " سے مراد، مشرکین اور رسالت پیغمبر اسلام (ص) کے منکر اور قیامت پر یقین نہ رکھنے والے لوگ ہیں_
7_ مشرکین اور کفار، روز قیامتکے عذاب سے چھٹکارا پانے کے لیے اگر دوبرابر زمین رکھتے ہوں تو وہ بھی دینے پر آمادہ ہوں گے_
والذين لم يستجيبوا لہ لو أن لہم ما فى الارض جميعاً و مثلہ معہ لافتدوا بہ
(افتداء) (افتدوا) کا مصدر ہے جسکا معنی اسیری اور قید سے رہائي حاصل کرنے کے لیے فدیہ دینا ہے _
8_ دعوت الہی سے منہ موڑنے والے، قیامت میں سخت اورناگوار عذاب میں مبتلا ہوں گے _
والذين لم يستجيبوا لہ ... اولئك لہم سوء الحساب
(سوء) اس شيء کو کہتے ہیں جو دکھ و رنج کا سبب بنے (سوء) کا(الحساب) کی طرف اضافہ صفت کا موصوف کی طرف اضافہ کرنا ہے تو اس

786

صورت میں (سوء الحساب) سے مراد(الحساب سوء) ہے_
9_ قیامت ،انسانوں کے حساب و کتاب کا میدان ہے_
اولئك لہم سوء الحساب
10_ دوزخ ،دعوت الہی سے منہ موڑنے والوں کی جگہ ہے _
اولئك ماوى هم جہنم
11_ دوزخ، بری اور نامناسب جگہ ہے _
ماوى هم جہنم و بئس المہاد
(مہاد) وسیع جگہ کو کہاجاتاہے _
12_قیامت کے دن عذاب کے مستحققین سےکسی قسم کا فدیہ نہیں لیا جائے گا_
لو أن لہم ما فى الارض ... لافتدوا بہ اولئك لہم سوء الحساب و ماوى هم جہنم و بئس المہاد
دعوت الہی سے منہ موڑنے والوں (اولئك لہم ...) کے انجام کے بیان کے بعد (لو ان لہم ...لافتدوا بہ) کا جملہ ذکر کرنا اس بات کو بتاتاہے کہ (بالفرض اگر اس دن فدیہ بھی ہو تو ان سے فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا_
13 _ " فى مجمع البيان فى قولہ : " اولئك لہم سوء الحساب" ... ہو ان لا يقبل لہم حسنة و لا يغفر لہم سيئة ... روى ذلك عن أبى عبدالله (ع) (1)
"اولئك لہم سوء الحساب ... " کی آیت کریمہ کے بارے میں مجمع البیان ہیں حضرت امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ (سوء الحساب ...) سے مراد یہ ہے کہ اس سے کوئي نیکی قبول نہیں کی جائے گی اور کوئي گناہ معاف نہیں کیا جائے گا
_

اللہ تعالی کی دعوت کو قبول کرنے الے :
اللہ تعالی کی دعوت کو قبول کرنے والوں کی سعادت1;اللہ تعالی کی دعوت کو قبول کرنے والوں کے حساب و کتاب کی آسانی میں4;اللہ تعالی کی دعوت کو قبول کرنے والے بہشت میں 5;اللہ تعالی کی دعوت کو قبول کرنے والے قیامت میں 4
اللہ تعالی :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اللہ تعالی کی دعوت کو قبول کرنے کی اہمیت 4 ،5; اللہ تعالی کی دعوت کو قبول کرنے کا پیش خیمہ 3
اللہ تعالی منہ موڑنے والے:
اللہ تعالی سے منہ موڑنے والوں کی حساب و کتاب میں سختی 8 ; اللہ تعالی سے منہ موڑنے والے جہنم میں 10
....

1)مجمع البیان ج5 ص 442; نورالثقلین ج2 ص 493 ح 76_

787
آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) پر ایمان لانے والے 2; آنحضرت (ص) کو جھٹلانے والوں کا منہ موڑنا 6;
ایمان :
اللہ تعالی کی ربوبیت پر ایمان 3;ایمان کے آثار 3 ; حضرت محمد(ص) پر ایمان لانے کی اہمیت 2 ; قیامت پر ایمان لانے کی اہمیت 2
برا و سخت حساب :
برے اور سخت حساب سے مراد 13
بہشتی لوگ :5
جہنم :
جہنم کا برا ہونا 11
جہنمی لوگ 10
حساب و کتاب :
قیامت میں حساب و کتاب 4،8،9،13
ذکر :
ربوبیت الہی کا ذکر 3
روایت : 13
سعادت مند لوگ : 1
عذاب :
آخرت کے عذاب سے نجات 7 ; اہل عذاب کا فدیہ 7;اہل عذاب کے فدیے کا ردّ ہونا 12
قرآن مجید :
قرآن مجید کے جھٹلانے والوں کا منہ پھیرنا 6
قیامت :
قیامت پر ایمان لانے والے 2;قیامت کو جھٹلانے والوں کا منہ موڑنا 6; قیامت میں سوال و جواب کے مقامات9; قیامت میں فدیہ 7 ،12
کفار:
قیامت میں کفار 7
مؤمنین :
مؤمنین کے فضائل 2
مشرکین :
مشرکین قیامت میں 7 ;مشرکین کا منہ موڑنا 6
موحدّین :
موحدّین کے فضائل 2

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَى إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُوْلُواْ الأَلْبَابِ (١٩)
كيا وہ شخص جو يہ جانتا ہے كہ جو كچھ آپ كے پروردگار كى طرف سے نازل ہوا سب برحق ہے وہ اس كے جيسا ہوسكتاہے جو بالكل اندھاہے 1_(ہر گز نہيں)اس بات كو صرف صاحبان عقل ہى سمجھ سكتے ہيں(19)

1_قرآن مجيد ، ايسى كتاب ہے جو اول سے آخر تك بر حق ہے اور ہر قسم كے باطل اور نامناسب چيزوں سے منزّہ ہے _
انما انزل إليك من ربك الحق
انما ميں"ما " اسم موصول ہے اور (الذي) كے معنى ميں ہے اور اس سے مراد، قرآن مجيد ہے_
2 _ قرآن مجيد، خداوند متعال كى طرف سے پيغمبر اسلام (ص) پر نازل شدہ كتاب ہے _
انّما انزل اليك من ربك الحق
3_ قرآن مجيد، ربوبيت الہى كا جلوہ ہے _
انّما انزل اليك من ربك
4_ قرآن مجيد كے نزول ميں خداوند متعال اور پيغمبر اسلام (ص) كے درميان ايك واسطہ موجود تھا_
انّما انزل اليك من ربك الحق
اس مذكورہ بات كى دليل اسى سورت كى پہلى آيت ميں ذكر ہوچكى ہے _
5 _ وہ لوگ جوقرآن مجيد كو الہى اور اسكى حقيقت اور سچائي كو قبول نہيں كرتے وہ دل كے اندھے اور جاہل ہيں_
أفمن يعلم أنّما انزل اليك من ربك الحق كمن ہو اعمى
6_ وہ لوگ جنہوں نے قرآن مجيد كو الہى جانا اور اسكى حقيقت و سچائي پر ايمان لائے وہ عالم اور صاحب بصيرت ہيں _

أفمن يعلم انّما انزل اليك من ربك الحق كمن ہو اعمى
7_ قرآن مجيد كى حقانيت، و اضح و روشن مسئلہ ہے_
أفمن يعلم انّما انزل إليك من ربك الحق كمن ہو اعمى
جو لوگ قرآن مجيد كى حقانيت اور سچائي پر ايمان نہيں لائے ان كو اندھے پن سے ياد كرنا، اس نكتہ كى طرف اشارہ ہے كہ قرآن مجيد كى حقانيت اور سچائي روشن و واضح بات ہے اگر كوئي اسكو قبول نہيں كرتا وہ خود مقصر ہے _ اسے چاہيے كہ آنكھوں كو كھولے اور اسكو ديكھے_
8_ فقط عقل ركھنے والے و خردمند لوگ ہى قرآن مجيد كى حقانيت اور اس كے خداوند متعال كى طرف سے ہونے كو درك كرتے ہيں اور اس پر يقين ركھتے ہيں _
انما يتذكر اولو الالباب
9_ قرآن مجيد كى حقانيت و سچائي اور اس كے خداوند متعال كى طرف سے ہونے پر يقين نہ ركھنے والے لوگ، عقل و خرد سے عارى ہيں_
أفمن يعلم ... كمن ہو أعمى إنما يتذّكر اولو الالباب

الله تعالي:
الله تعالى اور حضرت محمد(ص) 4; الله تعالى كى ربوبيت كى نشانياں 3
آنحضرت(ص) :
آنحضرت (ص) پر وحى 2
بصيرت :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اہل بصيرت 6
جاہل لوگ:5
دل كے اندھے 5
صاحبان عقل و بصيرت :
صاحبان عقل اور ايمان 8;صاحبان عقل او ر قرآن مجيد 8
علماء : 6
قرآن مجيد :
قرآن مجيد پر ايمان لانے والوں كا بابصيرت ہونا 6; قرآن مجيد پر ايمان لانے والے 8; قرآن مجيد كا پاك و پاكيزہ ہونا 1;قرآن مجيد كا وحى ہونا 2 ،5 ، 6 ;قرآن مجيد كو جھٹلانے والوں كا بے عقل ہونا 9 ;قرآن مجيد كو جھٹلانے والوں كى جہالت 5 ;قرآن مجيد كى حقانيت 1 ;قرآن مجيد كى حقانيت و سچائي كا واضح و روشن ہونا 7 ; قرآن مجيد كى خصوصيات 1 ، 7; قرآن مجيد كى فضيلت 3;قرآن مجيد كے جھٹلانے والوں كے دل كا اندھا ہونا5;قرآن مجيد كے نزول ميں واسطہ 4

الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللّهِ وَلاَ يِنقُضُونَ الْمِيثَاقَ (٢٠)
جو عہد خدا كو پورا كرتے ہيں اور عہد شكنى نہيں كرتے ہيں (20)

1 _ خداوند متعال نے لوگوں كو اپنے وعدوںاور قرار دادوں كو پورا كرنے كو ضرورى قرار ديا ہے _
الذين يوفون بعہد الله
(عہد) كا معنى وعدہ كرنا ہے (عہدالله) (الله تعالى كے قول و قرار) سے مراد، ممكن ہے وہ ذمہ دارياں اور احكام شرعى ہوں جو خداوند متعال نے انسانوں پر واجب قرار ديئے ہيں _ يا ممكن ہے وہ وعدے ہونجن كو انسان اپنے ليے پورا كرنے كا ذمہ دار سمجھتاہے _ جس طرح خدا كى قسم كہ اسے خداساتھ كے ارتباط ديتے ہيں_ مذكورہ بالا معنى احتمال اول كى صورت ميں ہے_
2_ خداوند متعال نے انسانوں كے ليے اپنے وعدوں اور قول وقرار كى پابندى كر نے كو ضرورى قرار ديا ہے_
الذين يوفون بعہد الله
وہ لوگ جو عہد الہى كى پاسدارى كر تے ہيں اس كے مقابلے ميں خداوند متعال نے وعدوں اور قول و قرار كى خلاف ورزى كرنے والونكو (آيت 25) ميں لعنت الہى اور برے انجام سے ڈرايا ہے اس سے معلوم ہوتاہے كہ وعدے كو پورا كرنا ضرورى اور لازمى ہے_
3 _ انسان، جن و عدوں اور پيمان كو خدا كے ساتھ با ندھتا ہے انہيں پورا كرنا ضرورى ہے _
الذين يوفون بعہد الله
مذكورہ معنى اس بات سے حاصل ہوتا ہے كہ (عہد الله) سے مراد ،وہ قول و قرار و وعدے ہيں جنكو انسان، قسم و غيرہ كے ذريعے ان سے وفا كرنے پر اپنے آپ كو پابند كرليتاہے_
4 _ وعدوں اور قول و قرار كو توڑنا حرام ہے (وہ قول و قرار جو خداوند متعال انسان كے ساتھ ركھتاہے يا وہ قرار داديں جو انسان نے خداوند متعال كے ساتھ باندھى ہوئي ہيں نيز وہ معاہدات جو انسانوں نے ايك دوسرے سے كيے ہوئے ہيں)_

ولا ينقضون الميثاق
(ميثاق) كا معنى وعدہ اور معاہدہ ہے_
5_ خداوند متعال كى وحدانيت اور جو كچھ بھى اسكى طرف سے پيغمبر اسلام(ص) پر نازل ہوا ہے اس پر اعتقاد و ايمان ركھنا ،يہ خداوند متعال كى طرف سے انسانوں كے ساتھ كيے گئے معاہدات اور وعدوں ميں سے ہے _
الذين يوفون بعہد الله و لا ينقضون الميثاق
اس سے پہلے والى آيت كريمہ قرآن مجيد كى حقانيت اور اسكى تعليمات كے بارے ميں تھى اور اس سے بعد والى آيات

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

توحیدکے اثبات اور شرك كی نفی كے بارے میں تھیں_ یہ وہ روشن و واضح عہد و پیمان و معاہداتہیں جو خداوند متعال نے انسانوں كے ساتھ كیے میں _
6_ اپنے وعدوں اور معاہدوں كی پابندی كرنا، عقل مندوں كی نشانیاں ہیں _
انّما یتذكر اولو الالباب _ الذین یوفون بعہد الله و لا ینقضون المیثاق
(الذین ...) كی تركیب میں دو احتمال دیئے گئے ہیں 1_"اولو الالباب " كے لیے صفت ہے _
2 _ مبتداء ہے اور اسكی خبر (اولئك لہم عقبى الدار) ہے _ لیكن پہلے والے احتمال كی بناء پر مذكورہ بالا معنی واضع و روشن ہے _

احكام : 4
اللہ تعالی :
اللہ تعالی سے عہدو پیمان 3; اللہ تعالی كا انسانوں سے عہدو پیمان 2 ، 5;اللہ تعالی كے اوامر 1
ایمان :
قرآن مجید پر ایمان 5
صاحبان عقل :
صاحبان عقل كی نشانیاں6
عقیدہ :
توحید پر عقیدہ
عہد:
عہد و پیمان سے وفا 6 ; عہد و پیمان سے وفاكرنے كا وجوب 1 ;عہد و پیمان سے وفاكرنے كی اہمیت 2 ، 3 ; عہد و پیمان كے احكام 4
عہدشكنی :
خداوند متعال سے عہد شكنی كرنا 4;عہدشكنی كی حرمت 4
محرمات : 4
واجبات : 1

792

وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الحِسَابِ (٢١)
اور جو ان تعلقات كو قائم ركھتے ہیں جنھیں خدا نے قائم ركھنے كا حكم دیا ہے اور اس سے ڈرتے رہتے ہیں اور بدترین حساب سے خوفزدہ رہتے ہیں(21)

1_خداوند متعال نے جن فرامین كا حكم دیاہے ان كو باقی ركھنے اور اسكی پابندی كرنے كو انسان پر واجب قرار دیا ہے _
والذین یصلون ما امر الله بہ ان یوصل
(أن) مصدریہ اور (ان یوصل) (بہ) كی ضمیر كے لیے بدل ہے اور (ما امر الله ...) سے مراد، معاہدے ہینجیسے صلہ رحم، اہل ایمان كا ولایت سے ارتباط اور حقیقی راہنماؤں كا امت اسلامی وغیرہسے پیوند ...
2_جن معاہدوں كا حكم خداوند متعال نے صادر فرمایا ہے ان پر عمل پیرا ہونا ،عقل مندوں كی نشانیاں ہیں _
انما یتذكر اولو الالباب ... الذین یصلون ما امر الله بہ ان یوصل
3_ خداوند متعال كی عظمت پر توجہ ركھنا اور اس سے ڈرنا ضروری ہے _
و یخشون ربہم
4 _ خداوند متعال كی ربوبیت پر یقین ركھنا اور اسكی طرف توجہ كرنا، انسان كے لیے اس ذات سے خاشع و خاضع رہنے كا پیش خیمہ ہے _
یخشون ربہم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

5 _ تمام انسانوں سے قیامت میں حساب و کتاب لیا جائے گا_
و یخافون سوء الحساب
6 _ گنہگاروں سے قیامت کے دن بہت سخت حساب ہوگا اور ان سے سختی سے نمٹا جائے گا _
و یخافون سوء الحساب

793
(سوء) کا (الحساب) کی طرف اضافہ ، صفت کا موصوف کی طرف اضافہ ہے _
7_انسانوں کو چاہیئے کہ قیامت میں سخت اورناگوار حساب و کتاب سے خوفزدہ اور پریشان ہوں_
و یخافون سوء الی ...
8_ خداوند متعال کے سامنے خاشع رہنا اور سخت حساب و کتاب اور، قیامت کی سختیوں سے ڈرنا، عقل مندوں کی نشانیاں ہیں_
انما یتذّکر اولو الالباب ... الذین ... یخشون ربہم و یخافون سوء الحساب
9_خداوند متعال نے جن معاہدات اور عہد و پیمان کو برقرار رکھنے کا حکم دیا ہے ان کو ختم کرنا حساب و کتاب کی سختی اور قیامت کی مشکلات کا موجب بنے گا_
والذین یصلون ... ویخشون ربہم و یخافون سوء الحساب
10_ وعدوں اور عہد و پیمان کو توڑنا، سخت حساب و کتاب اور قیامت میں مشکلات کا سبب ہے _
الذین یوفون بعہد الله و لا ینقضون المیثاق ... و یخافون سوء الحساب
11_ اسئل أبوعبدالله (ع) عن قولہ تعالي: " الذین یصلون ما أمر الله بہ أن یوصل "قال ہو صلة الامام فی کل سنة بما قل او کثر ثم قال ابوعبدالله (ع) و ما ارید بذلك الا تزکیتکم(1)
امام جعفر صادق(ع) سے الله تعالی کے اس قول "والذین یصلون ما أمر الله بہ أن یوصل" کے بارے میں سوال کیا گیا تو حضرت (ع) نے فرمایا وہ امام (ع) کو ہر سال ہدیہ دینا ہے خواہ کم ہو یا زیادہ پھر امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا میں فقط یہ ہدیہ اور عطیہ لے کر چاہتاہوں کہ تمہیں پاك و پاکیزہ کروں_
12_" عن ابی عبداللّہ" قال: إن اللّہ عزوجل فرض للفقراء فی أموال الانیاء فریضہ ... و مما فرض اللّہ عزوجل ایضاً فی المال من غیر الزکاة قولہ عزوجل : " الذین یصلون ما أمر اللّہ بہ أن یوصل"(2)
امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ حضرت (ع) نے فرمایا بے شك خداوند متعال نے اغنیاء کے اموال میں فقراء کے لیے حق کو واجب قرار دیا ہے _ منجملہ چیزیں جنہیں خداوند عالم نے زکوة کے علاوہ واجب قرار دیا ہے وہ الله تعالی کا یہ فرمان ہے کہ خداوند عالم نے فرمایا "الذین یصلون ما أمر الله بہ أن یوصل"
....

1)تفسیر عیاشی ج2 ص 29 ح 34 ; نورالثقلین ج 2 ص 495 ح 90_
2) کافی ج3 ص 498،ح8 ; نورالثقلین ج2 ص 494، 85_

794
13_ " عن ابی عبدالله (ع) فی قولہ : " و یخافون سوء الحساب" قال: الإستقصاء و المداقة و قال : یحسب علیہم السیئات و لا یحسب لہم الحسنات (1)
امام جعفر صادق (ع) سے : قول خداوند متعال (و یخافون سوء الحساب) کے بارے میں روایت ہے کہ آپ (ع) فرماتے ہیں (سوء الحساب) سے مراد بہت دقیق اور اعمال میں دقت کے ساتھ چھان بین کرنا ہے اور (اسی طرح) فرمایا جو ان کے برے کام ہوں گے ان کے خلاف حساب ہوں گے وہ اور جو ان کے نیك کام ہوں گے ان کو ان کے فائدے کے لیے حساب شمار نہیں کیا جائے گا _

احکام : 1،12
آخرت کا حساب و کتاب :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آخرت میں حساب و کتاب میں سختی کے اسباب 9،10
اللہ تعالی :
اللہ تعالی سے ڈرنا 3 ، 8 ; اللہ تعالی سے خوف کرنے کا سرچشمہ 4 ; اللہ تعالی کی عظمت 3;اللہ تعالی کے اوامر 1
انسان :
انسانوں کا آخرت میں حساب و کتاب 5 ، 8
ایمان :
اللہ تعالی کی ربوبیت پر ایمان 4;ایمان کے آثار 4
ائمہ (ع) :
ائمہ علیہم السلام کو ہدیہ دینا 11
ذکر :
اللہ تعالی کی ربوبیت کا ذکر 4 ;اللہ تعالی کے ذکر کی اہمیت 3
روابط :
واجب روابط کا ایجاد کرنا 1 ، 2 ;واجب روابط کو قطع کرنے کے آثار 9
روایت : 11 ، 12 ، 13
سوء الحساب :
سوء الحساب سے مراد 13
عمل:
عمل کا حساب 13
عہد و پیمان کو توڑنے والے :
عہد و پیمان کو توڑنے والوں کا آخرت میں حساب 9;عہد و پیمان کو توڑنے والوں کے حساب میں سختی 10 ; عہد و پیمان کو توڑے والے قیامت میں 10
....

1) تفسیر عیاشی ج2 ص 210 ح 39 ; نورالثقلین ج2 ص 496 ح 97_

795
قیامت :
قیامت میں حساب و کتاب کے مقامات 5
گنہگار:
آخرت میں گنہگاروں کا حساب و کتاب 6 گنہگاروں کے حساب و کتاب میں سختی 6
واجبات 1 :
مالی واجبات 12

وَالَّذِينَ صَبَرُواْ ابْتِغَاء وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُواْ الصَّلاَةَ وَأَنفَقُواْ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرّاً وَعَلاَنِيَةً وَيَدْرَؤُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُوْلَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ (۲۲)
اور جنھوں نے مرضی خدا حاصل کرنے کے لئے صبر کیاہے اور نماز قائم کی ہے اور ہمارے رزق میں سے خفیہ و علانیہ انفاق کیاہے اور جو نیکی کے ذریعہ برائي کو دفع کرتے رہتے ہیں آخرت کا گھرا انھیں کے لئے ہے (22)

1 _ فرمان و احکام الہی کو جاری کرنے میں صبر کو اختیار کرنا اور ثابت قدم رہنا ضروری ہے _
والذین صبرو
(ابتغاء وجہ ربہم) یعنی (رضایت الہی کو حاصل کرنا) کی عبارت یہ بتاتی ہے کہ(صبروا) کے متعلقات احکام اور فرمان الہی ہیں : (صبروا علی ما امرہم اللہ بہ و عمّا نہاہم عنہ)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

2 _ صبرو بردباری کی قدرو قیمت اس کے خدائي ہونے کی مرہون منت ہے _
والذين صبروا ابتغاء وجہ ربہم
3 _ رضایت الہی کو حاصل کرنے کے لیے صبر و استقامت ، عقلمند لوگوں کی خصوصیات میں سے ہے_
إنما يتذكر اولو الالباب ... الذين صبرو

ابتغاء وجہ ربہم
4 _ نماز کو قائم کرنا اور اس پر ثابت قدم رہنا ضروری ہے_
والذين ... أقاموا الصلاة
5 _ مستحقین کی سرپرستی ، اور ان پر خرچ کرنا لازمی امر ہے_
والذين ... انفقو
6 _ انفاق کرنے کے لیے مخصوص اموال اور امکانات کا ہونا ضروری نہیں _
والذين ... انفقوا مما رزقناہم
مذکورہ بالا معنی لفظ (ما)(جو کچھ) سے عموم اور شمول کے معنی سے حاصل ہوا ہے _
7 _انسان کے لیے اموال اور امکانات،خداوند متعال کی طرف سے عطا شدہ رزق ہے _
مما رزقناہم
8_ اموال و امکانات کا خداوند متعال کی طرف سے ہونے کا یقین، انسان میں انفاق کرنے کی خصلت کو جنم دینے کا پیش خیمہ بنتاہے _
الذين ... انفقوا مما رزقناہم
اموال کو خدا کی دی ہوئي نعمت سمجھنا اس مقصد کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ انسان میں انفاق کرنے کی خصلت و عادت کو ایجاد کرنے میں آسانی پیدا ہو_
9 _ اپنے تمام اموال کو خرچ و انفاق نہ کرنا یہ خداوند متعال کی طرف سے انفاق کرنے والوں کے لیے تاکید ہے _
وأنفقوا مما رزقناہم
مذکورہ معنی اس صورت میں ہے کہ (ممّا) میں "من" سے مراد، بعض ہو تب اس آیت کا معنی یہ ہوگا (الذين ... انفقوا مما رزقناہم) یعنی وہ لوگ جو اپنے اموال میں سے کچھ کو خدا کے راستے میں دیتے ہیں) یہ اس صورت میں ہے کہ خداوند متعال نہیں چاہتا کہ انسان اپنے تمام اموال کو خدا کے راستے میں خرچ کردے_
10_انفاق کرنا اچھی عادت ہے خواہ چھپ کر کیا جائے یا ظاہراً انفا ق کیا جائے_
انفقوا مما رزقناہم سراً و علانية
11 _ نماز کو قائم کرنااور حاجتمندوں کی حاجت روائي کرنا عقلمندوں کی نشانیاں ہیں _
إنما يتذكر اولو الالباب ... والذين صبروا ... و أقاموا الصلاة و انفقوا مما رزقناہم
12_گناہوں اور برے کاموں کے جبران اور کفارے کے لیے نیك کاموں کو انجام دینا، اچھی خصلت اور عقلمندوں کی خصوصیات میں سے ہے_
انما يتذكّر اولو الالباب ... والذين ... يدرء ون بالحسنة السيئة
(دراء)" يدرؤن" کا مصدر ہے جو دور کرنے

و برطرف کرنے کے معنی میں آتاہے اور (السيئة) سے مراد ممکن ہے وہ گناہ اور برائیاں ہوں جو نیك انسان سے سرزد ہوجاتی ہیں_ اور یہ بھی احتمال دیا جاسکتاہے کہ وہ ظلم و ستم و برائیاں ہوں جو کہ دوسروں نے اسکے حق میں انجام دی ہوں لیکن مذکورہ معنی احتمال اول کی صورت میں ہے _
13 _ نیك کاموں کو انجام دینا، برائیوں کو ختم کردیتا ہے اور گناہوں کے لیے کفارہ ہے _
والذين ... يدرئون بالحسنة السيئة
14 _دوسروں کے ظلم و ستم اور برائیوں کے جواب میں نیکی کرنا،قابل قدر خصلت و عادت ہے اور عقلمندوں کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

خصوصیات میں سے ہے_
إنما یتذکّر اولو الالباب ... الذین ... یدرءون بالحسنة السیئة
مذکورہ معنی دوسرے احتمال کی صورت میں ہے جسکی وضاحت نمبر12 میں بیان ہوچکی ہے _
15_ دنیا کی زندگي، نیك عاقبت و انجام (بہشت) رکھنے والی ہے _
اولئك لہم عقبی الدار
(الدار) میں الف لام عہد حضور ی ہے اسی وجہ سے (الدار) سے مراد ،دنیا کی زندگی ہے اور نیك انجام سے مراد (عقبی الدار) کے بعد والی آیت کریمہ کے قرینے کی وجہ سے بہشت ہے _
16_ دنیاوی زندگی کا نیك انجام، عقلمندوں کا صلہ ہے_
إنما یتذکر اولو الالباب ... اولئك لہم عقبی الدار
17_ نیك انجام، صبر اختیار کرنے والوں اور نماز کو قائم کرنے والوں اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے لیے اور برے اعمالوں کو نیك اعمالوں سے جبران کرنے والوں کے لیے ہے_
والذین صبروا ... و یدرءون بالحسنة السیئة اولئك لہم عقبی الدار
18_ وہ لوگ جو خوف خدا رکھتے ہیں اور قیامت کے سخت و دقیق حساب سے خوف زدہ ہیں وہ نیك انجام کو پائیں گے _
و یخشون ربہم و یخافون سوء الحساب ... اولئك لہم عقبی الدار
19_ خداوند متعال کے عہد و پیمان سے وفا کرنے والے اور ان احکام کو پورا کرنے والے جنکا خداوند متعال نے حکم دیا ہے وہ اپنے نیك انجام سے بہرہ مند ہوں گے _
الذین یوفون بعہد اللہ ... والذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل ... اولئك لہم عقبی الدار

اخلاص :

اخلاص کی اہمیت 2
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی بخششیں 7; اللہ تعالی کی روزی 7 ; اللہ تعالی کی نصیحتیں 9
اللہ تعالی کا خوف رکھنے والے :
اللہ تعالی کا خوف رکھنے والوں کا اچھا انجام 18
اچھائي :
برائي کے مقابلے میں اچھائي کرنا 14
انجام :
اچھا انجام 15
انفاق :
انفاق کا دائرہ 6 ، 9 ;انفاق کا سرچشمہ 8 ;انفاق کی اہمیت 5 ;انفاق کی فضیلت 10 ;انفاق کے اقسام 10 ;انفاق کے شرائط 9 ;چھپا ہوا انفاق 10;ظاہر بظاہر انفاق 10
انفاق کرنے والے :
انفاق کرنے والوں کا اچھا انجام 17
ایمان :
ایمان کے آثار 8
بہشت : 15
تحریك :
تحریك کے عوامل8
تکلیف:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تکلیف پر صبر کرنا 1
خوف:
آخرت کے حساب و کتاب سے خوف کے آثار 18;اللہ تعالی کا خوف رکھنے کے آثار 18
دنیا :
دنیا کا انجام 15
دینداری :
دینداری میں استقامت 1 ; دینداری میں صبر 1
روابط:
واجب روابط کو برقرار رکھنے والے 19
صاحبان عقل:
صاحبان عقل کا پسندیدہ عمل 12; صاحبان عقل کا اچھا انجام 16;صاحبان عقل کا اخلاص 3 ; صاحبان عقل کا صبر 3;صاحبان عقل کی خصوصیات 3 ، 12 ، 14;صاحبان عقل کی نشانیاں 11; صاحبان عقل کے پیش آنے کا طریقہ 14
صابرین :
صابرین کا اچھا انجام 17
صبر:
صبر میں اخلاص 2 ، 3

799

صفات:
پسندیدہ صفات 10 ، 12 ، 14
عمل :
پسندیدہ عمل کے آثار 13
عہد :
عہد سے وفا کرنے والوں کا اچھا انجام 19;عہد سے وفا کے آثار 19
فقراء :
فقراء پرا نفاق کرنا 5 ; فقراء کی ضروریات کو پورا کرنا 11
قدر و قیمتیں:
قدر و قیمتوں کا ملاك 2 ، 10
گناہ :
گناہ کا جبران 12 ; گناہ کے کفارے کے اسباب 13
مادی وسائل:
مادی وسائل کا سبب 7
محسنین :
محسنین کا اچھا انجام 17
نماز:
نماز کو قائم کرنا 11;نماز کو قائم کرنے کی اہمیت 4
نماز قائم کرنے والے :
نماز قائم کرنے والوں کا اچھا انجام 17

جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالمَلاَئِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ (٢٣)
ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں میں جن میں یہ خود اور ان کے آباء و اجداد اور ازواج و اولاد میں سے سارے نیك بندے داخل

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہوں گے اور ملائکہ ان کے پاس ہر دروازے سے حاضری دیں گے(23)

1_ بہشت ،دنیا کی زندگی کا نتیجہ اور انجام ہے _
اولئك لہم عقبى الدار جنات عدن
(جنات عدن) کا جملہ (عقبى الدار) جو پہلے والی آیت ہے اس کے لیے عطف بیان ي

800
بدل ہے _
2 _ بہشت عدن ،ان لوگوں کا صلہ ہے جو عہد و پیمان الہی کےساتھ وفا کریں اور ان عہدوں کو نہ توڑیں اور ان چیزوں سے ناطہ جوڑیں جن کے بارے میں خداوند متعال نے حکم دیا ہے ان سے ارتباط کو برقرار رکھیں_
الذين يوفون بعہد الله ... اولئك لہم عقبى الدار جنات عدن
3_بہشت عدن، اللہ تعالی کے فرامین پر صبر و استقامت کرنا اور نماز قائم کرنے اور انفاق کا صلہ و جزاء ہے _
والذّين صبروا ... اولئك لہم عقبى الدار جنّات عدن
4_بہشت عدن چھوٹے چھوٹے باغات اور متعدد بڑے بڑے باغات کو اپنے اندر لیے ہوئے ہے _
جنّات عدن
5 _بہشت عدن میں داخل ہونے والوں کے والدین ; اولاد اور بیویاں اگر نیك و صالح ہوں گے تو ان کے ساتھ ہی ہوں گے_
جنات عدن يدخلونہا و من صلح من ء ابائہم و ازواجہم و ذريتہم
6_ بہشت عدن میں داخل ہونے والے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو اس مقام و منزلت کے مستحق ہوں گے _ اور کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو ان کی وجہ اور ان کے صدقے سے اس مقام پر لائے جائیں گے _
جنات عدن يدخلونہا و من صلح من ء ابائہم و ازواجہم و ذرياتہم
(من صلح) کے جملے کا (يدخلون) کی ضمیر پر عطف ہونا اس بات کی حکایت کرتاہے کہ مذکورہ گروہ(اباء ہم و ...) ان میں سے نہیں ہیں جو مذکورہ آیات میں موجود تمام اوصاف کے حامل ہیں اور حقیقت میں جنات عدن کے مستحق ہوں_ اگر وہ حقیقت میں مستحق ہوتے تو عطف لانے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ (يدخلونہا) کا جملہ ان کو بھی شامل ہوسکتاہے_
7_ بہشت ،صالحین کی جگہ ہے _
و من صلح من ء ابائہم و ازواجہم و ذرياتہم
8_ بہشتیوں کو مبارك باد کہنے کے لیے فرشتے ہر راستے سے ان کے پاس حاضر ہوں گے _
والملائكة يدخلون عليہم من كل باب
9_ بہشت عدن، کے بہت سارے دروازے ہیں _
الملائكة يدخلون عليہم من كل باب
10_ قال رسول الله (ص) ... جنات عدن قضيب غرسہ الله بيده ثم قال لہ : كن

801
فكان ...(1)
رسالت مآب (ص) سے روایت ہے کہ (جنات عدن) ایسے درخت ہیں جنکو خداوند متعال نے اپنے دست مبارك سے لگایا پھر اس کے لیے حکم دیا (بہشت) ہوجا پس وہ ہوگئي ...
11 _ (سول الله (ص) قال : جنّہ عدن وہى فى وسط الجنان ... فسورہا ياقوت أحمر و حصاہا اللؤلؤ) (2)
رسالت مآب (ص) سے روایت ہے کہ حضرت (ص) نے فرمایا: بہشت عدن بہشتوں کے درمیان ہے اسکی دیوار سرخ یاقوت اور اس کے سنگریزے موتی ہیں_
12 _ " عن ابى جعفر (ع) قال: سأل على (ع) رسول الله : ... فقال : لما ذا بنيت ہذه الغرف (فى الجنة) يا رسول اللّہ ؟ فقال: يا على تلك غرف بناہا الله ؟ فقال يا على (ع) تلك غرف بناہا الله لا وليائہ ... فاذا دخل المؤمن الى منازلہ فى الجنة ... فاذا استقرت لولّى الله منازلہ فى الجنة ... يبعث الله الف ملك يہنوئنّہ بالجنة ... فينہون الى أول باب من جنانہ فيقولون للملك الموكل ... استأذن لنا على ولّى الله ... فيأذن لہم فيدخلون على وليّ الله و ہو فى الغرفة و لہا الف باب ... فيدخل كل ملك من باب من ابواب الغرفة

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فيبلّغونہ رسالة الجبّار و ذلك قول الله : " والملائكة يدخلون عليهم من كل باب " يعنى : من ابواب الغرفة " سلامٌ عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار ..." (3)

امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ آپ(ع) نے فرمایا : مولا امیر المؤمنین (ع) نے رسالت مآب سے سوال کیا یا رسول اللہ یہ کمرے (بہشت میں) کیونبنائے گئے ہیں؟ تو اسوقت حضرت (ص) نے فرمایا اے علی (ع) یہ کمرے خداوند متعال نے اپنے دوستوں کے لیے بنائے ہیں جب مؤمن بہشت میں اپنی رہائشے گاہ و مقام پر پہنچے گااور ولی خدا کے لیے بہشت میں مقامات کو مشخص و معین کیا جائے گا _خداوند اس وقت ایك ہزار فرشتوں کو بھیجے گا جو اس کے لیے بہشت کی مبارك باد دیں گے جب وہ اس کی بہشت کے پہلے دروازے میں پہنچیں گے تو جو فرشتے وہاں نگہبان ہوں گے ان سے کہیں گے کہ ہمارے لیے ولی اللہ سے اذن دخول (اندر آنے کی اجازت لیں تو اس وقت وہ ان کو اجازت دیں گے_ تا کہ ولی اللہ کی خدمت میں حاضر ہوں اسوقت وہ اپنے کمرے میں ہوں گے اور اس کمرے کے ہزار دروازے ہوگا تو اس وقت ہر دروازے سے ایك فرشتہ اندر داخل ہوگا

....

1)خصال شیخ صدوق ج2 ; ص 558ح 31 ; نورالثقلین ج2 ص 497ح 103_
2) من لا یحضر الفقیہ ج1 ص 193 ح 43 ; نورالثقلین ج2 ص 499 ح 107_
3) تفسیر قمی ج2 ص 246 ; نورالثقلین ج2 ص 499 ح 111_

تب خداوند غالب کے پیغام کو اس تك پہنچائیں گے _ یہ تبارك و تعالی کا قول ہے (و الملائکة یدخلون علیہم من کل باب) اس سے مقصود یہ ہے کہ وہ کمرے کے دروازوں سے داخل ہوں گے اور یہ کہیں گے (سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار)

اللہ :
اللہ تعالی کے ساتھ عہد و پیمان 2
انفاق :
انفاق کی جزاء 3
بہشت:
بہشت عدن 6 ; بہشت عدن کی حقیقت 10 ; بہشت عدن کی خصوصیات 5 ، 11 ، 12 ; بہشت عدن کی نعمتیں 4;بہشت عدن کے باغ 4 ; بہشت عدن کے دروازے 9 ;بہشت عدن کے مکان 11 ; بہشت کے اسباب 2 ، 3 ; بہشتی لوگ 2 ،7; بہشتی لوگوں پر سلام 12 ; بہشتی لوگوں کو مبارك باد دینا 8 بہشتی لوگوں کی اقسام 6 ; بہشتی لوگوں کی اولاد 5; بہشتی لوگوں کی بیویاں 5; بہشتی لوگوں کے ساتھ رہنے والے لوگ 5; بہشتی لوگوں کے والدین 5
دنیا :
دنیا کا انجام 1
روابط :
روابط واجب کی جزاء 2
روایت : 10 ، 11 ،12
شرعی ذمہ درای :
شرعی ذمہ درای میں استقامت کی جزا 2
صالحین :
بہشت میں صالحین 7
صبر:
صبر کی جزاء 3
عہد :
عہد سے وفا کی جزا ء 2

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ملائکہ :
ملائکہ کا سلام 12; ملائکہ کا مبارك باد دینا 8
نماز :
نماز قائم کرنے کی جزا 3

803

سَلاَمٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (٢٤)
کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو کہ تم نے صبر کیاہے اور اب آخرت کا گھر تمھاری بہترین منزل ہے (24)

1 _ ملائکہ اہل بہشت کادیدار کریں گے اور ان سے ہمکلام ہوں گے _
والملائكة يدخلون عليهم ... سلام عليكم
2 _ فرشتے ہر طرف سے اہل بہشت کے پاس آئیں گے اور ان پر سلام کریں گے_
والملائكة يدخلون عليهم من كل باب سلام عليكم
3 _فرشتے اہل بہشت کو سلامتی اور ان سے ہر مصیبت دور رہنے کی خوشخبری دیں گے_
سلام عليكم
4 _فرامین الہی کی پیروی پر صبر و استقامت کرنا، بہشت میں داخل ہونے کا موجب ہے_
سلام عليكم بماصبرتم
(بما صبرتم) میں "باء" حرف سبب ہے اور (ما) اسمیں مصدریہ ہے" صبرتم" کے ساتھ متعلق چند امور ہیں جو گذشتہ آیاتمیں (الذين يوفون) سے لے کر (يدرء ون بالحسنة السيئة) تك بیان کیے گئے ہیں ان سب کو (طاعة الله) سے تعبیر کیا جاسکتاہے اس صورت میں (بما صبرتم) یعنی " سبب صبركم على طاعة الله"
5_ فرامین الہی پر کاربند رہنا، صبر واستقامت کا محتاج ہے_
بما صبرتم
6 _ دنیا کی زندگی کا انجام اور عاقبت (بہشت) اللہ کی اطاعت پر صبر کرنے والوں کے لیے اچھی اور نیك عاقبت ہے _
فنعم عقبى الدار
7_ " قال (ابوعبدالله (ع) : إن طائفة من

804

الملائكة عابوا ولد آدم فى اللّذات والشهوات ... فإذا كان يوم القيامة و صار أہل الجنة فى لجنّة، إستاذن أولئك الملائكة على اہل الجنة ، فيؤذن لہم فيدخلون عليہم فيسلّمون عليہم و يقولون لہم (سلام عليكم بما صبرتم) فى الدنيا عن اللّذات والشّہوات الحلال(1)
امام جعفر (ع) سے روایت ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا بے شك بعض فرشتے انسانوں کو لذا ت اور شہوات کی وجہ سے ان کی عیب جوئي کرتے تھے پس جب قیامت بر پا ہوگی اور اہل بہشت اس میں داخل ہوں گے اور فرشتے اہل بہشت کے پاس جانے کے لیے اجازت طلب کریں گے پھر ان کو اجازت ملے گی تو پھروہ ان کو کہیں گے تم پر سلام ہو کہ تم نے بردباری سے کام لیا اور حلال لذتوں اور شہوتوں سے پرہیز کیا _
8 _ " عن ابى عبدالله (ع) (فى قولہ تعالى :) " سلام عليكم بما صبرتم" على الفقر فى الدنيا ... (2) امام جعفر صادق (ع) سے اللہ تعالی کے اس قول "سلام علیکم بما صبرتم " کے بارے میں روایت ہے کہ اس سے مراد، دنیا میں فقر و فاقہ پر (بردباری اور صبر سے) کام لینا ہے _

اطاعت:
اطاعت میں صبر6
اہل بہشت :6

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اہل بہشت پر سلام 2 ،7; اہل بہشت سے ملائکہ کا ہمکلام ہونا 1;اہل بہشت کا صبر 7 ; اہل بہشت کی ملائکہ سے ملاقات 1 ; اہل بہشت کو بشارت 3
بشارت :
سلامتی کی بشارت 3
بہشت:
بہشت کے اسباب4
دینداری :
دینداری میں استقامت 4 ; دینداری میں صبر 4
روایت:7 ، 8
روایت: 7،8
شرعی ذمہ داري:
شرعی ذمہ درای میں صبر 4،5
صابرین :
صابرین کا اچھا انجام 6
فقر:
فقر پر صبر 7
ملائکہ :
ملائکہ کا سلام 2 ،7; ملائکہ کی خوشخبریاں 3
....

1) تفسیر عیاشی ج2، ص 211، ح42، نورا لثقلین ج2، ص500، ح113_
2)تفسیر عیاشی ج2 ص 211 ; تفسیر برہان ج2 ص 291 ح 9_

وَالَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللّهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الأَرْضِ أُوْلَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ (۲۵)

اور جو لوگ عہد خدا کو توڑ دیتے ہیں اور جن سے تعلقات کا حکم دیا گیا ہے ان سے قطع تعلقات کرلیتے ہیں اور زمین میں فساد بر پا کرتے ہیں ان کے لئے لعنت اور بدترین گھر ہے (25)

1_ خداوند متعال نے انسانوں کو اپنے عہد و پیمان پر پا بند رہنے کو لازمی قرار دیاہے_
والذين ينقضون عهد اللّه
(عہداللہ) سے مراد جس طرح آیت شریفہ (20) میں گذرچکاہے وہ عہد و پیمان ہیں جو خداوند متعال نے انسانوں سے لیے ہیں یاوہ عہد و پیمان مینجو انسانوں نے خداوند متعال کے ساتھ باندھے ہوئے ہیں_
2_ وہ عہد و پیمان جو خداوند متعال نے انسانوں کے ساتھ باندھے ہوئے ہیں انہیں توڑنے کو حرام قرار دیا ہے_
والذين ينقضون عهد الله ... اولئك لہم اللعنة ولہم سوء الدار
3 _ وہ عہد و پیمان جو انسان نے خداوند متعال کے ساتھ رکھے ہوئے ہیں ان کا توڑنا بھی حرام ہے _
و الذين ينقضون عہد الله

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

4 _ عہد و پیمان کو توڑناخصوصاً اس وقت جب اسکی تاکید بھی کی گئي ہو، نامناسب اور قابل مذمت کام ہے _
و الذين ينقضون عہد الله من بعد ميثاقہ اولئك لہم العنة و لہم سوء الدار
(من بعد ميثاقہ) میں"میثاق" مصدر ہے اور استحکام دینے کے معنی میں آیاہے اور (میثاقہ) کی ضمیر (عہد) کی طرف لوٹ رہی ہے _اس وجہ

806

سے (من بعد ميثاقہ) کے معنی میں عہد و پیمان کو مستحکم کرنے کے بعد اسکی پابندی کرنے پر تاکید کی گئي ہے_
5 _خداوند متعال نے وہ رابطے کہ جس کے بارے میں حکم دیا ہے کہ ان کو برقرار رکھاجائے کے سلسلہ میںانسانوں کو اس پر کاربند رہنے کو بھی واجب قرار دیا ہے _
والذين ...يقطعون ما أمر الله بہ أن يوصل
(ما أمر الله) کی وضاحت کے لیے آیت شریفہ 21 کے حاشیہ (1) کوملاحظہ فرمائیں _
6_ زمین پر فساد کرنا، محرمات الہی میں سے ہے _
والذين يفسدون فى الارض اولئك لہم اللنعة ولہم سوء الدار
7_وہ لوگ جو خداوند متعال کے عہد و پیمان کے پابند نہ ہوں ان پر لعنت خدا ہے اوروہ رحمت الہی سے دوری میں مبتلا ہوجائیں گے _
والذين ينقضون عہد الله ... اولئك لہم اللنعة
8_ وہ لوگ جن کو حکم دیا گیا ہے کہ خداوند متعال سے رابطہ کو محکم رکھیں _ اگر وہ اس پر کاربند نہ رہیں تو وہ لعنت اور رحمت الہی سے دوری میں مبتلا ہوجائیں گے_
والذين ...يقطعون ما امر الله بہ أن يوصل ...اولئك لہم اللنعة
9_زمین پر فساد کرنے والوں پر لعنت الہی اور رحمت الہی سے دوری میں مبتلا ہونا ہے _
والذين ... يفسدون فى الارض اولئك لہم اللعنة
10_ دوزخ، دوزخیوں کے لیے سخت اور برے انجام کی جگہ ہے _
ولہم سؤ الدار
آیت 22 و 23 میں موجود دنیا کا برا مقام (سؤالدار) اس کے مقابلہ میں موجود قرینہ عقبی الدار کی وجہ سے دوزخ ہے_
11_ برا مقام (دوزخ) ان کے لیے ہے جو عہد و پیمان الہی کو توڑتے ہیں اور وہ ارتباط جنکو برقرار رکھنے کا خداوند عالم نے حکم دیا ہے _ ان کی پابندی نہیں کرتے _
والذين ينقضون عہد الله ...و يقطعون ما امر الله ... لہم سوء الدار
12 _ وہ لوگ جو زمین پر فساد کرتے ہیں وہ برے مقام (دوزخ) میں گرائے جائیں گے _
والذين ...يفسدون فى الاض ... لہم سوء الدار
13 _" دخل عمرو بن عبيد على ابى عبدالله (ع) فلما سلّم و جلس ...قال : احبّ أن اعرف الكبائر من كتاب الله عزوجل،

807

فقال ... منہا ... نقض العہد و قطيعة الرحم لان الله عزوجل يقول : (اولئك لہم اللعنہ و لہم سوء الدار ...(1)
عمرو ابن عبید امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں حاضر ہوئے ا اور سلام کرکے ان کے ہاں بیٹھ گے اور کہا میں چاہتاہوں کہ گناہان کبیرہ کو کتاب الہی سے جانوں پھر حضرت (ع) نے فرمایا ان گناہوں میں سے ایك عہد شکنی اور قطع رحم ہے چونکہ خداوند عزوجل ارشاد فرماتاہے (اولئك لہم اللنعة ولہم سوء الدار ...)

احکام:2،3،5،6
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا انسانوں کے ساتھ عہد 2 ; اللہ تعالی کے اوامر 1 58
انسان :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

انسانوں كی ذمہ دارياں 1
اہل جہنم :
11 ، 12
جہنم :
جہنم كا برا ہونا 10 ، جہنم ميں جانے كے اسباب 12
رحمت :
آخرت ميں رحمت سے محرم لوگ 7 ، 8،9
روابط واجب : 5
واجب روابط كے قطع كرنے كے آثار 11
روايت : 13
شرك:
شرك كا گناہ 13
صلہ رحم:
قطع رحم كا گناہ 13
عمل:
ناپسنديدہ عمل 4
عہد :
عہد سے وفاء كا وجوب 1;عہد سے وفا كی اہميت 7 عہد كے احكام 2 ، 3
عہد شكنی كرنے والے :
عہدشكنی كرنے والوں پر لعنت 7; عہد شكنی كرنے والوں كا برا انجام 11;عہدشكنی كرنے والوں كا جہنم ميں ہونا 11
عہدشكنی :
خداوند متعال سے عہد شكنی كرنا 3،7; خداوند متعال سے عہدشكنی كے آثار 11 ;عہدشكنی كا گناہ 13 ; عہدشكنی كا ناپسند ہونا 4 ;عہد شكنی كی حرمت 2 ، 3
....

1) كافی ج2 ص 287 ح 24 ; نورالثقلين ج2 ص 502 ح 117_

808
فساد پھيلانا :
فساد پھيلانے كی حرمت6; فساد پھيلانے كی سزا 9 ،12;فساد پھيلانے كے احكام 6;فساد پھيلانے كے موارد 6 ، 9 ، 12
گناہان كبيرہ :13
لعنت :
لعنت كے مستحقين 7 ، 8 ،9
محرمات: 2 ، 3،6
مفسدين :
مفسدين پر لعنت 9 ; مفسدين كا برا انجام 12; مفسدين كا جہنم ميں ہونا 12
واجبات 1 ، 5

اللّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقَدِرُ وَفَرِحُواْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ إِلاَّ مَتَاعٌ (٢٦)
اللہ جس كے لئے چاہتاہے رزق كو وسيع2_يا تنگ كرديتا ہے اور يہ لوگ صرف زندگانی دنيا پر خوش ہوگئے ہيں حالانكہ آخرت كے مقابلہ ميں زندگانی دنيا صرف ايك وقتی لذت كا درجہ ركھتی ہے اور بس(26)
1_خداوند متعال، انسانوں كو روزی دينے والا ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

الله یبسط الرزق لمن یشاء و یقدر
2 _ خداوند متعال بعض انسانوں کو فراوان اورکثرت سے روزی عطا کرتاہے اور بعض کے نصیب میں بہت کم روزی رکھتاہے_
الله یبسط الرزق لمن یشاء و یقدر
(بسط) کا معنی و سعت دینا ہے اور (قدر) کا معنی تنگ و کم کردینے کے ہیںروزی کا تنگ ہونا ، بہت ہی کم اور ناچیز کے لیے کنایہ ہے _
3_ بعض انسان دنیاکی زندگی سے اپنا دل خوش کرتے ہیں اور آخرت کے حالات سے غافل رہ جاتے ہیں _
فرحوا بالحیوة الدنیا و ما الحیوة الدنیا فی الآخرة الا متاع

دنیا کو آخرت کے مقابلے میں ناچیز بیان کرنا اس گروہ کی مذمت کرنے بعد جو دنیا سے اپنے دل کو خوش رکھے ہوئے ہیں_ (فرحوا بالحیوة الدنیا) یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس گروہ سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے یا تو آخرت کو قبول نہیں کیا اور یا اس سے غافل ہیں_
4 _ دنیا کی زندگي، آخرت کی زندگی کے مقابلے میں ناچیز سے توشہ کے علاوہ کچھ نہیں ہے_
و ما الحیوة الدنیا فی الآخرة الا متاع
(فی الآخرة) میں حرف" في" مقائسہ و مقابلہ کے لیے ہے (متاع) اس مال کو کہتے ہیں جس سے زندگی میں بہرہ مند ہوتے ہیں_ اسکونکرہ لانے کا مقصد یہ ہے کہ قلت کا اظہار کیا جائے_
5 _ آخرت کی زندگي، قابل قدر اور قدر و قیمت والی ہے_
وما الحیوة الدنیا فی الآخرة الا متاع
6 _خداوند متعال اپنی مشیت کے مطابق انسانوں کی روزی کو معین و مشخص فرماتاہے_
الله یبسط الرزق لمن یشاء و یقدر
(لمن یشاء) (یبسط)اور (یقدر) دونوں کے لیے قید ہے دوسرے لفظوں میں (یقدر) کے بعد جملہ (لمن یشاء) مقدر ہے _
7_ دنیا کی زندگی سے دل خوش کرنااور اسکی قدر و قیمت کی طرف توجہ نہ دینا کفر اختیار کرنے کا ذریعہ ہے _
و فرحوا بالحی وۃ الدنیا و ما الحیوة الدنیافی الآخرة الا متاع
چونکہ (فرحوا) کی ضمیر سے مراد، کفر اختیار کرنے والے اور پیغمبر اسلام (ص) کے مخالفین ہیں پس جملہ (فرحوا بالحی وۃ الدنیا و ...) در حققت ان کے کفر اختیار کرنے کے عوامل و اسباب اور بنیاد کی طرف اشارہ ہے_یعنی دنیا کی زندگی سے دل خوش کرنا ان کو کفر اختیار کرنے کی طرف لے جاتاہے_

الله تعالی :
الله تعالی کا رازق ہونا 1 ، 2 ; الله تعالی کی مشیت 2 ، 6
انسان :
انسانوں کی روزی 2 ; انسانوں کی غفلت 3; انسانوں میں اقتصادی تفاوت 2 ; انسانوں میں دنیا طلبی 3
جہالت :
جہالت و جہل کے آثار 7
حیات :
اخروی زندگی کی قدر و قیمت 4 ، 5 ; دنیاوی زندگی کی قدر و قیمت نہ ہونا 4 ،7
دنیا :
دنیا و آخرت 4

دنیا طلبی :
دنیا طلبی کے آثار 7

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

روزی :
روزی کا سبب 1 ، 2;روزی کا مقدر ہونا 6
غفلت :
آخرت سے غفلت 3
کفر :
کفر کا سبب 7

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُواْ لَوْلاَ أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ قُلْ إِنَّ اللّهَ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ (٢٧)
اور یہ کافر کہتے ہیں کہ ان کے اوپر ہمارے پسند کی نشانی کیوں نہیں نازل ہوتی تو یہ پیغمبر کہہ دیجئے کہ اللہ جس کو چاہتاہے گمراہی 3_میں چھوڑ دیتاہے اور جو اس کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں انھیں ہدایت دیدیتاہے (27)

1_ عصر بعثت کے کفار نے رسالت پیغمبر (ص) کی حقانیت پر کسی معجزہ یا نشانی کا دعوی نہیں کیا _
و یقول الذین کفروا لو لا انزل علیہ ء ایة من ربہ
2 _ کفار، توحید اور رسالت پیغمبر اسلام (ص) کی حقانیت پر یقین کرنے کے لیے قرآن مجید کے علاوہ کوئي دوسرا معجزہ چاہتے تھے_
و یقول الذین کفروا لو لا انزل علیہ ء ایة من ربہ
(إن اللہ یضل من یشاء و یهدي ...)کا جملہ اس بات کا قرینہ ہے کہ کفار اپنی ہدایت اور رسالت پیغمبر (ص) کو قبول کرنے کے لیے جسکا اصل مقصد توحید تھا معجزہ چاہتے تھےیعنی یہ کہتے تھے اگر معجزہ دکھاؤ گے تو تیری رسالت کو قبول کریں گے اور توحید والے ہوجائیں گے _
3 _ عصر بعثت کے کفار کا پروپیگنڈہ، پیغمبر اسلام(ص) کے خلاف ماحول کو آمادہ کرنا تھا _
و یقول الذین کفروا لو لا انزل علیہ آیة من

811

ربہ
4 _انسانوں کی ہدایت اور ان کی گمراہي، خداوند متعال کے دست قدرت اوراسکی مشیت کے ساتھ مربوط ہے _
قل إن اللہ یضل من یشاء و یهدی الیہ من اناب
(یضل) اور (یهدي) دونوں افعال کی صفات و خصوصیات اس بات کا قرینہ ہیں کہ وہ ایك دوسرے کے لیے ہیں_تو مذکورہ بالا جملہ کا معنی یہ ہوگا (إن اللہ یضل عنہ من یشاء و یشاء اضلال من لم ینب و یهدی الیہ من یشاء و یشاء ہدایة من أناب)
خداوند متعال اسکو گمراہ کرتاہے جو خود گمراہی کو چاہتاہو اور اس کی دربار میں تو بہ نہ کرے اور اسکی طرف نہ جھکے اور اسکی ہدایت کرتاہے جو خود ہدایت کو چاہے اور وہ اسکی ہدایت کرتاہے جو اس کے حضور توبہ کرے اور اسکی طرف میلان و جھکاؤ رکھتا ہو_
5 _ انسان، خود اپنی ہدایت اورگمراہی میں بہت بڑا کردار ادا کرتاہے _
ان اللہ یضل من یشاء و یهدی الیہ من اناب
6_ خداوند متعال کی طرف جھکاؤ، مشیت الہی کی طرف سے اسکی ہدایت کا پیش خیمہ ہے اورا سکا توحید و رسالت پیغمبر اسلام(ص) کو قبول کرنے کے لیے راہنمائي ہے_
إن اللہ یضل من یشاء و یهدی الیہ من أناب
(إنابة) (أناب) کا مصدر ہے جسکا معنی لوٹنا اور توجہ کرنا ہے (إلیہ) کے قرینے کی وجہ سے اس سے مراد، خداوند متعال کی طرف توجہ کرنا اور لوٹنا ہے اور اس وجہ سے کہ یہ وصف ہدایت پانے سے پہلے واقع ہواہے تو اس سے مراد، خداوند متعال کی طرف جھکاؤ اور اس سے دوری اختیار نہ کرنا ہے _
7_ انسان کا خداوند متعال کی طرف نہ جھکنا یہ مشیت الہی کا اسکو گمراہ کرنے اور توحید و رسالت پیغمبر اسلام (ص) کی طرف ہدایت نہ کرنے کا پیش خیمہ ہے _
إن اللہ یضل من یشاء و یهدی الیہ من اناب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

8_ وہ لوگ جو ہدایت کے لیے زمینہ نہیں رکھتے وہ معجزات کے دیکھنے سے بھی ہدایت حاصل نہیں کرسکیں گے اور توحید الہی اور رسالت پیغمبر اسلام (ص) کی طرف نہیں آئیں گے _
لو لا انزل علیہ ء اية من ربہ قل إن الله يضل من يشاء
خداوند متعال ان کے جواب میں جو اپنی ہدایت کو معجزے لانے کے ساتھ مشروط کرتے ہیں فرماتا ہے کہ ہدایت اور گمراہی کا مسئلہ خداوند متعال کے ہاتھ میں ہے_ یہ جواب ان کے مذکورہ دعوی کی حقیقت کو اس طرح بیان کرتاہے کہ معجزات ہدایت کا سبب نہیں بن سکتے _ بلکہ یہ مشیت الہی ہے جو اس میں کردار ادا کرتی ہے _
9_ کفار نے اپنی ہدایت پانے میں جو مشورہ دیا اس کا اور خاص معجزات کا بے اثر ہونا، یہ دلیل ہے کہ وہ پیغمبر

اسلام(ص) کی طرف راہنمائي نہیں پاسکیں گے _
لو لا انزل علیہ اية من ربہ قل ان الله يضل من يشاء ويهدى اليہ من اناب
10_ اللہ تعالی کی مشیتیں قانو ن و ضوابط کے ساتھ ہیں اور فضول اور بے دلیل ہونے سے پاك و پاکیزہ ہیں _
يضل من يشاء و يهدى اليہ من اناب
(من يشاء) کی جگہ (من أناب) کا جملہ لانا یہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتاہے کہ اگر چہ تمام امور مشیت الہی کے تابع ہیں لیکن اسکی مشیت بے معنی نہیں بلکہ ہدایت اور گمراہي، اعمال کی قابلیت و لیاقت کی بنیاد پر ہے _ ہدایت اور گمراہ کرنے کے سلسلہ میں اس کی ہدایت اس کو شامل حال ہوتی ہے جو خدا کی طرف جھکتا ہے او ر گمراہی اس کا مقدر بنتی ہے جو اس سے منہ موڑ لے _

استعداد:
استعدادوں کی اہمیت 8
اسلام :
صدر اسلام کی تاریخ 3
اللہ تعالی :
اللہ تعالی سے منہ موڑ نے کے آثار 7; اللہ تعالی کا پاك و پاکیزہ ہونا 10;اللہ تعالی کا گمراہ کرنا 4 ; اللہ تعالی کی مشیت 4 ;اللہ تعالی کی مشیت کا قانون کے ساتھ ہونا 10 ;اللہ تعالی کی مشیت کا پیش خیمہ 6،7; اللہ تعالی کی ہدایت کرنا 4
انسان :
انسان کا کردار 5
آنحضرت (ص) :
آنحضرت کو جھٹلانے والے1 ;آنحضرت(ص) کے خلاف فضا سازی 3
توحید :
توحید کا پیش خیمہ 6 ; توحید کے موانع 7
جھکاؤ:
خداوند متعال کی طرف جھکنے کے آثار6
کفار:
صدر اسلام کے کافروں کی خواہشات 2;صدر اسلام کے کافروں کی فضا سازی 3;صدر اسلام کے کفار اور آنحضرت(ص) 1 ، 2، 3 ; صدر اسلام کے کفار اور توحید 2 ; صدر اسلام کے کفار اور معجزہ 2; صدر اسلام کے کفار کا ہدایت کو قبول نہ کرنا 9 ; کافروں پر معجزے کا بے اثر ہونا 9
کفر:
آنحضرت محمد (ص) سے کفر 7 ; کفر کا سبب 7
گمراہی :
گمراہی کا پیش خیمہ 7;گمراہی کا سبب 4 ،5

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

813
معجزه :
معجزه اقتراحی 2 ;معجزه اقتراحی کا رد 9 ; معجزے کو جھٹلانے والے 1
ہدایت :
ہدایت کا پیش خیمہ 6 ; ہدایت کا سبب 4 ، 5 ، 6
ہدایت کو قبول نہ کرنے والے :
ہدایت کو قبول نہ کرنے والوں کی گمراہی 8 ; ہدایت کو قبول نہ کرنے والے اور آنحضرت محمد(ص) 8 ; ہدایت کوقبول نہ کرنے والے اور توحید 8 ; ہدایت کو قبول نہ کرنے والے اور معجزہ 8

الَّذِينَ آمَنُواْ وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللّهِ أَلاَ بِذِكْرِ اللّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (٢٨)
یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں اور ان کے دلوں کو یاد خداسے اطمینان حاصل ہوتاہے اور آگاہ ہوجائو کہ اطمینان یاد خدا سے ہی حاصل ہوتاہے (28)

1 _ جو افراد ایمان لائے ان کے دلوں کو یاد الہی سے اطمینان حاصل ہوتاہے وہ ان لوگوں میں سے ہیں جنکو خداوند متعال نے اپنی طرف ہدایت فرمائي ہے_
و یهدی الیہ من أناب _ الذین ء امنوا و تطمئن قلوبهم بذکر الله
2_ صدر اسلام کے مسلمان ان لوگوں میں سے تھے جو ہدایت حاصل کرنے سے پہلے خدا کی طرف جھکاؤ رکھتے تھے اور اس سے منہ موڑنے والے نہیں تھے_
و یهدی إلیہ من أناب _ الذین ء امنوا و تطمئن قلوبهم بذکر الله
(الذین آمنوا) (من آناب) پر عطف بیان ہے اور اس کو مصادق کے ذریعہ بیان کرنے والا ہے یعنی جو لوگ ایمان لائے ہیں یہ وہی ہیں جو خدا کی طرف جھکا ؤ رکھتے تھے اس وجہ سے ان کی ہدایت کے لیے مشیت الہی شامل حال ہوئي ہے_

814
3 _ فقط ذکر الہی اور اسکی یاد سے دلوں کو اطمینان اور سکون ملتاہے_
ألا بذکر الله تطمئن القلوب
(بذکر الله) کا اس کے متعلق (تطمئن) پر مقدم کرنے کا مقصد، حصر کا معنی حاصل کرنا ہے _
4 _ یاد الہی اور اس کے ذکر سے غافل انسان، مضطرب و پریشان ہوتے ہیں_
ألا بذکر الله تطمئن القلوب
5_ عن جعفر بن محمد (ع) فی قولہ : " ألا بذکر الله تطمئن القلوب" فقال : بمحمد علیہ و آلہ السلام تطمئن القلوب و ہو ذکر الله ..."(1)
امام جعفر صادق (ع) سے الله تعالی کے اس قول (ألا بذکر الله تطمئن القلوب) کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت (ع) نے فرمایا حضرت محمد مصطفي(ص) ان پر اور انکی آل پر درود و سلام ہوں جن کے ذریعے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتاہے_ اور وہ ذکر الہی ہے _
6_ (عن أبی عبدالله (ع) فی قولہ تعالی " الذین آمنوا و تطمئن قلوبهم بذکر الله الا بذکر الله تطمئن القلوب" قال: قال رسول الله (ص) لعلی بن ابی طالب (ع) : تدری فی من نزلت ؟ ... فی من صدّق لی و آمن بی و احبّك و عترتك من بعدك و سلّم الامر لك و للائمة من بعدك(2)
امام جعفر صادق (ع) سے خداوند کے اس قول (الذین آمنوا و تطمئن قلوبهم ...) کے بارے میں روایت ہے کہ آپ(ص) نے فرمایا کہ رسالت مآب (ص) نے مولا امیر المؤمنین سے فرمایا کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ آیت شریفہ کس کے بارے میں نازل ہوئي ہے؟ _ جو میری تصدیق کرے اور مجھ پر ایمان لائے اور تجھے اور تیری عترت و آل کو جو تیرے بعد میں آئے گی اس سے دوستی رکھتاہو اور تیری اور تیرے بعد والے ائمہ کی ولایت کو قبول کرتاہو_
" عن ابی عبدالله (ع) قال: ... فاما ما فرض علی القلب من الایمان فالاقرار و المعرفة و العقد و الرضا و التسلیم بان لا الہ الا الله وحده لا شریك لہ ... و ان محمداً عبده و رسولہ ... و ہو عملہ و ہو قول الله عزوجل : ... " الا بذکر الله تطمئن القلوب ...(3)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ ایمان کی وہ قسم جو دل میں رکھنا واجب ہے _وہ اقرار ، شناخت ، عہد و ایمان ، رضایت اور اس معبود کی طرف تسلیم
....

1)تفسیر عیاشی ج2 ص 211 ح 44 ; نورالثقلین ج2 ص502 ح 117_
2) تفسیر فرات کوفی ص 207 ; بحارالانوار ج 23 ص 367 ح 36_
3) کافی ج2 ص 34 ; ح7 ، بحارالانوار ج66 ص 24 ; ح 6_

خم ہوناہے کہ وہ یکتا ہے اور اس کا کوئي شریك نہیں خداوند متعال کے علاوہ کوئي معبود نہیں_اور یہ کہ حضرت محمد(ص) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں _ یہ سب (اقرار ... و غیرہ) کا تعلق دل سے ہے یہی اللہ تعالی کا فرمان ہے (...الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ...)

اطمینان :
اطمینان کے اسباب 3
آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) کے فضائل 5
ایمان :
ائمہ (ع) پر ایمان 6 ; امیر المؤمنین علی (ع) پر ایمان 6 ; آنحضرت محمد (ص) پر ایمان 6 ; ایمان کی حقیقت 7
تسلیم :
تسلیم کی حقیقت7
جھکاؤ:
اللہ تعالی کی طرف جھکاؤ2
ذاکرین :
ذاکرین کے فضائل 1
ذکر :
ذکر الہی سے مراد5;ذکر الہی کے آثار 3
روایت : 5 ، 6، 7
سکون :
سکون کے اسباب 3
علم نفسیات : 3 ، 4
غافلین :
غافلین کا مضطرب اور پریشان ہونا 4;غافلین کی پریشانی 4; غافلین کے صفات 3
غفلت :
اللہ تعالی سے غافل ہونے کے آثار 4
مؤمنین :
مؤمنین کا دلی اطمینان 1 ; مؤمنین کی ہدایت 1; مؤمنین کے فضائل 1 ، 6
مسلمین :
صدر اسلام کے مسلمین کا جھکاؤ 2;صدر اسلام کے مسلمین کے فضائل 2
ہدایت پانے والے : 1

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

الَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ طُوبَى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ (٢٩)
جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نيك اعمال كئے ان كے لئے بہترين جگہ (بہشت) اور بہترين بازگشت ہے (29)

1_خداوند وحده لا شريك ، پيغمبر اسلام (ص) اور قرآن مجيد پر ايمان لانے والے ہى نيك عمل كو بجالانے والے ہيں وه دنيا كى زندگيوں ميں سے بہترين اور پاكيزه ترين زندگى كے حامل ہيں_
الذين ء امنوا و عملوا الصالحات طوبى لہم
(ءامنوا) كے متعلق مذكوره آيات كى روشنى ميں توحيد ، پيغمبر اسلام(ص) اور قرآن مجيد ہے (طوبى) اطيب كا اسم تفضيل مؤنث ہے جسكا معنى بہترين اور پاك ترين ہے _ اور اس سے مراد لفظ (مئاب) كے قرينہ مقابل ہونے كى وجہ سے دنيا كى پاك اور بہترين زندگى ہے _
2_ ان مؤمنين كا انجام نيك (سعادت آخروي) ہے جو عمل صالح بجا لانے والے ہيں_
الذين آمنوا و عملوا للصالحات طوبى لہم و حسن مئاب
(مئاب) مصدر ميمى اور لوٹنے كے معنى ميں ہے _
اس سے مراد آخرت كا ميدان ہے_ يہ بات قابل ذكر ہے كہ (طوبى) مبتدا ہے (حسن مئاب) اس پر عطف ہے اور (لہم) ان دونوں كے ليے خبر ہے_
3 _ انسان كى دنيا اور آخرت كى سعادت ميں ايمان اس وقت مؤثر ہے كہ جب اسكے ساتھ اعمال صالح ہوں_
الذين ء امنوا وعملوا الصالحات طوبى لہم و حسن مئاب
4 _ نيك اعمال، ايمان كے بغير،دنيا و آخرت كى سعادت كى ضمانت نہيں ديتے _
الذين ء امنوا و عملوا الصالحات طوبى لہم و حسن مئاب
5_" سئل رسول الله (ص) عن طوبى قال: شجرة

أصلہا فى دارى و فرعہا على أہل الجنة ثم سئل عنہا مرة اخرى فقال: فى دار على (ع) ان دارى و دار على (ع) فى الجنة بمكان واحد (1)
رسالت مآب (ص) سے طوبى كے بارے ميں پوچھا گيا تو حضرت (ص) نے فرمايا: ايسا درخت ہے جسكى جڑ ميرے گھر ميں ہے اور اسكى شاخيں بہشتيوں كے سروں پر ہيں پھر جب دوسرى مرتبہ حضرت (ص) سے سوال ہوا تو حضرت (ص) نے فرمايا (اسكى جڑ) على (ع) كے گھر ميں ہے ... بے شك على (ع) اور ميرا (ص) گھر بہشت ميں ايك جگہ پر ہے _

امير المؤمنين على (ع) :
امير المؤمنين (ع) كے فضائل 5
آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) كے فضائل 5
ايمان :
ايما ن اور عمل صالح 3;ايمان كى اہميت 4 ; ايمان كے آثار 3
درخت طوبى :
درخت طوبى كى جگہ 5
روايت : 5
سعادت:
اخرت كى سعادت كے اسباب 3 ; دنيا كى سعادت كے اسباب 3
سعادت مند:2
صالحين :
صالحين كا اچھا انجام 2 ; صالحين كى دنياوى زندگى 1 ; صالحين كى سعادت اخروى 2
عمل صالح:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عمل صالح اور ایمان 4; عمل صالح کی اہمیت 3 ; عمل صالح کے آثار 1 ، 4
مؤمنین :
مؤمنین کا اچھا انجام 2; مؤمنین کی آخرت کی سعادت 2 ; مؤمنین کی دنیا وی زندگی 1; مؤمنین کے فضائل
....

1) مجمع البیان ج5 ص 448 ; نورالثقلین ج2 ص 506 ح 137_

كَذَلِكَ أَرْسَلْنَاكَ فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهَا أُمَمٌ لِّتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ الَّذِيَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَنِ قُلْ هُوَ رَبِّي لا إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ (۳۰)
اسی طرح ہم نے آپ كو ايك ایسی قوم كے درميان بھيجا ہے جس سے پہلے بہت سی قوميں گذر چكی ہيں تا كہ آپ ان چيزوں كی تلاوت كريں جنھيں ہم نے آپ كی طرف بذريعہ وحی نازل كياہے حالانكہ وہ لوگ رحمان كے انكار كرنے والے ہيں _آپ ان سے كہئے كہ وہ ميرا رب ہے اور اس كے علاوہ كوئي خدا نہيں ہے اسی پر ميرا اعتماد ہے اور اسی كی طرف بازگشت ہے (30)

1_ پيغمبر اسلام (ص) ، لوگوں كے درميان خداوند متعال كے بھيجے ہوئے رسول تھے_
أرسلناك فی امة
2_ پيغمبر اسلام(ص) رسالت ميں اور وحی كو حاصل كرنے ميں گذشتہ امتوں كے انبياء (ع) كی طرح تھے اور ان كی امت كا ان سے برتاؤ ايسےہی تھا جيسے گذشتہ امتوں كا اپنے انبياء (ع) كے ساتھ تھا_
كذلك ارسلناك فی امة قدخلت من قبلہا امم لتتلوا عليہم الذی اوحينا اليك
(كذلك أرسلناك ...) كے جملے ميں جو تشبيہ ہے اسكا تقاضا يہ ہے كہ مشبہ ، مشبہ بہ اور وجہ شبہہ موجود ہو_ كہا گيا ہے كہ (مشبّہ)" پيغمبر اسلام (ص) كو اپنی امت كی طرف بھيجنا ہے ""مشبہ بہ" گذشتہ امتوں ميں انبيائ(ع) كو بھيجنا ہے اور (وجہ شبہہ) ايسے حقائق ہيں جنكوگذشتہ آيات يا اسی

مورد بحث آيت سے استفادہ كيا جاسكتاہے _ ان حقائق ميں سے خود ذات رسالت، وحی كا آنا، رسالت كی ذمہ داری ، اور رسول كو بھيجنے كا ہدف و مقصد (لتتلوا عليہم ...) امتوں كا برتاؤ، ان كا انجام ، لوگوں كی ہدايت اور گمراہی ميں انبياء (ع) كو بھيجنے كے بعد خداوند متعال كی روش و طريقہ (قل إن الله يضل من يشاء و يهدی اليہ من أناب) و ...وغيرہ ہيں _
3_ پيغمبراسلام (ص) كی بعثت اور امت سے پہلے متعدد امتوں كا مٹ جانا اور ظاہر ہونا او ر انبياء (عليہم السلام) سے ان كا بہرہ مندہونا_
أرسلناك فی امة قد خلت من قبلہا امم
(خلّوا)" خلت " كا مصدر ہے اس كے معانی ميں سے ايك معنی گذر جانا ہے اور امتوں كا گذرنا اورچلے جانا سے مراد، ان كی نابودی ہے (أرسلناك فی امة) يعنی امت كا رسول سے بہرہ مند ہونے سے مراد يہ ہے كہ ان سے پہلے بھی امتيں تھيں اس سے يہ بات ظاہر ہوتی ہے كہ ہر امت خداوند متعال كی طرف سے ايك رسول ركھتی تھي_
4_ لوگوں كے ليے قرآن مجيد كی تلاوت كرنا پيغمبر اسلام كی ذمہ دراى اور انہيں پيغمبر ى عطاكرنے كے مقاصدميں سے تھا _
أرسلناك ... لتتلوا عليہم الذی اوحينا اليك

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(تلاوت) " تتلوا " کا مصدر ہے جسکا معنی پڑھنا ہے (لتتلوا) (أرسلناك) کے متعلق ہے جو پیغمبر اسلام (ص) کی ذمہ داری اور ان کو پیغمبر بناکر بھیجنے کے مقصد کو بیان کرتاہے_

5_ قرآن مجید ایك ایسی حقیقت ہے کہ جسکو خداوند متعال نے وحی کے ذریعہ پیغمبر اسلام(ص) پر نازل فرمایا_

لتتلوا علیہم الذی اوحینا الیك

6 _پیغمبر اسلام (ص) جس امت کی طرف مبعوث ہوئے انہوں نے خداوند رحمن سے کفر اختیار کیا_

وہم یکفرون بالرحمن

7_ قرآن مجید اور پیغمبر اسلام(ص) پر جو وحی نازل ہوئي ہے اسکو قبول نہ کرنا، خداوند متعال اور اسکی رحمانیت سے کفر اختیار کرنے کے مترادف ہے _

لتتلوا علیہم الذین اوحینا الیك وہم یکفرون بالحرحمن

کیونکہ عصر بعثت کے لوگ خصوصاً اہل مکہ اور اس کے اطراف کے لوگ خداوند متعال کے معتقد تھے پس (یکفرون بالرحمن) سے مراد (لتتلوا علیہم ...) کے قرینے کی وجہ سے قرآن مجید کا انکار ہے اور قرآن مجید کے انکار کو کفر الہی سے تعبیر کرنا گویا اس نکتہ کی طرف اشارہ کرتاہے کہ قرآن مجید کو قبول نہ کرنا اور اس سے انکاری ہونا ایسے ہی ہے جیسے خداوند متعال سے

820

کفر کیا گیا ہو_

8_ پیغمبر اسلام(ص) پر قرآن مجید اور وحی کا نازل ہونا، خداوند متعال کی وسیع رحمت کا جلوہ ہے _

وہم یکفرون بالرحمن

9_ عصر بعثت کے لوگ خداوند متعال کو رحمن کے نام و صفت سے نہیں پہچانتے تھے اور اسی وجہ اس سے کفر کرتے تھے_

و ہم یکفرون بالرحمن

اکثر مفسرین کا نظریہ یہ ہے کہ عصر بعثت کے لوگوں کے کفر سے مراد، خداوند کے (الرحمان) کے اسم وصفت سے ناآگاہی ہے یعنی خداوند متعال کو اس اسم و صفت سے نہیں جانتے تھے اور جب قرآن مجید میں خداوند متعال کو اس نام (الرحمان) سے جب یاد کیا گیا تو اس سے انکاری ہوئے_ اور انہوں نے کہا (رحمان) کون ہے اور کونسا خدا ہے _

10_ فقط خداوند رحمن ہی پیغمبر اسلام(ص) کا مربی اور مدبر ہے_

قل ہو ربی لا الہ الا ہو

11_ فقط خداوند متعال ہی لائق عبادت ہے _

لا الہ الا ہو

12_ ربوبیت الہی کا یقین ،انسان کو اسکی عبادت پر آمادہ کرتاہے_

لا الہ الا ہو

13_ فقط خداوند متعال کی ذات پر توکل کرنا چاہیئے_

علیك توکلت

(علیہ) کو (توکلت) پر مقدم کرنا حصر کا فائدہ کے لیے ہے _

14_پیغمبر اسلام(ص) کی توحید، خداوند متعال پر توکل میں ہے_

علیہ توکلت

15_ ربوبیت الہی اور اسکی وحدانیت پر یقین رکھنا ، انسان کو توکل میں توحید اختیار کرنے کی طرف لے جاتاہے _

ہو ربی لا الہ الا ہو علیہ توکلت

(علیہ توکلت) کا جملہ ربوبیت الہی اور اسکی وحدانیت جو (ہو ربي) ا ور (لا الہ الا اللہ) سے حاصل ہوتی ہے کے نتیجے کے مقام پر ہے_

16_ انسانوں نے، صرف خداوند متعال کی طرف لوٹنا ہے_

و إلیہ متاب

(متاب) (تاب)کا مصدر میمی ہے جو لوٹ کرآنے کے معنی میں ہے _ باء پر کسرہ یاء متکلم کے حذف پر دلالت کرتاہے اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(إلیہ) کا اس پر مقدم ہونا حصر پر دلالت کرتاہے_

821

17_ ربوبیت الہی اور اسکی وحدانیت پر اعتقاد رکھنا انسان کے اس یقین کا پیش خیمہ ہے کہ وہ خداوند متعال کی طرف حرکت کررہاہے اور اسکی طرف لوٹ کرجانا ہے _

ہو ربی ... إلیہ متاب

(إلیہ متاب) کا جملہ (علیہ توکلت) کی طرح ربوبیت الہی اور اسکی وحدانیت کے نتیجے کی طرح ہے _

18_ خداوند متعال ،پیغمبر اسلام (ص) کو کافروں کے ساتھ برتاؤ کرنے اور ان کو جواب دینے کی تعلیم دینے والا ہے _

قل ہو ربی ... و إلیہ متاب

اسماء وصفات :

رحمن 6 ، 10

اللہ تعالی کی طرف لوٹنا 16

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کی تعلیمات 18 ;اللہ تعالی کی خصوصیات 10 ،11، 13،16; اللہ تعالی کی رحمت کی نشانیاں 8

اللہ کے رسول :1

امتیں :

امتوں میں شباہت 3

آنحضرت(ص) :

آنحضرت(ص) اور تلاوت قرآن مجید 4 ;آنحضرت(ص) اور کفار 18 ;آنحضرت(ص) کا توکل 14 ;آنحضرت(ص) کا مدبر 10 ، آنحضرت (ص) کا مربی 10 ; آنحضرت(ص) کا معلم 18 ; آنحضرت(ص) کی توحید 14; آنحضرت(ص) کی ذمہ داری 4 ;آنحضرت(ص) کی نبوت 1;آنحضرت (ص) کی نبوت کا فلسفہ 4 ; حضرت محمد(ص) کو وحی ہونا 5 ، 8

انبیاء :

انبیاء کی تاریخ 3 ; رسالت انبیاء سے شباہت 2

انسان :

انسانوں کا انجام 16

ایمان :

ایمان کا پیش خیمہ 17 ; ایمان کے آثار 12،15; توحید پر ایمان 15; خداوند متعال کی ربوبیت پر ایمان 12 ،15; خداوند متعال کی طرف لوٹ جانے پر ایمان 17

تشبیہات قرآن :

حضرت محمد مصطفی (ص) کی رسالت کی تشبیہہ 20

توحید :

توحید ربوبی 10 ; توحید عبادی 11 ;

822

توکل :

توکل کا سبب 15;خداوند متعال پر توکل 13 ، 14

ذکر :

ربوبیت الہی کا ذکر 12

عبادت:

عبادت الہی کا پیش خیمہ 12

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عقیدہ :
توحید پر عقیدہ 17 ; ربوبیت الہی پر عقیدہ17
قرآن مجید :
قرآن مجید کا وحی ہونا 5 ،8;قرآن مجید کی تشبیہات 2 ; قرآن مجید کی تکذیب7 ;قرآن مجید کی تلاوت کی اہمیت 4
کفار :
خداوند متعال سے کفر کرنے والے 6;کفار سے برتاؤ کا طریقہ 18
کفر :
اللہ تعالی سے کفر 17 ; اللہ تعالی کی رحمانیت سے کفر 7 ،9; کفر کے موارد 7
گذشتہ امتیں :
گذشتہ امتوں کا نابودی ہوجانا 3 ; گذشتہ امتوں کی تاریخ 3; گذشتہ امتیں اور انبیاء (ع) 2
لوگ :
صدر اسلام کے لوگ اور رحمانیت الہی 9 ;صدر اسلام کے لوگوں کا کفر 9،6 ; صدر اسلام کے لوگوں کی جہالت 9
مسلمین :
مسلمین اور حضرت محمد (ص) 2
نظریہ کائنات:
توحیدی نظریہ کائنات 11; نظریہ کائنات اور ایڈیالوجی 12 ، 15 ، 17
وحی :
وحی کا جھٹلانا 7

وَلَوْ أَنَّ قُرْآناً سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَى بَل لِّلّهِ الأَمْرُ جَمِيعاً أَفَلَمْ يَيْأَسِ الَّذِينَ آمَنُواْ أَن لَّوْ يَشَاءُ اللّهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعاً وَلاَ يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُواْ تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُواْ قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيباً مِّن دَارِهِمْ حَتَّى يَأْتِيَ وَعْدُ اللّهِ إِنَّ اللّهَ لاَ يُخْلِفُ الْمِيعَادَ (٣١)

اور اگر کوئي قرآن ایسا1_ ہو جس سے پہاڑوں کو اپنی جگہ سے چلایا جا سکے یا زمین طے کی جاسکے یا مردوں سے کلام کیا جا سکے (تو وہ یہی قرآن ہے)بلکہ تمام امور اللہ کے لئے ہیں تو کیا ایمان والوں پر واضح نہیں ہوا کہ اگر خدا جبراً چاہتا تو سارے انسانوں کو ہدایت دے دیتا اور ان کا فروں 2_ پر ان کے کرتوت کی بنا پر ہمیشہ کوئي نہ کوئي مصیبت پڑتی رہے گی یا ان کے دیار کے آس پاس مصیبت آتی رہے گی یہاں تك کہ وعدہ الہی کا وقت آجائے کہ اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتاہے (31)

1_ نزول قرآن جو پہاڑوں کو حرکت میں لاتاہے، زمین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیتاہے ، مردوں کو زندہ کرتاہے وہ ان لوگوں کے لیے ہدایت کا چراغ نہیں بن سکتا جن کو خداوند متعال ہدایت نہ دینا چاہتاہو_
و لو أن قرء اناً سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی
(تسییر) "سیرت " کامصدر ہے جو حرکت دینے کے معنی میں آتاہے اور (تقطیع) "قطعت " کا مصدر ہے جو بہت گہرا سوراخ

کرنے کے معنی میں آتاہے یا ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے معنی میں آتاہے حرف باء تینوں مذکورہ جملات میں استعانت کے معنی میں ہے (بل اللہ الامر) کا جملہ اور (ان لو یشاء اللہ لھدی الناس) کا جملہ یہ بتاتاہے کہ" لو انّ "کا جواب شرط " لم تھیدوا إن لم یشاء اللہ"جیسا جملہ ہے_
2 _ وہ لوگ جو تلاوت قرآن مجید سے ہدایت حاصل نہیں کرتے اور آخرت پر ایمان نہیں لاتے حتی ان کے لیےمردے بھی زندہ ہوجائیں اور وہ آخرت کے حقائق کو ان کے لیے بیان کریں تب بھی وہ ہدایت نہیں پائیں گے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

و لو انّ قرء اناً ... كلم بہ الموتي
جملات (سيرت بہ الجبال) اور (قطعت بہ الارض) اور (كلم بہ الموتي) یہ ان معجزات كى حكايت كرتے ہيں جن كى كفار نے درخواست كى تھى مثلاً يہ كہا جاسكتاہے كہ جملہ (كلم بہ الموتي) اس بات كى طرف اشارہ كرتاہے كہ انہوں نے آخرت كے بارے ميں يقين پيدا كرنے كے ليے پيغمبر اسلام(ص) سے درخواست كى كہ مردوں كو زندہ كرے تاكہ مرنے كے بعد والى دنيا اورآخرت كے بارے ميں انہيں خبر ديں _
3_ وہ لوگ جو مشاہدہ كرنے اور قرآن مجيد جو پيغمبر اسلام(ص) پر نازل ہوا ہے كى تلاوت كرنے سے ہدايت نہيں پاتے وہ كسى نشانى و معجزے سے ہدايت حاصل نہيں كرسكيں گے _
و لو انّ قرء اناً سيّرت بہ الجبال ... بل للّه الامر جميع
4 _ انسانوں كى ہدايت، خداوند متعال كے ہاتھ اور اسى كے اختيار ميں ہے _
و لو أنّ قرء اناً ... بل للّه الامر جميع
(الامر) كا مصداق جو قرينہ " أفلم يأيئس ... أن لو يشاء الله لہدى الناس" اور "قل إن الله يضل من يشاء و يهدي ...) كى وجہ سے جو آيت 27 ميں ہے ، انسانوں كى ہدايت اور ضلالت ہے _
5_خداوند متعال تمام امور كا منشا و سبب ہے اور تمام چيزيں اس كے ہاتھ سے جارى و سارى ہيں_
لله الامر جميع
6_ مشيت الہى نافذ ہونے والى اور تخلف ناپذير ہے _
أن لو يشاء الله لہدى الناس جميع
7_ تمام لوگوں كا ہدايت يافتہ ہونا، مشيت اور تقاضا الہى نہيں ہے _
أن لو يشاء الله لهدى الناس جميع
يہ بات قابل ذكر ہے كہ يہاں مشيت سے مراد مشيت تكوينى ہے و گرنہ خداوند متعال مشيت تشريعى ميں تمام لوگوں كى ہدايت كو چاہتاہے_
8_عصر بعثت كے مؤمنين، ظہور معجزہ كے خواہاں تھے ت

825

كہ كفار، اسلام و قرآن كى طرف توجہ اور ميلان پيدا كريں _
افلم يائس الذين ء امنوا ان لو يشاء الله لہدى النّاس جميع
خداوند متعال كا مؤمنين پرجملہ "أفلم يأيئس الذين ء امنوا" كے ذريعہ اعتراض كرنا اس حقيقت كو بيان كرتاہے كہ ہدايت اور ضلالت دست الہى ميں ہے نہ معجزہ دكھانے ميں ، يہ اس بات كو بتاتاہے كہ مؤمنين يہ چاہتے تھے كہ كفار جو معجزات كى خواہش كرتے تھے وہ پورى ہونى چاہيئے ممكن ہے كہ وہ ہدايت حاصل كرليں_
9_ اس بات پر يقين ركھنا كہ لوگوں كى ہدايت مشيت الہى سے مربوط ہے نہ معجزات دكھانے سے اس سے مؤمنين كى يہ توقع كہ كفار كو معجزہ دكھا يا جائے وہ ختم ہوجاتى ہے _
أفلم يا يئس الذين ء امنوا ان لو يشاء الله لهدى الناس جميع
10_ لوگوں كى ہدايت مشيت الہى سے مربوط ہے يہ ايسے معارف ہيں كہ اہل ايمان كے ليے ضرورى ہے كہ ان كے بارے ميں يقين ركھيں _
أفلم يايئس الذين ء امنوا ان لو يشاء الله لهدى الناس جميع
(ييأس) كے فعل كے اندر (يعلم) كا معنى پوشيدہ ہے اور جملہ (أن لو يشاء الله ...) (يعلم) كے فعل كے ليے مفعول ہے اور "ييأس" كا متعلق محذوف ہے اس پر قرينہ جملہ (من اہتداۂعم) كا سياق ہے اس صورت ميں جملہ " افلم ييأس ..." كا معنى يوں ہوگا : كيا اہل ايمان يہ نہيں جانتے كہ اگر خداوند متعال چاہتا تو تمام انسانوں كو ہدايت كرديتاتو كيا وہ اس سے نااميد نہيں ہوگئے كہ كافر لوگ(جو قرآن مجيد كے ہوتے ہوئے ايمان نہيں لائے) وہ ہدايت حاصل كريں_
11_ عصر بعثت ميں مكہ اور اس كے اطراف كے كفار، سخت اورمٹا دينے والى مصيبتوں ميں مبتلا تھے_
و لايزال الذين كفروا تصيبهم بما قارعة او تحل قريباً من دارہم
(قرع) كا معنى ايك شيء كو دوسرى شيء پر مارناہے اور (قارعة) كا معنى مارنے كے ہے يہ لفظ ايك محذوف موصوف جيسے (مصيبة)كى صفت ہے اور (تحلّ) ميں ضمير (قارعة) كى طرف پلٹتى ہے اور (لا يزال ...) كے جملے كا سياق

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قضیہ خارجیہ کے جملے کی حکایت کرتاہے اس وجہ سے (الذین کفروا) کا جملہ مخصوص کفار کی طرف اشارہ کرتاہے مفسرین کے نزدیك وہ کفار مکہ ہیں تو اس لحاظ سے (دار) سے مراد مکہ ہے اور (قریباً من دارہم ...) سے مراد اطراف اورجوار مکہ ہے _

12_ عصر بعثت کے لوگوں کا کفر کو اختیار کرنا اور قرآن مجید اور پیغمبر اسلام(ص) سے ان کی مخالفت کرنا ان پر سخت اور تباہ و برباد کردینے والی مصیبتوں کا سبب بنا_

826

و لا یزال الذین کفروا تصیبهم بما صنعوا قارعة او تحلّ قریباً من دارہم

مذکورہ بالا معنی حرف باء جو (بما صنعوا) ہے اسکو سببیت قرار دینے سے حاصل ہوا ہے او رجملہ (ما صنعوا) سے مراد گذشتہ آیات کے قرینہ کی وجہ سے قرآن کا انکار اور پیغمبر اسلام کی رسالت کی مخالفت اور اسطرح کی باتیں ہیں _

13_کسی علاقہ کے اطراف اور اگرد نواح میں امن کا نہ ہونا، اس علاقے کی سلامتی کے ختم ہونے کا سبب ہے_

او تحل قریباً من دارہم

اطراف اور جوار مکہ میں ناامنی کا ہونا اس علاقے کے لیے خوف و تہدید کا موجب بنا اس سے مذکورہ معنی کو حاصل کیا گیا ہے _

14_ وہ لوگ جو قرآن مجید اور پیغمبر اسلام (ص) کی رسالت کے ساتھ جنگ کرنے پر اتر آتے ہیں ان کے لیے دنیاوی عذابوں میں گرفتار ہونے کا خطرہ ہے_

و لا یزال الذین کفروا تصیبهم بما صنعوا قارعة

15_ کفار کی شکست و نابودی اور اہل ایمان کی کامیابی ، خداوند متعال کی طرف سے کفار کے لیے دھمکی اور عصر بعثت کے مؤمنین کے لیے خوشخبری تھي_

حتی یاتی و عداللہ

16_ قرآن مجید کی پیشگوئیوں میں سے یہ ہے کہ مکہ اور اس کے اطراف کے کفار شکست کھائیں گے _

لا یزال الذین کفرواتصیبهم بما صنعوا قارعة حتی یأتی و عداللہ

17_ خداوند متعال کے وعدے قطعی اور تخلف ناپذیر ہیں _

إ ن اللہ لا یخلف المیعاد

18_ " عن ابی جعفر (ع) فی قولہ: " و لا یزال الذین کفروا تصیبهم بما صنعوا قارعة" و ہی النقمة" او تحل قریباً من دارہم " فتحل بقوم غیرہم فیرون ذلك و یسمعون بہ والذین حلت بهم عصاة کفار مثلهم و لا یتعظ بعضهم ببعض و لن یذالوا کذلك " حتی یاتی وعد اللہ" الذی و عد المؤمنین من النصر و یخزی اللہ الکافرین(1)

امام باقر (ع) سے خداوند متعال کے اس قول (و لا یزال ...) کے بارے میں روایت ہے کہ (قارعہ) سے مراد، مصیبت ہے اور جملہ (او تحلّ قریباً من دارہم) سے مراد یہ ہے (یعني) عقوبت و مصیبت کسی دوسری قوم پر آئے گی یہ ان کو دیکھیں گے اور سنیں گے _ جو ان کي

....

1) تفسیر قمی ج1 ص 365 ; نورالثقلین ج/ 2 ص 507 ح 141_

827

طرح کافر اورگنہگار ہیں (لیکن)بعض دوسروں سے کوئي نصیحت حاصل نہیں کرتے اور وہ ہمیشہ ایسے ہی رہتے ہیں یہاں تك کہ وعدہ الہی ان تك پہنچ جائے _(و حتی یاتی وعد اللہ ...) یہ وہی وعدہ ہے جو مؤمنین کو دیا گیا ہے کہ خداوند متعال ان کو کامیاب و کامران کرے گا اور کافروں کو ذلیل و خوار کرے گا_

اسلام :

صدر اسلام کی تاریخ 11

آنحضرت(ص) :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آنحضرت(ص) کے ساتھ دشمنی کے آثار 12 ، 14
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا ہدایت دینا 4;اللہ تعالی کی دھمکیاں 15; اللہ تعالی کی مشیت 7 ; اللہ تعالی کی مشیت کا حتمی ہونا 6 ;اللہ تعالی کی مشیت کے آثار 1 ، 9 ،10 ;اللہ تعالی کے وعدوں کا حتمی ہونا 17 ;اللہ تعالی کے وعدے 15 ، 18
امور:
امور کا منشاء و سبب 5
ایمان :
ایمان کے آثار 9
توحید :
توحید افعالی 5
روایت: 18
عذاب:
دنیاوی عذاب کے اسباب 14
قارعہ :
قارعة سے مراد 18
قرآن مجید :
قرآن مجید سے دشمنی کے آثار 12 ، 14;قرآن مجید کا کردار 3; قرآن مجید کی پیشگوئي 16 ;قرآن مجید کی تلاوت کے آثار 2 ، 3
کفار:
صدر اسلام کے کفار کی شکست 15; صدر اسلام کے کفار کی ہلاکت 15;صدر اسلام کے کفار کے مصائب 11;کفار اور آخرت پر ایمان 2 ; کفار اور آنحضرت محمد(ص) 12;کفار اور اسلام 8; کفار اور قرآن مجید 8; کفار پر معجزے کا بے اثر ہونا 1، 2 ،3; کفار کا عبرت حاصل نہ کرنا 18;کفار کا ہدایت حاصل نہ کرنا 1 ، 2 3;کفار کی ذلت 18 ; کفار کی سزا 18
کفر:
آنحضرت(ص) سے کفر 12; قرآن مجید سے کفر 12 کفر کے آثار 12
مؤمنین :

صدر اسلام کے مؤمنین سے وعدہ 15 ; صدر اسلام کے مؤمنین کی کامیابی 18 ;مؤمنین سے وعدہ 18 ; مؤمنین کی ذمہ داری 10;مؤمنین کی کامیابی 18
مسلمین :
صدر اسلام کے مسلمین کی خواہشات8
مصیبت :
مصیب کے اسباب 12
معجزہ :
پہاڑ کو حرکت دینے کا معجزہ 1; زمین کو سوراخ کرنے اور توڑنے کا معجزہ 1 ; مردوں کاکلام کرنے کا معجزہ2; مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ1; معجزہ اقتراحی 8; معجزہ اقتراحی کے موانع 9 ; معجزہ کا کردار 9
مکہ :
اطراف مکہ کے کافروں کی شکست 16 ; اطراف مکہ کے کفاروں کی ہلاکت 16 ;اطراف مکہ کے کافروں کے مصائب 11;مکہ کے کافروں کی شکست 16; مکہ کے کافروں کی ہلاکت 16;مکہ کے کافروں کے مصائب 11
نا امني:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نا امنی کے اسباب13

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُواْ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ (٣٢)
پیغمبر آپ سے پہلے بہت سے رسولوں کا مذاق اڑایا گیا ہے تو ہم نے کافروں کو تھوڑی دیر کی مہلت دیدی اور اس کے بعد اپنی گرفت میں لے لیا تو کیسا سخت عذاب ہوا(32)

1_ پیغمبر اسلام سے پہلے متعدد انبیاء مبعوث بہ رسالت ہوئے_
و لقد استہزی برسل من قبلك
2_ گذشتہ امتوں میں سے چند گروہ اپنے پیغمبروں کی رسالت کے منکر ہوگئے_
فأمليت للذين كفرو

3_ گذشتہ امتوں کے کفار اپنے پیغمبروں کا مذاق اور مسخرہ کرتے تھے_
و لقد استهزی برسل من قبلك فامليت للذين كفرو
4_ خداوند عالم، پیغمبروں سے کفر کرنے والوں اور مذاق اڑانے والوں کو مہلت دیتا اور فوراً انکو عذاب نہیں دیتاتھا_
فأمليت للذين كفرو
(املاء) "امليت" کا مصدر ہے جو مہلت دینے کے معنی میں آتاہے اور تاخیر میں ڈالنے اور عمر طولانی کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے _
5_ خداوند متعال مدتوں کے بعد اور زمانے کے گزرنے کے بعد کفر کرنے والوں اور انبیاء (ع) کا مذاق اڑانے والوں کو اپنی عقوبتوں اور عذاب میں مبتلا کردیتا تھا_
فأمليت ... ثم أخذتهم فكيف كان عقاب
6_ کافروں کے عذاب میں تأخیر کرنا، خداوند متعال کی سنتوں و طریقوں میں سے ہے_
و لقد استهزيء برسل من قبل فامليت للذين كفرو
کیونکہ عذاب کی تأخیر تمام کفار کے لیے تھی اس یہ استفادہ (کہ یہ سنت و طریقہ الہی ہے) ہوتاہے _
7_ کفار پر بغیر کسی مہلت کے ان پر نزول عذاب کی توقع کرنا، نامناسب توقع ہے _
و لقد استهزی برسل من قبلك فأمليت للذين كفرو
8_ اللہ تعالی کے عذاب سخت اور دردناك ہیں_
فكيف كان عقاب
اوپر والے جملہ میں استفہام تعجب کے لیے ہے اور شدت عقوبت و عذاب کی حکایت کرتاہے اور (عقاب) کي"با" پرکسرہ (یاء متکلم) کے حذف پر دلالت کرتا ہے _ یعنی (عقابي) تھا_
9_ انبیاء (ع) کا مذاق اڑانے والوں اور ان کی رسالت کا انکار کرنے والوں پر عذاب، خداوند متعال کی سنتوں میں سے ہے _
ثم اخذتہم فكيف كان عقاب
10_ خداوند متعال کی پیغمبر اسلام(ص) اور اسکے مؤمنین کو دلداری اور تسلی دینا _
و لقد استهزی برسل من قبلك ... ثم اخذتہم فكيف كان عقاب
گذشتہ امتوں کے مزاق اڑانے اور ان کو سزا دینے کے بیان کرنے کا مقصد اس قرینے کے ساتھ کہ مخاطب پیغمبر اسلام (ص) ہیں حضرت(ص) کو تسلی دینا مقصود ہے _

11_ گذشتہ امتوں کے مذاق اڑانے والے اور کفر اختیار کرنے والوں پر عقوبتوں اور عذابوں کا نازل ہونا یہ دلیل ہے کہ وہ کفار خداوند متعال کے وعدہ اور وعیدوں و دھمکیوں کی مخالفت اور بے پروائي میں بہت آگے بڑھ گئے تھے_
إن الله لا يخلف الميعاد ... و لقد استهزی برسل من قبل ... ثم اخذتہم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(ثم أخذتم ...) کی آیت جو مورد بحث ہے وہ (حتی یأتی و عد اللہ إن اللہ لا یخلف المیعاد) کے لیے دلیل ہے_

آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) کو تسلی دینا 10
اللہ تعالي:
اللہ تعالی کی دھمکیوں کا حتمی ہونا11 ; اللہ تعالی کی سزاؤں کی خصوصیات 8; اللہ تعالی کی سزائیں 5; اللہ تعالی کی سنتیں 9،6 ; اللہ تعالی کی مہلت دینا4
اللہ تعالی ی سنتیں اور عادتیں :
مہلت دینے کی سنت :6
انبیاء (ع) :
آنحضرت(ص) سے پہلے انبیاء علیہم السلام کا ہونا 1 ; انبیاء علیہم السلام کا مزاق اڑانا 3 ;انبیاء (ع) کا مذاق اڑانے والوں پر عذاب 9 ;انبیاء(ع) کا مذاق اڑانے والوں کو مہلت دینا 4 ، 5; انبیاء (ع) کا مذاق اڑانے والوں کی سزا 5 ; انبیاء (ع) کی تاریخ 1
بے جا توقعات : 7
سزا :
سزا کے مراتب 8
عذاب:
عذاب میں تأخیر 4 ، 5 ، 6 ، 7
کفار :
کفار پر عذاب 9 ; کفار پر عذاب کی درخواست 7 ;کفار کو مہلت 4 ، 5 ، 6; کفار کی سزا 5
گذشتہ امتیں :
گذشتہ امتوں کی تاریخ 2 ، 3 ; گذشتہ امتوں کے کفار 2;گذشتہ امتوں کے کفار کا مذاق اڑانا 3 ; گذشتہ میں سے کے کفار کی سزا 11 ; گذشتہ امتوں کے مذاق اڑانے والوں کی سزا 11
مؤمنین :
مؤمنین کو تسلی اور دلداری دینا 10

831

أَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَجَعَلُواْ لِلّهِ شُرَكَاء قُلْ سَمُّوهُمْ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لاَ يَعْلَمُ فِي الأَرْضِ أَم بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُواْ مَكْرُهُمْ وَصُدُّواْ عَنِ السَّبِيلِ وَمَن يُضْلِلِ اللّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ (۳۳)

کیا وہ ذات جو ہر نفس کے اعمال کے نگران ہے اور انھوں نے اس کے لئے شریك فرض کرلئے ہیں تو کہئے کہ ذرا شرکاء کے نام تو بتائو تم خدا کو ان شرکا کی خبر دے3_رہے ہو جن کی ساری زمین میں اسے بھی خبر نہیں ہے یا فقط یہ ظاہری الفاظ ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ کافروں کے لئے ان کا مکر آراستہ ہوگیاہے اور انھیں راہ حق سے روك دیا گیا ہے اور جسے خدا ہدایت نہ دے اس کا کوئي ہدایت کرنے والا نہیں ہے (33)

1_ انسانوں کا موجود ہونا اور ان کی دستاویزات اور ان کے امور کا نظم و ضبط خداوند متعال کے ہاتھ میں ہے_
أفمن کان ہو قائم علی کل نفس بما کسبت
(کسی پر قائم ہونے) کے معنی یہ ہیں کہ ان کی زندگی کے تمام امور اختیار میں رکھنا امور میں تدبیر ، نظم و ضبط دینا ہے اور (بمالسبت) میں باء (مع) کے معنی میں ہے اور (من ہو ...) سے مراد، خداوند متعال ہے اس صورت میں (من ہو قائم ...) سے مراد یہ ہے کہ خداوند متعال انسانوں کوخلق و قائم کرنے والا ہے اور وہ چیز جو انہوں نے حاصل کی ہے _ اور ان کے ہاتھ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

2_ كوئي شيء اور كوئي شخص(اہل شرك و غيره كے معبودوں ميں سے) خداوند متعال كے ہم پلہ نہيں ہے اور انسانوں كے امور ميں نظم و ضبط دينے اور انكوقائم كرنے اور چلانے كى قدرت نہيں ركھتا_

أفمن ہو قائم على كل نفس بما كسبت

(أفمن ہو) ميں "من" مبتدا ہے اور اسكى خبر شبہہ جملہ جيسے(كمن ليس كذلك) ہے _

3_ مشركين اس بات كا اعتراف كرنے كے باوجودكہ لوگوں كے امور كو چلانے والا خداوند متعال ہے پھر بھى اس كے متعدد شركاء كے قائل ہوگئے _

أفمن ہو قائم على كل نفس بما كسبت و جعلوا اللہ شركاء

4_ لوگوں كے امور ميں نظم و ضبط دينا اور ان كو چلانا پرستش اور عبادت كے علائق معبود كى خصوصيات ميں سے ہے_

أفمن ہو قائم على كل نفس بما كسبت و جعلوا اللہ شركاء

5_اہل شرك كے معبود، عبادت و پرستش كى شائستگى اور خدائي خصوصيات سے خالى ہيں _

قل سموہم

(سموا) كا مصدر (تسمية) ہے جسكا معنى نام ركھنا يا نام لينا ہے اور خيالى معبودوں كے نام لينے سے مراد خداوند عالم كى خصوصيات كو بيان كرنے كے قرينے كے مقابلہ ميں يہ ہے كے ان كى صفات بيان كى جائيں صرف نام لينا كا فى نہيں ہے كہ يہ كہا جائے كہ فلاں بت كا نام لات يا عزى و غيره ہے _

6_ اہل شرك كے خداؤں كى صفات كى طرف توجہ كرتے ہوئے انسان كے اطمينان كے ليے كافى ہے كہ وه خداوند متعال كے شريك نہيں ہيں اور لائق عبادت و پرستش نہيں ہيں_

قل سموہم

جملہ (قل سموہم) ان سے كہو كہ اپنے خيالى خداؤں كى صفات بيان كريں اصل ميں يہ استدلال ہے كہ شرك كے تصور كى كوئي بنياد نہيں ہے _ يعنى تم خود ہى بتوں كى خصوصيات كو شمار كرو اوريہى كافى ہے _ كہ سمجھ لو كہ وه الوہيت اور ربوبيت كے لائق نہيں ہيں اور وه شريك خدا بننے كى صلاحيت نہيں ركھتے _

7_ خداوند متعال اپنے كسى شريك كے بارے ميں بے اطلاع ہے_

ام تنبؤنہ بما لا يعلم فى الارض

(تنبيئ) (تنبؤنہ) كا مصدر ہے جو خبر دينے اور اطلاع دينے كے معنى ميں آتاہے(فى الارض) (ما) كے ليے قيد ہے اور دوسرے لفظوں ميں ضمير محذوفى كے ليے حال ہے جو لفظ (ما) كى طرف لوٹتى ہے اسى وجہ سے(أم تنبؤنہ ...) كا معنى يہ ہوگا كہ كيا خداوند متعال كو اسكى خبر ديتے ہو جسكے بارے ميں وه نہيں جانتا _ خداوند متعال كا كسى شيء كے بارے ميں اطلاع نہ ركھنا يہ كنايہ ہے كہ وه شيء وجود نہيں ركھتي_

8_ اسكى طرف توجہ كرتے ہوئے كہ خداوند متعال كسى كو اپنے شريك ہونے كى حيثيت سے نہيں جانتا يہ بات انسان كو توحيد كى طرف ميلان اور شرك كى طرف جھكنے سے روكتى ہے _

ام تنبؤنہ بما لا يعلم فى الارض

9_ مشركين كا يہ دعوى كہ خداوند متعال كے ليے شريك ہے يہ دعوى حقيقت سے خالى اورباطل پر مبنى ہے _

ام يظہر من القول

(ظاہر من القول) يعنى ايسى كلام جو واقعيت نہيں ركھتى اور حقيقت سے خالى ہے (بظاہر) ايك فعل محذوف كے متعلق ہے اسكى كلام يا تقدير ميں يوں ہوگا (قل ...ام تسمونہم شركاء بظاہر من القول)كہہ دو بلكہ اس ظاہرى گفتگو سے جو كہ واقعيت سے خالى ہے ان كو خدا كے شريك قرار ديتے ہو_

10_ اہل شرك كا عقيده جب كہ يہ واضع ہے كہ وه باطل ہے اور اس كے ليے كوئي دليل نہيں ہے تب بھى ايسا عقيده تھا جو ان كے ليے مزين و ظاہرى سجاوٹ كے ساتھ تھا_

بل زين للذين كفروا مكرہم

(مكرہم) سے مراد عقيده مشركين ہے يعنى خداوند متعال كے ليے شريك قرار دينا ، اور ان شريكوں كى پرستش كرنا ہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کیونکہ یہ ایسی شيء ہے جو ان کے لیے زینت دی گئي ہے اور بناوٹ اور سنوار کرمزّین کی گئي ہے _
11 _ خداوند متعال کے لیے شریك خیال کرنا اور جھوٹے معبودوں کی پرستش یہ ایسا عقیدہ تھا جو مکر و حیلہ سے پرورش پایا ہواتھا _
بل زین للذین کفروا مکرہم
شرك کرنے کو مکر و حیلہ سے توصیف کرنا اور نام دینا اس نکتے کی طرف اشارہ کرتاہے کہ شرك اور غیر اللہ کی پرستش و عبادت کی اساس و بنیاد مکر و حیلہ ہے_
12 _مشرکین اپنے جھوٹے خداؤں کی عبادت و پرستش میں اپنے آپ کو دھوکا دیے ہوئے تھے_
بل زیّن للذین کفروا مکرہم
یہ کہ (زین) کا فاعل محذوف کیا ہے ؟ اسمیں چند احتمالات ہیں 1 _ شیطان 2 _ کفرو شرك کرنے والوں کے سردار 3_ خود کفار مذکورہ بالا معنی اس بنیادپر ہے کہ تیسرا احتمال ہو_ تو اس صورت میں معنی یوں ہوگا " زین الکافرون لانفسہم مکرہم " اسکا معنی یہ ہے کہ کفار اپنے شرك کو بے بنیاد دلیلوں سے توجیہ کرتے اور پھر آہستہ آہستہ ان کو زیبا اور خوبصورت دیکھتے ہیں _
13 _ انسان کا جھکاؤ خوبصورت چیزونکی طرف ہوتاہے_
بل زین للذین کفروا مکرہم
4 1_مشرکین صحیح اور و منطقی راستے (توحید) کے راستے سے ہٹ گئے تھے_
و صدّوا عن السبیل

15_ مشرکین کا خود کو فریب دینا اور شرك کے خیالی تصور کو مزین دیکھنا ان کو توحید کی طرف جھکاؤ سے روکتاہے _
و صدوا عن السبیل
(صدّ) (صدّوا) کا مصدر ہے جسکا معنی لوٹاناہے اور ظاہراً یہ ہے کہ (صدوا) کا فاعل محذوف ہے جو مکر و حیلہ ہے جو اصل میں مشرکین کے شرك اختیار کرنے کا سبب ہے_
16_ خداوند متعال، مشرکین کو گمراہ کرنے والا ہے _
و من یضلل اللہ فما لہ من ہاد
17_ جسکو خداوند متعال گمراہ کرتاہے کوئي بھی اسکی ہدایت نہیں کرسکتا_
و من یضلل اللہ فما لہ من ہاد
18_ انسان کی ہدایت و گمراہی خداوند متعال کے دست قدرت اور اختیار میں ہے _
و من یضلل اللہ فمالہ من ہاد
19_جھوٹے خداؤں کو انتخاب کرنے میں مشرکین کا فریب اور حیلہ سبب بنا ہے کہ خداوند عالم کا ارادہ ان کی گمراہی کے متعلق ہوجائے_
بل زین للذین کفروا مکرہم ... و من یضلل اللہ فمالہ من ہاد
قرآن مجید ایك اعتبار سے حیلہ و مکر کو مشرکین کی گمراہی کا سبب سمجھتاہے اور دوسرس طرف سے خداوند متعال کو ان کی گمراہی کا سبب شمار کرتا ہے _
یہ دو حقیقتیں ان نکات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ یہ صحیح ہے خداوند متعال گمراہ کرنے والا ہے لیکن اسکا سبب انسان خود فراہم کرتاہے او رحقیقت میں ان کو گمراہ بنانے میں ان کے خود اپنے عقیدے کی سزا ہے _
20_ انسان اپنی ہدایت اور گمراہی میں مناسب کردار ادا کرتاہے_
بل زین للذین کفروا مکرہم ... و من یضلل اللہ فمالہ من ہاد
21_ " عن ابی الحسن الرضا (ع) قال إ علم ... إن اللہ تبارك و تعالی ... قائم لیس علی معنا انتصاب و قیام علی ساق فی کبد کما قامت الاشیاء و لکن " قائم" یخبر أنہ حافظ و اللہ ہو القائم علی کل نفس بما کسبت (1)
امام رضا (ع) سے روایت ہے کہ حضرت (ع) نے فرمایا یہ جان لو ... کہ خداوند تبارك و تعالی قائم ہے اسکا معنی یہ نہیں کہ وہ کھڑا ہے اور آسمان کے درمیان اپنے پاؤں کے ساتھ کھڑا ہوا ہے جسطرح چیزیں کھڑی ہوتی ہیں اور قیام میں ہوتی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہیں بلکہ (خداوند متعال) قائم ہے اس معنی کے ساتھ کہ وہ حافظ و محافظ ہے فقط خداوند متعال کی ذات ہے جو ہر انسان کی محافظ ہے اور جو اس نے کما یاہے اور حاصل کیا ہے اسکا بھی محافظ ہے _

....

1) کافی ج1 ص 121 ح2 ; نورالثقلین ج2 ص 508 ح 142_

الله تعالی :
الله تعالی کا بے مثل و مثال ہونا 2 ، 7 ; الله تعالی کا پاك و پاکیزہ ہونا 7 ; الله تعالی کا ہدایت دینا الله 18; تعالی کی خالقیت 1 ; الله تعالی کی خصوصیات 2 ;الله تعالی کی ربوبیت 1 ; الله تعالی کی قدرت2 ;الله تعالی کی گمراہی 17،16 ;الله تعالی کے قیام سے مراد 21 ;الله تعالی کے گمراہ کرنے کا سبب 19 ;الله تعالی کے گمراہ کرنے کی خصوصیات 17
ایمان :
توحید پر ایمان لانے کا سبب 6
توحید :
توحید ربوبی 1 ، 2
جھکاؤ :
توحید کی طرف جھکاؤ کا سبب 8 ; توحید کی طرف جھکاؤ کے موانع 15;زیبائي اور خوبصورتی کی طرف جھکاؤ 13
خود :
خود اپنے ساتھ ساتھ مکر 12 ;خود اپنے ساتھ ساتھ مکر کے آثار 15 ، 19
ذکر :
ذکر کے آثار 8
روایت : 21
شرك :
شرك کا باطل و بے دلیل ہونا 9 ; شرك کا بے منطق و دلیل ہونا10; شرك کا سبب11; شر ك کو مزین کرنا 10 ;شرك کے باطل ہونے کاہونے کی وضاحت 10;شرك کے مزین کرنے کے آثار 15; شرك کے موانع 8
گمراہ لوگ :
گمراہ لوگوں کا ہدایت کو قبول نہ کرنا 17
گمراہی :
گمراہی کا پیش خیمہ 20 ; گمراہی کا منشا وسبب 18
مشرکین :
مشرکین اور توحید 14; مشرکین کا اقرار 3 ; مشرکین کا شرك عبادی 12; مشرکین کا عقیدہ 3 ، 10;مشرکین کا محروم ہونا 14; مشرکین کا مکر 12 ، 15; مشرکین کی گمراہی کا سبب16; مشرکین کی ہٹ دھرمی 3 ; مشرکین کے معبودوں کا باطل ہونا 9 ; مشرکین کے معبودوں میں صلاحیت کا نہ ہونا 5 ، 6; مشر کین کے مکر کے آثار 19
معبود :
معبود کی ربوبیت 4
معبودیت :
معبودیت کا معیار4
مکر:
مکر کے آثار 11

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

موجودات:
موجودات کا عاجز ہونا 2
نظریہ کائنات :
توحیدی نظریہ کائنات 1 ، 2
ہدایت :
ہدایت سے محروم 14 ;ہدایت کا پیش خیمہ 20 ; ہدایت کا منشا و سبب 18

تفسیر راھنما جلد 8

لَّهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الآخِرَةِ أَشَقُّ وَمَا لَهُم مِّنَ اللّهِ مِن وَاقٍ (٣٤)
ان کے لئے زندگانی دنیا میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو اور زیادہ سخت ہے اور پھر اللہ سے بچانے والا کوئي نہیں ہے (34)

1_ کفار،مشرکین، گمراہ لوگ اور وہ جو انبیاء علیہم السلام کا مسخرہ اڑاتے ہیں دنیا و آخرت کے سخت عذابوں میں گرفتار ہوں گے_
لہم عذاب فی الحی وة الدنیا ولعذاب الآخرة اشق
(لہم) کی ضمیر سے مراد آیت 31،32کے قرینے کی وجہ سے کفار،مشرکین ،مذاق اڑانے والے اور گمراہ لوگ ہیں_
2_آخرت کے عذاب، دنیا کے عذابوں کی نسبت بہت سخت اور خطرناک ہیں_
و لعذاب الآخرة اشق
"أشق" اسم تفضیل ہے (شقّ) کے مصدر سے ہے _ اور اشق کا معنی سخت اور دشوار ہوناہے_
3_عذاب الہی کے نازل ہونے میں کوئي بھی رکاوٹ نہیں بن سکتا_
و ما لہم من اللہ من واق
(واق) (وقاية)کے مصدر سے اسم فاعل ہے جسکا معنی محفوظ رکھنا اور محافظت کرنے کے ہے اور (من اللہ) سے مراد اس سے پہلے والے جملات کو مدنظر رکھتے ہوئے(من عذاب اللہ) ہے_

837
4_ اہل شرک کے معبود، ان کو اللہ کے عذابوں سے نجات دینے پر قادر نہیں ہیں_
و ما لہم من اللہ من واق
کیونکہ گفتگو مشرکین کے بارے میں ہورہی ہے اس وجہ سے (واق) کا مصداق جو مورد نظر ہے و ہ اہل شرک کے معبود ہیں_

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے عذابوں سے نجات 4;اللہ تعالی کے عذابوں کا حتمی ہونا 3
انبیاء:
انبیاء (ع) کا مذاق اڑانے والوں کا عذاب 1
انسان:
انسانوں کا عاجز ہونا 3

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عذاب :
اخروی عذاب کی سختی 2; اخروی عذاب کی شدت 1 ; اخروی عذاب کے مستحق 1; دنیاوی عذاب کی سختی 1 ; دنیاوی عذاب کے مستحق 1 ; عذاب کے مراتب 1 ، 2
کفار:
کفار کا عذاب 1
گمراہ لوگ:
گمراہ لوگوں کا عذاب 1
مشرکین :
مشرکین کا عذاب 1;مشرکین کے معبودوں کا عاجز ہونا 4

مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ أُكُلُهَا دَآئِمٌ وِظِلُّهَا تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَواْ وَّعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ (٣٥)
جس جنت کا صاحبان تقوی سے وعدہ کیا گیا ہے اس کی مثال یہ ہے کہ اس کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور اس کے پھل دائمی ہوں گے اور سایہ بھی ہمیشہ رہے گا_یہ صاحبان تقوی کی عاقبت ہے اور کفار کا انجام کار بہرحال جہنم ہے (35)

1_ تقوی اختیار کرنے والوں کے لیے خداوند متعال كي طرف سے بہشت کا وعدہ و خوشخبری ہے _

مثل الجنّة التی وعد المتقون
2_ وہ لوگ جوشرك سے دور رہتے ہیں اور انبیاء (ع) کا مذاق اڑانے اور ان سے کفر کرنے سے ڈرتے ہیں وہ بہشت میں جائیں گے_
مثل الجنّة التی وعد المتقون ... تلك عقبی الذین اتقو
(متقون) اور (الذین اتقوا) کے اولین مصداق، آیات گذشتہ کی روشنی میں وہ لوگ ہیں جو شرك اور انبیاء کا مذاق اڑانے اور ان سے کفر کرنے سے ڈرتے ہیں_
3_ بہشت میں بہت زیادہ نہریں ہیں_
مثل الجنّة ...تجری من تحتہا الانہار
مذکورہ بالا معنی لفظ(انہار) کے جمع ہونے سے استفادہ ہوتاہے_یہ بات قابل ذکر ہے کہ (مثل) کے معانی میں سے ایك معنی صفت اور خصوصیت ہے_
4 _بہشت کی نہریں درختوں کے نیچے سے جاری ہوں گي_
تجری من تحتہا الانہار
5_بہشت اپنے اندر میوے اور مختلف کھانے والی چیزیں اور دل پسند ہوا رکھنے والی ہے _
أکلہا دائم و ظلہ
(أكُل) ثمر اور میوہ کے معنی میں ہے ، کبھی عام خوراك اور کھانے والی چیزوں پر بھیبولا جاتا ہے (ظلّ) سایہ کے معنی میں ہے اور آیت شریفہ میں دل پسند آب و ہوا ہونے کے لیے کنایہ ہے_
6_ بہشت کے میوے اور کھانے والی چیزیں اور اسکی دل پسند آب و ہوا ہمیشہ اور ختم ہونے والی نہیں ہے_
اکلہا دائم و ظلہ
(ظلہا) مبتداء ہے اور اسکی خبر (دائم) ہے جو تقدیر میں ہے_
7_ انسان، دنیا کی زندگی میں بہشت کا صحیح تصور اور اسکی خصوصیات کو درك کرنے سے قاصر ہیں_
مثل الجنة التی وعد المتقون
بعض مفسرین اس کے قائل ہیں کہ(مثل) کا لفظ آیت شریفہ میں شبیہ اورمانند کے معنی میں آیاہے اور اس نکتہ کی طرف اشارہ کرتاہے وہ چیزیں جو بہشت کے عنوان سے بیان ہوتی ہیں وہ مشابہ کے عنوان سے ہیں_ وگرنہ واقعیت اور حقیقت اس کے علاوہ ہے کہ جسکی توصیف بیان کرنا ممکن نہیں کیونکہ انسان کے لیے اس دنیا کی مختصر و تنگ زندگی میں اسکا درك کرنا اسکی قدرت و توان میں نہیں ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

8_ بہشت، تقوى اختيار كرنے والى كى جزاء ہے_
تلك عقبى الّذين اتقو
9_ جہنم كى آگ كافروں كى سزا ء ہے_
و عقبى الكافرين النار
10_ مشركين، كافروں كے گروه اور موحدين تقوى اختيار كرنے والوں ميں سے ہيں_

839
تلك عقبى الذين اتقوا و عقبى الكافرين النار
11_" قال ابوعبدالله (ع) : إن ناركم ہذه جزؤ من سبعين جزء اً من نار جہنم و قد أطفئت سبعين مرة بالماء ثم التہبت ... (1)
امام جعفر صادق (ع) سے روايت ہے كہ حضرت (ع) فرماتے ہيں بے شك يہ تمہارى آگ (دنيا كي) جہنم كى آگ كے ستر درجوں ميں سے ايك درجہ ہے كہ جس كو ستر مرتبہ پانى سے خاموش كيا گيا ہے پھر وه شعلہ ورہوگئي ہے _

الله تعالى :
الله تعالى كى بشارتيں 1; الله تعالى كے وعدے1
انبياء :
انبياء (ع) كا مذاق اڑانے سے اجتناب كرنے كے آثار 2
انسان:
انسانوں كا عاجز ہونا7
بہشت:
بہشت كو درك كرنے سے عاجز ہونا 7; بہشت كے اسباب 2;بہشت كى آب و ہوا كا ہميشہ ہونا6 ; بہشت كى خصوصيات 3 ، 4 ، 5 ، 6;بہشتى كھانے والى چيزوں كا ہميشہ ہونا6;بہشتى كھانے والى چيزيں 5;بہشتى ميوے5 ;بہشتى ميووں كا ہميشہ ہونا 6 ; بہشى نعمتوں كا ہميشہ ہونا6 ;بہشتى نعمتيں 3 ، 5 ;بہشتى نہريں 3 ، 4; بہشتى ہوا كا دل نشين ہونا 5 ، 6
بہشتى لوگ : 1 ،2 ، 8
جہنم :
جہنم كى آگ 9 ; جہنم كى آگ كى شدت 11
جہنمى لوگ:9
روايت : 11
شرك :
شرك سے اجتناب كے آثار 2
كفار : 10
كفار كا انجام9
كفر :
كفر سے اجتناب كے آثار 2
متقى و پرہيزگار لوگ:
متقى لوگوں كو بشارت 1;متقى و پرہيزگار لوگوں كا انجام 8;متقى و پرہيزگار لوگوں كو بہشت كا وعده 1
مشركين :
مشركين كا كفر 1
موحدين :
موحدين لوگوں كا تقوى 10

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمِنَ الأَحْزَابِ مَن يُنكِرُ بَعْضَهُ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللّهَ وَلا أُشْرِكَ بِهِ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ (٣٦)

اور جن لوگوں کو ہم 1_ نے کتاب دی ہے وہ اس تنزیل سے خوش ہیں اور بعض گروہ وہ ہیں جو بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور کسی کو اس کا شریك نہ بنائوں میں اسی کی طرف دعوت دیتا ہوں اور اسی کی طرف سب کی بازگشت ہے (36)

1_ یہود اور نصاری آسمانی کتاب(توریت و انجیل) کے حامل تھے_

والذین ء ایتناہم الکتاب

(الذین) سے مراد کون لوگ ہیں اسمیں چند اقوال ہیں1_ یہود و نصاری 2_ یہود و نصاری اور مجوسی 3_ مسلمین

2_قرآن مجید پیغمبر اسلام(ص) پر نازل ہونے والی کتاب ہے _

بما أنزل إلیك

3_ عصر پیغمبر اسلام(ص) میں یہود ونصاری مختلف گروہوں اور فرقوں میں بٹے ہوئے تھے_

والذین ء اتیناہم الکتاب یفرحون ... و من الاحزاب من ینکر بعضہ

(حزب)(لسان العرب) کے نزدیك ان لوگوں کو کہا جاتاہے جو کردار اور فکر کے اعتبار سے مشابہت رکھتے ہوں (الأحزاب) میں الف لام عہد ذکری ہے اور (الذین ...) کا اشارہ (یہود و نصاری)کی طرف ہے_ پس اس صورت میں معنی یہ ہوگا کہ عصر بعثت میں یہ لوگ چند گروہوں

میں تقسیم ہوگئے تھے جو عقائد و فکر کے اعتبار سے مختلف تھے_

4_ قرآن مجید کا پیغمبر اسلام پر نازل ہونا یہود و نصاری کے بعض گروہوں کے لیے خوشی اور شادمانی کا موجب بنا _

و الذین اتیناہم الکتاب یفرحون بما انزل الیك

(و من الاحزاب ...) کے جملے کا معنی یہ ہے کہ (بعض یہود اور نصاری قرآن مجید کے کچھ حصے کو قبول نہیں کرتے تھے) یہ اس بات کو بتاتا ہے کہ (الذین ...یفرحون) کے جملے سے مراد تمام یہود اور نصاری نہیں ہیں اسی وجہ سے سرور اور خوشی کی نسبت بھی انہی گروہوں کی طرف دی گئي ہے _

5_ اہل کتاب کے بعض گروہ قرآن مجید کے کچھ حصوں کو قبول نہیں کرتے تھے اور اسکی حقانیت کا انکار کرتے تھے _

و من الاحزاب من ینکر بعضہ

6_ پیغمبر اسلام کو خداوند متعال کی طرف سے حکم تھا کہ فقط اسی ہی کی عبارت کریں اور اس کے لیے شریك قرار نہ دیں_

قل إنما امرت أن أعبد اللہ و لا اشرك بہ

7_ پیغمبر اسلام(ص) کو خداوند متعال کی طرف سے حکم تھا کہ وحدہ لا شریك کی پرستش اور شرك سے دوری کا اعلان کریں_

قل إنما امرت

8_ خداوند متعال کی پرستش اور عبادت میں شرك سے پرہیز کا ضروری ہونا_

قل إنما امرت أن اعبد اللہ و لا اشرك بہ

9_ یہود و نصاری کے بعض گروہ شرك آلود عقیدہ رکھتے تھے_

و من الاحزاب من ینکر بعضہ قل إنما أمرت ان أعبد اللہ و لا اشرك بہ

کیونکہ (قل إنما أمرت ...) کا جملہ توحید اور یکتاپرستی کی حکایت کرتاہے اور یہود و نصاری کے گروہوں کے جواب میں یہ جملہ واقع ہواہے اس سے معلوم ہوتاہے کہ یہ گروہ غیر اللہ کی پرستش اور عبادت میں شرك کرتے تھے_

10_قرآن مجید کے توحیدی حقائق اور وحدہ لا شریك کی طرف دعوت دینا اورشرك کی نفی کرنا، بعض یہود و نصاری کی مخالفت کا باعث بنا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

و من الاحزاب من ينكر بعضہ قل إنما امرت ان اعبدالله
توحيد اور وحدہ لا شريك لہ كى عبادت كے مسئلہ كو (من ينكر بعضہ ...) كے بعد ذكر كرنا گويا اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ قرآن مجيد كا توحيد اور شر ك كى نفى پر اصرار بعض گروہوں كا قرآن مجيد كا انكار كرنے كے دلائل ميں تھا _
11_ پيغمبر اسلام (ص) لوگوں كو خداوندوحدہ لا شريك كى طرف

پكارتے تھے اوراسكى پرستش كرنے كو كہتے تھے_
اليہ أدعو
(إليہ) كا (ادعوا) پر مقدم كرنا اس كے حصر پر دلالت كرتاہے_
12_پيغمبر اسلام اور دوسرے لوگ بھى صرف خداوند متعال كى طرف پلٹنے والے ہيں_
و إليہ مئاب
(مئاب) كا معنى لوٹناہے اور (مئاب) پرجو كسرہ ہے وہ ياء متكلم كے حذف پر دلالت كرتاہے تو اصل ميں (مئاب) مئابى تھا_

اسلام :
صدر اسلام كى تاريخ 3
الله تعالى كى طرف لوٹنا :12
آنحضرت:
آنحضرت(ص) اور شرك عبادى 6 ،7 ; آنحضرت(ص) پر وحى كا آنا4;آنحضرت(ص) كا اعلان برائت 7; آنحضرت(ص) كا انجام 12;آنحضرت(ص) كى آسمانى كتاب 2; آنحضرت(ص) كى تبليغ 11 ;آنحضرت(ص) كى توحيد عبادى 6 ،7 ;آنحضرت(ص) كى ذمہ دارى 6 ،7 ; آنحضرت (ص) كى طرف سے توحيد كا اعلان 7
انجيل:
انجيل كا آسمانى كتابوں سے ہونا1
انسان :
انسانوں كا انجام 12
اہل كتاب: 1
اہل كتاب اور قرآن مجيد 5
توحيد:
توحيد عبادى كى دعوت 11;توحيد عبادى كى دعوت كے آثار 10
توريت:
توريت كا آسمانى كتابوں سے ہونا1
جھكاؤ:
شرك كى طرف جھكاؤ9
شرك:
شرك سے اجتناب كرنے كى دعوت كے آثار 10; شرك عبادى سے اجتناب 8
عبادت:
عباد ت الہى كى اہميت 8
عيسائي:
صدر اسلام كے عيسائيوں كى معاشرتى زندگى كى بنياد 3; عيسائي اور قرآن مجيد 10; عيسائيوں كا جھكاؤ9; عيسائيوں كا شرك19; عيسائيوں كى خوشى كے اسباب4;عيسائيوں كى آسمانى كتاب1; عيسائيوں كى خوشى كے اسباب4;عيسائيوں كى مخالفت كے اسباب10

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مشرکین : 9
یہود:
صدر اسلام کے یہودیوں کی معاشرتی زندگی کي بنیاد 2; یہودی اور قرآن مجید 10;یہودیوں کا جھکاؤ 9 ; یہودیوں کا شرك 9 ; یہودیوں کی آسمانی کتاب 1;یہودیوں کی خوشی کے اسباب 4; یہودیوں کی مخالفت کے اسباب 10

وَكَذَلِكَ أَنزَلْنَاهُ حُكْماً عَرَبِيّاً وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءهُم بَعْدَ مَا جَاءكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّهِ مِن وَلِيٍّ وَلاَ وَاقٍ (٣٧)
اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان کا فرمان بنا کر نازل کیاہے اور اگر آپ علم کے آجانے کے بعد ان کے خواہشات کا اتباع کرلیں گے تو اللہ کے مقابلے میں کوئي کسی کا سرپرست اور بچانے والا نہ ہوگا (37)

1_ خداوند متعال ہی قرآن مجید کو نازل کرنے والا ہے_
و كذلك انزلناه
(أنزلناه) کی ضمیر (ما انزل اليك) جو گذشتہ آیات میں ہے جس سے مراد (قرآن مجید) ہے کی طرف پلٹ رہی ہیں_
2_ قرآن مجید قانون الہی اور اسکا حکم ہے اور دینی معارف اور حقائق کی شناخت کا منبع و مرکز ہے _
و كذلك أنزلناه حكم
کسی شيء کے بارے میں حکم کرنے کا معنی یہ ہے کہ اس کے بارے میں فیصلہ دیں اور اعلان کریں کہ وہ شيء اس طرح کی ہے یا اسطرح کي نہیں ہے(مفردات راغب) اسی بنیاد پر "قرآن مجید حکم" ہے_ یعنی فیصلہ کرتاہے اور بیان کرتاہے کہ کون سی شيء کس طرح ہے _ یا اسطرح نہیں ہے تو یہ معنی تمام حقائق و قوانین اور معارف دینی کو شامل ہے_ جسکو خداوند متعال نے قرآن مجید میں ثابت یا نفی کے طور پر بیان کیا ہے اور اس کے بارے میں قضاوت و فیصلہ کیا ہے مثلاً خداوند متعال کا کوئي شریك نہیں ہے ،قیامت بر حق ہے یا روزہ تم پر فرض کیا گیا ہے _
3_ خداوند متعال نے قرآن مجید کو عربی زبان کے قالب میں نازل فرمایا ہے _

و كذلك انزلناه حكماً عربي
(عربياً) کا لفظ ممکن ہے (حكماً) کے لیے صفت ہو اور ممکن ہے (انزلناه) میں جو(ہ) ضمیر ہے اس کے لیے حال ہو لیکن مذکورہ بالا معنی دوسرے احتمال کی صورت میں ہے_
4_قرآن مجید کے احکام اور قوانین لوگوں کے لیے قابل فہم اور سمجھ میں آنے والے ہیں_
و كذلك انزلناه حكماً عربي
(عربي)کے لفظ کا معنی فصیح اور روشن ہے _ لغت عرب کو اسی وجہ سے عربی زبان کہا جاتاہے تو (أنزلناه ... عربياً) یعنی قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے یعنی وہی لغت جو قابل فہم و تفہیم اور وسیع ہے اور اسکا لازمہ اور نتیجہ یہ ہے کہ یہ قابل فہم ہے _
5_ پیغمبر اکرم(ص) کے زمانے میں یہود و نصاری کے جو عقائد و نظریات تھے وہ انکی خواہشات نفسانی کا اثر تھے_
و لئن اتبعت اہواہم
"أہواء" (جمع ہوی) جسکا معنی نفسانی خواہشات اور میلان ہے اس آیت شریفہ میں اسکا معني، احکام قرآن کے قرینے کی وجہ سے جو اس کے مقابلے میں ذکر ہواہے وہ قوانین و عقائد اور نظریات ہیں جو نفس پرستی کے میلان کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں_
6_خداوند متعال نے پیغمبر اکرم(ص) کو یہود و نصاری کے عقائدو نظریات کی پیروی کرنے سے منع فرمایا ہے_
و لئن اتبعت اہواء ہم ... مالك من الله من وليّ و لا واق
7_قرآن مجید کے قوانین و احکام و معارف اور عالمانہ حقائق یہ صلاحیت رکھتے ہیں کہ ان کو قبول کیا جائے اور اسکی پیروی کی جائے_
و كذلك انزلناه حكماً عربياً ... بعد ما جاء ك من العلم
8_ ایسے معارف اور قوانین شائستہ ہیناور پیروی کے لائق ہیں جو ہوای نفس سے بالاتر اور علم کی بنیادپر ہوں _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

و لئن اتبعت اہواء ہم بعد ما جائك من العلم
9_ خداوند متعال نے پيغمبر اسلام(ص) كو يہود و نصارى كى پيروى كرنے كى صورت ميں ان كى حفاظت اور مدد كرنے سے محروم ہونے كى دھمكى دي_
لئن اتبعت أہواء ہم ... مالك من الله من ولى و لا واق
(ولّي) كا معنى مدد گار ہے (واق) (وقاية) سے اسم فاعل ہے جو حفاظت كرنے كے معنى ميں آتاہے (من الله) ممكن ہے كہ اسكا متعلق محذوف ہواور لفظ (ولي) اور (واق) كے ليے حال ہو اور اسى بناء پر جملہ (مالك ...) كا معنى يوں ہوگا كہ تيرے ليے خداوند متعال كى طرف سے كوئي مددگار اور محافظ نہيں ہوگا يعنى خداوند متعال كى مدد تمھيننہ پہنچ سكے گى _
10_ پيغمبر اسلام(ص) كو ہميشہ خداوند متعال كى حمايت و مدد

شامل حال تھي_
و لئن اتبعت ... مالك من الله من ولى و لا واق
11_ خداوند متعال نے پيغمبر اسلام(ص) كو يہود و نصارى كے نظريات كى پيروى كرنے پر اپنى طرف سے عذاب و سزا كى دھمكى دي_
لئن اتبعت أہوابم ... مالك من الله من ولى و لا واق
مذكورہ معنى اس صورت ميں ہوسكتا كہ (من الله) كا جملہ(ولّي) اور(واق)كے متعلق ہو تب اس صورت ميں(ولّى و واق) كے اندر(منع) كامعنى پايا جائے گا اور (مالك ...) كے جملے كا معنى يوں ہوگا: تمہارے ليے (عذاب) الہى سے روكنے و منع كرنے اور اسميں تمہارى مدد كرنے والا كوئي نہيں ہوگا_
12 _ دينى راہنما كے اندر يہ خطرات موجود ہيں كہ وہ اپنے نفسانى خواہشات اور معاشرے ميں مختلف گروہ و فرقوں كے نظريات و خواہشات جو نفس پرستى كى وجہ سے وجود ميں آئے ہيں ان پر عمل كريں_
و لئن اتبعت أہوائہم بعد ما جاء ك من العلم
13_ اگر الله تعالى كے انبياء (ع) بھى گناہ كے مرتكب ہوں تو وہ بھى عذاب الہى سے محفوظ نہيں ہيں_
و لئن اتبعت أہواء ہم ...مالك من الله من وليّ و لا واق
14_ كوئي ايسا ياور و مددگار اور حفاظت كرنے والا نہيں ہے_ جو عذاب الہى كے مستحقين كو عذاب الہى ميں گرفتار ہونے سے روك سكے_
مالك من الله من وليّ و لا واق
15_قرآن مجيد كے قوانين اور احكام كے ہوتے ہوئے نفس پرستى اور خواہشات سے بنائے ہوئے قوانين و نظريات پر عمل كرنا،خداوند متعال كى طرف سے اس كے عذاب اور سزاؤں ميں گرفتار ہونے كا موجب ہے_
ولئن اتبعت أہواء ہم بعد ما جاء ك من العلم ما لك من الله من ولى ولاواق

آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) كو دھمكى دينا 9 ،11 ; آنحضرت(ص) كو منع كرنا 6;آنحضرت(ص) كى مدد كرنا 10 ;آنحضرت(ص) كے حامى 10
اطاعت:
غلط قوانين كى اطاعت پر سزا 15
الله تعالى كى مدد:
الله تعالى كى مدد كے مستحقين 10
الله تعالى :
الله تعالى كا منع كرنا 6;الله تعالى كى دھمكياں 9 ،11 ; الله تعالى كى سرپرستى سے محروم ہونے كے اسباب

9 ;الله تعالى كى سزاؤں كا عام ہونا 13;الله تعالى كى سزائيں 15; الله تعالى كى مدد سے محروم ہونے كے اسباب 9 ;الله تعالى

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کے افعال 1 ;اللہ تعالی کے عذابوں کا حتمی ہونا 14
انبیاء :
انبیاء علیہم السلام اور اللہ تعالی کی سزائیں 13
دین :
دین کے منابع و مأخذ2
دینی رہبر و رہنما:
دینی رہبر و رہنما اور لوگوں کی خواہشات 12; دینی رہبر و رہنما اور معاشرے کے گروہ و فرقے 12 ; دینی رہبر و رہنما کے منحرف ہونے کا سبب 12
سزا ء :
سزا ء کی دھمکی 11 ; سزا ء کے اسباب 15
شناخت:
شناخت کے منابع 2
عذاب:
اہل عذاب کی نجات 14
قانون :
قانون پر عمل کرے کے شرائط 8
قانون بنانا :
قانون بنانے میں علم کا کردار8;قانون بنانے میں مخلص ہونا 8 ; قانون کے منابع 2
قرآن مجید :
قرآن مجید کا عربی ہونا 3; قرآن مجید کا کردار 2 ; قرآن مجید کو سمجھنے کی سہولت 4;قرآن مجید کی اہمیت 7 ; قرآن مجید کی پیروی 7 ; قرآن مجید کی تعلیمات 2 ;قرآن مجید کی تعلیمات کی خصوصیات 7 ; قرآن مجید کی خصوصیات 2 ،3،4; قرآن مجید کی وضاحت 4 ; قرآن مجید کے نزول کا سبب 1
مسیحی لوگ :
مسیحی لوگوں کا صدر اسلام میں عقیدہ 5; مسیحی لوگوں کی پیروی 6; مسیحی لوگوں کی پیروی کی سزا ء 11;مسیحی لوگوں کی پیروی کے آثار 9 ; مسیحی لوگوں کی صدر اسلام میں نفس پرستی 5;مسیحی لوگوں کے عقیدے کا سبب 5
موجودات:
موجودات کا عاجز ہونا 14
نفس پرستی :
نفس پرستی کی سزا 15
یہود:
یہودیوں کا صدر اسلام میں عقیدہ 5; یہودیوں کی پیروی 6;یہودیوں کی پیروی کی سزا 11 ; یہودیوں کی پیروی کے آثار 9 ;یہود یوں کی صدر اسلام میں نفس پرستی 5; یہودیوں کے عقیدے کا سبب 5

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اشاریوں سے استفادہ کا یہ نظام حروف تہجی کی ترتیب سے منظم کیا گیا ہے یعنی اصلی الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب اور موٹے خط کے ساتھ تحریر کرنے کے بعد اسکے ذیل میں فرعی عناوین کو بھی حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ لکھا گیا ہے لہذا مطلوبہ موضوعات تك آسانی سے پہنچنے کے لیے مندرجہ ذیل نکات پر توجہ فرمائیے

1) فرعی عناوین ،اصلی عناوین کے ذیل میں قرار دیئے گئے ہیں لہذا ان تك پہنچنے کے لیے اصلی عناوین کی طرف رجوع کیا جائے مثلاً نماز کے اثرات، ارکان ، احکام اور شرائط کو لفظ نماز میں تلاش کیا جائے_

2) مترادف الفاظ میں سے ایسے لفظ کو اصلی عنوان قرار دیاگیا ہے جو مناسب تر ہے اور دیگر عنوان یا عناوین کے سلسلے میں(ر _ ك) (رجوع کیجئے) کی علامت کے ذریعے اسی عنوان کی طرف رجوع کرنے کیلئے کہا گیا ہے مثلاً :

آگ :

ر _ ك آتش

3) بعض اصلی عناوین کے فرعی عناوین نہیں ہیں تا ہم خود کسی اور عنوان کے تحت آئے ہیں لہذا اس عنوان کے لیے اس اصلی عنوان کی طرف رجوع کرنے کے لیے کہا گیا ہے مثلاً :

آرزو:

ر _ ك انبیائ، انسان و ...

4) وہ الفاظ و موضوعات جو ایك دوسرے کے نزدیك ہیں اور ایك موضوع کے بارے میں تحقیق کرنے کے لیے مفید اور مؤثر ہیں ان میں بھی فرعی عناوین کو ذکر کرنے کے بعد نیز ر_ك (نیز رجوع کیجئے) کی علامت سے رہنمائي کی گئي ہے مثلاً آخرت : نیزر ، ك ایمان ، دنیا ، قیامت ، معاد_ یاد رہے کہ جہاں رجوع کرنے کے لیے کہا گیا ہے وہاں کبھی مطلوبہ عناوین دونوں عناوین میں صراحت کے ساتھ لائے گئے ہیں اور کبھی فقط دونوں عناوین میں علمی رابطے کو ظاہر کیا گیا ہے _

5) وہ اشاریے جنہیں" اور" کے ذریعے مرکب کیا گیا ہے ان میں ایك خاص رابطہ پایا جاتاہے لہذا ان مرکب اشاریوں میں اگر دو مفاہیم ہیں تو پہلے اس کو ذکر کیا گیا ہے جو دوسرے میں مؤثر ہے جیسے "ایمان اور عمل"

850

(چونکہ ایمان عمل میں مؤثر ہے لہذا ایمان کو پہلے لکھا گیا ہے) اور اگر مفاہیم کی بجائے دو افراد یا گروہ ہوں تو پہلے واسطہ رکھنے والے کو ذکر کیا گیا ہے اور جس کے ساتھ واسطہ رکھا گیا اسے بعد میں ذکر کیا گیا ہے جیسے "آنحضرت(ص) اور اہل کتاب" اور " کفار اور قرآن کریم" کہ جنہیں " ایمان"، " آنحضرت"اور "کفار" کے عناوین میں ذکر کیا گیا ہے اور دوسرے عناوین (عمل، اہل کتاب، قرآن) میں انہیں پہلے عناوین کی طرف رجوع کرنے کا کہا گیا ہے_

6) بسا اوقات ایك عنوان کو اسکے مفاہیم کی وسعت اور اس کے بعض فرعی عناوین کے مستقل موضوع ہونے کی بناپر کئي اصلی موضوعات کی طرف تقسیم کردیا گیا ہے تا کہ مطلوبہ معلومات آسانی سے دستیاب ہوسکیںمثلاً "آیات خدا ، اسما و صفات ،توحید اور خدا " اس کے باوجود موضوع کی وحدت کو حفظ کرنے کیلئے ایك موضوع سے دوسرے موضوع کی طرف رجوع کرنے کیلئے بھی کہا گیا ہے _

7) اصلی عنوان کے تکرار سے بچنے کے لیے ذیلی اور فرعی عناوین میں یہ علامت " " مناسبت کے ساتھ، پہلے یا بعد میں لگا دی گئي ہے لہذا ہر کلمہ اس علامت کے ساتھ مل کر مرکب(اصلی و فرعی عنوان سے) کو تشکیل دیتاہے جیسے ایثار :_کا اجر، _ کی قدر و قیمت ، _ کے اثرات یا آنحضرت کے پیروکار _وں کا اعراض یہ ہوجائے گا آنحضرت(ص) کے پیروکاروں کا اعراض و غیرہ_

ملاحظات:

1) اشاریوں میں ذکر شدہ نمبر ان آیات سے مربوط ہیں جن سے موضوعات کو اخذ کیا گیا ہے البتہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اشاریوں کے یہی الفاظ آیات میں موجود ہیںبلکہ انہیں آیات سے استخراج کئے گئے نکات کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے _

2) کتاب کے آخر میں مذکور اشاریونکے علاوہ ہر آیت کے ذیل میں بھی اس کے اشاریے ذکر کر دیئے گئے ہیں تا کہ قارئین محترم کیلئے مطلوبہ عناوین کی طرف رجوع کرنا آسان ہوجائے اور انہیں ہر آیت کے عناوین کا خلاصہ بھی دستیاب ہو جائے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اشاریے (1)
868
"آ"
آب :
تنور سےآب;اس کا جوش کهانا 7/11: اس کا زمانہ 7/11;_کی خلقت;اس کے فوائد7/11
نیز ر_ك عرش
آباد کرنارك ادیان ، الله تعالی ، انبیاء ،قدیمی مصر اور میلانات
آبروکا اعادہ:
اس کی ارزش و قیمت50/12;اس کی اہمیت 50/12 ;_کی حفاظت: اس کی اہمیت _11 ، 8 7 ; ہتك _: اس سے اجتناب78/11
آگ: رك جہنم
آخرت:
_کے آسمان _107/11،108; ان کا متعدد ہونا 107/11، 108;_ کا اثبات :اس کے دلائل 103/11 ; _ کی تکذیب ;اس کے آثار 19/11،21; _کی جاودانگی و ہمیشگي15/13;_میں جاودانگی و ہمیشگی 15/13;_ کا خیر ہونا 109/12;_ کی زمین 107/11 ، 108;_کاظن،اس کے آثار 103/11;_ پرایمان لانے والے 57/12;_کی تکذیب کرنے والے 37/12;_ان کا لائق نہ ہونا 37/12;ان کی آخرت کی زیان کاری ونقصان 22/11; ان کا ظلم 19/11 ;ان کو دنیوی عذاب 6/13;ان کو عذاب 20/11; ان کی محرومیت 19/11;ان کو خبردار کرنا 6/13;_کی خصوصیات 5/13
نیز ر_ك ایمان ،دنیا،غفلت ،کفّار ،کفر،متّقی اور قدیمی معرکے رہنے والے

869
آخرت و مخلوقات:
_نقصان اور خسارے کی پہچان ر،ك اخلاق ، تبلیغ معاشرہ اور دین
آداب پسندیدہ:
آدم کشی ر_ك قتل
آرام طلبی :
ر،ك قوم نوح (ع)
آرام وسکون:
_ کے آثار 120/11 ;_کے اسباب 11/11،120 ،28/13;_کاسرچشمہ 120/11;_نیز ر_ك محمّد(ص) و یوسف(ع)
آزادی :
_کی حدود اس کومعین کرنا 88/11;_کامحدود ہونا : اس کی شرا ئط 56/12; اس کاملاك ومعیار 88/11 نیز ر،ك دین ،شعیب (ع) ،عقیدہ ومالکیت
آرزو:
پسندیدہ _80/11;_اور مقابلہ کے امکانات 80/11; قدرت کی _80/11; _کا کردار 15/11
نیز ر، ك قوم ثمود ولوط (ع)
آرزو پوری کرنا:ر،ك غلام اور زلیخ
آزمائشے :ر،ك امتحان و ابتلاء
آسائشے :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں صبر:اس کی اہمیّت _11/11;_کا ناپائدار و کمزور ہونا 10/11
نیز ر،ك انسان ،صابرین وصالحین
آسمان:
میں اللہ تعالی کی نشانیاں5/12 10;_کا مسخّر ہوجانا 24/11;_کی بلندی 2/13; _کی تسخیر ومسخّر کرنا 44/11
;_کامتعددہونا 7،/11، 123 ،101/12، 105، 15،2/13، 16;_کا تغیّروتبدّل 3/13 ; _ کی حرکت 2/13;اس کا فلسفہ
2/13;_کا خالق 7،7/11 101/12;_کی خلقت 7،7/11 2/13;اس کے عناصر 7/11;اس کا فلسفہ7/11;اس کی مدّت 7/11;کی تدریجی خلقت 7/11 ;_کی بناوٹ 2/13;_کے ستون 2/13 ;_کی عمر2/13;_کے غیبی وپنہانی امور123/11;اس کا مالك
123/11 ;_ کا مالك 16/13;_کا مدّبر16/13;_کی موجودات اس کا سجدہ 15/13 ;ان کی باشعور مخلوقات 15/13;ان کی مادی مخلوقات 15/13
آسودگی :
کے آثار 116،27،10/11;_میں صبر :اس کی اہمیّت 11/11;_کا نا پائدار ہونا 10/11;نیز ر،ك انسان ،صابر ،صالحین ،عمل صالح ،نعمت اور حضرت یوسف (ع)
آسمانی بجلی :
کی حدود13/13;_کاسرچشمہ 13/13
آسمانی بجلیاں:
_کی حقیقت 12/13;_کا زمینہ 12/13;_کا کردار 12/13; _کی چمك دمك12/13

870

آسودہ حال :
اور اقتصادی خلاف ورزیاں 85/11_اور ظلم کی وسعت 85/11
آسمانی کتابیں:3،2/12،17،1/11
میں اختلاف 110/11;_کی اہمیّت 17/11;_کی تصدیق 111/12;_کی رہبری 17/11;_کی صداقت: اس کے دلائل 111/12;_پرایمان لانے والے 111،110/11;_کوجھٹلانے والے 111،110/11 ; ان کی اخروی سزا 111/11;_کاسرچشمہ 110/11; _ میں ہم آہنگی 111/12;نیزر،ك انجیل ،توریت اورقرآن
آل یعقوب:
_حضرت یوسف(ع) کے دربار میں 100/12;_قحطی کے زمانہ کے دوران 88/12;_مصر میں 99/12; ان کا مسکن 93/12;_اور حضرت یوسف (ع) کی زندگانی 95،94/12;_وحضرت یعقوب (ع) 94/12 ،95;_کا امتحان88/12;_پرنعمت کاتمام کرنا 6/12 ;_ کا استقبال99/12 ; _کی اہانت وتوہین 95،94/12 ; _کی صحرانشینی 100/12 ; _ کوبشارت2 99/1
;_کی فکر95/12;_کی تاریخ 88/12 ،100; _کا تا مین معاش 60/12 ، 65;_کی تہمتیں 94/12 ،95;_کے رنج والم 88/12;_ کی قسم 95/12; ان میں قسم 66/12;_کے فضائل 6/12; _ کافقر 88/12;_کی حرکت 100،99/12;_ان کی درخواست 93/12; _کی حضرت یوسف سے ملاقات 99/12;_کی نعمتیں 6/12; _ کاقدیمی مصر میں داخل ہونا100/12
نیز ر،ك یعقوب (ع) آمال ر،ك آرزو
آیات احکام ر_ك احکام
"الف"
ابر:
_کی حرکت اس کے اسباب 12/13;اس کا سرچشمہ 52/11; _ کا خالق_ بارش سے بھرے ہوئے_12/13
ابلیس ر،ك شیطان
ابراہیم(ع) :
_وخطاکار75/11;_وحضرت یوسف (ع) کا زمانہ 6/12;_وذکر خدا 75/11;_وملائکہ کا سلام 69/11; وہ اور قوم لوط کو عذاب 76/11;_وقوم لوط 76،75/11;_اور ملا ئکہ 69/11 ، 70 ، 74; _ وقوم لوط کی ہلاکت 74/11;وہ اور حضرت یعقوب(ع) 6/12;وہ اور جناب یوسف(ع) 38،6/12; _ ملائکہ کی بشارت دینے کے وقت 72/11;_قوم لوط کو عذاب دینے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

كے وقت 76/11;_پراتمام نعمت _6/12;_كو اطعام 69/11;_كى اميدوارى :اميدوارى كے اسباب 74/11;_كا غمگين ہونا 75/11;_كے غم واندوہ كے اسباب70/11 ;_ كوبشارت 69/11،71،74;_كا بيٹا _71/11; اس كى ضعيفى _72/11، 74;_كاڈر ان سے ڈر_ 70/11;_كى تعليمات _69/11;_كامنزّہ ہونا _ 38/12; _كى توحيد 38/12; اس ميں توحيد _

871
38/12;اس ميں گائے كاگوشت69/11;اس ميں گوسالہ كا گوشت 69/11 ;_كا خاندان اس پر خدا كى رحمت_75/11;_كى شفاعت 74/11 ،76;_اس كاردہونا _ 76/11 ;_اس كے ردہونے كے دلائل _76/11;_اس كے اسباب _ 75/11;_كى عصمت_ 38/12; _كا علم :اس كى حدود _70/11;_ كے فرزند _6/12;_كے فضائل _ 69/11 ،75،6/12;_كا قصہ _69/11، 70 ، 71، 72،74،76،77;_كا مجادلہ 74/11،76; _ كى تعريف7311;_ كے مقامات 73/11 ;_ كى مہربانى 75/11 ; _كے مہمان 70/11 ،71، 74; _ كى مہمان نوازى 69/11;_كى نبوّت 38/12; _پرنعمات 6/12;_كى بيوى _ 71/11
نيز ر،ك اسحاق(ع) ،قديمى مصري،ملائكہ ،يعقوب(ع) ويوسف(ع)
اپنى ذات :
كے باطل عقيدہ سے آگاہى 31/11;_كے خلاف اقرار كرنا 51/12،91،97;اس كا برى الزمہ ہونا: اس كے ليے قسم 73/12;_سے دفاع 26/12; اس كى اہميّت 26/12،52;_سے تہمت كودور كرنا26/12،52;_كو نقصان 21/11;پر ظلم 101/11 ; _ كوفريب دينا 33/12;اس كے آثار 33/13
اپنے آپ كو برتر ديكھنا :
ر،ك تكبر
اتحاد ر،ك حضرت يوسف(ع) كے بھائي
اتمام حجت :
ر،ك اكثريت ،اہل مدين، خدا ، شعيب(ع) ،قوم عاد، كفّار ،گمراہ،مشركين اور حضرت ہود(ع)
اتمام نعمت:
ر،ك آل يعقوب ،ابراہيم(ع) ،اسحاق(ع) ، بشارت اور حضرت يوسف(ع)
اتہام:
ر،ك حضرت يوسف (ع) كے بھائي اور بنيامين
اللہ تعالى كى اطاعت كرنے والے:18/13
بہشت ميں_18/13;_قيامت كے دن ميں 18/13;_كى سعادت18/13;_كے حساب و كتاب ميں آساني18/13
اجتماع : ر،ك معاشرة
اجدادكاكردار :
نيزر،ك اہل مدين ،تقليد ،قوم ثمود ، مشركين، حضرت يعقوب (ع) اورحضرت يوسف (ع)
اجر:ر،ك پاداش
اجرت: ر،ك مزدوري
اجل:
_مسمّي3/11_2/13;_سے جہالت 3/11
احتجاج ر،ك اسلامى معاشرة ،شعيب(ع) ،صالح (ع) ،قوم ثمود، مبلّغين ،محمّد(ص) ،مسلمانان ،نعمت،نوح(ع) اور يوسف (ع)
872
احتياط:
لزوم_:اس كے موارد 64/12
احسان :
كے آثار _22/12;_كى اہميّت 73/11،22/12، 56، 57، 90; _ كى پاداش 90/12;_كى طرف دعوت 90/12;_كا سرچشمہ _100/12 ;_كے موارد 36/12،56،90

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نیز ر،ك خدااور یوسف (ع)
احكام :
116،114،113،86،85،38،34،18/11 ;_ 12 / 16 ،17، 3 2، 26 ، 33،42،47 ،55، 60، 65، 66، 72، 79، 82، 84
88، 91،96، 97،;_ 20/13 ،21، 25
حكومتي_56/12;كیفری _79،74/12; تشریعی _:اس كا حق 40/12; اس كا سرچشمہ _40/12;_كا منزّہ ہونا 19/11
اختلاف:
_كے آثار110/11;دینی _118/11;اس كے آثار 118/11 ،119 ;اس كا زمینہ 118/11;اس كی سرزنش 118/11; اس كا ناپسند ہونا 118/11;نیز ر،ك انسان ،بنی اسرائیل ،رحمت اور كتب آسماني
اختیار : ر،ك جبرواختیار
اخلاص:
_كی اہمیّت 22/13_كا زمینہ 51/11;نیز ر،ك اولوالالباب ،تبلیغ،توحید،صبر،قانون گذاری ، محمّد(ص) اوریوسف (ع)
اخلاق:
اخلاقی آسیب شناسی 27/11;اخلاقی رزائل 10/11; اخلاقی فساد كے اسباب 28/12; نیز ر،ك شعیب (ع) اور صفات
ادراك:
ادراك كرنے كی طاقتیں :ان كا اثر قبول كرنا31/12_سے محروم _91/11 ;_نیز ر،ك بصیرت ، بہشت ،عذاب اور قیامت
ادعا:
كو ثابت كرنا :اس كے شرائط_13/11;_كی دلیل : اس كی دلیل _ 13/11
ادیان :
توحیدی _38/12;_اور دنیا كا آباد ہونا 52/11 ; _ اور طاقتور معاشرة52/11;_اور پسندیدہ معاش 3/11;_كے مقاصد 3/11 ،52;_كی تعلیمات 116/11،66/12;_كے مشتركات 12/ 38 ; نیز ر،ك پر كھنا ،اسلام ،رشتہ داری ، روزی ،عورت، سجدہ ،قسم،صلہ رحم ، عید، مالكیت ،نماز،نہی ازمنكراور واجبات
اذیّت:
ر،ك یوسف (ع) كے بھائي ،بنیامین،دشمن،صالح (ع) ،قوم عاد،قوم لوط، (ع) مشركین،قدیمی مصر،ہود (ع) اور حضرت یوسف (ع)

كم قیمتی :
ر،ك اہل مدین
_اقدار 59،33/12;_كا مالك _16/11 ، 29، 31، 120 ;_ 76/12; _ 22/13
نیز ر،ك یوسف (ع)
ارادہ كرنا:
كے آداب74/11;صحیح_كرنے كے موانع 74/11 ; نیز ر،ك اضطراب
ارشاد: ر،ك تبلیغ
ازدواج:
كے آثار 78/11; كفار كے ساتھ_78/11;_كی اہمیّت 78/11
نیز ر،ك قوم لوط (ع) اور لوط (ع)
استبداد:ر،ك حكومت ،قوم عاد اور قدیمی مصر
استدلال:ر،ك احتجاج اور دلیل
استعاذہ:
ظلم سے _79/12; گناہ سے _79/12; خدا سے _اس كے آثار 23/12;اس كی اہمیّت 47/11 ; 79،23/12
نیز ر،ك یوسف
اسلامی معاشرہ:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کے رہبر اور راہنما :ان کا احتجا ج 108/12;ان کی بصیرت _108/12
استقامت:
_کے آثار 115/11;_کی طرف تشویق 49/11;_ کی طرف دعوت49/11;_کا زمینہ 49/11 ، 114; _ کے اسباب 11/11، 112 ،120 ; _کے موانع112/11
نیز ر،ك شرعی ذمہ داری ،توحید،حق کو طلب کرنے والے،دشمنی ،دین، دینداري، شعیب(ع) عبادت، عقیدہ،مومنین،مقابلہ،حضرت محمّد(ص) ، موقعیت او رحضرت ہود(ع)
استغفار:
کے آثار3/11،52،61;_کے آداب92/12 ، 98; شرك سے_3/11 ،52،61; غیر خدا کی عبادت کرنے سے_3/11; گناہ سے_3/11، 97/12 ; _کی اہمیّت 3/11،52 ،61 ، 0 9 ; اس کا واضع ہونا 3/11;_کوترك کرنا:اس کے آثار 3/11; _کی وصیت 52/11،61 ;_کی طرف دعوت 52/11،90;_کا زمانہ _98/12;_کے اسباب _61/11
نیز ر،ك یوسف(ع) کے بھائي ، خطاکار،نوح (ع) اور حضرت یعقوب(ع)
اجرت :
_مینعدالت 15/11;نیزر،ك کام کاج
اصلاح کرنے والے :
کازہد 29/11;_کاعذاب 117/11;_کی قوت :اس کے اسباب 120/11;_کی صداقت :اس کی نشانیاں 29/11،51;_کی ذمہ داری 88/11; _اور تبلیغ کی اجرت 51/51;نیزر،ك گذشتہ اقوام

اطاعت کرنے والے:115/11،24/12
اللہ تعالی سے منہ موڑنے والے:
کا حساب وکتاب :اس میں سختی 18/13;_جہنّم میں 18/13
اعمال :
کے ستون 5/12;ناپسندیدہ _:ان سے پشیمانی 97/12;_میں تاثیر اسباب 34/12;نیز ر،ك برادران یوسف (ع)
اللہ تعالی کی سنتیں :
اجر دینے کی _22/12;سزا دینے کی _22/12; مہلت دینے کي_110/11، 110/12 ، 32/13
ہدایت دینے کی _7/13
اقتصادی سیاست :
ر،ك اقتصاد ت اور حضرت یوسف (ع)
اللہ تعالی :
کی بخشش 47/11،61،53/12،6/13;اس کے آثار 47/11،53/12،92;اس سے محروم ہونے کے آثار 47/11;اس کی اہمیّت 92/12;اس کا زمینہ 92/12;اس کی عمومیت 41/11،98/12;اس کی علامت 41/11،98/12;_کی اتمام حجت 34/11،40/13;_کااحاطہ 57/11،92;_کااحاطہ علمي57/11،92;_کااحسان 100/12،101;اس کے موارد 100/12;کی اخبار 100/11،107;_کے مختصّات _4/11،13 ،14، 20، 19، 31، 33، 43، 50، 52، 55، 56، 61، 63، 84، 90، 92، 101، 113، 123، 133/12، 34، 40، 64، 67، 76، 80 ، 83،86،98،100،101،2/13،11،14،16 ، 30،33،39،41;اس کے حدود 4/13، 11، 12; _ کا اختیار 33/11، 107 ;_کااذن وحکم 105/11 ; اس کا کردار 38/13 ;_کا ارادہ 34/11، 64، 107،56/12;_ اور امور کی تدبیر68/12;وہ اور طبعی اسباب68/12;اس کی اہمیّت 34/12;اس کی حاکمیت 43/11 ، 92 ،56/12 ،65;اس کاحتمی ہونا 73/11 ،12/12 ،11/13 ;اس کے متحقق ہونے کا زمینہ 12/12;اس کا کردار 34/11 ،52/12، 11/13;اس کاانبیاء (ع) کے ساتھ رابطہ :اس کی روش 36/11،109/12;اس کے واسطے 69/11; _ کا عرش پرقبضہ 2/13;_کوضرر پہنچانا 57/11 ; _کا گمراہ کرنا34/11 ،27/13 ،33; اس کا زمینہ 33/13;اس کی خصوصیات 33/13;_سے منہ موڑنا :اس کے آثار27/13 ;_کے افعال 12/11 ، 28،34، 36، 46، 52، 56، 63، 71، 88، 107،119، 120،2/12، 21، 2/13، 3،4 ، 7، 12، 13،17،37،41،42;_اس کی نشانیاں 82/11; اس کی خصوصیات

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

56/11; _کے امتحانات 7/11، 9، 11;_کی امداد 123/11، 18/12 ، 53، 110; اس کے آثار 88/11، 34/12، 38، 53،
76; اس کا اطمینان 87/12; اس کی اہمیّت 43/11، 33/12; اس کا زمینہ83/12;اس سے محروم رہنے کے اسباب
37/13;اس کی علاما ت 110/12;اس کا کردار24/12 ;_ اوار _37/11 ، 38، 40،43، 44، 48، 82، 101، 112
،21/12، 40، 11/13، 20، 21،25;_ان کا حتمی ہونا 58/11، 66، 76، 94، 101، 67/12، 41/13; اس کی خصوصیات

875
66/11;_کی برکات 73/11;_کی بشارتیں 45/11،48، 49، 69، 71، 122، 15/12، 17/13، 35 ;ان کو پہنچانا122/11 ;_
کی بصیرت 112/11 ، 16/13;_کا بے نظیر ہونا 50/11 ، 38/12، 33/13;_کے اجر وپاداش 11/11 ، 29، 51،111،
115 ، 123، 22/12، 56، 88، 90 ;اس کے دنیاوی اجر56/12;اس کا زمینہ 110/11 ، 141/13 ;اس کاقانون کے مطابق
ہونا 90/12، 41/13;_کی پیشگوئي15/12;_کی تائیدات 37/11; _کی تدبیر2/13،3،16;اس کے آثار 2/13;اس کے دلائل
2/13;اس کی علامات 2/13;_کی تشویق دلانا_7/13;_کی تعلیمات _33/11، 35، 37، 48، 49، 120، 3/12، 6، 21، 37،
38، 68، 76، 98، 101،16/13،30،43;_اس کی روش 17/13;اس کا کردار3/12;_کو جھٹلانا 37/12;_ کا منزّہ
ہونا50/11، 101، 117، 123، 38/12، 108، 13/13،27،33;_کی وصیتیں 123/11، 7/12، 6/13،22;اس کا کردار
34/11 ;_ کے ڈراوے 66/11، 83، 101، 102، 109/12، 31/13،37،40،41;اس کا ابلاغ 122/11، 40/13 ;اس کا
متحقق ہونا33/11 ;_ کا محافظ ہونا64/12;_پرحاکمیت 33/11;_کی حاکمیت 7/11، 15،20، 33، 44، 52، 56، 58،
40/12، 67،100، 2/13، 11،12،39، 41; اس کے آثار 16/13;اس کی اہمیّت 67/12;اس کی آخرت مینحاکمیت
105/11;اس کی حاکمیت مطلق 107/11; اس کی علامات 2/13;_کی حجت :ان کا کردار 24/12;_کا حساب وکتاب
29/11، 57، 40/13،41;_پر حق6/11;_کے حقوق 40/12;_ کی حکمت 56/11،83/12;اس کے آثار 6/11، 56،
6/12;اس کے بارے میں سوال 7/12;اس کی علامات 1/11،6/12،7;_کی حمایات 30/11 ، 56، 81;اس کا زمینہ 34/12;
_کی حیات بخشی 1/13;_کی خالقیت 7/11، 51، 61،119، 101/12 ، 3/13،12،16،33;_کاخبیرہونا:اس کی علامات
1/11;_شناسی :اس کے آثار 56/11، 86/12 ، 87،2/13;اس کو پہچاننے کے آلات 4/13;اس کی تاریخ
26/11،50،61،84;اس کے دلائل 1/12; اس کی روش3/13،4;اس کا زمینہ 3/13;_ کی حمایتیں 30/11،56،81;اس کا
زمینہ 34/12; _اورزمین کی آبادی 61/11;_اور انبیاء (ع) 46/11; _ اور جہالت 5/11;_اور حضرت یوسف (ع) کا خواب
100/12;_اور ظلم 101/11، 117; _ اور انسانوں کا عمل 111/11،112،123;_اور طبعی اسباب 100/12 ، 12/13;_اور
عیب _108/12، 13/13; _اور غفلت 123/11;_اور حضرت محمّد(ص) 13/ 19;_اور خیانت کاروں کا فریب 52/12
;_اور نقص 13/13;_سے خوف21/13;اس کا زمینہ 21/13;اس کی اطاعت کرنے کی اہمیّت 18/13;اس کی اطاعت کا
زمینہ _18/13;_کی راز قیت 6/11،1/13،26;_کی ربوبیت 12/11، 18، 28،34،56، 57،63،66، 81، 88، 110، 117،
21/12، 23، 53، 2/13، 4،7، 13،23; _ اس کو درك کرنے کے آثار 24/12;اس کے آثار _
56/11،83،116،21/12،24،5/13،6اس کی شناخت کے آثار56/11;اس کی تکذیب 9/11 ، 5/13،6;اس کو جھٹلانے کے
آثار 59/11، 60; اس کی جاودانگی 17/13;اس کی حقانیت 17/13;

876
اس کے دلائل 59/11، 16/13; وہ حضرت یوسف(ع) کے قصّہ میں7/12;اس کی عمومیت 5/13;اس کو قبول کرنا
107/11، 16/13; اس کو قبول کرنے کے آثار16/13;_اس کی علامات 3/11،17، 18،34،41، 47،52،57، 76،90، 92،
101، 102، 111، 6/12، 7، 23، 34، 37 ، 53 ، 98، 1/13،19;_اس کی خصوصیات _ 5/13 ; _کی رحمت 43/11،
47، 58، 73، 53/12;اس کے آثار 43/11، 47، 53/12، 64،92; اس کے لیے زمینہ سازی 53/12;اس کی رحمت خاص
28/11، 63; اس کا زمینہ 98/12 ; اس کی شرائط 53/12 ; اس کی علامات 9/11، 41، 58، 66 ، 90، 94،
56/12،57،98،30/13;_کارزق ہونے 11/ 88، 22/13;اس کی مخصوص روزی 88/11; _کی سرزنش20/11،46;_کی
_15/11، 37، 48، 58، 110، 117، 22/12، 76، 109، 110، 7/13، 32;_اس سے جہالت کے اسباب 12/ 109 ;اس
کاکردار 52/12;_کی شان 12/11، 29، 92/12، 98، 40/13; _سے گلہ86/12 ; _کا؟ _34/12; _ کی صداقت :اس کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

دلائل 119/11; _کی صفات 9،6/13;اس کی شناخت کے آثار87/12; _کی عدالت 3/11 ،15 ،45، 56، 56/12،117;اس کے دلائل 56/12; _کے عذاب 8/11، 30، 44، 58، 66، 13/13،102،94،82،66;اس کا احاطہ 107/12،8/11;اس میں تاخیر 8/11;اس کا حتمی ہونا 37،34/13،66/11;اس سے نجات _ 34/13،43،33/11;اس کی خصوصیات 102/11 ; _کی عزت 92/11; _کے عطیہ جات _ 3/11 ، 10،28،31،48،61،63،86،88، 96، 108 ،110 ، 22/12، 37، 40، 56، 76، 91، 100 ،101، 22/13، 38;اس کا زمینہ 3/11;اس کے موانع 38/12; _کی عظمت 9/13،16،21; _کاعلم _6/11 ،57،83،76/12،9/13،39،42;اس کی خصوصیات 34/12; _کا علم غیب 5/11 ،6، 31، 111 ،112،19/12،34،77،8/13،9،10;اس کے آثار _6/12;اس کی خصوصیات 10/13; _کی عنایات :اس کے آثار 38/12;اس کے اسباب 38/12; _کے ساتھ عہد 66/12، 20/13 ،22، 23; _کا انسانونکے ساتھ عہد 20/13،25; _کا فضل 15/12،38،96;اس کا واسطہ 38/12; _کی قدرت 4/11، 107، 21/12، 39، 67، 11/13 ،33/13;اس کے آثار4/11،66،2/13;اس کی برتری 63/11;اس کا سہارا6/11;اس کے دلائل 42/13;اس کا زمینہ _42/13;اس کی علامات 2/13;اس کی خصوصیات _63/11، 107; _ کاتقرب 61/11;اس کے آثار 61/11; _کی قضاوت 45/11،110،80/12;اس کا یقین 45/11 ; اس کا زمینہ 110/11;اس کاعرصہ 110/11;اس کی اخروی قضاوت 111/11;اس کی خصوصیا ت 45/11;قضاي_:اس کا حتمی ہونا37/11; _کی قہاریت 2/13; _کا قیام :اس سے مراد 33/13 ; _کی سزائیں 30/11،78 ،102 ،109 ،111 ،32/13،37;ان کی دھمکی دینا 66/12 ; ان کا حتمی ہونا 63/11;ان کا زمینہ 110/11، 41/13;اس کا عمومی ہونا 37/13; ان کا قانون کے مطابق ہونا 43/13;اس کی خصوصیات 43/13; _کی گواہی 54/11، 43/13;کالعن وطعن 99/11;اس کے اسباب 60/11، 99; _کا مالك ہونا 56/11،

57،64،123،16/13; _کے ساتھ مقابلہ ومجادلہ 74/11; _کی حفاظت 57،12/11; _ کی محبّت 90/11;اس کی علامات 90/11; _کی مدح سرائي 73/11;اس کی علامات73/11;مشیت _33/11 ، 34، 55 ،73، 108، 118، 21/12، 56،100، 13،7/13، 26،27 ،31، 39; _اس کے آثار 56/11، 107، 108 ،76/12، 99، 31/13، 39; اس کی حاکمیت 43/11، 92، 56/12 ،68 ،99; اس کا حتمی ہونا 33/11، 107، 108، 21/12،118 ،67، 110، 13/13،31،39;اس کا زمینہ 27/13 ; اس کا قانون کے مطابق ہونا 56/12، 110 ،27/13 ،39; اس کے اجراء کے مقام 37/11 ،71، 76/12 ; اس کا کردار 33/11، 39; _کے مقدّرات 7/11، 40، 44، 96، 110 ،19/12، 21 ، 68 ،8/13،11،38;ان کا تبدیل ہونا 11/13، 39;ان کی حاکمیت68/12 ;ان کا حتمی ہونا 67/12 ،68،11/13; _کافریب 13/13 ،42; اس کی دھمکی 13/13;اس کی خصوصیات 13/13 ; _کے مواعظ46/11،114;ان سے عبرت حاصل کرنا 114/11; _کی مہربانی 90/11;اس کی علامات 90/11،92/12; _کی مہلت دینا 110/11 ،32/13 ; _کے نام :ان میں ملحدہونا 106/12; _کی طرف سے نجات بخشی 43/11، 58 ،94 ،101، 107، 116 ،19/12; _کی نعمات 9/11، 10، 31، 88، 6/12، 90 ، 100 ،101; اس کی ارزش31/11;ان سے مستفیذ ہونا 38/12; _کا کردار _34/12، 110، 101 ،109، 11/13; وہ حضرت یوسف (ع) کے قصّہ میں100/12 ; _کی نواہی 37/11، 40، 46، 112 ،37/13 ،40; _ کے وعدے65/11 ،31/13، 35; ان کا حتمی ہونا 45/11 ،31/13;ان کے متحقق ہونے کے دلائل 41/13;اللہ تعالی کا عہد کو پورا کرنا 45/11; اس کا کردار 108/11 ; _کے عذاب 13/13; ان کا مذاق 8/11;ان کا تحقق 33/11، 40/13; _ان کے متحقق ہونے میںتاخیر 8/11; ان کا حتمی ہونا 32/13; ان کا قانون کے مطابق ہونا40/13; _کی وکالت 66/12; _کی ولایت 20/11 ،113، 11/13 ،16; اس سے منہ موڑنا اس سے منہ موڑے کے آثا ر20/11 ،113 ،16/13; اس کی اہمیّت 6/13 1 ; ان کاہمیشہ ہونا 17/13 ; اس کے دلائل 16/13; اس کوقبول کرنا :اس کو قبول کرنے کے آثا ر16/13،101;اس سے محرومیت : اس کے اسباب 37/13;اس کی علامات 101/12 ; اس کی اخروی ولایت 101/12;اس کی دنیاوی ولایت 101/12; اس کی مطلق ولایت 101/12;اس کی خصوصیات 101/12; _کی ہدایت گری 101/11، 27/13 ،31; _کی ہدایات 34/11، 16/13 ، 33; _نیز ر،ك اللہ تعالی کے اطاعت کرنے والے ، استعاذہ ،مددطلب کرنا،اطاعت ،اقرار،اللہ تعالی کی امداد،اللہ تعالی کے امیدوار،انبیاء (ع) ،ایمان ،اللہ تعالی کی برگزیدہ ،بشارت،اللہ تعالی کا اجراورپاداش ،تذکر،خوف،تسبیح،اللہ تعالی کی تسبیح کرنے والے ،تسلیم ،توسل ،توکل ،حکام،اللہ تعالی کی حمایات ،حمد،اللہ تعالی سے خوف کھانے والے،دعا،ذکر ،اللہ تعالی کی ربوبیت ،اللہ تعالی کی رحمت،اللہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تعالی کی ستائشے کرنے والے ،سجدہ ، قسم ،تشکر،شفاعت ،صبر ،عقلائ،عرش ،عصیان ، عقیدہ ،وعدہ کو توڑنا ،غافل افراد،غفلت ،اللہ تعالی کے کارندے،کفار ،میلانات ،گواہی

متفکرین، مجادلہ، مخلصین، لوگ،مشرکین،اللہ تعالی سے منہ موڑنے والے،اللہ تعالی پر افتراء باندھنے والے ،علت ومعلول کا نظام ،نعمت اور ضرورتیں

اللہ تعالی سے ڈرنے والے کا انجام :

اس کا اچھا ہونا_22/13

اسحاق (ع) :

_پراتمام نعمت6/12;_اور حضر ت یوسف(ع) کا زمانہ6/12;_اور حضرت ابراہیم (ع) کا دین 38/12; _ اور حضرت یعقوب (ع) 6/12 ; اور حضرت یوسف(ع) _6/12،38;_کی برکت73/11;_کا منزّہ ہونا 38/12 ;_کی توحید 38/12; _کا دین 38/12;اس کے پیروکار38/12;ان میں دین کا رحمت ہونا_73/11;_کا فرزند 71/11 ،6/12 ; کی عصمت _38/12;_کے فضائل _6/12;_کا نام لکھناجانا7/11;_کی نبوت 38/12;_پرنعمات 6/12

نیز ر،ك بشارت ،قدیمی مصري،معجزه اوز حضرت یوسف (ع)

اسرا ر ر،ك راز

اسلام :

_کی کامیابي;اس کا وعدہ 41/13;صدر_کی تاریخ 5/11، 12، 112 ،127/13، 31،36،38،43;_کا عالمگیرہونا104/12;_کی طرف دعوت 14/11; قبول_:اس کی اہمیّت 14/11;اس کے دلائل 14/11;_کا پھیلانا اور وسعت،اس کے آثار 14/13;_کی خصوصیات_ 104/12

نیز ر،ك ایمان،صحابہ اور کفار_

اسماء وصفات:

احکم الحاکمین45/11;ارحم الراحمین 2،64/12 9; بصیر 57/11; حکیم 1/11،12/ 6،83، 100; حمید 73/11; خالق 16/13 ;خبیر1/11،111; خیرالحاکمین 12 /80; رحمن 13 /30;رحیم41/11 ،90،12/ 53 ، 98 ; سریع الحساب41/13; سمیع34/12; شدید العقاب 6/13; شدید المحال 13/13;اس سے مراد 13/13 ; صفات جلال 5/11، 101، 117، 23 _1 108/12 ، 13/ 13 ;عزیز 11_66; علیم 5/11، 6/12،19، 34، 50،76،83،100; غفور 41/11، 53/12،98;فاطر 101/12; قدیر 4/11; قریب 61/11 ;قوی 66/11; قہّار 39/12، 16/13; کبیر 9/13; متعال 9/13; مجیب 61/11 ،34/12 ; مجید73/11;محیط92/11;واحد39/12،16/13;ودود_11/ 90 ; _وکیل_12/11

نیز ر،ك ذکر

اشراف:

کی عورتوں پر تجاوز_:اس کی سزا25/12;_کی دعوت 29/11 ;_کا کفر 27/11

نیز ر،ك اشراف فرعون،اشراف مصر، اشرافیت ، قوم نوح (ع) ،قدیمی مصر اور حضرت نوح (ع)

اشراف فرعون:

_اورحضرت موسی (ع) 97/11;_کو ہدایت 97/11

اشراف مصر:

_کی عورتیں :ان کااقرار31/12;ان کی تحقیق

51/12، 52; ان کی فکر 30/12،31،51;ان کی پذیرائي31/12;ان کا تعجب30/12 ،31; ان کی خیانت52/12 ; ان کاہاتھوں کوکاٹ دینا 31/12; ان کی دعوت31/12;وہ زلیخا کی محفل میں 50/12; وہ اور حضرت یوسف (ع) کی دعا 34/12;وہ اور زلیخا30/12،31;وہ اور زلیخا کاچارہ کار 30/12 ; وہ حضرت یوسف(ع) 31/12، 33،51;ان کا عجز 31/12;ان کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت یوسف(ع) سے عشق 35/12 ; ان کا مطلب نکالنا51/12;اس کی گواہی 51/12 ; اس کا حیلہ 31/12، 33 ، 50; اس کے حیلے کے آثار 50/12; ان کے حیلے کو دورکرنا52/12;ان کے حیلے سے نجات 34/12;ان کی مہمانی 31/12;ان کی مایوسی 34/12 ;کا عقیدہ51/12

نیز ر،ك مصر کا بادشاہ ،زلیخا ،عزیزمصراور حضرت یوسف (ع)

اشرافیت :

_کے آثار 27/11،28

نیز ر،ك اشراف

اصلاح:

ر،ك معاشرہ ،دینی رہبر اور مبلّغین

اصلاح گری :

ر،ك انبیاء اور حضرت شعیب (ع)

اصول دین :

ر،ك دین

اضطراب:

_کے آثار74/11;_میں تصمیم گیری 74/11;_کا رفع ہونا: اس کا سرچشمہ 120/11;_میں فیصلہ کرنا74/11;_سے نجات :اس کے اسباب11/11

نیز ر،ك غافل

اضطرار :

ر،ك یوسف (ع)

اطاعت:

انبیاء کی _: اس کے آثار 59/11;والدین کی _ 63/12،68; خدا کی _92/11،115; اس کے آثار 88/11،101/12،13/13;اس کی اہمیّت 23/12; اس مینسختی _33/12 ; فرعون کی _11/ 97; اس کا انجام 98/11;ناپسند قوانین کی _:اس کا کیفر اور سزا 37/13; حضرت یعقوب(ع) کی _68/12; _ مینصبر 115/11 ، 24/13

اطمینان:

_کے اسباب56/11،28/13;_نیزر،ك حضرت یوسف (ع) کے بھائي ،مصر کا پادشاہ ،اللہ تعالی ، حضرت صالح (ع) ،حضرت لوط (ع) ،مو منین ، حضرت یعقوب (ع) اور حضرت یوسف (ع)

اعتراف: ر،ك اقرار

اعتماد:

بی اعتمادی :اس کے اسباب_64/12

نیز ر،ك حضرت یوسف (ع) کے بھائي اور حضرت یعقوب (ع)

اعداد:

دس کا عدد13/11،14;تین کا عدد65/11،66;چھ کا عدد7/11;آٹھ کا عدد40/11;اسی کا عدد 38/11،40;سات کا عدد 44/11 ،43/12 ،47 ،48; گیارہ کاعدد4/12

افراط :ر،ك سرور

افك :

ر،ك افتراء

اقتصاد :

_کی آسیب شناسی 85/11،87;_کے لحاظ سے محفوظ ہونا:اس کی اہمیّت 99/12;_کی منصوبہ بندی :اس کی اہمیّت 47/12;_کا بحران :اس کی پیش گوئي کرنے کی اہمیّت 47/12 ; اس میں منصوبہ بندی 47/12;اس میں تقسیم بندی 47/12;اس میں تقسیم بندی پر نظارت کی اہمیّت55/12;اس میں سیاست گذاری 55/12 ،62; اس میں عدالت _میں تحولات و

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تبدیلیاں اس کے اسباب _11/13;اس کا سرچشمہ 11/13; _ میں کر پشن اس کے آثار 84/11، 95; اس کا زمینہ 85/11، 87; اس کا ظلم ہونا 94/11 ;_میں تنگی :اس کا جائز ہونا 60/12;_میں رشد واضافہ :اس کے آثار 52/11; اس سے استفادہ کرنا 47/12;اس کی اہمیّت _47/12; اس کی اہمیّت 60/12 ; _ کے امور کا نگران :اس کی شرائط 55/12;_کی سیاست :اس کا ناپسند ہونا 62/12 ; _ میں عدالت :اس کے آثار 88/11 ، 59/12; _ کی طرف دعوت 85/11، 88; _میں خلا ف ورزی کرنے والے :ان کو عذاب94/11

نیز ر،ك انبیاء ،انسان ،اہل مدین ،ثروت ،معاشرۃ،حضرت شعیب (ع) ،مو منین،اہل رفاہ ، قدیمی مصر اور حضرت یوسف (ع)

اقرار:

توحید کا 112/11;_خطاکار91/12،92;جھوٹ بولنے کا _51/12;_گناہ کار9/12،91،97

اس کے آثار 92/12;خدا کی نعمتوں کا _90/12 ; نیز ر،ك اہل مدین ،حضرت یوسف (ع) کے بھائي ،مصر کا بادشاہ ،خود،زلیخا،قوم ثمود، مشرکین اور حضرت یوسف (ع)

اقوام:

فاسد _16/11،117;صالح_:اس کی پیدائشے _57/11;اس کا عذاب 117/11;اس کا محفوظ ہونا 117/11 ;ان پر ظلم 117/11; موحد_:_کی پیدائشے 57/11;_کی جاگزینی 57/11;_کی ہلاکت :اس کا فلسفہ 117/11;نیز ر،ك امتیں، انبیاء اور گذشتہ اقوام

اکثریت:

اتمام حجّت 103/12;_کے ساتھ تحقیق1/13;_کی بے ایماني103/12،1/13;_کی جہالت 17/11، 21/12، 40،68;_کا شرك 38/12، 40، 106; اس سے مراد12 /106 ; _ کاظلم 102/11;_کا عصیان_ 110/12;_کا کفر17/11;_کاکردار1/13

التجا: ر،ك دع

_ ر،ك توحید

881

الحاد: ر،ك خد

اللہ تعالی کی نشانیاں1/12،7،1/13

آفاقی نشانیاں 105/12،2/13/،3،4;_ان کا مشاہدہ 105/12; ان کو لکھانا_:ان کا زمانہ 38/13;ان کی شرائط_ 38/13;ان سے اعراض کرنے والے_105/12; ان کی سرزنش کرنے والے 105/12;_کی تکذیب کرنے والے_59/11

نیزر،ك آسمان ،پیدائشے ،زمین ،قرآن ،قوم عاد،کفّار ، مشرکین ،خدا اور حضرت یوسف(ع) پر افتراء باندہنے والے

اللہ تعالی کے برگزیدہ:6/12،7

اہل بہشت :11/11،108،18/13،23،24،35

کی اقسام 23/13;_کوبشارت 24/13;_کے باپ23/13;_کو مبارك باد23/13;_کے ساتھ ملائکہ کی گفتگو24/13;_کادائمی رہنا23/11 ،108 ; _ پر سلام 23/13،24;_کاصبر 24/13;_کے فرزند 23/13;ملائکہ کی _سے ملاقات 24/13; _کی بیویاں23/13;_کی ہم نشینی 23/13

نیز ر،ك بہشت

اغیار:

کے ساتھ سلوك :اسکی روش73/12;اس کی شناسائي :اسکی اہمیّت 73/12 ; _کو سزا 74/21، 76; اسکا معیار74/12

اللہ تعالی کا اجر:

_کے شامل حال 56/12،57

ائمہ:

_کاعلم 34/13;_کے فضائل _86/11;_ کا ہدایت کرنا _7/13 ; _ کوہدیہ دنیا_21/13

نیز ر،ك آل یعقوب ،امتحان ،انسان وقوم عاد

امتحان:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آسمانی بجلیکے ذریعہ _13/13; بارش کی کمی کے ذریعہ _52/11 ; اسکے آلات _7/11; کا فلسفہ _ 7/11
نیز ر،ك آل يعقوب ،امتحان ،انسان وقوم عاد
انبياء:
کے اختیارا ت :ان کی حدود 33/11، 38/13 ; _کے مذاق کرنے والے8/11;ان کا عذاب 32/13،34;ان کو سزا 32/13; ان کو مہلت 32/13;_سے مذاق 32/13 ;_ سے اجتناب : اس کے آثار 35/13;_کی اصلاح گری 88/11; _ کو فرزند عطا کرنا 38/13;_کو زوجہ عطا کرنا 38/13;_کے افعال :ان کی اہمیّت _38/11 ; _کی اقسام 4/12;_کی اقوام :ان کے ایمان لانے سے مايوسي110/12;_کو امداد110/12;_اور دنیا کی آبادی کاری 52/11_اور نااہل افراد پر اعتماد 15/12;_ اور خارق العادہ امور کی انجام دہی 93/12;_اور نفسانی خواہشات کی طرف میلان 53/12;_اور توحیدی عبادی 38/12;_اور طاقت ورمعاشرة52/11 ;_ اور خطا46/11;_ اور جہالت 15/12 ; _ اور خاندان 38/13;_اور الله تعالی سے درخواست 46/11;اور دنیا طلبی 29/11;

882
_اور انسانوں کی سرنوشت 36/11;_اور شرك 38/12; _اور بیماروں کی شفا93/12 ; _ اور كفار كو عذاب81/11; _اور عصیان63/11;_اور فضل خدا 38/12;_اور سزا 30/11، 63;_اور خداوند عالم کی سزا38/13;_اور گناہ 63/11 ; _ اور ماديات 29/11 ;_ اور مومنين29/11;_اور تبلیغ کا اجر 29/11، 51;_اور نفس امّارہ 53/12;_اور شرك كى نفى 38/12; اولوالعزم _110/11;عرب کے _ 84/11 ; حضرت شعیب (ع) سے قبل_ 89/11; حضرت محمّد(ص) سے قبل _120/11، 109/12 ،32/13، 38;_کا ڈرانا 25/11، 110/12;_کا سرتسلیم خم کرنا 47/11;_کے مقاصد 52/11، 85; اس کی تحقیق کا زمینہ 28/11 ، 63 ،88;_کو برگزیدہ کرنا 62/11،87،38/13;_کا بشر ہونا 31/11، 12/ 33، 53 ،109، 38/13 ،40 الله تعالی پر افتراء باندھنے والے:18/11
کااخروی نقصان 22/11;_کی سرزنش 20/11; _ کادنیاوی عذاب 20/11;_کابہرہ پن 20/11; _ کااندھا ہونا20/11;_کے خلاف گواہی 18/11 ;_ پرلعنت 18/11;_کی محرومیت 18/11 ;_ قیامت کے دن میں 18/11;_اور آیات الہی 20/11
امتیازی سلوك:
ر،ك خاندان
اقتصادی خلاف ورزیاں:
ر،ك اقتصاد،اہل مدین ،دولت ،حضرت شعیب(ع) ،مومنین اور آسودہ حال
انعام :
کے احکام 72/12;نیز ر،ك جرم ،مجرم اور مقابلہ
اہل جہنّم :16/11، 17، 98، 106، 107 ،113 ،119، 5/13،18،25،35
_کا بے یارومدد گار ہونا113/11;_کا گریہ ونالہ 106/11;_کی نجات _107/11
کا نعرہ _106/11
اشیاء خوردونوش:
ر،ك بہشت
امداد طلب کرنا:
ر،ك حضرت یوسف (ع)
انبياء الہی :2/11،25،50،59،61، 69،81،84، 96، 110 ،30/12، 43
_کے ساتھ جنگ وجدال 74/11
احمق :33/12
اونٹ :
کے فوائد 65/12;نیز ر،ك حضرت صالح اور قدیمی مصر
انجام:
حسن _22/13;_اس کی اہمیّت 101/12;اس کی شرائط49/11;اس کی اسباب 2/11،122; برا_: اسے ڈرانا 2/11، 25،

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

109/12; اس کے اسباب 2/11

883
اولاد:
پرحق63/12;_کے لیے دعا98/12;_کی سلامتی :اس کی اہمیّت 67/12;اس کا ذمہ دار 68/12 ; _صالح: اس کی اہمیّت 73/11;اس کی برکت 73/11;_کا رحمت ہونا 73/11;_کی ذمہ داری 63/12،68;نیزر،ك حضرت ابراہیم (ع) ،حضرت اسحق (ع) ،انبیاء (ع) ،بشارت ،بہشتی ،رجحانات،پالتو اولاد بنانا،مشرکین اورحضرت یعقوب (ع)
اندھے دل والے :16/13،19
_نیزر،ك دل کا اندھاہون
انبیاء: ر،ك انبیاء
اندھاپن :
کے اسباب 84/12
احسان کرنے والے :115/11، 22/12، 36، 56، 90
کا اقترار 90/12;_کی پاداش 22/12 ،56، 57; ان کی اخروی پاداش 57/12;ان کی دنیاوی پاداش 22/12،56،57;ان کی مکمل پاداش 90/12; اس کا حتمی ہونا 115/11،90/12;_کی خلقت : اس کا زمینہ 7/11;_کی حکمت 22/12; _ پررحمت 56/12;_کی دنیاوی زندگی 57/12 ;_کی صفات 92/12;_کی عزت 90/12;_کا علم 22/12;_کا انجام :حسن انجام 22/13;_کے فضائل 36/12،92;_اور دنیاوی پاداش 57/12 ; _ اور خواب کی تعبیر 36/12;_کی مدح 73/11; _ سے مراد 7/11;_کی خصوصیات 36/12 ، 47، 92، 93;نیزر،ك بنیامین ،حضرت یوسف (ع)
الله تعالی کاکام کرنے والے _71/11
الله تعالی کی امدادیں:
کے امیدوار 83/12;_سے مایوس 87/12 ; _کے شامل حال 37/13
نیز ر،ك امیدواري،ایمان ،الله تعالی ،حضرت یوسف (ع) اور ضرورتیں
الہام:
ر،ك حضرت یوسف (ع) اور خواب
امام علی (ع) :
کے فضائل29/13;_کے مقامات 17/11;_کا ہدایت کرنا7/13;نیز ر،ك ائمہ اور ایمان
امام مہدی (ع) :
کی شناسائي 90/12;_نیز ر،ك ائمہ (ع)
امانت داري:
کی اہمیّت 56/12;_کا زمینہ 64/12;نیز ر،ك حکومت اور حضرت یوسف (ع)
امتحان :
کے آلات 9/11;_نعمت کے سلب ہونے کے ساتھ _ 9/11; نعمت کے ساتھ_9/11;_میں کا میابی :اس کے اسباب_11/11;نیز ر،ك امتحان ،انسان اور خد
امر بالمعروف:
کے احکام 34/11;_کے شرائط34/11

884
اموات:
ر،ك مردے
امور :
خلافت مصلحت _46/11;حیرت انگیز_ 72/11، 123/12،107،5/13،6;ناپسند_118/11;اس کی تدبیر; اس کا سرچشمہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

123،52،6/11;_کا تفویض کرنا_ 88/11;_مدّبر_ 12/11;_ کا سرچشمہ 99/12،31/13;اس سے جہالت 13/ 39 ; _نیز ر،ك انبیاء اور خد
امیدواری :
کے آثار 12/13;گناہوں کی بخشش کی _92/12 ; خداوند عالم کی بخشش کی _98/12 ،6/13 ; _خداوند عالم کی امداد کی _83/12، 87;بارش کی _12/13;رحمت کی _9/11، 87/12 ،98; خداوند عالم کی _83/12;اس کی اہمیّت 9/11، 83/12; _اس کے اسباب87/12;سختی میں_ 9/11; _ تنگ دستی میں_9/11;_کے اسباب 83/12، 12/13
نیز ر،ك صابر ،مبلّغین ،حضرت نوح (ع) ،حضرت یعقوب (ع) اور حضرت یوسف (ع)
امتیں:
کافر_:ان کو مہلت دینا 110/12;_کے مشابہ 30/13;_کی بصیرت :اس کا زمینہ 108/12;_کی سرنوشت :اس سے عبرت حاصل کرنا111/12;_کا عذاب :اس کی شرائط110/12 ; کی ہدایت کرنا7/13;نیز ر،ك اقوام او رگذشتہ امتیں
انجیل:
آسمانی کتب مینسے 36/13;_کے علماء 43/13;اس کی گواہی 43/13
انسان:
کااختیار83/12;ا س کے آثار 118/11; _ کا امتحان 7/11;اس کافلسفہ 7/11; _کااختلاف 118/11;_کی استعداد 23/11، 31; اس کا سرچشمہ 61/11;_کادھوکے میں آجانا 100/12; _ کے افکار 5/11; _ کا امتحان_ 9/11;_کا زمین مینسے ہونا 61/11;_اور جاودانی زندگی 23/11; _ اورملائکہ 11/ 81;_مرنے کے بعد 7/11 ; _جہنّم میں 119/11; _قیامت کے روز 105/11; ان کی تقسیم_ 105/11; _کامل:اس کی پیدائشے کا زمینہ 7/11;لائق_:ان کی ذمہ داری 55/12; _ آسائشے کے وقت 10/11; _رفاہ کے وقت 10/11; _ نعمت کے سلب کے وقت 9/11;_کی برگزیدگی 6/12;اس کی علامات 6/12 ; _کی خوشبو2 94/1; _کی تاثیر پذیری 9/11،10;_مینتفاوت 76/12; اس کا تفاوت اقتصادی 6/12، 26/13 ;اس کا سرچشمہ 76/12 ; _پر لطف وکرم 38/12; _ کی ذمہ داریاں 9/11 ،17، 25/13;_کا تکبر 10/11; _کی جاودانگی 5/13; _کی جہالت 39/13 ; _کا حافظ 33/13; _کا حاکم11/13;_کے حالات 10/11، 34/12; _کی حساب رسی 40/13 ; ان کی آخرت کی حساب رسي21/13;_کا اخروی حشر7/11، 103 ، 5/13;_کی حقیقت 7/2;_کاحق کو قبول نہ کرنا118/11;_کا خالق _51/11، 61، 119، 33/13 ; _کی خلقت :اس کا عنصر _6/11;اس ك

فلسفہ 7/11،119;_کے تقاضے: وہ اور ارادہ خدا34/12;اس کا کردار_34/12;_کو دعوت 83/11;_کے دشمن_5/12،12;_کی دنیاطلبی 26/13; _کی روزی 26/13;_کی سرنوشت 11/13;اس کا کردار 7/12;_کی صفات 9/11 ; _ کا ضعف اور کمزوری 9/11;اس کے اسباب 84/12 ،85;_کاعاجز ہونا3/11،14،30 ،33 ، 63 ،66، 81، 21/12،34، 67،68، 34/13 ، 35; اس کے اسباب 57/11;_کاعقیدہ:اس کی اصلاح 88/11; _کے رجحانات 9/11;_کا علم : اس کی حدود 76/12 ، 107; اس کی مراتب _ 76/12;_کی عمر: اس کی اہمیّت 23/11;اس کا نتیجہ 23/11 ;
_کاعمل92/11،42/13;اسکی اصلاح 88/11;اس کا علم 111/11،123;_کی غفلت 26/13 ;_کا انجام 4/11،34،5/13، 30 ، 36 ،41;_کے فضائل: اس کے آثار 73/11;_کا کفر :اس کا غم 36/11;_کے میلانات50/11،61، 84 ، 33/13 ; _کی گمراہي:اس کے اسباب 5/12 ;_کے قدمونکا لڑکھڑانا32/12;_کامالك 11/ 56 ; _کانقطہ آغاز 6/11;_کی حفاظت 4/12 6 ، 11/13;_ کامدبر18/11 ، 34 ،56،83،101،102، 107 ، 110، 83/12،33/13;_کی موت : تدریجی موت41/13;_کی ذمہ داریاں 17/11، 35، 23/12; _کے مصالح 110/11;_کے معنوی مقامات ; اس کا سرچشمہ 76/12;_ کا فریب 34/12;_ کا نفس :اس کی قدرت 83/12;_کا کردار11/13،37،33;_کی ضروریات _ 12/ 34 ; اس کی معنوی ضروریات 47/11 ، 111/12 ; _ کا سرپرست 20/11، 101/12 ،11/13،16;_کی خصوصیا ت 94/12،100;_کی ہدایت 119/11;اس کی ہدایت سے مایوسی 36/11 ;_ کاہدایت کوقبول نہ کرنا :اس پر غم واندوہ 36/11 ;_کامددگار 113/11 ;_کی مایوسي10/11
نیزر،ك انبیاء،اللہ تعالي،رجحانات،قرآنی مثالیں اورملائکہ
انفاق:
کی اقسام 22/13;واضح_22/13;پنہانی _ 13/ 22 ; _کی اہمیّت 22/13;_کااجر 23/13_کا زمینہ 22/13;_کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

شرائط22/13;_كى فضيلت 22/13; _ كى حدود 22/13
نيز ر،ك انفا ق كرنے والے اور فقراء
انفاق كرنے والے:
كاانجام :ان كا حسن انجام 22/13 نيز ر،ك انفاق
انگور:
كے باغات 4/13;_كے درخت 4/13 نيز ر،ك رو ي
انگيزه :
كے اسباب 61/11، 62، 75، 88، 109، 112، 123 ، 8/12، 13/13، 22
اوّاه:
سے مراد75/11
اولوالالباب:كا اخلاص 22/13;_اور قرآن 13/ 19;_كاايمان 19/13;_كى رفتار:اس كى روش22/13;_كا خوف الہى 21/13;
_ كا صبر 2/13

; _كاعبرت حاصل كرنا 111/12; _ كاپسنديده عمل22/13;_كا انجام :ان كا حسن انجام _ 22/13 ;_كى علامات 20/13،
21،22; _ كى خصوصيات 111/12;22/13 نيز ر،ك عاقل
اہل كتاب:
وقرآن 36/13;_اور شرك 106/12;نيز ر،ك مسيحى اور يہودي
اہل مدين :
پراتمام حجت 93/11;_ميں سستاپن84/11;_كا استہزاء 87/11;_كا فساد برپا كرنا85/11;_كا اقرار91/11;_كا انذار
89/11،92;_كا انگيزه 87/11;_اور حضرت شعيب كى تعليمات 91/11;_اور حضرت شعيب (ع) كے رشتہ دار 91/11 ; _
اور دين92/11;_اور حضرت شعيب (ع) كى سزا 91/11; _كا ايمان:اس سے مايوسى 93/11; _ميں بے عدالتى
84/11;_كى فكر 87/11،91;_كو جواب92/11;_كے پيغمبر 84/11;_كى تاريخ 11/ 74 ، 89،91،93،94،95،100;_كى
اقتصادى خلاف ورزى 84/11،85;_كا تعصّب 91/11 ; _ كا تعقل 84/11;_كى تقليد87/11;_كے توابين :ان پررحمت
90/11;_كو ڈراوے 93/11; _كى طرف سے ڈرانا_92/11;_كى تہمتيں 93/11; _كى ثروت مندى 84/11;_كے جوان
87/11 _كى حرام خوار ي88/11،91;_كى خداشناسى 84/11; _كى دشمني_89/11;_كو دعوت 84/11، 85، 90 ،92
;_كا بيہوده كلام 92/11 ;_كى سرزنش 92/11 ; _ كا شرك 84/11،87;اس پر اصرار 94/11; _كاظلم94/11،101;_كو
عذاب 94/11، 101; اس كا وقت 94/11;اس كى خصوصيا ت 94/11 ، 95 ;_كا عقيده84/11،87;_كى غفلت 92/11; _ كا
انجام 84/11،89،95;ان كا براانجام 93/11;_كا فساد 117/11;_كا فہم 84/11;_كا كفر 84/11;_كى كم فروشى 84/11
،85;_ميں كمى 84/11;_كو سزا101/11;_كے اجتماعى گروه 94/11 ; _ كى لجاجت 93/11، 94; _ مينمالكيت 87/11;
_كى محروميت 91/11، 95;اس كے اسباب 91/11 ;_كى منفعت طلبى 91/11;_كى نعمات 4/11;_كے اسلاف :ان كاشرك
87/11;ان كا عقيده 87/11;ان كى ہلاكت 95/11;اس كى كيفيت 94/11;اس كا وقت 94/11 كے موحدين 94/11
كے دادہيڑ عمر لوگ 87/11 _ كى نسل پرستى 91/11
نيز ر،ك شعيب (ع)
ايثار :
ر،ك حضرت يوسف (ع) كے بهائي
ايڈيالوجي:
ر،ك جہان بيني
ايمان :
كے آثار _3/11،4،29،46،49،56،59،61، 86،107،111، 122،123، 23/12، 37، 53، 67 ، 83،87،108، 5/13،6،
16، 18، 21،22، 29، 30، 31;_ كى ارزش 37/12 ;_كى اہميّت 23/11، 57/12، 9/13;_آخرت پر_ 37/12; اس كے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آثار 19/11، 57/12;ائمہ طاہرین پر _28/13; اللہ تعالی کے مختصّات پر _83/12 ;

887
اسلام پر _14/11;امام علی (ع) پر _28/13;اللہ تعالی کی امدادپر _87/12;انبیاء کرام پر _11/ 28 ، 29;اللہ تعالی کی طرف لوٹنے پر _4/11،123، 30/13;_اخروی 1جر پر_ 112/11 ;متقین کی کامیابی کا _49/11;تعلیمات دین پر _11/ 86 ; توحیدپر_ 90/11، 17/13، 27، 30; اس کی اہمیّت 84/11;اس کا زمینہ 33/13;توحید افعالی پر _ 123/11، 99/12;حاکمیت خداپر _11/ 56 ،107، 67/12 ; حقانیت قرآن پر_ 17/11 ; حکمت خداپر_83/12،100;خالقیت خدا پر _ 61/11;اللہ تعالی پر _26/11،29 ،50 ، 61 ،84، 37/12،87;دین پر _ 128/11 _ ربوبیت خدا پر _59/33/11، 23/12 ، 24، 53 ، 100، 13/ 5 ، 17، 18، 21، 30; اس کے آثار 23/11; علم خدا پر _123/11، 83/12،100، 16/13; _ قدرت خداپر_4/11،107،قرآن پر _14/11، 17، 12/ 108 ،20/13;اس کے اسباب 17/11، 24 ; اس کے موانع 15/11;قیامت پر_ 2/13 ، 3 ، 4 ،5;_اس کی اہمیّت 5/13، 18 ; اس کے اسباب 4/11;اخروی سزاپر _112;لقاء اللہ پر_ 2/13، 3،5; مالکیت خداپر _123/11; حضرت محمّد(ص) پر _ 12/11 ، 27/13،8 2; اس کے آثار 3/11; اس کی اہمیّت 18/13;اس کے موانع 15/11; قیامت پر _2/13،5;اس کے اسباب 4/11; باطل معبودوں پر _:اس کے آثار 21/11 ; حضرت نوح (ع) پر _27/11;قرآن مجیدکے وحی ہونے پر _1/13; وحی پر _ 108/12;ولایت خداپر _17/13;تقوی کے بغیر_57/12; دارالکفر میں _ 37/12 ; _ وعمل 87/12 ; _ اور عمل صالح 29/13; _ و کفر 94/11;بے ایمانی :اس کا سرچشمہ _12/ 103; خداوند عالم کے ساتھ بے ایمانی 38/12; اس کا سرچشمہ 103/12 ; قرآن مجید کے ساتھ بے ایمانی 103/12 ،104، 1/13; حضرت محمّد (ص) کے ساتھ بے ایمانی 103/12 ، 104، 1/13;وحی کے ساتھ بے ایمانی 103/12;_کی پاداش 111/11، 57/12 ; _ کی حقیقت 28/13;_کی طرف دعوت 42/11،6/13;_کازمینہ _100/12، 2/13، 3،4، 5،27،30;_مینصداقت :اس کے معین کرنے کا سرچشمہ 29/11;قبول_:اس کی شرائط 29/11; مدعیان _: ان کا شرک 106/12 ; _کے مراتب 7/13 1;_کے موانع _36/11

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com